

ٹریڈنگ سنڈ میں شریک کروا گیا۔ ٹریڈنگ میں شرکت کے وقت لکھیا کی عمر (۲۵ سال) کی تھی۔ لیکن جب بھی کوئی اس سے عمر پوچھتا تو یہ (۱۲) سال بتایا کرتا۔ جسے پرداڑھی سوچھ بھی تمایاں نہیں تھیں۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ لکھیا کے باپ نے لکھیا کو یہ علم سینہ بسینہ سکھایا تھا کہ بٹھا سوچھ اور دروغی پریشانی یا مستردہ جلانے کی بجائے جوشہ بالی اکھاڑ دیا کرنا۔ اس غلو سے جرمہ برسمت بال بیدار نہ بولے اور یہ جوشہ اصل امر تھے کم معلوم ہو سکا۔ چنانچہ باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے لکھیا جوشہ اپنے جرمہ سے بال کیسے کر نکال دیا کرنا تھا دوسرا ٹریڈنگ فٹم کرنے کے بعد وزیر ناٹیک پرشاد کی سفارش پر لکھیا کو آئولن کوپریٹو سوسائٹی بدالچی میں بہ منیت اسکیرٹ ملازمت ملا گئی۔ ملازمت ملنے کے بعد لکھیا کا کبھی بھگوانے اور دون کی لیسے کی عادت میں اور اضافہ ہو گیا۔ بدالچی میں ایک قدیم دمنے کے برہمن تحصیلدار تھے جو ذات پات سے سختی سے پابند تھے۔ لکھیا نے تحصیلدار صاحب۔ برہمن ظاہر کر رکھا تھا کہ وہ بھی اعلیٰ ذات کا برہمن ہے۔ اس غلطی سے تحصیلدار صاحب کے گھر اس کا آنا جانا ہوا۔ تحصیلدار صاحب کی ایک غیر شا دی شدہ لڑکی تھی لکھیا جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور روشن خیال ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی شوخ اور شریک تھی۔ ایک دن لکھیا نے لکھیا سے پوچھا۔ آپ کے بٹائی کیا کرتے ہیں؟ اس پر لکھیا نے اپنی سنٹی بھگوانے کی قدیم نظریہ کو بڑھنے سارا دے ہوئے کہا کہ مہرے باجی بہت بڑے آدمی ہیں۔ ان کے آگے فوجی عہدہ داروں کے سر جھکتے ہیں۔

اس جو دب پر لکھانے یہ کچھ کمزید کچھ پوچھنے سے انرا کیا کہ شاید ان کے والد کوئی بڑے فوجی افسر ہیں۔ بات آئی غلطی ہو گئی۔ لیکن لکھیا نے لکھانے اس استفسار کو کہ اور ہی معنی بنتا ہے۔ اور ایک دن لکھانے نام ایک خط لکھ دیا جس میں لکھیا نے جوشہ سے علاوہ اس سے بیاہ کرنے کی تمنا بھی ظاہر کی۔ یہ خط جب لکھانے کو ملا تو اس نے بھی مسرارت کی سوچی۔ خط کا جواب خط۔ اس نے لکھیا کی مال کی جانب سے لکھیا کو ایک خط لکھا کہ طاغول سے تمہارا والد کا اچانک انتقال ہو گیا۔ بلدیہ کے کار و نرنے فوری لاش کو جلادینے کے لئے پابند کیا تھا۔ اس لئے تمہارے انتظار کے بغیر کرم کر دیا گیا۔ تم خط دیکھتے ہی فوراً آؤ۔ یہ خط لکھنے کے بعد حیدر آباد کے جا کر پوسٹ کیا گیا اور ایک دوسرا خط بدالچی سے لکھیا کے دفتر کی جانب سے لکھیا کے باپ کو لکھا گیا کہ تمہارے بیٹے کا اچانک بلیگ سے انتقال ہو گیا۔ مرض کو پھیلنے سے بچانے کے لئے فوری لاش جلادی گئی۔ تمہارے بیٹے کا سال وغیرہ دفتر کے ایک چیراسی کے ذریعہ روانہ کیا جا رہا ہے۔

یہ دونوں خط ایک ہی تاریخ شام کے شہ میں حیدر آباد اور بدالچی میں لکھیا کے باپ اور لکھیا کو ملے۔ اور حیدر آباد میں لکھیا کے غم میں آہ و زاری شروع ہو گئی۔ اور سردی پیٹ میں خط ملتے ہی۔ لکھیا پہلی بس سے حیدر آباد سے لئے روانہ ہوا۔ ذات کے کوئی گیارہ بجے موٹر بس حیدر آباد پہنچی۔ بس سے اترتے ہوئے

A.C. CHAR COAL DEPOT.

کیلکد و حیرا

آپ کو ہر وقت ملیگا



ہم سے واجبی قیمت پر طلب فرمائیے!
قول کی گیارہٹی ہماری خصوصیات سے ہے۔
خریدی سے پہلے ڈپو کا سونوگرام دیکھ کر اطمینان کر لیجئے۔

کولس ایڈٹ بھی بیان ملتا ہے۔
اے سی چار کول ڈپو
شخص ہمدرد ۹۰۰۰ خانہ
ترب بازار حیدر آباد

غزل

ایزد آقای رحمت الله دانش

تا یکی با خلق گویی قصه و افسانه	بشنوای زاهد ز ما پند و نصیحتهای ما
تا یکی در بند قید و هم باشی مبتلا	راه پر پیچ و خمت بگذار و با ما راست شو
بنده شو تسلیم شو بگذار قیل و قالها	جنبشی کن راست شو خویش را آزاد کن
تا یکی با خلق میگوئی تو در سبب اصدنا	موت قبل از موت زاهد بهر ما تشریح کن
مرده و معدوم آنکس کو نمیداند وفا	از سمک تا عرش اعلی زنده عشقند و بس
تا بیدارش نبود حشر موسی صفا	ذره از نور او شد جلوه گر در کوه طور
عاشق زلف نگارم از سرمه دق صفا	مستم از جام شراب بی نیاز از عالم
فارغ و آسوده از دنیا لگم فی جیده ها	خمس ماست و ساقی مست مادیوانم
چند میکن تا بر از عشق گردی آشنا	عشق آدابی ندارد کار او شغلیست
نقد جان امروزی باید غم فردا چرا	فی بخور امروز خوش باش و غم فردا خور

دانش خاموشش شو بس کن سخن کوتا کن

طول بی جا میدی هر دم چرا افسانه را

یہ سنس کی دنیا

دنیا کی طاقتور ترین ایٹم شکن مشین

امریکہ نے جولائی میں بوسنسی کا نام سے انجام دینے ان میں سب سے بڑا کام دنیا کے طاقتور ترین ایٹم شکن کا کامیاب تجربہ تھا۔ دوسرے قابل ذکر کاموں میں روشنی کی پہلی بار توسیع انسان کی طرف سے پہلی بار کلورون کی شکل ساخت میں جاتی باروتی "شاک" کے بغیر دل کی دھڑکن کی بجائے طریقہ جس کو اعلیٰ اور ناکس میں منتقل کرنے کے طریقے کی دریافت اور ایک ذیلی کی طرف سے مستقل صورت سے بادلوں کے تجربے کی دریافت شامل تھی۔ مہینے کے آخری دنوں میں سائنسدانوں نے بروک ہیونیشنل لیبارٹری میں سیکرٹ ڈیبا اور اپنے نئے ایٹم شکن کو پروٹون کی شعاع ٹریٹیمو دار کرنے ہوئے دیکھا۔ تاہم کے ایک چلنے کے اندر جس کا قطر نصف میل تھا سطح روشنی کی اور پروٹون کی طاقت۔ سب سے بڑی برقی والٹ سے زیادہ ہوئی۔ انہوں نے روشنی کا رفتار کے ۹۹ فی صد سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت کی روشنی کی رفتار۔ ۸۰ میل فی سیکنڈ ہے۔ بروک ہیون لیبارٹری کی سائنس دانوں نے میں مانچ برس کے قبل کے بعد بوسنسی تحقیق و مطالعہ کے لئے تیار ہوئی ہے۔ اسے سب سے اعلیٰ جانچ پروٹون کی

شعاعوں کو ایٹمی اور منفی ایٹمی ذروں میں دانے کے لئے استعمال کیا جائے گا تاکہ مادے کی نوعیت کے متعلق زیادہ معلومات حاصل کی جاسکیں۔ اس سے دوسرے درجے کی طاقتور ایٹم شکن مشین جیو اسکے نزدیک ایٹمی تحقیق کے متعلق یورپی کمیٹی کی طرف سے کام میں لائی جا رہی ہے۔ اس کی طاقت ۳۸ بیو ہے۔ تیسرے درجے کی ایٹم شکن مشین روس کے پاس ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس کی طاقت دس بیو ہے۔

مصنوعی لعل کے استعمال سے شہن کی توسیع

ہجس ایئر کرافٹ کمپنی نے مصنوعی لعل کے استعمال سے ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے جس سے پہلی بار روشنی کی توسیع کی گئی ہے۔ اس آلے کا نام LASER رکھا گیا ہے۔ اور یہ اس طرح کام کرتا ہے۔ لعل پر سبز روشنی ڈالی جاتی ہے جو اس کی بلوریں ساخت میں ایکٹروں میں توانائی داخل کرتی ہے۔ تب اسے صرف روشنی دکھائی جاتی ہے جس سے توانائی مرئی رنگ میں خارج ہوتی ہے اور وہ اصل سے انتہائی پتلی شعاع کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ توقع ہے کہ اس کے استعمال سے دور بین کے ذریعے زیادہ دور تک دیکھا جاسکے گا۔ اور نگاہ فضا میں موجود بخارات کے بارگاہ جاسکے گا۔ اور زمین سے چاند کے چوٹے چوٹے حصے زیادہ صاف دیکھے جاسکیں گے۔

مکمل کی مکمل ساخت

بارورڈیو روشنی کے ایک کمپیوٹر نے مکمل کی مکمل

قطع

ہمراہ باد صبا بنگر بہار سے آمدہ
خاک ہم بر باد شد این کر بلا گفتہ شو
ہمراہ غنبر نگر مشک تبار سے آمدہ
بہر آندائے دنی بین ذوالفقار سے آمدہ

(آمدہ از دہری باغ)

(بلند گزشتہ)

بڑھاپے کا خیر مقدم از جناب تنجین کاظمی صاحب

ترکیتے یا بھرنہ بھی قسم کے آدمی آ رہا ہے، تو دیکھیں وندرس کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں، جنہوں نے اپنے جیسے محنت اور قسم کی فنی معلومات حاصل کر کے ملک کے قریبے راجہ دتی وہ کر رہے اور خود بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور سب جگہ نہیں ہے اور آپ نے سنا ہے تو اپنی موزونیت طبع کو زائستہ دیکھان کے واقف بنا کر فنی کلمے کو سیکھنے اور ترقی پسند شاخوں کو ملک کا دوقی شعری نڈھارہ بناتے ہیں۔

اگر آپ صرف ماہر و سچی ہیں اور ۵۵ سال کے بعد آپ میں گمان کی قوت اور جاننے کی حکمت نہیں رہی ہے تو کم از کم تو نہیں ایجاد کر سکتے، تو دیکھیں موسیقی قائم کر کے رکھنے والوں کو کانا بجانا بھی سکھاتے ہیں، کیونکہ آج کل مدارس نوان میں گانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

اس طرح آپ اپنے لئے ایک نایاب معروفیت پیدا کر سکتے اور اپنا وقت عمدگی سے گزار سکتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کے قبیلہ بزرگ ایسے کاموں میں لگے ہیں جن سے ان کا وقت بھی عمدگی سے گزارا جاوے اور فائدہ بھی ہو جائے۔ جیسا کہ قبیلہ جملہ طلبہ کے چارے میں، راجہ دیو کو دیا گیا ہے (نظم و راجع) نے رٹا نصیب کر لیا ہے۔ اس نام کو کر لیا تھا، بغیر انجینئروں نے ایک کچنی قائم کر لی ہے۔ مولوی خواجہ خاں صاحب (درو کا صدر صاحب) انوار العلوم کا لکے جلا ہے ہیں۔ نواب سر لطافت خاں خاں بہادر کے انجمن علم و فن کو قائم کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مختلف اور متعدد علمی قومی اور ملکی گرانقدر خدمات میں سرگرم ہے، نواب اب وقت خیر نماز کیٹی چلا رہے ہیں۔ ولانا میر نور سید علی تالیف و تصنیف میں مصروف ہیں۔ مولوی جیب الرحمن (مختار مفت و حروف)

اب آپ غور کیجئے، آپ کسی طبقہ میں آتے ہیں؟ اگر آپ غیر اخلاقی اور بے تحاشہ والے یعنی انشا پر واز ہیں تو آپ کوئی اخبار جاری کر سکتے ہیں، کوئی ماہوار رسالہ نکال سکتے ہیں، کوئی مجموعی کام کر سکتے ہیں، کوئی ترجمہ کر سکتے ہیں، یا پھر معیون نکال ہی ہیں اپنا وقت گزار سکتے ہیں۔ اگر یہ بھی نہ کرنا چاہیں تو کوئی ادارہ قائم کر سکتے ہیں، نوجوانوں کو انشا پر واز کے لئے تیار کر سکتے ہیں، کوئی پریس قائم کر سکتے ہیں یا پھر دارالاشاعت قائم کر سکتے ہیں، درگاہ قائم کر سکتے ہیں، یا پھر اپنی صلاحیت پر غور کر کے کوئی نہ کوئی چمک مشعل پسند کر سکتے اور اپنا وقت عمدگی سے گزار سکتے ہیں۔


اگر آپ دوسرے درجہ میں آتے ہیں تو بھی اپنے فن کے متعلق تصنیف و تالیف کر سکتے ہیں، تدبیر منزل، لغیات وغیرہ پر کتابیں لکھ سکتے ہیں۔ دیکھیں وندرس کا سلسلہ قائم کر سکتے ہیں اور فلسفہ کے ساتھ ساتھ تصوف سے بھی آپ کو کچھ نکال دھونو پھر لکھ لکھ سکتے ہیں۔ وجود پر ایک تقریر مسلسل کر سکتے اور باقاعدہ فلسفہ کر کے قومی بن سکتے ہیں۔

اگر آپ کا تعلق تیسرے درجہ سے ہے تو سائنس، تحقیق کام کر سکتے، سائنٹیفک کتابیں لکھ سکتے، عمدہ ناول یا اپنے دور کے نتائج

نزد رس کف ایڈر اڈرین اسٹور

متنقل دروازہ دبیر پورہ حیدر آباد

یہ وہ ایرانی طرز کی مٹاویاں ہیں جو ملے جلے اقتراح کا آپ کو انتظار تھا۔ یہاں آرام اور وار طبع کے باغات کی درآد کوہ چلے استعمال کیا جاتا ہے۔ خوش ذائقہ چیلے، مکین و شیریما لوازمات اور اصلی مشروبات کے لئے آپ اپنے دوست احباب کے ساتھ تشریف لائیے اور چیلے کا حقیقی لطف اٹھائیے۔




نے انہیں ترقی اردو اور مدرسہ امفیہ کو سمجھال لیا ہے۔ بھلا مزار صاحب (مصدقینا) تو انکو میں پیشہ تعلیم ہے۔ اس طرح باہمت اور دعا جیہ علی حضرات کچھ نہ کہہ سکے یا چاہیے ہیں۔
اب تک میرے مطالب وہ خوشحال حضرات تھے جنہوں نے کافی دیکھ دیکھ کر ہمتیں اٹھائی اور مال لے کر نکلیں کچھ نہ کچھ پس انداز کر چکے ہیں اب میں ان حضرات سے کہہ کر لے جاتا ہوں جو میری طرح مفلس پیدا ہوئے، مفلس بننے اور تعلیمی ہی میں مفلس ترین و غنی پر سید و سر ہوئے یا جو چکے ہیں، بدلتی سے اسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کی آمدنی نصف سے کم ہو گئی ہے۔ کیونکہ اصل کھوار کا آدھا حصہ دیکھنے والے اور لالہ کی جانب ہو گئے ہیں اس طرح پھر قیصرانہ کی طرف گئی ہے مثلاً جن لوگوں کو ڈھائی سو روپے پرانا ملتا تھا اب وہ سو روپے پر پھر رہ گئے یا سو روپے میں پھر پلو اخراجات میں کوئی کمی نہیں ہوتی صرف ہوا کی سہولت کو یہ یاد دہانی اخراجات ہونے لگے وہ بچے لگے اس طرح بہت بہ شکل۔ پیش روپے کی ہوتی اور نقصان بچاؤ فیصد سے زیادہ۔

اس گرائی لوگ دباؤ لاری کہہ رہے ہیں جہاں پوری تنخواہ کافی نہ ہوتی تھی اور خرچ و کام پر کام چلنا تھا، وہاں ادنیٰ تنخواہ کسی طرح کافی ہوتی؟ ان لوگوں کو پریشان نہ ہونا چاہیے والٹر کی بات سے بڑے بڑے کی بات ہی ہے۔
وہ لوگ جو تعلیمی مسائل ہیں وہ قابل توجہ ہیں لیکن جو لوگ ہونے لگے ہیں وہ قابل شک میں اور وہ لوگ جن کو سب کچھ پیشہ ہے یا ادھائی تو شہریت ہیں یا پھر ادھائی بد قسمت کیونکہ ان کو ادھائی جزیرہ حاصل ہیں۔ یہ ہے اور اس طرح وہ ذرا

کے ماتر رہنے کی خواہش سے محروم ہیں۔
آپ جانتے ہیں، ان کو کوئی چیز میں علی پر آمادہ کرتی ہیں؟
۱۔ خود ان کا اندرونی جذبہ تحریک
۲۔ بیرونی حالات کا دباؤ
۳۔ اپنے دنیا میں دو قسم کے لوگ خوش قسمت ہیں وہ جو عمل کے ہیں خود اپنا ایک اندرونی جذبہ رکھتے ہیں اور وہ جو بیرونی حالات کے دباؤ میں ہیں۔ البتہ وہ لوگ بد نصیب ہیں جن میں تو اندرونی جذبہ نہیں ہے اور نہ بیرونی حالات کا جبر، وہ حضرات جو سہوڑا و طیفہ لے کر سکد و ش ہوئے ہیں قابل شک میں کیونکہ یہ یو پی مفلس نہیں بلکہ ہڈوڑے مفلس ہیں اور یہ ہڈوڑا انڈسٹری بیرونی دباؤ والی گراہیں کام پر دھکیل رہا ہے۔
۴۔ بہ قدرت کا ایک اعلیٰ قانون ہے کہ رب رزق کا ایک دروازہ بند ہو جائے تو دوسرے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ٹکری ٹھیک یہ ہے کہ ہم اس بند دروازے کی کوا سٹریڈ یا اس اور انموس سے دیکھیں میں مشغول رہتے ہیں کہ کھلے ہوئے لئے، دروازوں پر جاری نہ کہہ لیں پرتی اور پچھن مائن مائن یہ امناسی کمی تقویا پر دست کے منو لے کا نہیں ملو داران اوسیت کے ایک ملے جھلے کا ہے۔ اس کو پڑھئے اور اپنی غور یہ کچھ اور نا امید کو دل سے نکال دیں، میرا ن عمل میں آئے اسے نہ ملے۔
۵۔ میں نے قسم لی ہوتی اور زندگی نام سے مفلس عمل کا، اس لئے عمل ہی کسی شہر کی پر قسم ہیں، تو آپ سے ڈر نہ تھا، جالے دیجئے اور کوئی کام شروع کیجئے۔
جب سیکرہ تھا تو پھر اب کیا کچھ کی قید؟ مسجد جو مکہ ہو کوئی خانقاہ ہو۔

کیف پارک



ہمارے مجلس شہر ہے یہ کیف پارک۔ ہمارے ڈیج کا تقویہ ہے یہ کیف پارک۔
پھر ادھاپل چاہو گھنٹہ شہر کا اعظم جابی فون نمبر (۸۷۸)
لیدی خانوں، شہر کی بات اور والدہ چاہئے لے آئیے اور اپنے دوست
(اجاب کو کھلا اور اللہ بھلا دے دے) (ریڈیو باب امی)

ہر حال آپ کام کر سکتے ہیں آپ اس معاملہ میں
بتلا نہ ہوں کہ زندگی ختم ہو گئی اور آپ بوڑھے ہو گئے اور پچیس
سال کے بعد آپ کچھ ہیں کر سکتے ہیں آپ اب بھی سب کچھ کر سکتے ہیں
تنت لیجئے، وقت آپ کا سا محدود ہے گا اور خدا آپ کی مدد کرے گا
علیٰ صاحب باب حکومت کے مضمون سے وظیفہ پر سبکدوش ہو گئے
تو وکالت شروع کر دی اور اچھی طرح کام کر رہے ہیں، مولوی
ولی اللہ جیسی صاحب صدر محاسبی کے مضمون سے وظیفہ ملنے تک
سیکس ہوا رہے، وظیفہ یا کہ وکالت شروع کر دی تو مولوی حسین
ہو گئے۔ جلال الدین صاحب امور مذہبی کے اہلکار تھے وہ بھی
وکالت کر رہے ہیں اور پہلے سے خوشحال ہیں۔ مومن علی صاحب
مفتیان علیہ صاحب اور عبدالعزیز صاحب جیسوں نے وظیفہ لے کر
مہنگی میں ملازمت کر لی۔ بعض حضرات یہ دعا کر رہے ہیں
اور خوشحال ہیں۔ بعض نے دو کام نہیں کرائے، بعض دو کام سے
موجوہ اور کاروبار کر رہے ہیں، اس طرح خود دار اور باجیت ہو کر
بکھڑے ہو کر رہے ہیں اور ان کی حرکت میں برکت ہو رہی ہے
اور وہ مدد سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ بہت ذہنی ہیں اور
سمجھ بوجھ کیا خود بھی کام کریں ان شاء اللہ کامیابی ہوگی

ان دنوں دنیا میں قوت کا ایک محدود ذخیرہ بیکار آیا ہے
قوت کا یہ ذخیرہ جسم انسان کی مشین میں کچھ ایسے طریقے سے
رکھا گیا ہے کہ کبھی ضرورت ہو تو اسے قطر کی طور پر صرف
اسی قدر قوت ذخیرہ سے سے باہر نکلی کہ اعصاب میں کام نہ کرتی
ہے۔ قانون "رفتار قوت" کا اصول کہلاتا ہے، رفتار قوت
کا قانون، انسانی قوت کا محافظ ہے اور جسمانی مشین کے کچھ عمل
کا ماسم، اس کی مثال برقی حرارت خیزی ہی ہے۔ جب کمرہ کافی

گرم ہو جاتا ہے تو حرارت ذخیرہ خود بخود گرمی خارج کرنے لگتا
ہے لیکن جب کمرہ زیادہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو یہ آئندہ حرارت
بند کرنے لگتا ہے اب یہ قسم کی موٹروں میں بھی۔ نئی اصول
استعمال ہو رہے ہیں۔ زیادہ بوجھ کی حالت میں الجھتی پر جھٹکتے
وقت ان موٹروں کی مشین میں پیرول کا دہانہ خود بخود زیادہ پھیل
جاتا ہے۔ لیکن ڈھالی پر اترنے وقت چونکہ قوت کی ضرورت کم
ہوتی ہے اسلئے دہانہ خود بخود ٹنک ہو جاتا ہے بالکل ایسا طرح
رفتار قوت کا قانون ان کے جسم میں کام کرتا ہے اور قوت
کے خرچ پر قائم ہو رہے ہیں۔ عمل اور حرکت کے لئے طاقت خیزی
قوت کا خرچ مناسب بنتی ہے اسی قدر قوت، اعصاب میں
آ جاتی ہے۔

چونکہ قوت کا ذخیرہ ہر لمحے ہر درجہ میں مختلف ہوتا ہے
اس لئے ایک ہی قسم کی حرکت کے لئے مختلف درجوں میں مختلف
مقدار میں قوت ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بوڑھے لوگ بہت
سے کام اس قدر رفتار سے نہیں کر سکتے، جبکہ کوجوان لوگ
کر سکتے ہیں۔

قوت کا قدرتی ذخیرہ عمر کے ساتھ ساتھ کم ہوتا رہتا
ہے لیکن اس کی کمی سے کسی قسم کے خوف یا مایوسی کی ضرورت
نہیں۔ یہ کبھی بالکل خطری سے الگ ہے ذرا ناگہانی بات ہے کہ
آپ رفتار قوت کے خلاف ورزی کریں اور آپ کو کبھی زندگی
کے ذخیرے میں سے جبکہ رفتار قوت ذخیرہ کی طور پر استعمال کرنے
کو ملتی ہے آپ اس سے زیادہ قوت اس ذخیرے میں سے
نکالی لیا جاتا ہے۔ اس کا احتیاط کیجئے کہ آپ اس قدر قوت قانون
میں کوئی دخل نہ دیں۔ آپ کبھی غریبے نہیں رہتے میں قدرت



فیل خاقیم روبرو گوشت محل ہالی اسکول حیدرآباد

میں آپ اپنے دوست احباب کیساتھ تشریف لاکر جائے گا کھانا اچھا ہے یہاں آپ کو تازہ خوش ذائقہ اور اعلیٰ درجہ کا پلو آسام
اور دیگر کھانے خاص خاص ہائے شکر کرتا رکھا جاتا ہے طبقہ بھلائی عطیات کا ہر چیز ہر شے پر ادھر ان امور سے فرید فرامیہ۔

بڑا ہا آپ کو کام سے روکتا نہیں بلکہ صرف اعتدال اور اعتدال سے کام کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ میانہ روی سے کام لیجئے۔ اور عمرنگی سے زندگی گزاریئے، دنیا میں بڑے آدمیوں نے بھی سال بھر کے بعد ہی بڑے بڑے کام کئے ہیں۔

یہ تھ مارنگٹن نے پچیس سال کی عمر میں اعلیٰ درجہ کی کتابیں لکھیں اور آخری عمر میں اس نے سو بہا بہترین ناول لکھے، ولیم ڈیسن باور نے اپنی بہترین زبان انٹیلی سال کی عمر کے بعد پیش کی، امریکن ایسٹ کے بین زبردست اداکار جوزف جیفرسن اسکر اور جان ڈیو اپنے بڑا ہے ہی میں چمکے، مشہور ماہر نفسیات کارل سیگور نے ستر برس کی عمر کے بعد پانچ بہترین کتابیں لکھیں۔

مشہور عالم خلا سفر جان ڈیو نے ستر سالہ عمر کے بعد دس اعلیٰ درجہ کی تصانیف پیش کیں۔ برنارڈ شانس ستر سال کے بعد ہی بہترین چیزیں پیش کیں۔ چرچل نے آخری غمروں میں میرا عمل کرنا دکھا اور دنیا کو اپنے قابو میں کر لیا۔ مہاتما گاندھی نے بڑا ہے ہی میں ہندوستان کو آزاد کر لیا۔ قائد اعظم نے بڑا ہے ہی میں پاکستان بنایا، پنڈت نہرو بڑا ہے ہی میں جو ان جمعی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ فلام ٹھوڑا ہے ہی میں پاکستان کو بٹھانے رہے اور اپنی جوان ہمتی ثابت کر دکھائی۔ مولانا ابوالکلام باوجود بڑا ہے کے بہترین کام کئے ہیں۔ حضور بندگان کا ذوق عمل اس بڑا ہے میں بھی جاری ہے، حقیقت یہ ہے کہ بڑا ہے میں صرف جسمانی قوت اور طاقت میں چمکے کی بجائے مگر دماغی چیزیں نکھر جاتی ہیں میرا نیس نے سچ کہا ہے۔

میرا دور مشن سخن بڑا ہے مٹی
ضیعی نے ہم کو جوال کر دیا

کایہ قانون جس قدر قوت فعل و عمل کے لئے دیتا ہے اسی پر قیامت کرتا دانشمند ہی ہے۔

آپ کی پرانی عادتیں اس قانون کے خلاف بغاوت کرنے پر آپ کو ابھاریں گی۔ اور پچیس سالہ کی عمر کے بعد ہی آپ وہی ٹیٹ کرنا چاہیں گے جو پچیس سال کی عمر میں کرتے تھے یہ غلطی ہے ہر بات کا وقت ہوتا ہے۔ سو سو اس قسم کی حکمت کا نہیں اس لئے احتیاط کیجئے آپ خفا نہ ہوں بلکہ نواک بات سنان میں کہوں بقول شاعر،
بڑا ہے میں جوانی سے زیادہ جوش ہوتا ہے،
شاعر معصوم ہوتا ہے اس نے جوش کو فطرتی حیثیت سے محسوس نہیں کیا جو کس وہ دلوں کے جویوری قوت کے ساتھ ابھرتا ہے بڑا ہے میں جوش کہاں؟ ایک قسم کی بواہوس ہوتی ہے اور اعضائی کمزوری کی وجہ سے جنسیاتی جذبات زراعت سے ابھرتے ہیں جس کی وجہ سے بوڑھوں کو یہ غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ

اب بھی ہمارے آگے یارہ جوان کیا ہے؟

اس کا نتیجہ ہے اعتدال طمان ہیں جب جمع شدہ مادہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر یوب کبر قوتی تن اور بعض انجکشن اور مارالیم طیوری دو آئینہ کے ساتھ کھینکھنے کی نوبت آتی ہے اور اسی طرح اس شاعر کا دوسرا مصرع جب ذیل ہو جاتا ہے،
بڑھتا ہے چراغ صبح تب خاموشی ہوتا ہے!
خدا اسے لئے طبیعت پر قابو رکھیے اور کوئی تیرہ دارانہ حرکت کر کے اپنی زندگی برباد نہ کر لیجئے، حافظ شیرازی نے ہمارے آگے لے ہی کہا ہے۔

چون پیرشدی حافظ از مکتہ بیرون شد

رندی و بوس نام کی درخند شباب اولیٰ



سیف

اگر خواہی غذا ہائے مرغین

بیا در منت کیفے ہر خوردن

خورد و نوش کی بہترین اشیاء، اسی ایرانی زعفران کی بیروانی کیلئے تشریف لائیے

رو بروئے منت کیفے سیف آباد جدید آباد

فون نمبر (۳۱۵)

مرتبہ میدان گل میں آجائے۔ لوگوں کو خواہ مخواہ اپنے
آلام و معائب کی داستان سناتے نہ بھرے کیونکہ اگر
آپ مسکرائیں تو دنیا آپ کے ساتھ مسکرائے گی مگر آپ پریش
نہ آئیں گے اور دنیا آپ کے ساتھ نہ دے گا۔

چھوٹی اینٹی بیسٹوں سے کبلی

چھوٹی اور درمیانہ قسم کی اینٹی بیسٹوں کے متعلق
ایک کانفرنس میں جے کے بریٹن نے امریکی فوجی اینٹی توڑنا
پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کے بعض
دور دراز علاقوں میں چھوٹی چھوٹی اینٹی بیسٹوں سے
کفایت شعاری سے بجلی پیدا کی گئی ہے۔ فوجی اینٹی توڑنا
پروگرام کا خاص مقصد یہ ہے کہ اگر کسی ملک جنوبی
اور گرمیوں کے علاقوں میں چھوٹی چھوٹی اینٹی بیسٹوں
سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے عمل میں لانے جائیں۔
یہ اینٹی بیسٹوں بالکل سادہ قابل۔ مختار رکش ہوتی ہیں
آسانی سے ادھر ادھر منتقل کی جاسکتی ہیں۔ ان فوجیوں
کی وجہ سے دور دراز مقامات کے لئے ان کی افادیت
اور بھی زیادہ ہے۔ اس کانفرنس میں اینٹی بیسٹوں
کی ساخت، انجنیئرنگ، ٹیکنیکل نوٹس، نقل و حرکت اور دوسرے
متعلقہ پہلوؤں پر بھی مقالات پیش کئے گئے۔ امریکہ،
سینٹ ایلز، فرانس، برطانیہ، نیدرلینڈز، جرمنی وغیرہ میں
جو چھوٹی چھوٹی اینٹی بیسٹوں بنائی جا رہی ہیں۔ ان پر بھی
روشنی ڈالی گئی۔

دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کا یہ قاعدہ رہا ہے کہ
وزارتین چالیس سال سے کم عمر والوں کو نہیں دی جاتی تھیں
انگریزوں نے اس سرائے کا عہدہ چالیس سال سے زیادہ
عمر والوں ہی کو دیا۔ دوسری عالمگیر جنگ میں تمام جسمانی
محنت مشقت کے کام فوجیوں کو کرنا پڑا مگر تمام بے فائدگی
ذہنی کام اور فوجی فن و حرکت کی تمام بنا و بنا نہ تھیں ان
لوگوں نے کیں۔ جن کی عمر بیس سال کے مقابلہ میں ستر برس کے
قریب تھی۔ اعدا انقلابی جدت اور ذہانت کے تمام کارنامے
ان لوگوں نے دنیا کو دکھائے جو ساٹھ ستر سال کے درمیان
عمر کہتے تھے۔

بجلی عالمی جنگ کی طرح دوسری جنگ میں بھی بہت
دیکھا گیا کہ نازک ترین اور اہم موقعوں پر فوجیوں کی بہت
بڑی عمر کے لوگ زیادہ عہدہ سپاہی ثابت ہوئے سفید
بالوں والے تجربہ کار سپاہیوں نے ہمتی ہوئی فوجوں کو
روک دیا اور سب سے فوجیوں کو پھر ایک مرکز پر جمع
کر دیا۔ اس طرح ان تمام عمر رسیدہ لوگوں نے ایک بار پھر
ماہرین نفسیات کے اس قول کو صحیح ثابت کر دیا کہ ان تمام
سوتیلوں پر جنگ حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہوں ایک
سجیدہ اور مستقل پختہ قوت فیصلہ بہت زبردست کامیاب
اثرات رکھتی ہے۔

ذمہ داری کا یہ جو آفری عمر میں ایک بہترین مشغولیت
کا سبب بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ بوڑھے جن پر ذمہ داریاں
عاید ہوتی ہیں پر سکون اور پراگندہ رہنا چاہیں۔
ہر انسان نہ ہوئے مگر ہمت باندھیں اور پھر ایک

کیفے سعدی کا اینڈ پراڈکٹن اسٹور



آسام اور دارجلنگ کے باغ سے راست منگوا کر ماہر فن سے تیار کی ہوئی چائے صرف

کیفے سعدی کا اینڈ پراڈکٹن اسٹور

نام پتی مارکٹ جیدر آباد میں مل سکتی ہے اور ہمارے پراڈکٹن اسٹور سے
آجکی ضرورت کی ہر شے بازار سے ارزان خرید فرمائیے۔ فون نمبر (۶۰-۳۴)

مسٹر مہندر سنگھ، منرا ایم داس گپتا۔ اور منرے میں بچپن
۱۰ سب ایڈریو یورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن میں
تربیت حاصل کریں گے۔ وفاقہ کی اس اسکیم کے تحت برٹش
۱۰ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اگلے پانچ برسوں کے لئے ہر سال
۲۸۵۰۰ پونڈ رقم مہیا کرے گا۔ جس کی مدد سے دیگر کام
۱۰ وفاقہ ملکوں کے طلباء و برطانیہ میں درس و تدریس کی تربیت
۱۰ حاصل کریں گے۔ مقصد یہ ہے کہ ہمارے وفاقہ کے طلباء برطانیہ
۱۰ میں تربیت حاصل کر کے اپنے ملک کی تعلیمی ترقی کے کاموں
۱۰ میں قابل قدر پارٹ ادا کریں۔

یوگنڈا میں کامن ویلتھ کی تعلیمی کا نفر انگریزی کی تعلیم کے بار میں دلہ خیا لا گیا

ایک اطلاع منظر یہ کہ ماہ جنوری میں یوگنڈا میں
کامن ویلتھ کا نفرس منعقد کی جائے گی۔ جس میں دوسری
زبان کے طور پر انگریزی کی تعلیم کو زیادہ موثر بنانے کے طور
۱۰ طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا
۱۰ ہے کہ وہ بھی اس کا نفرس میں اپنا وفد بھیجے گا۔ برطانوی
۱۰ وفد کی قیادت کے ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن (لندن یونیورسٹی)
۱۰ کے پروفیسر ایجوکیشن ڈاکٹر جی سی ادا کریں گے۔ ان کا نفرس
۱۰ کے استغاثات کامن ویلتھ ایجوکیشن رابٹ میٹ (لندن) کی نگرانی میں
۱۰ ہوئے گی۔ ایجنڈا منظرہ کی لئے تمام کامن ویلتھ حکومتوں کو
۱۰ بھیج دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ کامن ویلتھ ایجوکیشن رابٹ میٹ کامن ویلتھ
۱۰ ایجوکیشن کا نفرس منعقدہ آگسٹ کی سفارشی پر عہد شدہ سال کے اختتام
۱۰ پر قائم کی گئی تھی۔ اس میں کامن ویلتھ کے تمام ملکوں کے مائیکہ شامل ہیں
۱۰ یہ بھی کامن ویلتھ ملکوں کی تعلیمی تعاون کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہے۔
۱۰ اسکی ایکٹو کمیٹی کامن ویلتھ ایجوکیشن رابٹ میٹ ہے جس کے دائرہ کار
۱۰ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر وی۔ ایس۔ جی ہیں۔

اسکا لینڈ میں ہندوئی آرٹسول شاند اپر وگرام نقادوں کی طرف سے خراج تحسین

معلوم ہوا ہے کہ ممبئی کا نیشنل ٹیلے ٹروپ جو ان دنوں
برطانیہ کے دورہ ہے ۱۲ سب کو پہلی بار لندن میں اپنا پروگرام
پیش کرے گا۔ لندن آنے سے قبل ہندوستانی آرٹسٹ کارڈن
زولین، اور مائیکس، ایسٹ اور بریڈ فورڈ (انگلستان) میں
اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ یہ فنکار اسکا لینڈ کے شہر
گلاسگو ایر ایڈمیرا میل میں اپنے رقص پیش کر چکے ہیں۔ وہاں تمام
شہور اخباروں کے نقادوں نے ان کو خراج تحسین ادا کیا ہے
ان کو اگر شکایت تھی تو یہ مسٹر سٹالڈ کے میل کے نہایت کشش
اور دونوں کو ابھارنے والے آرٹس اسکا لینڈ کی راجدھانی
میں زیادہ دنوں تک نہیں ٹھہریں گے۔ "اسکاٹس مین" نے لکھا
ہے کہ "رہائش" ایک ایسے (سنگت ناچ) ہے جو تخیل پر
معملاً جاتا ہے۔ اور "پینچ نٹز" تو جادو ہے۔ تمام جادو
۱۰ "ایوینگ یوز" رقص اڑے کر نیشنل ٹیلے ٹروپ آئیکون کا ٹول
اور دل کو موہ لیتا ہے۔

ہندوئی میچرو کیلئے برطانوی وفاقہ

برطانیہ کی وزارت تعلیم نے ۱۵ کامن ویلتھ ملکوں اور
ماحت ملحقوں کے ۲۰ کامن ویلتھ دار و دیو کی تیسری
فہرست شائع کر دی ہے جن کو کامن ویلتھ ایجوکیشن کا نفرس
منعقدہ آگسٹ کے مرتب کئے ہوئے بیان کے تحت وفاقہ
دینے گئے ہیں۔ اس فہرست میں ہندوستانی باشندوں کے
نام بھی شامل ہیں۔ ہندوستانی باشندوں کے نام یہ ہیں۔

قصہ

درمیکدہ بیامدو زاهد نماز کرد || پیرمغان رنگ در میخانه باز کرد
ماراز نعمتہ کہ باید بہ دست خویش || شکر خدا بہ دور جہان بے نیاز کرد

(آدہ از ندری باغ)

(افسانہ)

کیا سمجھا تھا میں؟

عبد الغفار چودھری

مترجمہ احمد سعدی

لازمت ترک کرنے کے تجارت کرنے کی حماقت کرنے پر آج رزاق کو اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا۔ آدھ جو کہ سوچنے سے جینے کے برعکس ہی ہوا کرتا ہے۔ یوں تو بھیک مانگ کر بھی کٹی لوگ بڑے آدھی بن گئے، میں اسکا کتنی ہی شاہیں دی جاسکتی ہیں لیکن قیمت کی بند مٹھی میں رزاق کے لئے کچھ بھی نہیں تھا، اس سے بڑھ کر حیرت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

اسے تجارت کرنے کی ترغیب دینے کے سلسلے میں اسکے سسر پر بھی ہوڑی سی ذمہ داری عائد ہوتی تھی جب انہیں معلوم ہوا تھا کہ ان کے داماد نے بی۔ اے میں فیل ہونے کے بعد کلرکی کر لیا ہے تو انہوں نے انھیں سے کہا تھا:-

”بابا! ہمارے محلے کے احمد اور میر نے ایک ہی ماخذ لازمیت کی تھی لیکن میں نے لازمیت چوڑی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ چیزیں بھیج کر کاروبار کرنے لگا۔ وہ لازمیت ہی کرتا رہا، اب تم اسکی حالت دیکھ لو۔ لیکن میں بھی ہوئی چہتری دباؤ وہ آج بھی دفتر جاتے اور ضرورت پڑنے پر کبھی بھی آ کر دست سوالی

بھی پھیلاتا ہے مگر تھاری اور دوسرے کبھی ہی خواہوں گا تو... اپنی بات ادبوری بھی چوڑ کر انہوں نے فقہ کا ایک لمبا کش بیٹے ہوئے وہوئیں کی خوشبو فضا میں بکھری تھی، اسکے بعد انہوں نے اشارہ کیا یہ بھی کہا تھا کہ انکی دس پانچ لڑکیاں نہیں ہیں، صرف ایک لڑکی ہے، اسنے وہ اپنی لڑکی اور داماد کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے ضرورت پڑی تو تجارت کے لئے تھوڑا سا سرمایہ بھی فراہم کر دیں گے

روپے کے حصول کا خیال جینے پر اکتش رہا ہے، اگلے رزاق کو بھی اس سے بڑی سہرت ہوئی تھی لیکن کاہنہ بار کا خیال آتے ہی اسکی ماری خوشی مفقود ہو گئی تھی۔ کیا پڑھنے لکھنے کے بعد بھی آخر اسے اس قسم کی تجارت کرنی ہوگی؟ اسکے سسر نے کہا تھا یہ کاروبار بڑا تو نہیں۔ دو گوداموں سے ہی کام چل جائے گا۔

”لیکن اسٹاک کن چیزوں کا کرنا ہوگا؟ وہی چاول، دال، آلو، مریچ اور پیس زرا۔ یہ تو ایک ہی بات ہوئی۔“

”تو پھر تم کوئی ایسا کاروبار کر دو جس سے تمھارا وقار قائم رہے۔“ سسر نے تمھارے دانتے ہوئے کہا تھا ”میرا کیا ہے؟ تم لوگوں کے آرام اور کھانسی میرا سکھ اور آرام ہے۔“

اسکے بعد یہ طے پایا کہ اسٹیشنری کی دوکان کھولی جائے، لیکن اسکا جو کاشہ کیف نے اسکی مخالفت شروع کر دی رات کو سوتے وقت اس نے کہا ”آخر اس جھجھٹ کی کیا ضرورت ہے؟“ ”تو کیا میں ڈیڑھ سو روپے دہانہ تنخواہ کی نوکری کر لیں؟“



حیدرآباد

پینچل گورڈ۔ حیدرآباد

آرام، ٹیلیگرافی اور دارالحکومت کے باغات سے راست برآمد کی ہوئی اس پر ہنسنے کے ہاتھ سے نیا کردہ تازہ دم چائے یہاں ملتی ہے اور ہمارے پراڈیشنل طور سے آئیکھا ضروریات کی ہر چیز بازار کے نفع پر غور و خیر سے

ایک مرتبہ کی تشریف آوری آپ کو ہمارا مستقل گاہک بنا دے گی!


”اس میں نقصان ہی کیا ہے؟“
 رزاق کو غصہ آ گیا۔ ”نقصان ہی کیا ہے؟“ نے سے تھا را
 مطلب؟ کیا تم چاہتی ہو کہ بڑھاپے میں احمد صاحب کی طرح میں
 چھٹی ہوئی چھری رہاؤں؟ دفتر جاؤں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں؟
 پھر وہ؟ کیا زندگی کا تمام فردیات اس گھر کی سے پوری ہو جائیگی؟
 ہم دو سے دس بیس ہو جائیں گے۔ یہ کون کہہ سکتا ہے؟
 شریف شرم سے تھوڑی دیر خاموش رہی پھر لوٹا جھک
 ہے، جو تھاری مریضی ہو کر وہ“

یہ چھ ماہ مل کی باتیں تھیں، اسکے بعد وہ چہرا اسٹورس کا
 سام بہت اچھی طرح چلنے لگا تھا، تیل، مہا بن گھڑی کا غصہ، ٹوختہ
 پیٹ، ٹوختہ برٹس، باریکس، اوروٹین، تنگ کا کاغذ، چاکلیٹ
 پر قسم کی چیزوں سے دوکان بھری ہوئی تھی۔ رزاق دو اخبار خریدتا
 تھا ایک انگریزی کا اور دوسرا اردو۔ جب خریدار آئے تو وہ ان
 سے ہم کلام ہوتا، ورنہ دن بھر بیٹھا بیٹھا ان اخباروں کے ٹیڈلٹس
 سے لے کر ”فروٹ سے“ کے کام تک پڑھتا رہتا، وقت گذرنا
 رہتا، اس طرح وہ بہت خوش تھا۔ ملازمت کی زندگی سے یہ
 زندگی کہیں زیادہ سیرسرت اور تسلی بخش تھی، رات کے وقت
 صاحب بلائے کے بعد وہ ایک بگریٹ سکاٹ لینا اور گھر کی طرف
 روانہ ہو جاتا ہے۔ شریف اس وقت تک اسکا کھانا لے کر انتظار
 کر رہی ہوتی۔

لیکن چہرا بعد اس نے محسوس کیا ہے اب بھی اسکا مستقل
 تازہ نگہ ہے، کم از کم محمد بھائی اینڈ برادرز کے مقابلہ میں بس کی

دوکان کا مستقبل روشن نہیں تھا۔ ایک دن جگجگاتی ہوئی دوکان غولہ
 سائیں بوڑھو اور گیس لائٹ کی تیز روشنی میں وہ بیک چوٹک اٹھا
 محمد بھائی اینڈ برادرز کی دوکان میں ایک بید خوبصورت لڑکی کھڑی
 تھی، اسکی گردن ذرا سا خم تھی اور اسکے چاندنی میں ڈھلے ہوئے
 جسم پر ایک ریشمی ساڑھی لپیٹی تھی، جسکا کنارہ سفید ریشمی ستارہ
 کی طرح چمک رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ گم سم، سمر نوہ سا
 کھڑا دیکھتا رہا، اسکے بعد فٹ پاؤں پر چلے ہوئے بیک ایک یہ
 طلسم ٹوٹ گیا۔ وہ گوشت اور خون سے بنی ہوئی کوئی لڑکی نہیں
 تھی، مقدر کی بنائی ہوئی ایک تصویر تھی جسے کارڈ بوڑھو کے کھانے
 دوکان میں کھڑا کر دیا گیا تھا

تجارت کرنے کا طریقہ تو کچھ محمد بھائی ہی جانتے تھے
 ورنہ ایک رات میں اتنی بڑی تبدیلی اور اتنی سجادت کیا مینے رہتی
 ہے ۹ دونوں نے ایک ہی ہاتھ تجارت شروع کی تھی، لیکن وہ
 جو کچھ مل تھا، وہی آج بھی تھا۔ محمد بھائی اس سے کہیں زیادہ
 ترقی کر چکے تھے۔ انہوں نے سائیں بوڑھو تبدیل کر لیا تھانے ڈیزائن
 کا شو کمپن لے آئے تھے اور بہت باری چیزوں سے دوکان سجا رکھی
 تھی۔ یہی وجہ تھی کہ گیس لائٹ کی روشنی میں روبرو ان لوگوں کا مستقبل
 تاریک ہو گیا تھا، انکی دوکان کے سامنے چمکی تاریں آکر کھڑی
 ہوئیں اور فیشن پرست خواتین کی ماٹروں کے انجی ڈھلک کر فرش
 پر لہراتے رہتے۔ وہ سب آہستہ خراچی کے ساتھ محمد بھائی کی
 دوکان میں داخل ہو جائیں اور رزاق اپنی دوکان میں بیٹھا انہیں
 حسرت سے دیکھتا رہتا۔ محمد بھائی کیا تھ مقابلہ کرنا تھا مشکل تھا



LIGHT of INDIA

Restaurant

لائٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ سرحدی ویوی ہاسٹل فرسٹ لائزرہ حید آباد

جب کبھی علاج کرنے آئے آپ سرحدی ویوی ہاسٹل آئیں تو لائٹ آف انڈیا ضرور تفریق لائیے
 یہاں آپ کچھ لذت کے لے لینگ، پسندیدی، خوش ذائقہ چائے، کافی اور جراثیم کے مشروبات سلا
 سوڈا، میوزک، دسود جیونہ موجود رہتے ہیں

۱۹۹۱

ہماری پروڈکشن اسٹورس آپکی ضروریات کی ہر چیز بازار کے دام پر خرید فرمائیے

اچھے ذہن پر ہر وقت یہی خیال چھایا رہتا
اس وقت اگر جی کا خوشبو دوکان میں ہر طرف بھیلی
ہوئی تھی، دوکان میں اگر جی جانا محمد بھائی کے روز کے معمول میں
شامل تھا۔ رزاق کو دیکھتے ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوتے
”کہو پاپن! بزنس کیا چل رہا ہے؟“

انکی باتوں میں طنز تھا یا نہیں، اسکا وہ کوئی فیصلہ نہ
کر سکا۔ رزاق ہنس پڑا۔ ”کسی طرح چل رہا ہے آپکا کیا حال ہے؟“
”میرا حال؟“ محمد بھائی نے سر سے دوپٹی ڈھکی اتارنے
ہوئے کہا ”بہت خوب اتمام ہال پڑا ہوا ہے کوئی خریداری نہیں؟“
دس سال تک بنگال میں رہنے کی وجہ سے محمد بھائی توڑا
بہت نہنگ زبان سیکھ گئے تھے۔ رزاق کو ان کے بنگلہ چھپنے پر
ہنسی نہیں آتی تھی بلکہ ان کے باتوں کے سچ و غیر سچ آتی تھی وہ
پچھلے کاروباروں کے سے لہجے میں اس سے گفتگو کرتے تھے
توڑی دیر بعد اس نے دوکان میں لگی ہوئی لڑکی کی
تصویر دکھاتے ہوئے پوچھا ”اس تصویر کی کیا قیمت ہے بھائی؟“
”پچاس روپے“
”لو پچاس ڈالو“

محمد بھائی نے اثبات میں سر ہلایا ”کیوں میری باتوں پر
کون یقین کرے گا؟ گھر کا روپیہ سب برباد کر رہا ہوں، بزنس چلتا
کہاں ہے؟“ اب یہ تصویر بتواتی ہے، خریداروں کا خیال تو
کہ ناہی پڑتا ہے بہت خوبصورت تصویر ہے نا؟“

رزاق نے اثبات میں سر ہلادیا
رات کے وقت لیٹر پر بیٹھے ہی رزاق کے ذہن میں
بہت سارے خیالات گردش کرنے لگے۔ شریف نے اسے اپنی طرف

متوجہ کرتے ہوئے پوچھا ”کیا سوچ رہے ہو؟“
”دوکان کے بارے میں سوچ رہا ہوں مزید سرمایہ کی
ضرورت پڑے گی“
”کیوں؟“

”مقابلے کی بات ہے۔ دس ہزار کے سرمایہ سے پچاس ہزار
والے کا مقابلہ کیسے کیا جاسکتا ہے؟“

یہ بات شریف بھی اچھی طرح جانتی تھی وہ خود بھی محمد بھائی
کی دوکان دیکھ چکی تھی۔ جی سچائی خوبصورت دوکان تھی جس میں ہر قسم
کا مال موجود تھا، کتنی انوکھی بھی اسکی سجاوٹ اور اس کے مقابلے میں
دوسرے اسٹورس کا رنگ تپا چھٹکا تھا، پھر بھلا خود اس طرف
کیسے آتے؟ اس دوکان سے اب تک کوئی خاص آمدنی بھی ہوتی تھی
جس سے گھر کا خرچ بھی پلے اور دوکان کی سجاوٹ بھی بڑھتی تھی
اس کے برعکس محمد بھائی اچھی دوکان پر دونوں ہاتھ سے روپیہ لٹا رہے
تھے جیسے وہ کسی بھی قیمت پر اپنے مقابل دوکان کے وجود کو
برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں، جیسے وہ ہر طرح سے مجبور
کر دینا چاہتے ہوں۔

پچھلے ہوئے جگہ سے چودھویں کا چاند نظر آ رہا تھا
شریف تھوڑی دیر تک اسی طرف دیکھتی رہی۔ بس رات کی تاریکی
پھول کھلے ہوئے تھے، انکی تیز خوشبو بھی میں بھیلی ہوتی تھی۔
شور کی طرف منہ کر کے اس نے ہر کونٹ توڑتے ہوئے کہا
”تجربے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ رویوں کا انتظام
میں کر دو گئی تاکہ تمہاری دوکان بھی محمد بھائی کی دوکان کی طرح خوبصورت
ہو جائے اور اس میں گیس لائٹ مل سکے“
رزاق نے کہا تم میرے بابا کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ گی شاید

بمبئی بیکری اینڈ پرائیز اسٹور

ہم مقام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا وائٹر اور آسکریم کا شاندار مرکز

بمبئی بیکری اینڈ پرائیز اسٹور

اسٹیٹ بینک ماہر روڈ حیدر آباد فون (۳۲۸۷۷)



شریف نے مسنہ خیر انداز میں ہنستے ہوئے جواب دیا "ناگوانا"

"تو بھر ۹"

"کیوں، شادی میں جو چیزیں تھے جنہر میں ہی تھیں وہ نہیں ہیں کیا ۹" شریف نے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ ڈالا۔

رزاق نے حیرت سے پوچھا "جنہر میں ہی ہوتی چیزوں کو تم فروخت کر دو گے ۹"

شریف پھر ہنس پڑی "کیوں نہیں کرونگی؟ تمہاری دوکان جب پھٹنے لگے گی تو سب ہی چیزیں مجھے اپس لی جائیں گی"

رزاق نے ہلچل مچاتے ہوئے کہا "پھر بھی تمہارے جنہر کی چیزیں ہیں"

اسکے جواب میں شریف ہنسنا چاہتی تھی کہ اس وقت ہی ہی سبکوں کی تھامے ساتھ میری پھر سے شادی ہوئی ہے مگر وہ کچھ

کہہ نہ سکی۔ رزاق نے اسے اپنی طرف کھینچ کر سینے سے لگا لیا اور اسکے لیے بھنے پاؤں میں انگلیوں سے شام کرتے ہوئے بولا

"نہیں ایر انہیں ہو سکتا، شریف اس سے بہتر ہے کہ پھر روپیہ قرض ہی لے لیا جائے"

اسکے بعد روپیہ اسٹورس کا رنگ روپ بدل گیا، بوتل کے پتھر جیسی سفید اور صاف روشنی والا گیس لائٹ خرید لیا، تو گیس

گھٹا اٹھا اور مائٹن بورڈ کا رنگ بدل کر اسے پھر سے لہوایا گیا اس دن محمد بھائی خود اسکی دوکان میں آئے

"سلام یار ٹنر"

"اچھے محمد بھائی میں سلام، سلام، بیٹھے! محمد بھائی نے پوری دوکان کا بھر پور جائزہ لیا لیکن اس تبدیلی پر مائل نہ ہوئے کچھ نہیں کہا، کہنے لگے "آج کا اخبار دیکھا ہے ۹"

کتنی عجیب خبر ہے!"

"کیا ہوا ہے ۹"

"سمندر کے کنارے ایک عورت کے لئے دو آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو ہلاک کر دیا"

ان کے پاس کوئی دوسری خبر نہیں تھی۔ بس یہی ایک خبر تھی جسے سنانے کے لئے محمد بھائی روپیہ اسٹورس میں آئے تھے

لیکن ان کے آنے کی اصل وجہ رزاق سے پونیدہ بیس تھی وہ دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا اس نے کہا

"اے واقعات تو ہمیشہ ہی ہوتے رہتے ہیں یار ٹنر"

"اے واقعات ہمیشہ ہی ہوتے رہتے ہیں ۹" محمد بھائی نے حیرت سے آنکھیں پھیل کر کہا "آخری زمانہ ہے، آخری زمانہ"

انہوں نے ایک بار پھر دوکان کا جائزہ لیا اور ہاتھ دھو کر نکلا کر بولے "اچھا یار ٹنر! سلام!"

محمد بھائی کی تعلیم برائے نام ہی تھی، پھر بھی مسلم نہیں ہوتا تھا کہ انہیں کسی چیز کی محبت تھی

ایک ماہ بعد ایک نیا واقعہ پیش آیا رات کے وقت دوکان کو روٹنی سے مزین کر کے رزاق

اسکی جگہ گھٹا دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ لیکن اب اسکی نظر محمد بھائی ابڈ برادر کی کیلٹ چلی گئی اور وہ دنگ

رہ گیا۔ اس روز عورت کی تصویر نے نیا روپ دھار لیا تھا اب وہ زری کے لائے والی مارٹریٹ بنے ہوئے نہیں تھی بلکہ گلیٹنے

اسکریٹ بنے ہوئے تھی۔ اسکے آگے نرم و گداز بازو کھیلنے لگے، چہرہ پر مسکراہٹ چھپی ہوئی تھی اور نازک ہونٹ بولتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے

اگر آپ نے سیراڈائیز کیف انڈیا پراوشرن اسٹور



ہماتما گاندھی روڈ سکندر آباد لے۔ پٹی فون (۷۱۵) میں کبھی کبھار نہیں کھایا ہے اور چیلے نہیں پتی ہے تو آپ کھانوں اور چیلے کے حقیقی ذائقے سے واقف ہی نہیں۔ تحت ادھوت بخش غذاؤں، منفرج قلب و دماغ مشروبات اور آسکریم کا لطف یہاں ان کیف میں شریف لاکر اٹھائیے اور

سیراڈائیز اسٹور سے طامی دام یہ خرید لیں

لیکن اس بار ایک نے سرمایہ کی ضرورت ہے، رزاق نے کہا۔
”رہو کیا؟“

”ایک ایسی تعبیر یافتہ و شیرہ جیسے جسم کی رنگت و دودھ اور آلت کی آمیزش سے پیدا ہونے والے رنگ کی طرح ہو، جبکہ جنی جھرنے کی روانی سے مشابہ ہو اور جو مزہ دت پڑنے پر خربار کی کلائی پر گھڑی کا قیتہ بازو نکلتی ہو، ان سے منکرا منکرا کر مٹی مٹی باتیں کر سکتی ہو، جیسے؟“
شریفہ حیرت زدہ، خاموش رہا ہوں سے اسکی طرف دیکھتی رہی۔ رزاق نے ہنسنے ہونے کہا

”خود بخانی نے سیزر گل رکھ دیا ہے!“
شریفہ نے الطین کی مانی لے کر کہا، ”اودہ! تو کیا کہو نا، اسکی خواہ کیا ہو گی؟“
”تو روپے سے کم تو کسی حال میں نہ ہوگی، روپیہ کی استطاعت سے کہیں زیادہ ہے“

شریفہ تھوڑی دیر خاموش رہی، کمرے میں صرف ٹبل کلاک کا ٹک ٹک ٹک سانی دیتی رہی، وہ تھوڑی دیر ٹک ٹک ٹک کی صلیل آواز کے درمیان سوچتی رہی، پھر اس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا، ”سو گئے کیا؟“

”ہنسی!“ رزاق نے جواب دیا

وہ ابھی تک ہنسی سو رہا تھا

”اچھا! مجھے تو لگتی ہے کوئی زیادہ کام کرنا نہیں پڑتا نا! دنوں تو میرا بہت وقت بچ جاتا ہے“
رزاق نے کہا، ”ہاں! تو اس سے کیا ہوتا ہے؟“

جب وہ اپنی محویت سے چونکا تو اس نے دیکھی وہ تصویر نہیں تھی۔ ایک نیم دوپٹی سیزر گل تھی، خود بخانی نے سیزر گل رکھ لی تھی اور وہ انداز دل زبانی کے ساتھ ایک خربار کی کلائی پر گھڑی کا قیتہ بازو نکلتی رہی۔

دوکان سے باہر نکلتے ہی اس نے خریدار کو پہچان لیا وہ اور لیں میان تھے جو رزاق کے ساتھ ایک ہی دفتر میں کام کرتے تھے اور اب بھی اسی دفتر میں تھے۔ ملازمت کرتے کرتے بوڑھے ہو چکے تھے۔ رزاق کو دیکھ کر شریفہ سے گئے۔ انہوں نے اپنے چہرہ پر منکراہٹ پیدا کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا

”یہ، یہ، یہ، گھڑی کا ایک قیتہ خریدائے“
”میری دوکان میں تو ہمیں قریب ہی تھی“ رزاق نے رکھا

سے کہا۔

اور لیں نے اپنے اپنی شرمندگی بھجواتے ہوئے کہا، ”میں، میں تمام باتیں ہر وقت تہوڑا ہی یاد رہتی ہیں بخانی! اب ہنسی دیکھو کہ تمہاری دوکان بھی سامنے چھ ہے لیکن اسکا خیال ہی نہ رہا“

وہ اسکی دوکان بھولے نہیں تھے، بھولنے کی وجہ اس سے پوشیدہ نہیں تھی۔ اور لیں بیاں بوڑھے ہو چکے تھے پھر بھی اسے آخر پرچ ہی لیا ہے، انہیں شرمندہ کرتے ہوئے خود رزاق کو شرمندگی محسوس ہونے لگی

رات کے وقت بستر پر لیٹنے کے بعد اس نے شریفہ سے پھر اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ وہ اب مزید سرمایہ کی ضرورت یہ دیکھا تھوڑی۔

شریفہ ہنسی، ”میں نے پہلے ہی کہا تھا میری جیبوں میں ملے ہوئی چیزیں لے لو۔“



پریمیر کیفے اینڈ پراوٹرل اسلور

لذیذ، صحت بخش، مقوی، ڈیجیٹیز اور نان ڈیجیٹیز کھانوں، چائے، کافی اور

مشروبات کا شاندار معرکہ

رومیروے ایمپلائمنٹ اسپینج آفس خیریت آباد حیدر آباد

فون نمبر (۳۷۷۳۷۳)

اس کے بعد لکھ دو نو تک رزاق سخت پریشان رہا وہ صبح سویرے گھر سے نکلتا اور رات دیر گئے واپس آتا۔ شریف کو اس سے باتیں کرنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ اگر کسی دن وہ اس سے کچھ پوچھتی تو رزاق کہتا

”دو دن اور صبر کرو پھر باتیں کروں گا“

شریف کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی اس دن شام ہوئے ہی رزاق گھر کی طرف چل پڑا کئی دن تک بچا گئے دوڑے رہے کیونکہ وہ بڑی ہڈیاؤں پر محسوس کر رہا تھا۔ دوپیر اسٹورس کے قریب آتے ہی اس کی نظر ”محبوبائی انڈیا ریس“ کے اندر چلی گئی۔ اس روز یہ نیم ولایتی سیلر گرل ساڑی پہن کر آئی تھی۔ اسے دیکھ کر رزاق کو جیسے ایک جھٹکا سا لگا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے ساڑی پہنے ہوئے شریف کھڑی ہو۔ اس کے سامنے اور پسیمیاں ہیں اور وہ پیسے پیار سے انہی کلائی پر گھڑی کا فیئر باندھ رہی ہے اور ادھر پسیمیاں بڑے غور سے اس کے چہرہ کو تنک رہے ہیں

رزاق کے پاؤں اور بھی تیزی سے گھر کی طرف بڑھنے لگے

شریف اس وقت ساڑی پہنے، چوڑا بازو کر اسٹین کے سامنے کھڑی ہوئی اپنا جائزہ لے رہی تھی، رزاق کے آتے ہی اس نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور پوچھا

”آج اتنے سویرے ہی چلے آئے؟“

رزاق نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ چوڑے کو خوبصورتی ہے پشت پر لا کر باندھتے ہوئے شریف دلفریب انداز سے مسکرائی۔ میں دیکھ رہی تھی کہ تمہاری دوکان میں سیلر گرل میں

شریف تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بولی

”فرخی کرو، اگر چند دنوں تک میں اس کام میں تمہارا ہاتھ بٹا دوں، سویرے اٹھ کر تمام کام ملازمہ کو بچھا کر دوکان چلی جاؤں؟“

”یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟“

رزاق نے حیرت سے کہا۔ ”تم دوکان میں بیچو گی، خریدو گے سے باتیں کرو گی۔“

”کیوں نہیں؟“

شریف نے جواب دیا۔ ”کیا میں نے تعلیم حاصل نہیں کی ہے؟“

”بے بہرہ سٹرک کے زیر اہتمام چلنے والے اسکول بوا، سٹرک تک نہیں پڑھا ہے؟“

”بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہوئی تو کیا ہوا؟“

رزاق اسے خاموش کرانے ہوئے بولا

”ایسی بات نہیں ہے، لیکن بیوی کے ذریعہ دوکان چلاؤں گا تو دس آدمی کیا کہیں گے؟“

”محبوبائی سمجھتی ہے۔“

شریف نے جواڑ میں کرتے ہوئے کہا

”اتنے بڑے شہر میں کون جانتا ہے کہ تمہاری بیوی کون ہے، لوگوں کو معلوم ہی کیسے ہوگا، وہ کیسے پہچان بھی کیسے گئے۔“

”ٹھیک ہے“

رزاق ہنس پڑا۔ ”لیکن اگر کسی نے تمہارے بارے میں پوچھا تو کیا کہوں گا؟“

”کہہ دینا تمہاری دوکان کی سیلر گرل ہوں۔“

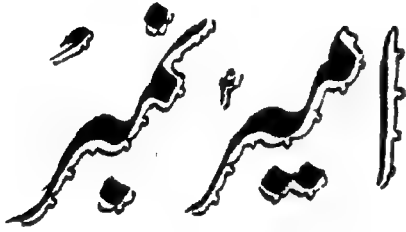
انسا کہہ کر شریف نے اپنا چہرہ کچھ میں چھپا لیا۔

رزاق خاموش رہا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

• مرغ سائیں • دم کا مرغ • اولیٰ کا حلوہ
• مزیدار بریانی • طرح طرح کی ٹھائیاں • لیکن کا گوشت
• لذیذ بابہ کا سالن اور
چھ قسم کی اسکریم
تازہ اور اصلی مٹھو دیا کا شانہ اور موکتی
یوسفیہ ہول کولڈ زنک وین
بس اسٹانڈ انٹل گنج حیدر آباد

جناب امیر علیہ السلام کی ولاد یا سجاد کے موقع پر

ادارہ شیراز ایک خصوصی اشاعت



کے نام سے پیش کرنے کا تہیت کیا ہے اس نمبر کے
صرف دو حق پر سرکار حق آگاہ کی بائبل نئی تصویر ہوگا اور
یہ نمبر سرکار حق آگاہ کے نام نالی سے مضمون ہوگا اس
نمبر میں سرکار حق آگاہ کا کلام بلاغت نظام ملک کے ناموں
ادب اور ادب مرید اور وہ شعر کے بلند پار مفاہین نظم و نثر
اور محبان آل اہلار اور عاشقان حیدر کرار علیہ السلام کے
بادکار تصاویر درج رہیں گے

تعمیلات کے لئے مخاطب فرمائیے

ادارہ شیراز اردو ہفتہ وار

چادر گھاٹ گیٹ حیدر آباد (انڈیا)

بن سکتی ہوں یا نہیں ؟
بیوی کے اس مذاق کا مذاق نے کوئی جواب نہیں دیا اس
نے آہستہ سے اسکی پشت پر ہاتھ لگھو دھیرے سے کہا
”میں نے دوکان بیچ دینے کا قصد کر لیا ہے شوری، کم
از کم اس سے قرضی تو ادا ہو ہی جائے گا“
شریفہ کو اسکی باتوں کا یقین نہیں آ رہا تھا، اس نے
جیرت سے قدمے پر بچ کر کہا
”کیا کہہ رہے ہو؟ دوکان بیچ دو گے ؟“
مذاق نے اٹھاتے میں سر ہلایا

”ہاں! بیچ دوں گا، میں نے فیصلہ کر لیا ہے اب نوکری
ہی کروں گا، نیا محال ایک پشیمانی بھی مل گئی ہے، پر میں بیچ کر
دو سو روپے خواہ ہے“
اور پھر اس نے شریفہ کے بالوں کا جوڑا کھول کر بالوں
کا لٹ کوئس کی پشت پر پھیلا دیا۔

منگلور ٹائلس، سنگ سیلو اور سی

و ا جی دام پر یہاں سے خرید زائیے

ین آر متھا اینڈ برادرز

نظام شاہی روڈ حیدر آباد

لیفٹننٹ کپتان کی اینڈ پراڈرین اسٹو

عابد روڈ حیدر آباد فون نمبر (۴۳۷۶)

حیدر آباد کے ممتاز ایرانی ہوٹلوں میں سے ایک جس کے خصوصیات
مرکزی حصے وقوع، خوش سلیقہ ملازمین، حضانت تحت کی پابندی
عصری آرام وہ فرنیچر اور، ایرانیوں کا حسن انتظام





وزیر زراعت، قحط زدہ علاقوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔

مقام دورہ پر وزیر صاحب کی سربراہی اور جوتیں متوقف رکھی جائیں تاکہ وزیر صاحب کو قحط کا صحیح اندازہ ہو سکے

بہشتی کی حکومت نے مشاعروں پر بڑی عائد کر دی کہ پھر احتجاج پر یہ پابندی برخواست کر دی گئی۔

اس واقعہ پر اٹم نے ایک قلم لکھا ہے۔

لگیں پابندیاں مشاعرہ پر حسب احکام پٹی سرکار پھر پابندیاں ہوگی برخواست اس پر جوئے کی جو بیخ و بنکار حکم پھر حکم یہ کہ خوشی تو اس حد تک لایا ہے اسے یا

انچہ دانکند، کنڑا دان
لیک بعد از خزانہ لبار

وینڈٹ ہاؤنٹا ایک ایسا کار کو رشوت کے الزام میں چھ ماہ کی سزا دی گئی

ہائے ایسا چارہ وزبیر ہوا۔ اگر وزیر ہوتا تو سزا کا بجائے اسکا خدمت میں کیسٹہ زرا در سپاسا سر پیش کیا جاتا

نڈٹ ہرو نے بھگور میں ہا کہ وہ جب لوگ کسی کھیر نے درخت کو کھاتے ہیں تو انہیں غصہ آتا ہے

کاش! اردو زبان، زبان کی کھائے کوئی پرانا درخت
بھٹی تاکہ قلعہ و بیدار در جڑ سے اکھڑ دے جائیے محفوظ رہیں۔

کہ ایک ناظر عدالت کو نذرہ ہزار روپے کے تحفہ
کہ کے الزام میں ریٹائر کر دیا گیا

عدالت کا ناظر اور تحفہ! باور نہیں آتا ہے

یہ اندھ احرار کے پیچھے
مزید ایسا باغ کے پیچھے

کہ ہندوستان کے وزیر دفاع مٹر کرنا میں نے
کہ ہمارے ۱۹۶۶ء اقوام متحدہ کے لئے فتوا گزار

سالی ہے۔

اب معلوم ہوا کہ مٹر کرنا سین لو جوش میں بھی داخل ہے

کہ اردو ان ملازمین کو معاویہ دیکر ملازمت سے
کہ ہمارے کے ملک میں کوئی اشتی جاری ہوئی ہے

ہم سمجھتے ہیں کہ اردو انوں کو حکومت کی جانب سے
جو تفتات دیئے گئے تھے بر اس کی پیش رفت ہے

کہ محکمہ بلدیہ نے دس لاکھ کی لاٹ سے ایک
کہ نیشنل پارک بنانے کا فیصلہ کیا ہے

گتہ داروں کو ڈبل فوٹ خبری لینے ان کو پارک
بنائے گا گتہ بھی ملے گا اور پارک بننے کے بعد وہ پارک
میں چل تھی کر کے خلیہ بھڑی ہو اٹھائیں گے۔

کلیسیا ان اہل حق کا ترجمان اور صاحبانِ ذوق کا اخبار ہے

شعبانہ علم و ادب کا گلدستہ ہے۔ ہر مضمون آپ کے ذوق

اخبارچی میں اضافہ کرنا حرف اسی اخبار کا کام ہے

قطع

عذیب اجاس بُوئے گل کُند || لذتِ مستی کہ جامِ گل کُند
این صبا گفتمہ دریدہ جامہ را || پیچ و خم بین در چمنِ سبک کُند

(آئندہ ازندری باغ)

صحیفہ برقی شریف پر سونے کی چھپ کے لئے شیرازہ اردو ہفتہ وار چادر گھارے کیسٹہ میدر آبادیہ اندہ پاسے شریف

عظمیٰ کی معنوی تعمیر کی جہاں تو میں سمجھا
منا کر آپ کو عثمان ہی کہتا ہے ہر اک سے



میرا

سید مصطفیٰ علی ایدیٹر برنر چیمبرز
مقام اشاعت: قادیان، بیت حیدر آباد (۲) انڈیا

غزل

(مطلع)
کیف کا رنگ عجب خمر کُن سے نکلا
ذائقہ آج جدا شہد و لبس سے نکلا
کہتی ہے بادِ صبا وقتِ خرامِ دلکش
دیکھ لے رنگِ بنفشہ بھی چمن سے نکلا
بنگلی ہے یہ عجب دیکھ شمیم گل بھی
غیر آج سُنو مشکِ سخن سے نکلا
کہتی ہے آج صدف دیکے شکافِ سینہ
شہرہ آب بھی یہ دُرِ عدن سے نکلا
کہتے جلتے ہیں یہ عطار بنا کر قیمت
عطر بھی آج سُنو دے سخن سے نکلا
ہو کے افلاس سے مجبور و پریشاں خاطر
ہائے افسوس ہر اک آج وطن سے نکلا
دستِ ماتم سے بہا تھا جو یہ کہتی ہے غزا
خونِ دل خونِ جگر نعلِ مین سے نکلا

(مقطع) جانتے سب ہیں کہ وہ کون ہے مشہور جہاں

نام عثمان کا سُنو آج دکن سے نکلا

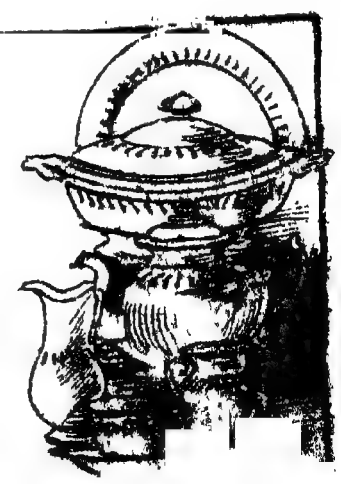
(آمدہ از ندی باغ) مرقوم ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء

جلد ۱۲
روز جمعہ
۱۲ اکتوبر
۱۹۶۰ء
۲
۲۲
ریحِ ایشانی
۱۳۸۰
شمارہ
(۲۹)

کرایہ پر حاصل کیجئے!

• شادی بیلہ کے لئے شامیانے فرنیچر، کرا کر دیغہ
• اسٹینڈرٹ ڈراموں کے لئے اسٹیج ڈیکوریشن کا قیام
• جلیوں دیغہ کے لئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
• تاریخی اور شہنشاہوں کے لئے بہترین فرنیچر اور اسٹاچو دیغہ
علی برادر اس پرائیویٹ لمیٹڈ - معظم جاہی ہاؤس حیدر آباد

Ali Bros. Pvt. Ltd.
PHONE NO. ۴۴۵۰



قابل قدر احساس وقعت خاندان یا حقیقت

فرمایا جس وقت عثمانیہ ہاسپٹل میں چند سال قبل کاظم جاہ مرحوم صاحبزادہ مکان گاف کا بچہ اپنے سب بھائیوں میں عمر اور کردار کے لحاظ سے بڑھا ہوا تھا اس کا جب ارٹھن کینسر کا ہوا تھا۔ جس کے دو ماہ بعد سنبل کر پھر دفعتاً بڑھ گیا۔ مگر کتنا تھا تو اس وقت ڈاکٹروں کی تجویز تھی اس بچہ کو خون دینے کی بہانہ و جگہ ارٹھن کینسر تھا۔ مگر خون لینے سے انکار کیا یہ کہہ کر میرے باپ کے خون سے میں بنایا ہوں (یعنی میرے) لہذا اس میں دوسرے خون کو میں شریک نہیں کر سکتا کہ یہ بھولے ہوں نہیں ہے بلکہ خاندان آصفیہ کا ہے۔ یہ سن کر مجھے غیب ہو کر اس نو عمر لڑکے کے یہ خیالات ہیں جسکی حقیقی تعریف کی جائے کہم ہی کہ ہے۔

الحاصل آج یہ واقعہ مجھے یاد آیا یہ شیراز میں ریکارڈ ہونے کے قابل ہے۔ غلط یہ کہ مرنے اس کی دنیا کی اور بے وقت دنیا سے قبل نہ۔ مگر ساتھ ہی اس کے چونکہ اپنا نام آئمہ دوار گاہ کے نام سے لیا تھا اور پیدا بھی خبر کے تاریخ ہوا تھا۔ یعنی چھ شعبان (جو یوم ولادت اٹام سوم ہے) اس لئے اپنے نام کا عاشور خانہ (یعنی عاشور خانہ کا علی بڑی دیوڑھی میں) تعمیر کرایا تھا تاکہ اس کی یادگار رہے۔ کوئٹہ فڈام کمیٹی میں یہ شریک تھا۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اس کی روح مطہر مقامات مقدسہ میں زیر زمین آسودہ ہوئی۔ کیا کہنا ایسے خیالات کے لولہ کا جو شاذ و نادر گھرانوں میں پیدا ہو کر اپنے بزرگوں کا نام دنیا میں روشن رکھتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے اعمال افعال کو دوسروں کے لئے نظیر بناتے ہیں۔

بقول ثبت است بر جریڈہ عالم دوام بنا۔

مرقوم ۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء

(آمدہ ارندری باغ)

کیفہ سعودی اینڈ پراویژن اسٹور



آسام اور درجننگ کے باغ سے راست منگوا کر ماہر فن سے تیار کی ہوئی چاکر ف۔

کیفہ سعودی اینڈ پراویژن اسٹور نام پلی مارٹ حیدر آباد

میں مل سکتی ہے۔ اور ہمارے پراویژن اسٹور سے آپ کی ضرورت کی ہر شے

بائبل سے ارزان خرید فرمائیے۔ فون نمبر (۶۰-۳۰۰۰)

شرکت خانہ زادان نذری باغ در تقاریب یاٹ ہوم وغیرہ دیوٹی (اولاد عہدہ داران کو مستثنیٰ کرتے ہوئے)

فرمایا آئندہ سے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ سب مسائل خانہ زادان ہوں یا غیر مسائل (لاٹری ہاؤس کو چھوڑ کر) ہوں جو سن رٹنڈ کو نہیں پہنچے ہیں، جسٹا کردار اچھا ہو یعنی قابل بھروسہ ہو۔ صرف وہی شریک ہو سکتے ہیں کہ دوسرے افراد۔ مگر کسی حالت میں دوسرائی خانہ زادان قادر علی و مختار علی جو اپنے اعمال ہندو وجہ سے اس زمرہ سے خارج ہونے میں ماضی میں ٹرسٹ سے محروم کئے گئے ہیں وہ شریک تقاریب نہیں ہو سکتے کہ ان کا نظریہ ہے جس کی وجہ سے یہ اپنا فراہم کرنے میں اور اس قابل نہیں رہے ہیں کہ ہائی میونسٹی میں شریک ہوں کیونکہ ان کی پیوڈہ حرکات کا ڈنڈہ در اچھوٹ بیسٹو، اخبار نظام گزٹ، شہر از پٹ گیا ہے۔ اور یہ کسی کو صورت دینے کے قابل نہیں رہے ہیں اور اسے کچھ حرکات کا ثبوت دینے میں جو ہر طرح سے ناقابلِ ایمان اور شرمناک ہے۔

کاشش اگر یہ نذری باغ نہ آتے تو ہینر تھا تا کہ یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ مگر شوٹ مئی قیمت کو کیا گیا جائے۔

مردم ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء

(آئندہ از نذری باغ)

کشمیر ہاؤس

امرتسری باریک چاول

اعلیٰ درجہ کے امرتسری باریک چاول سے لئے کشمیر ہاؤس بیگم بازار کا خدمات حاصل فرمائیے۔ اس کے علاوہ اعلیٰ ایرائی و کشمیری زعفران اعلیٰ شاہ زمرہ خشک پیوڈہ جات، گرم مصالحہ و کراہہ کا واحد مرکز آرڈر پیک اپی

کشمیر ہاؤس بیگم بازار فون نمبر ۵۵۰۸۰۵۵۰ کے جانے آرڈر کے وقت اخبار شہرہ ہما محلہ فورہ دیجئے۔



تصفیہ امداد فوریہ بیگم مع معصوم ذمہ لود بچہ معراج علی خان معر لویا دس ماہ کا (یہ سپر سعادت جاہ ہے مقیم مکان گاف)

فرمایا سعادت جاہ کا معروفہ کل سر مغرب میرے ہاں آیا کہ وہ میرے مشورہ کو قبول کر کے عورت اور بچہ کی پرورش کے لئے اپنے ٹرسٹ سے (ماہانہ) ماہانہ امداد جاری کرنے تیار ہیں یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء سے اور ہفتہ اندہ میں تیار پورہ لا بھیجے واپس آئے بعد (جہاں سرکاری کام پر گئے ہیں) ان کے نام تحریر ای ماہ میں (قافوی طریقہ پر) لکھ کر دیں گے کہ ال کی خواہش کے مطابق دفتر ٹرسٹ کام کرے۔ اس شرط سے ساتھ کہ جس تک بچہ کی مال نیک رو بگی سے ساتھ زندگی بسر کریگی (یعنی ادھر اُدھر غیروں کے مکانات میں نہ پھریگی۔ اور جو مکان قیام کے لئے اس کے واسطے مقرر ہو گا اسی میں رہے گی حسیر بس۔ میں۔ ریڈی کی نگرانی رہے گی) ورنہ اس شرط کی خلاف ورزی میں وہ امداد کی سختی نہیں سمجھی جائے گی وغیرہ اور اذوقہ متوسط۔ میں۔ ریڈی ايعال ہوا کرے گا۔

ماہ جنابہ مذکور کی شرط چونکہ واجبی تھی اس سے میں نے اتفاق کر لیا اور معاملہ اس جگہ تک پہنچا دیا۔

آخر میں یہ کہے بغیر جس رہ کر مکان اگر سعادت جاہ بیٹے ہی اپنی عورت کا اعتراف کر کے مال و بچہ کی پرورش کیلئے واجبی رقم دینے تیار ہو جائے تو یہ عورت بغرض زیادہ امداد نداری مانا جس معروفہ نہ داخل کرتی اور معاملہ مانگیا کے ساتھ طے ہو جانا اور یہ منظر عام پر نہ آنا۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ دورانہ نشی سے کام نہیں لیا گیا۔ خیر جو کچھ ہوا (چاہے بد نما ہی سے ہوں) اچھا ہوا اور عورت و بچہ کی پرورش کا انتظام ہو چکا اور در در اس کو حیران و پریشان بھرنے کی نوبت نہ آئی بلکہ اظہار کی زندگی (بہت ہوئی) میرے پیچ میں آئے سے) اور ساتھ ہی سعادت جاہ کا بچہ ہونے سے کچھ نہ کچھ اس کی حیثیت نمایاں ہوئی جو کہ اب تک تاریکی میں بڑی ہوئی تھی۔

مگر میرا ارادہ ہے کہ بچی جان سے طرف (عقب نداری مانا) کچھ زمین پڑی ہوئی ہے یہاں پانچزار کا مکان تعمیر کر اسے مال بچہ سے قیام کے لئے دوں تاکہ کرایہ مکان کا بار مقررہ اذوقہ پر نہ پڑے اور میز خانہ نداری مانا سے کھانا مقرر کردوں۔ اور فخر سا غلط طرز میں زمانہ مقرر کر دیا جائے برائے خدمت۔

لیو ریج۔ حالت حاضرہ سے یہ خبر مجھ پر نہ کی مکان توقیف میں آمدورفت مناسب نہیں ہے کہ یہاں سعادت جاہ کی دو منگولہ وراثت کا بھی۔ لہذا ہم میں اولاد سناؤ نہ پہنچ چکی ہے اور ہر چیز کا احساس رکھتی ہے۔

مگر سعادت جاہ جس مکان میں سو رمت و بچہ رہیں گے یہاں عندا ضرورت آمدورفت رکھ سکتے ہیں جس قباحت نہیں ہے۔

معاملہ قرضہ صاحبزادگان مقیم مکان گاف

فرمایا یہ چیز کچھ غرصہ سے میرے گوشگزار ہوئی تھی۔ جس کا ثبوت آنے والے مل گیا کہ ایک شخص نے عدالت کا ڈگری لیکر (جس نے ہاشم جاہ کو اپنی دکان سے پارچہ فروخت کیا تھا) یہاں مکان گاف آجیا تھا۔ دوسرے طرف یہ دیکھا جا رہا تھا کہ وہ یہاں رہتے ہیں تو یہ مکانات اون کے ذاتی ملک نہیں ہیں بلکہ پرائیویٹ اسٹیٹ نظام سے ہیں۔ اس طرح سے اس میں جو فریج ہے وہ بھی ان کا خانگی نہیں ہے بلکہ جزو مکان ہے۔ لہذا اگر ایسا سو فی صدی وقت بھرتیش آنے تو قرض خواہ اپنے دماغ کو لیکر جو کہ ان کے قبضہ میں ہوں دفتر ٹرسٹ میں رجوع ہو جائیں تو باغی بطل ہر چیز کی دہاں چھان بین ہو کر واقعی قرضہ واجب الادا ثابت ہو گا تو اس کا تعفیہ سکرٹری ٹرسٹ خان بہادر تارا پور والا صاحبزادوں کی مجتمعہ رقم ہے جو کہ نہر نگر انی ٹرسٹ ہے۔ اوس سے کر کے متغایب صاحبزادوں کے مجریہ اڈو قوں سے۔ اقساط و حیل کریں گے۔

فصل مگر چونکہ اس وقت تارا پور والا یہاں نہیں ہیں بلکہ سرکاری کام پر بھی گئے ہوئے ہیں جو آئندہ ہفتہ یہاں واپس آئیں گے۔ دوسرے طرف ایک پارچہ فروش دکاندار بارہ سو کی ڈگری ہاشم جاہ کے متغایب لیکر مکان گاف آیا تھا۔ لہذا ایس۔ این۔ ریڈی کو حکم دیدیا کہ بطور مبادلہ رقم مذکور قرض خواہ کو دیکر اوسکی رسید لی جائے۔ بعدہ رقم کی ادائیگی ان کو دفتر ٹرسٹ کر دے گا۔

فصل آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایسے نازیبا حرکات صاحبزادوں کو نہ کرنا چاہیے جو کہ ایکے پوزیشن پر اثر انداز ہوں۔ اور جس خاندان نظام کے افراد ہیں اوس کی توہین نہ ہو۔ دوسرے طرف کافی دانی اڈو قوں ان کے نام ٹرسٹ سے جاری ہیں۔ جبکہ انکی بطنی اولاد کا باران پر نہیں ہے بلکہ علیحدہ طور پر ٹرسٹ سے متعلق ہے۔ لہذا اگر آئندہ یہ میرے مشورہ پر کام نہ کریں گے تو ان کو معائب کا سامنا کرنا ہو گا۔ اور یہ معلوم نہیں کس نوعیت کے ہوں گے میں سرِ درست کہہ نہیں سکتا۔

زیادہ العاقل تکفیه الا تشاھلا

مرقوم ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نداری باغ)

قطع

دل کو بھی میرے عشق میں وابستگی رہی | ہر چند آفتوں سے بہت آگئی رہی
مَرَمَر کے جی کے ہم نے گزاری ہے ساری عمر || آفاتِ روزگار میں یہ زندگی رہی

(آمدہ از نداری باغ)

کنیا پر شاؤمفند نے پھر سر اوٹھایا ہے

فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ صرف خاص سے سابق ملازمین جو کہ خوشی سے اپنے ولیعہد کا معقول معاوضہ لے چکے تھے اور یہ معاوضہ داخلہ فرمایا تھا۔ مگر اس کو پھر تازہ کر کے یہ معلوم نہیں کس جلب منفعت کے خاطر ایگو لیکر ندی باغ پر آتا ہے اور شہر میں چاروں طرف گشت کرتا ہے۔ لہذا اگر یہ ان عادات بد سے باز نہ آئے گا تو نتیجہ اس کے حق میں اچھا نہ ہو گا۔

دوم۔ کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ یہی کام اس نے کیا تھا۔ مگر پیچھے سے خواستگار معافی ہوا تھا۔ باوجود اس کے یہ نزاکت مذموم سے باز نہیں آتا ہے جس کا نتیجہ جو کچھ ہو گا اس کی ذمہ داری اس پر عاید ہوگی۔ لہذا یہ چند سطور لکھ کر اس کو آگاہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ تدارک ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔
(مضمون ختم ہوتا ہے)
بقول۔
نتیجہ کاربند کا۔ کاربند ہے۔

مرقوم ۳ اکتوبر ۱۹۶۳ء

(آمدہ از ندی باغ)

قطعہ

مرے دل کو دیکھو کہ کیا ہو گیا || ہر اک دوست جہنم سے جدا ہو گیا
جو تھا ہر گھڑی باعثِ انبساط || وہ دورِ جہاں بھی فنا ہو گیا
(آمدہ از ندی باغ)



فیلمی نہ قدیم رو بروے گوشہ محل ہائی اسکول حیدر آباد
میں آپ اپنے دوست و احباب کے ساتھ تشریف لا کر چائے کا حقیقی شگفتہ اچھا پیے۔ یہاں آپ کو تازہ۔ خوش ذائقہ اور ملائم
کی چائے اور آسان اور منگولی کے خاص خاص باغات سے منگو اکریا کر لایا جاتا ہے ملحق ہے اور ان کی ہر قسم کی ہمدردی اور ہمدردی سے خیر فرمائیے

بدنام لٹریچر کا نام ہے منہ

فرمایا طبقہ صاحبزادگان علاقہ صرف خاص سے ایک شخص جس کا نام میر علی خان ہے۔ یہ متواتر پمفلٹ بازی میں مبتلا رہ کر خرافات میں غمخوارانہ داران پرائیویٹ اسٹیٹ نظام اور خانہ زادان نڈری باغ سے جو طرف تحریکات بھی اتا دیتا ہے اور ہمہ قسم کے فتنے اٹھاتا ہے اور باوجود منصبہ کرنے کے باز نہیں آتا ہے۔ پس میں غور کر رہا ہوں کہ اس کا انداز کس طرح سے کیا جا سکتا ہے قریب میں جو کچھ فیصلہ کرونگا اس کا نتیجہ نظام گزٹ یا شیراز میں شائع ہو گا۔ دوسرے طرف زمانہ گزشتہ سے تا ایں وقت بعض افراد کو قہقہے کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں اچھے بڑے موجود ہیں، جو اسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بقیہ کی طرز زندگی کس نوع کی رہی تھی۔ اس کا ریکارڈ بھی پرائیویٹ اسٹیٹ مذکور میں موجود ہے جو اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ لہذا یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ اس کے ہر جزو سے بحث کی جائے۔


خیر دیدہ آید۔ درست آید۔

مرقوم ۳ اکتوبر ۱۹۷۲ء

(آمدہ از نڈری باغ)


قطع

دیر کتنی یہ قیامت میں رہی کیسی ترتیب کتابت میں رہی
جا کے اغیار کے ہاتھوں میں گنو کیسی الجھن یہ خلافت میں رہی
(آمدہ از نڈری باغ)



• مرغی سائیں • دم کا مرغ • اوو لین کا طوطہ
• مزید اربریائی • طرح طرح کی مٹھائیاں • لکڑی کا کشت
• لذیذ پایہ ماسالیں

• چھ قسم کی آسکریم !
• فائزہ اور اصلی مشروبات کا شاندار مرکز
• یوسفیہ ہوٹل اینڈ کولڈ رنگ ہاؤس
• بس اسٹانڈ افضل گنج میدر آباد



قاعدہ مقررہ برائے خانہ زادان متمیم نذری باغ (علاقہ میسرہ و گولکنڈہ)

فرمایا آج کل ان کے قرائند ارڈر اور اسے معاملہ میں چاہے علاج بیماری کا ہو۔ یا دوسرے قرائند ارڈر کی شادی بیاہ ہو اس میں خانہ زادوں کو اپنے جو نمبروں میں طلب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے کاموں سے خانہ زادوں کی موجودہ زندگیوں پر فساد ہو رہی ہے۔ اس قسم کے فتنے اٹھ رہے ہیں اس سے ان کو بچانا ضروری ہے۔ نظر برآں آئندہ کیلئے اس سلسلے کو مسدود کر دیا گیا ہے۔ اور اگر اس کے بعد بھی کوئی ملازم یہ حرکت کرے گا تو فوراً خدمت سے ہٹا دیا جائے گا۔ یا کسی عورت کے نام (وجہ قرائت) کوئی امداد جاری ہے تو یہ بھی مسدود ہو جائیگی۔ لہذا اس مسئلہ کو ختم کر دیا گیا ہے تاکہ آئندہ کوئی غلطی کر کے نقصان نہ اٹھائے اور باخبر رہے۔

دیگر آئندہ سے ان خانہ زادوں کے قرائند ارڈر کا سرکاری مصارف سے دو خانہ میں علاج نہیں کرایا جاسکتا اور نہ بھینس و بکریاں میں ان کے مدد دی جاسکتی کہ ایسا کام کرنا اس وقت ممکن ہے کہ اس کے لئے قوی وجوہ ہوں اور نزدیک کا رشتہ ہو۔ ورنہ یہ ناکھن ہے دوسری طرف جو نمبروں کے لوگوں کا ذکر نذری باغ میں آنا نذری باغ کی توہین ہے جبکہ اول ہی سے جو طرف چہ میگوئیں ان میں کہ ایسے افراد نذری باغ میں (بجز اولاد عہدہ داران) اپنی زندگی کے مستحق نہیں تھے۔ اور یہ خیال ان کا ایک مدت تک صحیح ہے۔

فہرست آئندہ ماہ نومبر سے ان خانہ زادوں کے قرائند ارڈر ہر ماہ عیسوی کی پہلی تاریخ نذری باغ آتے تھے تو کرایہ رکت انکو نذری باغ سے دیا جاتا تھا یہ مسدود کر دیا گیا ہے۔ لہذا اس کا بار انکو خود برداشت کرنا ہو گا کہ ہر ماہ ایک روپہ کی حقیقت نہیں کیونکہ سب ملازم ہیں۔

نوٹ سب قرائند ارڈر خانہ زادان جب اپنی اولاد سے ملنے آئیں تو ان میں متعین دیوڑھی کے مقام پر ہلا کریں۔ یعنی انکے محلوں میں جا کر یا انکے مقامات پر نہیں مل سکتے ورنہ انکی آمد و رفت نذری باغ میں مسدود ہوگی۔ اس کا انکو خیال رہے۔

مرقوم ۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء

(مفقول از نظام لڑٹ)

قطعہ

گلوں کا رنگ ہے یہ نالہ و فغاں کیلئے | ادھر بھی ظلم و ستم ہے یہ آسمان کیلئے
علی سے واسطے بھی اپنی جان دینے کا | ہمارے واسطے تھا آج امتحان کیلئے
(آمدہ از نذری باغ)

ضمیمہ مضمون شائع شدہ در نظام گزٹ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء (بابتہ مصارف تعلیم اولاد خانہ زادان مقیم نذری بارغ)

فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ سر دوست ان بچوں کی فیس مدرسہ وغیرہ کی مقدار ماہانہ پانچ یا دس روپے زائد نہیں ہے۔ جس کو اب تک والدین بطور خود ادا کرتے تھے (اپنے اذوقوں سے)۔ لہذا بعض رعایتی ماہ (عقلہ) حد تک باپوں کی مجتمعہ رقم سے ادا کرنے کا میں نے انتظام کیا ہے تو وسط دسمبر ۱۹۶۰ء سے اکتوبر ۱۹۶۱ء سے (تہم) یس۔ین۔ریڈی)۔ اس شرط کے ساتھ کہ اس سے زائد مصارف اس بارہ میں منجانب ٹرسٹ ادا نہیں ہو سکتے اس کا ان کو خیال رہے لہذا اگر معمولوں کے باپ (بہ شیوں مایان) خود برداشت کرنا چاہتے ہیں تو ان کا اخلاص ہے کر سکتے ہیں ورنہ جو کچھ مناسب سمجھیں کریں۔

دیگر معاملہ نگرانکار معمولان تو اس کا انتظام والدین کو کر لینا ہو گا۔ البتہ اولاد عزیز علی و بھائی گرام و اولاد برادر ایمان علی خانہ زادوں کے نگرانکار کو کسٹھن مقرر ہوں گے ایک دن آڑ کے حساب سے جو یہ کام انجام دیں گے کہ ان تین معمولوں کا معاملہ احکامات کو عینت رکھتے ہیں۔

الحیصل اس مسئلہ کو میں نے چند سطروں میں لکھ کر دیا ہے تاکہ سب واقف ہو جائیں۔ اور کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔ دوسری طرف ان کو سمجھنا چاہیے کہ یہ رٹھی و تاملہ ہے اس لئے حزم و احتیاط سے کام ہونا چاہیے تاکہ زمانہ آئندہ میں لینے میرے جانشین کے وقت (خانہ زادوں کو کسی قسم کے مہائب اپنی زندگی میں برداشت کرنے کی نوبت نہ آئے کہ اس انقلابی دور کے نقطہ پر یہ کی وقعت بہت بڑھ گئی ہے جو سرکار کا سون میں پیش پانی نہایا نہیں جاسکتا الا یہ حالت مجبوری۔ بشرطیکہ یہ مفید ثابت ہو۔

موقوف در نظام گزٹ (موقوف در نظام گزٹ) مرقوم ۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء

نزد سر کیفے انڈیانا پرائیرس اسٹور

متصل دروازہ دیرپورہ جیکر آباد

یہ وہ ایرانی طرز کی صاف و پاک ہوٹل ہے جسے افتتاح کا آملو انتظار تھا۔

یہاں آسام اور دارجلنگ کے باغات کی درآمد کردہ چائے انجمن کی جگہ ہے۔

مہ خوش ذائقہ چائے و نمکین و شیرین لوانات اور مہا شروبا پیسے آہ اپنے دوست احباب کے ساتھ تشریف لائیے اور چائے کا حقیقی لطف اٹھائیے!



ضمیمہ نمونہ شائع شدہ در شیراز مورخہ ۱۹۶۰ء (متعلق فوزیہ بیگم)

فرمایا تجھے خود اس عورت کے مکمل صاحب کے زبانی معلوم ہوا کہ سر فراز حسین جو بوشیار جنگل میں
کایا ہے مئی ۱۹ سالہ۔ اس نے بیچ میں فتنہ انگیزی کر کے اس عورت کو بھگا کر سعادت چاہ کے ہاں لکڑی
اور جیسا اس نے اپنے مروضہ میں جو کچھ لکھی تھی (داخل شدہ در نذری بارغ بابتہ امداد وغیرہ) اس کے خلاف
میں لکھا گیا ہے کہ داخل کوئی شکایت صاحبزادہ مذکور سے عورت کو نہیں ہے اور نہ اس کا نکاح ہوا
تھا اور نہ بچہ ان کا ہے بلکہ یوں گوں سے بھگانے سے اس نے ایسا لکھی تھی اور یہ اس کا تحریری دستخط بیان
وکیل صاحب کے ہاں موجود ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ بیہودہ چٹوکر جس کا کردار اچھا نہیں ہے اس کی
اس حرکت نازیبا کی یاد اس میں دیارٹی ٹرسٹ سے اس کے نام (خلفہ) جو جاری ہے (جو سکھ مسدود کر دیے
کے لئے تیار) پور واپس سے کہہ دیا ہے جو کہ ٹرسٹ کے سرکاری ہیں۔

دیکھو اسی معاملہ مذکورہ کے سلسلہ میں ماہانہ (لنگھہ) روپیہ گزارہ اس عورت کے نام جاری کرنے
سے متعلق خود سعادت چاہ کی دستخطی تحریر جو میرے ہاں آئی تھی وہ دفتر پیشی میں موجود ہے۔ میرے
خیال میں یہ سہمی نہیں تھا کہ اس گرائی کے زمانہ میں ماہانہ سے کم نہ ہو کہ عورت کو رہنے کے لئے کچھ
نہیں ہے اور وہ جان بچانی سے اشخاص کے گھر میں چند روز باری باری سے قیام کرتی ہے اور اس کی
حالت سقیم ہے چنانچہ میں نے اسکو نذری بارغ طلب کر کے دیکھا تھا تو مجھ کو میرے پاؤں پر ڈال کر خود بھی
گرہی تھی اور روبرو کر دینا قطعہ بیان کی ہی جاتے وقت اس کو میں نے غلہ روپیہ دیا۔

پھر حال میں خود فی اشخاص میں آکر امیں میں عجیب گئیاں ڈالے ہیں مگر اس کا اثر اصل معاملہ پر نہیں پڑ سکتا کہ
قانونی فیصلہ اختیار کر گیا ہے۔ اس لئے کہ بجانب عورت مذکورہ آفتاب حسین صاحب ایڈووکیٹ کی نوٹس سعادت
کے نام جاری ہو چکی ہے۔ اس لئے ان کے جواب کا انتظار ہے جس کے بعد مقدمہ کے ہر پہلو پر نظر ڈال کر تعین
ہو گا کہ مزید کیا کارروائی ہوگی۔ سرورست معاملہ کی نوعیت یہ ہے۔
نوٹ۔ اس لیے کہ نے آج تیار پور والا کی طلبی پر نذری بارغ آنکر جو تحریری بیان اپنے قلم سے لکھ دیا

ہے وہ یہ ہے۔ یعنی
سعادت چاہ نے دو تین بار اسکو اپنے مقام پر بلا کر ایسے مکان کافی میں اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ اس قسم
کی تحریر عورت مذکورہ لکھ کر اپنے دستخط سے ان کو دے اور اس میں وہ مدد دے لیے چوکر۔ چنانچہ
اس چوکر نے خود اسٹامپ کا کاغذ بازار سے خرید کر کے لایا اور مسودہ تحریر کیا کہ مضمون کیا ہوتا تھا اور
سعادت چاہ نے خود اس تحریر کو کیٹ کر لیا۔ جس کو اس بد روپیہ چوکر نے اپنے قلم سے لکھ کر عورت
کو چھوڑ کر اس پر دستخط کرے وغیرہ اور وہ چوکر جو کہ مدیٹ

پھر حال اگر یہ معاملہ واقعی پور برٹ نہ پائے یعنی سعادت چاہ اپنے ٹرسٹ کی جمعہ آئینی سے وہی مقدار
برائے پروٹیشن بھروانی زدیں خصوصاً اس گرائی کے زمانہ میں جو عمران کے بالعمال سعادت میں دعوے دائر ہوگا
اور جو کچھ فیصلہ عدالت کرے گی اس کے مطابق دفتر ٹرسٹ عمل کرے گا۔

مقام ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام منوٹ)

دھوکا دہی سعادۂ جاہ کی بہ فوزیہ بیگم دختر ہوش یا جنگ دم

(بہ سلسلہ مضمون شائع شدہ امرؤزہ در نظام گزٹ)

فرمایا میری دریافت و تحقیقات میں جو نتیجہ برآمد ہوا وہ یہ تھا۔ یعنی زمانہ گزشتہ میں ہوش یا جنگ دم کے گھر میں ایک ملازم ناما تھی جس کے ساتھ مرقوم کے تعلقات ناجائز پیدا ہو گئے تھے۔ اور جب معلوم ہوا کہ وہ حمل سے ہے تو انہوں نے اس کو ملازمت سے نکال دیا۔ چنانچہ انہیں کے بطن سے متعاقب فوزیہ بیگم پیدا ہوئی۔ اور اس کی پرورش دوسروں کی امداد پر ہوئی۔ یہ ایک جان پہچان کے شخص کے گھر میں تھی جہاں سعادۂ جاہ کی آمد و رفت تھی۔ لہذا اس پر انکی نظر پڑی اور ان کے تعریف میں یہ آئی۔ بہ این طرکہ انہوں نے اس کو باور کرا پا کہ اس کا نکاح خانگی میں ہوا ہے جس کو وہ ظاہر کرنا نہیں چاہتے ہیں (یعنی وجہ سے) مگر دراصل نہ نکاح ہوا اور نہ متعہ ہوا۔ مگر جب معلوم ہوا کہ اس کو حمل ہے تو وہ اس کی پرورش کرتے رہے۔ اور آخر جب وہ جنم لیا تو چار صد کے مصارف سے شایاں مالی کے وہ اہل خانہ میں اس کی زچگی کراے۔ اور وہ وہاں رہے تک پوشیدہ طور پر شب میں وہاں آتے جاتے رہے (ان سب امور کا کافی ثبوت عورت کے قبضہ میں ہے) یہاں تک کہ جب بچہ پیدا ہوا اور جب میں تو اس نسبت سے معراج علی خان اس کا نام رکھا۔ اور عورت جس گھر میں رہتی تھی وہاں ماں و بچہ کی گلیبشی چمکتی ہوئی۔ اور خود بچہ کو گود میں لیکر عورت کے بازو پر بیکسر سند پر بچوں پیٹنے اور اس کے بعد ماہانہ دو سو سے تین سو تک اس کے اخراجات برداشت کرتے رہے۔ آخر اس میں فرق آتے آتے رفتہ رفتہ چند روپیہ رہ گئے اور جب اس کی شکایت عورت نے کی تو خفا ہو کر اس سے اپنا تعلق علحدہ کر لئے اور اس کو اس کے بچہ کو مولود کو اپنی اولاد ہونے سے انکار کر بیٹھے اور اس پر الزام رکھا کہ یہ عورت دوسرے مردوں سے تعلق رکھتی ہے وغیرہ۔ مگر دراصل اگر ان کا ایسا کہنا صحیح تھا تو پھر اس پر وہ عورت کے ساتھ تعلقات کیوں رکھے اسکی کیا ضرورت تھی۔ مگر غائبانہ جبکہ انکی فرض پوری ہوئی تو اس معاملہ سے خود کو علحدہ رکھنا مناسب سمجھا۔ مگر کسی قسم کی ذمہ داری ان پر عائد نہ ہو جائے عورت و بچہ کی پرورش کی۔ یا برائی سے بچنے کے لئے۔

الحاصل اصل واقعات یہ ہیں متعدد نداری باغ سے کیے گئے ہونے جسکی بنا پر منجانب فوزیہ بیگم تو سید کی صاحبان و نطفہ کا دعویٰ عدالت میں دائر ہو گا۔ اور فیصلہ عدالت پہنچیز مختصر رہے گا۔

نذری باغ میں جو کام ہو گا وہ استحقاق کی بناء پر ہو گا

فرمایا جو خانہ زادان علاقہ یسرم کے ہوں یا گو لکندہ کے۔ چاہے ٹرسٹ میں شریک ہوں یا نہ ہوں اگر ان کو یہ منظور نہیں ہے کہ ان کی مُناہل زندگی اس قاعدہ کے تحت ہو۔ اُن کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو یہاں سے اپنے گھر چلے جائیں۔ (سوقت انکی سابقہ ماہوار) (بہ حیثیت جوانان) جو کچھ مقرر تھی وہی ان کی پرورش کیلئے جاری ہو جائے گی کم وبیشی کے ساتھ اور زمرہ خانہ زادوں سے ان کو خارج کر کے اگر ٹرسٹ میں ان کا نام ہے تو وہ حذف کر دیا جائیگا کہ ٹرسٹ میں بعض شروط یا قیود ایسے ہیں جنکی پابندی ہونی ضروری ہے۔ ورنہ وہی نتیجہ ہو گا جو اوپر بیان ہوا ہے۔ کیونکہ دو سابق خانہ زادان مختار علیؒ و قادر علیؒ کا معاملہ سامنے ہے۔

دیگر وہ خانہ زادان جو اس وقت میری خدمت کر رہے ہیں۔ مُناہل زندگی حاصل کرنے میں ان کا نمبر دوسروں کے مقابل اول رہے گا بہ این وجہ کہ ان کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ چنانچہ انکے قیام کیلئے کلنگوٹی کا قلعہ (سامنے کا میدان) مختص کیا گیا ہے جہاں ان کے سوا دوسرے خانہ زاد یہاں نہیں آ سکتے۔ الحاصل ہر چیز کو صاف کر دیا گیا ہے تاکہ ہر ایک خانہ زاد اپنے حق میں جو چاہے عمل کرے۔ مگر کسی سے خاطر مقررہ قاعدہ یا ضابطہ نہیں بدل سکتا کہ سب کے حق میں مساوی اثر رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ آثار و قرائن بتاتے ہیں کہ جنکی قسمت میں نذری باغ کی اونچی زندگی ہو گی وہی امتحان میں پورے اتر کر اس کو حاصل کریں گے۔ ورنہ ہر ایک یہ حاصل نہیں کر سکتا کہ اس منزل کو طے کرنا آسان نہیں بلکہ دشوار ہے یعنی صبر آزما۔ مرقوم یہ مقصود ہے۔

نوٹ۔ فرمایا آخر میں یہ کہدینا بھی ضروری خیال کرنا ہوں کہ بقید خانہ زادوں کی پرورش کی غرض سے ٹرسٹ بنانا آسان نہیں ہے بلکہ مشکل کہ کثیر کورس کی ضرورت ہے۔ دوئم بعد عقد مُناہل زندگی کی غرض سے ان کے قیام کے لئے مکانات کی تعمیر ہو نا جس میں زیر مالی ضرورت درکار ہے کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے جس کو ایک طویل عرصہ درکار ہے۔ ہذا جن کو مکہ و ضبط سے کام کرنا منظور نہ ہو تو وہ اُوپر کی بتائی ہوئی تجویز کو اختیار کریں۔ جو ان کے حق میں سہل ہے اور مقصد بھی اُن کا بغیر رحمت نکل جاتا ہے۔ در آخر ایک نذری باغ کے مقررہ قاعدہ یا ضابطہ کی خلاف ورزی بھی نہیں ہے۔

بقول۔ جو خوش بود کہ برآید بہ یک کرشمہ دوسار۔

مرقوم ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

ترجمانِ اہل حق ہے قوم کی آواز ہے جس کی خبر ہو اور شاہِ حق آگاہ یہ میرا ہے

شہیدان

ایڈیٹر: سید ممتاز شیرازی

لاہور: لا اعلیٰ لا سیف اللہ و الفکار

خلیفہ منبرِ مصلوئی
کا ارشاد مبارک ہے کہ دین کی باندی آدمی کو معیتوں
سے بچاتی ہے اس سے عزت حاصل ہوتی ہے۔

منظم سے ہو یا حکومت سے گاندھی جی کی طرح سادگی
اختیار کرنا چاہیے۔

چند دنوں قبل سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر
لوہیا نے کانگریس کے تنظیمی بحران اور کامیابی اقلانات
پر تنقید کرتے ہوئے بعض چوزہ دینے والی باتیں کہیں۔
ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ کانگریس نے اقلیتوں میں اعتماد
بحال کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اور آج بھی مسلمانوں
کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر شت بارہ
برسوں میں کانگریس کے کئے ہوئے پاپوں میں ایک بڑا
”پ“ یہ ہے کہ اس نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک
دوسرے سے قریب لانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ آج
بھی کانگریس میں ایسے لوگ ہیں جو مسلمانوں کو شک و
شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کو کوئی اوجہ مقام
دیتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

شری راج گوبال چاری آئے دن جو کانگریس
پر تنقیدیں کیا کرتے ہیں۔ اگر غیر جانب دارانہ طور پر
ان تنقیدوں کا مطالعہ کیا جائے تو یہی عیس ہو گا کہ
راجہ جی کی تنقیدیں ایک آئینہ ہے۔ جس میں کانگریس
کے خدوخال یا چہرے کے بد نما داغ و داغ نظر آتے ہیں۔
ابھی دو تین دن پہلے ہی کی بات ہے کہ پروفیسر رانگا
صدر نشین آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی نے ایک ایسے کلمہ
میں جس میں دونوں کی قوت تھی۔ کہا کہ مسلمانوں کے
عام انتخابات میں سوشلسٹ پارٹی جنوبی ہند کی تین ریاستوں
میں برسرِ اقتدار آجائے گی۔ آج ہندوستان کی ہر

من سہیل میں تیرا فائیکیا!

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ چون چوں
جنرل اگسٹن کا زمانہ قریب آنا جا رہا ہے۔ عوام میں کانگریس
کا اثر و نفوذ اور اعتماد زایل ہوتا جا رہا ہے۔ یوں تو
عام طور پر تمام ہندوستان میں کانگریس تیزی کے ساتھ
اپنا وقت رکھ رہی ہے۔ لیکن خاص طور پر جنوبی ہند میں
کانگریس کی بنیاد بالکلیہ متزلزل ہو چکی ہے یہ ساری
خرابی فاری نہیں بلکہ اندرونی طور پر خود مفاد پرست
کانگریسوں کی پیدا کردہ ہے۔ کانگریسوں کی مفاد پرستیاں
اقتدار کی کٹھن، تنظیمی بحران، بدعنوانیاں، رشوتستانیاں
اور وعدوں اور تیقانات سے روگردانی اب کسی سے پوشیدہ
نہیں رہی۔ انتہا یہ کہ اب جاؤ سر پڑھ کر بولنے لگا۔
چتا چاہی انہی خرابیوں کو شدت کے ساتھ محسوس کرتے
ہوئے میٹرا سے کانیشور راؤ اسپیکر آندھرا پردیش اسمبلی
گاندھی جینتی کے سلسلہ میں کانگریس کو خائب کرتے
ہوئے صاف طور پر کہا کہ وہ سیاست دان کو اپنی بدعنوانیاں
ختم کر دینی چاہیے۔ تمام کانگریسوں کو چاہیے ان کا فعلن

قطع

ہوا عتاب بھی دیکھو نگاہِ تیرھی سے
یہ کہتا جاتا ہے علمِ حسابِ قائمہ سے

(تذکرہ از نداری باغ)

ہوئی کراہتِ دل بھی تو آج بٹری سے
عَد بھی دو کا بنا ہے یہ آج جوڑی سے

ہندوستانی سوشل ورکر برطانیہ

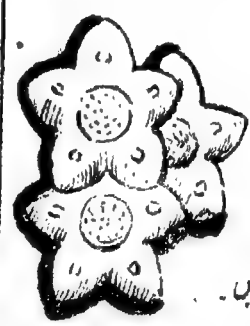
ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ سنٹرل سوشل ویلفیئر بورڈ نئی دہلی کی ریسرچ آفسر سر مولا بھارگوئے جو گذشتہ چار ماہ سے برطانیہ میں مقیم تھیں اپنا مطالعہ ختم کر لیا ہے۔ وہ برطانیہ میں عورتوں اور بچوں کے فلاحی کاموں کا جائزہ لیتی رہی ہیں۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے بتایا ہے کہ میں نے بہت سی قابل تشریف چیزیں اس ملک میں دیکھی ہیں جن کو مفید طریقہ اور کفایت شعاری سے ہندوستان میں وسیع پیمانہ پر اپنایا جاسکتا ہے۔

برطانیہ کی ٹیلی کمیونی کیشنز فرم کا مندر

ہندوستان آ رہا ہے! کمیونی کیشنز لینڈ کے مشرق بعید سے سٹیج کرنل سیڈن برما۔ سنگاپور، ملایا، انڈونیشیا، سیلون، اور ہندوستان کے دودھ میں خیال ہے کہ سو ہفت ۲ اراکٹو بروکسٹی اور ۱۸ اراکٹو بروکسٹی دہلی پہنچیں گے۔ ان کے اس دورہ کا مقصد اپنی فرم کی مصنوعات کی فروخت کو فروغ دینا ہے۔

”بچوں کی صحت“ کا رونیئر نیماں اپنی قسم کا پہلا عہدہ برطانیہ کی فوجی نائٹ آف میٹریکریٹ کے ہائلم سالہ ڈائریکٹر ڈاکٹر پی۔ پولانی کو لندن کے گائز ہسپتال میں صحت اطفال“ کا رونیئر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ عہدہ دنیا میں اپنی قسم کا پہلا عہدہ ہے۔

ریاست میں کانگریس ذوال پذیر ہے وہ عوام کے فلاح و بہبود کے کام انجام دینے سے قاصر رہی، اسی لئے عوام کانگریس سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ کانگریسی حکومت نے شخصی آزادیوں کو سلب کر دیا۔ مذکورہ بالا تنقیدوں پر اگر کال غیر جانبداری اور اقتساب نفس کے ساتھ نظر ڈالی جائے تو ہر انداز پسند شخص یہی کہنے پر مجبور ہوگا کہ یہ تنقیدیں ایک آئینہ ہیں جس میں کانگریسوں کے جہرے کے دہیے نمایاں نظر آتے ہیں۔ اب یہ کانگریسوں کا کام ہے کہ وہ آئینہ دیکھ کر اپنے جہرے کے دہیے دھوئیں یا آئینہ ہی کو توڑنے کے لئے دوڑیں۔



خالص میدہ کے خستہ نان شیرمال۔ تنوری روٹی اور دیگر اشیاء طہارت پاکیزگی کے ساتھ تیار اور آرڈر پر پہلائی کئے جاتے ہیں۔

حیدرآباد کی یکصد سالہ دوکان نان منشی صاحب

حویلی قدیم حیدرآباد (۲)

قطع

ہوا ہے نام بھی داد و دہش سے غیب جشی کی شہرت ہے خوش سے
 یہ کہتا جاتا ہے سہا بھی منہ سے بنا ہے دودھ بھی مکہ منشی سے
 (آمدہ از قند باغ)

قصیدہ ولادت باسعاد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

انشید انسا ربکم صاحبہ بنت محمد امداد علی صاحب مرحوم قلفدار

منظر ذرات خالق یکتا	احمد مرسل سید والا	ذات نبی ہر رحمت یزدان	قبلہ عرفان کعبہ ایمان
شاہ مدینہ سرور بطحا	تو رخ خدا ہے جس کا سراپا	سار جہاں پر جس کا ہر حال	جسکے مخالف بھی ہیں ثنا خواہ
آیا جہاں میں جگ کا سمھارا		آیا جہاں میں جگ کا سمھارا	
حق کا جیب اور آقا ہمارا		حق کا جیب اور آقا ہمارا	
موسویا شاہ رسالت	بخشا ہے رب تاج شفاعت	شمس مکی ہے بدر درجی ہے	معدن فیض وجود و سخا ہے
ختم ہے حیرتی کی عنایت	فرض ہے سب پر جسکی اطاعت	مسدود خلق و مہر و وفا ہے	قلم احسان بحر عطا ہے
آیا جہاں میں جگ کا سمھارا		آیا جہاں میں جگ کا سمھارا	
حق کا جیب اور آقا ہمارا		حق کا جیب اور آقا ہمارا	
عرش بریں کا جو ہے ستارا	حق نے جسے لپٹ کر پکارا	رحمت خالق مرفی و اور	نا صیغ عالم دیں کار بہر
دین خدا کو جس نے سلوارا	جسکی طرف ہے حق کا اشارہ	جان شریعت حق کا پیہر	حامی امت شافع عشر
آیا جہاں میں جگ کا سمھارا		آیا جہاں میں جگ کا سمھارا	
حق کا جیب اور آقا ہمارا		حق کا جیب اور آقا ہمارا	
سرور ذیشان سید عالم	خسرو دیں شاہ مکرم	اب تو ایشمہ ہے پیہرینہ	اپنا ہو مسکن شہر مدینہ
تو مجسم خلق معظم	شان صفات خالق اکرم	نیک ہے ساعت نیک مہینہ	پار لگے کا دل کا سفینہ
آیا جہاں میں جگ کا سمھارا		آیا جہاں میں جگ کا سمھارا	
حق کا جیب اور آقا ہمارا		حق کا جیب اور آقا ہمارا	

(شیراز اہل حق کا ترجمان اور صاحبان ذوق کا اخبار ہے)

وجہ اللہ

از ذاکر آل لیلین جناب مولوی سید محمد حسین صاحب ٹیکنک منصفہ ارمین فاطمہ و سرور و مودت

سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا فنا کے بعد کیا باقی
علیؑ کی ایک ہی تصدیق نے کیا شان دکھائی
ولایتِ نفس پیغمبرؐ کی وہ ہے جسکی خاطر سے
علیؑ کا نام باقی ہے کہوں گر۔ ننگِ غفلت ہو
سلاطینِ جہاں کیا جب نہیں تختِ سلیمان ہی
سمجھ لے یوں تو اسے حاسد بتا جائے جنت کو
فنا کی حد یہ۔ ہو گا موت کو ہی حکم مٹ جا
امامِ ناریؑ باقی ہے سیکر۔ نعرہ دوزخ میں
خدا کو دیکھنا ہے گر علیؑ کو دیکھو نے دل سے

علیؑ کو دیکھ کر سمجھا کہ ہے وجہ خدا باقی
رہے گا تا ابد دینِ محمد مصطفیٰ باقی
کتابیں سب ہوئیں منسوخ قرآن ہی باقی
رہیگا تا ابد واللہ جب کبریا باقی
مگر باقی علیؑ ہے تخت و تاجِ امت باقی
نبیؑ باقی علیؑ باقی ہے ذاتِ فاطمہ باقی
مگر امر الہی خلق میں رہ جائے گا باقی
مگر عرشِ بریں پر نور حق مولا مرا باقی
حدیث مصطفیٰ باقی ہو یہ خالی لقا باقی

ننگیں عارف کو کیا غم اس جہاں کی بادشاہی کا
رہے گا جب فوادِ قلب پر تاجِ ولا باقی



زمر حیفہ

خوبصورت شہر حیدرآباد کا خوبصورت ترین کیفے
متصل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن حیدرآباد
مذہب بخش مقام۔ تازہ دہن چائے۔ مفرح قلب مشروبات

اوپر اوپن اسٹور کا شاندار مرکز — زمانہ اور فیملی کیلئے خصوصی انتظام

تیسرا منصوبہ اور قومی اتحاد از۔ جواہر لال نہرو

وزیر عظم کی تقریر کا اقتباس جو ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء کو نئی دہلی میں قومی ترقیاتی کونسل کے اجلاس میں کی گئی۔

مسلحہ محکمہ اعلیٰ طاقتور حکومت آئندہ ہندوستان ہم ایک ایسے وقت میں ہے جس میں جب کہ دنیا اور ہندوستان میں بھی اقتصادی واقعات کھیل رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہمارے ذہن تیسرے پانچواں منصوبہ پر مرکوز ہیں اس لئے کہ یہی تعلیم ترین چیز ہے جو ہمارے سامنے ہے اور اس لئے بھی کہ یہ ہمارے دوسرے مسئلوں سے نکلنے میں ہماری مدد کرے گی۔ لیکن دوسرے مسئلے ہماری توجہ کو کھینچ رہے ہیں۔ جن پر ہماری قومی طرف پوری ہے یہاں تک کہ ہمارے ذہن اور وسیلے بھی اس میں کام آئے ہیں۔ ہمارے سال ہیں جن مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، مثلاً سیلاب، خشکسالی، اور آسمان کے فسادات، ان انسانی مصائب کے علاوہ جو ان کی وجہ سے پیش آئے ہمارے صحیح کامیابی بھی ہوئے۔ آسمان کے فسادات کی وجہ سے حکومت آسمان، حکومت جنگل اور حکومت ہند کو زیادہ حرج برداشت کرنا پڑا لیکن اس سے بھی تشویش ناک وفاق فریق انگریز رجحانات ہیں، جو کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اپنی حد تک میں ہر ذی زربتادہ یا داخلی ذریعوں اور وسیلوں کے مسئلہ میں فکر مند نہیں ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم حقیقت میں متحد اور ان تمام مشکلوں کے مقابلے کیلئے تیار رہیں تو ہم انہیں حل کر سکتے ہیں۔ جو چیز مجھے فکر مند بنادیتی ہے وہ ملک کے اندر پائے جانے والے یہ رجحانات ہیں اور یہ کہ اس طرح ہماری توجہ بڑے مسئلوں سے ہٹ کر اندرونی جھگڑوں اور کشیدگی کی طرف مڑ جاتی ہے۔ میں اس سے بخوبی واقف ہوں کہ دیکھ کر طرف بھلائی، تعمیر اور اتحاد کیلئے یہ زور اثرات کام کر رہے ہیں۔ اس کی بدولت ہم نے اپنا کام جاری رکھا اور جاری رکھیں گے۔ اس کے باوجود یہ محسوس کر لیا جانا چاہیے ہمارے ملک میں چاہیے لیکن اپنے راستے سے ہٹ کر چلا آنا ہے۔ ہم نے اپنا چھوٹے معاملات میں مشتعل ہو جاتے ہیں اور بڑے مسئلوں کو بھول جاتے ہیں۔ کسی فرد یا قوم کی آزمائش ہمیشہ اس بات پر مشتمل ہے کہ وہ کس چیز کو اولیت دے گی اس کی اہمیت دیتے ہیں۔ اس چیز کو دوسرے دے دیں تو کس چیز کو تیسرے دے دیں گا۔

سارا امتیاز ہی پر منحصر ہے کہ آیا آپ اولیت دینے کی اہمیت رکھتے دلی چیز کو پہلے مقام پر رکھتے ہیں یا دوسرے تیسرے مقام پر۔ ہم سب اتحاد یا دوسرے اعلیٰ صفات کے متعلق قدس آمیز رہیں گے۔ میں لیکن اپنا اعلیٰ ہمیشہ ان کے مطابق نہیں رکھتے۔ یہ چیز ہر اس قدرتی کیفیت سے جس میں ہم مبتلا ہوئے ہوں زیادہ اندوہناک ہے۔ اصل لئے میں سمجھتا ہوں کہ تیسرے منصوبے سے عہدہ برآ ہونے میں اس سے پہلی چیز جو ہمیں یاد رکھنی چاہیے یہ بنیادی ضرورت ہے کہ ہم نہ صرف متحد رہیں اور دوسری چیزوں کو اس کا موقع نہ دیں کہ وہ ہمیں اپنے راستے سے ہٹائیں یا منتشر کر سکیں بلکہ سامنے ملے ہوئے محو محو حیثیت سے غور کریں۔ ہم ان سے جو مختلف ریاستوں سے آئے ہوئے ہیں، ہر فرد قدرتنا اپنی ہی ریاست کی بھلائی اور ترقی کا اصل طور پر مددگار ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے لیکن جس وقت ہم اس پر اس کیفیت سے غور کریں کہ یہ ہندوستان کے وسیع ترین مسئلوں سے غورہ کوئی چیز ہے، تب ہم نہ تو ہندوستان کے ساتھ انصاف کریں گے اور نہ اپنا راستہ کے ساتھ۔

خط
میں نے اپنے اطراف کی دنیا پر نظر ڈالیں تو مجھے ایک ایسی صورت حال نظر آئی ہے کہ جو مجھے حیرتوں سے بڑھ رہی ہے۔ پچھلے چاروں سالوں میں بین الاقوامی صورت حال میں تدریجی طور پر اتاری جی پیدا ہوئی گئی ہے اور اسے دیکھنے کیلئے کچھ بھی نہیں کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی صورت آج اتنی اتیر رہی ہے کہ پچھلے کئی برسوں میں ایسی نہیں رہی۔ یہاں یہ معاملہ نہیں ہے جس میں ہم محض غاشپی ہیں۔ اگر بین الاقوامی سطح پر معاملات کو سلجھانے میں ناکامی ہو جائے اور محروم اور جنگوں کی تہمت آجائے تو ظاہر ہے کہ ہماری ساری منصوبہ بندی پارہ پارہ ہو جائے گی۔ میں اس پر فورا اور بالکل مختلف حالات میں غور کرنا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ کو طریقے پر قائم رکھا جائے۔ اگر یہ نازک سے امن میں جو اس وقت ہمیں سیر ہے، کسی سبب سے ختم ہو جائے تو اس کے نتائج اور عواقب سب کیلئے ہونا تک ہوں گے۔ جن میں ہمارا ملک بھی شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم اپنی معاملات میں بہت زیادہ کام انجام نہیں دے سکتے۔ اس کے باوجود اس کیلئے ہماری غلط فہمیوں اور پیچیدگی کم و بیش دس برسوں میں ہمارے دیکھا دکا بدولت عالمی معاملات میں ہماری آواز کچھ وزن اور اہمیت رکھتی ہے۔ یہ کسی قومی یا ملی طاقت کی بنا پر نہیں ہے۔ میں اس میں

کوئی میٹھا نہیں کرنا چاہتا لیکن اس سے کچھ فرق پیدا ہو جاتا ہے اور ہم پر یہ دوسرا دہری غلبہ ہوتا ہے کہ خیال ہم مدد سے نکلے ہوں وہاں غور و مدد کوں۔ اگر آپ عالمی صورت حال اور ان خطروں کو جن کا ہمیں سامنا کرنا پڑے گا، اپنے ذہن میں رکھیں تو آپ غائب منصوبے، اپنی ریاستوں کے مسئلوں اور مزاحمتوں کو ایک طرح کے صحیح پیش منظر میں دیکھیں گے۔ ہم انقلاب سے ایک متمم انسان دور سے گذر رہے ہیں جو تاریخ کے انقلابی دوروں میں عظیم ترین دور ہے۔ مثال کے طور پر آپ اس کا اندازہ ان واقعات سے لگا سکتے ہیں جو آئندہ میں پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ سارا عظیم انقلابی تبدیلیوں کا دوچار رہے اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ کونسی لہری مدت کا تو کہا کر رہے۔ آئندہ سلفہ ہی میں کیا ہونے والا ہے۔

منصوبہ کے متعلق افسوس ہونے سے پہلے میں نے آپ کے آگے ان سب باتوں کا حوالہ دینے کی ضرورت سمجھی کہ ہے۔ تیسرا منصوبہ منصوبہ بندی یا ہمارے کام کو دکھانے کی کوششوں سے متعلق محض ایک ذہنی مشق نہیں ہے۔ ان حالات میں، جہاں سے ہم اپنے ملک میں دوچار ہیں اور موجودہ عالمی صورت حال میں ہمارے لئے امریکہ سے کوئی متبادل صورت نہیں ہے کہ ہم اپنے ملک میں وہاں غور و مدد کوں اس چیز کو جس سے ہمارا ملک فائدہ حاصل کر سکتا ہے، مستحکم اور طاقتور بنانے کی انتہائی کوشش کریں۔ آپ یہ منصوبے کی خاکوں، اس میں شامل کی ہوئی چیزوں، اس کے طریقہ کار اور اس کے اغراض اور نصب العینوں سے آگاہی حاصل طور پر واقف ہیں۔ ہر وقت فوٹو آپ کے مشورے حاصل کرتے رہے ہیں اور خاکے کے سوسے ہیں کوئی چیز ایسی نہیں ہوگی جو آپ اپنے بہت زیادہ نئی ہو۔ ہر بھی مسئلہ چیزوں کو ایک جگہ جمع کرنے کے بعد مکمل تقابلی سلفہ آسکتی ہے۔ یہ یاد رکھئے کہ یہ ہمارے خاکے کا ایک سواری ہے۔ یہ منصوبے کی آخری اور قطعی شکل نہیں ہے، یہ کچھ ٹھہری فکر، سوچ بچار اور رہنمائی کے مسائل اور دوسرے بہت سے لوگوں سے صلاح و مشورہ کا نتیجہ ہے۔ ہر بھی ایک خاکہ ہے جس پر آپ کو اور ملک کو غور کرنا ہے۔ جو ہر چار یا پانچ مہینوں کے بعد قطعی شکل دینے کی کوشش کی جائے۔ وہ قطعی شکل بھی کوئی جاپانا قابل ترمیم نہیں ہوگی۔

ہمیں اپنے منصوبے کو چمک داد دینا پڑیگا۔ ہمیں اپنے آپ کو بدلنے ہوئے حالات سے مطابقت پیدا کر کے قابل بنالینا چاہئے۔ پھر بھی بعض باتیں مثلاً یہ کہ ہمیں کتنا سلفہ اور کون سے نصب العین ہمارے پیش نظر ہیں، قطعی طور پر طے کر لی جانی چاہئیں۔ اسی طرح اس طریقہ کار کے متعلق بھی جو ہمیں اختیار کرنا پڑے گا، ہمیں بعض تفصیلات طے کرنی ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی ہمیشہ حالات کے تغیرات کے متعلق تبدیلی ہو سکتی گی۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہیں۔ اگر اس پر آپ ہمارے دوسرے اور پہلے منصوبے کے تعلق سے نظر ڈالیں تو آپ دیکھیں گے کہ یہ اصل میں اس چیز کا سلسلہ ہے جو ان منصوبوں میں پیش کی گئی تھی۔ صرف ان کی رفتار تیز تر اور بنیاد وسیع تر ہوگی۔ ایسا ہونا ہی چاہیے۔ لیکن ہمارے لئے یہ بہتر ہوگا کہ ہم اپنے نصب العینوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور ان تفصیلات کے دستوروں میں گم نہ ہو جائیں جو ایک منصوبے میں شامل ہوتے ہیں۔ عوام میں ایک یا دو سال پہلے ہی کے واقعات کو بحال جانے کا رجحان موجود ہوتا ہے۔ عوام کو ہمارے نصب العین بار بار یاد دلانے چاہئیں۔ اگر ہم سو ختم جاتے ہوں تو ہمیں آج کل، برسوں اور ہر صبح و شام دہرانے رہنا چاہئے۔ اس میں کوئی غلطی نہیں ہوتی چاہئے اور اس معاملہ میں باتیں بنائی جانی چاہئیں۔ اگر ہم اپنے نہیں جانتے ہوں تو ہمیں اس کو بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ کسی تنظیم یا کسی ملک کیلئے یہ رہی بات ہے کہ خود اس کو اس بات کا یقین نہ ہے کہ وہ کیا کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ملک کے ذہن میں ہی یقین کی کمی ہو تو یہ دوسروں تک بھی پہنچ جاتی ہے اور انتشار پیدا کرتی ہے اور خاص طور پر ایسے وقت جب کہ بہت سے لوگ جو جائے ہم خیال ہوں عوام کے ذہنوں میں ایسا انتشار پیدا کرنا چاہئے ہوں۔ اس لئے ہمیں ایسی چیزوں کے متعلق واضح خیالات رکھنے چاہئیں اور ان چیزوں پر جو ہمارا مطمحہ نظر ہوں اور یہ اس راستے پر جو ہم اختیار کرنا چاہتے ہوں کو رد دینا چاہئے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کو منصوبہ بندی کے سارے نظریے پر ہی اعتراض ہے اگرچہ کہ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ حقیقت میں اس نظریے کو ساری دنیا میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ منصوبہ بندی مسکوں کے حل کیلئے ذہانت کا منظم استعمال ہے۔

میں قومی ترقیاتی کونسل میں تبادلہ خیال کرنا زیادہ مفید نہیں ہے کہ چونکہ ان پر عملدہ طور پر کمیشن منصوبہ بندی سے تبادلہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ یہاں زیادتیوں کی مشکلات کی طویل سیستان پر غور کرنے کی بجائے اہم امور پر غور کرنا ہے یہ واضح ہے کہ ہمیں ضروری فکر و ذرا لے وسائل اور بیرونی مبادلہ کے وسائل فراہم کرنے ہیں۔ جہاں بیرونی زر مبادلہ کا تعلق ہے وہ کسی حد تک ہماری برآمدات اور برآمدات کے ذریعہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ میں اس وقت فرجنوں کے بارے میں زیادہ نہیں کہوں گا۔ اس سمیت مختلف کوششیں کی گئی ہیں اور ہمیں کچھ فرقے ملنے لگے ہیں۔ یہ جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے ہم بہت زیادہ کوشش کر رہے ہیں جس کے کچھ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ برآمدات کا ایک اور پہلو ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر غور کریں۔ ہمارے پاس دو قسم کی برآمدی چیزیں ہیں۔ پہلے تو ہماری روایاتی برآمدات ہیں۔ جو ہندو اشیاء تک محدود ہیں۔ دوسرے ہم وہ چیزیں برآمد کرتے ہیں جو ہمارے پاس فاضل ہیں۔ برآمدات کے اس طرح سے نظر رکھنا ایک دولت مند معاشرہ کیلئے مشکل ہے لیکن ایک ایسے معاشرہ کیلئے جو ترقی اور پیش قدمی کی جدوجہد کرتا ہو، مشکل نہیں ہے۔ اگر ہم برآمدات کے ذریعے روپیہ کمانا چاہتے ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم ان اشیاء کے بغیر کام چلائیں اور انہیں برآمد کریں تاکہ بیرونی زر مبادلہ حاصل ہو سکے۔ لیکن ہمارا نقطہ نظر نہیں رہا اور اسی لئے میں اس پر زور دے رہا ہوں۔ ہمیں اس نقطہ نظر کو ترقی دینی چاہئے جس کا دوسرے ملکوں۔ کیمبوڈیا یا غیر کمبوڈیا ملک۔ نے بیرونی زر مبادلہ کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے کیا ہے۔ اگر ہم برآمدات کو ترقی دیں گے تو خود بخود اپنی درآمد کا جذبہ پیدا ہوگا۔ ہمیشہ اور وقت ہی دوسرے کام سے بہت زیادہ تکیہ نہ کرنا چاہئے۔ ان کی نمائندگی کا مشورہ ہونا چاہئے۔ لانے ہماری امداد کے ساتھ ہی میں بیرونی امداد پر اس قدر تکیہ کر رہے ہیں کہ زیادہ پسندیدگی کی نظروں سے نہیں دیکھتا۔ ہمیں اپنی امداد لینے سے لکین پسندیدہ یا اور رکھنا چاہیے۔ ہمیں ہر قدر ضروری مقدار میں بیرونی امداد لینے سے گریز کرنا چاہیے۔ مستقبل کیلئے جہیز ہوگی۔ وہاں ہرگز

یہ ہے کہ ہم اپنی خود کی کوششوں سے ترقی کریں۔ جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ ہم خود کو ان چیزوں سے محروم نہیں جنہیں ہم حاصل کرتے ہیں یا ہمیں جن کی ضرورت ہے اور ان کیلئے بیرونی مارکیٹ تلاش کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض صورتوں میں ہندوستان میں روپے پیسے کی قلت ہے۔ اگر ہم تجارتی کاروبار یا ملینی کے آغاز پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اکثر صورتوں میں مطلوبہ رقم سے دس گنا یا بیس گنا رقم وصول ہو جاتی ہے جس طریقے سے روپیہ پیسہ ملک میں ابل رہا ہے وہ غیر معمولی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تمام افراد کے پاس روپیہ ایسی وافر مقدار میں ہے۔ ورنہ ہندوستان ایک دولت مند ملک ہوتا۔۔۔ لیکن بعض ایسے طبقوں کے افراد کی حد تک یہ بالکل درست ہے۔ اس لئے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے ملک میں کس قدر روپیہ پیسہ ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان افراد کی یہ پہنچ کچھ کتنی مضحکہ انگیز ہے کہ اس ملک میں محال انداز کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ اگر ضرورت سے زیادہ محال انداز کی کامیابی تو بھٹے زیادہ محال ہوں گے اتنا ہی اچھا ہے۔ آج ہندوستان میں بعض طبقوں کی جانب سے دولت کی حتمی نود و خمائش بھاری ہے اتنی کبھی نہیں ہوتی تھی۔ کبھی اتنی وافر مقدار میں روپیہ پیسہ نہیں تھا کبھی دکانیں اس قدر سامان سے اکی نہ رہتی تھیں اور کبھی شہروں میں اس قدر خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ اس میں شک نہیں کہ اس کا اطلاق پوری آبادی پر نہیں ہوتا اور اس کے لئے بظاہر اعداد و شمار بھی ضروری نہیں ہیں۔ ہماری آنکھیں اس کی شاہد ہیں کہ ہماری چھوٹی صنعتوں میں کیسی گرم بازاری ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ ان میں گرم بازاری کا دور دورہ ہے اور وہ اشیاء تیار کر رہی ہیں۔ ابھی ایک روز کا وقت ہے ہم نے صرف یہ دیکھ لیا کہ ملک میں من اقسام کی کھانے پینے کی چیزیں تیار ہو رہی ہیں۔ دہلی کی ایک دوکان سے چند جنریں منگوئیں۔ میں دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ ایک ہندی بھر چیریں آگئیں۔ صرف دہلی کی ایک دوکان سے ڈیڑھ من ہندو اشیاء ایک ہندی بھر آگئیں۔ آج ہندوستان میں خاص طور پر دہلی، ممبئی، کلکتہ، بنگلور، پنجاب کے افسانہ اور کئی دوسرے مقامات پر سینکڑوں ہزاروں بوتلیں اور گلاس

راہ میں جانے سے پہلے روحانی پیشوا حضرت آیت اللہ
آقای حسین بروجردی مدظلہم کی خاص المنی ص قو
اور سرپرستی کی رہن منت ہیں
یاد ہو گا کہ آیت اللہ العظمیٰ کی وجہ سے کچھ عرصہ
قبل ممبرگ دہریہ میں ایک عالیشان مسجد مسجد
کے نام سے تعمیر ہوئی ہے۔ لندن میں بھی اسی قبیل کی ایک
مسجد کی تعمیر آیت اللہ العظمیٰ کے زیرِ فورہ ہے۔

ہندوستان میں جو ایسا تیار ہو رہی ہیں ان کی اقسام اور مقدار
حیرت انگیز ہے اور ان میں دن بدن اضافہ ہی ہو رہا ہے۔
یہ اچھی صحت کی علامت ہے میں یہ سب کچھ آپ سے اس لئے
کچھ رہا ہوں کہ سیلابوں، مصائب اور اس قسم کا دیگر
آفات کے باوجود مانی طور پر ہندوستان کی حالت خراب
نہیں ہے۔ اس کی صحت اچھی ہے اور ہمیں اس اچھی صحت
سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اس سے ایسے ہی کام لینا
چاہئے جیسا کہ ایک صحت مند شخص کرتا ہے۔ ہمیں دوسروں
پر بہت زیادہ تکیہ نہیں کرنا چاہئے۔

ممبرگ دہریہ میں اسلامی جنت

ممبرگ میں ایک اسلامی جنت
کے نام سے قائم ہے اس کے
اور کرتا دعوت مولوی محمد عمر صاحب ہیں۔ ان کا ایک
مذہب ”سیحی“ تھا۔ انہوں نے سنی مسلمان
حقیقت سے اسلام قبول کیا اب یہ اثنا عشر
مسلمان ہیں۔ بغداد شریف کے آیت اللہ حضرت
آقای حبیب الدین شہرستانی مدظلہ کے ممبر مقرر
ہو چکے ہیں۔ آیت اللہ آپ پر کمال
انتہاء رکھتے ہیں آپ کے تبلیغی خدمات شیعہ دنیا
میں قدر سے دیکھے جاتے ہیں۔

اسلام کی تبلیغ کیلئے اٹالیہ کو روانگی

ہمارے ایک ایرانی کرم فرما اور دینی بھائی آقای
ابراہیم نیکان ایران سے اطلاع دیتے ہیں کہ شیخان جدید
کو یہ سن کر بڑی مسرت ہو گئے کہ اٹالیہ کے پاپائے اعظم
نے ایران کے اسلامی مبلغین کو اٹالیہ میں اسلام کی تبلیغ
کی دعوت اور اجازت دی ہے۔ ایرانی علماء کی ایک جماعت
اٹالیہ روانہ ہوئے اور وہ سے آج کل اٹالی زبان سکھنے
میں مشغول ہیں۔ نیز کچھ علماء ایران جا بانی زبان بھی
سیکھ رہے ہیں تاکہ جا بانی جا کر اسلام کی تبلیغ کریں۔
یہ تمام جیسٹہ اور شیعہ اقتادات اسلام کی

LIGHT of INDIA

Restaurant

لائٹ آف انڈیا رستورانٹ

سرحدی دہریہ ہاسٹل فرسٹ لائٹ انڈیا رستورانٹ

جب کسی علاج کیلئے آپ سرحدی ہاسٹل لائٹ آف انڈیا رستورانٹ لائے۔ یہاں آپ کو
مہمانت کیلئے، ٹیک، پشٹری، خوش ذائقہ جانے، کافی اور بہت اقسام کے مشروبات مثلاً سوڈا
لیمنیڈ، وٹمنو وغیرہ موجود ہیں۔

پہلے پراویژن اور سے آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کم دہریہ خرید فرمائیں۔

یاعلیٰ مددے

بجز درگاہ والاے جہنم خم نمی دارم باوہ این نسبت بہ جان و دل غم پیہم نمی دارم
توئی یا مژغی اندر حیاتم جلوہ گر باشد نہ نمی گویم نمی شنوم نمی بینم نمی دارم
گـ سگ در علوی صادق علیٰ ذرا نیدہ
نوٹ۔ بر این عقیدت تو صد تحسین و آفرین باد۔

(آمدہ از ندیری باغ)

اعلان

آج صبح پرنس شیعہ کانفرنس کا ارکین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ
۱۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۸۰ ہجری روز یکشنبہ بوقت
صبح ساعت ۱۱ بجے ایک جلسہ عام بصدور توبہ برحق یا شاہ
صدر اسٹیشن شیعہ کانفرنس مقام "حیدرہ" دیوبند میں نوایات جنگ
بہادر مجلس اعلیٰ کے انتخاب کیلئے منعقد کیا جا رہا ہے مجلس اعلیٰ
کے ارکان کی تعداد ۱۰۰ ہوگی اور منتخب ہونیوالی مجلس اعلیٰ کی
دست کارگزاری تا پنج انتخاب سے جو دو سال تک ہوگی۔

۲۔ موجودہ عام ارکین کے علاوہ صرف وہی جدید شرکا
و انتخابات میں حصہ لے سکیں گے جنکی شرکت ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء
شام ۵ بجے تک ہو چکی ہو۔ ایسی شرکت کیلئے درخواست کے غلام
دفتر شیعہ کانفرنس سے روز آئندہ تا ۵ شام ۵ بجے تک جاسکتے ہیں

۳۔ موجودہ ارکین جنہوں نے اپنے ذمگی خدہ اب تک
ادانہ کیا ہوا ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ ۱۵ اکتوبر تک اپنا ذمگی
پندہ ادا کر لیا ورنہ ریلے دہلی میں شرکت نہ ہو سکیں گے۔
۴۔ آئندہ ہر ایرڈیشن شیعہ کانفرنس کے محلہ ارکین کی مکمل
فہرست دفتر کانفرنس کو ارسال اشخاص میں روزانہ شام ۵ بجے سے پہلے تک
ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے جس میں سے مجلس اعلیٰ کا انتخاب ہو سکیگا۔
۵۔ انتخابات مجلس اعلیٰ کے محلہ تحریکات ایک
تا تین اور اس میں ۱۰ اصحاب کی تحریری رضامندی کے
ساتھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء صبح ۵ بجے شام تک دفتر کانفرنس
پر وصول ہو جانا چاہیے۔ تاخیر مقررہ کے بعد کسی تحریک پر غور
نہیں کیا جائیگا۔

نوٹ۔ مجلس اعلیٰ کے موجودہ ارکین کے نام کی یاد بارہ انتخاب کیلئے پیش کیے جائیں گے

سید محمد علی زیدی

مستند



سیف

توپکاس نیچہ حیدر آباد

یا کیرگی اور نفاست کے ساتھ تیار رکھے ہوئے
کھانوں۔ خوش ذائقہ چائے۔ ستارہ مشروبات
کا اندازہ یہاں آپ کی تشریف آوری سے ہو سکتا ہے۔

ہمارے پیر اویشن اسٹور میں آپ کی ضروریات کی ہر چیز دستیاب کی جاسکتی ہے۔

المیہ

غزل

از سید مصطفی شیرازی

عدوئے جانِ اغیار تو باشم
سراپا محو دیدار تو باشم
بلا نوش قدحِ خوار تو باشم
توئی از بہر من طسلی الہی
خریدار دل و جانم تو باشی
میجائی بود کار تو بیشک
مرا فکری و ذکری دیگری نیست
زدوزر اولین من شہ پرستم
کنم آباد دنیاے وفا را
بہار گلشن ہستی توئی تو
بسوئے دشمنانت گر کنم رُخ
بود اوج سعادت خدمت تو
برائے نشرِ فرموداتِ عالی

بدنیاے ولایا تو باشم
بہی خواہ و طلبکار تو باشم
رہنِ دستِ دُربار تو باشم
ہمیشہ زیرِ دیوار تو باشم
خوشامن جنسِ بازار تو باشم
ز بے قسمت کہ بیمار تو باشم
بجز این کہ وفادار تو باشم
سزدگر من پرستار تو باشم
کہ در گہان شہکار تو باشم
چو بلبل وقفِ گلزار تو باشم
بکیش من گنہ گار تو باشم
کمر بستہ بہر کار تو باشم
بکار و بارِ اخبار تو باشم

بر این ہستم کہ اے مصطفی شیرازی
ز مداحانِ سرکار تو باشم

اقوالِ زندگین

کیا کہنا ایسے خیالات کے ادلا دیا جو اپنے بزرگوں کا نام
دنیا میں روشن رکھتے ہیں۔ (سرمکار حقیم گام)



علم

از سید طاہرہ بیگم

بچو! خدائے تعالیٰ نے علم کی بنا پر انسانوں
کو فرشتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور انسان کو اشراف
المخلوقات کا درجہ عطا فرمایا۔

فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں
کیونکہ حضرت آدمؑ کو اسماء کا علم دیا گیا تھا۔ اور فرشتے
اس علم سے خود دم تھے۔ مفسرین کا بیان ہے کہ یہ اسماء
پچھن نام کے نام تھے۔

ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔ **وَالطَّلِبُ الْعِلْمُ وَلِلْمَعْرِفَةِ**
بِالسَّيْرِ۔ علم طلب کرو تم اگرچہ کہ وہ جیس جیس دور
دراز مقام ہی پر پہنچوں نہ ہو۔ **وَالطَّلِبُ الْعِلْمُ إِلَى الْمَحَدِّ**
لِلْعِلْمِ علم طلب کرو تم جتنے سے قریب تک۔ یعنی انسان کو
تاریخ پیدائش سے لے کر موت تک ایک طالب علم کی
زندگی بسر کرنا چاہیے۔ ہمارے پیغمبر کی ایک اور حدیث
ہے۔ **إِنَّا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ بَابُهَا**۔ میں علم کا شہر ہوں

اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت
علیؑ کو باب العلم کہا جاتا ہے۔

فضیلتِ علم سے بارے میں حضرت علیؑ کے کئی اقوال
ہیں جن پر دنیا کے علماء آج تک سر دہنتے ہیں۔ حضرت
علیؑ کا قول ہے کہ علم دولت سے بہتر ہے۔ کیونکہ علم
خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ دولت کو چور چرنا سکتا ہے
لیکن علم کو کوئی نہیں چرنا سکتا۔ دولت فانی روئی کی میراث
ہے اور علم پیغمبروں کی۔

ہمارے سرمکار علیؑ حضرت حضور ﷺ نے
جب دنیا کی عظیم یونیورسٹی، جامعہ عثمانیہ کی بنیاد
ڈالی تو اس پر یہی حدیث شریف۔

”**إِنَّا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ بَابُهَا**“

کنڈہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ جامعہ عثمانیہ کے
اسنادات پر یہی حدیث مبارکہ لکھی جاتی تھی۔

علیؑ حضرت حضور ﷺ کو دنیا سلطانِ علوم
کہتی ہے۔ کیونکہ آپ نے علوم و معارف کی نشر و اشاعت
میں بہت توجہ دے کر نمایاں کارنامے انجام دیے

جامعہ عثمانیہ کے علاوہ کئی کالجوں کی بنیاد ڈالی۔

جامعہ عثمانیہ میں اردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنا کر

اردو کو لازماً زوال بنا دیا۔ دارالترجمہ۔ ادب

داثر المعارف قائم فرما کر اردو زبان کو دنیا کی

علی زبانوں سے ترجموں سے مالا مال کر دیا۔ ہزاروں

طلباء کو تعلیم و تحقیق دے کر پاکستان اور جہاں

روانہ فرمایا جہاں سے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے

قطع

کچھ اشتیاقِ دل کو مرے باہر تھا

ہر ششم نم تھی، قلب ہر اک سو گوار تھا

ہر دورِ جاہم میں کاجو وقفِ بہار تھا

راہِ غم کے آتے ہی ماتم کا ہے صدا

(آدہ از نذری باغ)

امیرِ مذہب!

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ہمارے سرکارِ حق کا ذکر فقی و جلی نام علیؑ ہے آپؑ جو اے مدیث مبارک "ذکر علی عبادۃ" ہر نفس ذکر علیؑ سے ایمان کو تازہ فرماتے ہیں۔ اگر کسی چیز سے سرکارِ حق آگاہ ہو سکتے ہیں وہ ذکر علیؑ ہے دس۔

ادارہ شہیدان کا وجود اور فلاح و بہبود سرکارِ حق آگاہ کی توجہات شاہانہ اور مربیانہ سرکارِ حق ہیں منت ہے۔ ان مربیانہ توجہات کا ادائی پاس اور حصولِ نوشنودگی کے لئے ادارہ شہیدان سرکارِ حق آگاہ کے عاقلانہ طریقہ میں امیرِ مذہب کی پیش کش کا غرض بالآخر کر لیا ہے۔

فدا ہیں ہمارے ارادوں میں کامیاب کرے۔

میدر آباد آئے۔
فصوّر نظام نے تشنگانِ علم کی سیرابی کیلئے کتب خانہ آصفیہ جیسا بڑا کتب خانہ قائم فرمایا۔
میدر آباد میں مدرّس خانہ یونانی اور نظامیہ بلقی کارخانہ قائم فرمایا کہ طلبہ یونانی کو جو حالتِ نزع میں تھا۔ نئی زندگی بخشی۔

فصوّر نظام کے اپنی فیوضات سے متاثر ہو کر مرحوم پروفیسر سلیم بانی قی نے کیا خوب کہا ہے۔
زندہ کردی چون سیرا در کتب ہر علم و فن
قدحہ باد اے حضرت عثمان علی شاہ دکن

آج بھی اعلیٰ حضرت فصوّر نظام للہاد کے لئے گما نقد رشٹ بنا کر ہزاروں تشنگانِ علم کو سیراب فرما رہے ہیں۔

بھوجا تم بھی عیلم حاصل کرو اور اپنے علم سے نواع آفتان کو فائدہ پہنچاؤ۔

قطع

ذرا تو دیکھ کہ مستی شراب سے نکلی
شیم گل بھی چمن میں گلاب سے نکلی
یہ کہتی جاتی ہے تشریح و اعطیٰ منبر
یہ رُوحِ معنی و مطلب کتاب سے نکلی
(آمدہ انڈری باغ)

جواب شہید شہید پارک، پورہ کٹی پارک، پورہ کٹی پارک

جو ایشی شہید ہے یہ کیف پارک، پورہ کٹی پارک، پورہ کٹی پارک
جو ایشی پارک ہے یہ کیف پارک، پورہ کٹی پارک، پورہ کٹی پارک
جو ایشی پارک ہے یہ کیف پارک، پورہ کٹی پارک، پورہ کٹی پارک
جو ایشی پارک ہے یہ کیف پارک، پورہ کٹی پارک، پورہ کٹی پارک



یوم محمد قلی قطب شاہ

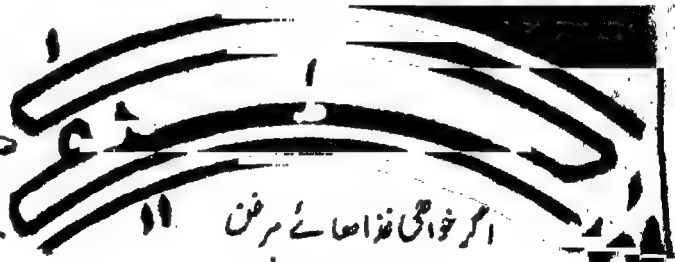
حیدر آباد:- ۱۴ اکتوبر یوم محمد قلی قطب شاہ کے سعد میں ایوان اردو میں ایک جلسہ زیر صدارت نواب ذہین یار جنگ بھادر بالقابہم طلب کیا گیا تھا۔ مشاورت کیلئے معززین شہر اور ممتاز افراد بھی مدعو تھے جن میں قابل ذکر مخیر قوم نواب غنایت جنگ بھادر، شاعر اعلیٰ علامہ نجم آفندی۔ نواب طاہر علی خان صاحب نائب صدر آل انڈیا کشیدہ کانفرنس و صدر اندوہوب سوسائٹی۔ محترمہ طاہرہ بانو سعید۔ حیدر آباد کے ممتاز ایرانی تاجری آقای حسین ضابطہ۔ مسٹر عزیز علی تھانم اطلاعات و تعلقات عامہ۔ مسٹر دھرم راج سیر بلدیہ۔ سید ولد حسین صاحب جیفہ کھنیز مولوی خواجہ احمد صاحب ماسر آثار قدیمہ۔ مشہور کینیڈین لیڈر سینٹھ مرینو اس لاہوری۔ ترقی پسند شاعرین احمد تاب اور حیدر آباد کے جوان شاعر ساجد رضوی ممتاز

ڈاکٹر سید علی الدین صاحب قادری زور پر نسل چادرنگ کالج حیدر آباد نے یہاں لوگوں کا استقبال کیا۔ اس اجلاس میں یہ طے پایا کہ یوم محمد قلی قطب شاہ گنبد قطب شاہ میں زیادہ شاندار طریقہ پر منایا جائے۔ اس کا صدارت کیلئے ڈاکٹر زمر جرات بزرگمنشی نواب بھٹی کو جنگ بھادر کا انتخاب غلبہ آراء عمل میں آیا۔ اس جلسہ میں یہ طے کیا گیا کہ مرکزی حکومت کو ایک تحریک روانہ کی جائے جس میں یہ خواہش کی جائے کہ ملکوں پر محمد قلی قطب شاہ کی تصویر شاخ کی جائے۔ اس جلسہ کی ابتداء پرو فیسر شام لال کے انگریزی مقالہ ”ڈاکٹر گنبد کے میرے“ سے ہوئی۔ یہ علمی اجتماع تقریباً دو گھنٹے کے بعد اختتام کو پہنچا آخر میں ایک مثلاً بعد ازاں شاعر اعلیٰ علامہ نجم آفندی منعقد ہوئے۔

برخواستہ جلسہ کے بعد بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ ایوان میں انگریزی مقالہ سمجھا دے۔ ڈاکٹر زور قابل سارکھار میں کوئی تحریک ادا کا۔ شون سال ہر سال یوم قلی قطب شاہ منایا جا رہا ہے۔

قطع

رنگ گلزار چمن سے نکلا، پانہ بھی مشکِ خشن سے نکلا
ہو کے برباد پریشانی سے، پو آج ہر ایک وطن سے نکلا
(آمدہ از نندری باغ)



اگر خواہی غذا اٹھائے برغن
بیاد و منت کیلئے ہر خوردن
خوردہ نوش کی بہترین اشیاء اصلی ایرانی زعفران کی برائی کیلئے تشریف لائے۔
رو بہرے منت کیلئے سیف آباد حیدر آباد
ان نمبر (۳۱۵۵)

خواتین کے فرائض

جناب عکیم کاظمی صاحب

اے ماؤں بہنوں! دنیا کی ہنگامہ آراہی آپ ہی لوگوں کی ذات سے ہے۔ آپ لوہے کے ٹکڑے جیسا کہ دنیا میں ایک مخلوق کا اضافہ کرتی ہیں۔ اے اپنا دودھ پلار پاتی پوستی میں بالوں کی نیند اور دن کا چین آپ اپنے اوپر جہاد کرتی ہیں۔ یہ پورا پروان چڑھتا ہے۔ آپ جیل ناز و نعم سے ابھی اوالا کو باقی ہیں اس کا تعاضیہ ہے کہ آپ اس کی آئینہ زندگی کا بھی خیال رکھیں۔ آپ دنیا کی سہارا ہیں۔ غلطی ہو تو آپ کا کھوکھ سے جسم لپکتا ہے اور آپ کا گود میں بکسوں باقی ہے آپ کو چلنے کے لیے تو نہالوں کو دنیا کے تمام کامنا ہیں۔ ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت آپ ہی کریں خود اس کی بھرائی کریں۔ یاد رکھتے ہیں ڈیڑھ گھنٹہ سے سوکھی گڑ کی مرچ نہیں کھائی، ٹوٹ جاتی ہے۔ آپ کے بچے تربیت کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کی اچھی تربیت کیجئے۔ عذرا! سے سنبھالئے اچھا! ہم نے ان کے برائیوں سے دور رکھئے۔ ان میں خند، مٹ اور بے تکاپی ہیں۔ ہونے دیکھو، دھوکہ، غریب سے انہیں دور رکھئے، ان میں بھینس ہی سے گردار میدا کھئے، جھوٹ ان سے نہ کہئے۔ مرد سب کو انہیں نہ دیکھئے نہ قوا انہیں کافی پہنچئے نہ انہیں کافی سیکھئے دیکھئے۔ بیجا فی دانتہ ذکا ہند میں پیدا کیجئے۔ اس کتاب کو غور سے پڑھئے اور اپنے بچے کی زندگی شالی بنانے کی کوشش کیجئے۔ آہستہ آہستہ انہیں دنیا سے واقف کرائئے، رٹنے چلنے، لکھنے سمجھنے، دینے سننے بات جت کرنے کے ذہن اور صحیح طریقے سکھائئے۔ یاد رکھئے اولاد جتنی

تربیت بخانا ذمہ داری کی چیز ہے اور اس کی ساری ذمہ داری آپ پر ہے۔ اگر آپ قیصر نہ کر سکی تو کون کر سکا! مدرسہ تربیت نہیں دیتا تعلیم دیتا ہے، یہاں مدرسہ مان کی گود ہے۔ اسے نہ بھولئے۔ مدرسہ بھولنے کے بعد آپ کے فرائض ختم نہیں ہوتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں، مدرسہ میں آپ کا بچہ بھانت بھانت کے بچوں سے ملتا ہے۔ ان کا عادتیں ان کے چلن سیکھنے کی کوشش کرتا ہے اس کی بھرائی کیجئے اگر وہ خراب عادتیں سیکھ رہا ہے تو اسے سمجھائئے اور اچھی عادتیں سکھائئے۔ اور اچھی عادتوں کے اختیار کرنے پر اسے مرہائے اس کے مدرسہ کی فہم کا حال معلوم کرتے جائیے۔ مگر یہ مدرسے کے سبق یاد دلانے، بھڑکنے کے بعد مگر بر کرنے کے لیے جو کام مدرسہ میں دیا جاتا ہے وہ اپنے طائفے کر لیتے اس طرح اپنی اولاد کو پروان چڑھا لیتے۔ ان کو کھیلنے کو نہ کھانے پینے کا پوری آزادی دیکھئے۔ عکیم صاحب سے ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرائیے، بچا ناز و نعم ہاؤ پیار قطعاً نہ کیجئے۔

بہنوں! اپنے خوبرویوں کا زندگی تھام لے، ہاتھ میں لے، چاہے تم بناؤ جا چاہے تم دکھاؤ، اگر تم نے سنجیدگی سے دنیا کو سمجھ لیا، زندگی کا طرہ و قوں کو محسوس کیا اور تم یہ جان لیں کہ زندگی کا دور میں مرد اور عورت دونوں کو ایک ساتھ رہنا چاہئے۔ کیونکہ یہ جونی دامن کا ساتھ ہے۔ گندھی کا جوا در، عورت دونوں کے کندھوں پر سے دونوں میں سے اگر ایک بھی گردن ڈالنے تو کاڑھی رک جاتی ہے اور مرد زندگی کے میدان میں ٹھکیاں کھانے لگتا ہے، بھوت اور بد سلیقہ عورتوں نے بیشمار مردوں کی زندگی برباد کر دی۔

پریم کلف انڈیا پراپرٹیز اسٹور

لذیذ صحت بخش مقوی تھیرپین اور نان تھیرپین، کھانوں، چائے، کافی اور مشروبات

کا واحد شاندار مرکز

روبرے اپسٹائمٹ ایچ آفس خیریت آباد

فون نمبر (۳۴۷۷۳)



سینا کا شوق بے انتہا بڑھ گیا ہے۔ کپڑے ملنے۔ پورے کا شوق سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اخلاقی عیار گرنا چاہا ہے۔ بلکہ بعض گھرانے تو شرناک حالت میں ہیں جنہیں دیکھ کر ندامت ہوتی ہے۔ خدا کیلئے ان کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو۔ اور ان پر اپنی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

بلیو باٹم دنیا کی ذہنیت ہو، تم آج لڑکی ہو کہ لڑکا ہو، بزرگی۔ تم بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں، ذمہ کی عہد کھیل کود خشنے بولنے کا نام نہیں ہے اس کو محسوس کرو اپنے آپ کو زندگی کیلئے تیار کرو، پڑھو، لکھو، تربیت حاصل کرو، جس گھر میں جاؤ، اس کو سدھانے کی ہمت پیدا کرو، سلفیہ فکر لگوستی کے گریگور، بڑی بوڑھیوں سے ان کی زندگی کے فتنے سنو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا کوشش کرو۔

لڑکیوں کیلئے سینا دیکھنا بہت برا ہے، ابھی جانا ملک اپنے فلم نہیں بنا سکتا جو لڑکیوں کے دیکھنے کے قابل ہوں، اس لئے عام فلم دیکھنے کا کوشش نہ کرو اس سے تمہارے اخلاق خراب ہوں گے۔ اسی طرح گندے رسالے غلطی نامیے اور خراب اخلاق ناو میں بھی نہ پڑھو، جہاں تک ہو سکے اچھی کتابیں پڑھا کرو۔ اچھا صحبت میں بیٹھو اور سوچے سمجھے کر ہر کام کرو۔

محنت سے پڑھو اور پڑھنے کے ساتھ ساتھ اخلاق سلیقہ آداب سیکھو، عورت کا کام صرف گھریلو بھالنا ہے مگر تم میں محنت ہے اور گھریلو بھالنا کر دوسرے کام بھی کر سکتی ہو تو کرو، آج کل زندگی کے سرشت میں عورت داخل ہو رہی ہے، مخرب اخلاق کاموں سے بچو اچھے کام سیکھو

لڑکوں کو غصیل عورتوں کے شوہر عموماً زندگی کا دوزخ میں ناکامیاب اور بعضوں نے اپنی زندگی بنانے کیلئے بیوی بچی کو چھوڑ دیا، چاہے اتنا ترک اور ہلکے بچا گیا۔ جب تک تم ساتھ نہ دو مروتی نہیں کر سکتا، ساتھ دینے کا مطلب مرد کے پیچھے بھڑنا نہیں ہے بلکہ اس کی ہر طرح امداد اور اعانت کرنا اور اسے سہولت دینا، بیٹھا ہے تم ہم خیال بن جاؤ، ہر معاملہ میں اشتراک عمل کرو، مرد کی طبیعت میں کسل اور کاہلی نہ پیدا ہونے دو، اس کی صحت کا خیال رکھو، ایک مرد یا عورت کو جو صحت مند نہ ہو سکے گا آرام نہ۔ اپنی بے جا خواہشات اور بے نیکی فرمائشوں سے شوہر کو ذوق نہ کرو آدمی سے کم خرچ ملے ہو، ہمت نہ کرنا کرنا کرنا کرنا۔

ہم ہر ایک محنت دہی مسئلہ ہے کہ کمانے والا ایک ہوتا ہے اور کھانے والا سارا گھر یہی وجہ ہے کہ ملک ترقی نہیں کر سکتا، مرد و عورتوں کی بریشا نیاں پڑھنی ہی چاہی ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ عورتیں اس پر فخر کریں اور کسی بھی طرح بڑا نکاتھ بنائیں، کم آمدنی والے گھروں میں گھر میں صنعت و حرفت سلیس اس سے کچھ نہ کچھ آمدنی پڑھائیں تو کتنا اچھا ہو، کریشیا۔ سوزنا کاری، سٹائی وغیرہ محنت سے کام میں جنہیں گھر میں بیٹھ کر عورتیں بڑی عمدگی سے کر سکتی ہیں۔ آج کل پلاسٹک کے بوتلے، پھول، تصویاں وغیرہ کی بہت مانگ ہے۔ یہ گھر بیٹھ کر بنائے جاسکتے ہیں، بہر حال غور کرو، سوچو سمجھو اور اپنے آپ کو مصروف رکھو کچھ نہ کچھ کام کئے جاؤ اور اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاؤ۔ اگر یہ نہ کر گے تو کم از کم اتنا ہو کر شوہر کو تنگ نہ کرو، اور اس کے لئے وبال جان نہ بنو۔

آج کل ہماری عورتیں بلائے جان ہوئی جا رہی ہیں

کفہ سرکاری سکری انڈیا رڈ شاز شہر



غالب روڈ حیدر آباد ڈون نمبر ۷۶۷۳

• حیدرآباد کے ممتاز ایرانی ہوٹلوں میں ایک جس کے خصوصیات یہ ہیں

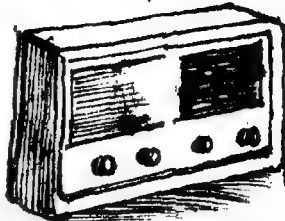
• مرکزی جائے وقوع خوش سلیقہ ملازمین و حقیقی صحت پابند

• عصری آرام دہ فرنیچر اور مس۔ ایرانیوں کا حسن انتظام

ڈاکٹر رفیع الرحمن
لیڈیز اینڈ بچنگز

آئیے افسانوں میں پڑھا ہو گا کہ ہماری ہریان حکومت
تھلہ دق ۹ بنا رہی ہے۔ جس کے سلسلہ میں دق کے ٹکٹ فروخت
کئے جا کر سرسبز بنایا جائے گا۔ جو بچس بنو دق سے متاثر
نہیں ہوئے ہیں۔ ان کو حفظ یا نقد کے طور پر ۵، ۱۰، ۲۰، ۵۰، ۱۰۰
کے ٹکٹ دیئے جائیں گے۔ جن لوگوں کے متاثر ہونے کا شبہ
پایا جاتا ہے۔ ان کا آکس رے لیا جا کر ان کو فوری ہدایات
اور علاج دق ادویات دیئے جائیں گے۔ ایڈ جو لوگ متاثر
ہو چکے ہیں ان کا علاج ان کے اپنے گھروں پر کیا جائے گا۔
وغیرہ۔ دق کی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ اس مرض سے اوسط
ہر منٹ ایک آدمی قید حیات دہم سے نجات پا جاتا
ہے۔ اس طرح کثرت آبادی، قلت اجناس اور بڑھتی ہوئی
کے مسائل خود بخود حل ہوتے جاتے ہیں۔

دق کے سلسلہ میں ہماری ہریان حکومت اب تک ۱۰
کھ کڑی آئی ہے، جو کچھ کر رہی ہے اور آئندہ جو کرنے والی
ہے۔ وہ سب اچھی جگہ پر ٹھیک ہے۔ لیکن ہماری حکومت نے
مرض **Condom** کے انداز کے سلسلہ میں ایک
کچھ نہیں کیا ہے۔ حالانکہ مرض **Condom**
جس کو عربی میں رشوت، فارسی میں زونا جائزہ اردو میں
بالائی آدنی اور ہمارے کراہتے شامیں بولٹا جا رہے
ہیں۔ طاقت اور قہر کے اعتبار سے دق سے کئی گنا
زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ مرض دق سے ہر منٹ صرف ایک
آدمی مر رہا ہے لیکن مرض رشوت سے ہر منٹ ایک قوم مر رہی



رجسٹرڈ

ناشر: مجذوب حیدر آبادی

یہ عنوان حضرت مجذوب حیدر آبادی کی ملکیت ہے اگر کوئی
مکاشفات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے
ناظرین جلد میں یا وہ خود۔ روحانی نشریات میں نام مقامات
اور واقعات فرمائی ہو کر رہے ہیں اگر اتفاقاً مطابقت ہو
جی جائے تو کسی اسم خاص کا تیس۔ نہ فرمایا جائے (ایڈیٹر)

ایک ہزار فوری میسر برہم روحانی نشریہ سے بول رہے
ہیں۔ ابھی آپ ہمارے شو میں فن کار سے غزل سن رہے تھے۔
جس کا ایک شعر تھا ہے

سکھیا لے رہی ہے یہ محفل

لغے کیا مجھ سے جہیزے جانیگے!

اب سوشل امراض کے مشہور معالج ڈاکٹر رفیع الرحمن

Condom کی تشخیص و علاج پر ایک مختصر مد
تحریر فرمائیں گے۔



چنگل گڑھ حیدر آباد

آسام شیلنگی اور دارجلنگ کے باغات رات برآمد کی ہوئی ماہرین فن کے ہاتھ سے تیار کردہ تازہ دم
جکپان ملتی ہے اور ہمارا وٹرن اسٹور سے آپ کی فروشی کی ہر چیز بازار کے نرخ پر خرید فرمائیے!
ایک مرتبہ کی تشریف آوری آپ کو ہمارا مستقل گاہک بنا دیگی۔

سانس سے مرضِ رشوت کے کرداروں جراثیم خلی کر دوسرے کا نگہبانی کی ناک میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ناک کے راستہ معدہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ جب کوئی گندہ دار کسی چیف ایجنٹر کو اپنے گھر پر مدعو کر کے دو گشتا برائی اور دم کے ستابائے ضیافت کرتا ہے تو مرضِ رشوت کے جراثیم برائی کے ذریعہ چیف ایجنٹر کے معدہ میں ہر معدہ سے گذر کر اور پھر جگر سے صاف الیکیموس بن کر چیف ایجنٹر کے خون میں سرایت کر جاتے ہیں۔ جب اس چیف ایجنٹر کے بیٹا پیدا ہوتا ہے تو وہ بھی مرضِ رشوت سے متاثر رہتا ہے اور

اگر پدر نتواند پسر تمام کند
سے اصول یہ مرضِ رشوت کے پھیلنے میں باپ سے بیٹا کو جوتے آگے ہی ثابت ہوتا ہے۔

فکر و آکاری میں جب نائب ناظم آبادکاری کسی تہ دار کو اپنے صبر میں طلب کرتا ہے۔ اور پھر میں پہنچ کر گندہ دار کو چھوٹک آجاتی ہے تو چھوٹک سے مرضِ رشوت کے لاکوں جراثیم نکل کر نائب ناظم کے طبق میں تعینا ہوا کی مشلوں میں اور دفتر کی اماں پوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی اہلکار مشلو کو ہاتھ دیتا ہے تو وہ بھی اس مرض کو مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان حالات پر نظر کرتے ہوئے میں ہماری حکومت سے گزارش کروں گا کہ وہ اذراہ جنتا پرووی، ہفتہ دق کی طرح ہفتہ **محکم دلائل سے مزین** منسلک تمام وزیروں، نائب وزیروں، معتدین نظار، مہتممان، مددکاران مختلفان، سیاسی لیڈروں

ہے۔ ایک ضمیر مر جاتا ہے۔ انصاف کا خون ہو جاتا ہے۔ ایمان داری کا دم گھٹ جاتا ہے۔ قانون کا ہارٹ خلی ہو جاتا ہے۔ اور آئین و دستور کی روح پرواز کر جاتی ہے۔ جن طرح دق کا مرض معتدی ہوتا ہے اسی طرح رشوت کا مرض بھی معتدی ہے۔ جو وزیر سے معتد کو، معتد سے ناظم کو، ناظم سے مددکار ناظم کو، مددکار ناظم سے منتظم کو اور منتظم سے اہلکاروں کو لگ جاتا ہے۔ اس مرض کی ہفتہ واری رویشیں پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آج کل یہ مرض سیاسی لیڈروں اور کانگریسی منتظمین و باقی شکل اختیار کر چکا ہے۔ دق کے بارے میں ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ یہ مرض در ابتدا باپ سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے کو نہیں لگتا۔ لیکن مرضِ رشوت کے بارے میں کھول اراضی کے ماہرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مرضِ رشوت باپ سے بیٹے میں، بیٹے سے پوتے میں برابر منتقل ہوتا رہتا ہے۔ جس طرح دق کے جراثیم ہوتے ہیں اسی طرح مرضِ رشوت کا جراثیم بھی دریافت ہو چکا ہے۔ جب ایک وزیر اپنے معدے کے کان میں کچھ کہتا ہے تو مرضِ رشوت کے جراثیم کان کے ذریعہ معتد کے پیچھے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور وہ مرضِ رشوت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک کھٹکے حاصل کرنے والا یا ریشٹ لینے والا کسی سیاسی لیڈر سے ہاتھ ملاتا ہے تو مرضِ رشوت کے جراثیم چلی کے مسامات سے راستے لیڈر کے خون میں پہنچ جاتے ہیں۔ یا ایک کانگریسی دوسرے کانگریسی کو دیکھ کر منہ سے کہتے ہوئے قہقہہ لگاتا ہے تو اس کی



بہنی بیکری اینڈ پراویژن اسٹور

ہمہ اقسام کی لذیذ غذاؤں • تازہ مشروبات
• سوڈا واٹر اور آسکریم کا شاندار مرکز
بہنی بیکری اینڈ پراویژن اسٹور
اسٹیشن بینک عابد روڈ حیدر آباد فون نمبر ۷۷۸۷۳۷

گھڑی یوں تو سب ہی بناتے ہیں مگر کام کی فنی پابندی اور گھڑی کے لحاظ سے دیکھنا، زمین، چور، لوہا اور اویسکا کے اٹل کل پرزے فراہم کر کے گھڑی کا اعلیٰ حالت میں پیش کرنا ہونے والا فنی گھڑی سازی کا کام ہے اگر آپ اپنی غیر چالو گھڑی کو چالو اور اعلیٰ حالت میں چاہتے ہیں تو

امیر واج کمپنی رزیدنسی میں کیت سنگھ گھڑی کی درست پیپرین طریقہ پر انجام پاتی ہے۔ اور ہمارے شوروم میں معمولی اور قیمتی گھڑیاں بڑے فروغ و موجود ہیں۔

تھرکی سیکل مارٹ



یوسف بازار اندرون پی فوہد رآباد ملکہ سیکون، سیکون، موٹر سیکل رکن ڈن کی دس رنگ اور کلرنگ وغیرہ کا کام بناتے عمدہ، اعلیٰ ترین طریقہ پر باخبرت اور اچھی عمدہ کی پابندی کے ساتھ انجام پاتا ہے۔ ایک مرتبہ کام نیکر اعلیٰ کر لیجئے۔

محمد عون افندی پڑو پرائیڈ

سکھڑ پوسٹ بھوں وغیرہ کا آکس رے لیا جائے۔ جو اس مرض سے متاثر ہونے والے کو فوراً انٹی کرپشن ٹیکہ دیا جائے۔ اگر زخمی دوسرے یا تیسرے ایجنٹ میں تھے تو فوراً امرین کو مرض رشوت کے سنی یوریم یعنی جیل میں تبدیلی آج وہ اس کے لئے روانہ کرے۔ اور جو نوک ابھی متاثر نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن متاثر ہونے کے آثار پائے جاتے ہیں ان کو چھروں اور دفاتر کے بند کمروں میں سے نکال کر ڈھوپ اور کھلی ہوا میں رکھنے کا انتظام کرے تاکہ یہ نوک متاثر ہونے نہ پائیں۔ — فکر بات آکر کا سبب ٹیکس اور اٹل ٹیکس میں مرض رشوت کے جرائم کو ہلاک کرنے والی D.D. کا جھڑکا ڈکھیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ بہر حال حکومت میرے اس مشورہ پر جو بلا فیس دیا گیا ہے فوراً عمل کرے گی۔ اور ملک میں وسیع پیمانہ پر رشوت مرض کو کڑی سزا دی جائے گی۔

ایک سزا روری میٹر پر ہم روغالی نشتر گاہ سے بول رہے ہیں ابھی آپ سول امر میں کے ماہر ڈاکٹر بھار کی تقریر سن رہے تھے۔ اب ہمارے نشریات کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ یہیں اجازت دیجئے۔ جے ہند

قبلہ نما ی رزم آرا

ملنے کا داند مرکز

گرانڈ ہوٹل یوسف بلڈنگ عابد روڈ عیدر آباد

پیراڈائز کفینہ انڈیا پراڈکشن اسٹور

مہاتما گاندھی روڈ سکندر آباد اے۔ پی۔ فون نمبر (۷۱۱۵) میں کبھی کھانا نہیں کھایا ہے اور چائے نہیں پی ہے تو آپ کھانوں اور چائے کے حقیقی ذائقے سے واقف ہی نہیں۔ صحت اور قوت بخش غذاؤں۔ مغز قلب مشروبات اور اسکریم کا ٹھٹ پیراڈائز کفینہ میں تشریف لاکر اٹھا ہے۔ اور اپنی ضروریات کی ہر چیز ہمارے پراڈکشن اسٹور سے واپسی دامن پر فرید فرمائیے



مشاعرہ بزم سعدی

مفت بزم قمر سحری صاحب اطلالہ دیتے ہیں کہ مشاعرہ بزم سعدی کا گیارہواں جلسہ ۲۲ اکتوبر کو رات کے ۸ بجے الریاض حیدر گورہ میں مغائب ڈاکٹر رحیم الدین صاحب کمال ڈپٹی کمشنر منعقد ہے۔
مولوی محمد وحید اللہ خان صاحب دانش پرسن لاکھانویں مشاعرہ کی صدارت کریں گے۔ اہمائی شاعر قانون مجرمہ بالولہرہ سعید عرفیام نیشاپوری پر اپنا مقالہ سنائیں گی۔ مدعو حضرات ہی مشاعرہ میں حصہ لے سکیں گے۔

طب یونانی کی افادیت کا اہلار اس صورت میں پردہ اٹم ہوتا ہے کہ بہترین کیمیائی اصول پر تیار کی ہوئی دوا میں ایک جلیب میٹھر کے خوردہ کے وقت استعمال کی جائیں یہ دونوں چیزیں آپ کو مخزن ہندوستانی ادویہ میں مل جائیگی۔ جہاں بہترین یونانی مرکبات



حکیم الملک حکیم سید محمد تقی صاحب (جلد ۱-۷)

کے مشورے سے جو یہ کھاتے ہیں حکیم صاحب مخزن مخزن مذاہبی شام کے اوقات میں روزانہ ۸ تا ۱۰ بجے فراموش ہیں۔ جلد امراض مردانہ کے علاوہ بے زبان بچوں کے امراض کھونہ اور مستورات کے امراض خستہ ہو کا یونانی طریقہ برقرار رہا۔ علاج کروانا مقصود ہو تو

مخزن ہندوستانی ادویہ عزازار و وینا پیل حیدر آباد
فخرو نشتر لیا لیا
زمانہ کے لئے پردہ کا مقبول انتظام ہے

اصطلاح دلائل مرعیوں کے اندر

کھانے اور بھانے کے لئے شوقین حضرات اندر ہمارے پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ باش و ہارٹ اینڈ بلیک یلورڈنگس کیاٹن و ہارٹ اینڈ بلیک آئیٹنٹنس اسپانیش بلیک سونا رنگ۔ لگ ہارٹس۔ بلف آئیٹنٹنس۔ بلف لگ ہارٹس۔ بلف راک اینڈ دیچر عمہ اور بڑھیاٹس کے مرغیوں کے اندر ہمارے یہاں ورجی قیمت پر اور گیارہویں کے ساتھ فروخت ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس کی مرغیاں اکثر نیشوں میں اول نمبر کے انعامات حاصل کر چکی ہیں۔ آل انڈیا نیش مرغیاں نے ہماری مرغیوں کو اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔ کل ہند نیش معنوعات ملکی نے بسٹ بسٹ دان برڈ آف دی شو کا پرنس آف ہارٹ نظر و کب کے علاوہ زیادہ انعامات حاصل کرنے پر امداد کی شلہ بھی عطا کی ہے۔ عمدہ نگہداشت اور اچھی کھادگی کی وجہ ہمارے یہاں کی مرغیاں مقوی اور میاٹن رہنے والے اندر دیتی ہیں۔



روجر و ہارٹ اینڈ بلیک
نیشنل فارم کی ایف انڈیا شاہ حیدر آباد

ہندوستان کی خبریں

دیہی علاقوں میں بینائی محروم لوگوں کی
فلاح و بہبود
ہندوستانی ترقیاتی مرکز کے کام کی تعریف

ناہینا لوگوں کی فلاح و بہبود سے دل چسپی لینے والی
رائل کامن ویلفیٹھ سوسائٹی نے حال ہی میں لندن میں ایک
پریس کانفرنس منعقد کی تھی۔ جس میں ہندوستان کے ایک
کئی ترقیاتی مرکز کی بہت تعریف کی گئی۔ یہ مرکز بھی
شمال میں ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر پھانسیا کے مقام پر قائم
کیا گیا ہے۔ رائل کامن ویلفیٹھ سوسائٹی نے مغربی ناہینا
کے ترقیاتی مرکز واقع آنکھ سے مشرور دیلاڈے پوناؤ
کو پہلا ڈائریکٹر بنا کر پھانسیا بھیجا تھا۔ آنکھ مرکز دیلاڈے
کے ناہینا لوگوں کو ترقیاتی تربیت دینے کی خاطر
میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ اسکیم اتنی کامیاب رہی کہ یونٹا
کینیا، شیمانی روڈیشیا، ٹانزانیہ اور ماسائی
میں بھی اس قسم کے مراکز قائم کئے گئے۔ پھانسیا مرکز کو
جس کا رقبہ ۲۰ ایکڑ ہے۔ ناہیناؤں کی انڈین
نیشنل ایسوسی ایشن، مائٹرسٹڈ اور سمندر پار سے
ناہیناؤں کی فلاح سے دل چسپی لینے والے امریکن فاؤنڈیشن
نے ہزاروں جنوری میں قائم کیا تھا۔ اس کا مقصد انٹر

کروں کو تربیت دینا ہے تاکہ وہ دیگر مراکز قائم
کر سکیں۔ ہندوستان میں ناہینا لوگوں کی آبادی (۲۰)
لاکھ کے قریب ہے اور ان میں سے (۱۰) فیصد ہی لوگ
دیہات میں رہتے ہیں۔ پھانسیا مرکز کی اہمیت کا اندازہ
اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے قیام سے
قبل ناہیناؤں کی تربیت کا کام زیادہ تر شہری علاقوں
میں ہوتا ہے۔

ہندوستان برطانوی ہوائی جہازوں کا بہترین
پہلے آٹھ ماہ کے اعداد و شمار

برطانیہ میں ہوائی جہاز بنانے والوں کا بھجن نے
اپنے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ سالہ دال کے پہلے آٹھ
ماہ میں فضائی صنعت نے ۱۰۰ (۳۹۶) ۹۸ پونڈ
کی مالیت کی مصنوعات برآمد کیں۔ اور کہ ہندوستان
برطانوی ہوائی جہازوں کا بہترین خریدار ثابت ہوا۔
اس نے زیر نظر مدت کے دوران میں ۱۱۱ (۱۱۱)
پونڈ کی مالیت کے ہوائی جہاز برطانیہ سے درآمد کئے
ہندوستان سے بعد از جنگ۔ امریکہ اور سوئٹزر
لینڈ کا نمبر آتا ہے۔ ہندوستان نے ۱۰۰ (۱۰۰)
پونڈ کی مالیت کے فضائی اہلکار برطانیہ سے درآمد
کئے۔ اس میدان میں اس کا نمبر چوتھا تھا۔ اس سے
زیادہ فضائی اہلکار امریکہ، فرانس اور کینڈا نے خریدے۔

لشیں انہی اصل حی کا ترجمان اور صاحبان کا خیال

قطع

دور رکھ خود کو بکر خائیں سے اور رہ بچا کے ہراک دایں سے
نوائے کہتا ہے زبان سے آج شہد آتا ہے جو بکر خائیں سے
(آدمہ ازندری باغ)

برطانوی نوآبادیوں کی آزادی کی جانب پیش قدمی ”دیلی ہیرلڈ“ کا تبصرہ!

پائل بازو کا برطانوی اخبار ”دیلی ہیرلڈ“ اپنی سماجیت پر کی اشاعت میں رخصت از ہے کہ گذشتہ چند روز کے دوران میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان میں سے زیادہ خوش آئند خبر ناچریا کی آزادی ہے۔ یوم آزادی برلن کوکس میں منعقد کی گئی ایک جلسہ رقص میں جب سٹیز دی اینگلینڈر ناچریا کے چٹ چٹ سے ساتھ ساتھ رہی تھیں تو وہ ایک نئے دور میں ناچ رہی تھیں۔ پچھلے بیفے اقوام متحدہ میں برطانوی وزیر اعظم سر ہرلڈ سٹیکلین نے بجا طور پر اس حقیقت پر اپنے فرمایا تھا کہ جنگ کے بعد برطانیہ کی نوآبادیاتی سلطنت کی آزادی، ہ کروڑ سے کم ہو کر ۶۰ کروڑ ۶۰ لاکھ رہ گئی ہے۔ اگر وزیر اعظم نے اپنی تقریر چند روز بعد کی ہوتی تو وہ یہ دعوے پیش کر سکتے تھے کہ ہماری باقی ماندہ نوآبادیوں کی آزادی ہمارے اپنے ملک کی آزادی سے بھی کم ہے۔ ناچریا کی آزادی ۴۴ کروڑ ۴۰ لاکھ فوسس پر مشتمل ہے اور اس کے آزاد ہوجانے سے برطانوی نوآبادیوں میں صرف ۲۰ کروڑ ۲۰ لاکھ بائندہ باقی رہ گئے ہیں۔ سیرایوں موسم ہمارے میں آزاد ہو جائے گا۔ باقی کے نصف باشندے چینیا، ہانڈا، اور نائیکا میں رہتے ہیں۔ (۵۰) لاکھ باشندے شمالی روڈیشیا اور نیاسالینڈ کے ہیں۔ اور

جو باقی رہ جاتے ہیں۔ وہ دنیا بھر میں بکھڑے ہوتے ہیں۔ بعض تو ایسے جزائر کے رہنے والے ہیں جو اپنے معاشی مسائل کی وجہ سے غالباً کچھ عرصہ اور برطانوی ذمہ داری کے تحت رہیں گے۔ آج سے چل کر اخبار مذکورہ لکھ رہے کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ برطانیہ نئے آزاد ملکوں کو امداد دینا جاری رکھے۔ اس نے مزید یہ کہا ہے کہ برطانیہ کی دونوں سیاسی پارٹیاں امانتداری سے ترقی کی خواہشمند نظر آتی ہیں۔ اور کہ یہ بات موجودہ دنیا میں بہت ہی اچھا اثر ہے۔

برطانوی نوآبادی سیرایوں کی سروسز افریقا باشندوں کی بڑھتی ہوئی تعداد

برطانوی نوآبادی سیرایوں افریقا میں آزادی حاصل کرے گی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس کی سول سروسز میں افریقی باشندوں کی بھرتی کا عمل بڑی تیزی سے جاری ہے۔ اس وقت تقریباً (۶۰) فی صدی اعلیٰ عہدے مقامی لوگوں کے ہاتھ میں ہیں۔ علاوہ ازیں متعدد افریقی باشندے سرکاری وظیفوں پر مستند پارکے ملکوں میں تربیت پا رہے ہیں اور وہ جلد اپنے ملک میں اعلیٰ عہدے سنبھال لیں گے۔ سیرایوں کے وزیر اعظم نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ آزادی کے بعد سیرایوں کے جو افسران تعمیر و ترقی میں امداد دینے کے لئے سیرایوں میں رہنا پسند کریں گے۔ ان کا فریضہ کیا جائے گا۔

سیرایوں کا مطالعہ آپ کو دوسرے حرام جرائد کے مطالعے سے بیان کر دیا

قطع

بنگلی خوب بھارت سے پیدا ہوا ہے
کتنی بے فصل بہاراں کہ نہیں ٹکاسیں
نعلی ہو گئی کچھ اس میں بھی نادانی سے
پھول سبز ہیں گلزار میں سب پانی سے
(آمدہ از مدری باغ)

افسانہ

عنایت اللہ

ڈو بتا سورج

(سند گزشتہ)

پانچ سو ایکڑ زمین بھی کچھ نہیں ہوتی، اندھا دیا بہت ہے
 تھوہیں دو کوٹھیاں کر کے پڑھتی تھیں، ایک بتا کپتان دوسرا
 لغشت ہے۔ لاکھوں تک میں بیگا۔۔۔ آج کے الفاظ اس کے
 رگ و پینے میں علی قسم کی شراب کے قطروں کی طرح ڈھل ہونے
 لگے۔ اس نے آج کو ایسی نگاہوں سے دیکھا جن میں حسین اور فکر
 کی نایاب جھلک تھی۔ آج کو یہ دیکھ کر اس کا دل بے قرار ہو گیا
 کسی کے سچ نہیں ہوتے۔ ابھی تک جناب کی اترن پینے ہوئے ہیں
 اور آپ کی زمینوں کے مالک بن کر آپ جی کے سر پرشس ہے ہیں
 آج کے بولنے کے انداز اور باتوں نے اسے ایک بار
 پھر جاگیر دار اور زمیندار بنا دیا۔ اس کی گردن جو سکڑ چلی تھی اب کڑ
 بائیں طرف گھوم گئی۔ اس کی نگاہیں ایک اور گھر کے گھن میں جا گئیں
 اس نے تیزی سے آج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”منا ہے وہ کہیں
 اشرف نے وہ رشتہ کرنے سے پھر انکار کر دیا ہے۔“
 ”ہاں حضور“ آج نے جواب دیا۔ ”وہ بتاتا ہے کہ لڑکی
 نقص دار ہے۔“
 ”خرام خور“ اس نے اپنے مخصوص عتاب آلود لہجے میں کہا
 ”کیا وہ بھول گیا کہ میرے خزانوں کے رختے تلے میری سرخی اور
 میرے حکم سے طے ہوتے ہیں؟ اسے اپنی سرخی کرنے کی ہمت کیسے
 ہوتی؟“
 ”کہتا ہے میں عربی مول نہیں لوں گا۔۔۔۔۔ غرت کا

سوال ہے سرکار؟
 ایک مڑا، ٹاکی حکم عدولی پر وہ اس قدر براغزبت ہوا کہ اپنی
 موجودہ پوزیشن چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ”لوٹا۔“ کیا وہ بھول گیا ہے کہ جس نے
 اسے کہا تھا یہ رشتہ اسے کرنا پڑے گا؟ کیا انھیں بتا تھا اس لڑکی میں
 اس قدر خوبصورت لڑکی ہے۔۔۔۔۔ اس کے کوسے پاس بلا
 کہیں اپنی اصلیت بھول گیا ہے۔ فکر کا کھڑکی پر بیٹھ کر روئی لگا
 اور روتا ہے عورت کو کہیں کو بھلا عورت اور غیرت سے کیا واسطہ؟
 دوسروں کی چاکری کرنے والوں کی عورت ہوتی ہی کہاں ہے
 ”حضور خود مسہلے ہیں۔۔۔۔۔ آج نے اسے کچھ یاد دلایا
 ہوئے کہا۔“ جب کسی انسان کو اس کی چھٹی ہوئی نصیب واپس لگے
 اسے آزاد کر دیا جاتا ہے تو اس کی سوتی ہوئی رگسٹن خود بخود جھگ
 اٹھتی ہیں۔ وہ کہیں شاید اسے سرکار کا حکم نہیں ملے گا۔“
 ”آج“ اس نے آج کو حیرت زدہ اور بے چین سی
 نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم نے اس طرح کی باتیں پہلے کبھی
 نہیں کی تھیں، اسے الفاظ کہاں سے لے گئے ہو؟“
 ”سکڑ کے حضور میں بہت کچھ سیکھا ہے خدا نسیب آج
 نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا۔“ ہوں۔۔۔ تو وہ آزاد ہو گیا ہے۔
 اس نے طنز آلود نگر ہاتھ ہوئے سے لہجے میں کہا: ”صرف اس
 لئے کہ حکومت نے اسے کچھ میری زمین سے حصہ دے دیا ہے۔
 کس نے بتایا ہے اسے کہ وہ اب کہیں نہیں رہا؟ حکومت نے اس
 کی ذات تو نہیں بدلی؟“
 ”یہ تو اسی منشی نے حضور! آج نے جواب دیا۔ ”پتواری
 سب کو بتا گیا ہے کہ نیا قانون بن گیا ہے جس کی رو سے ان زمینداروں
 کے اب تم مالک ہو۔۔۔۔۔ اب تم کسی زمیندار چاکر نہ رہو گے



راول گارڈ

ہائی کلاس انفلشنز۔ سٹیش اور ٹائی۔ خصوصی قسمیں

لاکھوں لاکھوں ٹائی خوبصورت ڈبلوں میں

سول ایجنٹ۔ بی بی وی مائلنڈ اینڈ ٹیکسٹ

بڑے آندھرا پردیش۔ متصل دیوڑی کمال خان بیگم بازار حیدر آباد۔ آرڈر کے وقت اخبار شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے۔

مزارع نہیں ہو.....

”پٹواری نے.....“ اس نے دانت پس کر کہا۔
”پٹواری جس کا سارا اقدان کل تک میرے دانتوں پر تیار ہوا،
جس کے بچے پر عید پر میرے شے جوئے کپڑے پہنتے رہے۔“ لیکن
پٹواری منشی اب وہ پٹواری نہیں رہا حضور! آج نے کہا۔
ہم نے اسے پانچ سیر گڑ دیا تھا۔ اس نے نہیں لیا۔ کہتا تھا
اب سب کام مفت کیا کرو نکلا۔ اس نے سب کے نقشے مفت
بنائے ہیں۔ صرف دو دو پیسہ تھا اس نے.....“

دہلی کے سہائے جھک گیا۔ اس کی آنکھیں لال
سرخ ہوتی چلی گئیں۔ چونٹ کھینچا۔ لیکن کچھ کہ نہ سکے۔
اسے یوں دکھا جیسے ٹانگیں اس کا بوجھ اٹھا رہیں گی۔ اگر آج
بلی نہ پڑتا تو شاید وہ کانپ کر گر پڑتا۔

”وہ لڑکا بستہ حسین ہے حضور!“ آج نے کہا۔
”یہ تو غریب مزاج کی بیٹی لیکن عقل و صحت سے شہزادی معلوم
ہوتی ہے۔ لوگوں نے اس کے ساتھ ایک قصہ جوڑ دیا ہے۔ اسی
نے غریب مزاج کا بیٹا شرف کے ساتھ شادی نہیں کرتا۔“

”گویا وہ لڑکا بدنام ہے!“
”جی سرکار! ایک آدمی ہے جس کے ساتھ لڑکی....“
”نکون ہے وہ آدمی؟“ اس نے شکست خوردہ سے
نقص سے پوچھا۔

”وہ حضور! جناب کاٹک کھایا ہے۔ کیسے عرض کروں!
معافی چاہتا ہوں!“ آج نے نظریں اس کے پاؤں پر گھاڑ دیں
”کون ہے وہ؟“ اس نے اب کے پورے غصے سے پوچھا۔

”آپ کا بڑا صاحبزادہ.....“

جب اس نے اپنے بیٹے کا نام سنا تو اچھل کر بھاگا
قصے سے اس کے بچے کے دانت کھینچ لگے۔ چہرے پر آواز
میں بولا۔ ”کیا یہ قصہ سچ ہے آج؟“

”کسی قصے کا سچا ہونا ضروری نہیں ہوتا سرکار!“
آج نے جواب دیا۔ ”قصہ قصہ ہی ہوتا ہے لیکن یہ نامی ہو جائی
اور جب ایک قصہ غریب کی بیٹی کے ساتھ جوڑا جائے تو غریب
کسی ثبوت کے سچ مان لیا جاتا ہے حضور!“

”آج! تم جاؤ.....“ آج جانے لگا تو اس نے کہا۔
”اور سنو! بڑے صاحبزادے کو اور یہ بھیجتے جانا۔“

اس کا بڑا بیٹا اکرم خاں ایک صبیحہ کی چمچی پر آیا ہوا تھا۔
جب آج چلا گیا تو اس نے دو دریسے پیپل کی شاخوں میں لٹائیں
کاڑ دیں۔ پھر وہ پیپل کے ارد گرد پھیلے ہوئے خلا میں گھول گیا۔ اسے
یاد آیا کہ تین ہی برس پہلے یہ لڑکی اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ
اس کے گھر آئی تھی۔ اس کا باپ نوکری کی تلاش میں تھا۔
وہ کھیتی باڑی اور بل سے ناواقف تھا۔ لیکن اسے نوکری مل
ہی گئی تھی۔ اس نے اس مزدور کو ایک اچھی قسم کا چھوٹا دار
پیپل کے ساتھ کی چار ایکڑ زمین سے کر کہا تھا کہ ”وہاں کام کرو“
اور اس کے ساتھ ایک اور مزارع لگا دیا تھا تاکہ وہ بل چلانا
اور کھیتی باڑی کے دیگر کام سیکھ جائے۔ صرف یہی نہیں وہاں
نے انہیں ایک گائے بھی دی تھی اور لڑکی کے باپ کو کچا تھا
”یہ تمہاری بیٹی کیلئے ہے کچا گوشت دودھ پلانے رہنا اور اسے دھوپ
میں باہر نہ نکلمہ دینا“ اس وقت لڑکی کی عمر صرف تیرہ سال تھی

Manoharlal Balmukand

3-3-619 CHAPPAL BAZAR HYD. A.P.

• خالص خوشبودار ترسری بریانی کا چاول۔ اعلیٰ درجہ کا گھن پوری چاول

• خالص مسکہ کا گنی اور کرڑ کا عیدہ تیل ہم سے خرید فرمائیے

• نرخ کی واجیت اور آرڈر پر فوری سپلائی کرنا ہماری خالص خصوصیت ہے

لاچل بازار حیدرآباد۔ اب۔ پی

لاچل بازار

کھینوں میں میری راہ میں آگئی۔ نیلے ہتھکے تھے۔ سرکار چلی۔ کسی روز غریبوں کو بھی شکار کھلا دیکھنے نا، ابا جان وہ موصوم سہی لڑکی ہے، میں نے اسے ایک تھیر، ایک فاختہ اور دو کبوتر دے دیے۔ پرسوں میں پھر شکار سے واپس آ رہا تھا تو وہ پھر دستے میں ملی اور بھکاریوں کے انداز میں سکرائی۔ میں نے اسے چار پانچ پر تے دے دیے۔ ابا، ابا جان! اس سے ایک دو روز پہلے میں تمام کو گاؤں سے لوٹ رہا تھا تو وہ راستہ میں بیٹھی لی گئی۔ اس کے پاؤں میں سوج آگئی تھی اور اس سے چلا نہیں جاتا تھا۔ میں اسے اپنے پیچھے لے کر رہتا تھا یا پھر اسے دو اور چلنے پر کہہ کر اس کا پیچھا کیا نکلا ہے۔

”جاسا ہوں ابا جان! اگر ہم بچوں دہات کے مزدوروں بات کا تنگرا بنا دیا ہے اور ایک غلیظ سی کہانی پر طر پھیل گئی ہے۔ مجھے اپنی رسوائی کا ڈر نہیں۔ افسوس اس بات پر ہو رہا ہے کہ اس کا شکیرا اشتہر ہے اس سے بدظن ہو گیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ مزدوروں کی ساری بزدلی نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس لڑکی کا رشتہ مزدوروں کا کوئی گھر قبول نہیں کرے گا۔ لڑکی کا باپ صومو آئندہ دوتا ہے اور میری بیٹی کرتا ہے کہ میں لوگوں کو سمجھاؤں۔ میں نے سب کو سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ نہیں مانتے۔ بات کچھ عجیب نہیں لڑکی بس قدر خوبصورت ہے اس سے کہیں زیادہ بھولی بھالی اور پاک ہے، لیکن مزاح اپنے فیصلے پر قائم ہیں۔“

”دو کھینوں کا یہ بہت؟“ باب نے جھجکا کر کہا۔ میں سب کو یہاں بلاؤں گا اور.....

تیرہ برس تھی۔ نصف نازک کا تمام تر صحنہ اور رعنائیاں جیسے اس تیرہ برس کی لڑکی میں سمودی گئی تھیں۔ غلطی اور تہم نادر کسی بھی اس کے حسن کا کچھ نہ بگاڑ سکی تھی۔

جب میں نے اس مختصر سے خاندان کو نوکری دی تھی اس وقت آج اس کے ساتھ تھا۔ لڑکی کے چلے جانے پر اس نے بائیں آنکھ بند کر کے آج کو رازداری سے کہا تھا ”وہ منبری ابھی ہے اجو! اور آج نے اس کا ناگہن دہلنے ہوئے کہا تھا میں برس اور حضور! سرو کا پوٹا میں جا گیا“ اور اس کے مونٹوں کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک لمبی مسکراہٹ پھیل گئی تھی جس میں جانے کتنے سرو کے بونے مر جھائے تھے۔

اور آج وہ تین برس گزرنے کا انتظار کر رہی رہا تھا کہ مزدوروں نے اس کے لئے ہی بیٹے کو اس کے ساتھ دالیتہ کر دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ قصہ غلط نہیں ہو گا۔ باب کے سینے میں پیٹنے کے خلاف رقابت کی جھگڑا رہی تھی۔ جیسے اس نے اندر ہی اندر سمجھا لینے کا سر توڑ کوشش کی۔

”آپ نے بتایا ہے ابا جان؟“

اکرم خاں کی پریشانی آواز نے اسے پیل کے ارد گرد پھیلے ہوئے خلا میں سے نکال لیا۔ اس نے گھور کر دیکھا اور اپنے آپ میں آتے ہوئے اکرم سے اس قصے کے متعلق پوچھا۔

”ابا جان! یہ بالکل بے بنیاد ہے“ اکرم نے اسے بتایا۔ ”بات صرف اتنی ہوئی تھی کہ لڑکی میں لڑکیوں والی جھجک نہیں ہے۔ اس روز میں شکار سے لوٹ رہا تھا تو وہ

TEL:- GNEEGHAR

PHONE:- 4947

Dharamchand Agarwal

GENERAL MERCHANT.

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES, KARDI OIL, VANASPATI & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR. HYD. AP.

خالص گھی گیہوں میدہ۔ روایہ چاول۔ دہلیں کرڑا کاتیل اور ریفائن تیلوں کے شوکت اور حیدر بیوپاری

جیل بازار

دھرم چند اگروال جنرل مرچنٹ

جیل بازار

”مزارع کی بیٹی کو بیاہ لائے گئے، لیکن کی لڑکی کو میری بیوی بناؤ گے“
 ”اے ابا جان! میری بیٹی کے دس روز باقی ہیں۔ اس کے
 بھائی اور باپ کے ساتھ بات چے کر لی ہے، لڑکی بھی رضامند ہے
 میں اسے ساتھ لے جا رہا ہوں۔“
 ”اکرم!۔۔۔“ وہ غصے میں بولی لیکن کچھ کہ نہ سکا۔
 ”اے ابا جان! اکرم نے کہا۔ مجھے اس لڑکی سے محبت ہے۔“
 اس نے تفصیل پر ہاتھ رکھ دئے اور رسم جھکا لیا۔ اسے پہلی
 بار محسوس ہوا کہ وہ ساتھ برس جی چکا ہے اور اب بہت بڑھا
 ہو گیا ہے۔ اس کی تین بیویوں میں سے تیسری کی عمر بمشکل
 اکیس برس ہے۔ اکرم اسے تھامنے کو آگے بڑھنے لگا تو وہ
 تفصیل پر جھیک کر ڈھرا ہو گیا اور کچھ سیدھا نہ ہو سکا۔
 سوچ غروب ہو چکا تھا!؟ (داغ د)

”لیکن ابا جان! اکرم نے خود ہتھادی سے کہا۔“ آپ ایسے وقت کی بات
 کر رہے ہیں جو گزر گیا ہے۔ اب آپ ان مزارعوں کو اپنے فیصلوں اور
 خواہشوں کا انکار بنا سکتے ہیں۔“
 ”تو جائیں، جہنم میں حرام غور!“ اس نے یوں اطمینان سے کہا کہ
 جیسے اس نے فی الواقع تمام مزارعوں کو جہنم میں پھینک دیا ہو اور
 ان سے زمینیں چھین کر پھر اپنے قبضہ میں کر لی ہوں، بولا۔ ”میں
 جانتا ہوں وہ کتنی کج عزت اور غیرت والے ہیں۔ اکرم! غریب
 آدمی کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ عزت اور غیرت صرف ہمارے
 ہاں ہوتی ہے اور بچے کھانوں میں۔ تم اب آپس کچھ نہ کہو۔
 اگر وہ لڑکی تمام عمر کنواری رہتی ہے تو بھینے دو میں کیا؟“
 ”لیکن ابا جان! اکرم نے کہا۔“ وہ میری وجہ سے
 بدنام ہوئی ہے۔ اس کی سزا اس کی کیلی کو کیوں ملے؟ اگر اس کے
 جرم کا کیا ہے تو میں بھی برابر کا مجرم ہوں۔“

”تم ان مکہ والوں میں دلچسپی لےنا چھوڑ دو اکرم!“
 اس نے نصیحت کر کہا۔ ”ہمارے پاس کھل پانچھ ایکڑ اراضی رہ گئی ہے۔
 اس کے لئے دیا ہزار سے سترے تلاش کر لو اور اس لڑکی کے بچھڑٹ
 میں نہ پڑو۔“
 ”نہیں ابا جان!“ اکرم نے گہرا سانس لیا اور باپ کے
 سینے پر ہاتھیں گاڑتے ہوئے بولا۔ ”میں اس لڑکی کے ساتھ شادی کر رہا
 ہوں۔“

”کیا کھاتو نے؟ وہ یوں کانپتی ہوئی آواز میں بولا جیسے
 اس کا غمناک و منزہ مکان بنیادوں تک ہل گیا ہو۔
 ”میں اس کو بیاہ لاؤں گا ابا جان!“

قابل اطمینان

دودھ اور دھی

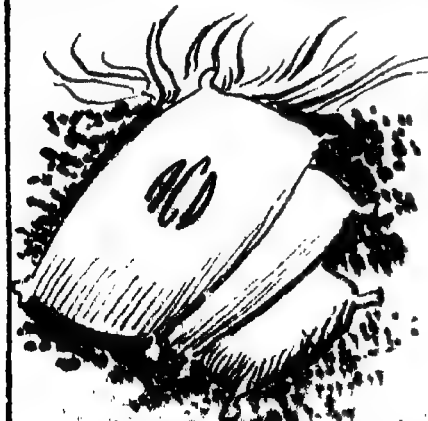
کا واحد مرکز!!

انڈین ڈائری فارم بھٹارہ بلڈنگ کالج پورہ حیدر آباد

A.C. CHAR COAL DEPOT.

کٹلہ دھچرا

آپ کو ہر وقت ملیگا



ہم سے ذہنی قیمت پر طلب فرمائے۔

قول کی گیارہٹی ہماری خصوصیات سے ہے۔

خریداری سے پہلے ڈوکمانا تو گرام دیکھ کر اطمینان کر لیجئے
 کوٹ خیریت بھی یہاں ہے۔

لے سی چار کواں ڈوکمنٹل پورہ دوو انا ترپ بازار حیدر آباد۔

جان گیری گن!

انتخابی سبھا کا اجماعاً صدارتی انتخاب اور اخباری نمائندے!

امریکہ میں ان دونوں اخبارات 'ریڈیو' اور 'ٹیلی وژن' اپنے وسائل پر قدرے بوجھ محسوس کر رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ایک طرف اتحادی جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہے جن کے متعلق خبروں اور معائنہ کی تشویشا شاعت کے بارے میں ان پر ذمہ داری ہے دوسری طرف صدارتی انتخابی مہم کے متعلق خبروں وغیرہ کی مسلسل فراہمی کا سوال ہے۔ نامہ نگاروں، ایمرہ میمنوں، ٹیکنیشنوں اور دوسرے لوگوں کو جو صدارتی امیدواروں کی زندگی اور نفس کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات فراہم کر رہے ہیں۔ ایک لحاظ سے زیادہ مشکل کام سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ امیدوار ملک کے بیشتر مقامات میں تقریریں وغیرہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ انہیں بھی ان کے ساتھ ساتھ کو منا پڑ رہا ہے اس لئے انہیں آمد و رفت کا ایک بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ کیونکہ انہیں سفر میں اپنا سامان بھی جگہ جگہ لے جانا پڑتا ہے۔ بعض اوقات انہیں محض اس لئے بھی طویل وقت تک کوٹنا پڑتا ہے تاکہ اگلے دن انہیں لانڈری سے کپڑے وصول کر لیں جائیں۔ نامہ نگاروں کو تو فوراً اپنی خبریں بھیجی پڑتی ہیں مگر وہاں پر بھی موقع ملتا ہے وہ اپنا ٹائپ رائٹر لے کر

مجھے جانتے ہیں۔ کبھی تو وہ اپنی گود میں ٹائپ رائٹر لے کر جاتا ہے۔ کبھی تو وہ اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اتحادی جنرل اسمبلی کے متعلق خبریں فراہم کرنے والوں کا کام آسان نہیں ہے ان کے کام کی جگہ مقرر ہے اور پریس، ریڈیو اور ٹیلی وژن کے نمائندوں کے لئے بیٹھے اور کام کرنے کے انتظامات ملنا نہایت اعلیٰ ہیں۔

بلاشبہ صدارتی امیدواروں کے علم میں پریس سیکرٹری بھی شامل ہیں جو اخباری نمائندوں کے لئے انتخابی مہم کی خبروں کی فراہمی کے سلسلے میں حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے رائٹنگ کے انتظامات میں تال میل پیدا کرتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر معلومات ہبیا کرتے ہیں اور تقریروں کے متن وغیرہ فراہم کرتے ہیں۔ بعض نامہ نگاروں کی ضرورتیں غیر معمولی طور پر خاص قسم کی ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب کوئی شخص ہفتہ نامہ صدر نکلسن سے سان فرانسسکو میں اپنی تقریر ختم کی تو ان کی پریس پارٹیا کا ایک ریکارڈ اپنے دفتر کو بھیجے گئے تھے نزدیک ترین ہوٹل کی طرف چل پڑا لیکن راستے میں وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑا اور اس کے ٹکڑے میں سوچے اٹھی۔ ٹائپ صدارت کے پریس سیکرٹری نے انہیں اٹھایا اور ہوٹل میں پہنچا دیا۔ وہاں ٹائپ صدارت کے جی ڈاکٹر نے اس کا فورا علاج کیا۔ یہ واقعی ایک بڑی خدمت تھی۔ اسی طرح صدارتی امیدواروں نے جو تازہ ترین دورہ کیا اس میں ایک سالہ نامہ نگاران کے ساتھ ساتھ ہرگز بوجھ نہ ایک ہفتے میں ۲۰ بڑے پڑاؤں کے اور تقریریں وغیرہ کیں۔ یہ پروگرام ہر ایک کے لئے مشکل تھا خواہ وہ امیدوار تھا یا جملے کا مضمون تھا یا ساتھ جانے والا نامہ نگار۔ لیکن انتخاب سے دن تک جس میں اپنی تاریخ ہفتے باقی ہیں اس کے سوا کچھ کوئی چارہ نہیں ہے۔ جن لوگوں کو ابھی تک سینئر کینڈیڈا

قطع

دیکھ لے تو گل بھی ہیں گلشن میں آج
شمع بھی جلتی رہی مدفن میں آج
جہولی ہو خالی کبھی ممکن نہیں
دانہ گندم بھی میں خرم میں آج

(آمد از نداری پابان)

وَلَطِيفُ مَسْئُورِ جَنَاقِ وَقَفْ

۱۔ اب مسعود جنگ وقف فائدہ سے سالانہ (۱۰۰) روپے کی مائیت کا ایک وظیفہ ایسے امیدوار کو عطا کیا جائیگا جو ریاستی حکومت کے حکمہ تعلیمات یا تلمذات علاقے کے کسی مسلمہ تعلیمی ادارے کے کسی ملکی نامزد گریڈ مدرس یا اہلکار کا (نوائین بمقابلہ) لڑاکا ہو اور جس نے امتحان اربعہ ایس۔ سی۔ مسعودہ مارچ سنہ ۱۹۷۷ء میں اعلیٰ نشانات کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہو اور جو اب تلمذات علاقے کے کسی کالج میں بی۔ یو۔ سی۔ میں تعلیم پورا رہا ہو۔ اس لئے ایسے امیدواروں کے مقررہ فارم برادر خواہش مطلوب ہیں جو نام تعلیمات کے بائس (۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۷۶ء تک پہنچ جانی جائیں۔ در خواستوں کے فارم نامہ تعلیمات یا در خواست رجسٹریشن افسروں یا ایجنٹس آف ٹولز اینڈ اسٹریٹس کے ذریعے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ (اطلاعات)

●۔ سانپ۔ ● بچہ۔ ● چھو ندر۔ ● چمہ اور دیوانہ کتا
خفا۔ اور لڑائی۔ ذہنی بیماری اور دوسرا درخشاں
نظر ہو گا وغیرہ کا۔

دعا سے علاج

سید ابوطالب موسوی

گهر کا پتہ :- ۴۴ - ۱۲ - کوئٹہ داراب جنگ یا قوت پور
دفتر کا پتہ :- علی براء دس پرانیہ ٹیڈ منظم جاسی مارکت

نائب محمد کو اساتذہ کیجئے کا موقع نہیں ملا تھا۔ انہوں نے
انہیں ٹیلی ویژن پر دیکھا ہے۔ ملک بھر کے اخباروں اور
رسالوں کے ایڈیٹروں کے نام مراسلات سے اس بات کا
کافی ثبوت ملتا ہے کہ عوام ہر امیدوار کا بغور مطالعہ
کر رہے ہیں۔ اور جو کچھ کہتا ہے اس کا جائزہ لے رہے
ہیں۔ دونوں امیدواروں کے متعلق ٹیلی ویژن پر زیادہ
رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ اور ان کی طرف سے دیئے جانے
والے دلائل پر عوام میں بحث ہو رہی ہے۔ اس سے بہت سے
لوگوں کا خیال بن گیا ہے کہ انتخابی سیم کے متعلق عوام کی کلی
چیپی بڑھتی جا رہی ہے۔ ٹیلی ویژن پر دونوں امیدواروں
میں ملاقات کا سلسلہ گذشتہ سو وار سے شروع ہو گیا
ہے۔ دونوں امیدوار اچھے مغربوں ہیں۔ ایک رسالے کی طرف
سے عالمی میں کانگریس کے اس راہنما کے رائے لکھی تھی جس
کے مطابق دونوں امیدوار اپنی اپنی پارٹیوں میں ٹیلی
ویژن کی سمجھوتوں کے طور پر بلند ترین مقام رکھتے ہیں۔
یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ بہت دل چیب ہو گا اور
ملک کے لوگ بہت بھاری تعداد میں انہیں ٹیلی ویژن پر
دیکھیں گے یا درہمے کر دونوں امیدوار انتخاب ہونے تک
مزید قین مار ٹیلی ویژن کے مباحثے میں شامل ہوں گے۔



مقوی اور دیانتین رکھنے والی
پنیر ایرانی سے اپنی جسمانی قوت کو
مضبوط رکھئے۔

حاجی لطف اللہ ہمدانی
۴۳۴۔ بازار فتحیاب خان
چنگیز پورہ۔ حیدرآباد۔

قطر

روز و شب دل میں ہوا تیرا یہ یارب کہنک || رات دن آتی ہے عیب یہ یارب کہنک
دیکھتے کہتے یہ کرب و بلا بابِ نجف || روز و شب ہوتی رہے دید یہ یارب کہنک

(آمدہ از مذہبی باغ)

ڈاکٹر ایمینوئل آر پیور

تحقیق علم اور امریکی معیشت ایک سائنسدان کا نظریہ

کا نظریہ - ہم وقتاً فوقتاً سمندر پار ملکوں میں ظاہر کی جانے والی یہ رائے سنتے رہتے ہیں کہ امریکہ کو اپنے دفاعی سامان کی تیاری کے اخراجات میں بھاری کمی کرنی پڑے تو اسے شدید اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ رائے اس مفروضہ کی بنیاد پر ہے کہ امریکہ کی خوشحالی کا دار و مدار اس کے سائنسی پیش قدمیوں پر ہے۔ اس لئے تحقیق علم ہماری معیشت پر اثر انداز ہوگی اور وسیع پیمانے پر ہے روزگاری پیدا ہوگی۔ ایسی آزاد اور مفروضہ جات آل مقامات میں بظاہر معقول معلوم ہوتے ہیں جو ہمارے سامانوں سے دور واقع ہیں اور بلاشبہ ایسے ہی دور افتادہ مقامات میں یہ سنے جانے میں یا اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے کشمکشوں سے ملنے والی ہماری پچھلے اقتصاد کی زندگی سے براہ راست تعلق ہے یہ ہونا کہ شکیبیاں درحقیقت کوئی بنیاد نہیں رکھتی تھیں۔ تاہم مجھے یہ نظریہ کہ تحقیق علم سے امریکہ میں فلاحی قوت پیدا ہوگی اس قابل معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کچھ بحث کی جائے تو اس کا مقصد غلط فہمی دور کرنا ہی ہو۔ اور ایک ایسے شخص کے طور پر جو کئی برسوں سے سائنسی تحقیق و مطالعہ اور سرکاری و غیر سرکاری کاموں - فوجی اور غیر فوجی مقاصد میں - مصروف رہا ہو میں سائنسی اور انجینیری انسانی قوت کا اصطلاح میں

اس نظریہ پر بحث کروں گا۔ جو آج بہت حد تک دفاعی سامان کی تیاری میں مصروف ہے۔ اگر ہم ایسے سامان کی تیاری بند کر دیں تو کیا وہ سائنسدان انجینئر اور ماہر ہیکار ہو جائیں گے جو اب دفاعی کاموں میں مصروف ہیں؟ اس کا واضح جواب ہے "نہیں" کوئی بھی شخص جو امریکی معیشت ہماری سائنس اور ہماری ٹیکنالوجی کی قوت متحرک کر سکتا ہو اس سے برعکس سوچ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دفاع اور اسلحہ سازی کے شعبوں میں ایسے لوگ کام کرتے ہیں جن کی قابلیتوں اور صلاحیتوں کی غیر فوجی کاموں میں سخت ضرورت ہو قہرے۔ کارخانوں، یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں وغیرہ کہ آپ جہاں بھی جائیں تو وسیع کی ضرورت کا مشاہدہ کریں گے۔ سائنسی لیبارٹریوں کی ضرورت ہے اور تحقیقی ٹیکنالوجی کے نئے نئے شعبوں کی کھوج کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ لیبارٹریوں بنانے اور ان میں کام کرنے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے نئے شعبوں کی کھوج کرنے کے لئے انسانی قوت کی کمی ہے۔ غیر فوجی اداروں میں خواہ انہیں حکومت ملائی ہے یا نہیں انسانی قوت کا کما ہے کیونکہ دفاعی ضروریات کی وجہ سے وہاں کمی ہی ہوتی ہے۔ اگر اسلحہ سازی بند ہو جائے تو ایسی انسانی قوت کی کمی کسی حد تک دور ہو جائے گی گو وہ مانگ کو دیکھتے ہوئے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس کی دوا ہم دوہہ ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلحہ سازی اس وقت ہماری کل ملکی پیداوار کا محض دسواں حصہ ہے۔ یہ پہلی وجہ ہے۔ دوسری وجہ ہے غیر فوجی اداروں میں سائنسدانوں اور ماہروں کی بڑھتی ہوئی مانگ۔ آئیے ہم مختصراً امریکی صنعت کی زیادہ تر ضروریات کا جائزہ لیں۔ یہ ہماری بہت سی صنعتوں - بلاشبہ ہماری

قطع

راحت قلب و جگر آج یہ دہندگان رہے
کھتا جاتا ہے ہی حب و ملن آئے عثمان

(آمد از ندری بلخ)

ذائقہ بادہ رنگیں کا عجب قند میں رہے
بانی ملک دکن بھی تو سمر قند میں رہے

لنڈن میں دفتری سازوسامان کی عظیم نمائش

ایک اطلاع منظر ہے کہ لندن میں ۳۰ اکتوبر سے دفتری سازوسامان کی ۸ مہینہ کی نمائش شروع ہے۔ دفتری سامان تیار کرنے والی برطانوی صنعت نے اتنی بڑی نمائش سے کچھ منفرد چیزیں کی تھیں۔ دفتری سازوسامان کا کاروبار کرنے والوں کی انجمن کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ برطانیہ اس وقت دنیا کے ۵۰ فیصدی ملکوں کو دفتری سازوسامان سپلائی کر رہا ہے اور کہ برآمدات میں شری تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ نمائش میں جو کہ ۱۲ اکتوبر کو قلم ہوگی کئی قسم کی اضافی چیزیں کی گئی ہیں۔ مثلاً کئی مکرے والی مشینیں، پرنٹنگ اور ٹیپو زنگ مشینیں، کچھ نئے والی سینیں، چیکوں پر دستخط کرنے والی سینیں وغیرہ وغیرہ۔

برطانیہ کی پینٹ اینڈ سٹری کے ماہر ہندوستانی دورہ

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی ماہر سٹری۔ ڈائٹلے جو گذشتہ ۸ برسوں سے اپنے ملک کی رنگ روغن کی صنعت میں کیمسٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں اس ماہ ہندوستان کا دس روزہ دورہ کر رہے ہیں جو صوف بہاؤ رنگ روغن کی ریسرچ اور تجارت سازی کی ترقیوں کا جائزہ لیں گے۔ نیز وہ متعلقہ ہندوستانی افسران کے ساتھ اس میدان میں برطانیہ کی حالیہ ترقیوں پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ ہندوستان میں مسٹر ڈائٹلے نئی دہلی، اوڈی اور کلکتہ جائیں گے۔ اس کے بعد وہ مشرق بعید اور آسٹریلیا کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔

بہت سی انفرادی فزموں کے متعلق۔ سچ ہے کہ ان کی تعداد زیادہ تر اکھٹا کرانہ معلومات پر ہے۔ جو سائنس نے مہیا کی ہیں۔ اور ان نئی مصنوعات پر بھی ہے جو فنی ترقیوں اور دریافتوں کا نتیجہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صنعت مجموعی طور پر سائنسی اور انجینیئرنگ سرگرمیوں کے ٹیکنیکل عمل میں اضافہ اور نئی ایجادوں اور ترقیوں کی فہم کے لئے زیادہ سے زیادہ رہنمائی دے رہی ہے۔ ایسی توجہ دہی ہماری صنعت نشوونما پا رہی ہے اور ساری معیشت کی ترقی ہو رہی ہے۔ فنی ضروریات نے اس توجہ پر جو پابندیاں عاید کر رکھی ہیں اگر وہ نہ ہوتیں تو صنعت کی ترقی کی رفتار تقریباً بہت تیز ہوتی۔ سائنس، انجینیئرنگ اور ٹیکنالوجی میں مزید توجہ کی تحریکوں اور ضرورتوں کو تسلیم کیا جاتا ہے لیکن وہ تب تک پوری نہیں ہو سکتیں جب تک اعلیٰ ترین پائے پر ان کی قوت دہا سرگرمیوں میں معروف رہے گی۔

دنیا میں سب سے بڑا مسافر ہوائی جہاز

برطانیہ کی وکریز کمپنی نے سگریوی۔ سی نے جیٹ ہوائی جہاز کا ایک ایسا ڈیزائن تیار کیا ہے جو اسے دنیا کا سب سے بڑا مسافر ہوائی جہاز بنا دیگا۔ سگریوی سی نے ۸۶ فٹ لمبا ہے اور اس میں ۲۱۲ مسافر بیٹھ سکتے ہیں۔ نئے ڈیزائن کے مطابق اس کی لمبائی میں ۳۸ فٹ کا اضافہ ہو جائے گا اور اس میں ۳۲۲ مسافروں سے لے کر گاڑیوں تک آئے گی۔ یہ ہوائی جہاز فرینک فرٹ ٹافٹ کا جو "اورڈوم ٹایو بار" جیسے روٹوں کے لئے بہت موزوں ہو گا۔

قطع

لذت بادہ ترند کو پانی میں رہی
رنگ کہتا ہے قلم کا ہی حسن ناز سے آج
خوبی ذاکر کی سُو شرح بیانی میں رہی
خوبی بہزاد کی یہ خاکہ نمائی میں رہی
(آمدہ از ندی باغ)

جان کیری گن

امریکہ کا تعلیمی منظر

پچھلے دنوں جب گریجویٹ کی پیشوں کے بعد امریکی طلباء ۱۹۶۰-۶۱ء کے تعلیمی سال کے لئے اسکولوں میں واپس گئے تو بہت سے امریکی گھروں میں سیاست اور اولمپک کھیلوں کی بجائے اسکول ہی عام طور پر بحث کا موضوع بنے۔ امریکہ میں عام طور پر پیرڈے (مزدوروں کا دن) کے بعد اسکول دوبارہ کھلتے ہیں۔ جو ستمبر کے پہلے سہ ماہی کا سنا جاتا ہے۔ روایاتی طور پر یہ موسم گرما کا آخری دن ہوتا ہے کچھ اسکول اس سے پہلے بھی کھل جاتے ہیں۔ لیکن یونیورسٹیاں ستمبر کے آخری دنوں میں کام شروع کرتی ہیں۔ امریکہ میں آج جو جامع و یکجہ تعلیمی نظام پایا جاتا ہے اگرچہ اس پر تفصیل سے تبصرہ نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم اس میں کئی ایسی باتیں ہیں جن سے اس کے بعض دلچسپ پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ امریکہ میں کل کتنے طلباء ہیں؟ اس سے جواب میں اعداد و شمار کے مختلف تخمینے پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن تمام تخمینے کم کر دوڑ ۸۰ لاکھ کے آس پاس معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی ملک کی چوتھی آبادی سے کچھ زیادہ۔ طلباء کی بوماری تعداد ابتدائی اور ثانوی اسکولوں میں زیر تعلیم ہے جبکہ کالج اور یونیورسٹیوں میں تعلیم پانے والوں کی تعداد چالیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ تعلیم کے متعلق بعض نمایاں مسئلے کیا ہیں؟ محلوں امد اسکولوں کی کمی بہت دیرینہ ہے۔ اور وہ ابھی تک نئی ہوئی ہے۔ درحقیقت ہندوستانیوں سے نئے محلوں کو زور شور سے

ترسیت دی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر گذشتہ موسم بہار میں اپنی تربیت مکمل کرنے والے محلوں کی تعداد ایک برس پہلے کے مقابلے میں آٹھ فیصد زیادہ تھی۔ جہاں تک کولر کا تعلق ہے دوسری عالمی جنگ کے بعد ان کی تعمیر میں بھاری اماندہا ہوئے۔ آج کل جتنی سرکاری عمارتوں کی تعمیر ہو رہی ہے ان میں اسکولوں کی تعداد ۲۰ فیصد ہے۔ اور زمانہ مابعد جنگ میں بنے ہوئے اسکولوں میں ملک کے بچوں کی نصف تعداد جلد ہی تقسیم حاصل کر رہی ہوگی۔ آئندہ ساقدھی اسکولوں میں طلباء کا داخلہ بڑھ رہا ہے اندازہ ہے کہ اسی سال گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً ۳۰ لاکھ زیادہ طلباء اسکولوں میں داخل ہونے لگے ہیں۔ مایوس کن بات یہ ہے کہ کئی عمارتوں کی تعمیر اور مزید محلوں کی بھرتی نئے طلباء کے داخلے کے لئے مشکل کافی ہے بلکہ یہ حالت اتنی خراب نہیں ہے۔ تاہم اگر بعض اسکولوں میں طلباء کی بھرپور تعداد کو کم کرنا اور محلوں کی زیادہ تعداد سے اجتناب کرنا مقصود ہے تو اس کے لئے عظیم کوششیں جاری رکھی ہوگی۔ معلم سرکاری افسر اور عوام غور خانہ اسکول کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے جدوجہد کو کامیاب بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ جو ان مسئلوں کو حل کرنے کے سلسلے میں جاری ہے۔ نئے تعلیمی تکنیک کیا ہیں؟ جماعت کے نقشوں سے لے کر ٹیکر دینے کے طریقوں تک بہت سی تکنیکوں کا ذکر کیا جاسکتا ہے تاہم اس میں کوئی عجیب کی بات نہیں ہے کہ تربیت دینے کے متعلق بعض نئی چیزوں عوام میں بوماری مقبولیت حاصل کی ہے۔ اور ان میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ تعلیم کا پرچار بھی شامل ہے۔ آٹھیا وکس برس پہلے ٹیلی ویژن کے ذریعے کہیں کہیں تعلیم دی جاتی تھی۔ لیکن آج امریکہ میں ۵۰ تعلیمی ٹیلی ویژن چینل ہیں۔ نیو یارک شہر کی مائٹنگ ری سوسائٹی ٹی وی

قطع

کس طرف بادِ شمالی چل گئی | بوئے گل جامہ میں دیکھو گل گئی
کہتا ہے گلگیر یہ پیشِ لگن || شمع پروانوں کے آگے جل گئی

(آئندہ ہفتہ جاری باغ)

کی رفتار کیا ہے؟ اصل میں یہ سوال اس مضمون کے شروع میں اٹھایا جاسکتا تھا۔ بہر حال ۱۹۵۹ء میں بدانت عالیہ کے قیام کے بعد اسکولوں میں نسلی تعلیم کی ختم کرنے کے معاملے میں بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ ہمارے جنوبی ریاستوں میں جہاں روایتی طور پر سیکرڈ اور گورکے بچوں کے لئے الگ الگ اسکول قائم ہیں۔ نسلی اتحاد کی رفتار سست ہے۔ بہت سے اسکولوں میں نسلی اتحاد کا اصول علامتی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ اور کئی مقامات میں ناخوشگوار واقعات اور مزاحمت بھی عمل میں آئی ہے۔ پشت در پشت سے چلے آنے والے عادات و آئینوں کو آسانی سے بدلنا نہیں جاسکتا۔ اور مشکلات بلاشبہ جاری رہیں گی۔ تاہم اس معاملے میں مستحکم پیش قدمی ہوئی ہے اور تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نسلی اتحاد میں کشمکش اور تضادم کے مقابلے میں ہمیں زیادہ کامیابی ہوئی ہے اس سال اقبالیات کے علی غیبات خلا پر آشوب کشمکش سے نہیں آ رہے ہیں جہاں اب تک علی غیبات جماعتیں کسی واردات کے بغیر تھکی ہیں۔ جیسا کہ بعض لوگ شیگولی کرتے ہیں دوسرے شہروں میں تناؤ پیدا ہو سکتا ہے لیکن آئندہ برس ان شہروں میں بھی تشدد کی وارداتیں عہد نامی کی یادیں جاری رہیں گی کیونکہ وہ ملک و شہر اور میرا جنت سے کم از کم قبولیت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ایماندارانہ رائے رکھنے والے مشہر ہی یہ دلیل دے سکیں گے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ لیکن بہتر لوگوں کا بیان ہے کہ نسلی اتحاد دو دو میں آ رہا ہے اور مدتوں پہلے ہمارے ملک نے مساوات کی منزل کی جانب جو پھر پلا راستہ اختیار کیا تھا۔ اس پر مدد کامیابی سے بڑھ رہا ہے۔

میں حاید تحفینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً ۱۰۰ ہزار اسکولوں اور ۱۰۰ سے زیادہ یونیورسٹیوں میں نسلی یونین براہ راست تعلیم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ غالبہ برسوں میں ۱۰ لاکھ سے زیادہ طلباء اس ذریعہ تعلیم سے مستفید ہوئے ہیں۔ اگرچہ بہ اسکولوں اور معطلوں کی کئی کئی سوئیں کا پورا ہوا ہے۔ تاہم تعلیمی حکام اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ نسلی یونین معطلوں اور اسکولوں کے کام کو زیادہ موثر بنا کر ان مسائل پر قابو لینے میں مدد دے سکتا ہے۔ نسلی یونین معلم کے لئے ایک ہم ذریعہ ہو سکتا ہے اور آئندہ برسوں میں اس کا استعمال سوڈا تر بڑھتا جائے گا۔ والدین تعلیمی منظر میں کیوں کر آتے ہیں؟ بلاشبہ وہ ملک کے سرکاری اسکول نظام کے لئے شیکوں کے ذریعہ ہماری سرمایہ فراہم کرتے ہیں۔ اور مقامی اسکول بورڈوں کے نمائندوں کے انتخاب کے ذریعہ اس کے نظم و نسق کی ذمہ داری میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ لیکن والدین والدین اور معطلوں کی مقامی تنظیموں میں بھی شمولیت کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ ان تنظیموں میں شرکت رضا کارانہ ہے۔ اور وہ برسوں تک والدین اور معطلوں کے لئے ایک مشترکہ بات پر بات چیت کرنے اور مل کر کام کرنے کے لئے ایک نہایت موثر اور خوشگوار ذریعہ ثابت ہوئی ہے یہ مشترکہ بات ہے قوم کے بچے اور انہیں تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ۔ اس کام میں جو دل چاہی جا رہی ہے اس کے متعلق والدین اور معطلین کی ملکی کانگریس نے احتجاجی ورکشاپ میں بتایا ہے کہ ملک بھر میں والدین و معطلین کی تنظیم کے اراکین کی تعداد تقریباً ایک کروڑ ہیں ۱۰ لاکھ ہے جو گذشتہ برس کے مقابلے میں ۱۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اخیر میں سوال کیا جاسکتا ہے کہ نسلی تعلیم کی سے فائدہ

اللہ سبحانہ اعلیٰ کا ترنا اور ماحیا ذوق کا انبار

قطع

نہیں معلوم کہ قاصد یہ کہاں جاتا ہے
واپس آتا ہی نہیں وہ جہاں جاتا ہے
ہائے افشہ سر کہ رو کوں بھی تو کیسے روکیں
ہاتھ سے میرے بھی یہ سود و زیاں جاتا ہے
(آدہ از ندری بلخ)

جان ریڈ کلچرل اتاشی امریکی سفارتخانہ

امریکہ میں ہندوؤں سے متعلق کتابوں کی شائع

آج کل امریکی عوام ہندوستان کے متعلق کیا کچھ پڑھ رہے ہیں۔ کیا وہ ابھی تک شیروں کے شکار اور ہندو ہندوؤں میں جو برات سے مسیحیوں کے متعلق وہی پرانی رومانی داستانیں پڑھ رہے ہیں؟ میں نے پہلے ان مہینوں میں امریکہ میں ہندوستان کے متعلق شائع شدہ اہم کتابوں کا جائزہ لیا ہے۔ ان میں سے ایک کتاب "The Hindu Revolt in India" ہے۔ اس کتاب پر بھی ہلکے سے دور جھڑکا امریکی کتاب خانوں رومانی داستانوں کی نسبت غور و فکر کے ہندوستان کے مسئلوں اور حالات میں نیا دہ دلی چھپا ہوا ہے۔ ہندوستان کے متعلق تو یہ ایک درجن کتابوں کو ملک بھر میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ جن میں آٹھ واضح طور پر دنیا کی عظیم ترین جمہوریت کے مستقبل اور ترقی سے متعلق کہتی ہیں۔ ان میں سے چار ہندوستانیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور نیو یارک ٹائمز کی ریویو جیسے موثر رسالوں نے ان کی بڑی تعریف کی ہے۔

فرینک سورس کی دو کتابوں "India Today" (آج کا ہندوستان) اور "Revolt in Tibet" (تبت میں بغاوت) کا وسیع مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ یہ دو نگاروں نے تبت کے متعلق کتاب کی اہمیت اور اس کی بر وقت اشاعت پر زور دیا ہے اور مصنف کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس نے دفاعی کے متعلق جامع اور دستاویزی

ثبوت مہیا کئے ہیں۔ سیر ڈے ریویو میں ایک ہندو نقاد نے "INDIA TODAY" کی تعریف میں بڑی اہمیت دے کر لکھا ہے۔ مولانا آزاد کی ایک کتاب "India Wins Freedom" بھی اس کے نام سے اس میں شائع کی ہے اور اس کا دیباچہ ٹوٹی فشر نے لکھا ہے۔ اس کتاب نے ہندوستان کی مانند امریکہ میں بھی کافی دلچسپی اور قدرے نزاع پیدا کر دیا ہے۔ نیو یارک ٹائمز میں ایک تبصرہ لگا رہا ہے۔ رائے دیتے ہوئے کہ اس کتاب کا مطالعہ کے لئے پورے پس منظر کو جاننا ضروری ہے کہ اس سے ہندوستان کی تحریک آزادی کی تکنیکی داستان کے متعلق مفصل معلومات فراہم ہوں گی۔ ایک امریکی عالم سال بدو ورنے ہندو تہذیب کی کتاب "The History of India" کا مختصر ایڈیشن شائع کیا ہے۔ اس کتاب کا نام "A Short History of India" ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے کتاب کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ "یہ موجودہ صورت میں مشرق کی تاریخ اس امر کی متقی ہے کہ اسے وسیع پیمانے پر پڑھا جائے۔ یہ خوبصورتی سے آسان انگریزی میں لکھا ہے جس پر مشرقی تہذیب پر عبور رکھتے ہیں۔ جہاں یہ چوں کیلئے کافی آسان ہے وہاں بالآخر کو دعوت فکر دیتی ہے۔ امریکی معنوں نے بھی فائدہ کتابوں میں غور و فکر کے ہندوستان میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان میں ایسویکا ایڈریس کے ایک سابقہ نامہ کار ریڈنگ میسج سن کی ہندوستان کے متعلق ایک کتاب "The Most Dangerous Decades" شائع ہوئی ہے جس کا نام ہے۔ "The Most Dangerous Decades" بلاشبہ یہ خطرناک دس سالوں اور خطرناک مشرقی سن کی پرجوش بحث اس سوال پر مرکوز ہے

قطع

مصلحتیں و طرب آج سرشام ہوئی || وقت موزوں نہ بلا اس لئے ناکام ہوئی
بخت لذت بھی یہ کہتی ہے سُنو جا سے آج || بنتے بنتے بھی میں نے ناب عجب خام ہوئی

(آمدہ از ندی باغ)

حقیقی ہندوستان کے متعلق بہت کچھ جاننے کی ضرورت ہے لیکن اگر کتابوں کی جانب وسیع اُفتاب سے کوئی اندازہ کیا جائے گا تو سمجھنا چاہیے کہ لاطینی اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے کتابی پیش قدمی ہونی ہے۔

سالار جنگ نیشنل میوزیم لاہوری

حکومت ہند نے سالار جنگ نیشنل میوزیم لاہوری کی کتابوں اور فنی نسخوں سے استفادے کے قواعد میں حال ہی میں تبدیلی کی ہے اور انہیں نرم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ علمی تحقیق کا کام کرنے والے اصحاب اس مشرقی کتب خانے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ سالار جنگ نیشنل میوزیم لاہوری کا تمام اہل علم اور پوسٹ گریجویٹ طلبہ کے لئے جو تحقیقاتی کام سے حقیقی دل چسپی رکھتے ہوں کھلی رہے گی لیکن پوسٹ گریجویٹ طلبہ سے فو ایشن کی جاتی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ شعبوں کے صدور کے سفارش نامے پیش کریں۔ یہ کتب خانہ جمعہ اور حکومت ہند کی منسلک عام تعطیلات کے سوا ہر روز دن کے ساڑھے دس بجے سے شام کے پانچ بجے تک کھلا رہے گا۔ (اطلاعات)

خوشید رسلا

سروجنی دیوی روڈ سکندر آباد (دکن) فون نمبر (۶۵۵)

کینا ہندوستان کا اتحاد برقرار رہ سکتا ہے؟ یہ علاقائی اختلافات لسانی نژاد اور ایسے دوسرے مسئلوں پر غور کرتے ہوئے وہ ایسے جوابات دیتے ہیں جن سے قدرے ناامیدی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ (رسالہ کے شروع

میں دلنشینٹ شیمین کی کتاب

"Nehru - The Years of Power" شائع ہوئی جس میں اس امر کی عالم نے وزیراعظم ہندو کو خزانہ عین ادا کیا ہے اس طرح امریکی پروفیسر پال ایف یاد رکھی ہی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام "Gandhi on world

affairs" یاد رکھیے الفاظ میں گاندھی جی نے عدم تشدد

کی غیر کمال اور موثر تشریح کے ذریعہ جس میں امن کو

بہترین مقام حاصل ہے لیکن جو صداقت کا دھوکا دہی

دلائے نہیں ہے نیز ہندوستان اور دوسرے ملکوں

کے لئے ذمہ داریوں کو ہمایت کر کے بین الاقوامی

تعلقات کو بہتر بنانے میں بڑی مدد دی ہے۔ "مبادا

آپ خیال کریں کہ امریکی قارئین محض سیاسی نظریوں

کے متعلق ہی کتابیں پڑھتے ہیں یہاں بعض ایسی ادبی

کتابوں کا ذکر کر دیا گیا جو امریکی کتب فروشوں کے ہاں

دستیاب ہیں۔ اور جو زیادہ تر ہندوستانی مصنفین

کی لکھی ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر وید ہمت کی ایک کتاب

"Walking the Indian Streets" یہ ایک

ایسے نابینا نوجوان کے اُن تاثرات کا مجموعہ ہے۔ جو

دس سال کی غیر فاضل کے بعد وہ اپنے ملک میں دلہی

پر فاضل کرتا ہے۔ بھوانی بھوانی جاریہ سے ناول "A

Godess Named God" جو بڑی مقبولیت حاصل

ہوئی ہے۔ اور نقادوں نے اس کی بڑی تعریف کی ہے

اسی طرح روتھ جھادی لاکا کتاب

"The House" کی بھی بڑی تعریف ہوئی ہے۔ امریکی عوام کو

Holder کی بھی بڑی تعریف ہوئی ہے۔ امریکی عوام کو

قطع

میں چمن کو چھوڑ کے جا صبا کہاں
ہوتی ہے ہر مریض کو دیکھو شفا کہاں
مشکل ہے یہ کہ اسکی طرح ہو سکے کبھی
ملتا ہے خون دل سے بھی رنگِ جنا کہاں

(آئندہ ازندری باغ)

ہمیشہ استعمال کیجئے

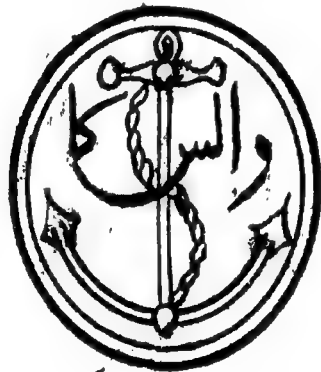


جو اپنے مخصوص ذائقہ اور تازگی کی وجہ ہر جگہ مقبول ہے
سول ڈسٹری بیوٹرس

الورسٹ ایکسپریز

جی۔ پی۔ او۔ لین حیدر آباد (۱) فون نمبر ۵۹۰۰
براہ کرم آرڈر کے وقت اخبار شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے۔

دوا
میدہ



سوچی
آٹا

ہمیشہ استعمال کیجئے

ایچ گاندھی اینڈ کمپنی

جی۔ پی۔ او۔ لین حیدر آباد (۱) فون نمبر ۵۹۰۰
براہ کرم آرڈر کے وقت اخبار شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے۔

نجات دلا سکتا ہے۔" — یعنی جادو سر پر ہرگز بول رہا ہے۔

ک چیف فیسٹر آندھرا پردیش نے زمانیا کر حکومت ہے روزگاری اور پریشانی کو دور کرنے کی ہر کھن کو شش کرے گی۔ — لیکن کب ۱۹۔

ک نئی دہلی میں قرض کی ادائیگی کے لئے غادی کے دن دو لاکھ روک لیا گیا۔ جس کی وجہ سے شادی ملتوی ہو گئی۔ — معلوم ایسا ہوتا ہے کہ قرض وصول کرنے والا شائلاک کی اسل ہے۔

ک دفاتر مقتدرین حیدرآباد کے لئے ہنوز جگہ کا انتخاب نہ ہو سکا۔ — بہتر یہ ہے کہ اب یہ دفاتر چاند پر بنائے جائیں۔

ک ریلوے پولیس کا بی گورہ ایک نومو لوو بچہ کی ماں کی تلاش میں ہے۔ جو فوراً شدہ بچہ کو ریلوے کیس میں چھوڑ کر چلتی تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نومو لوو بچہ کی ماں بچہ کے باپ کی تلاش میں تھی ہوگی۔

ک نئی دہلی میں دیپک کے بارے میں ایک مباحثہ ہو گا۔ — بیکار مباحثہ کیا کر



ک فرقہ واریت کو ختم کرنے کے لئے حیدرآباد میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ — لیکن ہماری رائے میں ملک سے فرقہ واریت ختم ہو جائے تو ساری جیل پیل ہی ختم ہو جائے گی۔ — سب سے کام کیا جو محبت کی روک ٹکی نہ رہی

ک مسز وجے لکشمی پنڈت کے ایک اندازہ کے بموجب اب تک میں ہزار ہندوستانی جلی پانچورٹ کے ذریعہ برطانیہ پہنچ چکے ہیں۔ — چلو ہماری حکومت کو بیس ہزار افراد کے روزگار کے معاملہ میں بے فکری ہو گئی۔

ک ہندو مہاسبھا نے ایک قرارداد کے ذریعہ حالیہ نہری پانی کے معاہدہ پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملک کی بد خدمتی ہے۔ — نہری پانی کا معاہدہ ملک کی بد خدمتی ہے اور مہاسبھا کا وجود ملک کی بد خدمتی ہے

ک اڑیسہ کے گورنر نے بیٹی میں زمانیا کر جمہوریت ناکام ہو چکی ہے۔ — مذہبی

قطع

ہر کسی کے واسطے دیکھو نمود و نام ہے بد شعاروں کے لئے بھی گرد و شیں آیام ہے چاہے اوسکو گذر عمر اپنی ہو کے شاد || واسطے مومین کے بھی تو مذہب اسلام ہے

(آمدہ از ندیری باغ)

صحیفہ برقی مشین پریس میں پبلشر (فٹن شیراز) دو ہفتہ وار چاند گھاٹ ٹیٹ حیدر آباد علا انڈیا سے شائع ہوا۔



77 J. L. D. D. D. D.

[illegible]

مختار

(۰۵)

۱۰۰

10

အိန္ဒိယ

64

1

۱۶۱۴

ضمیمہ

4

3

14.

4

[illegible][illegible][illegible]

١٠٠

[illegible]

زعمیرا ۷۱ لہجہ

سید و سید بن ابی طالب علیه السلام

لواء جو سر کے طرف سے || جوبہ قلم چھوڑ دینے کے
لواؤں نے تسمیہ بنیں | لواء سے نہ اتر رہا تھا

۹۹

- اے ایہا - غلام کریم کو سید

[illegible]

کے بعد خدمتی ہے۔ کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملک۔ لہذا افریقہ، اتر، وسط اور جنوبی امریکا اور ایشیا کے
 نئی دنیا کا معاہدہ ملک کی بد خدمتی ہے اور یہ ان کے لئے لہذا افریقہ، اتر، وسط اور جنوبی امریکا اور ایشیا کے
 مہاسیما کا وجود "ملک کی بد خدمتی" ہے۔ یہ لہذا افریقہ، اتر، وسط اور جنوبی امریکا اور ایشیا کے
 ایشیائی کے گورنر نے بھی میں فرید لہذا افریقہ، اتر، وسط اور جنوبی امریکا اور ایشیا کے
 جمہوریت نام کام ہو چکی ہے۔ لہذا افریقہ، اتر، وسط اور جنوبی امریکا اور ایشیا کے

[illegible]

جواب: ہر ایک کے لئے ایک ایک نسخہ ہے۔

ہر کسی کے واسطے دیکھو نوڈ

چاہئے اوسکو گدا عمرانی نہ دے بہرہ رکھ لے یہی براہ کھینچ

از این جهت که از آنست که همه را بچشمی است و هر چه را که می بیند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

مکتبہ اسلامیہ کراچی

မြစ်ဝကျွန်းပေါ်

وَقَدْ تَبَيَّنَ لِي فِي هَذِهِ الْبُحْثِ أَنَّ
وَقَدْ تَبَيَّنَ لِي فِي هَذِهِ الْبُحْثِ أَنَّ

59

(1701.77913)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران


۱۵۶۱۴

از این جهت که این کتاب را در این زمانه که در آن
بزرگواران و اولیای دین و اهل بیت علیهم السلام

[illegible]

مکملہ سیرت و بیوگرافی حضرت امام حسین علیہ السلام

(1945-1946)

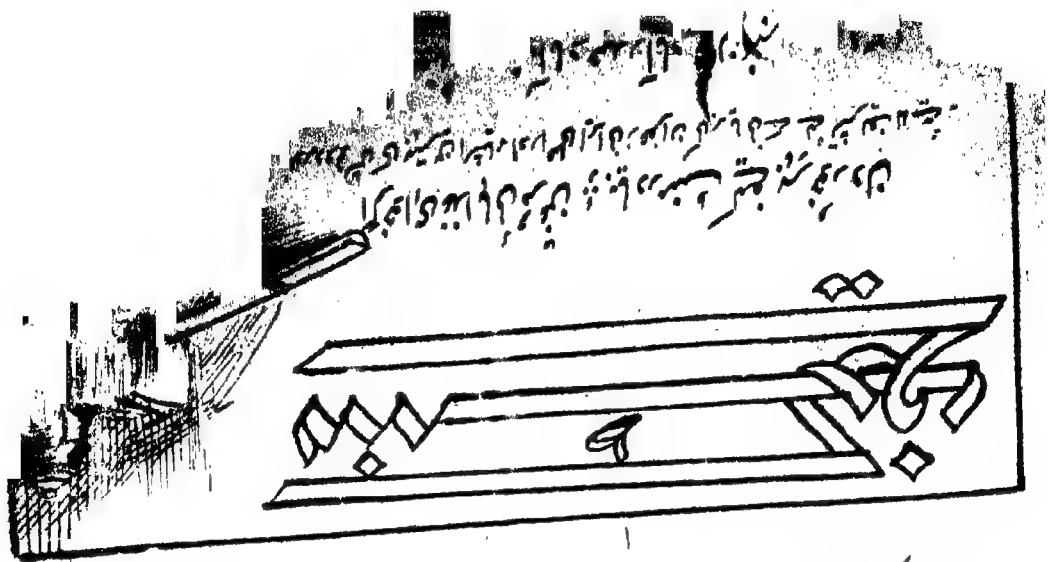
[illegible]

(1901.7.21?)

زیریں

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے

دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے
 دہائی کے تیرے گھر سے

چرخ

کے لئے ہے

وہ انتہائی نیکو اور فاضل شخص ہے۔
 اہل بیت پر صلوات

५।१।७

[illegible]

وہمیدہ

[illegible]

57

[illegible]

جیو لکچر

۵۰. شماره ۱-۱۱۱

[illegible]

۱۰۸

[illegible]

جواب: ۱۰. سنہ ۱۰۰۰ھ

برای این که در این کتاب

مسند احمد

وہم لہ

575



مجلس اول
در بیان احوال و حال
و در بیان احوال و حال

[illegible][illegible]

۹۹

۱۶۴۰

(درم لہجہ مہرہ)

۱۰۔ اُمّ المؤمنین

[illegible]

۱۰۹۹

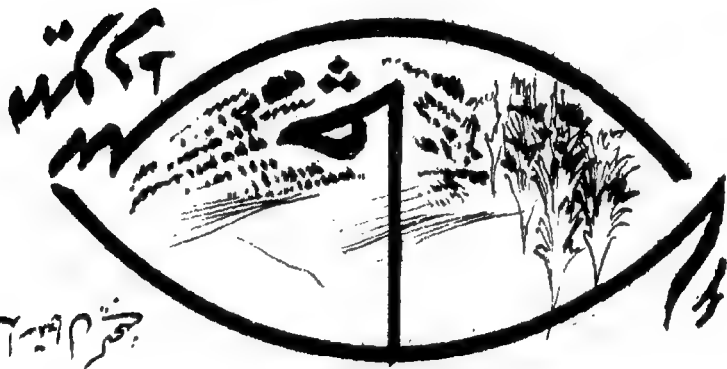
[illegible]

مجلس شریعت، تاریخ، و جغرافیہ

تیسری

سید ذبیحہ بخاری

جے ایم ایف سی، بی اے، ایم اے، ایم فیل، ڈی لیٹ، پی ایچ ڈی



محترم امیر ایف

(150/57577)

فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهَا كَهْفُ ثَلَاثَةٍ مِّنْ ذُرِّيَّتِهِ لَمَّا خَسَفْنَا بِهِنَّ الْبَارِئِينَ فَجَعَلْنَاهُنَّ آيَةً لِّلْعَالَمِينَ

(170. 12. 1953)

۱۰۸

[illegible]

سید محمد علی

سے کہیں وہ نہیں دیکھتا کہ وہ
 سے کہیں وہ نہیں دیکھتا کہ وہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰

[illegible][illegible][illegible]



1947

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

امام محمد باقر علیه السلام

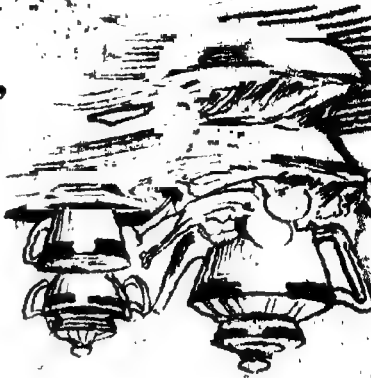
١٩

پیشہ

[illegible]

راجه پادشاه محترم
 در شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
 در ماه رجب
 در سال ۱۳۰۲
 در شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
 در ماه رجب
 در سال ۱۳۰۲

بختی لاله



در این شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
 در ماه رجب
 در سال ۱۳۰۲
 در شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
 در ماه رجب
 در سال ۱۳۰۲

در این شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
 در ماه رجب
 در سال ۱۳۰۲
 در شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
 در ماه رجب
 در سال ۱۳۰۲

در شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۳۰۲
 در ماه رجب
 در سال ۱۳۰۲

1947



553, 554, 555, 556, 557, 558, 559, 560, 561, 562, 563, 564, 565, 566, 567, 568, 569, 570, 571, 572, 573, 574, 575, 576, 577, 578, 579, 580, 581, 582, 583, 584, 585, 586, 587, 588, 589, 590, 591, 592, 593, 594, 595, 596, 597, 598, 599, 600, 601, 602, 603, 604, 605, 606, 607, 608, 609, 610, 611, 612, 613, 614, 615, 616, 617, 618, 619, 620, 621, 622, 623, 624, 625, 626, 627, 628, 629, 630, 631, 632, 633, 634, 635, 636, 637, 638, 639, 640, 641, 642, 643, 644, 645, 646, 647, 648, 649, 650, 651, 652, 653, 654, 655, 656, 657, 658, 659, 660, 661, 662, 663, 664, 665, 666, 667, 668, 669, 670, 671, 672, 673, 674, 675, 676, 677, 678, 679, 680, 681, 682, 683, 684, 685, 686, 687, 688, 689, 690, 691, 692, 693, 694, 695, 696, 697, 698, 699, 700, 701, 702, 703, 704, 705, 706, 707, 708, 709, 710, 711, 712, 713, 714, 715, 716, 717, 718, 719, 720, 721, 722, 723, 724, 725, 726, 727, 728, 729, 730, 731, 732, 733, 734, 735, 736, 737, 738, 739, 740, 741, 742, 743, 744, 745, 746, 747, 748, 749, 750, 751, 752, 753, 754, 755, 756, 757, 758, 759, 760, 761, 762, 763, 764, 765, 766, 767, 768, 769, 770, 771, 772, 773, 774, 775, 776, 777, 778, 779, 780, 781, 782, 783, 784, 785, 786, 787, 788, 789, 790, 791, 792, 793, 794, 795, 796, 797, 798, 799, 800, 801, 802, 803, 804, 805, 806, 807, 808, 809, 810, 811, 812, 813, 814, 815, 816, 817, 818, 819, 820, 821, 822, 823, 824, 825, 826, 827, 828, 829, 830, 831, 832, 833, 834, 835, 836, 837, 838, 839, 840, 841, 842, 843, 844, 845, 846, 847, 848, 849, 850, 851, 852, 853, 854, 855, 856, 857, 858, 859, 860, 861, 862, 863, 864, 865, 866, 867, 868, 869, 870, 871, 872, 873, 874, 875, 876, 877, 878, 879, 880, 881, 882, 883, 884, 885, 886, 887, 888, 889, 890, 891, 892, 893, 894, 895, 896, 897, 898, 899, 900, 901, 902, 903, 904, 905, 906, 907, 908, 909, 910, 911, 912, 913, 914, 915, 916, 917, 918, 919, 920, 921, 922, 923, 924, 925, 926, 927, 928, 929, 930, 931, 932, 933, 934, 935, 936, 937, 938, 939, 940, 941, 942, 943, 944, 945, 946, 947, 948, 949, 950, 951, 952, 953, 954, 955, 956, 957, 958, 959, 960, 961, 962, 963, 964, 965, 966, 967, 968, 969, 970, 971, 972, 973, 974, 975, 976, 977, 978, 979, 980, 981, 982, 983, 984, 985, 986, 987, 988, 989, 990, 991, 992, 993, 994, 995, 996, 997, 998, 999, 1000

27

ONE - 434

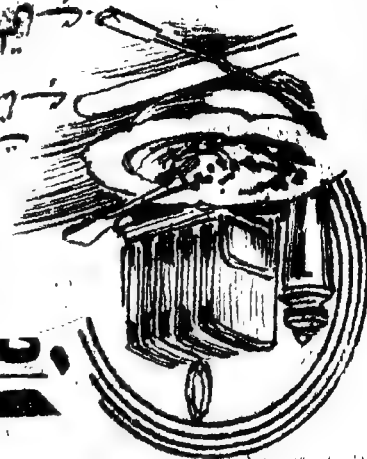
۱۱۱

10-11-68

3

4616. 1871

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

احساس برتری ہی بڑے کام کی چیز ہے ایک بڑا شخص اپنے آپ کو صرف بڑا ہی نہیں سمجھتا بلکہ بڑے ہی کا ذمہ دار ہوا کرتا ہے اور ہر چیز میں اسے تعقید و مہمت، براہ و الوں سے موافقت اور اس پر فرض ہو جاتے ہیں اور وہ ان فرائض کو انجام دیتے ہوئے ہر چیز کو جانتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیے کیونکہ برتری اسی میں ہے کہ کئی کی حاجت کو ادا کرے، کئی کو برتری ماننے کی خوشی کرے، صرف اپنے آپ کو پسند سمجھ کر کئی کو پسند و خواہ رکھنا برتری نہیں دیوانگی ہے

بہار و نوایا، ایک مرض ہے جس میں مریض اپنے آپ کو سب سے بڑا اور بہتر سمجھنے لگتا ہے مگر یہ ابتدائی حالت میں ہوتا ہے جب مرض بڑھ جاتا ہے تو مریض سب لوگوں کو اپنا دشمن سمجھنے لگتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ سب لوگ اس کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور اس کی ہلاکت کے درپہ ہیں، اس کی ابتدا احساس برتری سے ہوتی ہے اس طرح ایوانیہ کا مریض بھی اپنے آپ کو سب سے بڑا اور تمام خاندان اور دنیا کا دار سمجھتا ہے اور ہر دنیا میں جتنی برائیاں ہیں ان کے مستحق یہ سب جانتا ہے اور اس کا دم بگڑا ہوا ہے اور غیر درود رکھا وجہ سے پیدا ہوئی ہیں اس لئے خدا ہی یا دنیا کے لوگوں کو تباہی اور بربادی کا محض اس کے قتل کا وجہ ہے اور وہی اس کا واحد و سردار ہے اس لئے وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اس میں بھی وہی احساس برتری کا پایا جا سکتا ہے اور وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ بڑا تصور کرتا ہے گریٹرول میں بھی برتری والا رہتا جاتا ہے

ہندوؤں کی چھت چھات اسی احساس برتری کا نتیجہ اور گریٹرول کا احساس رنگ و نسلی ہی اسی احساس برتری کا منظر ہے، عربوں نے اپنے حساب کو ہم کتنا شرمناک کیا اور ایرانیوں نے عربوں کو خیر و شر و ستم و نیکواری کتنا شرمناک کیا اس طرح ہر قوم دو دوسرے سے برتر ہونے پر اصرار

کرتی رہی اور اب تک گزری ہے

ہندوؤں کا مسلمان اس احساس برتری میں درگتوں سے متاثر ہوئی مسلمانوں کو صاحبِ نعمت سمجھتے تو امیر بن جاتا ہے پارچہ دکن پر ان کا لانا نہ سمجھتے ہوا امیرانہ ٹھکانہ ہو جاتے ہیں اور جب یہ نقدی ختم ہو جاتا ہے تو بجائے طرز زندگی بدل کر از سر نو زندگی شروع کرنے کے بغیر بن جاتا ہے غیرت مراد بھیک مانگنے والا نہیں بلکہ آدک دنیا اور مرشد ہی مرید دنیا کا پرل میں شرم و بر جاتا ہے اور پھر وہی راگ رنگ شروع ہو جاتا ہے جس میں ایسی حالت میں بیرو مشرشد وفات پا جائیں تو خرید چوکنٹے ہی بنا کر نذر و نیاز شروع کر دیتے ہیں اور یہ صاحبِ بوسے بنانے لگتے ہیں چنانچہ اسی حالت میں کہ کوئی کچھ کر کسی نے بڑے سے کافر و کبد یا تاج و تیرا لش بن گیا ہے

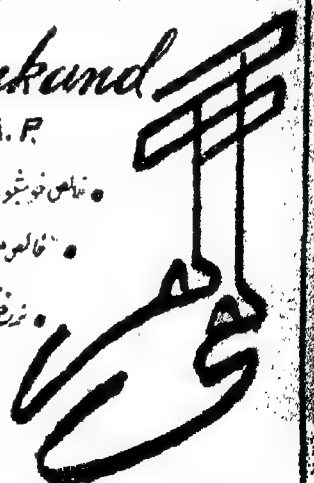
بڑھا تو امیر لگھا تو فقیر، مراد تو مراد اپنے تئیں جیتے ہوئے رہے ہیں اور آٹھ تھی ہو رہے ہیں یہ لوگوں کے احساس برتری کا جذبہ کی جھلک ہے تاج و تیرا کما میرانہ ٹھکانہ سے زیادہ مرشدانہ ٹھکانہ ہوتے ہیں اور یہ ایسی گویا جھلک ہے کہ بادشاہ آتے ہیں یا پوئس گدا کیو اسطے بعض امراض کی وجہ سے دماغ کا وقت ہو جاتا ہے اور انسان جنوٹا الجھتا اس ہو جاتا ہے، امراض ضیضہ، سر پر جوٹ لگنا، شلہ پیا دوسرے نشہ آور چیزوں کے استعمال سے ہلکی پی پیبھا ہو جاتا ہے مگر یہ بہ بیماریاں نہیں ضیضہ ہوتی ہیں بکتر فیصد ہلکی ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا دماغ سمجھ و عالم ہوتا ہے مگر ہلکی ہلکی ہوتے ہیں ایسے لوگوں کے دماغوں کا طبی معائنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ دماغ اور عقلی و عیزہ کے حدود اچھی حالت میں تھے مگر پھر بھی یہ ہلکی تھے، ایک بڑے ہلکی خالنے کے بڑے طراکٹر سے ان کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے نہایت صاف دماغ سے انکشاف کیا

Manoharlal Balmukund

3.3.613, CHAPPAL BAZAR HYDERABAD. A.P.

• تھیں خوشبودار، تری برائی کا چاول، اعلیٰ درجہ کا چھوڑی چاول
• خالص مسک کا گھی اور کرنا کا مسدہ تیل ہم سے خرید فرمائیے
• نزع کا دہمیت اور آرڈر فوراً سنبھال کر اپنا ہی ضروریت ہے

چل بازار حیدر آباد اے۔ پی



کرائے پالکی میں کبھی جہان سے وہ خود خامرے مگر حالت دیوانگی یہ لوگ
 نایاب شخصیت کے جذبے سے لطف الموز چہ تے رہ گئے ہیں
 ڈاکٹر لودھی بارہ سال سے زیادہ ہندوستان کے ایک بڑے
 پالکی خانہ کے ڈاکٹر رہ چکے ہیں اور ڈاکٹر خلیل بھی عتک جید آباد کے
 پالکی خانہ کے ڈاکٹر رہے ہیں یہ دونوں میرے دوست ہیں ان دونوں نے
 اپنے طویل تجربات اور اعصاب کے جوتیف نقصان و حکایات سنائیں ہیں
 انکا بخیر ہے کہ ان دونوں نے جیسے پالکی دیکھے ان میں سے بارہ فیصد
 خارجی امراض کی وجہ سے پالکی میں مبتلا تھے مگر ایسا ہی فیصد ریش خالی
 امراض اور جذبات نایاب شخصیت کے مریض تھے
 ہر ایسی شخص میں جو کسی اعلیٰ مریض یا غلی میں مبتلا ہو احساس
 کمزوری پایا جاتا ہے مگر احساس کمزوری کے مریض اپنے آپ کو مریض نہیں سمجھتے
 نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں کہ ہم قطعاً اس مریض میں مبتلا
 نہیں ہیں بلکہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا دماغی اور اعصابی کیفیت
 ہمارے آس پاس والوں سے بہتر ہے ان کا یہی جواب انکے احساس
 کمزوری میں مبتلا ہونے کا ثبوت ہے
 اگر آپ کسی شخص کو منور یا متکبر پائیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ
 احساس کمزوری میں مبتلا ہے اور یہ سمجھنا ہے کہ دوسرے لوگ اس کا کافی
 عزت نہیں کرتے اسکو ہیش نظر اٹھا کر دیتے ہیں اس لئے وہ اپنی
 اکثر فوں سے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ میں ہم چیز سے بہتر ہوں
 اگر کوئی شخص باتیں کرتے وقت ہاتھ پاؤں ہلکے اور بکھر
 کیا تو ایک شک کرے تو یہ سمجھ لیجئے کہ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے الفاظ
 مخاطب کو متاثر کرنے کے لئے کافی نہیں اس لئے وہ ہاتھ پاؤں کا مداور اپنے
 حرکات سکانت سے الفاظ کو مؤثر بنا رہا ہے
 ہر وہ شخص جو خود کو دوسروں سے برتر ظاہر کرنے کا عاجز

ہوتا ہے قطعاً احساس کمزوری میں مبتلا ہوتا ہے اور مختلف طریقوں سے اپنی
 مفرد ضرورتی ظاہر کرنے کے لئے حقیقی احساس کمزوری کو چھپانا چاہتا ہے پالکی
 اسی طرح بطور ایک بہت تدا بخیریت قاتل کو چھپانے اور اپنے آپ کو
 دماغ قاتل نہ ہونے کے لئے محسوس کرتا ہے
 احساس کمزوری رکھنے والا مصلح خاموش، غافل، دلچسپ اپنے
 آپ پر قابو رکھنے والا، پس ہوتا اور نہ کچھ پس ہوتا ہے چھپکے ہیں
 دنیا میں شکلات کا سامنا ہوتا رہتا ہے اور ان پر عبور حاصل کرنا پڑتا ہے
 اور ہم سب کو اپنا زندگی کے بہتر بنانے کی خواہش رہتی ہے اس لئے ہم سب
 ایک حد تک احساس کمزوری رکھتے ہیں اگر ہم محبت و اشتغال سے کام لیتے
 اور خالق زندگی کو بیش نور کیلئے اپنا انجیل پروردگار کو کھیل سنا ہوا
 کہنے کے قابل بنائیں تو گویا ہم نے اپنے احساس کمزوری پر قابو پایا اور
 دور کر دیا ہے
 کوئی شخص مجھ ذمہ دار نہ ہو اس احساس کمزوری میں مبتلا رہنا نہیں
 چاہتا وہ خود بے چین اور مضطرب ہو کر اپنے آپ کو اس کیفیت سے نکالتے
 کی پوری کوشش کرتے ہیں اس کی کوشش کے طریقے ایسے ہوتے ہیں جو اسکو
 کامیاب ہونے میں دیتے اس کی کوشش یا اصول برقیات اور مسلم اس کے
 اسے ناکامی لیبھ ہوتا ہے اور وہ اس ناکامی سے متاثر ہو کر اپنے
 آپ پر جذبات برتر کا مسلط کر لیتا اور خود کو اس سے مست و سرکش
 بناتا ہے اس طرح کے جذبات کمزوری بڑھتے ہی جاتے ہیں اور وہ برتر قدم
 پر اپنے نفس کو دھوکہ دیتا جاتا اور اپنے کمزور دماغی ناکامی کا دوسرا
 دوسرا دور کو ظہور کرتا ہے مگر یا غافل والوں پر یہ حکومت شروع کر دیتا
 اور پھر کسی نشہ کا دوا ہو جاتا اور اس طرح اپنے جذبات پر قابو پا جاتا
 ہے بالآخر یہ جذبات ہم اور ضبط بن جاتا ہے
 جب کسی شخص کے مات کوئی ایسا مسلک پیش ہوتا ہے جو مسلسل

TEL:- GHEEGHAR
PHONE:- 4347

Dharamchand Agarwal

GENERAL MERCHANT

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES,
 KARDI OIL, VANASPATHI & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR HYD. A.P.

خالص گھی، گیہوں، میسہ، روا، چاول، دالیں، کڑی لٹکائیں اور ریغائن تیلوں کے ٹھوک اور

چٹائی ہو یا مری

دھرم چند اروال جنرل مرچنٹ

ہندوستان

کرنا کہ وہ اپنے آپ میں قابیلیت یا صلاحیت نہیں پاتا اور اپنی کمزوری کو محسوس کر کے وہ اپنی عاجزی کا اظہار کر دیتا ہے تو اس وقت خود بخود اس میں احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے

جو کہ جذبات کمزوری سے اندر دلی برجان اور بھیجی پیدا ہو جاتی ہے اسے اس کیفیت کو دور کرنے کے لئے ان ایک توفی کرنے والا جذبہ برتری پیدا کر لینا ہے لیکن اس سے اصل مسئلہ یا مشکل کے حل کرنے میں اسکو کوئی مدد نہیں ملتی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مبتدعا کا یہ بیکار جذبہ اسکو زندگی سے دور کر کے فضول اور غیر مفید راستہ پر لٹکا دیتا ہے اور وہ یہ شکلات اور سائل کو پس پشت ڈال کر اپنا دائرہ عمل محدود کر لیتا اور اپنی شکلات پر قابو پانے کے بجائے شکلات اور سائل کے ڈوسے دن سائل ہی سے دور رہا گئے لگتا ہے اور اپنی حرکات و سکنات اور عمل سے ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ شکلات کا سنا بول نہیں کر سکتا اسلئے وہ گمشدہ یعنی اختیار کر لیتا ہے بالآخر یہ کیفیت آئی غالب آ جاتی ہے کہ وہ راستہ چنے اور چلک مقامات پر جانے سے بھی ڈرتا لگتا ہے اور فقط کسی کوسے میں بیٹھ جاتا یا بستر پر لیٹ جاتا ہے جبکہ آخری صورت موت یا خودکشی ہوتی ہے کیونکہ ان ب زندگی کے سائل کو مل نہیں کر سکتا اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ ان معائب و آلام کا سنا بول نہیں کر سکتا تو وہ اپنے آپکو اس دنیا میں رہنے کے قابل نہیں مانتا

خودکشی میں ایک احساس برتری ہوتا ہے کیونکہ خودکشی ایک تمام کا انتقام ہے چنانچہ جب وہ زندگی کی شکلات کا سنا بول نہیں کر سکتا تو خودکشی کر کے اپنے آپکو ان شکلات سے برتر و بالا ظاہر کرنا چاہتا ہے اس طرح بڑھم خود وہ شکلات سے انتقام لیتا ہے

چوڑا ہے تو اسلئے الفاظ یہ ہوتے ہیں میں ایک نرم دل جس طبیعت کا ان لوگوں دنیا والوں نے مجھ سے ظالمانہ اور بے رحمانہ سلوک کیا اسلئے میں خودکشی کر رہا ہوں

حقیقت یہ ہے کہ احساس کمتری ہی انسان کو برتری دیتا ہے اگر انسان میں اپنی کمزری کا احساس ہو تو وہ لٹکے نہ پڑے، کوشش کرے، نر و جد کرے بلکہ جانور کی طرح زندگی گزار دے اسلئے یہ احساس ہی انسان کو انسان بناتا اور اس میں قوت عمل و کار کو روک دیتا ہے اگر اسے اور ہی احساس اپنے ماحول پر قابو پانے اور برتری حاصل کرنے پر موجود کرتا ہے

احصائی مریض کوشش سے جی چڑھتا اور پہلی ہی منزل پر تبت بار دیتا ہے ہر پہلو سے چھوٹی شکل اسے ہر لحاظ سے اچھے اور وہ ٹھک ہار کر بیٹھ رہتا ہے مگر مندرست، صبح، ادراخ، صبح، الفی، شخص جس میں زندگی ہو وقت زندگی کے ہر سائل کو کوشش اور محنت سے مل کر آتا اور اکیلے مشکل کو مل کر کے دوسری کیلٹ پڑھتا اور اپنا پورا کمر بڑھ کا رخ کرتا ہے اس طرح ہر مشکل اسکو آسان نظر آ جاتی ہے اور وہ شکلات کا خاتمہ کرنا ہر کامیابی کیا تھا آخری منزل پر پہنچ جاتا ہے اور نہ صرف اپنے سائل حل کر کے خود فائدہ اٹھاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے ایسا شخص نہ تو زندگی کے راستے میں دوسروں سے دست و گریباں ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں کے لئے نہ محنت کا باعث بنتا ہے اور دوسروں سے امداد و اعانت کا طالب بھی نہیں ہوتا بلکہ اپنی محنت اور خود اعتمادی سے اپنے سائل کی زندگی کو سجا جی جذبے کیا تھا مل کر لیتا ہے

ایسا شخص کسی سے بھی کام لیتا ہے تو معمولی کام بہتا اور دوسروں سے اعانت و امداد مانگتا بھی ہے تو بہت معمولی اور کامیابی کے بعد اس شخص کو جس نے ذریعہ بھی عود کی ہو بڑے سے بڑا معاوضہ



کیف پارک

جو ایگن کشمیر ہے یہ کیف پارک ہر ملک باغ کی تصویر ہے یہ کیف پارک

چورا باہلی چادر گھاٹ سڑک اعظم جاہی فون نمبر (۸۷۸)

لہذا کافوں، مغز مشروبات اور ذائقہ دار چائے کیلئے آئیے اور اپنے دوست احباب کو کھانا دہانہ کی دعوت دیجئے (معاذ اللہ)

محکمٹی اصلاح نظم و نسق

حکومت نے شری کے پاس - انتہت راسن آئی سی ایم کوکس مجلس وال کو محکمٹی اصول نظم و نسق کا رکن نامزد کیا ہے (د اطلاعات)

حیدر آباد ہاوزنگ بورڈ

حیدر آباد ہاوزنگ بورڈ ایکٹ ۱۹۵۶ء کے تحت ۱۹۵۶ء میں جو لاگو سے نافذ ہو جائے گا۔ صدر بورڈ کے عہدہ پر نیچے بتائے ہوئے اصحاب بھی مذکورہ تاریخ سے حیدر آباد ہاوزنگ بورڈ کے مکمل مقرر کئے گئے ہیں

(۱) شری ایس ارا ماراؤ صدر آفیسر آف سینیوئل جیرنڈ
صدر میونسپل کونسل - پراپورم ڈیپلٹمنٹ شری گوڈادری
(۲) شری کے - اچوٹا ریڈی ایم - ایل - اے ڈکٹر لولا
ایڈوکیٹ محبوب نگر

(۳) شری مخدوم محمد الدین - ایم - ایل - سی امدولگا
ماید رڈ - حیدر آباد

(۴) چیف انجینئر د عمارات وصحت عامہ حیدر آباد (د اطلاعات)

ریاستی اسمبلی کا اجلاس

آزاد پرنسپل جمیل پور کی دسویں سیشن ۲۲ جون کو شام ۵ بجے شہر جریلی ہال، بارغ عام، حیدر آباد میں طلب کیا گیا ہے (د اطلاعات)

دینا ہے چنانچہ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جس میں لگو ہی نے چونکہ لگو برہمن سے مدد لائی اسلئے لگو کو اسلئے ہوتا رہنے چاہیہ مال بنایا اور اسکا نام اپنے جزو نام کر کے لگائے دوام بخش دیا۔ ہا یوں لے نظام ستر کو اسکا معمولی مدد کے صد میں ایک دن کیلئے دہلی کا بادشاہت دیدی اور نظام ستر نے جام کے دوام (چترے کے کئے) جلاوٹے دور کیوں چاہیے اپور سٹ کی ہم میں کوئی ہنڈلے ایک کسی کو باپرداری کے لئے ساتھ رکھا اور جب رلور سٹ فچ ہو گیا تو کوئی ہنڈلے کیا تھ تن سٹلک بھی دنیا بھر میں مشہور ہو گیا

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم لا علی اور بے یقینی میں رکھے گئے ہیں چونکہ ہم مستقبل سے ناواقف ہیں اسلئے ہم ہر بات پر کام پر چہرے کے لئے جدو جہد کرتے اور کوکس و دو سے کام لیتے ہیں بعض دفعہ کامیاب ہو جاتے اور بعض دفعہ ناکام رہتے ہیں مگر کوکس کا سلسلہ جاری رہتا ہے اسطرح زندگی چارے لے لاتی ہے کتنی ہی بنادی گئی ہے اور ہمیں کام کرنے کے بیٹا رموانج حاصل ہو گئے ہیں اور ہم آئے دلی نت نے سائنس اور مشین پیدا کر لیئے اور زندگی گذارتے ہیں اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے عروج و کمال حاصل کر لیا ہے تو پھر غم اور ذوال شروع ہو جائیگا کیونکہ

فوارہ چول بلند شود سرنگوں شود

اسلئے ہمارا خیال اسکا یہ ہے کہ ہم جتنے بڑھتے جائیں اپنی بستی اور کھتر کا کوئی بھولیں اور یہ جان کر کہ ابھی ہم بستی ہی میں ہیں برتری کی کوشش کریں یہی زندگی اور صحیح زندگی ہے اور

گر یہ نہیں تو بابا وہ سب کہاں ہیں!

شیراز انٹر کلف انڈسٹریز پرائیمر اسلور

ہماتما گاندھی روڈ سکندر آباد اے - پی فون نمبر (۷۱۱۵) میں کبھی کھانا نہیں کھا یا ہے اور چائے نہیں پی ت تو آپ کمانوں اور جٹے کے حقیقی واقف سے واقف رہی ہیں، صحت اور قوت بخش غذاؤں، تفریح قلب و ذراغ مشروبات و آٹسکیم کا لطف پیراؤ نہ کیجیے ہی تفریہ و کراٹھائیے
مزہ دیات کا ہر چیز جاننے پیراؤ نہ اسلور سے واجہادام پر خرید فرمائیے!



آؤ خرا کے وزیر صحت ستر دھی۔ پی۔ ما جو نے فرمایا کہ
امراض کے انسداد پر آئین کو جدوجہد کرنا چاہیے
ٹیکس ہمارے خیال میں نامنفاذ اور غیر ریاست زیادہ
رشتہ تانی اور افراد پروری کی بجاری آؤ میں نے جو جکی تھا ہے



کئی ہندو لکھنؤ میں کھینچ پونانے ایک قرارداد کے فیصلہ
ریاستوں کی مزید تنظیم جدید یعنی مزید تعلیم و تربیت کی
مختلف کی۔
بعد از خرابی بعد از خرابی بعد از خرابی

روس کے دھمکیوں سے اتحادین ایک دوسرے کے قریب
ہو گئے
شاید اسی موقع کیلئے کہا جاتا ہے۔
خدا، شتر سے برا لکھتا ہے کہ خیر ادا ان باشند

بہی کی ایک تیک میں تین مٹی کے آئینوں نے دن دھار
ڈاکٹر ڈال کر ایک لاکھ روپے کے نوٹ کوٹنے
شری آچاریہ وینو بجاوے کو فوراً بھیج
روانہ کرنا چاہیے تاکہ ڈاکو اپنی ہتھیاروں کے ساتھ مقررہ نوٹ
بھی داخل کر دیں۔

ماہر شاپ سے کافی گورڈنگ ایک رجسٹر خط پہنچے میں
اٹھارہ دن کا عرصہ لگا۔
ہم سمجھتے ہیں کہ مذکورہ خط کچھ سے کے پاؤں کو
باندھ دیا گیا ہوگا

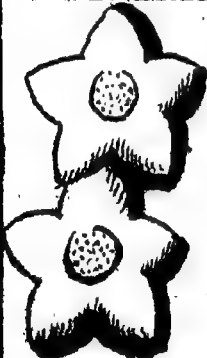
برمنگھم دو روزہ جلسہ متعلق کے دعائیہ واقعات منظر
عام پر آئے
لیکن اس تعلق بھی سے ہے آؤ ہر پردیش سے
تھی نہیں!

یوگنڈا میں ایک شخص کا ۱۱ برس کی عمر میں انتقال ہوا
میں ایک مذہب پوری ۱۰۴۰ ہویاں تھیں
اس معلوم ہوا کہ دراندازی عمر کا راز زیادتی
تعداد زمان میں پوشیدہ ہے

اپالیاں عسکر آغا پورہ کے ایک محفل میں بتایا گیا ہے کہ
وہاں ایک نا جائز سیدھی کا کپڑا ہے
پس معلوم ہوا کہ نا جائز سیدھی بھی ہوتی

کراچی میں گدا گروں کا سروے کیا جا رہا ہے
اس سلسلہ میں ملے ہتھوں پہ اپنی کرم کا
بھی سروے کیا جانا مناسب تھا

ڈرا لڈ مارگم اور ہم تائی کے بیٹوں ہندوستان
کے تعلق کو جلائے کی ایک ہم آؤ غار کیا ہے
معلوم ہوا ہے کہ در اس ہیں اس مائی گری



خالص میدہ کے خستہ نان
و شیر مال، تنوری روٹی
اور

دیگر اشیاء طہارت و پاکیزگی
کیا تھ تیار اور آؤ ریر
سپلائی کیے جاتے ہیں!!

حیدرآباد کی ایک صد سالہ

دوکان نان منشی حبیب

عربی قدیم حیدرآباد

علی کی معنوی پیغمبری سمجھا تو میں سمجھا
وہ فوری عشق کی وارفتگی سمجھا تو میں سمجھا
مناکرا آپ کو عثمان ہی کہتا ہے ہرگز نہ
کوئی بابِ بخت کی بندگی سمجھا تو میں سمجھا

شیراز

ایڈیٹر: سید مصطفیٰ ششیرازی مقام: اشاعت: چادرگھاٹ، حیدرآباد (۲) انڈیا

غزل

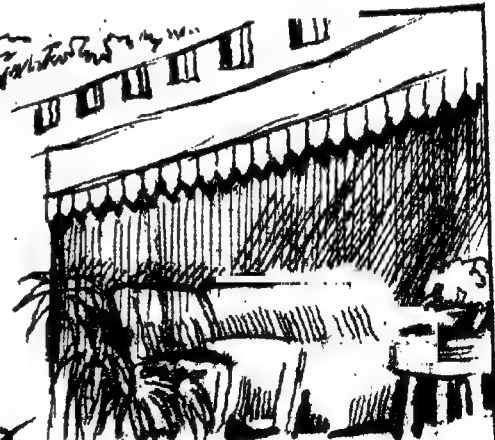
(مطلع) عجیب رنگ چمن میں نگلاب سے نکلا
مُرور و کیف بھی جامِ شراب سے نکلا
یہ کہتی جاتی ہے بادِ صبا بوقتِ خرام
چمن کا رنگ بھی مطروحات سے نکلا
جو کچھ ہوا تھا سہر کر بلا عدو کے سبب
عجیب رازِ نہفتہ کتاب سے نکلا
کہا تنک اپنی جوانی بھی ساتھ دے سکتی
کہ رازِ آبد پیری شباب سے نکلا
بہارِ نو ہی کہتی ہے آج بلبُل سے
چمن میں سبزہ بھی دامنِ خواب سے نکلا
چھانگاہ سے رہتا یہ آخرش کتنک
عجیب چہرہ زیبا نقاب سے نکلا
یہ کہتی جاتی ہے دیکھو تجسّس معنی
ہمیشہ منکثہ نادرِ حجاب سے نکلا

(مقطع) یہ کہتا جاتا ہے قرآن پاک لے عثمان
جہاں میں جادہ دیں بو تراب سے نکلا
(دلکش نغمہ)

جلد ۱۳
روز جمعہ
۱۴ جون
۱۹۶۰ء
۲
۲۱
ذی الحجہ الحرام
۱۳۷۹ھ
شمارہ (۳۲)

کرایہ پر حاصل کیجئے

• شادی بیاہ کے لئے شامیانے، فرنیچر، کراکری وغیرہ
• ایسٹ ڈراموں کے لئے ایسٹ ڈکوریشن کا قیام
• جلسوں وغیرہ کیلئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
• تاریخی اور شیشیل فیلڈ کیلئے بہترین فرنیچر اور اسٹاچو وغیرہ
علی برادر س پر ایویٹ لمیٹڈ - معظم جہاں مارکٹ



Ali Bros Pvt Ltd. PHONE NO. 5050

ہاشم علی پسر سابق ہریکڈ پر رشتہ دار حبیب (مقیم نذری باغ)

فرمایا اس لڑکے کی زوجہ جس کا نام اشرف بیگم تھا جو کہ اس وقت ایک بچی کی ماں ہے (اسکے قتل ایک دو اسکے اسقاط حمل ہوئے تھے) اور دکھاؤ میں وجہ ہے مقرر ۲۰ یا ۲۱ سالہ اور طبقہ شرفا سے ہے (علاقہ یسر) اسکے ساتھ اس کے شوہر مذکور کے تعلقات ابتدائی سے اچھے نہیں تھے جس کا ذکر نظام گزٹ یا شیراز میں آگیا ہے مگر افسوس ہے بلاوجہ معقول اس کا خلع ہو چکا جسکو کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ یہ اسکو چھوڑ کر جہاں ماہ تک نذری باغ سے چلا گیا تھا بلاوجہ جبکہ یہ عاقل تھی۔ اور یہ لڑکی اور اس کی بچی زیر سرپرستی نذری باغ ہے مقیم محلہ پرینڈر گھاٹ۔

خلاصہ یہ کہ اس لڑکے کے دماغ میں معلوم نہیں کیا سما تھا کہ یہ سمجھتا تھا کہ لڑکی کے قرا بتداروں کا پوزیشن اس کے باپ کے پوزیشن کے مائل نہیں تھا اس لئے وہ اس کے لئے سوزوں بھی نہیں۔ حالانکہ اگر اسکو سمجھتا ہوتا تو سمجھتا کہ بڑے بڑے درجے کے لوگوں کا آج انقلاب کا وجہ سے سابقہ پوزیشن ان کا باقی نہیں رہا تو اس کے بالمقابل ماؤ شہما کو کون پوچھتا ہے اس کے علاوہ آفرین ہے لڑکی پر (یعنی اس کی سابقہ زوجہ پر) کہ وہ عقد ثانی کرنے پر تیار نہیں ہے اور سمجھتی ہے جبکہ اس کے اور اس کی اولاد کے حقوق مندرجہ ٹرسٹ محفوظ ہیں تو پھر اس کو دوبارہ شوہر کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا زیر سرپرستی نذری باغ اپنی عمر بسر کرنا چاہتی ہے۔

اسکے علاوہ مجھے افسوس ہے کہ اسکی والدہ کا خیال بھی اسکی بیٹے کے جیسا تھا۔ حالانکہ یہ مقرر اور کئی اولاد رکھتے ہوئے ہر چیز کو صحیح روشنی میں دیکھ کر کام کرتی اور اپنے بیٹے کے خیالات کی اصلاح کرتی مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا اور اس واقعہ کو دیکھتے ہوئے مجھے امید نہیں ہے کہ کوئی شخص اسکو اپنی لڑکی دینے پر آمادہ ہوگا۔ اس قضیہ نامرغیہ سمجھتے ہیں اچھی طرح واقف ہیں اور انکو میری رائے سے اتفاق ہے۔ بہتر حال انسان کے مقدر میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے جسکو کوئی دوسرا روک نہیں سکتا کہ یہ شہر فی امور میں جو وقوع میں آکر رہیں گے چاہے نتائج میں اچھے ہوں یا برے اس سے بحث نہیں۔ آخرین مجھے افسوس ہے کہ ہاشم علی اپنی نادانی سے اپنی بی بیائی زندگی کو بگاڑ لیا۔

بقول۔ خود کردہ را غلابے نیست۔

مرقوم ۱۵ جون ۱۹۹۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

اکثر خانہ زادان نذری باغ لی زوجگان (کی صحت سمیٹھی ہوئی ہے بلکہ کثرت اولاد)

فرمایا اس گھر میں یعنی نذری باغ میں یہ (رکیاں بچوں کو دودھ نہیں پلاتی ہیں) بعد زچگی) اور نہ اپنے خانہ داری کے امور سنبھالتی ہیں۔ اسی وجہ سے چار چار دن کو ان کے مزاج بگڑتے رہتے ہیں۔ اور علاج معالجہ کا سلسلہ برابر جاری ہے اور ان کے چہروں سے بیمار نظر آتی ہیں۔ یہ کیوں تو جنے سے ان کو فرصت نہیں ہے کہ اس کا دور یعنی زچگیوں کا برابر جاری رہتا ہے۔ یا کلنگ میں دونوں رہنا پڑتا ہے۔ نظر برآں ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اگر اس کا سلسلہ بند نہ ہوگا تو پھر ان کے جانوں کی خیر نہیں۔ چنانچہ بعض وقت دیکھا گیا ہے کہ جنین کمزور ہونے سے یا تو حمل اسقاط ہو گئے ہیں یا قبل از وقت نہ چلی ہو کر تولد شدہ بچے فوت ہو گئے ہیں یا بال کے شکم میں فوت ہو کر پیدا ہوئے ہیں۔

الحق یہ حالات ہیں خانہ زادوں کے جو روؤں کے اور یہ چند سطور کس وجہ سے لکھا ہے تاکہ ریکارڈ پر یہ امور رہیں۔ باوجود ان کے شوہروں کو اعتنا دلانے یا جلد جلد مقاربیت سے دور رہنے کی تاکید کی گئی ہے مگر اس پر عمل نہ ہونے سے یہ خرابیاں پیدا ہیں۔ ایسی حالت میں خدا کو علم ہے کہ اگر اس وقت ان امور کا روک تھام نہ ہوگی تو پھر کیا کیا خرابیاں اور پیدا ہوں گی اور اوس وقت کف افسوس مٹنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا کہ معاملہ قابو سے باہر ہوگا۔ یہ رائے نہ صرف ڈاکٹروں کی ہے بلکہ سب زمانہ شناس اصحاب کی بھی ہے۔ وہ بھی عینی مشاہدہ یا حالات موجودہ کو دیکھتے ہوئے۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ ابھی سے یہ حالات پیدا ہیں تو آئندہ زمانہ میں کیا ہوگا اس کا علم بجز خدا دوسرے کو نہیں ہو سکتا۔ بس۔

مرقوم ۱۵ جون ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطع

کیسہ ہر کس زرد خالی شدہ جام از مہبائے تر خالی شدہ
مین چہ گویم کرد کہ سحر و فسون ز آمد مرده شجر خالی شدہ

(آمدہ از نذری باغ)

صفات ذاتی دو خانہ زاد سابق مختار علی وقادری علی

(پہلے مضمون شائع شدہ در نظام گزٹ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۶۰ء)

فرمایا اول الذکر اس کے چہرے سے بے وقوف نظر آتا ہے۔ حالانکہ اسکی عمر ۲۶ یا ۲۷ سال کی ہے۔ اور جسم لاغر ہے مثل پوست و استخوان یعنی گوشت ندامد۔ سو خرا ذکر ۲۵ یا ۲۶ سال کا ہے۔ مگر چہرہ سے محض نظر آتا ہے یعنی سو کچھ کچھ کامادہ بشرہ سے ظاہر نہیں ہے۔ حالانکہ یہ ہر دو ۵ و ۳ سال تک نذری باغ میں ہر کہ یہاں کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔ مگر اپنے خاندان میں سے جو نمٹروں کی چوکریوں کو دیکھ کر ان پر ایسے فدا ہوئے کہ دنیا و مافیہا سے غافل ہو گئے اور اپنے مفاد کو برباد کئے۔

فہم پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل انکی قیمت میں اوپنی زندگیاں نذری باغ کی نہیں تھیں۔ اس لئے اپنے ہاتھوں اسکو نقصان پہنچائے اس کے علاوہ مالک و آقا کے پس پشت ان کا نکاح کر لینا اس بات کی دلیل ہے کہ مرنی و مری پرست کو دھوکا دیا گیا۔ اور جب معاملہ ایسا تھا تو پھر ان پر کیا بھروسہ ہو سکتا تھا ہرگز نہیں وہ بھی وہ خانہ زاد جو آقا کی محبت میں رہتے ہوں۔ اس کے سوا ایسے چوکروں کے قول و فعل پر بھروسہ بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ صفات نیکو کے یہ حامل نہ ہوں۔ رہا انسان سے سبھو خطا کا ہونا کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے اگر ایسا ہوا ہے بھی تو اس کی اصلاح کرنی یا بگڑے ہوئے معاملہ کو سنبھالنے کی قابلیت بھی نہیں ہے۔ اس کو چھوڑتے ہوئے بعض خانہ زادوں کے قریب داروں کا بھی تصور ہے کہ اپنی اولاد کے معاملات میں بے ضرورت دخل انداز ہو کر ان کی بربادی کا باعث بن رہے ہیں۔ حالانکہ ان کو چاہیے تھا کہ ان معاملات سے خود کو علیحدہ رکھتے یہ سمجھ کر کہ ان کا اچھا بھلا نذری باغ سے متعلق ہے تو پھر کیوں یہ جاہد ملت اس میں کر کے اولاد کے معاملہ کو بگاڑا جائے۔ مگر جبکہ ہر دو ایک کشتی کے سوار ہوں تو وہاں کیا کیا جائے بجز کہنہ افسوس بکنے کے۔

مرقوم ۱۵ جون ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطع

ملا مردہ ہے یہ باؤ سحر سے | ہوئی مستی بھی ہے مہربانے تر سے
طفیل حیدر کرار اپنی | حفاظت ہو گئی خوف و خطر سے

(آمدہ از نذری باغ)

حصولِ زر کا عجیب و غریب طریقہ

فرمایا بعض اشخاص چاہے نظام کی سر و بس میں ہوں یا غیر ہوں۔ اگر ان کے لٹکے امتحان میں پاس ہو کر کسی فن کا تسلیم میں (سارٹیفکیٹ) حاصل کرتے ہیں تو ان کو بغرض نذر و سلام نذری بارغ لانا چاہتے ہیں یا لانے کی درخواست کیجاتی ہے۔ یہ محض اسلئے کہ چارٹیڈ سٹ سے ان کو شائد امداد ملے گی۔ یہ ان کا محض خیال خام ہے کہ ایسے چیزوں سے نذری بارغ کو تعلق نہیں ہے اور نہ اس ذریعہ سے کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔

لہذا بہرچند سطور بغرض اعلان لکھ کر طبع کر دیا ہے تاکہ ایسے لوگ غلط فہمی میں نہ پڑ کر ایسے بے سود کام کر کے اپنا مصیبت نہ اڑائیں بلکہ دیکھ سمجھ کر کام کریں۔ کیونکہ زمانہ پُر آشوب ہے

مرقوم ۱۶ جون ۱۹۶۰ء (جمعہ از نذری بارغ)

فون نمبر (۲۸۴۹)

گراڈاشن سیل

۱۹۶۰ء
لاحظہ اسباب ۱۷ و ۱۸ جون

بہ مقام موسیٰ بلڈنگ عابد روڈ تیارخ ۱۹ جون ۱۹۶۰ء
امرا آجیڈ آباد کی حیوٹ سیوں کا قدیم کلکشن

کیوریا سٹی قدیم مینا تقریباً ۵۰، عدد انگلش میکن ساخت ڈنرٹس و ہمہ اقام کی انگلش کراکری، سٹریٹ گلاس ویو، آکلی پی دیرکٹ گلاس کے اشیاء ریشہ آلات، ماربل اسٹیچور، برانز فیکس، ایرانی و انگلش قالین، بڑی بڑی شطرنجیاں، ہمہ اقام کی گھڑیاں، آہنی الماریاں و تجوریاں، الیکٹرونک فنان، انگلش ٹائپ رائٹرس کئی سو عدد کارچوٹی، آری اور کامدانی کام کی حکک و چار جٹ کی فیشن سارٹریاں ملودہ ازین ناچی گراچی کارخانجات کا فرنیچر اور اقام کے آرائشی نمائندگی اشیاء بلا قدر قیمت ہراج ہونٹے۔ جبکی وضاحت صرف ملاحظہ ہی بہ موقوف ہے

جے موسیٰ اینڈ سنس پائلر لونافائیٹ گورنمنٹ ایڈیٹریلک کٹرنز برارخ موسیٰ بلڈنگ عابد روڈ

ہو العلیٰ

دعائے خلافت پسندی باید || مومن گفت حدیث در مدوی باید
این چائے غافق و منکر و خائن نیست || این مسند شیر است اسدی باید

گفتہ سہ انسداد ۵۔ فدوی خانہ زاد مودنی

والبتگان پیشی مرزا دلدار علی خاں بنیرہ مستقیم الدلہ و دیدار النساء بیگم

(آئندہ از نثری باغ)

مردوم ۱۵ جون ۱۹۶۰ء

الْبَسْمُ وَالْإِمْوَنُ وَالْأَلَا

ختم غدیر

گر شیخ بہ موم و پنجگانہ نازد || مونی بہ اصول صوفیانہ نازد
شہم کہ نہ قید این و آن سہت آزاد || بر ختم غدیر و الہسانہ نازد
(نہ خان) (آزاد شہر)
گزرا بندہ اہقرتہ کاظم حسین قمر نادی

(آئندہ از نثری باغ)

۱۸ جون ۱۹۶۰ء



کوئلہ و چورا

آپ کو ہر وقت ملے گا!

ہم سے وابھی قیمت پر طلب فرمائیے

لے۔ سی۔ چار کول ڈپو منتقل ہمدرد و خانہ ترب بازار میسر آباد

ازالہ غلط فہمی و اظہار حقیقت حال

فرمایا نذری باغ میں جتنے متاثر خانہ زاد ہیں آئندہ ان کا بعد وفات موجودہ زوجہ عقد ثانی نہیں ہو سکتا کہ ہر ایک کو اس وقت متعدد اولاد موجود ہے۔ لہذا اس کے دیکھتے ہوئے کوئی شخص، بچی لڑکی کو دینے پر آمادہ نہ ہو۔ دوسری طرف ہر زوجہ کے لئے عقدہ مکان یا عقدہ مقرر نہیں ہو سکتا کہ موجودہ مصارف اسی قسم کے بہت بڑے ہوئے ہیں جسکی روک تھام ضروری ہے اس کے سوا ان متاثر خانہ زادوں کی عمریں بھی عقد ثانی کے لئے موزوں نہیں رہی ہیں بوجہ اعطاط عمر و کثرت اولاد۔ لہذا ان کے چہروں کی سابقہ روفی میں اچھا خاصہ گھٹا آیا ہے۔ لہذا یہ امور ایسے ہیں کہ بغیر کافی غور و خوض مرقی و کسر پرست اندھا دہند کام نہیں کر سکتا۔ نظر برآں جبکہ اس مسئلہ کو صاف کر دیا گیا ہے تو سب متاثر خانہ زادوں کو چاہیے کہ حالات حاضرہ پر نظر رکھ کر نہ صرف کام کریں بلکہ حزم و احتیاط کو بھی طرز زندگی میں کم میں لایا جائے۔ تاکہ اپنی محنتوں کو نہ بگاڑیں بوجہ کثرت اولاد (یعنی اس سے غلط رہیں حتیٰ الامکان) یا جبکہ عقد ثانی چاہے کسی وجہ سے کیوں نہ ہو غیر ممکن ہوئے کا تعین نذری باغ سے ہو چکا ہے تو ہر چیز ان کے سامنے مثالی آئینہ موجود ہے اس پر غور کریں کیونکہ یہ اب کم سن بچے نہیں رہے ہیں بلکہ عمر بچہ ہو رہی ہے اور گھر دار والے بن چکے ہیں جو کہ خود ان کے بشروں سے ظاہر ہے۔ بقول عیان راجہ بیاں۔

نوٹ۔ فرمایا نذری باغ کی پروردہ لڑکیاں ہرگز خانہ زادوں کے لئے موزوں نہیں ہو سکتیں کہ ہر دو کی پرورش حد اچانہ رنگ میں ہوئی ہے یعنی لڑکیوں کی بھاری بھر کم گھر میں اور خانہ زادوں کی جھونپڑوں میں۔ جبکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہذا پیوند درست ہونا فریقین کا ضروری ہے۔ خلاصہ یہ کہ اُونچے گھر کی لڑکیوں کو لڑکے وہ ملیں جو کچھ نہ کچھ بہتر گھراؤں کے ہوں اور جن کی پرورش بہتر ماحول میں ہوئی ہو۔ ورنہ اگر ایسا نہ ہو گا تو پھر موزونیت ایک دوسرے کے ساتھ باقی نہیں رہے گی بلکہ فرق بین نمایاں ہو گا۔ اور کل ہے کہ اُس صورت میں زندگی دشوار ہو جائے نہ چاقی مابین فریقین ہونے سے۔ لہذا اس کی روک تھام ضروری ہے۔ اور دنیا کا مقولہ بھی صحیح ہے کہ جامہ فحل کو ٹاٹ کا پیوند سزاوار نہیں۔ تاکہ مال کپڑے کا نہ ہو۔ تاکہ بد نمائی نہ دکھائی دے بلکہ نظروں میں موزوں ہو۔ اور جو درست ہو۔

مرقوم جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

ضمیمہ مضمون شائع شدہ امروزہ در نظام گزٹ (متعلق متبادل خانہ زادان نڈری باغ)

فرمایا یہ بھی چیز اس وقت میرے پیش نظر ہے کہ وہ خانہ زاد جو کہ سین رٹ کو پہنچ کر متبادل زندگی کے قابل ہیں ان کا نمبر کب گھرداری کے لئے آئے گا جبکہ پڑانے (یعنی چند سال قبل کے) متبادل خانہ زادوں کی طرف مری و سرپرست کی توجہ ہے۔ حالانکہ ان کا معاملہ ختم ہو کر ایک اچھا خاصہ عرصہ گزرا ہے کہ ان کے اذوقے بھی ٹرسٹ میں مقرر ہو چکے ہیں اور کثیر الاولاد بن چکے ہیں جسکی وجہ سے ان کی معمول پر اثر پڑ کر دوجہ بچہ کشی حال سے بد حال ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف اسی مسئلہ کی طرف گورنمنٹ کی توجہ ہے کہ آبادی (یعنی مردم شماری) جو بڑھ رہی ہے اس کو کن کن تدابیر سے روکا جائے (یعنی BIRTH CONTROL) کا سسٹم قانونی طور پر نافذ کیا جائے۔

الحاصل انسان کو چاہیے کہ اپنی صحت کا بھی خیال رکھے جس پر زندگی کا دارومدار ہے۔ ورنہ اپنے ہاتھوں اگر اس کو بہادر کریں گے تو پھر اسکی تلافی ناکھ ہوگی۔ کیونکہ دنیا کا مقولہ ہے کہ جائے تو ہوتا ہے۔ دیگر فرمایا میری توجہ اب ان غیر متبادل خانہ زادوں کی طرف ہے جسکی گھرداری ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ اور یہ امیدواری میں آس رکھے بیٹھے ہیں کہ ان کا نمبر کب آئے گا۔ یا وہ غیر متبادل خانہ زاد جسکا بھی تک نہ اذوقہ ٹرسٹ میں مقرر ہوا ہے اور نہ متبادل زندگی ہوئی ہے۔ تاہم میرا خیال ہے کہ مری و سرپرست پر پھر کر کے اطمینان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کے سود و بہود کا خیال جب خود ان کے مالک و آقا کو ہے تو پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ ہر چیز وقت کے تابع ہے۔ اور اس کا خیال جب خود کرنے والے کو ہے تو پھر اس میں ان کی جدوجہد بے ضرورت ہے۔ بقول۔ خواجہ خود روش بندہ پروری دانہ۔

آخر میں فرمایا جن خانہ زادوں کو نڈری باغ کی پروردہ لڑکیاں دی گئیں تھیں تو وہ اس کو اپنے حق میں ایک نعمت سمجھنا چاہیے تھا۔ کہ یہ خانہ زاد ایسی لڑکیوں کے لئے سوز وں نہیں تھے جو چھوٹپڑوں کے تھے۔ لہذا اگر ان کو چھوٹپڑوں کی لڑکیاں دی جائیں تو ان کے لئے سوز وں ہوتیں۔ بقول۔ ہر تک ضرورت دارد

مرقوم ۱۰ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

گلاسٹنگ کی تسلیم پونہ میں

فرمایا یہ کیا چیز تھی مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ لہذا ایس۔ بی۔ ریڈی سے دریافت کیا تو انہوں نے اس کی تشریح کی۔ اور کہا کہ یہ مثل ایروپلین نہیں ہے۔ یعنی اس کا مشین نہیں ہے جو کہ اڑانے والے کے قبضہ میں ہو بلکہ یہ بے مشین ہے۔ جو صرف ہوا کے رخ پر مثل پتنگ اڑتا ہے (گلوبیاں بھی پتنگ کی ڈور اڑانے والے کے ہاتھ میں ہوتی ہے) یہ سنکر میں نے کہا کہ سید محمد ہادی از خاندان علی رضا مرحوم جبکہ میں اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ برسوں میرے ساتھ گنگ کوٹھی میں جبکہ میں یہاں تعلیم پاتا تھا ٹینس کھیلتا تھا۔ سید محمد ہادی ان کے لڑکے کو حشمت جاہ معتم مکان گاف اپنی صاحبزادی منوب کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا میں نے لڑکی کے باپ کو آگاہ کر دیا ہے کہ سید محمد ہادی کا بچہ یہ خطرناک تسلیم سے جب تک سنا رہا کش نہ ہو گا میں نسبت سے اتفاق نہیں کر سکتا جس کو کہ حشمت جاہ چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایسے خطرناک کھیل یا فن میرے افراد خاندان کیلئے موزوں نہیں ہیں۔ ورنہ دوسری طرف اگر اس مشغلہ کو ترک کر کے مجھے ہر طرح سے بچے کا باپ الطینان دلادے گا تو اس وقت مجھے جو کچھ قطعی جواب دینا ہے نسبت سے متعلق دوں گا۔ یہ معاملہ اس حد تک ختم ہو چکا۔

آخر میں فرمایا کہ یہ میری کم سن پوتیوں کا معاملہ ہے جنکی گھرداری ہونا ہے۔ لہذا مجھے یہ حیثیت برز خاندان ہر چیز کا الطینان کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر عقد ہو گا تو یہ لڑکے لڑکیوں کے شوہر بنیں گے تو اس ذریعہ سے میرے خاندان کے لڑکین میں ان کا شمار ہو گا وغیرہ ایسی حالت میں لڑکوں کے بزرگوں کو بھی چاہیے کہ دیدہ و دانستہ ایسے خطرناک کاموں میں اپنی اولاد کو شریک نہ کریں کس لئے کہ شہنی امور چاہے نتائج میں اچھے ہوں یا برے اپنے وقت پر وقوع میں آکر رہتے ہیں۔ لہذا حزم و احتیاط از حد ضروری ہے۔

نوٹ

آج نظام گزٹ میں جو نذری باغ کی غزل طبع ہوئی ہے اس میں شعر نمبر ۱ کے دوسرے مصرعہ میں سہو کا بت سے بعض۔ عجیب چہرہ زیبا نقاب سے نکلا۔ عجب لکھ دیا گیا۔ لہذا اسکی صحت کر لی جائے۔

مرقوم ۱۱ جون ۱۹۹۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

نسبتِ بچانہ بگم بہ قدر علی یعنی برادرِ خور و معین علی مقیم در مکانِ جملہ پزندگھا (ہردو پسران لطف علی از طبقہ صاحبزادگان علاقہ صرغیہ)

فرمایا اس لڑکے کی سابقہ زوجہ دیدار انسا بگم یعنی دختر حیدر علی کا کیا تفسیہ نامرضیہ تھا اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں کہ وہ آشکارا تھا۔

دوسری طرف ایک عرصہ سے یہ لڑکا بغیر زوجہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ لہذا میں نے ایک لڑکی کو جس کا نام عنوان میں درج ہے) تجویز کیا ہے جو طبقہ شرفار سے تعلق رکھتی ہے اور جو کچھ عرصہ سے زیر پرستی نذری باغ میں ہے اور جس کو خوش قسمتی سے سینئر پرنسز نے بھی دیکھ کر جو اپنا خیال ظاہر کئے تھے (جبکہ وہ چند ماہ قبل یہاں تھے) وہ یہ تھا کہ "ایسی صورت شکل کی لڑکیاں کم نظر میں آتی ہیں" لہذا قیامیہ معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔

نقہ الحاصل اسکی عمر ۱۸ سال کی ہے اور (لڑکے کی ۲۱ یا ۲۲ سال کی۔ چنانچہ انہیں دوجوہ سے جوڑا دین کا ہر طرح سے موڑوں اور جاذب نظر ہے۔ لہذا انشاء اللہ کاح ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۸۶ یوم پنجشنبہ ہو گا کہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۶ یوم شنبہ لڑکی اپنے شوہر کے مکان کو نذری باغ سے چلی جائے گی۔ کیونکہ آیام عزاء محرم قریب میں شروع ہونے والے ہیں جبکہ سال دو ماہ تک خوشی کے تقاریب نہیں ہو سکے تو یہ زمانہ محاسن ہے۔ میرے خیال میں یہ لڑکا خوش قسمت ہے کہ کوکھ ایسی زوجہ ملی اور لڑکی بھی خوش قسمت ہے کہ کوکھ ایسا شوہر ملا۔ بہر حال یہ قدرت کے کام ہیں جس میں انسان کا دخل نہیں۔ بمصدق وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيُحْكَمُ مَا يُرِيدُ۔

زیادہ مبارک باد

مرقوم ۱۲ جون ۱۹۶۶ء

(مسئول از نظام گزشتہ)

قطع

بہر نام رفیعے این زینہ شد || از پے نعل و گہر گنجینہ شد
در دل احباب ہر دم این دعا || در دل اعدا کہ مکر و کینہ شد
(آمدہ از نذر باغ)

سخت امتحان دیکر پاس ہونا کھیل مذاق نہیں بلکہ کارے دار ہے

فرمایا یوں تو نذری باغ کے خانہ زاد بہت سے متاثر زندگی رکھتے ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ مگر اسی زمرہ کے دو خانہ زاد مختار علی و قادر علی یعنی اول الذکر نذری باغ میں ۵ سال رہے۔ اور موصوفی الذکر ۳ سال رہے پس پشت نذری باغ اپنے قریب داروں کی لڑکیوں سے نکاح کر کے اپنے ہاتھوں حقوق خانہ زادی سے خود کو خارج کرائے بقول خود کردہ را علا جے نیست پس اس سے معلوم ہوا کہ نذری باغ کی ادنیٰ زندگی جو قسمت سے ملی تھی اس کی قدر و قیمت پہنچانے میں قاصر رہے۔ یا اس کو کس طرح سے سمجھنا چاہیے شوئی قسمت سے اس کا ان کو احساس نہیں تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ایک خانہ زاد کی قسمت میں گل کیا ہونے والا ہے اس کو علم نہیں ہے۔

نوٹ۔ برخلاف اس کے بہت سے خانہ زاد ان یہ امتحان دیکر اس خطرہ سے باہر ہوئے ہیں کہ اپنی مدت تک ہر چیز کو سمجھتے تھے۔ اور اپنا فائدہ و نقصان کیا ہے اس پر ان کی نظر تھی۔ جب یہ بات انکو حاصل ہوئی۔ ورنہ خواہشات نفسانی ایسی چیز ہے کہ اسکو قابو میں رکھ کر کام کرنا۔ ہر ایک نہیں کر سکتا اَلَا مَا شَاءَ اللہ کہ جن کی قسمت میں یہ چیز ہوگی وہی اس کو حاصل کریں گے۔ کیونکہ بھول بھلیاں سے گزر کر جادہ راست پر قدم رکھنا آسان نہیں ہے بلکہ اس کے لئے صبر و ضبط۔ حزم و احتیاط۔ دنیا کے نشیب و فراز پر نظر رکھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔

نوٹ الثانیہ یہ دو واقعے ایسے ہیں کہ سب غیر متاثر خانہ زادوں کو بیدار کر دیئے ہیں کہ جو دو غلطی کر کے گھاٹے میں پڑے تھے اوں کا نقشہ دوسروں کی آنکھوں کے سامنے ہے کہ جو جیسا کرے سکا ویرا پائے گا۔ اوس وقت کسی پر حملہ شکوہ نہ ہو گا بجز اپنی قسمت و ازون کے۔ خدا نفع کرے! اور بقیہ خانہ زادوں کو نیک توفیق نصیب ہوتا کہ اپنے ہاتھوں اندھا دہند کام کر کے اپنے مفاد کو نقصان نہ پہنچائیں۔

بقول۔ تیرا زکمان جستہ باز نما آید

مرقوم ۱۳ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

از ہزاران کعبہ یک دل خوشتر است دل بدست آور کہ رج اکبر است

اخبار شیراز مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۰ء کے ایک مضمون پر جو انظار خیال فرمایا گیا ہے اگر اس کی تشریح کجائے تو ایک نثر درکار ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ وہ انظار خیال یقیناً حسان بھیرت کے لئے تو مشق آخرت ہے۔ سخیہ دماغوں سے لئے مشکل بہ است ہے۔ مگر جو لکیر فقیر اندہن تقلید کرنے والے ہیں وہ اس روش سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ آزاد مشربی میں کیا وسعت فکر و نظر ہے اور کیا تھکا اعتدال ہے اس کو اہل نظری جانتے ہیں۔ آزاد مشربی بھی زندگی کو اچھٹوں میں بھانسن کر پریشان ہونے کی دعوت نہیں دیتی۔ عقل سلیم کی میزان میں آزاد مشربی کوئی کھوٹے کو ٹوک کر کرتی ہے۔ اور آزاد مشربی کے انول جو اہل پارو کو صاحبان فہم و ذکا قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے حاصل کام۔ فریاد رج ہر سمان پر واجب ہے خصوصاً وہ جو صاحب طاعت ہو مگر جو تادار ہے وہ بری الذمہ ہے۔ مگر یہ کیا بات ہے کہ فریاد رج کرو تا کہ آخروقت نہا راستہ را سلا نوں میں ہو یا در کھئے کہ دنیا کو کہنے کا موقع نہ دیکھے کہ وہ یہ کہے کہ اسلام اپنے احکام میں اس قدر سخت گیر پالیسی پر کار بند ہے۔ غریب نادار مسلمان کو مایوس نہ کیجئے کہ وہ بغیر رج کئے اس کا شمار مسلمانوں میں نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نکتہ نواز اور ذرہ نواز ہے وہ دلوں کی کیفیت سے خوب واقف ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں ایک صاحب ارادہ رج گھر سے روانہ ہونے اور راستہ میں سوچتے جا رہے ہیں۔ بعد رج آتے وقت ایک قولہ سونالے کر آٹک شتری بنا کر لاؤں گا۔ دوسرے حاجی صاحب دگر تو دسبے کی کندیاں لگا لائیں۔ اور

تیسرے بندوں نے ایک کستی گھڑی خرید لی بتائیے ان حجاج کے اس حساب و کتاب کا کیا حشر ہوگا۔ جہاں غلوں کا وجود نہ ہو تو ایسے رج کے متعلق کیا کہا جائے۔ ہر زمانہ رج تو داڑھی چوڑی منگو واپسی میں اس کا معافا کر دیا گیا کیئے ایسے حاجیوں کے رج کی نسبت اچھی کیا جا سکتی ہے۔ ہر حال ہر سال لاکھوں زندگان خدا اس مقدس فریاد کو ادا کرتے ہیں۔ مگر خدا جانے کس کا رج قبول ہو اس کی پرکھ سنی گئی۔ بعض ایسے ہی خدا سے بندے ہیں جو اپنے گھر کیے فریاد کے ثواب سے مستفیض ہوتے ہیں دور کیوں جائیے۔ آئیے کنگ کو کچی میں ملاحظہ فرمائیے آپ کو بہت سے خانہ زاد نظر آئیں گے۔ جبکہ اس پیالیس سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا آج وہ دامن آصفی سے وابستہ ہیں ان کے سر پرست اعلیٰ کو ان کی سود و بہبود کا خیال ہے ان کی زندگی شاہ راہ کا خیالی پرچہ مزن ہے۔ انہیں عراط مستقیم پر چلایا جا رہا ہے۔ کیا سلطان القلوب کا اس پر غلوں کی نیت سے مقلب القلوب واقف نہیں ہے۔ کیا اس کو عبادت نہیں کہتے ہزاروں بے وسیلوں کی دستگیری و اعانت کرنا کیا عبادت میں داخل نہیں ہے۔ جب ہی تو کہا گیا ہے۔

عبادت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و تسبیح و دینی نیست

ظاہر کا زہد و تقویٰ کے نام و نمود سے تو بھی بہتر ہے کہ خفا نہ بھٹ میں ساقی کوثر کے ہاتھ سے لئے عید غدیر پی کر مست و سرشار رہنا ہی بہتر عبادت ہے۔ اور جب ہی تو کہا گیا ہے۔ یَا اللہ فی قی آیتو لیھم قاتلوا کفار اللہ

یَا اللہ فی قی آیتو لیھم قاتلوا کفار اللہ

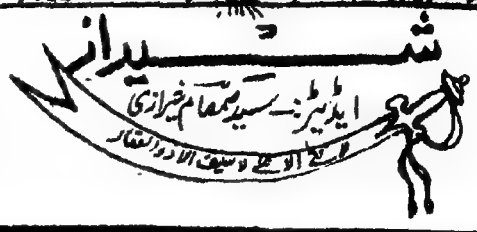
یَا اللہ فی قی آیتو لیھم قاتلوا کفار اللہ

علمی افندی

لکھٹ ابن خوب است
(منقول از نظام مروت)

قطع

رشتہ سے جاہ شان آئی ہے
شادی سے آن بان آئی ہے
کہتا ہے ازدواج کا جوڑا
جسم بے جاں میں جان آئی ہے
(آمدہ از تدری باغ)



خطیبِ نمبر سلوٹی

کاوشاد مبارک ہے کہ خدا اپنے افعال میں تجربات کا یہی سنت نہیں ہے

چونکہ کلمی کی صدارت کے لئے میرا ایل الیہ گیتا سے بہتر اور کوئی امر یا
لی سکتا۔ موصوف کو نہ حرف نظم و لفظ کا بہترین بھج ہے بلکہ یہ
انفرادی صلاحیتوں کے بھی حامل ہیں۔ موصوف ایک عرصہ تک مسجد
فینانس کے اہم عہدات انجام دے چکے ہیں موصوف کے انتخاب سے
محکمہ فینانس کی نمائندگی بھی پوری ہو جائیگی

جہاں تک نائب صدر کا تعلق سے اس پر کسی حیرانہ
عہدیدار یا جیسا کہ اعلان کیا گیا ہے مجلس مال کے کسی رکن کا انتخاب
کسی اعتبار سے بھی موزوں نہ ہوگا۔ نائب صدارت کے لئے عہدیدار
کے کسی ذیلید باب ماہر نظم و لفظ عہدیدار کا انتخاب برعکس ایک
موزوں ترین انتخاب ہوگا۔ اس خصوص میں رائے جاسکی پروتا موجب
موظف نائب ذیل الطوائف و تعلقات عامہ کے عہدات حاصل کیے جا
ہیں۔ موصوف نہ صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں بلکہ نظم و لفظ کا ایک وسیع تجربہ
رکھتے ہیں۔ ان کا تدبیر، بے لوث کارگزاری اور اجتماعی صلاحیت
آج بھی زبانِ روز خاص و عام ہے۔ جب بھی نظم و لفظ کے سلسلہ جو
کوئی نظریہ یا جاتی ہے تو مثال کے طور پر رائے صاحب کا نام لیا جاتا ہے
موصوف نے اپنے دورِ نظامت اور نائب نظامت میں محکمہ نظم و لفظ
کو حقیقی معنوں میں اطلاعات اور اطلاعات کے پر خد کا کارکن بنایا
مثالی بنادیا تھا۔ موصوف کے لئے جوئے اصطلاحات آج بھی قابل
تکرار سے دیکھے جاتے ہیں

چونکہ حکومت اموچ نظم و لفظ کے سلسلے میں خالص
اور دفاترِ اندھرا کے ہر اچھے طریقہ کو اپنانا چاہتا ہے اس لئے
عہدیدار (ملکمان) کے اچھے طریقوں کے سلسلے میں عہدیدار کے
ذیلید باب ماہر نظم و لفظ عہدیدار کے عہدات حاصل کرنا ضروری ہے
صرف اندھرا علاقہ ہی کے عہدیدار اسی ضرورت کو پورا کر سکیں گے
اس تجویز کیلیں میں جو کی ضرورت کیا تو محسوس کیا جارہی۔
وہ کیلیں میں محکمہ و حرفت کی عدم نمائندگی سے تعجب ہے نہ اس کا
میں سولہ تیرا صغر میں صاحب آئی اس لئے محکمہ و حرفت کا
کس طرح متروک ہو گیا ہم نہیں سمجھتے کہ ان کے عہد کے بغیر مقررہ کیا
کوئی جامع و مانع ہمہ گیر سفارشات پیش کر سکے گی!

میں توقع ہے کہ سندھ اور پنجاب کی رو سے میں ہمارے تمام سینہ
وزیر فینانس کیلیں کے ارکان میں مناسب رد و بدل کریں گے

کھیلٹی اصلاحِ نظم و لفظ

آندھرا پردیش کے قیام کے بعد ہی ہماری سرخ فیتے والی دفتر
اور نظم و لفظ میں اصلاح کی ضرورت شدت کیا تو محسوس کیا جارہی تھی۔
اب محکمہ اطلاعات کے ایک پریس نوٹ کے بموجب یہ اطلاع عام طور پر
باعث حلاوت ہوئی کہ حکومت نے نظم و لفظ کی اصلاح و دفتری حراست
کو دور کرنے اور کارکنوں کو بڑھانے کے لئے ایک مفت و کھیلٹی کا
تقرر کیا ہے۔ چنانچہ خبری برہما سندھ ریڈی و زیر فینانس نے سواز تہ
پر عام بحث کے وقت تقریر کرتے ہوئے اسکا اعلان کیا کہ
”دفتریت کو دور کرنے، دفتری طریقہ کار کو سہل کرنے
بنانے کے طریقہ پر غور کرنے، نیز سر سطح پر دفتری کارروائیوں
کے عاموز نقصان کا تدبیر میں اختیار کرنے سے متعلق جن میں
اختیارات کی منتقلی بھی شامل ہے گی سفارشات پیش کرنے
کے لئے اصلاحِ نظم و لفظ کی ایک کھیلٹی کا تقرر کیا جائیگا
یہ کھیلٹی چھار کان اور ایک صدر برہمن ہوگی صرف سکرٹری
اس کیلیں کے صدر ہونگے۔ مجلس دلی کے ایک رکن کو نائب
صدر کی حیثیت سے لیا جائیگا اور مسجد محکمہ صحت و تفریح
مسند زراعت، چیف ایگزیکٹو مینز ناگزرا گرا اور ایک ذیلید
یا سینٹ آئی اے ایس عہدیدار اس کیلیں کے ارکان ہونگے“

حکومت کے پریس نوٹ میں کھیلٹی اصلاحِ نظم و لفظ کے
عہد کا نام اگرچہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ مگر فینانس نائب یہ ہے کہ
مشریم بی۔ پائی کو جو اس وقت لندن میں ہیں اس کیلیں کا مدد بنایا
جائے گا۔ اگر یہ فینانس صحیح ہے تو یہ کہنا غلط ہوگا کہ مشریم بی۔ پائی
کا نام کیلیں کی سفارشات کو جامع، سوزنا اور قابل عمل بنانے کی
بہترین ضمانت ہے کیونکہ مشریم بی۔ پائی نے بہ حیثیت رکن دوم
مجلس مال اور بہ حیثیت چیف سکرٹری جو کام انجام دیا ہے وہ جو
اصولات کھیلٹی ہیں اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر یہ صحت میں نہ

عینک یا عینک

آریخ اعرافین جناب آقای رحمت کرمانی

دوش کاند حالتی بودم بنیدار و نه خواب
هر چه خواهی می طلبین چار نام مستطاب
یا علی ای صاحب امر و زور و زوا پس
ای کتاب ناطق هر مرسل صامت ب
هر سیمبر برگرفت از منبع فیض تو نور
بی شک از فیض لای شهریار لا فتنی
کس بشیر علم پیغمبر نشد حاصل مگر
دل اگر آینه گردد نیک دریا بدی
میشود آگه ز اسرار غریب خرم کسی
واقف از سیر صفا شاه بکشف الغطاء
در زمین و آسمان و ماورای دین و آن
هر که بینی هر چه بینی صورت آن معنی است
هر که محروم از ولای بو تراب اینجا شود
جام مهر تقی را بزل کرده برداشش
از منی توحید او مستم که گویم دم بدم

از مستی اسم اعظم خواستم آمد خطاب
یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بو تراب
مالک ملک بود و شافع یوم الحساب
نام پاکت ابتدا و انتهای هر کتاب
آری آری میکند که کس نور از آفتاب
هر که باشد مستحق فیض گردد کامیاب
آنکه از این دریامد زانکه دیگر نیت باب
مصطفی را نیست کس جز تقی نام متاب
کو بنوشد از خم توحید او جامی شراب
باشد آگه از درون و از برون هر حجاب
نیست غیر از بوالحسن دیگر کسی مالک رقاب
جمعه عالم قشر محض مرتضی لب لباب
گوید آنگاه دم بدم یا لیتی کنت تراب
ساقی بزم محبت نور بخش شیخ و شاب
یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بو تراب

شہید بنو خان بہادر نواب سرفراز حسین خان

دنیا کی چند روزہ زندگی میں نیک نائی نہ حاصل کرنا نعمت خدا کی ناشکری ہی نہیں ہے بلکہ جامعہ اشرف المخلوقین کو بدردی سے چاک کر دینا ہے اور خلعت اللہ کرنا بخیر آدم کے بددی کر کے خدا کا مسخ بننا ہے دنیا میں اکثر صاحب فہم انسان ایسے گزرے ہیں جنہوں نے حق رفہ عام کے لئے اپنے عیش و آرام اور دنیا جان و مال کی پروا نہ کی اور ہر کیفیت کو آرام اور ہر قسم کو سرور سمجھ کر میدان ثابت قدمی میں اپنی نظری فایم کر گئے۔ اگرچہ وہ اب دوسرے عالم میں ہیں مگر اپنے ایشار نفس کا اشتہار مثل آفتاب نصف النہار کے چاروں طرف عالم میں اسی جلوہ نما کر گئے کہ ایک عالم کو اخلاق کا سبق دے رہا ہے کیسے کیسے شجاع اور پاک طبیعت بندہ کا خدا اپنی نیک نائی کا ثبوت دے گئے اس طرح کہ تمام عالم کو متحیر کر دیا اگرچہ کہ زمانہ رنگ بدلتا رہا۔ مگر ان کی پیادوں اور نیک نائی کا ستارہ بلند ہی ہوتا رہا۔ اور ہوتا جائیگا ہمارے آخری پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ کی غرض تو یہی تعلیم نیک نائی ہی۔ خود حضرت نے اپنی زبان مبارک سے انا بعثت لائم مکارم الاخلاق کے جملہ کو ظاہر فرما کر اور خود عمل کر کے ہر روشن دماغ انسان کو اس طرف متوجہ کر دیا۔

طول دینا مقصود نہیں ہے۔ زمانہ کی رفتار ایک اصل پر قائم نہیں ہے۔ اور اس کے تین ذوع ہیں۔ (۱) تہذیب الاخلاق۔ (۲) تدبیر منازل (۳) سیاست۔ تمام روشے زمین یعنی عالم پر نگاہ کرنے سے ایک بشر ملتا ہے۔ جو اپنے ہر فعل کو چوڑ کر صرف رضائے خدا اور نفع بندہ خدا کے واسطے یا دعا و مسلم بن گیا۔ جس کا ہر فعل کوٹ کوٹ کر اخلاق سے بھرا ہوا تھا وہ قطعاً زمین جو رنگ اور بہاروں سے محیط ہے جسے کہیں۔ شکار کی خواہش اور عادی نے وہاں سے لوگوں کے دلوں میں رچم پیدا

ہی نہیں کیا ہے۔ اسی وجہ سے صاحب خلق عظیم جناب محمد مصطفیٰ کو خدا نے مبعوث فرمایا اسی حکیم الہی نے جان توڑ کوشش کر کے اخلاق کا سبق دیا۔

اگرچہ آپ کی تعلیم سے کچھ انسان نظر آئے مگر سب سے زیادہ بدرجہ اتم اس رزمچہ میں جس نے نامور حاصل کیا اور جان دے کر شاہراہ اخلاق تمام عالم کو دکھا دی وہ آپ کے پیادوں اور جو افراد عالی ہمت نواسہ حق بن علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔ جو اخلاق دینا میں تمام صاحبان اخلاق کے سر تاج بلکہ شاہراہ اخلاق کے بادشاہ بن گئے۔ اگرچہ اکثر صاحبان اخلاق کرم و اخلاق میں تو گزرے ہیں مگر مجموعی حیثیت سے بحالت (نہ معمولی مجبوری) بلکہ پریشانی کی حالت میں جس نے کل اتمام اخلاق پر عملی کارروائی کی وہ سوائے حسین بن علی کے کوئی دوسرا بشر نہیں گزرا۔ باوجود کہ لاکھوں دشمنوں کا ہجوم تھا۔ مگر زمام اخلاق آپ کے ہر دست ہاتھوں سے نہ چوٹی۔ جو معیتیں اٹھائے سفر میں اور گر بلائے معلیٰ میں اس جسم اخلاق پر ٹوٹ پڑیں وہ آفتاب سے زیادہ روشن میں ایسے معائب کے وقت بھی آپ کے ہر قدم کے دین کی کشتی کے لشکر بن گئے۔

سکھانے خلق کشی دین رٹ نے روک لی

ہر ہر لہو کی بوند کو لشکر بنا دیا

اس قدر اطمینانی حالت میں بھی ہمارا جو فرد شہید معلوم جس نے دنیا میں حق پسند قلوب پر گہرا نقش جمادیا۔ کیوں نہ ہو۔ اس کی روشنائی میں نئی نئی شہرہ کی کاخوں ملا ہوا ہے۔ قیامت تک یہ نقش نہیں مٹے گا۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔ ماہ محرم وہ بہتم با شان مہینہ ہے کہ جس میں دسویں تا بیج ماہ شہید راہ خدہ اسین مظلوم کی شہادت ہوئی۔ اور اس سانچہ نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام اقوام پر ارڈ ڈالا۔ اور اسلام اور ایمان کے لئے یہ ایسا اشرف الشہور ہے کہ اس معیت نے زمین و آسمان کو ڈولا یا۔ بھر کا دل خون کر دیا۔ عالم کو درہم برہم کر دیا۔ جن و انس کو ماتم دار بنا دیا غرض سے فرشتہ تک، مری سے شریا تک از قاف تا قاف یہ معیت تاثیر کر گئی اور اس کی وجہ سے ہر شے آپ کی مسخر ہو گئی فہمہ ذرہ پر آپ کا سکہ میٹھ گیا۔ ماہ سے ماہ تک زیر نگین ہو گیا۔ خدائی کارخانے کے حق حسین مظلوم جب شہنشاہی حسین کی مظلومیت سے ملی شہنشاہ کی سلطنت زندگی تک رہتی ہے مگر آنکھ بند ہوئی تو پھر کچھ بھی نہ تھا۔ لاکھوں ہمارے

کے دین کو اور اسلام کے قاعدوں کو زندہ کر دیا۔
تباہی میں سفینہ آپکا تھا اُمتِ جدید کا
پیشانی بھر خون میں ڈوب کر شہ نے نکالی ہے
کیونکہ

نوا سے جب نظر آئے پیمبر نے یہ فرمایا
جہاز اُمتِ عامی کے لنگر آئیے ہوئے ہیں

اگر اقدس شہادت نہ ہوتا اور مادہ بعیریت نہ پیدا ہوتا
تو اسلام آج دنیا میں باقی نہ رہتا۔ یہ ثابت ہے کہ چونکہ
حیثیت کا اپنے والد کے شہید ہونے کے بعد اس مطلب کی
کو پورا کرنے کا ارادہ تھا۔ اس لئے آپ نے مدینہ سے اسی
بنار پر سفر افتخار کیا کہ مسلمانوں نے بڑے مقامات رکھ رکھا
عراق میں پہنچ کر ظاہر کر دیں۔ یہ آپ کی سیاست کا مقدمہ
تھا۔ باریک بین نظر میں غور کریں۔ کہ اگر حقیقت اپنے علم و ارادہ
سے اپنا قتل ہونا گوارا نہ فرماتے تو سامانِ مہیا ہو سکتا
تھا۔ کیونکہ اس زمانے میں حینِ محبوبِ خلاق تھے۔ بلکہ جو
لوگ طبع کے ساتھ ہوتے تھے ان سب کو پر آگندہ کر دیا تھا۔
اب صرف اپنے خاص اعضاء بھائی بھتیجے بھانجے اور بی اہل
اور اولاد اور خاص اصحاب رہ گئے۔ حالانکہ ان مخصوص
اصحاب سے بھی کہا کہ ہم کو جوڑ کر الگ ہو جاؤ۔ مگر ان
لوگوں نے منظور نہ کیا۔ کیونکہ وہ بھی ایسے تھے کہ مسلمانوں
کے نزدیک تقدس اور جلالتِ قدر میں بے مثل تھے۔ اور
ان کا حقیقت کے ساتھ قتل ہو جانا اس واقعہ کی زیادہ عظمت
و تاثیر کا سبب ہوا۔ باریک بین دماغ غور کریں کہ حقیقت
کے کلمات و حرکات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انہوں نے حقیقت
سیاستِ اپنی مظلومیت کے ظاہر کرنے میں کوئی دقیقہ
انصاف نہیں رکھا۔ اور یہ بات عدد درجہ کی قوتِ قلب اور سیاست
اور اپنے مقصدِ عالی کو پورا کرنے میں ان کا از خود رفتگی
کو ثابت کر رہی ہے حین نے اپنی زندگی کے آخر وقت میں
اپنی طفل شیر خوار کے بارے میں وہ کام کیا کہ زمانہ
کے فلاسفہ کے عقول کو مستحضر کر دیا۔ یعنی اس آخری وقت
میں ان جانکاہ معائب کے نجوم میں ان کا افکارِ کثیرہ کے
عالم میں اس تشنگی میں کثرتِ جراحات میں اپنے مقصدِ عالی کو
پورا کرنے سے چشم پوشی نہ کر کے اپنی بے گسی ثابت کر دی
حین خوب جانتے تھے۔ پیروانِ یزید اس صغیر سا فرہم
نہ کریں گے۔

فرض اس غرض سے کہ ان معیتوں کی عظمتِ ابدی

مظلوم شہنشاہ کی کس درجہ عظیم انسانِ سلطنت ہے۔ اپنی
اور نرالی فرمانروائی ہے۔ آج بھی ایک بادشاہ اپنا تاج پوشی
کا دربار کرتا ہے تو خزانہ کا منہ کھول دیتا ہے۔ پروانے چارے
ہوتے ہیں۔ اشتہار دیا جاتا ہے۔ وہ ایک مرتبہ اور بس۔ مگر
ہمارے سلطان کو دیکھئے کہ نہ کوئی اعلان کیا جاتا ہے۔ نہ
دربار نہ روپے صرف ہوتے ہیں۔ مگر ہر سال چند بار بار کئی
کئی دربار ہوتے ہیں۔ ۱۰ محرم۔ ۲۰ صفر جب ۱۰۳۱
شعبان میں بندرہ کو ذی الحجہ میں ۱۸ کو کیا دربار ہوتا ہے
کئی لاکھ آدمی شریک ہوتے ہیں۔ کئی لاکھ گردنیں اسلام کیلئے
جھکی ہوتی ہیں۔ جنابِ سلیمان نے انسان دیو و جن پر بڑا
سب پر حکومت کی۔ آخر تک بس حیات تک ان کے پایہ
تخت کا مقام اب نہیں معلوم ہوتا اور آپ ہمارے سلطان
کا پایہ تخت دیکھئے۔ تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزر گیا کہ
اس نے اپنا قدم ہمارے درمیان نہ نکال لیا ہے سچ کہوں
اس دنیا سے جلا گیا ہے اور کسی اور عالم میں اپنی بود و باش
افتیاد رکھ رہی ہے مگر وہی دھاک ہے وہی افتیاد رات ہیں۔
اور وہ عرب کا زمین چیل ریت کا میدان چہاں آبادی کا جام
نہ لگا و ہاں ایک یاد دہار اپنی چوڑی ہے اللہ اللہ کیا افتیاد
ہیں جو پایہ تخت کے لئے ہونا چاہیئے۔ وہ وحشت ناک صحرا
غیر آباد مقام مگر کہاں کہاں کے لوگ آئے ہیں۔ متدن ملکوں سے
سے ہند سے روم سے چین سے یورپ کے جزائر سے کچھے ہوئے
چلے آئے ہیں۔ یہ کیوں؟ کتنا ہیں دیگی ہیں حالات سے واقف
ہیں۔ اس مظلوم کے افتاد کیا یہ اثر ہے پلاسٹک ہے کبھی ہفتہ
یہ کہا جاتا ہے کہ آپ یہیں رہیں۔ مگر آپ کا دماغ روشن تھا۔
انجام سے واقف تھے۔ فرمایا میں نہیں جانتا کہ میرے یہاں شہید
ہونے سے حرمت کعبہ برباد ہو۔ عرض کیا جاتا ہے اسی حالت
نا امید میں عورتوں اور بچوں کو کیوں ہمراہ لئے جاتے ہیں
فرماتے ہیں کہ کوئی امن نہیں جس کے سپرد کروں۔ اور یہ بھی
ہم سے مفارقت گوارا نہ کریں گے۔ جب محمد حنیف کا زیادہ
اھوار ہوا۔ تو فرمایا کہ بھائی خدا کو منظور ہے کہ انہیں اپنی
راہ درمیان اسیر دیکھئے۔ اب انصاف فرمائیے کہ حین نے
اپنے علم اور ارادے سے تمام معائب کو گوارا فرمایا ہے
وقتِ روانگی بار بار فرمایا کہ جسے مرنا ہو وہ میرے ہمراہ ملے
اگر وہ سلطنت و ریاست کے طلبگار ہوتے تو بہت بڑا لشکر
جمع کر سکتے تھے۔ ہمارے مظلوم حین نے چونکہ سیاستِ اسلامی
سے بددعہ اہل ماکل واقف تھے۔ اپنی جان دے کر اپنے نام

برصاعدین۔ اسل اپنے شیرخوار بچہ کو ہاتھوں پر بلند کیا۔ اور اس کے لئے پانی مانگا۔ مگر زبان تیرے جواب نہ سنا۔ اور بھی بے رحم دوسارے رومانی اور ارباب دیانیت گزرے ہیں اور بحالت ظلم قتل ہوئے ہیں۔ اور ان کے قتل کے بعد ہی (روپوشن) ہوا ہے اور جو شخص انتقام میں تلوار کھینچے ہے جیسا کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ہوا ہے۔ حضرت یحییٰ کا قصہ بڑے بڑے تاریخی واقعات میں سے ایک بڑا واقعہ ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی شہادت بھی بے نظیر تھی۔ مگر جین کی شہادت نے سب پر فوقیت حاصل کر لی۔ کیونکہ آنحضرت یعنی امام حسین کا واقعہ عالمائے اور حکیمانہ حیثیت کا ہے جن نے اپنی جان شیریں دی اپنے بھائی بھانجے اور بیٹے۔ اقربا گھر بار سب راہ خدا میں ادا کر دیا۔ عیالی کی اسیری گوارا کی۔ اور یہ مصائب نادانستہ نہیں، انتہائی ہیں۔ وقفہ دے کر نازل ہونے پر جتنی رومانیست اس کو کہتے ہیں۔ اسلام میں تازہ زندگی کی روح آگیا ان سب معاملات پر نظر کرتے ہوئے ہمارے شہید راہ خدا کا یہ حال بھی قابل غور ہے وہ یہ کہ اخلاق کا پیلو کسی حالت میں بچتا نہ چھوٹا۔ اپنے اصحاب با وفا سے فرمایا کہ میں اپنی بیعت اٹھائے لیتا ہوں مجھے پھوڑ دو یہ منافقین میرے ہم سفر کے طالب ہیں۔ مگر آپ تو خاص وفادار ہیں۔ وہ جانا منظور نہیں کرتے۔ تب فرمایا آجہا اپنے ناموس کو جس سے جہاں ہی پرے پیچا دو۔ مگر ان کی غور توں نے اہلیت کے ہمراہ اسیر ہونا خوشی سے گوارا کیا۔ بشر خیزی کو بایک برویا فانی دین کے اپنے چھوٹے بیٹے کو دو۔ اور وہ ملک کرے میں جا کر اپنے بڑے بھائی کو قید سے رہا کرانے۔ اور ان چادروں کی قیمت دینا اشرافی تھی۔ جب اسید مسلح شائع ہو گئے تو فرمایا کہ اچھا راہ گول دو۔ دوسرے ملک میں اہلیت ہی کو لے کر چلا جاؤں۔ شل رہا یا کے غم کاٹ لوں گا۔ جب یہ خواہش بھی پوری نہ ہوئی تو آسمان کو دیکھا اور آپ راہ مولا میں مرنے کو تیار ہو گئے۔ اس روز جیسا فیض و بیخ فطرت ارشاد فرمایا۔ وہ تسلیم و رضا کا ثبوت بدینہ اہل دے رہا تھا۔ ہاں یہ سب ہے مگر کشتی امت میٹھانے دشمنوں کو بھی مگر کر دیا عاشور کے روز جو شجاعت میں ہی دیکھی گئی ہے ابتدا نے غفلت سے آج تک صفحہ روزہ پریش نہیں کر سکتا۔ مگر جیس کر ان اپنی کتاب تاریخ جین میں لکھتے ہیں کہ دنیا میں پیادہ کی کا ذکر ہوتا ہے تو رسم و اسفندیار کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن رسم کو پیادہ وہ کہے گا۔ جو تاریخ سے واقف ہو کہ کس کی زبان میں گویائی اور کس کے قلم میں قدرت ہے

جوان بہتر بہادروں میں حسین اور اصحاب حسین کے عادت پنا کر سکے۔ چار جانب سے چار دشمنوں کا حملہ۔ تلوار اور چوڑے کے زخم پاؤں دشمن عرب کی دھوب جھپٹے زمین کی دیکھ کر ساتویں بھوک آنکھیں پیاس اس شہادت پر آمادہ ہیں۔ خدا سے دعا مانگتے ہیں غلوس سے عرض کرتے ہیں۔ ترخون میں ہو قاسم مفسر توندوون دم توندوون میرے سائے اکبر توندوون چلت جائے برابر کا برادر توندوون مر جائے پھر دک کر علیٰ اعز توندوون شکوہ کا سخن مذہ سے بیداد میں نکلے دم تن سے جو نکلے توتری یاد میں نکلے ہنس ہنس تے تری یاد میں میں پھینکا کھاؤں تیغ آئے تو سینے کو سپر سے نہ چھڑاؤں فخر سے کئے علی کو گردن نہ ہٹاؤں سر ہاتھ پدے کے کہ تیرے دربار میں آؤں رونے کا سکینے کے خیال آئے نہ ٹھکرو بے پردہ چوڑی زیب تو جمال آئے نہ ٹھکرو یہ تو نصف آرائی اول کے دقت مناجات کی۔ مگر جب سب سلام اولاد اور بی اقام یہاں تک کہ شیر خوار بچہ بھی تیرے شہید ہو چلا تو اس یک و تنہا ہی آخری خط فرمایا ایسا فیض خطبہ تھا میں کہیں کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ جس شاعر نے نظم کر دیا ہے۔ یہ وقت کس قدر نازک تھا۔ بیٹوں اور عزیزوں کے جنازے اٹھانے کے سب سے گرم ریت پر پڑے ہیں۔ اپنے بعد اہل بیت کے انجام کا درد اور اس پر سہ وہ پیاس کا و فور وہ خورشید کا زوال بے چہرہ وہاں دھوپ میں تھا تو فردا ہلال سینے پر داغ پیادوں کے دل کو غم وصال غافل عرض کرتے تھے یہ شاہ خوشنماں ابن بول دسبط رسالت پناہ یار سب تو ہے گواہ کہ میں بے گناہ ہوں سب نور چشم سامنے آنکھوں کے مر گئے عباس فائدہ مننے لک کر کا کر گئے قاسم کو ماں پکار رہی ہے کہہ گئے اکبر بھی نامراد ہیں ان سے گزر گئے مشتاقہ سودا ہے ماضی کا وہ ہیں اچھا کئی تھی جو لٹی تیری راہ میں

اپنی جان سے زیادہ لگا رہے۔ وقت آخر گھوڑے سے ریگ پر گر پڑے۔ اب ذرا میرے سین کی شان دیکھیں۔ دشمن کا قول ہے کہ میں نے تمام عالم میں حسین سا بہا درغیور نہیں دیکھا جو اب زخمی ہو۔ اتنے مصائب اٹھا چکا ہو۔ خون میں نہایا ہوا ہو۔ اور ایسا حسین و خوبصورت ہے اور شجاعت کی وہی شان ہو۔ فقط چند لحظے کے ہمارے ہیں معائب کے هجوم نے تمام خون خشک کر دیا ہو۔ جو وہ عیا قہادہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے زمین پر بہہ رہا ہے۔ پھر بھی رعب سے کوئی قریب نہیں جاتا۔ نہ کہ سر جھکا کر نہ آخر عمر نے چند سواری کے لیے طرف بڑھا ہے۔ سم رہوار کی حد اگوش اقدس میں پہنچی عش سے چونک پڑے۔ طاقت کہاں لگے کہیں اور گھٹنوں پر زور دے کر فیض کی جانب چند قدم چلے اور پکارے منافق! میں تم سے لڑنا چاہتا تھا تم مجھ سے لڑتے ہو۔ یہ وہ عو قون اور سیم بچوں نے کہا فقور کیا ہے آخر تم بھی تو زن و فرزند رکھتے ہو۔ پہلے میرا کام تمام کرو۔ میرے جیتے جی میرے اہل بیت سے مشرقت نہ ہو۔ بالی انت والی یا ابا عبد اللہ۔

جنگ میں بوستان رسالت لٹا چکا
بھائی اور باپ کی دولت لٹ چکا
یونہی حرم کی اپنی بغض امت لٹا چکا
سب کچھ برائے بخشش دست لٹا چکا
بالی کوئی شہیدوں کے دفتر میں نہیں
جز عابد مرین کوئی گھر میں نہیں
واقعہ ہے تو میں تارک دنیا ہوں اے کریم
دشمن ہیں چار لاکھ میں تنہا ہوں اے کریم
بچیں سے ہر ذریعہ مہیا ہوں اے کریم
ہماں ہوں اور ہر پرہیزگار ہوں اے کریم
گھار کو زرات کے پانی سے جین ہے
مردم ماں کے مہر سے تیرا جین ہے
ناگاہ خیمہ سے عدا اے گریہ ایسی بلند ہوئی کہ حضرت
در بر آئے اور سب کو اربہ مہر زایا۔ سلام آخری کیا حتی کہ اپنی
ماں کی کنیز تک پروا ہی سلام ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں تم
ان سب کی سر دہار ہو دیکھو زماں مہر یا قہ سے نہ چھوٹے۔
چادر چھینے تو غصہ کو راہ نہ دینا۔ دعا ہے بد نہ کرنا۔ امت
کے لئے ہم نے یہ سب گوارا کیا ہے۔ اپنے مریض فرزند سے
آخر کار بار رخصت ہوئے۔ ان کو وصیت بھی کی۔ اور چادر
کی تاکید فرمائی۔ اگرچہ اس جلد میں کہ بیٹا یہ گھر تہا رے
حوالے ہے۔ گھر بے اسباب تبرکات لٹ جائیں۔ ماں! میں
پوچھنے سے سر سے ردا اریں تو غیظ میں نہ آنا۔ سید سجاد حقرا
سکے مرضی کرتے ہیں بابا مریض کے حوالے اور یہ منصب عظیم یہ
کیا ارشاد ہو رہا ہے فرمایا بیٹا سنو
ہر طرح کا جہاد قہادہ کے واسطے

بودہ ایم

باکدست و طالب دنیا نہ بودہ ایم
ما واقعہ رموز چہل خانہ بودہ ایم
دوشتیا قید تو بودہ ایم
واعظ ترانہ گشت میر خدا گواہ
ہر خط بود نام لکے نہ انما
ازما بجز حکایت ہر دو فام پر سر
مست و دلای بودیم صبح و نام
محمم و فکیر نہان پس اسلام
در باغ دھرا طی بکا نہ بودہ ایم
دستید محمما شیرازی

خبر میرے لئے ہے میں فخر کے واسطے
خبر میرے لئے ہے میں فخر کے واسطے
کی عرض اور اس فن لاغز کے واسطے
فرمایا نازیبا نہ زنجیر و طوق ہے
عابد نے عرض کی جیسے جہنم سے شوق ہے
ایک شعبہ تدبیر منزل کا فتنہ آقا بل غور ہے۔
ہمار ہمار دس ہزار کی سات صفوں کو تو ذکر نہیں
پہنچا پانی جلو میں لیا۔ مگر ایک شتی تو لا آپ ہماں پانی پیتے ہیں۔
وہاں صیے لٹ گئے۔ پانی بھیک باک ہوا رگی چہوڑ دی تھی۔
مگر صواں بھی پیسا نکل آیا۔ گھار پر پیاسے چلے آئے تو دیکھا
فیمہ فیمہ ہیں اس سے ہدایت مد نظر تھی کہ دیکھو حرم بھی کما

جان گیری گن

میڈاس

اچانک حملے کا پتہ دینے والا مصنوعی سیارہ

سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی کے متعلق صدر آئرن ہوور کی ٹیلی ویژن تقریر اور اتحادی سپرما کی سلامتی کونسل میں بحث جیسے اہم بین الاقوامی واقعات کے باوجود امریکہ کے جدید ترین مصنوعی سیارہ میڈاس کے کامیابی کچھ کم توجہ کی منتفی نہیں عام حالات میں یہ سنسنری مصنوعی سیارہ جو دفاعی نظام کے لئے لنگرائی کا ایک نیاز ہے سال کی عظیم خبروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ سائنس کے میڈاس کے کو اب امریکی مرائٹوں اور مصنوعی سیاروں کو کامیابی سے دانے جانے کے سلسلے میں محض ایک اور سیارہ تصور کیا جائے جو امریکہ کی مشہور خلائی اور دفاعی نظامت اور قومی محکموں کے بڑھتے ہوئے سائنسی اور دفاعی پروگراموں کے تحت دانے جارہے ہیں۔ اسی طرح شاید یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ میڈاس کے جیسے بھاری وزن والے سیارے کو کامیابی سے خلا میں پہنچانا آکٹوں کی زبردست قوت میں ایک اور پیش قدمی ہے۔ ویسے ہی جیسے کینا درال فلوریڈا سے کچھ ہند میں ۹ ہزار میل کے فاصلے تک میں ابراہیم راکٹ پہنچا گیا تھا۔ بے شک یہ دونوں درستی ہیں۔ لیکن امریکی ہوائیہ کا مصنوعی سیارہ میڈاس کے جو خلا میں پہنچایا گیا ہے محض ایک اور راکٹ یا مصنوعی سیارے کو کامیابی سے خلا میں پہنچانے کا واحد نمونہ نہیں۔ اس سے تو آئندہ کے کسی بھی حملہ آور کے عالمگیر دفاع کے سلسلے میں ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے کیونکہ جہاں کہ اس کے نام میڈاس سے ظاہر ہے یہ کسی اچانک مرائٹ کے لئے سے خبردار کرنے کا حکمتا ایک ہے

سسٹم کا پیشرو ہے۔ میڈاس کا لفظ ”مرائٹ“ کا لفظی اور معنی کا مخفف ہے۔ یہ تانے کی ضرورت نہیں کہ اچانک حملوں سے بچانے کا مسئلہ آج کل عظیم بین الاقوامی بحث میں آئے ہوئے ہے۔ جب میڈاس سیاروں کا یہ نظام مکمل ہو گا تو کسی بھی حملہ آور سے لئے اچانک حملہ کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ کیونکہ اس سیارے کے ذریعہ کسی بھی اور کسی بھی دانے والے حملہ آور راکٹ کا موثر اختتام اور اطلاع پہنچے ہی دی جاسکے گا۔ اور موجودہ نظام سے مطابقت پندہ منت کے بدلے میں منٹ پہنچے ہی اس کے ذریعہ ایسی اطلاع دلا کرے گی۔ نفع گھنٹہ جوابی کارروائی کے لئے کافی ہونا ہے۔ موجودہ بین الاقوامی مرائٹوں کے حملے کا پتہ لگانے کے موجودہ طریق کار کا یہ متبادل نہیں ہو گا بلکہ اس سے اس طریقے کو مدد ملے گی۔

”میڈاس“ حملہ آور راکٹ کا پتہ کیسے لگاتا ہے؟ جب راکٹ آسمان کی طرف اٹھنے لگتا ہے تو اس کے شعلوں سے حرارت نکلتی ہے۔ میڈاس کی تھرغ شعاعی آنکھ اس حرارت کا پتہ لگاتی ہے۔ جس طرح راکٹ مرائٹ کی آنکھ دور دور تک دیکھ سکتی ہے۔ اسی طرح میڈاس کی شعاعی آنکھ دور سے بہت دور ہونے والی باتوں کو دیکھ لیتی ہے۔ اور جب تک راکٹ کا اپنی حرارت دیتا رہتا ہے۔ آنکھ اس کا شعراغ دیکھتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ شعاعیں آکسیجن کی تصویریں دیکھ نہیں سکتیں۔ اس کے ساتھ ہی میڈاس سے برقی مائیکرو آلات مرائٹ کے موزوں راستے کے متعلق زمینی سسٹموں کو فوراً ہی اطلاعات نظر کرتے رہیں گے۔ راکٹ کی سکرن سے مرائٹ کے راستے کا صحیح صحیح اور فوری تعین ہو گا۔ حتمیت، محنت، معلومات اور رفتار میڈاس کی خصوصیات ہیں جن کی بدولت ان

قطعہ

آگنی باد بہاری کیسی
ستم دور جہاں سے افسوس
اور یہ چشم خماری کیسی
ہوئی مفقود عساری کیسی

(آمد از ندری باغ)

دنیا کی عظیم ترین ریڈیو دوربین

امریکہ میں دنیا کی سب سے بڑی ریڈیو دوربین میں مکمل کر لی گئی ہے۔ جس کے ذریعے اب خلا سے لیسٹک کی دور دراز حدود تک سراغ لگایا جاسکے گا۔ یہ عظیم دوربین الی ٹاؤ یونیورسٹی میں امریکی بحریہ کے تحقیقی شعبے کے سرپرست میں تیار کی گئی ہے۔ یہ براہیکٹ پر ۵ ایکڑ زمین پر چھایا ہوا ہے۔ اس کا معمولی رقبہ ایک لاکھ ۶۰ ہزار مربع فٹ کا ہو گا۔ ماسچسٹرا (انگلستان) میں جو ڈریل کے کنارے پر جو ریڈیو دوربین لگائی گئی ہے یہ نی دوربین اس سے چوبیس گونے کا ہے۔ تاہم یہ براہیوں کی دوربین کے برعکس ایک ہی جگہ نصب ہوگی۔ اور ادھر ادھر نہیں موڑی جاسکے گی۔ اسے خاص طور پر کھجشال سے پرے کے دیسے ریڈیائی وسیلوں اور لاکھوں کروڑوں سنساروں میں سے جو اس وقت (ہے) کی کیفیت جاننے کے لئے بنایا گیا ہے۔ لگ بھگ کہتا ہے کہ اولین مفصل یہ ہے کہ کائنات کا ایک مفصل نقشہ تیار کیا جائے جس میں وہ آسانی سے سنا رہے سب سے دیگر مثالوں جو پہلے کی دوربینوں سے اخذ نہیں آتے تھے۔ چونکہ یہ دوربین ادھر ادھر موڑی نہیں جاسکتی اس لئے بخوبی زمین کی گردش کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کھجشال اور سنساروں کے بادلوں کا مطالعہ کر سکتی ہے۔

آلات اور سامان کی موثر تدبیر کی تعہد بن جاتی ہے جو سالوں میں امریکی سائنسدانوں نے خلا میں پہنچائے۔ امریکی خلائی اور فضائی نظامت کے تین جدید ترین کارناموں کو سمجھئے۔ (۱) موسمی مصنوعی سیارہ ٹائرمنٹ اپریل میں دلے جانے کے وقت سے زمین کے بادلوں کی تصویریں برابر بھیجا جا رہا ہے۔ اس طرح موسمی جانچ اور پیش گوئی کے متعلق ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔

(۲) یا پائیوئیرٹ کو بھیجے جو سورج کے گرد مدار پر گھوم رہا ہے۔ اور دیرینہ کروڑوں میل سے بھی زیادہ فاصلے سے معلومات نشر کر رہا ہے۔

(۳) یا جہاز رانی کے متعلق تحقیق کرنے والے مصنوعی سیارے ٹرانزٹ آئی۔ لی کو دیکھئے یہ اس نظام کا پیشرو ہے جس کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ اس سے سمندر اور جہاز رانی پر ایک انقلاب آجائے گا۔ میڈلس امریکہ کا تعمیر حواں مصنوعی سیارہ ہے جو اس وقت خلا میں گھوم رہا ہے اور سابق امریکی سیاروں کے گروہ میں شامل ہو گیا ہے۔ دو برس سے سیاروں کی طرح اس کا مشن بھی پُر امن ہے۔ اور امریکی دفاعی پروگرام میں بائیں غیر ملکی نوہست رکھتا ہے۔ میڈلس کے پر امن کردار کے پیش نظر اس کو آسانی سے سنانے کی تجویز میں ہی اس کا ذکر آسکتا ہے جو امریکہ میں وقت پر اتحادی سپہا میں پیش کرے گا تاکہ ایک نئے نئے کے مرکزی سوال کی تہ تک پہنچا جاسکے۔ قطع نظر اس امر کے کہ اس کے متعلق کیا کہہ جائے یا جاری ہے۔ یہاں سے کہہ سکتے ہیں کہ خلا میں پہنچنا محفوظ اس کے سلیب میں ایک اہم قدم ہے۔

شیخ الاسلام
آپ کا اور صرف آپ کا اخبار ہے
شیخ الاسلام
علم و ادب اور اخبار و سیاست کا
مخلص دستہ ہے

شیخ الاسلام اہل حق کا ترجمان اور صاحبِ ذوق کا اخبار

قطع

کہتا ہے زردبان زینہ سے کہتی صورت ہے آگینہ سے
جملہ اعدائے کہتی ہے دنیا دل بھی پڑیں یہ مکر و کینہ سے
(آمدہ از ندی بارغ)

صدر ایسٹ شیعہ کانفرنس نے کسی سیاسی اپیل پر دستخط نہیں کئے

حلقہ دارالافتاء کی امیدوارہ شریعتی ایس فاطمہ کی تائید میں جو اپیل شائع ہوئی تھی وہ ہماری نظر سے گزری۔ اس اپیل میں بعض ناموں کو دیکھ کر جیس حیرت ہوئی۔ دیگر ناموں کے قطع نظر نواب سید حسن پاشا صاحب صدر ایسٹ شیعہ کانفرنس کا نام ہمارے لئے ایک معجزہ بنا رہا کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ صدر ایسٹ شیعہ کانفرنس کو کانفرنس کی منظوری کے بغیر ایسا کوئی اقدام کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ اس بار بھی یہ وجہ ہمارے نامزد کردہ مخصوصی نے حقیقت حال سے انکشاف کئے صدر موصوف سے ملاقات کی تو مقدم ہوا کہ موصوف نے مذکورہ اپیل پر بحیثیت صدر ایسٹ شیعہ کانفرنس دستخط نہیں کئے ہیں۔ موصوف نے یہ بھی خواہش کی کہ شریعتی دارالافتاء ایسٹ شیعہ کانفرنس کو میری جانب سے آجیہ کر دیا جائے کہ آپسلی کے مندرجات سے ایسٹ شیعہ کانفرنس کو نہ توافق ہے اور نہ شیعہوں کی یہ غیر سیاسی تنظیم کسی شیعہ کو ووٹ دینے کی ترغیب دے سکتی ہے۔

قطع

کھوئے رنگ اپنا گر لعل بدخشاں بھی رہا || بند سپی میں سنو گوہر غلطال بھی رہا
شان میں آن میں نام اپنا بھی پیدا کر کے || آج دنیا میں ہر اک سمت خراشاں بھی رہا
(آمدہ از ندری باغ)

اصلی دلائی مرعینوں کے انڈے

کھانے اور بٹھانے کے لئے شوقین حضرات انڈے ہمارے ہی پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ پائس و ہائٹس اینڈ بلیک سلمہ ڈارنگٹن، کمپائن و ہائٹ اینڈ بلیک، آرٹنگٹن، اسپاس بلیک مونڈر کا، لگ ہارٹس، بٹ آرٹنگٹن، بٹ لگ ہارٹس، بٹ لگ آک اور دیگر عمدہ اور بڑھاپاں کے مرغیوں کے انڈے ہمارے یہاں واجب قیمت پر اور گہرائی کے ساتھ فروخت ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس کی مرغیاں اکثر غائبوں میں اول نمبر کے انعامات حاصل کر چکی ہیں۔ آل انڈیا ٹائٹس مرغیاں نے ہماری مرغیوں کو اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔ گل ہند ٹائٹس مرغیوں کے انڈے ملنے سے پہلے چٹ دان پر ڈال دیے شوہا برٹس آف برار فقروی کب کے علاوہ لیا دہ انعامات حاصل کرنے پر امداد اللہ کی شیلڈ بھی عطا کی ہے۔ عمدہ نیچداشت اور اچھی کھادگی کا وجہ ہمارے یہاں کی مرغیوں کی قوی اور جیتاں رکھنے والے انڈے دیئے ہیں۔



ونسم پولیٹری ایم وی ایف، ڈنشاہ طرہ، چنڈر آباد
روڈ برکھیا ناگپور

گلشن الحفال



زیریں اقوال
کثرت والے طبقہ کو شیراز یا مدینہ شیرازی سے تعلق نہیں ہے کہ بہ
ان کا ہم مذہب نہیں ہے۔ (سیر کا حق اٹھا دے)

مخفا حاجیوں کی کثیر تعداد کو دیکھ کر امامت عرض کیا
کہ یا ابن رسول اللہ اس سال حاجی دو لاکھ سے کم
ہیں۔ یہ سنکر امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا
کہ اے شخص بیشک حاجی تو دو لاکھ ہیں مگر حج اس
شخص کا مقبول یا رکا۔ لم یزالت جو بارادہ حج بقرہ
سے نکلتا تھا اور ارادہ ملتوی کر کے بصرہ ہی میں رہ
گیا۔ امام کی زبان فیض تر جانتے یہ سن کر
وہ شخص راہی بقرہ ہوا اور بقرہ کے بزرگوار سے ملکر
اس نے قبولیت حج کا یہ راز معلوم کیا کہ کس طرح
مہاجرین انبار کے حج بارگاہ خداوندی سے شرف
قبولیت حاصل کرتے ہیں۔



از سیدہ طاہرہ بیگم

دلالت و دل کون کہ خانہ حقیقت
کہ آن عیسیٰ بنا کر دو آن خدا خود ت

علی

ہر شخص کے چہرہ پر نام علی تھا ہے جو علی کا دست ہے اسکی
آنکھ بجز دل "ع" سے اور ناک بجز دل "ل" اور ابرو بجز دل "ی"
ہے اور جو علی کا دشمن ہے اسکی ناک بجز دل "ل" آنکھ بجز دل
"ع" اور ابرو بجز دل "ن" ہے

عجائبات دنیا

عجائبات دنیا سے رنگ کھنکھ، حماد عزیز، گو سالہ سامری
ناقد صاحب مرحوم کو خدا سمجھیں، ماہی یونس، صد صد شہان
غراب ہائیل، اور ذوالفقار علی

کمر جلات مقل

کہ بولے مقلے کا زمیں کو بار کھانے چار ہزار سال قبل
خلقت کھمید کیا، زمین کو بلا اولیہ اللہ کا سکین اور فون
ہے اسیں مقلوم کر بلائی شجاعت سے قبل دو سو بی، دو سو بی
اور دو سو اسباط انبیاء دفن ہیں۔ زمین کو بلا علی نزول و معبود
لانکہ ہے۔

روایت ہے کہ ایک بزرگوار بقرہ سے بارادہ
حج روانہ کرتے ہوئے۔ راستہ میں ان کا گھوڑا ایک
قریہ میں ہوا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑے پویش عورت
گھوڑے پر بیٹھ کر ہوئے مردار مرغ کو اٹھا کر اپنے
دامن میں لپیٹ لے جا رہی ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بزرگوار
اس عورت کے پیچھے ہوئے۔ جب وہ عورت اپنے
مکان پہنچی تو اپنی لے آگے بڑھ کر اس عورت سے
دریافت کیا کہ اے عورت تو کون ہے؟ اور تیرے
دامن میں کیا چیز پوشیدہ ہے؟ عورت نے جواب
دیا میں ایک مسلمان، بیوہ عورت ہوں اور میرے
دامن میں مردار مرغ ہے۔ یہ سنکر بزرگوار نے کہا
کہ مسلمانوں کے نزدیک مردار کھانا حرام ہے۔
عورت نے جواب دیا کہ میرے لئے یہ مردار حلال ہے
کیونکہ میں اور میرے چھوٹے بچے تین دن سے قاعدہ ہیں
پیشنا تھا کہ بقرہ کے بزرگوار نے اپنی ماری یونگی
جو اخراجات سفر حج کے لئے ساتھ تھی اس عورت
کے حوالہ کر دی اور خود حج کا ارادہ ملتوی کر کے
بقرہ ہی میں رہ گئے۔

اسی زمانہ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
حج کے لئے مکہ معظمہ آئے ہوئے تھے اس سال حاجیوں
کا تعداد کثیر تھا ایک شخص نے جو امام کے ہمراہ

جان لی ریڈ

امریکی حسن و فطرت کے شیرازی

تمنا، خاموش اور ان کے قدموں سے ناکھڑا نہیں، چٹکوں پہاڑوں اور قدرتی مناظر سے ولی لسنکی لپٹا ہندوستانی روایت کیلئے کوئی چٹائی بات نہیں۔ رائی میں زیادہ قبل از تاریخ کے جنگوں کی پڑچائیں منظر کشی کی گئی ہے جن میں رام سینا اور بھگن نے بن باس کا زمانہ گزارا تھا اس جگہ کے گرم اور گرم جھریں قہقہوں میں سہنے والے لوگوں کی لے شہر رہنمائی کے لئے شہر سے دور تھیں حاصل کی ہوگی۔ رام سینا اور بھگن اپنا تہا پہاڑیاس ترک کر کے جہاں اور گھاس کا لباس پہن چکے تھے جہاں میں جاتے ہیں اور وہاں غدی کے کنارے ایک جھوپڑی بنائے ہیں ہر سینا کی ان خوشیوں اور مسرتوں میں شریک ہونے ہیں جو انہوں نے عجیب غریب دشمنوں، بیٹوں، پھلوں اور پھولوں کے نام دریافت کر کے حاصل کی تھیں۔ امریکہ کے لوگ بھی فطرت کے پچا رہی ہیں جب ہر ملی سیتا جھنگ بوس غاروں، فواد بازی کے کاغذوں اور غلی اداکاروں کو ان کے گھر میں دیکھتے ہیں اور جھنگ نہیں ہی امریکہ کا نظریہ سمجھتے ہیں تو وہ سچ پچ شمال مشرق کے وسیع وسیع اور خوب صورت جنگوں، راکٹ اور سیرائیو ادا کے عظیم پہاڑوں کے حسین منظر و اور مشرقی پہاڑوں کے ہر سکون میں سے لطف اندوز ہونے کا موقع کھودیتے ہیں۔ مزید افسوسناک بات یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھتے تھے قاصر رہتے ہیں کہ بہت سے امریکن جنگوں اور بینوں

کے اچھوتے جن کے پر جوش تیرائی ہیں۔ فطرت سے بیار ہمارے ملکی ادب کا شروع ہی سے ایک مسلسل موضوع رہا ہے جیسے مہر کویر کے مقبول ترین ناول (The Book of the Mohicans) کے صفحات سرور جنگوں اور پہاڑی ندیوں کی فطرت بخشی کے ذکر سے بھرے پڑے ہیں۔ ایمرسن نے قدرت میں ان کے معاص و مسائل کا فیضان مل پایا۔ غور و جھکاؤ میں ہندوستانی مزاج سے بہت کچھ مطابقت رکھتی ہیں قطعی آزادی اور صحرائی زندگی کا شیرازی تھا اور ان کو فطرت میں بسا ہوا اودا کا جزو تصور کرتے تھے۔ مارک ٹوین کی بعض تحریروں میں سسپیسی ۱۰ کے جزیروں اور جنگلی ماحول کی چرسکون خوبصورتی کا ذکر کیا گیا ہے لیکن امریکہ کی اندر ہندوستان میں بھی لوگوں نے فطرت سے بہت بھلا سوا سوکھ سیکھا، ہندو ہندو تمدن کو فروغ دینے کیلئے جنگوں کو برہمنی سے کاٹا گیا ہے بلکہ فطرتی زمین کو درہم برہم کر دیا ہے اور کاغذوں نے فطرت کی نازکی کو ناپاک کر دیا ہے لیکن ایسویں صدی کے وسط میں جانی توڑ جیسے پرستار ان فطرت نے فطرت کی اس بھرپور شہادت سے محسوس کیا اور اس کے فطرت پر زور آواز اٹھائی کیونکہ یہ نہ صرف شاداب میں کی تہا ہی جواں ملی اور ج کے لئے نعمت ہے بلکہ قدرت کے بیش قیمت وسائل کا بھی سرمایہ تھی۔ خانہ جنگی کے دوران میں صدیوں نے مسٹر میں کمی خوریا کی لوسی ٹائٹ داد کی شان و شوکت کو تجارتی لوٹ کھسوٹ سے بچانے کے لئے کامیوں کے ایک بیرونی خطے۔ اور چند برسوں کے بعد ریاست دیونگ میں ہیکسٹون تیل یارک کا قائم عمل شروع کیا یہ ہمارے عظیم ملکی پارک سسٹم کا آغاز تھا جن میں اب پڑے پڑے شامل ہیں۔ یہاں نہ صرف تجارتی سکری کے لحاظ اور ہر موزی غاروں دیو کی تعمیر سے قدرت کو بدنام ہوئے، بچا جاتا ہے بلکہ امریکہ کے

کیا یہ صحیح ہے؟

کہ سابق شیخ الاسلام عالم دین تھے ہمارے کے دولت کہہ برآصل جھٹلے ہر اہمیت ہیں جس پر کھنکھاتے تھے
ہوئے ہیں جن میں سے ایک قطعہ یہ ہے
بے پروہ کی جو آئیں نظر چند ہمایاں
اکبر زمیں میں عزت تو تھی سے گواہیاں
یہ بھی جو اس سے آجکا پر دو وہ کسا ہوا
پئے تھیں کہ جھٹلے یہ مردوں کا چہرہ گستا

مرید میر جیسو کی توثیح



گھڑی
یو تو سب
ی بناتے ہیں
مگر کام کی گھڑی
دعویٰ کی پابندی اور گھڑی کی مناسبت
کے لحاظ سے ڈیٹلڈ، زینتہ، فیور لو با اور
اے سیلک کے اصلی کمپوزے فراہم کر کے
گھڑی کو اصلی حالت میں پیش کرنا صرف ہمارے فن
گھڑی سازی کا کام ہے اگر آپ اپنی میرزا گھڑی کو چاہتے
اور اصلی حالت میں چاہتے ہوں تو

امیس و راج کمپنی

ریڈیائی میں گریٹ سلطان بازار قریب لیک جہاں گھڑی کی دکان بہترین
طریقہ پر انجام پاتی ہے اور ہمارے شہر میں سہولت اور تیزی گھڑیاں بنوانے والے
ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

لاہوری لوگوں کو عظیم درختوں اور پھاڑوں کو جانتے اور ان کی پراس
فہم سے لطف اندوز ہونے کا، قیام دیا جاتا ہے سیونیل کو
کعبہ کی سہولیات دکھائی جاتی ہیں اور قدرت کے رازوں کا
کھنڈہ اُپر سے بھی وہاں موجود ہوتے ہیں۔ بہت سے ایسے
جنگل بھی محفوظ رکھے گئے ہیں جہاں عمارتیں کوئی طرف گزراؤں کے
تحت تکالی جاتی تھے اور جس جگہ سے نکالی جاتی تھیں وہاں قدرت
و عجز اُکھٹے جاتے ہیں۔ بیشتر جنگلوں کو جانوروں کے لئے محفوظ کر دیا
گیا ہے اور سیکڑوں ریاستی یا ملک نامہ کے گئے ہیں۔ حالیہ برسوں میں
اس پتہ پر کی بڑی کامیابی ہوئی ہے کہ جنگلی جنگلوں اور پارکوں کے بعض
جنگلوں کو "ہون" کے طور پر محفوظ کیا جائے۔ وفاقی حکومت قطعاً
دور اتحادہ ریاستوں میں ایک علاقوں کو محفوظ کرے گی جہاں صرف
جنگلی لوگوں یا کشتیوں ہی سے نہ بچا جائے گا اور جہاں کا کشتی، عمارت
نکڑی نکالنے، بند، شاہراہیں اور تفریح گاہیں وغیرہ بنانے کا
ہیشہ کے لئے ممانعت ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پروگرام اس امر
کے واضح مثال ہے کہ سیاسی اقدامات انسان کی انتہائی سادی
و وفاقی ضروریات کی تکمیل میں کیونکر امداد دے سکتے ہیں۔ جو صرف
ڈیوٹری کا بیان ہے کہ "یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جنگل اور جنگلوں
میں انسانی زندگی رہتی ہو" ایک دوسرے امر کی معصفت نہ سمجھا
ہے۔ جنگلوں اور جنوں میں جانا زندگی سے فرار نہیں ہے۔
بلکہ یہ میں بروکھ معنی ہے یہ اس سے فرار ہے اور حقیقت
کی جانب فرار ہے۔ کیا یہ بات (زندہ لوگوں کے) چوتھے آئرم کے
آدرش سے دور سے مشابہت رکھتی ہے؟

قبلہ نماز آرا

اپنے مساجد کی سمت قبلہ اس سے معلوم کیجئے
ہر مسلمان کے گھر میں اسکا رہنا ضروری ہے

ملنے کا پتہ:- گرانڈ ہوٹل ماہد روڈ حیدر آباد (انڈیا)

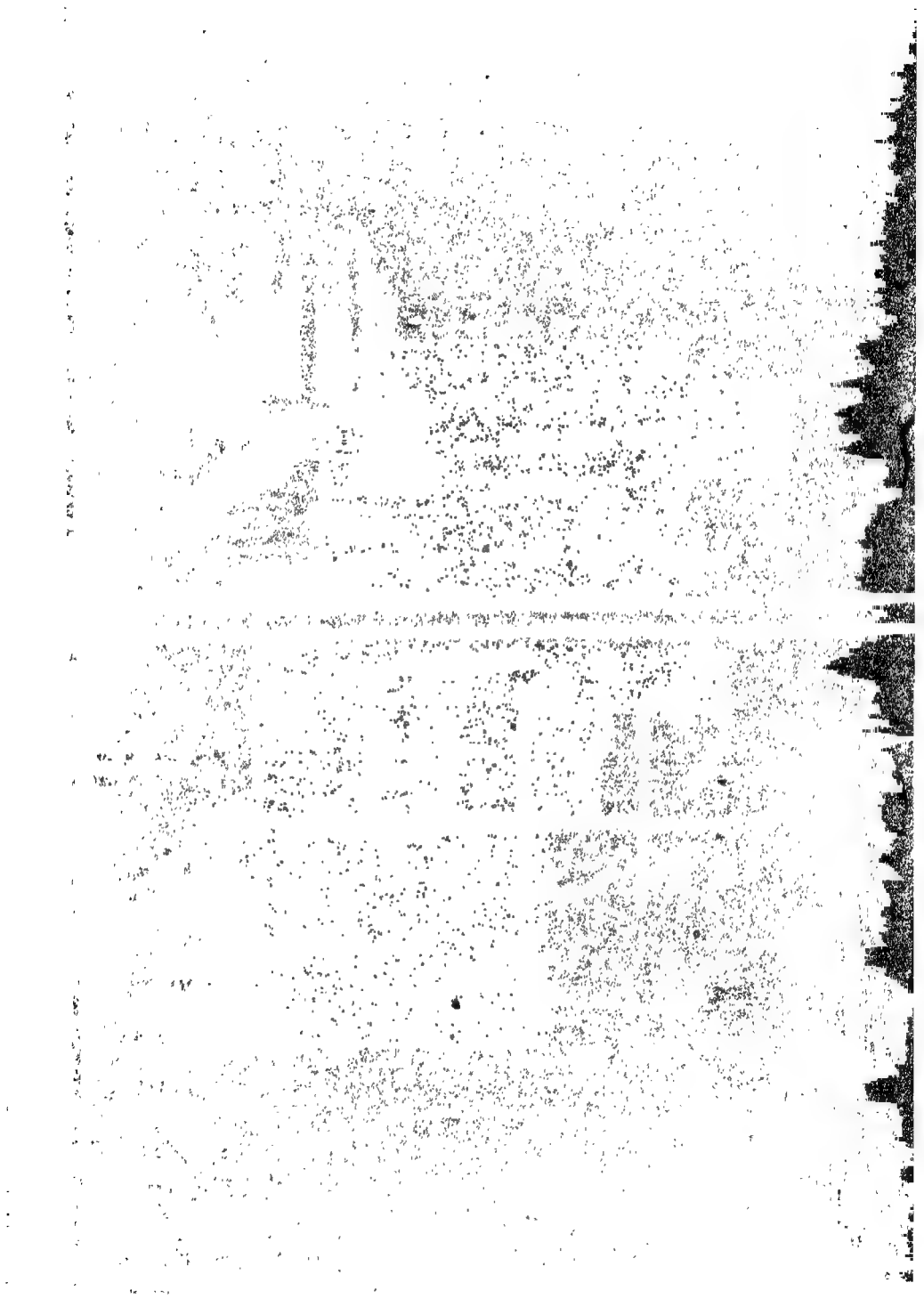
شیراز میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے



اگر خواہی غلامی مرغین جو۔ بیادرمزٹ کیفہ ہر خوردی
خرد و نوش کی بہترین اشتہار اور اصل ایرانی زعفران کی برائی کے لئے تشریف لائیے

روبرو کمزٹ کیفہ ہر خوردی





عید غدیر

سرمکار حق آگاہ نے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی غلو تیار کیا۔ عید غدیر منائی۔ صبح دو بجے سرمکار حق آگاہ کی سواہی تیار کی۔ گنگ کوٹھی سے ہفت افراد غلو تیار کر دیے۔ سب سے پہلے خادمہ صاحبہ نے ہی سوز و انداز سے کلام فصاحت ایتام پڑھنے کی عزت حاصل کی۔ شرکاء و بزم غدیر نے نعرہ صلاۃ کی گونج میں کلام شہادت لکھ کر شہادت حاصل کی۔ شہادت خوانی کے بعد سیدنا علیؑ و مولوی سید علیؑ صاحب قید مجتہد بکھٹو نے عالمانہ انداز میں واقعات غدیر پر روشنی ڈالتے ہوئے فصاحت و لغوی بیان فرمائے اور ختم بیان پر آپ نے سرمکار حق آگاہ کے لئے دعا فرمائی آپ نے اپنے سید الواعظین آقا سید تہ عباس مقصودی آل لیس نے بزمان فارسی خطہ پڑھا اور آیہ بلغ ما انزل الیک کی تفسیر فرمائی۔ دو چار موصوف نے اپنے خطبہ کو ختم فرمایا بعد ازاں خانہ زاد سید علی صاحب نے عاتق الہی میں زیارت پڑھی۔ زیارت کے ختم پر دو لایا ایمان علی صاحب خانہ زاد اور آخر میں شاعر قوم مسکنی اندھی نے اپنے مخصوص انداز میں سرمکار حق آگاہ کیلئے دعا کی۔ مختار بزم نے آئین کے تنگ تنگیاں لٹکائی۔ نعرہ سے دعاؤں کا انتقال کیا اور شاہزادان زمرہ باد حیدریت پابندہ باد کا نعرہ لگایا۔ گونج میں بزم غدیر اختتام کو پہنچی۔ سرمکار حق آگاہ ہر سال دو عیدیں دوہم اور "غدیر" کمال عقیدت و خصوص سے منایا کرتے ہیں جیسا کہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سال میرے کائنات میں "بیک عید بدست و دیگر عید ہم است"۔

غایت سے کہ سرمکار حق آگاہ مودت و ولا کے جس بلند مقام پر فائز ہیں ظاہر میں آپ کی اسکا اندازہ نہیں کر سکتیں اگر دیکھ لیں اپنی روانی، کرم کو اپنی ہمدی، چاند کو اپنی صبا، اور سورج کو اپنی حیات بخش روشنی پر ناز ہے تو ہم دعا کیوں اور وابستگان کو سرمکار حق آگاہ کی ذات ستودہ صفات پر ناز ہے کیونکہ سرمکار کا ہر فعل بلکہ ہر سانس حق محمد و آل محمد میں ڈوبی ہوئی ہے۔ سرمکار حق آگاہ کے جیسے پر لٹ پڑتے ہی بے اختیار زبان سے نکلتے ہیں۔

ایں دل جمال حق و صادق الولا

ایں عاشق محمد و آل محمد است

دستہ مصفا شہزادی



حیدر آباد دکن

خطہ شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اے اللہ! میں تجھے شہادت دیتا ہوں کہ
 محمدؐ تو کا رسول ہے اور
 علیؑ تو کا نائب ہے۔

ایستاد علی علم مبارک

آج نام کے چھوٹے یوم غدیر کے مبارک و مسعود موقع پر ”عثمان کا شیخ“ مولیٰ قدیم میں سرکار حق آگاہ نے علم مبارک الیناد فرمایا۔ اس موقع پر سیدنا مرصین صاحب سوز خوان شاہی نے سرکار حق آگاہ کلام منقبت نظام پر پڑھنے کا عزت حاصل کی جسے بعد ید العلماء و مولوی ایدہ لفظی صاحب قید و مجتہد بکھونے بالا خوار فاضل مرقعہ کمال بیان کئے۔ مہتمم بیان پر سرکار حق آگاہ کے لئے دعا فرمائی آپ نے یہ بیت ادا فرمایا یہ شاعر بھی منور علی آل یسین نے بڑا نفاذی غلبہ پڑھا اور تعات غدیر غم کی اپنے الفاظ میں تصویر کشی کی اور دعا پر غلبہ کو ختم کیا۔ زیارت خوانی کے بعد نعرہ قوم منشی افندی نے اپنے مخصوص انداز میں سرکار حق آگاہ کے لئے دعا کی

”غمان کا بیج“ حوالی قدیم میں واقع ہے جو ہمارے سرکاد کے نام نامی سے موسوم ہے۔ سابق میں اس محل میں عساور خانہ اور نیاز خانہ تھا اب سرکاد حق آباد کا محاورہ خانہ اور نیاز خانہ کی تعمیر تعمیرت زیر کمر کو اور اگر اپنی نوعی اہل اللہ عرصہ حضرت پاشاہ داداد صاحبزادہ نواب کاظم نواز فیک بہادر دہلی پاشاہ کو عطا فرمایا اس قعر کی گھر میرانی کی تقریب ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء کو ہوئے والی ہے

سرکارِ حق آگاہ ہر بارک و مسعود کام کی ابتداء میں یہ کیا کہتے ہیں ہمارے سرکارِ کایلیں ائمہ الطہار

خسرو بازنده باد و لطف او یابنده باد

یا اَلطَّیُّ اَفْتَابُ عَرَشِ تَائِبِنْدَه یَا د (سید صمصام شیرازی)

LIGHT OF INDIA RESTAURANT

الطائفة

سروشی دیلوی ہائیل فرستے انیسویں صدی

[illegible]

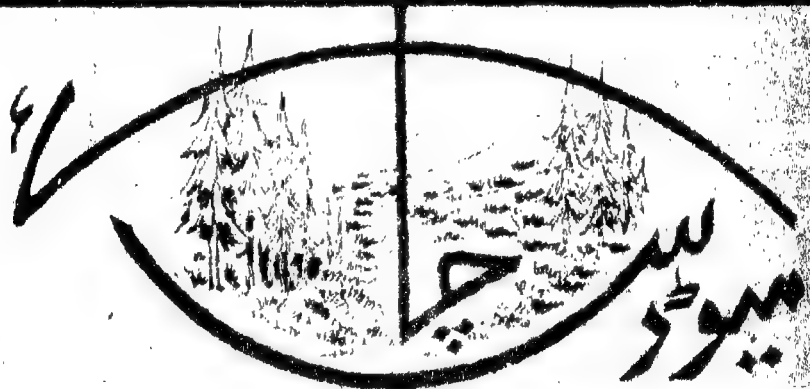
روا
میدہ



سوی
آطا

استعمال کیجئے

تیج گاندھی اینڈ کمپنی فونبر (۵۹۰۰) لاہور - اولین حیدر آباد



ہمیشہ استعمال کیجئے

جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے ہر جگہ مقبول ہے

ایوز سٹ ایجنسیز فونبر (۵۹۰۰) لاہور - اولین حیدر آباد

”این خطائے دیگر است“

خاتونِ جنت کے اسم مقدس و مبارک کی عظمت و جلالت کو خود میں لائے بغیر، سادگی سے، محض انتہائی تشبیر کے لئے شرکوں پر اپنا نام بکھو ادیا ہوا یا انکجا جانب سے کام کرنے والے ان پر ہر رضا کاروں نے جو اس کا وکیلیت و جلالتِ قدرت سے واقف نہیں، شرکوں پر یہ نام بکھو دیا ہو۔ ہر حال نام بکھا جا چکا تھا، نیز جان سے نکل چکا تھا، فیکو واپس لانا شریعتی موضوع کے پس کی بات نہ تھی لیکن اس تیر کی سینہ دوزیت کو کم سے کم کر دیتے کا ایک طریقہ یہ تھا کہ موضوع کھلے دل سے اعتراف کر لیں اور اعلان کر دیں کہ سپہو و لیسانِ تعاقب نے بشری ہے، سپہو ہو گیا ہے، نام مٹا دیتے جاتے ہیں، جلالتِ مانت ہو گئی۔ اس اعلان سے خراش و گٹاؤ میں تبدیلی ہونے کی بجائے مدخل ہو جاتی۔ موضوع کا ایسا اعلان مرہم کا کام دیتا ہے مگر دینے سے یا سہی چاہیں اور منتخب ہونے کی کٹھن، موضوع نے صاف انکار کر دیا کہ انہوں نے نام نہیں بکھوایا ہے بلکہ اشتراک نے ان کا نام بکھو دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ریاست اور فیکس میں جھوٹ کا نمونہ لیکن جھوٹ کے لئے بھی سلیقہ کی ضرورت ہے۔ قطع نظر اس کے یہ ریاست مسلمانوں کو زیب نہیں دیتی یہ تو ہٹلر اور گوٹلبرگ جیسے لوگوں کیلئے زہر ہے۔ موضوع سے نادانستہ ایک غلطی ہو چکی تھی اب انہوں نے جان لیا انکار کر کے غلطی کو ایک سے دو بنا دیا ہے بغیر انکار خطائے دیگر کے

حلقہ دار انتفا، کی کانگریسی امیدوارہ شریعتی اس فاطمہ نے اتنا بلا پرو کچھہ کے سلسلے میں اپنا نام جا بجا سمٹ کی سرک بکھو ادیا۔ اس بلے پتیزی، موہا دہی اور عدم احترام اسکا جدید علامتِ مسلمین کی جانب سے شدید برہمی اور ناراضگی کا اظہار کیا گیا اور کیا جا رہا ہے چنانچہ محترم سیدنا حضرت اللہ صوفی نے سلطانِ پورہ کے ایک انتہائی جلیب میں علامتِ مسلمین کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ ”شریعتی امین“ کی یہ ہے احتجاجی مسلمانوں کے دلوں کو بھرجھکے کا باعث ہوئی ہے، مسلمان، بچوں کے نام بزرگانِ دین کے نام پر اسٹے لگے جاتے ہیں کہ بزرگانِ دین کے ناموں کی برکت حاصل ہو۔ بزرگانِ دین کی سیرت کا اثر بچوں کے کردار پر پڑے، وہ نیک نہیں نہ کہ سستی شہرت اور موقعی پردے بچھانے کے لئے مبارک و مقدس اسماء و شرکوں پر بکھو کر، پاک ناموں کے بدھو سے جانے اور پتیزی کا سبب بنیں“۔ ہو سکتا ہے کہ محترم امین فاطمہ نے

آپ اور آپ کے اراکین خاندان کیلئے ایک خوش کن مشغلہ

کتاب ”دیکھی کن“ اب آپ کے لئے تھاج تعارف میں رہی اسکو کتابوں کے علاوہ ہر وہ گھروں والا جو اپنی منورات کو معروف بنا رکھتے ہوئے ماہانہ ۵۰ روپے کی مستقل آمدنی سے مستفید ہونا چاہتا ہے وہ صرف ۲۵ روپے اور اس کتاب کو اپنی گھروں کے حوالہ کو دے کر کوئی اس میں کاشتکاری کے علاوہ مرغیائی، پھلی پالنی، خرگوش پالنی، لعلی اور بکریوں کی پرورش کے ایسے نوکلے اور سہل طریقے بتائے گئے ہیں کہ آپ ان میں پڑھ کر متوجہ ہونگے اس کتاب میں جدید طریقہ پرورش کریش فقط نظر کے اس انداز میں تحریر کیے گئے ہیں کہ کم سے کم خرچ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے

پس اپنے چھوٹے بچوں میں ترکاریاں زیادہ سے زیادہ مقدار میں اگائے اور اپنی ضروریات زندگی میں آسانیاں پیدا کیجئے۔ قیمت کتاب ایک روپیہ ۱۵ نئے پیسے علاوہ ڈاک خرچ

میر ماسط علی خاں

مصنف ”دیکھی کن“

بروہ پرائیٹ ایم۔ سی۔ سی

گلزار حوض۔ حیدر آباد

امریکہ کا عظیم مجسمہ ساز — لورڈ وٹا

لورڈ وٹا ڈزڈرک ٹافٹ ایک مدی میلے ۲۹ مارچ ۱۸۷۱ء کو ایلم ڈوڈ (ایٹاٹا) امریکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ بہت سے بچہ ایسے اپنے عہد کے صف اول کے ایک سنگ تراش کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ وہ مجسمہ سازی اور سنگ تراشی کی تربیت دہنے میں بھی اولین فنکاروں میں سے تھے۔ امریکہ میں انہوں نے ہی سنگ مرمر پر کندہ کاری اور مجسمہ سازی کی تربیت کا آغاز کیا اس سے پہلے صرف عام مٹی یا کھڑیا مٹی پر ہی مجسمہ سازی کی تربیت دی جاتی تھی۔ وہ اپنے ملک کے اولین سنگ تراش بنے جنہوں نے فنکاروں کے لئے مجسموں کے مجموعہ کو ترجیح دینا اور فنکارانہ مہارت سے تراشنے میں فوجیت حاصل کی تھی۔ اس فن میں انہیں بڑا کمال حاصل ہوا۔ ان کے دل میں اپنے اس پیشے کے متعلق بہت بلند خیالات پائے جاتے تھے جن سے آج کے جوان سال مجسمہ ساز بھی ترغیب پاتے ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا تھا کہ مجسمہ سازی میں اندیت کا رنگ ہونا چاہیئے۔ لورڈ وٹا فن الیٹاٹو یونیورسٹی کے پروفیسر کے فرزند تھے۔ لیکن ہی سے ان کی طبیعت کا میلان فنکاری کی طرف تھا۔ ۱۸۹۱ء میں الیٹاٹو یونیورسٹی سے بی۔ اے آنرز کی ڈگری لینے کے بعد تین برس تک پیرس میں فنکاری کے ایک کالج ایکوڈی باؤ میں تربیت پاتے رہے۔ انہیں اپنی جماعت میں قابل ترین طالب علم سمجھا جاتا تھا۔ ۱۸۹۷ء میں انہوں نے شکاگو میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں آرٹ انسٹی ٹیوٹ میں ان کی تعلیمی کا آغاز ہوا جس کا سلسلہ میں برس تک جاری رہا۔ شکاگو میں کولمبیا کی نمائش کے سلسلے میں انہوں نے شعبہ باغات کے ایوان کے لئے مجسموں اور سنگ تراشی کے ایسے نادر مجموعہ کو ترتیب دیا اور اس میں اپنی فنکاری کا ایک کمال دکھایا۔ انہیں ملک گیر شہرت حاصل ہوئی۔ بعد میں جب انہوں نے ۱۹۰۱ء میں ”روح کی تنہائی“ اور ۱۹۰۷ء میں ”اندھے“ تیار کئے تو انہیں کئی اہم انعاموں سے سرفراز کیا گیا۔ روح کی تنہائی میں انہوں نے حق شناسی کی نگاہاں لکھا ہے۔ اس جہان کی ابتدائی فنکاری کی جھلک پائی جاتی ہے۔ لیکن ایک وسیع تر اور عظیم تر بنیادی تصور اجاگر ہونے سے ان کی فنکاری

میں واضح اور اہم ترقی پذیری کی علامتوں کا ثبوت ملتا ہے بہت سے شاعروں نے اس جیسے سے متاثر ہو کر نظمیں کہی ہیں۔ انہوں نے کسی طرح ”اندھے“ میں بھی اپنی فنکاری کے بلند معیار کے چوہر دکھائے یہ ۳۱ مجسموں پر مشتمل مجموعہ ہے اور آج کل الیٹاٹو یونیورسٹی میں محفوظ ہے۔ اس میں انہوں نے پیرس کے ایکولی دی بوسکول کے آرٹ کی تقلید نہیں کی ہے بلکہ اپنی جدت طبع فنکاری اور حقیقی جذبات کا کام لیا ہے نقادوں نے اسے دیکھ کر کہا کہ اس سے پہلے امریکی سنگ تراشی کے فن میں ایسی کوئی چیز تیار نہیں ہوئی۔ وٹا نے خود ان مجسموں کے متعلق لکھا ہے کہ جب میں ”اندھے“ کے چہرے تراش رہا تھا تو میرا دل انتہائی شدید اور گہرے جذبات سے بھر آیا تھا۔ ان مجسموں کے انداز میں ایک بے بس کوشش اور رقتہ انگیزی پائی جاتی تھی۔ خالی ہاتھ اور ہر طرف ہوا میں اٹھتے ہوئے تھے۔ اس سے میرے معادنوں اور خود میرے دل میں بھی گہری ہمدردی کے جذبات اُٹھ اُٹھے۔ یہ تھیں آرٹ کی کوئی چیز نہیں جو ایک افادی مقصد پر اُکرتی ہو۔ قدیمی نالیوں کی طرح اس کی ہر خاص و خاص درخشاں ہے۔ جذبات کو اہمہ تاثرات سے پاکیزہ بنایا جائے۔ اس کا استساخا فائدہ بھی کافی ہے کہ کوئی شخص آرٹ کی کسی نادر چیز کو دیکھ کر قدم بٹھرائے اور گہرے سوچ میں پڑ جائے یہ ”اندھے“ کا مجسمہ بنانے کے تین برس بعد وٹا نے بلیک ہاک مافو مینٹ“ (بلیک ہاک بادشاہ) مجسمہ مکمل کیا۔ یہ ایک دیوتا ست ۲۴ فٹ اونچی مجسمہ ہے۔ بلیک ہاک مجسمہ سبک اور فز انڈین قبیلوں کے ایک سردار کا ہے جو الیٹاٹو میں ”راک دریا“ کی وادی کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اس کے بعد واشنگٹن ڈی سی میں ۱۹۱۳ء میں کولیس فوارے تیار کئے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ نے کالسی کے بول کا ایک مجموعہ تیار کیا جو فائوینٹ آف گرینڈ ٹیکس کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی بہترین بولنگ آرٹ سے ہم آہنگ تھا۔ اس میں امریکہ کی شمالی معرکہ کی تاریخ جھلس دکھائی گئی ہیں۔ اور پانچ خوبصورت بڑو قار اور دلکش خورقوں کے مجسمہ تراشے تھے ہیں۔ گویا ہر جہل کی ایک دیوی ہے۔ اس سارے مجموعے میں چمکتے ہوئے پانی کی ایک دھارا بہتی ہوئی دکھائی گئی ہے اور بالآخر پانی دنیا پر امرت برساتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہ جیسے ایک خدائی شادمانہ نائے تھے ہیں اور ہر منظر میں بھی ایسی ہی شاد

اور سوز و غم پائی جاتی ہے۔ ایسے ایسے جسموں اور فواروں کی تخلیق کے بعد ٹافٹ علامتی موضوعات میں خاص طور پر تخلیق و دل چسپی کا ہر کرنے والا۔ چنانچہ اس نے اپنے ہنر میں ہی اسٹنگ ہیرے شاہکار "فائن آف ٹائم" (۱۹۳۳ء کا فوارہ) میں انسانی تجربوں کا اظہار کیا ہے۔ یہ جسمہ اسٹل میں مکمل ہوا تھا اور شاہکار جو نورسٹی میں موجود ہے۔ ٹافٹ کے جسموں کا یہ مجموعہ انگریز شاعر آسٹن ڈابسن کے ایک شعر سے متاثر ہو کر تیار کیا تھا جس میں اس نے کہا تھا۔
تم کہتے ہو کہ وقت گزر جاتا ہے
لیکن وقت نہیں گزرتا ہم گزر جاتے ہیں

اس سلسلے میں ٹافٹ کہتا ہے کہ شاعر کے ان الفاظ نے میرے ذہن میں ایک ایسی تصویر پیدا کی جسے میرے ذہن نے بڑی تیزی سے دو قات جسموں کی شکل دی ایک نقارے ٹافٹ کے اسٹیل ہمار کو دیکھ کر کہا کہ "میں اسے زندگی کی غیر معمولی فصاحت کے جذبے رقت انگریزی اور عظمت دو قات کے احساس کے بغیر نہیں دیکھ سکتا" یقیناً چھپر کا یہ جسمہ و غطا گوئی کا کام کرتا ہے اور جب تک یہ قائم ہے اسے دیکھنے والے راہ گروں پر اس کا جتنا گہرا اثر ہوتا اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا آج ایک ایسے وقت میں جب سستی ہی قویں زندگی کو سستا رول اور بازاری تباہی ہیں یہ احساس کس قدر تازگی بخش اور دل افزا ہے کہ ٹافٹ کا بنایا ہوا یہ شاہکار فوارہ اور اس کے مجسمے ہر دیکھنے والے کو زندگی کے زیادہ شریفانہ، اعلیٰ، برتر، بہتر اور باجو بہر پہلوؤں سے روشناس کراتا ہے۔ "وقت کا فوارہ" جیسے لافانی شاہکار کے بعد ٹافٹ نے کئی دوسرے نادر مجسمے بنائے۔ مثلاً جوان سال قانون دان لیکن (۱۹۲۴ء)

"محبت وطن اور اولین رہنما" (۱۹۳۳ء) وغیرہ وغیرہ ان میں ٹافٹ کی فرانسیسی طرزیت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ بہر حال پاکیزہ اور سادہ جسمہ سازی ٹافٹ کی زندگی کا محض ایک منظر تھا۔ اور اگرچہ وہ تین سٹڈیو چلا رہا تھا۔ تاہم آرٹ کی تعلیم اور ٹیکوں کا سلسلہ زندگی کے آخر تک نا ختم رہا۔ ان کے وقت کا بہت سا حصہ اس کام میں صرف ہوا تھا۔ انہوں نے کئی جزاں لکھ دی ہیں وہ سب جو محسوس کرتے تھے کہ مستقبل کے متعلق بہترین امید کسی بات میں پائی جاتی ہے کہ فوٹو بکوں کو آرٹ

اور جمالیات کی تعلیم و تربیت میں طریقے پر دی جانی چاہئے چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے اپنے متعلق کہا تھا کہ "میں آرٹ کا مشنری اور مبلغ ہوں" وہ یہ یقین رکھتے تھے کہ "میں" اور "آرٹ" روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہوتا چاہئے اور امریکی زندگی موجودہ اور ماضی کے آرٹ سے بہرہ مند اور متوازن ہونی چاہئے۔ انہوں نے سنگ تراشی اور جسمہ سازی کے متعلق سنگیادوں و مضمون لکھے ہیں۔ اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں امریکی جسمہ سازی کی تاریخ بحث شامل ہے۔ ٹافٹ امریکہ میں ایک ایسا عظیم عجائب گھر قائم کرنے کے خواہاں تھے جس میں جسمہ سازی، فن تعمیر سنگ تراشی اور متعلقہ فنکاری کا ہر ایک نمونہ موجود ہو۔ فنکار ٹافٹ اعزازات انعامات کامیابیوں اور سرفرازوں سے مالا مال زندگی گزارتے ہوئے ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ۷۶ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

• سانپ • بچو • چھو ندر • چو • دروازہ کتا بٹالے
احمد
طیال۔ ڈبہ کی بیماری۔ درد کسر۔ درد کیم۔ نظر ٹوٹا وغیرہ کا
دعا سے علاج
سید ابوطالب موسوی
تھوکا پتہ۔ ۶۴-۱۲-۲۲ کوچہ داراب جنگ باقوت آباد
دفتر کا پتہ۔ علی براؤس پراؤٹ لیڈ منظم ہائی مارکٹ
وقت ملاقات گھر پر ۵ تا ۹ صبح و ۴ تا ۸ ساعت شام۔

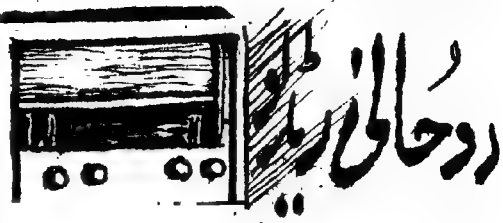
خود بخود
سر و خنہ دیوی رود سکندر آباد
فون نمبر (۶۵۵۰)
لذیذ خوش ذائقہ اشیاء خورد و نوش
کبھی تشریف لائے۔

سے قبل ایک مجلس بیاں ہوئی آپس میں لڑ رہے تھے۔ جب دونوں میں رنج کی گفتگو برپا ہوتے ہوئے "آپ" سے "تم" اور "تم" سے "تو" کی توبہ آگئی تو پڑوسی رنج بکاؤ کرنے کے لئے مکان میں داخل ہوئے۔ پڑوسیوں نے جب حکمران کی دریا دہشت کی توبہ بولی نے بتایا۔

میں اپنے بچہ کو ڈاکٹر بنانا چاہتا ہوں لیکن بچہ کے تباہ کا اصرار ہے کہ بچہ کو خوم کا سیاسی لیڈر بنایا جائے پس اسی بات پر ہم دونوں میاں بیوی میں تکرار ہو رہی ہے یہ سس کی پڑوسیوں نے پوچھا۔

آپ کے ہونا رہا جبرادے کی عمر کیا ہے؟
یہ سنکر بیوی نے سر پر پلو ڈالتے ہوئے، لگاتے ہوئے کہیں
"جی! ابھی بچہ پیدا نہیں ہوا ہے میں امید سے ہوں
اور یہ ساتواں مہینہ ہے۔"

ساعتیں! کل تک میں یہی سمجھتا تھا کہ اس قسم کے مرد اور عورتیں جو بچے پیدا ہونے سے قبل اس کے منقلب کے بارے میں بحث مباحثہ کر کے لڑتے تھے، وہ اب اس دنیا میں یا کم از کم حیدرآباد میں باقی نہیں رہے اس قسم کے تمام مرد اور عورتیں یقیناً موسیٰ نبی میں بہہ چکے ہیں۔
مجھے مدینہ ہوٹل میں دو دوستوں کو آپس میں بحث کرتے اور بحث کے بعد ایک دوسرے پر گھونہ مانتے دیکھ کر اپنا خیال بدلتا ہوا اور یہ ماننا پڑا کہ آج بھی حیدرآباد میں ایسے عقل کے اندھے کاٹھکے اُٹھتے ہیں جو "سبب" کے پیدا ہونے سے پہلے دو نتیجہ پر بحث کرتے ہیں اور بحث کرتے کرتے آپس میں دست و گریبان ہو جاتے ہیں اس اجمال کی نفی یہ ہے کہ دونوں جہان



ناشر: مخدوم حیدر آبادی

یہ عنوان حضرت مخدوم حیدر آبادی کی ملکیت ہے ان کے روحانی مکتوبات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے ناظرین جاسین یا وہ خود روحانی نشریات میں نام، مقامات اور واقعات فرضی ہوا کرتے ہیں اگر اتفاقاً سلاقت ہو تو کسی اسم خاص کا قیاس نہ فرمایا جائے (ایڈیٹر)

ایک زار نوری پیر ہم روحانی نشر کا حصہ بول رہے ہیں ابھی آپ تعالیٰ تو ال سے غزل سن رہے تھے چکا مطلع تھا میرے جلد میں جو یربانی بکائی جائے گی ماری دنیا کے صیون کو کھدائی جائے گی اب جناب مدار صاحب المتعلق مدار کا ایک تقریر نشر فرمائیے آپ کی تقریر دلی پذیر کا عنوان ہے۔
"ڈنگو لگی"

جناب مدار صاحب مدار ہی۔
روحانی دنیا کے دوست کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ کی لفافہ

ریمیر کیفے اینڈ پراڈکٹس اسٹور

لذیذ، صحت بخش، مقوی، و بھٹیئرین اور نان و بھٹیئرین کمانوں پر، کافی اور مشروبات کا شاندار صرغہ
ریمیر و ایمپلائمنٹ ایسجس فیس خیریت آباد
فون نمبر (۳۲۷۷۷۳)



اور ایک دوسرے کو نفرت اور عقارت سے دیکھتے ہوئے ناک کی
سیدہ سے مخالف سمتوں پر روانہ ہو گئے۔
دونوں جھگڑا لڑنے والوں کے جانے کے بعد میں سوچنے
لگا۔

یا الھی! یہ ماجرا کیا ہے؟ "سو نہ کیا اس جولانے سے
لہم لٹھا!" ابھی ہمیں پانی میں ہے اور یہ دونوں سنگوں
ہی کے مول پر چھکڑ رہے ہیں! ابھی پھل، پھول بہت، پھول
موٹے میں ہے، مونکیراج میں اور برج زمین میں، لیکن یہ پھل کا
صرف تصور کے ہوئے گل اشانی فراہ ہے بنی بقول غالب ہے
ہوں گویا لٹا بقدر سے لٹھہریج
میں عذیب گلشن نا آفریدہ ہوں

کتنے بھی تو اس طرح نہیں لڑا کرتے لیکن یہ ایسے آپ کو
اشرف المخلوق کہنے والے انسان کو ہو گیا کیسے؟ "جو" حاصل
کے محض "تصور" پر "وے حاصل" بحث کو ثابت اور بحث
بچتے لڑ بھیتا ہے! کتنے صرف سوخت فراغت اور ٹر تہ
جب اسکے ساتھ بڑی ہوا اور دوسرا کتا اس بڑی کو بھینسا جاتا ہو
کتنے اپنی فطرت پر آج تک قسم ہیں لیکن یہ اشرف المخلوق اپنی
فطرت بدل چکا ہے

میں جائے تو انسان، بگڑ جائے تو حیوان
انسان کی فطرت میں ہے یہ بات جبلی
لیکن یہاں دنیا کے دیال روز ازل سے
کتنا ہی کتنا ہے تو جی دہی جی!
یہ عام طور پر مشہور ہے کہ سلطان شہید کا ایک چھینٹا
لگا کر انسانوں کو بڑا دیا کرتا ہے لیکن میں چھینٹا ہوں کہ میرے

جو شکل دنیا بہت، وضع قطع، اور گفتگو سے کئی نوا بجی کے
کارندے یا کسی اخبار کے رپورٹر معلوم ہوتے تھے جائے کا گھومٹ
اپنے طلق سے اتارنے ہوئے انتہا بات پر گفتگو کر رہے تھے دوران
گفتگو ایک نے کہا۔

اس حلفت زید کے تنویہ ہو جائیگی موصفا امید
ہے نہ صرف امید بلکہ یقین ہے

یہ سن کر دوسرے نے جواب دیا
واہ! اعلیٰ یہ کہتے ہو سکتا ہے۔ بچہ کے مقابل میں زید
کیا کہہ سکتا ہے؟

کیا کہہ! بچہ کے مقابل میں زید کو کوئی چیز نہیں! تم
زید کو کیا جانتے ہو۔ اسے زید کی وہ ہیئت
سب کو اس ہے۔ بچہ کے عوامی خدمات اور اسکے اثر
و نفوذ سے غم و افسوس ہی نہیں!

اسے میں بچہ کے مات پرست سے واقف ہوں اسے
یہ بھی ہے نا، جسے رات بیدار کے زمانہ میں بلیک
مارکنگ کی تھی!

کیا کہہ! ذرا منہ سنبھال کر بات کر! بلیک مارکنگ
کی ہوگی تیرے آٹانے!

ارے آٹانے بچے! اتنا ڈل ایک کان بھری!!

جب معاملہ اس حد تک بڑھ گیا تو ہوش کے علاوہ
نے ان دونوں کو عزت کیسا دھوئیں کے باہر کر دیا ہوش کے باہر
نکلنے کے بعد بھی یہ دونوں "حرف آخر" اور "اتمام محبت"
کے طور پر کچھ ناظرہ بلکہ "وجہ دلہ" کرنا ہی چاہتے تھے، لیکن
رٹاک پر کھڑے ہوئے پولیس کانسٹیبل کو دیکھ کر دونوں ہمت گئے

Manoharlal Balmukand

3.3.613. CHAPPA BAZAR HYDERABAD. A.P.

• خالص فوٹو۔ اراٹر سریانی کا چاول اعلیٰ درجہ کا گھن پوری چاول
• خالص سکے کا گھی اور کھڑا سا گندہ تیل ہم سے خرید فرمائیے
• نرخ کی وجہیت اور آؤر پوری پلائی کو کرنا ہماری خصوصیت ہے

پچیل بازار حیدر آباد اے. پی.

گھن پوری

شیطان پر ایک کھلا جواہرستان ہے کیونکہ مشاہدات بتاتے ہیں کہ انسان کو کسی چھینٹے دینے کی ضرورت نہیں وہ سب ہی آپ بڑے نیک جاتے ہیں۔ ہاں! البتہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی تپسی مدارسی جو انسان ہی کے قبیلے سے ہوتا ہے "ڈکڈک" بجا دیتا ہے اور توڑکڑی کی آواز سنستے ہی مہاں ٹوڑھاں، ہوا چال بی، شری بھالو، سٹریوٹے، اندر سٹریوٹے، ایجا ایجا گویا ہے، ایجا ایجا بی، اور ایسے ایسے صد سے نکلی پڑتے ہیں۔ چرہ نہ ناچ ہوتا ہے، وہ کہتے دکھائے جاتے ہیں، وہ وہ لفظ کے راگ ادا کرتے جاتے ہیں کہ لوگ آنکھوں پر ہاتھ رکھ بیٹے ہیں، ہانوں میں آنکھیاں دے لیتے ہیں، پولیس جاتی ہے پھٹکے اور خائیں لی جاتی ہیں۔ نارج اگر ایک ہی مقام پر محدود ہوتا ہر طرف چٹکوں پر اکتفا کیا جاتا ہے، لیکن "تخت رواں" کے ناچ کے اگر امکانات ہوں تو پھر کوہنوا اور دفعہ دہم ام کی نوبت آتی ہے۔ یہ تعلیم، یہ صوبہ بندی، یہ لسانی حدود، یہ علاقہ داری زبانیں، یہ اردو، یہ بنگلہ، یہ مال ناؤ، یہ سیلوی یہ بلدی انتخابات، یہ اسمبلی انتخابات، یہ پارلیمانی انتخابات سب کیا ہیں؟ یہ مختلف ڈکڈکیاں ہیں جو بھائی جادی ہیں فنی کا ناچ موربا سے اور یہ ناچ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک کہ ڈکڈک کی بجی رہے گی، اور ڈکڈک اس وقت تک بجی رہے گی جب تک کہ مفاد پرست اور صنف فرسٹ لیڈ موجود ہیں۔ جب یہ ڈکڈک جکائے، اسے سیاسی مداری لینے لیں گے نونگے تو اس وقت نہ ڈکڈک بجے گا اور نہ ناچ ہوگا! یہ مختلف سیاسی نظمیں کیا ہیں؟ یہ ان لوگوں کو ٹھکڑوں کی طرح ٹڑانے کے اکھاڑے ہیں! کوئی کانگریسی ہے، کوئی سوشلسٹ ہے، کوئی

جن ٹنگی ہے، کوئی کمیونسٹ ہے، لیکن کوئی "ان" نہیں۔ کاشی! ہم کانگریسی، جن ٹنگی یا کمیونسٹ ہونے کی بجائے انسان ہوتے اور صرف "انسان"۔ اس وقت نہ بھٹیں ہوتیں اور نہ یہ جھکٹے! دیکھنا یہ ہے کہ "سیاسی ڈکڈک" کب تک بجتی رہے گی اور ہم کب تک ناپتے رہیں گے ایکٹوار اور کامیوٹیٹ پر ہم وہ عالمی فتر کاہ سے بول رہے ہیں۔ ابھی جناب مار صاحب مداری تقریر فرما رہے تھے اب ہمارے لٹریات کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ ہمیں آئندہ ہفتہ تک کے لٹریات دیکھنے (ہفتہ بھر)



خالص میدہ کے فتنہ نان
شیر مال، تنوری روٹی
اور

دیگر استیاء طہارت و پاکیزگی کے
ساتھ تیار اور آؤر پر سپلائی کئے
جاتے ہیں۔

حیدر آباد کی یکصد سالہ

دوکان نان منشی صاحب

حویلی قہیم حیدر آباد

TEL:- GHEEGHAR

PHONE:- 1347

Dharamchand Agarwal

GENERAL MERCHANT.

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES, KARD, OIL, VANASPATI & REFINED OIL, CHAPPAL BAZAR HYD. A.P.

خالص گھی، گجھو، میدہ، روا، چاول، دالیں، کڑا، تیل اور ریفاؤس تیلوں کے ٹھوک و مسٹر بیویاری

چپل بازار دھرم چند اگروال جنرل مہرنب
حیدر آباد

برطانیہ کی خبریں

برطانیہ میں عالمی ریونیو جی سال کی کامیابی مسٹر میکین کا اظہار اطمینان

برطانیہ میں "عالمی ریونیو جی سال" کے پروگرام کے اختتام پر البرٹ ہال لندن میں منعقدہ ایک تقریب پر تقریر کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم مسٹر بیرلڈ میکین نے اس بات پر اپنے اطمینان کا اظہار کیا کہ ریونیو جیوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی کوششیں نہایت کامیاب رہی ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر پارلیمنٹ نے منظور کردہ دی تو حکومت ریونیو جی سال کے لئے اپنا چندہ ۲۰۰,۰۰۰ پونڈ سے بڑھا کر ۳۰۰,۰۰۰ پونڈ کر دے گی۔ اور اس طرح برطانیہ میں جس کے لئے چندہ کی رقم ۸,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ سے بھی اوپر ہو جائے گی۔ وزیر اعظم میکین نے مزید کہا کہ موجودہ دنیا میں جو دوسروں کے دیکھوں کی جانب خود غرضانہ سے رتی سے بھری پڑ چکے ہیں، برطانوی باشندوں نے ایک بار پھر اپنی فیاضی اور رحمدلی کا ثبوت دیا ہے انہوں نے اپنی اس امید کا اظہار کیا کہ اب زیادہ ریونیو جیوں کو برطانیہ میں بسا سکتے ہیں۔ وزیر اعظم برطانیہ نے یاد دلایا کہ اقوام متحدہ نے برطانوی تجویز پر عالمی ریونیو جی سال منانے کا فیصلہ کیا تھا۔

کولمبو منصوبہ کے تحت ہندوستانی ریڈیو نیٹ ورک کا مطالعہ

ڈیڑ ہفتہ (آسام) کی پلانیشن ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری مسٹر اے۔ ایچ جارج نے ان دنوں کولمبو منصوبہ کے تحت ہندوستانی ریڈیو نیٹ ورک کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ موصوف مارچ کو برطانیہ پہنچے تھے۔ اپنے دورہ کے دوران میں مسٹر جارج کا رخانہ داروں، ریڈیو نیٹ ورک اور مزدوروں سے تبادلہ خیالات کرنے کے علاوہ ایک بہت بڑے کارخانہ میں مشترکہ مشاوری کمیٹی کی مشغولیت میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ مشاوری کمیٹیوں کے کام اور مزدور انجمنوں کی طرف سے شروع کی گئی اسکیموں اور نو جوانوں کو روزگار دلانے والی سرکس سے

بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ ہندوستان میں بھی اس قسم کی تنظیمیں قائم کی جائیں۔

برطانیہ کی فضائی صنعت کی برآمدات

ہندوستان سے بڑا خریدار

برطانیہ میں ہوائی جہاز بنانے والوں کی انجمن کے بیان کے مطابق ہندوستان ماہ اپریل میں ہوائی جہازوں اور ان کے حصوں کا سب سے بڑا خریدار ثابت ہوا۔ اس خریدار نے تقریباً ۵۹,۰۰,۰۰۰ پونڈ کی تھی۔ سال رواں کے پہلے چار ماہ میں ہندوستان نے ۱۸,۰۰,۰۰۰ پونڈ قیمت کے ہوائی جہاز اور ان کے حصے برطانیہ سے درآمد کئے۔ اور وہ تیسرا سب سے بڑا خریدار تھا۔ پہلا نمبر آسٹریلیا اور دوسرا سوئٹزرلینڈ کا تھا۔ فضائی انجمنوں کی درآمدات میں اس کا نمبر چوتھا تھا۔

ہندوستانی مدیکل افسر کا برطانیہ میں علاج

ہانکن انٹرنیٹوٹ بھی کے ملڈنگ کے ایچ راج ڈاکٹر کے۔ وی۔ ٹیکسٹن ان دنوں برطانیہ میں ملڈنگ سروس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ بڑاؤ باشندے مریضوں کے لئے خون دینے کی کوئی قیمت وصول نہیں کرتے اور ہم بھی ایسی ہی قسم کی فنانسنگ سروس شروع کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مقصد طبی عمل ہو سکتا ہے۔ جب عام لوگ یہ محسوس کریں کہ نقل خون کا عمل سہل اور بے ضرر ہے اور اس میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ ڈاکٹر ٹیکسٹن کو بھروسہ کے تحت ماہ اکتوبر میں برطانیہ پہنچے تھے۔

برطانیہ کے ٹیکسٹائل انڈسٹری کی گولڈن جوبلی

برطانیہ کا ٹیکسٹائل انڈسٹری جو جس نے ٹیکسٹائل صنعت کا معیار بلند کرنے میں نمایاں رول ادا کیا ہے۔ اس ہفتہ اپنی گولڈن جوبلی منارہا ہے۔ انڈسٹری کے اس مقصد ٹیکسٹائل صنعت کے عام مفادات کو فروغ دینا اور سائنسی معلومات سے کام لیکر اسے سیدھا کرنا ہے۔ اپریل ۱۹۱۵ء میں مقامی تجارتی نمائندہ تھا۔ کام اور مشین کے اعتبار سے ایک نوعیت بنیادی قوانین ہے۔ انڈسٹری کے ممبروں کی تعداد اس وقت ۵۰۰ ہے۔

ہندوستانی علوم کی مقبوضہ مشرقی ممالک میں

محمد بن عبد الوہید قلیش غزنائی نے "تحفۃ الباب" میں لکھا ہے: "ہندوستانی علوم و فنون دنیا میں ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ فلسفہ میں بجا ماہر ہیں۔ طب میں بھی اور ریاضی میں بھی، طرح طرح کی مصنوعات میں بھی۔"

ہنر کی رائے کے مطابق ہندوستان کا مشرق وسطیٰ سے تجارتی رشتہ بہت قدیم ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہندوستان سے چاندی، سور اور بندر کشت کے ساتھ عرب فلسطین اور مصر جاتے تھے۔ ان ملکوں کے تجارتی سفیران آخر سے یہی موجودہ جے پور سے چاندی اور چاندیوں کو حاصل کرتے تھے۔

شام اور ایران پر قبضہ کرنے کے بعد عرب مشرق کی طرف بڑھے اور آہستہ آہستہ ہندوستان آئے۔ اس وقت جہاز رانی کوئی آسان بات نہ تھی۔ ہواؤں کے ٹرخ پر کشتی اور زندگی کی کشتی دونوں کا دار و مدار ہونا تھا لیکن خوش نصیبی کی بات کہ بحر قزح کی ہوا میں ہندوستان آنے کے لئے اتنی موافق بڑی تھیں کہ جہاز کسی حادثے سے دو چار ہوئے بغیر یہاں تک آجائے تھے جہاز سے رکون کی بھی بات آئی اور وہ مالدار کے ساحلی نواح میں آباد ہونا شروع ہو گئے۔ اس طرح کے بیان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ساتویں صدی سے ایرانی اور عرب تجارتی ہندوستان کے مختلف حصوں میں آکر آباد ہونے لگتے تھے۔

لیکن جہانگیر دوسری صدی اور اسکے بعد! ہندوستانی علوم و فنون کی مقبوضیت کا سوال ہے وہ مشرقی ممالک میں بہت

پہلے جو چکی تھی۔ چینی مدی عیسوی میں ایران کے شہنشاہ فرخزاد نے دربار کے ہر دل عزیز حکیم بار دوی سندھ وستان بھیجا اور آئیے تعلق کی کہ ہندوستان میں آب حیات ملتا ہے اور وہ اسے بر قیمت پر حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ بار دوی یہاں مدقوں کو متا رہا لیکن آب حیات نام کی کوئی شے دریافت نہ ہو سکی لہذا بار دوی کو وہ اپنے ناک واپس جانا ہی چاہنا تھا کہ کسی نے اس کو "پنج تنتر" کا نسخہ دیا اور ہدایت کی کہ وہ اسے آب حیات کہہ کر اپنے شہنشاہ کے حضور میں پیش کرے۔ جب یہ سچے کر وہ اپنا بیجا نوابشاہ بہت خوش ہوا اور فوراً پیدوی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا۔ اس بعد نو شیردان کے زمانہ میں اس کا ترجمہ فارسی زبان میں انوار السہلی کے نام سے ہوا۔ اس کے بعد بھی ایک عربی ترجمہ ہوا اور اس کا نام کلید و رعد "رکھ گیا۔ یہ کام ابن مقفع کے ہاتھوں انجام پایا۔

سنسکرت قواعد پر مبنی بھری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب البیان" رکھا۔ ہندوستانی علوم پر عربی میں جتنا کام ہوا اس کا مفصل بیان احمد بن یوسف، ابن جعفر نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ دوسرے عالم محمد بن اسحاق ابن العنبر نے اپنی کتاب "الفہرست" میں ایسی کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔ اس وقت تک ہندوستانی اطباء کا نام سرفرست تھا۔ قاضی سعید الدیسی اور ابن ابی عسبیہ نے اپنی اپنی کتابوں میں جس کا نام "طبقات الامم" اور "عیون الامم" لکھا ہے۔ اطباء کو ہے۔ ہندوستانی اطباء کا ایک بیان کیا ہے۔ ابو یوسف رافعی نے اپنی کتاب "سفر صمد" میں ہندوستان کی مادی زندگی، رسوم اور بدعہ مذہب سے بحث کی اور دودھ اور کھانے کا بیان تفصیل سے کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بیشتر مورخ اور سیاح ہوئے ہیں۔ جن کو ہندوستان سے خاص دل چسپی تھی۔ مثلاً علی شہر الہند کا مصنف بزرگ بن شہر یام مالک الممالک کا مصنف استخری، ابوالفوار، دشقی، ابن بطوطہ، ابن سبک

قطع

روئے مہوش بے خواب دیدنست
گفت این عقل خود در گوش ہوش

دربہاران غنچہ و گل چہ رنست
این نکات ہانفہ ہمیدنست

اور اداریسی وغیرہ ہندوستان کے مذہبی اصول پر مشہورستانی کی ایک کتاب ہے جس کا نام الملل و النہال ہے۔

ہندوستان پر غزوں کے میلے آتے تو یہی مدی میو کی سے پیٹے کا شروع ہو گئے تھے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا نام خلیفہ کا ہے۔ جو ایک غزب جنرل تھا۔ لیکن اس کو عفت جوئی اور وہ مارا گیا۔ یہی مورب بدال کے۔ اقد رہی اور وہ بھی مارا گیا۔

تیسرا بار محمد بن قاسم نے جو ایک سپہ سالار کا خوبصورت فوجوان تھا۔ اپنا ایک فوجی دستے کے جس میں چھ ہزار آدمی تھے۔ سندھ پر حملہ کیا۔ اور تین سال (۱۲۵ء - ۱۲۷ء) کے اندر ہی اندر پورا قبضہ کر لیا۔ ساتھ ہی پنجاب کا حصہ بھی فتح کر لیا لیکن خلیفہ سیدنا کے حکم سے واپس بلا لیا گیا اور مار ڈالا گیا۔ (۱۲۷ء) تک سندھ

خلیفہ ہی کے زیر اثر رہا اور مقامی امراء کے ہاتھوں اس کا انتظام ہوتا رہا۔ ہندوستان کا مشرقی مالک سے یہ سلا رشتہ تھا جو معنوی طور سے قائم ہوا۔ اور ہندوستان میں مشن کے تہذیب کا آغاز ہوا۔

ہندوستانی اطباء و بغداد میں علم و ادب کا مرکز رہا۔ علوم و فنون کے شعبے کا کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جو وہاں نہ رہا ہو۔ چنانچہ ہندوستان سے بھی بہت سے علماء و ہندو اسکے

بغداد میں جہاں ایک طرف فارسی اور عربی کے علم و جمع تھے تو دوسری طرف سنسکرت زبان کے ماہر اطباء، ماہر نجوم اور اہل قسم ہی اکٹھے ہو گئے۔

عباسی خاندان نے ۷۵۹ء سے ۹۰۲ء تک حکومت کی۔ ان کے وسیع عہد حکومت میں زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی ہوئی۔ عرب علماء و اہل دانش پہلے ہی سے علم و ادب میں دل چسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے تمام علماء کو اپنے بیان اکٹھا کر لیا۔ چنانچہ جب عباسی خاندان کی حکومت کا دار السلطنت دمشق سے بغداد منتقل ہوا تو دنیا کے مختلف حصوں سے علماء و

۱۔ کنش (ادویات پر)
۲۔ انودار (عمر کے بارے میں)
۳۔ احسن العلم و دوری القرآن (کائنات عالم کی حرکت کے بارے میں)
۴۔ قرینۃ الکیو و قرینۃ العین و رماہ و سلا کے بارے میں)
۵۔ مانک۔ ان سب علماء میں مانک کا مرتبہ بلند تھا۔ یہ شخص فارسی اور سنسکرت دونوں زبانوں پر عبور رکھتا تھا۔ ان دونوں زبانوں کو وہ جس طرح پڑھ سکتا تھا اس طرح لکھ بھی سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ترجموں میں اصل میں روانی ہے۔ اس نے فارسی میں بھی ایک طب کا کتاب کا ترجمہ کیا جو ہر کے اثرات کے بارے میں ہے۔ مانک عرب دنیا سے پہلے پہل اس وقت روشناس ہوا جب خلیفہ ہارون رشید کی

پہنچے اور شہر بغداد کی زینت اور رونق دینے سے کہیں زیادہ ہو گئی۔ ہندوستانی علماء بھی کافی تعداد میں وہاں پہنچے۔ جن طبیبوں نے بغداد کو رونق دی ان میں سے مانک، ضابطہ دھانی، شافعی اور کینکرا کے نام قابل ذکر ہیں۔

۱۔ ضابطہ ابو ریدک طرز علاج کے ماہر وں میں سے تھا۔ ضابطہ خلیفہ کے چچا زاد بھائی ابراہیم کا علاج کیا۔ اور بہت مشہرت حاصل کی۔ کہا جاتا ہے کہ ابراہیم قریب الہک تھا مگر ضابطہ نے اس کی جان بچائی۔ ضابطہ کا لڑکا تھا۔ جو بذات خود ابو ریدک طرز علاج کا ماہر تھا۔

۲۔ دھانی۔ یہ بھی مشہور حکیموں میں سے تھا۔ اور بغداد کے اسپتال میں بحیثیت طبیب مقرر ہوا۔ جہاں بعد میں اس کا لڑکا اس کا جانشین ہوا۔ جس نے بہت ہی سنسکرت کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔

۳۔ کینکرا۔ یہ طب اور نجوم دونوں کا ماہر تھا۔ اس کی مختلف کتابوں کا عربی میں مندرجہ ذیل نام سے ترجمہ ہوا۔

۱۔ کنش (ادویات پر)
۲۔ انودار (عمر کے بارے میں)
۳۔ احسن العلم و دوری القرآن (کائنات عالم کی حرکت کے بارے میں)
۴۔ قرینۃ الکیو و قرینۃ العین و رماہ و سلا کے بارے میں)
۵۔ مانک۔ ان سب علماء میں مانک کا مرتبہ بلند تھا۔ یہ شخص فارسی اور سنسکرت دونوں زبانوں پر عبور رکھتا تھا۔ ان دونوں زبانوں کو وہ جس طرح پڑھ سکتا تھا اس طرح لکھ بھی سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ترجموں میں اصل میں روانی ہے۔ اس نے فارسی میں بھی ایک طب کا کتاب کا ترجمہ کیا جو ہر کے اثرات کے بارے میں ہے۔ مانک عرب دنیا سے پہلے پہل اس وقت روشناس ہوا جب خلیفہ ہارون رشید کی

۱۔ کنش (ادویات پر)
۲۔ انودار (عمر کے بارے میں)
۳۔ احسن العلم و دوری القرآن (کائنات عالم کی حرکت کے بارے میں)
۴۔ قرینۃ الکیو و قرینۃ العین و رماہ و سلا کے بارے میں)
۵۔ مانک۔ ان سب علماء میں مانک کا مرتبہ بلند تھا۔ یہ شخص فارسی اور سنسکرت دونوں زبانوں پر عبور رکھتا تھا۔ ان دونوں زبانوں کو وہ جس طرح پڑھ سکتا تھا اس طرح لکھ بھی سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ترجموں میں اصل میں روانی ہے۔ اس نے فارسی میں بھی ایک طب کا کتاب کا ترجمہ کیا جو ہر کے اثرات کے بارے میں ہے۔ مانک عرب دنیا سے پہلے پہل اس وقت روشناس ہوا جب خلیفہ ہارون رشید کی

۱۔ کنش (ادویات پر)
۲۔ انودار (عمر کے بارے میں)
۳۔ احسن العلم و دوری القرآن (کائنات عالم کی حرکت کے بارے میں)
۴۔ قرینۃ الکیو و قرینۃ العین و رماہ و سلا کے بارے میں)
۵۔ مانک۔ ان سب علماء میں مانک کا مرتبہ بلند تھا۔ یہ شخص فارسی اور سنسکرت دونوں زبانوں پر عبور رکھتا تھا۔ ان دونوں زبانوں کو وہ جس طرح پڑھ سکتا تھا اس طرح لکھ بھی سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ترجموں میں اصل میں روانی ہے۔ اس نے فارسی میں بھی ایک طب کا کتاب کا ترجمہ کیا جو ہر کے اثرات کے بارے میں ہے۔ مانک عرب دنیا سے پہلے پہل اس وقت روشناس ہوا جب خلیفہ ہارون رشید کی

۱۔ کنش (ادویات پر)
۲۔ انودار (عمر کے بارے میں)
۳۔ احسن العلم و دوری القرآن (کائنات عالم کی حرکت کے بارے میں)
۴۔ قرینۃ الکیو و قرینۃ العین و رماہ و سلا کے بارے میں)
۵۔ مانک۔ ان سب علماء میں مانک کا مرتبہ بلند تھا۔ یہ شخص فارسی اور سنسکرت دونوں زبانوں پر عبور رکھتا تھا۔ ان دونوں زبانوں کو وہ جس طرح پڑھ سکتا تھا اس طرح لکھ بھی سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ترجموں میں اصل میں روانی ہے۔ اس نے فارسی میں بھی ایک طب کا کتاب کا ترجمہ کیا جو ہر کے اثرات کے بارے میں ہے۔ مانک عرب دنیا سے پہلے پہل اس وقت روشناس ہوا جب خلیفہ ہارون رشید کی

قطعہ

گفت تقریر کہ این طرز بیانی مشکل
از پے نکتہ بنگر شرح معانی مشکل
تازہ و قتیقہ بود قسمت یا ویر مسعود
بہر ناخواندن این سببہ شانی مشکل
(آمدہ از نذر کا باغی)

فکومت تھی۔ اس کی رسائی اپنی ذاتی قابلیت کی بنا پر خلیفہ کے دربار میں بہت جلد ہو گئی اور پھر اپنی ذہانت اور غور کی وجہ سے خلیفہ کے قریب ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب خلیفہ ایک مملکت میں گرفتار ہوا تو اس نے اس کا دل لگا کر علاج کیا اور خلیفہ اچھا ہو گیا۔ اس کے بعد اس کی اور بھی شہرت ہوئی۔ ۵۔ شافعی۔ یہ بھی اس زمانے کے مشہور و معروف حکیموں میں سے تھا۔ اس کی بیشتر کتابوں کا عربی میں ترجمہ ہوا۔ ۶۔ ایک کتاب اس نے زہر کے اثرات کے بارے میں لکھی اور جس پر ابن حاتم اور خود مالک کا تعلق و تبصرہ شامل ہے۔

ب۔ اخلاقیات پر اس کی کتاب کا عربی میں منہا الجوامع کے نام سے ترجمہ ہوا۔

ج۔ اس نے موشوں کے علاج کے بارے میں اور علم نجوم پر کتابیں لکھیں۔

اس کے علاوہ دوسرے بہت سے حکیموں اور عاملوں کی ایک طویل فہرست ہے جو علم ادویات کے علاوہ فلسفہ، فلکیت اور نجوم پر مشہور کہتے تھے۔ مثلاً انکال۔ جبار، راجا جہش اکرا چار اور نائک وغیرہ۔

خالد ایبار ماک کے حکم سے ہی سنسکرت سے عربی میں کچھ تراجم ہوئے۔ زہر اور خوراک کے بارے میں بھی ایک کتاب کا ترجمہ ہوا۔ مہا بھارت کے کچھ ابواب کا ترجمہ صالح ابن شیبہ نے کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں پہلے ہی سے علم موسیقی پر بہت سی کتابیں تھیں۔ انھیں میں سے ایک ترجمہ عربی میں ہوا۔ جس کا نام 'نغمہ' ہے۔ عباسی خلفائے سنسکرت زبان کے جواہر پاروں کو اکٹھا کرنے کے لئے اپنے یہاں سے عاملوں کا ایک بڑی تعداد بھی ہندوستان بھیجی۔ چنانچہ نویں صدی عیسوی میں محمد بن اسماعیل تنوکی جو علم نجوم کا ماہر تھا۔ ہندوستان آیا۔ اور اس علم میں تحقیق کا کام شروع کیا۔

علوم و فنون کا مرکز ہندوستان ہندوستان کے ہاتھوں ساری سلطنتیں برباد ہو گئیں۔ علم و ادب کا مرکز اب ہندوستان بن چکا تھا۔ عرب دنیا کا مشہور مورخ ابوریحان البیرونی محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آیا۔ اس کی پیدائش جینا میں ۹۷۳ء میں ہوئی، اس نے یہاں آکر ب۔ بے پیر سنسکرت کے عاملوں سے دو سنی پیدا کی، اور اس زبان پر بھی مہور حاصل کر لیا۔ اس کو تاریخ، مذہب، فلسفہ، ہیئت اور ریاضی سے بڑی دل چسپی رہی، تاریخ نویسی کی طرف اس کا رجحان پہلے ہی سے تھا۔ کتاب الهند میں اس امر کا اکتشاف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "جن چیزوں کا سمجھنا مشکل ہو اس کو جان لینے سے منزل آسان ہو جاتی ہے اور اس کو نہ سمجھنے کا سبب بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ بے تعلقی کی حالت میں جو چیزیں نہیں معلوم ہو سکتیں وہ سب جوں کی حالت میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں رہ کر وہ لوگوں میں اٹھ بیٹھ کر، بحث و مباحثہ کر کے چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔" کتاب الهند کے علاوہ آثار الباقیہ، یا تنجی، (یوگ پر) "بہما سد معانت" (علم نجوم پر) تصنیف کیں۔

اس کے بعد دہلی سلطنت کا دور شروع ہوا۔ سلطان دہلی نے جی علوم و فنون میں گہری دلچسپی لی۔ دارالافتاء کا شعبہ قائم کیا گیا اور بہت سے لوگوں کو ترجمے کے کام پر مامور کیا گیا۔ بہرام شاہ کے دور حکومت میں اور اس کے بعد تک یعنی سلطان ابراہیم کے دور حکومت تک میرانشاہ کا عہدہ ابوالمعالی نصر بن عبد الحمید ستونی کے ہاتھ میں رہا۔ جس نے ابن سینا کے کلید دومنہ کے عربی ترجمے کو فارسی میں منتقل کیا۔ جو الہامی کے ہند سے سلطان فیروز شاہ تغلق کو قریب تیرہ سو سنسکرت کے نسخے ملے۔ اس نے فوراً سنسکرت

قطب

مستی فر کمن افسزودہ بود

بہر بہزاید نگر تو روزہ بود

چندین سے بگر فرزندہ بود

آمد نوروز گشتہ در جہان

(مبارک)

(معیام)

(مبارک)

کے غاموں کو اپنے دربار میں اکٹھا کیا اور ان کے ترجمے کا حکم دیا ان میں وٹائل فیروز شاہی بھی شامل ہے جو کہ علم نجوم کے بارے میں ہے۔ شمس سراج عقیقہ اپنے زمانہ کا نہایت مورخ مگر اس نے بھی فیروز شاہ کے حکم پر موسیقی کی ایک کتاب کا عینہ المانیات کے نام سے ترجمہ کیا۔

سکندر لودی کے دور حکومت میں بھی کارہائے نمایا ہوئے۔ خواص خان کا بیٹا طب کے موضوع پر سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کرنے پر مامور ہوا۔ اور اس کا نام "طب سکندری" یا معون شفا کے سکندری رکھا گیا۔

کشمیر میں نیز اہل بدین کے دور حکومت میں بھی مہابھارت اور راجہ ترنگنی کا فارسی میں ترجمہ ہوا۔ اس کے علاوہ اس نے ہندوستان کی ہندی زندگی کو سنوارنے اور بنانے میں بڑی مدد کی۔

سعود سعد سلمان اور عید النکئی دو فارسی کے بڑے شاعر تھے۔ انہوں نے ہندی الفاظ کا استعمال اپنے فارسی اشعار میں کیا۔ طوئی نے سعد سلمان (۶۹۰ھ - ۷۱۲ھ) کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ دراستہ دیوان است۔ بچے بخاریا بچے بہ پارسی و بچے بہ ہندی سعد کے ہندی دیوان کے بارے میں جو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن فارسی اشعار میں ضرور کئی الفاظ کی آمیزش ہے۔

برہمہ کی، بہ ہمار ہندوستان۔ اے نبی از بگاما بستان

ایرہ پڑشاہ رنگ و گود رہی۔ وہ گزشتہ عشق شمع و لگن میر فرزند ہندوستان کی قابل قدر ہستیوں میں سے تھے۔ خسرو ابرہیم الدین کے لڑکے تھے۔ ان کے والد شمس کے زمانے میں فاضل حیثیت کے مالک تھے۔ انہوں نے عباد اللہ کی لڑکی سے شادی کی۔ ان کی پیدائش بینا ہی میں ہوئی۔ یعنی سورجین کا خیال ہے کہ وہ بچے میں پیدا ہوئے لیکن "سپر"

سے اس کا انکشاف ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان ہی میں پیدا ہوئے "ہست مرا مولدو ناوے وطن" (نہ سپر) اس سے یہ بات یقین کرنے کی حد تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ خسرو ہندوستان میں فارسی شاعری کے چراغ تو تھے ہی لیکن دوسرے علوم کی روشنی پھیلائے میں بھی نمایا حصہ لیا۔ علاوہ الدین طوئی کے دربار کا استاد موسیقی گوہار نامک کا بھی چراغ ان کے سامنے نہ بن سکا۔ موسیقی میں مختلف قسم کے راگ اور راگینوں انھیں کایا دیں۔ خسرو نے ۱۰۷۰ء میں حضرت نظام الدین اویار کے ہاتھ پر بیعت کی اتفاق کی بات کہ جس وقت شیخ کا انتقال ہوا تو خسرو ناصر الدین محمد تغلق کے ساتھ بلخار میں تھے۔ جب دہلی واپس ہوئے اور اپنے پیر کے وصال کی خبر سنی تو ہوش کھو بیٹھے۔ بھاگتے ہوئے قافہ میں آئے جہاں حضرت شیخ ابدی تہ کا مزار ہے رہے تھے۔ دیوانگی میں آکر ان کے چہرے سے حادہ شادی اور روتے ہوئے بولے سے "تجوری سو کے سچ پر گمہ بردارے کیس"

اکثر خسرو کی ایک منظوم نعت کا بھی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اس میں کل ۲۱۵ اشعار ہیں۔ شروعات اس طرح ہوئی ہیں فانی باری سرجن ہار۔ واحد ایک بد اکبر تار شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں ہندوستانی علوم و فنون ہندی شعر و شاعری اور سنسکرت کی جیش قیمت کتا ہوں کے فارسی ترجمے کی طرف بڑی توجہ دی گئی۔ اکبر کو بھی کتابیں کا بڑا شوق تھا۔ ابوالفضل کا کہنا ہے کہ دربار میں روزانہ مختلف زبانوں کی کتابیں جن میں ہندی، سنسکرت اور عربی و فارسی کی کتابیں ہوتی تھیں۔ لائی جاتی تھیں۔ اور بادشاہ کے سامنے پڑھی جاتی تھیں۔ وہ لوگ جو سنسکرت سے ترجمہ کرنے پر مامور ہوئے۔ ان میں سے ابوالفضل نے عبد الغفار بدایونی، شیخ سلطان قضاہی، ملا شیری اور فقیر خان

قطع

مقابل ہر محلے سرسبھی شد
برائے ماہر تو برتری شد
لوازم گفتار با چتر و طبل ہم
برائے تاج این تخت شہی شد
(آمدہ از تدری باغ)

کے نام لئے ہیں۔ اکبر نے ایک دارالترجمہ بھی کھولا۔ اس کے انچارج میر جمال الدین حسین انجو بنائے گئے اور ان کی نگرانی میں ان کتابوں کے ترجمے ہوئے۔

- ۱۔ سنگھ سنا بیسی۔ بدایونی
- ۲۔ اہربن بید۔ شیخ فیضی، شیخ بہاؤں اور حاجی ابراہیم۔ بدایونی
- ۳۔ رامائن۔ ملا شاہ محمد شاہ آبادی۔ فیضی
- ۴۔ تاریخ کشمیر۔ ابوالفضل (زرزم نامہ)
- ۵۔ یسلاوتی۔ ملا شیریں
- ۶۔ مہا بھارت۔ خان خانان
- ۷۔ ہرنس۔ ابوالفضل
- ۸۔ جوتش۔ محمد بن گجراتی
- ۹۔ عیار دانش۔
- ۱۰۔ تاجک (نجوم)۔

دربار کے مشہور ہندی کے شاعروں میں سے راجہ منوہر داس تھا۔ گنگا پرشاد یا گنگ کوی دربار کا رہنے والا شاعر تھا۔ یہ سکریت زبان پر بھی مہور رکھتا تھا۔ عید الرحیم خان خانان نے اس کی ایک نظم سے خوش ہو کر اس کو ایک ہفتیس لاکھ روپے انعام دیئے۔ اس کے علاوہ نہر بہا نے کرن، کرپارام، ہروں واسے بامتری (ایک شاعر جس کے نام ہندی کے مشہور شاعر کیشو داس نے انادیلوان کو پریا معنون کیا) بھدر سادھیا مہر اور پال کرشن ترپاٹھی نامہ وغیرہ جیسے بڑے بڑے ہندی کے شاعر تھے۔

شہزادہ داراشکوہ کو بھی جسے شاہجہان شہنشاہ ہند اقبال کہا کرتا تھا، ہندوستانی فلسفہ و مذہب سے بڑی دل چسپی تھی۔ اس نے اپنی کتاب ترجمہ فارسی میں سدا اکبر کے نام سے کیا۔ ۱۶۵۴ء میں اس نے ویدانت اور تقو فیہ پر ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ”مجمع البحرین“ رکھا۔ اس نام

میں بھی بڑا اثر رہا ہے۔ یعنی دو سہندروں کا اجتماع دوسرے معنی میں دو مذہبوں کے ملنے اور یکساں تصور۔ اس کی دو نظریات کتابوں میں سفینۃ الادلایا و سکینۃ الادلایا اور حسن الایمان شامل ہیں۔

۱۷۷۷ء کے بعد سے ہندوستان متواتر انقلابات کا شکار رہتا رہا۔ مغلیہ سلطنت کی چوٹیں ڈھیلی ہونا شروع ہو گئیں اور لسانی انقلابات نے بھی جنم لینا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پوری زندگی انتہائی سے دو چار ہو گئی۔ بزم کو فروغ دینے والے اب صرف بزم، کتابیں کرنے لگے اور زندگی تلوار کی پناہ میں آگئی۔ پھر کچھ ایسے وقت میں ادبی اور علمی ذوق کم نہیں ہوا۔ شاہ عالم ثانی نے باقاعدہ ہندی میں شعر کہے ہیں۔ شاہ عالم کا ایک ہندی دیوان تنقید ثانی کے نام سے رام پور سے شائع ہوا ہے۔ فی زمانہ بھی عرب مالک میں ہندوستانی علوم و فنون میں اسی طرح دل چسپی لگ رہی ہے۔ حال ہی میں ہندوستانی کونسل برائے ثقافتی امور نے سنگھٹا (کالیداس) کا ترجمہ فارسی میں ڈاکٹر ہادی مین صاحب سے کر دیا اور شائع کیا ہے۔ وزیر اعظم جواہر لال نہرو کی کتاب ڈسکوروی آف انڈیا کا ترجمہ بھی فارسی میں دیکھنے میں آیا ہے۔

امید ہے کہ صد ہا سال پہلے کی روایت اسی طرح پروان چڑھتی رہے گی۔ اور ہندوستان و عرب مالک، ایک دوسرے کے ادب، تہذیب، سحر اور طرز زندگی سے دل چسپی لیتے رہیں گے اور اس طرح ہمارے ہندی رشتے مضبوط ہوتے جائیں گے۔

قبلہ نما، رزم آرا

(ملنے کا پتہ)

گرانڈ ہوٹل عابد روڈ۔ حیدرآباد، انڈیا

قطعہ

ہم بھی جیتے ہیں ترے لطف و کرم کے ہوتے || کیسے نقشے ہیں یہ رفتارِ قلم کے ہوتے
بے نیازی سے یہ کہتا ہے بختِ کرب بلا || نہیں درکار ہے یہ شان و شہم کے ہوتے
(آمدہ از ندیری باغ)

جان. ٹی. ریڈ

ہندوستان اور امریکہ کی مشترکہ دلچسپی

ہندوستان کے ابتدائی مذہبوں میں یقین کیا جاتا تھا کہ روہیں درختوں پر رہتی ہیں۔ میں اس کا قائل ہوں کہ چونکہ میرے نزدیک درخت ہمیشہ قدرت کی بلند تر اور اشرف تر پیداواروں میں سے ہیں۔ ہندوستان کی طرح میرے وطن کیسلی فورنیا میں بھی سورج کی جہلا دینے والی حرارت سے بچانے کے لئے درخت ایک خدا داد درخت ہیں اور یہ ایک حین قوت و طاقت کے مظہر ہیں۔ جب سے میں ہندوستان آیا ہوں میں یہاں ایسے درخت دھونڈنے کا شوق رہا ہوں جنہیں میں امریکہ میں دیکھنے کا عادی تھا۔ اگرچہ ہندوستان کے بہت سے درخت مثلاً مندل۔ پیل اور براسرا شہرت کا مالک بڑا امریکوں کے نزدیک عجیب و غریب احد حیرت انگیز ہیں۔ تاہم کئی دوسرے درخت بھی ہیں جو دونوں ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک ہمالیہ میں درختوں کا تعلق ہے یہ میرے لئے اچھا خاصہ جانا پہچانا علاقہ ہے۔ چیر، صنوبر، شمشاد وغیرہ قدرے مختلف نوعیت کے باوجود میرے پڑانے سے بھی ہیں۔ سگولیا جوان درختوں میں سب سے شاندار اور افضل تر ہے اور ایم کمبولی جو دار جنگ کے پاس اور مشرقی ہمالیہ میں پایا جاتا ہے۔ امریکہ کے جنوبی علاقے کے خوبصورت جنگلی گیہوں کی قسم میں سے ہیں۔ شاخ اور افسانہ نویس بھی اپنی تخلیقات میں بجا طور پر ان کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ سے کم کیلی فورنیا کے باشندوں کے لئے ہمالیہ کے جنگل کا مشہور درخت دیودارا جنہی نہیں وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ یہ جنس میڈرس (Genus Cedrus) کی قسم ہے جس کا نام سنسکرت کے لفظ دیودارو (دیوتاؤں کا درخت) سے موزوں طور پر ماخوذ ہے اور امریکی پارکوں اور باغوں میں اچھا فائدہ نام زیست درختوں کے لئے والا درخت ہے۔ میں نے ہمالیہ کے رامن پور انار کے درختوں کی کئی قسمیں دیکھی ہیں۔ اصل میں یہ درخت فارس میں پائے جاتے ہیں۔ اس تاریخی درخت کے بارے میں کچھ باتیں متعلق حضرت محمدؐ سے بھی تھیں۔

دانا رکھا دیکھو کہ یہ انسان فی دل سے خدا اور نفرت کے جذبات فارغ کر دیتا ہے۔ امریکہ میں معتدل آب و ہوا کے علاقوں کے باغوں میں تجارتی پھل پھلنے پر پیرا لگاتے جاتے ہیں اور غائب سپین کے لوگ اسے وہاں لائے تھے۔ وہ انار کو گریناڈا (Grenada) کہتے ہیں۔ دوسرے درخت جو عام طور پر ہندوستان میں آگئے ہیں اور کہانے کے ہیں پیدا کرتے ہیں وہ امریکہ کے کم حرارت والے علاقوں مثلاً فلوریڈا، ہوائی، جنوبی کیلی فورنیا وغیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک جو میکسیکو اور مرکز امریکہ کی پیداوار ہے۔ گواڈالوپا (Guadalupe) جو جنوبی امریکہ سے درآمد کیا گیا ہے۔ اور تال نادین جس کی بہت کاشت ہوتی ہے اور آم یا انڈیا شال ہیں۔ آم فلوریڈا اور ہوائی میں خامی کا سیلاب سے پیدا کیا جاتا ہے۔ اصل میں یہ مشرقی ہندوستان کا میٹھے اور لوگ سمجھتے ہیں اور مذہبی رسوم سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ روایت ہے کہ ہمالیہ کے آسمانوں کا بڑا باغ جنس کے لئے پیش کیا گیا تھا تاکہ وہ چھاؤں میں چمک کر عبادت کیا کریں۔ آم تال کے لفظ تال سے لیا گیا ہے۔ ہر تھالی لوگ اسے ہندوستان سے برازیل اور امریکہ کے دوسرے گرم علاقوں میں لے گئے تھے۔ میں نے یہاں کچھ ایسے زینبائی درخت بھی پچائے ہیں۔ جو بظاہر ہندوستان اور جنوب مغربی امریکہ دونوں سے دوسرے علاقوں سے درآمد کئے ہیں۔ مثلاً کازرینا جو چیر کی قسم کا بردار درخت ہے زیادہ تر آسٹریلیا میں پایا جاتا ہے حالانکہ آئس کی کچھ قسمیں برما میں بھی موجود ہیں۔ ایوکلپس اور دیگر وغیرہ کی بہت سی قسمیں دراصل آسٹریلیا میں پائی جاتی ہیں۔ یہی کیفیت شاہ بلو درخت کی بھی ہے۔ لاکھ کے رنگ کے پتوں اور سرخ پھولوں والا پیڑ جبار انداز میں کادھت ہے لیکن اب ہندوستان اور امریکہ کے گرم حصوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ کھجوروں کے درختوں کی بہت سی قسمیں ہندوستان اور جنوبی کیلی فورنیا میں بھی ہیں۔ لیکن ناریل کے پیڑ جو جنوبی ہند میں اس قدر ثمرات سے پائے جاتے ہیں۔ ہوائی کو چھوڑ کر سارے امریکہ میں قریب قریب غیر معروف درخت ہیں۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ درخت قوی مدد کے پائندہ نہیں۔ کیا ہی اچھا ہوا اگر ہم انسان اپنی المانوری دوستی کا درس ان درختوں ہی سے لیں۔

لکھنؤ اخبار الہیاتی کا ترجمان اور صاحبان ذوق کا اخبار

نخین ای و لیٹ

سربراہوں کی کانفرنس اور خروچ کا کردار

نکتہ خروچ و خوں اس امید پر سرس آئے تھے کہ انھیں دس کی ۱۰ سالہ تاریخ میں پہلا حقیقی تجربے کا موقع ملے گا لیکن وہ قطعاً مختلف صورت کیا تھا یہاں سے واپس روانہ ہوئے ہیں۔ ردیو پاکستان کو تنازعہ بین الاقوامی یا سیاسی امور کے متعلق سمجھا گیا ہے۔ بات چیت کر کے کر کے امریکا، برطانیہ اور فرانس کے رہنماؤں کیساتھ مل کر بیٹھا تھا لیکن ان کے بجائے انہوں نے ایسا عمل اختیار کیا جسے وہ اپنی کیونٹ پارٹی کے ممبروں کیساتھ بات چیت کر سکتے ہوں وہ اس قسم کا گھریلو سیاسی کیل کھیلنے کی کوشش کر رہے تھے جس سے وہ اپنے ملک میں برسرِ اقتدار آئے میں اپنی جو شخص اپنی اطلاع کے لئے نہ ہو وہ اسے جھکا لے کیلئے دھکی آمیز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں لیکن ڈو آئٹ آئرن ہاور کوئی نہ کوئی ہنگامہ نہیں ہیں ہیرالڈ میکین کوئی مائوٹ نہیں اور جنرل ڈیگال اپنا کوئی جاری زو کو ف نہیں ہیں جو ایک کیونٹ آف آف کے ساتھ جھک جائیں۔ خروچ و خوں کو برسرِ سرس میں اسی طرح ناکامی ہوئی ہے جس طرح وہ کسی دوسرے موقعوں پر فہرہ مارک میں ناکام ہو چکے ہیں چنانچہ وہ اسی طرح ناکام ہوئے ہیں جس طرح پانچ سال قبل بنگلہ دیش میں ہوئے تھے جب انہوں نے مارشل لا پر دباؤ ڈالنے کا کوشش کی تھی کہ وہ سوویت کیسپ میں دوبارہ

نالی چڑ جائیں۔ وہ اسی طرح ناکام ہوئے ہیں جس طرح انگریزوں میں اس وقت ہوئے تھے جب انہوں نے اپنے سپاہی مزاح کے ذریعہ برطانیہ کی مزدور تحریک کے برکزیڈ رہنماؤں کے خلاف اب کس کی کریم کی کوشش کی تھی۔ وہ اسی طرح ناکام ہوئے ہیں جس طرح امریکا میں اس وقت ہوئے تھے جب انہوں نے کیل فوڈ نیٹ کے ایک میٹر کی اسٹریٹس میں کھڑے کر کے دھکے مارنے والی پالیسیوں سے اختلاف ظاہر کیا تھا۔ لیکن یہ خروچ و خوں کو اسٹائل کی مانند ایسی ان کوششوں میں کامیابی ہوئی جو مردہ ایجن پارٹی کے اندر اپنے مخالفوں سے منسلکوں کا جبری اعتراف کرانے کے سلسلہ میں کھاتے ہیں لیکن جب انہوں نے مشر آئرن ہاور پر ایسے ہتھکنڈے آزمائے کی کوشش کی تو انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بات چیت اور کھپ چائے کہ یہ امر صرف دوسری وزیر اعظم ہی تک محدود ہیں جو کہ وہ ان لوگوں میں امتیاز کرنے کی صلاحیت ہیں رکھتے ہو یا پارٹی لیڈ کے فہرے سے فطرتاً خروچ وہ ہیں اور جو عزت و وقار کو عزیز سمجھتے ہیں یہ خامی کیونٹ دنیا کے دوسرے رہنماؤں میں بھی پائی جاتی ہے کیونٹ چین کے وزیر اعظم سر چو ای لائی نے چند ہفتے پہلے ہندوستان میں اپنے میزبان ملک کے رہنماؤں سے بھی اسی طرح کا حکمانہ برتاؤ کیا تھا۔ خود خروچ و خوں نے درحقیقت تسلیم کیا ہے کہ انہیں میں الاقوامی پالیسیوں کی نسبت کھپ پالیسیوں سے زیادہ دلچسپی ہے انہوں نے امریکی، برطانوی اور فرانسیسی لیڈروں کو تباہ کیا کہ انہوں نے روس میں گرائے گئے امریکی ہوائی جہاز کے سوال کے بارے میں یہاں جو رویہ اختیار کیا ہے وہ ان کے ملک کی گھریلو پالیسیوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں خروچ و خوں نے قریباً یہ اعتراف کیا کہ انھیں بین الاقوامی مسئلوں کا تعقیب کرنے کی بجائے ایسا ت میں زیادہ دلچسپی ہے کہ وہ اپنی مددگار قیاس کی نگاہوں

کیفے سعدی اینڈ پراڈکٹس اسٹور



آسام اور دارجلنگ کے باغات راستہ منگوا کر ماہر فن سے تیار کی ہوئی چائے صرف

کیفے سعدی اینڈ پراڈکٹس اسٹور

نالی مارکٹ حیدر آباد میں لکھتے ہیں اور ہمارے پراڈکٹس اسٹور سے آجکی مزدوریات کی پریشانی بازار سے ارزاں خرید فرمیں خریدیں

ہے کہ حکومت کو کسی دنیا بھر میں جن مردوں اور عورتوں سے
جاسوس کا کام لے رہی ہے انکی تعداد تقریباً اڑھائی لاکھ
ہے جو تمام مغربی ملکوں کے جاسوسوں کی مجموعی تعداد سے
دس گنا زیادہ ہے

میں اپنے آپ کو زیادہ سخت ثابت کر رہی ہوں۔ لیکن یہ کہ انھیں سوویت
مدد رتی مجلس، چو این لائی، ہاؤس ٹنگ اور ایسے لوگوں سے مبارکبادیں
موصول ہوں جو کیونٹا عسکری مشین کو برقرار رکھنے میں دلچسپی لیتے ہیں
لیکن وہ دوسرے بیشتر مطلق کی طرف سے تعریفیں حاصل نہیں کرتے
کیونکہ اس اس قدر خطرناک ہے کہ اس کے متعلق وہ رویہ اختیار
نہیں کیا جا سکتا جو دوسرے وزیر اعظم نے یہاں اختیار کیا کیونکہ
ملکوں کو پھوڑ کر دینے کے بہرہ سے بڑی میں ایسی اطلاعات
وصول ہو رہی ہیں جن میں خیرہ شہر کے رویہ پر افکار ناپسندیدہ
نہیں ہے۔ اسے آئینا ہوتا ہے، مگر سیکشن اور قریبی ڈیگنالی کا
مناظرہ شہر کے رویہ کے متعلق کیا رویہ ہے؟ ایک ترجمان
کے الفاظ میں لیکن "یوسی" - خیرہ شہر کے جوئے الفاظ یہاں تھاں
کے وہ گھر کے بعد ان لوگوں کے ذہن سے تو اتر جائیگے
منجھولے یہاں کے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے لیکن روسی وزیر اعظم
کی ایک خاص بات انھیں لمبی مدت تک یاد رہے گی جو انہوں
نے جا جی کے بارے میں یاد رکھوں گی کہ انھیں میں کبھی نہیں
جدا نہیں لایا گیا آج تمام محاذ مختلف قسم کی جاسوسی میں مشغول
ہیں تو انہوں نے ایک مسئلہ محمد ہونے کے باوجود اپنے ہاتھ اوپر
اٹھا کر سمجھائی ہے کہ "خدا کو اسے سب سے نقصان پہن
اذا نہیں پائے گی۔"

اس ایک سنائی ستارے منجھو جانے کا کہہ دو خوف
کس قدر کے آدھی ہیں کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ روس کے جاسوس
دنیا بھر میں بھائے ہوئے ہیں اور انکی تعداد دوسرے کسی بھی
ملک کے جاسوسوں کے مقابل میں زیادہ ہے۔ برطانیہ کے ایک
مستند اخباری حوالی پر چار کوکر کے نام سے لکھتے ہیں کہ یہاں

قابل اطمینان

دودھ اور دھی
کا واحد مرکز

انڈین ڈائری فارم بجٹ بلڈنگ کالج پورہ حیدرآد

ترکی سیکل مارٹ



یوسف بازار اندرون میں نوچیدہ بازار
سیکون، موٹر سیکلون اور موٹر سیکل رتنوں کی پرزورنگ گارنٹی غیرہ کا کام نہایت
اطمینان بخش طریقہ پر اجرت داجی دودھ کا پابندی کیا تو انجام پائے ایک
مرتبہ کام لے کر اطمینان کر لیتے ہیں!

بحر و بحر اٹھو۔ محمد عون افندی



• سرخین مسالیم • ووم کا مرغ • اویشین کا ملوہ
• طرز طرح کی ٹھنڈیاں • لذیذ پایہ کا سالن
• ان کا گوشت • چھوٹے کی آکیریم • تازہ اور
• اصلی مشروبات کا شاندار مرکز

ایف سی سی اینڈ کولڈ ڈرنک ہاؤس بس اسٹانڈ انٹل گنج حیدر آباد

اختر انصاری

بیرسٹر صاحب

میں شریک برٹش لہا تھا اور بار بار گھر ٹیلی ویژن سے نکال کر دیکھتا تھا (ایسے موقعوں پر وقت کی رفتار نہایت سست ہو جاتی ہے) ٹیلی ویژن چار بجے میں کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا، کوٹھی کا کیا ڈنڈا بڑوں، درختوں، گیاریوں اور درختوں سے اس قدر آراستہ تھا کہ سچ ایک ہر اہم بارغ معلوم ہوتا ہے اور اسکی وسعت؟ میرا خیال ہے کہ جس مکان میں میں رہتا ہوں اس کے لیے سو دو سو مکان اس کا ڈنڈا کی زمین پر تعمیر کیا جاسکتے تھے۔ میں سوچنے لگا کہ اس کوٹھی کی وسعت اور خوشنمائی کا کون سا اندازہ کر سکتا ہے جبکہ کیا ڈنڈا آنا وسیع اور آنا خوشنما ہو، جبر کیا ڈنڈا کو عبور کرتا ہوا آگے بڑھا تو دیکھا کہ برآمدے میں ایک صاحب کھڑے ہوئے زور شور کیا تھا انکو ڈنڈا لے لے رہے ہیں وہ ڈرلنگ گاؤں سے پہنچے تھے۔ دائرہ میں موجود منڈی ہوئی تھی۔ رنگ نہایت گونا گونا تھا اور قد غیر معمولی طور پر لمبی۔ صورت پر جو نظر پڑی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بیرسٹر صاحب کے چوٹے بھائی ہیں غضب کی مشابہت تھا اگر ان کا جسم دھرا اور بھاری ہوتا تو میں یقیناً دھمکے کھا جاتا۔ یہی سمجھنا کہ بیرسٹر صاحب کھڑے ہیں انہوں نے مجھے آتا ہوا دیکھا تو ادھر توجہ ہو گئی میں بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آئے قریب پہنچ گیا اور آداب عرض کر کے بولا "بیرسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں؟"

"ہاں! کیسے کیا کام ہے؟"

"آپوں نے مجھے چار بجے ماضی کا حکم دیا تھا (یہ فقرہ میں نے راتے میں سوچ کر تیار کیا تھا) وہ انداز جانے کیسے ٹپکے لیکن ساتھ ساتھ مجھے اس انداز سے دیکھنا گویا کچھ معلوم کرنا چاہتے ہوں میں انکا مطلب سمجھ گیا اور جھٹ بولا "مجھے احمد محمد کہتے ہیں"

وہ مطمئن ہو گئے اور وہ اچھا آپ بھرے "اے کھرا انداز چلے گئے ہیں بہت دور سے پیدل میں کر آیا تھا۔ دو کوٹھی میں داخل ہونے سے پہلے پندرہ میں منٹ شریک پر ٹپک چکا تھا تھکن ماضی تھی، برآمدے میں چند نہایت خوش وضع کرسیاں بڑی ہوتی تھیں جی چاہا کہ بیٹھ رہوں لیکن اجازت لیغز ایسے اقدام کا جرات ہونی پھر خیال آیا کہ اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے یہ کرسیاں بڑی ہی اسٹیل کی کرسیاں والے بیٹھیں اور آرام کریں مجھے یقیناً بیٹھ جانا چاہیے میں اس طرح اپنے آپ کو بہت دلدار ہاتھ کر کے جیت آواز آئی "انداز آجائے!"

یہ آواز ان ہی صاحب کی تھی جو میرے نزدیک بیرسٹر صاحب کے بھائی تھے مگر میں یہ نہ سمجھ سکا کہ ان کا مطلب کون سے اور یہ کون سا انداز رہے پس یہ کون سا ڈرلنگ روم تھا اور میں جانتا تھا کہ ڈرلنگ روم مخصوص بھانوں سے ملاقات کر کے کے لئے ہوتا ہے میں نے یہی نتیجہ نکالا کہ مجھے نہیں، کسی اور کو بلایا جا رہا ہے لیکن میں اس نتیجے سے مطمئن نہیں تھا اور اپنے درپے بہت سے خیالات میرے ذہن میں آتے رہتے تھے مجھ ہی کا اندازہ لگایا ہو کوئی ٹیلی ویژن کی بات تو نہیں!

"دیکھیں اگر کسی اور کو آواز دی گئی ہو تو؟"

"کیوں کر سے نہ نکالا نہ چاؤں!"

"بڑی فحش ہو گیا اگر انہوں نے کہا کہ آپ کو نہیں بلایا تھا"

یہ اور اس قسم کے بہت سے خیالات ایک لمحے کے اندر میرے ذہن

مبئی بیکری اینڈ پراویژن اسٹور

ہمہ اقام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا واٹر اور آئس کریم کا
مشائندہ مرکز

مبئی بیکری اینڈ پراویژن اسٹور
اسٹیٹ بینک مابند و حیدر آباد فون نمبر (۳۴۸۷۷۷)



ہیں گزرتے

میں نے ہی مناسب سمجھا کہ سخاں سخی کر جاؤں اگر مجھے ملے ہونے تو وہ بارہ آواز سے بیٹھے ہیں کرے کی طرف بہت سے کہے کھڑا ہو گیا اور سینیٹ بجانے کا کوشش کرتے لگے

تھوڑی دیر تک کرے کے اندر سے کوئی دوسری آواز نہیں آئی اور مجھے یقین سا ہوئے لگا کہ اس پہلی آواز کا خطاب میں نہیں تھا

لیکن پھر دو آواز کے بھاری سیاہ پردے کو جھنسن بھٹا اور "پیرسٹر صاحب کے بھائی" نے نمودار ہو کر کہا۔ "آپ اندر آجیٹے" میں فوراً "وجہ حاضر ہوا" کہہ کر آگے بڑھا اور کمرے میں داخل ہو گیا

"آپ بیٹھے! پیرسٹر صاحب جائے پی کر ابھی آتے ہیں" انہوں نے ایک پیرسٹر صاحب کے دادگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں ابھی کھڑا ہی تھا اور سوچ رہا تھا کہ بیٹھوں یا نہ بیٹھوں انہوں نے قریب کی ایک میز پر سے ایک چوٹا سا فلیورٹ ٹائم میں آٹھایا اور مجھ سے بولے "آپ کے پاس گھر کی ہے؟" "جی ہاں!" میں نے جیت گھر کی نکالتے ہوئے کہا "چارنگ کے آٹھ منٹ ہوئے ہیں۔"

"سیج وقت ہے؟"

"جی ہاں! اسیشن سے ہی ہوئی ہے"

"آپ بیٹھے! کھڑے کیوں ہیں!" انہوں نے ٹائم میں کی سہیلیاں گھماتے ہوئے کہا


میری حالت اس وقت بالکل اس شخص کی سی تھی جو چڑا ایک شہنشاہ اور مہاراجا رکھوٹے پر سوار کر دیا گیا ہو یا زبردستی کھینٹ

کہ ایک ہوائی جہازیں بٹایا گیا ہو یا ایک عظیم اٹلہ جیسے کی صدارت کیے غیر متوقع طور پر رکھوت دیدی گئی ہو لیکن جب پڑتی ہے تو انسان سہا ہے میں بھی کڑا کر کے ایک کڑی سی پریچر ہی گیا۔ پیرسٹر صاحب کے بھائی ٹائم میں میرے پرکھ کر کرے سے باہر آئے کی طرف چلے گئے۔

میں تھارہ گیا۔ ڈرائنگ روم اس قدر مختلف کے ساتھ رہا کیا گیا تھا کہ بیان سے باہر سے، ہر چیز سے وجاہت اور اشارت تھی، ہر چیز میں ایک شے تھا، اور ایک بائیں! اگر نہایت وسیع تھا لیکن اس کے اندر صوفوں، کرسیوں، چوٹی چوٹی فلیورٹ میزوں، چائیزوں پردوں، تصویروں، مجسموں، اور گلدانوں کی آخری کثرت تھی کہ اس کی وسعت، وسعت میں معلوم ہوتی تھا اس پیرسٹر صاحب میں سرا دم سا کھٹے لگا لیکن پھر فوراً ہی میں اس فضا سے مانوس ہی ہو گیا اٹلہ! کیا تھ چٹ کر ہر چیز پر نظر ڈالنے لگا اور کوئے کی لطف آرائشی سے لطف اندوز ہونے لگا۔

جب اس طرح بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور پیرسٹر صاحب نے شریف نہیں لائے تو مجھے بہت تعجب ہوا کہ کیونکہ میرا خیالی تو یہ تھا کہ وہ کھڑے بیٹھے ہوئے تیار بیٹھے ہونگے اور جو انہی میں انکی کوٹھی میں چھوٹا بچہ آکر اطلاع کرنا کہ وہ میرے ساتھ ہو سیں گے

میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں عقیدار صاحب سے ملنا چاہتا تھا جو پیرسٹر صاحب کے کوٹھریز ہوتے تھے، پیرسٹر صاحب میرے اس عقیدار جیسی تھے جند کہ عقیدار صاحب، چنانچہ میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا جو دیکھ کر انہوں نے کچری میں پیرسٹر صاحب سے میرا تعارف کرادیا۔ تعارف کے بعد میں نے اپنا مقصد بیان کیا جس پر پیرسٹر صاحب نے قابل تعین فراڈلی کیا تھا کہ وہ آپ کل نام کو جا کر میری کوٹھی پر آجائے گا میں آپ کو عقیدار صاحب کے پاس لے چلوں گا اور عذرات کو یاد دلاؤں گا



تھیں یاد تاجی کا شور خانہ بیکورٹ روڈ حیدرآباد سے جب کمی آپ گندینگے
تو کیا بسا کی موندھی بوبت آپ کو آواز لگی
کیا بت تاجی ایرانی پر ایزرغ وہ ازماہی + نیو گلشن یا اگر تو کہا پ سیج منجواہی

بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے " وغیرہ کہا تو دل ہوا ط
میں دہرائی ہوں اور اپنے آپ کو لکھن دیتا رہوں
تھوڑی دیر میں جوڑوں کے فرش پر لیٹ گیا آواز آئی۔

"اب پیرسٹر صاحب جوتا پہن رہے ہیں" سمجھے یہ سوچ کر اٹھا لیڑ ہوا
ا کے بعد کئی منٹ تک ڈریسنگ روم میں خاموشی رہی پھر وہ
"چرمر" مٹائی دی جو عام طور پر اس وقت بڑا ہونے سے جب کوئی نام
جوتا پہن کر چلتا ہے اور ایسا سلوم ہوا کہ کوئی شخص گھر سے ایک
طرف سے دوسری طرف گیا

"اب پیرسٹر صاحب جوتا پہن چکے ہیں اور غالباً کسی سے اٹھ کر
کھوٹا ٹک گئے ہیں کہ کوٹ اتار کر پھینک دیں" میں نے خیال کیا
"چرمر — چرمر —" دوبارہ جوتے کی آواز مٹائی

"پیرسٹر صاحب نے کوٹ کھوٹا ہے آواز دیا اور واپس کوئی برقعہ
کے ماتھے چھو گئے۔ اب تو شام صرف بیٹ لیا باقی ہے ا کے لیے
وہ تیار ہو کر باہر آ جائیگے" میں نے اپنے دل کو یقین دلایا

لیکن میں غلطی پر غصہ وہ باہر نہیں آئے جوتے کی آواز برابر
آتی رہی۔ اور اس نکلنے کے ساتھ کہ مجھے گمان ہوا کہ پیرسٹر صاحب
دور کش کے طور پر گھر سے ٹپ رہے ہیں

اس جیل تدمی کے دوران میں ایک فخر دیوں کے کھٹنے کی
آواز آئی گویا پیرسٹر صاحب نے نام کی کفریات کے لئے صیب میں دوڑا
رکھے اور تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ کپڑوں پر پریشانی کیا جا رہا ہے

میں نے مجھے یقین ہوا کہ کم از کم اب تو پیرسٹر صاحب کپڑے پہن چکے ہوں
اور بہت جلد باہر آ جائیگے

گئے! فوس! میری قسمت میں ابی بہت سی انتظار کی گئی
کبھی نہیں کرے میں کلں خاموشی چھا گئی۔ میں سمجھا کہ پیرسٹر صاحب کہ

میں نے سنا تھا کہ یورپ میں وقت کا یا نیک کا بہت لحاظ
کیا جاتا ہے پھر میرے لئے یہ توجہ اخذ کر لینا بائیں قدرتی بات تھی اور
پیرسٹر صاحب بھی جنہوں نے یورپ میں تعلیم پائی ہے اور مغربی معاشرت
افتادہ ہوئے ہیں اسی قدر انھوں کے پروہنے چنانچہ صیب میں
لے دیکھا کہ انھوں نے مجھ کو چار بجے اپنی کوٹلی پر بلا یا ہے تو میں دس بجے
اپنے مکان سے روانہ ہو گیا تقریباً یونے چار بجے اس جگہ پہنچ گیا
جہاں انکی کوٹھی واقع تھی وقت سے پہلے پہنچ جانا بھی میرے نزدیک
نامناسب بات تھی اسلئے تقریباً پندرہ بیس منٹ باہر ٹرک پر
ٹھنڈا رہا جب ٹرک چار کا وقت ہوا تو کوٹھی میں داخل ہو گیا اب جو
بہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ پیرسٹر صاحب چائے پی رہے ہیں اور پھر
جب چائے پینے میں آہوں نے انکی دیر لگائی تو میرے غصے کی کوئی انتہا
نہ رہی

م کی چائے نوشی کا سلسلہ انکی دیر تک جاری رہا کہیں بیٹھے
بیٹھے کتنا گیا ہی میں آئی کہ پیرسٹر صاحب اور تحصیلدار صاحب دونوں
پیر خاک ڈالوں اور اپنے گھر کی راہ لوں لیکن پھر اپنی ضرورت کا
خیال آیا اور مجبوراً بیٹھے رہنا پڑا

میں اسی صبر آزا حالت میں تھا کہ برابر دالے کرے میں
کوئی شخص سلیر پہنچے ہوئے بھاری بھاری قدم رکھتا ہوا داخل ہوا یہ

کرہ ڈرائنگ روم سے بائیں ملا ہوا تھا اور بیچ میں صرف ایک پردہ
عائلی تھا۔ میں نے اپت دل میں کہا "اچھا! تو یہ پیرسٹر صاحب کا

ڈرائنگ روم ہے اور وہ چائے سے فارغ ہو کر کپڑے پہننے کے لئے
آئے ہیں مگر آفرین ہے پیرسٹر صاحب پر! کہ مجھے تو چار بجے کا وقت

دیا اور خود ابھی تک سلیر پہنے ز دھر سے آدھر گھوم رہے ہیں "
میں اسے سوا اور کیا کر سکتا کہ وہ دیر آید درست آید" اور "صبح کا

قدیم اور موجودہ دور کے اردو اور فارسی شعراء کا معرکتہ الارا تذکرہ

انتخاب عظیم

نہایت آب و تاب اور بھرپور زکثیر بہت مسلد شائع ہو رہا ہے اگر آپ شاعر ہیں تو
برما کر ۲۰-۲۵ شعر پر مشتمل اپنا اردو اور فارسی منتخب اور بیاری کلام بعد اپنی سوانح
حیات قلم کے پتہ پر اپنی پہلی فرصت میں روانہ فرمائیں تو زیر طبع کتاب میں اسکو شریک و شائع کیا جائیگا

سید عظیم الدین حسین بنمیر مکان (۴۷۹) عجوبہ کیمھڑی - حیدر آباد

ٹیکونیوں کا دباؤ والے طریقے اختیار کرنا زحمان حکومت کا انتخاب

حکومت کو عرصہ سے گہری تنقید کے ساتھ یہ کہہ رہی ہے کہ بعض ٹیکونیوں میں دباؤ والے طریقے مثلاً جو کہ پڑتال، اندر بیٹھے رہو پڑتال یا آہستہ رکھو پڑتال وغیرہ اختیار کرنے کا زحمان پڑھنا جا رہا ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی ٹیکس منوائی جائیں۔ یہ تو پڑتال اجتماعی طاقت کی نفی ہے اور طریقہ اختیار کرنا بھی حق بجانب نہیں ہو سکتا جس میں طور پر اس صورت میں جبکہ جہلوں کے تصفیہ کے لئے جو انتظامات موجود ہیں، ان میں پوری طرح استعمال نہ کر لیا گیا ہو اسلئے حکومت کو دور طریقہ پر یہ راج کرنا چاہیے کہ وہ ایسے بے سوچے سمجھے اعمال اور نظم و ضبط کا مکمل خلاف ورزیوں کی ہیں جو آجروں اور مزدوروں کی تمام تنظیمیں فریقین کی حیثیت رکھتی ہوں، جو صلیبی کے لئے مجبوراً وہ سب کچھ کرے گا جو اس کے اختیار میں ہو۔ کسی مزدور تنظیم یا آجروں کی تنظیم کو جان سے اپنی شکایتوں کے ازالے یا جہلوں کے تصفیہ کے لئے دباؤ والے طریقے اختیار کیے جائیں۔ جب کہ تقویٰ و سنوری طریقہ کار بھی اختیار کیا جاسکتا ہو تو مصالحت کرانے والی تنظیم کو حرکت میں نہیں لایا جائے تاکہ حکومت متعلقہ یونین تنظیم کے خلاف مابطلی وہ سرکاری حکم کاروائیاں عمل میں لائے گی

(اطلاعات)

دوسرے دروازے سے نکل گیا ہر چلے گئے ہیں لیکن یہ قریب قریب ناکھن تھا کیونکہ ہر شخص کے لئے سب سے آسان اور مختصر راستہ ڈرائنگ روم میں سے ہو کر خفا اسٹے میں نے خیال کیا کہ ممکن ہے وہ اپنی ٹیکم معاہدے سے اجازت طلب کرنے لگے ہوں

میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا اسلئے کہ تقویٰ و سنوری کے اندر سے کھانے کی آواز آئی اور جب کھانسی ختم ہو گئی تو ایک کتاب زور سے بند کی گئی اور میز پر رکھی گئی۔ اور پھر میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ کوئی ڈرائنگ روم کی طرف قدم بڑھا رہا تھا! سبھا پردے کو جنبش ہوئی! میں کوئی سے اٹھ کھڑا ہوا اور آداب عرض کرنے والا ہوا تھا کہ وہ میرے صواب کے بھائی "کرے میں داخل ہوتے ہیں گھر لگیا۔ لیکن" میرے صواب کے بھائی "نے نہایت اطمینان کے ساتھ کہا وہ آپ بیٹھے۔ میرے صواب چائے پی رہے ہیں ابھی آتے ہیں! اور یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میں نکلنے کے عالم میں پہلے اور بے جا ہو کر کرسی پر گر پڑا

پر قسم کے لٹیں شاپانہ اور اعلیٰ درجہ کے لوناٹنی مرکبات اصلی و قیمتی اجزاء و کیفیات بہترین طبی و کیمیائی اصول پر تیار کئے جاتے ہیں!

محزن ہندوستانی ادویہ
عزائم و روڈینا پل جید آباد



فردوس کیفے اینڈ پراڈکشن اسلور

منقل دروازہ دیر پورہ جید آباد

یہ وہ ایرانی طرز کی مادیات ہوٹل ہے جس کے افتتاح کا آپ کو انتظار تھا

جہاں آرام اور راحت کے باغات کی درآئندہ دیکھا جاتا ہے

• خوشنما چائے • لیکن و شیریں لوازمات • اور اصلی مشروبات کے لئے
اپنے دوست احباب کے ساتھ تشریف لائیے اور چائے ملاطف اٹھائیے



اثر اندازی از جناب تمکین کاظمی صاحب

میں یہ ذہنیت نظر آتی کہ بغیر کسی تیاری اور خاص مطالعہ کے ہر ایک کے لئے والے سے اسکے فن پر انہی فعل سے گفتگو کرتے کہ مخاطب جہان پر کیا اور یہ سمجھتا کہ یہ بھی اسکے ہم فن ہیں، یا نہ ذاتی محنت سے حاصل نہیں ہوتی، رسائی داغ، قوت حافظہ اور عام قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے جو عظیم قدرت ہے، مگر یہ ایسی آکسیر ہے کہ ہر شخص اس سے متاثر ہو جاتا ہے اگر آپ میں قربانت ہے اور آپ کا داغ معلومات کا ذخیرہ محفوظ رکھ سکتے ہیں تو آپ بھی عام معلومات طے جائے کم از کم علوم متعارفہ کے مبادیات سے واقفیت حاصل کیجئے اور کو شخص کیجئے کہ ان فنون میں سے جس فن پر بھی گفتگو ہو آپ عمداً سے اس میں جملے سکیں، یہ متفق چند سال میں آپ جو خاصا چند دان بنادیں گی ڈیل کار شی نے اور ڈیل شیلف تسلط ہوائے اسکاؤٹ کا ایک قصہ لکھا ہے کہ اسکاؤٹ کی جمہوری ہونے والی تھی اور شلف چاہتا تھا کہ کارپوریشن کا صدر اسکے لڑکے کی آمدورفت کے اخراجات برداشت کرے اسلئے شلف نے صدر سے ملاقات کی ٹھان لی، اسے معلوم تھا کہ صدر نے دس لاکھ ڈالر کا ایک چیک کسی کے نام جاری کیا تھا اور ٹیک نے چیک کی رقم ادا کر کے چیک منسوخ کر کے پھر اسی کے پاس بھجوا دیا ہے جس نے فریم کر کے کوکے میں لٹایا ہے

شلف نے صدر سے ملاقات کرنے ہی سب سے پہلے اس چیک کے دیکھنے کی خواہش کی اور کہا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہوئے آج تک کسی نے انہی بڑی رقم کا چیک نہیں دیا ہے میں نے اپنے لڑکوں کو اس سے واقف کرانے کا ارادہ کیا ہے بڑا نو آؤش مجھے تعریف بتائیے تو میں اپنے لڑکوں کو اس فیاضی کا قصہ سناسکوں گا، ایر پچ شلف نے اس سلسلے میں ایک لمبی چوڑی تقریر بھی کر دی اور اپنی ذاتی دلچسپی کا اظہار بھی کر دیا پس آتا ہی کافی تھا، صدر نے نہ صرف اسے چک دکھایا اور اسکے جیب

روزولٹ کے مستحق مشہور ہے کہ وہ اپنے ہر ملے والے سے اسکے فن پر دلچسپی کے موافق تے مکان اور سیر حاصل گفتگو کیا کرتے تھے ان کے ایک سوانح نگار پر لٹ نوڈ نے لکھا ہے کہ ان سے ملنے والا چاہے کوئی دشمن ہو یا سب سے سوار یا سیاست دان ہو یا کاروبار روزولٹ کو معلوم تھا کہ اس سے کسی گفتگو کرنی چاہیے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی شخص ان سے ملنا چاہتا تو اسکے وقت مقرر کر کے ایک رات پہلے بیٹھ کر طقاتی کے ذاتی موضوع کا مطالعہ کرتے تھے اسی محنت، ہوشیاری اور سمجھ بوجھ سے روزولٹ کو پریسیڈنٹ بنایا تھا اس طریقہ سے وہ اپنے ملنے والے کو نہایت عمدگی سے متاثر کر سکتے تھے اور ہم اپنے والا ہی سمجھتا تھا وہ اسی فن سے آدی ہیں

اللہ کے فضل سے ہمارا وطن ایسے سرداروں سے مالا بہنہرہا، تعریف تو میں نے بہت سے سرداروں کی سنی ہے مگر مولانا محمد علی، پنڈت مونی لال ہنرو، سردار اسد محمود (مسعود جنگ)، علامہ عبداللہ یوسف علی، سردار انوار علی بیگ، سردار علی حیدر دار و ناظم ٹیٹم، مولانا سید خورشید علی ناظم دفتر دیوانی دستبرل دیار و آفتاب سے میں ذاتی طور پر واقف رہا ہوں اور ان بزرگوں

پیراٹنیکہ ایڈپراوٹرک اسٹور

ہما تما گاندھی روڈ سکندر آباد - پلاٹن نمبر (۱۱۵) میں

کبھی کبھی ہمیں کمی ہے اور چائے نہیں پتی ہے تو آپ کمانوں اور چائے کے حقیقی ذائقہ سے واقف ہی نہیں، صحت اور قوت بخش غذاؤں، مفرج قلب و دماغ مشروبات اور آئس کریم کا لطف پیراٹنیکہ ایڈپراوٹرک اسٹور میں لکھنا ہے

نمذریات کی ہر چیز ہمارے پیراٹنیکہ اسٹور سے واجی دام پر خرید فرمائیے



کی پوری توفیق ملے گی، ایک آگے دیکھو پھر کشف اور اسکے پانچ اکر اول
کا سفر خراج بھی دیا اور ایک ہندسی ایکڑ دار المکی سات ہفتوں کا سفر تھا
کے لئے الگ دی اور اپنی ایجنسی کے نام تھانی خطوط بھی، نے حالانکہ کشف
نے صرف ایک لڑکے کی آدروفت کے خرچے کا سفر لیر کیا تھا

یہ صرف تلف کا اثر تھا جو اسے مسدود پر ڈالنا تھا ورنہ صدر کے اس قدر ہر بان چونکی کوئی وجہ نہ تھی ایسی ہی حرکت تھے جی کوئی بڑی تھی، میری ایک عزیز کے شوہر کے انتقال کی وجہ سے کئی روز غامضی تھا، میں بالکل سنبھل گئی، مجبوراً اپنی عزیزہ کو کھنکھارے سے پرہیز کوئی بڑی، رائے مریدہ کھنکھارے میں جو صرف غامضی کے صدر المہام تھے میں نے درخواست پیش کی تو انہوں نے تحت کے دفتر سے رائے اور کیفیت بلوچی اور شل صمیم محلات کے دفتر میں رد کر لی گئی جو آج تک کھنکھارے میں، بالآخر تک آکر یہاں نے صمیم کے دفتر پر حاضری دی۔ قادر نواز جنگ بھادراں دونوں میں تنہم تھے جو میرے نانا کی راتھی کر چکے تھے اور مجھے گودوں میں کھلائے تھے کبھی بھادراں سے ملاقات ہوا کرتی تھی اور بڑی عمدگی سے ملتے جلتے تھے چنانچہ اسی بار یہ میں نے ان کے دفتر پہنچ کر ملاقات کی کہ وہ بڑی بلے پر والی سے پیش آئے، پھر یہ سمجھ کر کہ مجھے بھولی بہت چونکے اپنا تعارف کرایا تب بھی دہرایا روشن رہی ہاں جوں کر کہ چپ ہو گئے اور مجھے اپنا سامنے لے کر ابس ہو یا، کچھ روز گذر گئے اور عزیزہ نے تعارف شروع کیا، قادر نواز جنگ کی اس طرز ملاقات کی وجہ سے ان سے ملنے جانی نہ تھا تھا محض ایک قریبی عزیز نہ تھا جیسے جو ملے جیسے پریشانی تھے، مجبوراً ایک روز قادر نواز جنگ کے گھر پہنچا، نام کا وقت تھا جنگ کے صحن میں بے تکلف بیٹھے ہوئے تھے میں نے سلام کیا تو پھر اسکا

اجنبیت سے جواب دیا اور بیٹھنے کے لئے ٹیبل نہیں کہا، مجبوراً ایک کرسی بیچکر میں بیٹھ کر لکھ کر گئی تو یہ چاہ رہا تھا کہ وہاں سے فوراً اٹھ جائوں اور پھر کبھی وہاں نہ جاؤں، میرے بیٹھنے کے ٹھوکر کا دیر بعد تک بائبل خاموشی رہی مگر پھر حاضر بننے کے کچھ اصرار کیا اور نواب صاحب نے ”جداوت“ کے مسئلہ کو بنیاد میں لے کر ٹیبل کے پاس بیٹھ کر ناظر و ناظرہ کیا حاضرین داد دینے لگے کیونکہ حاضرین میں ایک بہت بڑھ کر ایک جاہل تھا اور سب کے سب خوشامد ہی بھی تھے داد دینے سے لگیا کرتے، میں تو جلا کر ٹیچھا تھا، مجھے دل لگی سوچو اور یہ سنائی ہاں میں ہاں ملے ہوئے اسی مسئلہ کو اپنے طور پر بیان کرنا ضروری کیا، پس پھر کیا تھا، نواب صاحب کی باہمیں کھل گئیں، میرے لئے ٹھکانا منگوانا شہرت پلایا اور ٹریڈرینک میرا کجواس برسرِ قہقہے بہت اور جب میں جانا چاہا تو دوسرے روز آنے کا وعدہ لیکر رخصت کیا اور میں نے اس کاروائی کے متعلق کہا تو خود اپنے قلم سے نوٹ کر لیا، چنانچہ دوسرے روز میں بیٹھا تو دو تین گھنٹے تک وہی کجواس رہی اور میری خاطر تواضع بھی خوب ہوئی اپنی کاروائی کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صبح ہی انہوں نے مہل منگوا کر تنخواہوں کی اجراء کے لئے سندیں لکھ کر بھجوا دیں اس کے بعد وہ مجھ سے ملنے سے متعلق اور میں جینے آتا جا تا رہا دس روز سندہ روز نہ جاتا تو مجھے بلوایا کرتے تھے

علامہ عبد اللہ یوسف ملی جن دنوں وزیر اعلیٰ (ریٹرو فیکٹ) تھے تو ایک دفعہ کلکتہ کے دورے پر آئے، ان کے ساتھ مولوی عبدالباسط (باسط فیک) ناظم انجمن امداد بھاری دکن پریس ریوٹر (صبر) بھی تھے میں ان دنوں کلکتہ کے سررشتہ لوکل فڈ میں سپروائزر تھا اور موصوف کی سربراہی بھی کر رہا تھا، اتفاق سے یہ لوگ میرے موٹر



فیل خانہ قدیم روہڑے و گوشہ محل ہائی اسکول حیدر آباد میں آپ اپنے دوست احباب کیساتھ تشریف لا کر چائے
سہا حقیقی لطف اٹھائیے یہاں آپ کو تازہ ، خوش ذائقہ اور اعلیٰ درجہ کی چائے جو آرام اور ٹیکڑی کے خاص خاص باغات سے
منگوا کر باہر فرسٹ کلاس کرائی جاتی ہے لطف ہے و نیز آپ کی ضروریات کی ہر چیز ہمارے پیرا ویزن اسٹور میں واجبی نام پر دستیاب ہوتی ہے

یہ گلہ کر گئے ہیں نے علامہ محمد اللہ یوسف علی کی صورت تک نہیں دیکھی تھی
گورنمنٹ ہاؤس میں دو موٹر سائیں ایک موٹر میں سے ایک کم روٹھنص
نہایت معمولی سوٹ پہنا ہوا گوردھار میں اٹا ہوا اترا اور دوسری
موٹر میں سے باسط جنگ اترے، میں نے اس شخص سے کوئی افترا
میں کی کوئی کج بھگے لیکن تھا کہ وہ صدالحمام صاحب کا باورچی بیٹا
تو خانہ ماں ہرزہ رہو گا اسے باسط جنگ سے ملنے کے بعد میں نے
یو جی علامہ عبداللہ یوسف علی کب آ رہے ہیں تو انہوں نے اسی شخص
کی طرف اشارہ کیا جو موٹر سے اتر کر اپنے چہرے کی گودھاڑا تھا
پھر میرا تعارف کرایا، گو میری علمی ادبی حیثیت کو نظر انداز کر کے
صرف خاندانی حالت کا ذکر کیا کیونکہ میری معنوں نگاری سے
باطسط جنگ بہت ہی غما رہتے تھے وہ مجھے بد مذہب اور بڑے
عقائد کا پیرو بھی سمجھتے تھے خیر میں نے علیک سلیک کی اور علامہ کو
گورنمنٹ ہاؤس کے اندر لے جا کر اپنے گھر لے کے کروں میں نیچا دیا اور
پھر ڈرائیونگ روم میں آکر بیٹھ رہا، علامہ نے بہاد ہو کر لباس تبدیل
کر لیا تو چائے پر بیٹھے یاد فرمایا اور ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے
گلہ کر کے متعلق بعض تاریخی سوالات کئے اور میری باتیں بڑی دلچسپی
سے سنتے رہے ایک بعد سے انہوں نے مجھے کامڈیک بنالیا، میرے
ماخذ فائز اور آثار قدیمہ وغیرہ کا معائنہ کرتے رہے، پانچ او
نام کی چائے اور اکثر اوقات کا کھانا بھی مجھے مانگنے کو رکھتے تھے
پانچ پانچ روز تک یہی حال رہا، گلہ کر کے جاتے وقت نہ صرف
میرا شکریہ ادا کیا بلکہ بری تعریف کی کہ ایسا تیز اور اچھی معلومات کا
لو جو ان میری نظر سے نہیں گذرنا حالانکہ میں نے کوئی خاص قابلیت کا
اظہار کیا نہ غیر معمولی تیزی دکھائی تھی۔ ہر نئی چیز میں سے وہ نادر

تھے میں انہیں نہیں کیا تھا یا کرتا اور انکے سوا وہ نہ کتنی بخش جواب
دیتا تھا اور وہ جو کچھ فرماتے ایک ترمیم یافتہ سامع کی طرح سنا اور
انکی معلومات کا داد دیتا اور انکی بصیرت افراد نظر مردوں سے میری
معلومات میں جو اضافہ ہوتا جاتا اسکا اعتراف کرتا اور شکریہ ادا
کرتا تھا

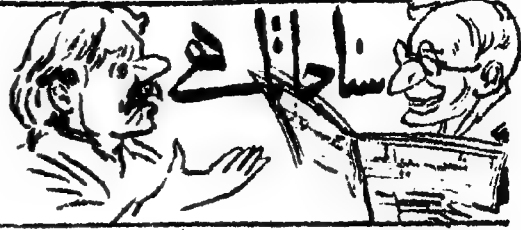
یاد رکھیے! آپ بھی دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھیں انکی دلچسپی
کو پیش نظر رکھیں اور اپنے سامع کو انکو سنیں اور انکے فن سے دلچسپی کا
اظہار کریں تو وہ آپ پر یقیناً اٹس ہو جائیں گے اور آپ کے ہونے بیٹے، آپ
اس طرح جیتے کا میاب رہا ہوں، دونوں شاہیں جو میں نے دہلی سے واپس
ہیں، اسی طرح میں نے بیشتر بزرگوں کو جو انکیا سے اور وہاب سردار
نواز جنگ بہادر سے ایک مولانا تید فورید علی تید جو پھر ہر حال رہے
ہیں

واقعہ یہ ہے کہ میں بہت ہی محدود معلومات رکھتا ہوں ایک
طالب علم کی حیثیت سے میں نے مطالعہ کیا ہے اور فہم مند اور انکی ایجاد
سے واقفیت ضرور حاصل کی ہے، بزرگوں کی صحبت اور انکی فطرت
کے مطالعہ نے ہر جگہ میری مدد کی ہے اور یہ چیزیں نے سرد اور نواز جنگ کی
غایت اور نواز شمس سے سیکھی ہے، گو اس میں بعض دفعہ مجھے اپنے مذاق
کی خلاف اور طبیعت دھماکے کے عکس بھی نظر آتے ہیں پڑی سے مگر خیر فرشتا
یا ضمیر کھلاف کو نہا نہیں پڑا اختلاف تعوف سے متعلق نہیں ہوں مجھے بھی
بھی اس فن سے دلچسپی نہیں رہی مگر کسی صوفی مانی سے عواقت ہوتی ہے تو
میں اس پر اپنے اختلاف کا اظہار بھی نہیں کرتا اور نہ اپنے آپ کو صوفی ظاہر کرتا
ہوں یا وجود اسکے حضرات موصوفہ مجھ سے خاموش ہیں کیونکہ میں ان کا احترام
کرتا ہوں اور مجھے انھیں لطف آتے پادہ بود کے لئے شعل ہو کر میرے لئے اسات
محرک شعی بودن و ہر رنگ مستحان زیستن دکنم شعی



دین پارک

جواب گلشن کشمیر یہ کیف پارک، حدائق باغ کی تصویر ہے یہ کیف پارک
چوراہا پیل یاد رکھاٹ سٹرک اعظم جاہی فون نمبر (۸۷۸)
لذیذ کھانوں، مفرح مشروبات اور ذائقہ دار چائے کے لئے کیے اور اپنے دوست
اجاب کو کلاوا اور ٹوکی دعوت دیجئے (محمد اویاب ایما)



کہ چیلپورہ میں متحدہ شہری کمیٹی کے مافی ایک بارہ سالہ لڑکے کو مخالف پارٹی کے اٹھاس نے اس قہری طرح زد و کوب کیا کہ لڑکے بے ہوش ہو گیا
 مافیکو ابھی اصل انتخابات شروع نہیں ہوئے
 عشق کی ابھی صرف ابتدا ہوئی ہے

۱ ابتدائے عشق سے روتا ہے کیا؟
 ۲ آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا؟

کہ بلدیہ کے تین ارکان اور صدرین کو سٹیل کر دیا گیا
 لیکن یہ خبر کلر گئی کہ بلدیہ حیدر آباد اور
 سکندر آباد اسٹاک کوئی تعلق نہیں۔

کہ کوہر میں فساد ہو گیا
 اب ملک کو ہیز جام (امرد) کی وجہ سے
 شہور تھا اب فساد کی وجہ سے بھی شہور ہو جائے گا

کہ آنریبل کے وی۔ ڈیکارڈی ڈپٹی چیف منسٹر کو روپیوں میں تو لا جا بیٹھا
 ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا کہ
 جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
 بندہ نہ کو گینا کرتے ہیں تو لا نہیں کرتے
 لیکن اب معلوم ہوا کہ کبھی بھی تو لا بچا جاتا ہے
 ہمارے رائے میں آنریبل ڈیکارڈی کو تو لے ڈنٹ کڑی ہو گئی ہوگی
 جانا فرد ریست ورنہ وہ ڈنٹ مارنے کا امکان ہے۔ ڈنٹ ہی ہرنے
 کی صورت میں اس مدرسہ کا نقصان ہوگا جسکو وہ ہماروں بھار
 روپیہ دیا جائے والا ہے

کہ تھانہ مدارس کے غریب بچوں کو دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے حکومت نے (دس) لاکھ روپے کی منظوری دی ہے
 کہیں ایسا ہو کہ بچوں کے بھانے متھین طعام خانہ کو لکڑی لڑانے کا موقع ملے

کہ سرسری، مزدور، ریڈیو، صد آواز اور پریس کانگریس کمیٹی ایک انتخابی مکتو جاری فرما چکے
 کہ ہماری راست میں اس انتخابی مکتو کا نام نہیں
 میں جیتے رکھا جائے تو سب بڑکا

کہ جمعیت صوفیہ آدھر اپریش نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بلدی انتخابات کے تعلق سے سلیٹوں کو فرخس
 دارینت دور رس کی وہ ہدایت دیکھی ہے
 چلو بلدی انتخابات سے آنا تو فائدہ ہوا
 عوام کو یہ معلوم ہوا کہ جدید آبادی کوئی جمعیت صوفیہ بھی ہے

کہ سپرٹکس کے ایک نان ٹریڈ ملانم کی بیوی کے بطن سے بیک وقت تین بچے پیدا ہوئے
 گویا سیدن کے مطلب میں (Rice move)
 (Rice move) ہو گیا

خالص ادویا سے تیار کردہ
 یاگ ویا کیرہ
 الیسا بڑی
 استعمال کیجئے
 اسٹاکسٹ
 مدینہ ہوٹل حیدر آباد

علی کی معنوی پیغمبری سبھا تو ہیں سبھا
و فوہ عشق کی وارفتگی سبھا تو ہیں سبھا
منا کر آپ کو عثمان ہی کہتا ہے ہر اک
کوئی باب بخت کی بندگی سبھا تو ہیں سبھا



شیراز

مقام اشاعت: چادرگھاٹ سٹیٹ پبلشرز آباد (۲۲) انڈیا

ایڈیٹر: سید صفحہ شیریازی

سلام

(مطلع) ماتم کارنگ آج جو آہ و فغاں میں ہے
شاید ظہور ماہِ عزاکا قریب ہے
کہتا ہے آج یوم شہادت یہ کہ بلا
کہتا ہے پانچ وقت مودن ذرا سُنو
جو رستم کا ہو تلبہ چرچا جو ہر طرف
کہتا ہی ہے پیرِ مٹناں دیکھ رند کو
مدح و ثنا کا بہرِ حسین شہید آج

یاد حسین ابن علی قلبِ جاں میں ہے
جو آلا مال کی آج صدا آسمان میں ہے
سینہ زنی بھی دیکھ لے پیرِ دجول میں ہے
نامِ نبی بھی اور علی بھی اذان میں ہے
یہ غنیمتِ حسین بھی شریحِ بیاں میں ہے
کیف و سرور آج مے ارغواں میں ہے
یہ ذکر راتِ دل بھی ہمارے کہاں میں ہے

(مقطع) خونِ دل و جگر ہے عثمان نے جو لکھا

رنگِ سلام اپنا بھی یہ ارغواں میں ہے

(آمدہ از ندی باغ)

مجموعہ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء

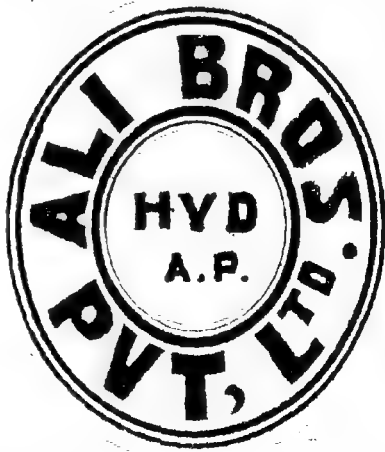
جلد ۱۴
روز جمعہ
۲۴ جون
۱۹۶۰ء
۲
۲۸
ذی الحجۃ الحرام
۱۳۷۹
شمارہ
(۳۳)

کرایہ پر حاصل کیجئے

- مشادی بیاہ کے لئے شامیانے، فرنیچر، کراکری وغیرہ
- اسٹیج ڈراموں کے لئے اسٹیج ڈکوریٹین کا قیام
- جلسوں وغیرہ کے لئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
- تاریخی اور شہسول فلموں کے لئے بہترین فرنیچر اور اسٹا جیوز وغیرہ

علی برادر دس۔ پرائیویٹ لمیٹڈ، معطل ہی کٹ
پرائیویٹ لمیٹڈ، معطل ہی کٹ

PHONE No 5050



میکر استفسار پر جواب مولوی علی تقی صاحب مجتہد لکھنؤ

فرمایا مولوی صاحب نے کہا کہ جتنے پیرِ زمان مذہبِ امامیہ میں اول کے ہاں ولایا عقیدت بہ افسر اور خاندانِ نبوت رکھنا اور ساتھ ہی آپ کو خلیفہ رسول بلا فصل ماننا از حد ضروری ہے بلکہ ان کا یہ جزوِ ایمان بن گیا ہے کہ بغیر اس کے ان کا مذہب مکمل نہیں ہے کہ یہ اُمور ان کے ہاں اُسوکی ہیں نہ کہ فروعی۔ جس میں سے سب سے زیادہ اہم مسئلہ تفرقِ خلافت کا ہے جس کو معنی نبی اللہ ہوتا اور جس پر بغیر قرآنی دلائل کے ہوں از حد ضروری ہے۔ یعنی بہ الفاظِ دیگر یہ اُمور اتفاقِ جمہور سے تعلق نہیں رکھتے ہیں جیسا کہ دینی اُمور کسی قاعدہ کے تحت انجام پاتے ہیں بہ این وجہ کہ دینی اور دینی اُمور یکساں نوعیت کے نہیں ہیں۔ بلکہ جدا جدا ہیں جن میں بڑا فرق ہے وغیرہ۔

خدا یہ سنکر یقین نہ کیا کہ مولوی صاحب کی توضیح و تشریح دلائل و براہین کے ساتھ ہے جو ذی علم و گروہ آزاد منبر کے ہاں صرف قابلِ قبول ہے بلکہ قابلِ عمل بھی ہے کہ وہ ہر چیز کو وسعتِ نظر سے دیکھتا ہے اور اپنی حد تک اجتہاد بھی رکھتا ہے کہ بغیر اس کے دوسرے فاضل اُمور انجام نہیں پاسکتے تا آنکہ پچھلے اس کا فطری تصدیق نہ ہوئے (وہ بھی صحیح مذہب کی روشنی میں) جسکی آجکل کی دنیا میں سخت ضرورت ہے۔ یعنی انفرادی طور پر جو عالمگیر ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب کا شمار جید علمائے شیعی میں ہے جن کی وقت نہ صرف نذری باغ میں بلکہ سب افراد خاندانِ نظام ان کا احترام کرتے ہیں خصوصاً جو پیرِ نس جوں ان کے ہم مشرب ہیں۔

نکتہ فرمایا: کیا عام مفہوم ہے کہ جب تک ان کی ثلوث پاک و منورہ نہ ہوں تمدن و روح کی موت یا عقیدتِ اسلام میں جائز نہیں ہو سکتی وہ بھی مستحکم بنیاد پر۔ بقول قطب از جانی مجتہد۔ یا رشد و ہدایت پر جادہ مستقیم پر دو غائب یہ عامل نہیں ہو سکتی کہ شواہد بہرے ہر سنگِ عمل پر نہا نہیں بن سکتا تا آنکہ اکثر اہلِ دنیا و دین نہ رکھے۔ اور یہ کلیف بہرے سے درست ہے جو ایک فطری چیز کی شکل میں ہے (عطا کردہ حوالہ)

مرقوم ۲۴ جون ۱۹۶۰ء

(آمدہ نذری باغ)

مُعاملہ دختر آغا منصور سی خراسانی

(جس کا نام اختری بی تھا معمر ۱۵ یا ۱۶ سالہ)

فرمایا کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ میں نے اس لڑکی کو اس کی والدہ کے ساتھ نذری باغ طلب کر کے دیکھا تھا۔ یہ این غرض کہ اگر ممکن ہو تو محمد علی پسر کی خوشنویس کے لڑکے سے منسوب کروں۔ مگر چونکہ لڑکی کی صحت بھی ہوئی تھی اس لئے کہا کہ اگر والدین راضی ہو کر لڑکی کو میرے والدہ کر دیں تو نذری باغ میں رکھ کر اسکی دیکھ رکھ کر کے بچلے اسکا صحت کو درست کیا جائے گا اس کے بعد پھر وقت پر عقد ہو کر لڑکی شوہر کے گھر چلے جائے گی۔ مگر اس تجویز سے والدین کو اتفاق نہیں تھا نذری باغ میں رکھنے سے متعلق۔ تو میں نے کہا کہ ان حالات میں میں لڑکی کو نہیں لے سکتا۔ کس لئے کہ جس کے ساتھ اس کا عقد میں کرنا چاہتا ہوں اس نے ہر چیز کو میرے صوابدید پر چھوڑا ہے۔ یعنی پسر کی خوشنویس ورنہ صحت بھی ہوئی لڑکی جو نظروں میں نہیں بھرتی ہے اس کو اس کا ہونے والا شوہر پسند نہ کرے گا تو اس وقت مشکلات کا سامنا ہو گا۔ اس کے بعد یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ جس کا علم علی افندی کو بھی ہے۔ کچھ معاملہ نہیں تھا۔ دوسری لڑکی محمد علی لڑکے کے لئے تلاش کروں گا کیونکہ سردست اس بچہ کی صحت اچھی نہیں ہے درد گردہ کی شکایت ہے۔ ایسی حالت میں اسکی متبادل زندگی ہو بھی نہیں سکتی جب تک کہ وہ صحت یاب نہ ہو جائے۔ دیگر میرا خیال ہے کہ اگر ممکن ہو گا تو اس بچہ کے لئے میری نانی مرحومہ کی پوتی (یعنی بھانجی علی حسین مرحوم کی بہتر فاطمہ بیگم) سے فرار دوں جو صورت شکل کی ہے معمر ۱۸ یا ۱۹ سالہ مقیم حویلی قدیم۔

مکرر۔ فرمایا لڑکی کے والدین کا شاید خیال تھا کہ اپنی لڑکی کی صحت اس وقت اچھی ہے (انکی نظریں)

اور کل ہے کہ ان کے نقطہ نظر سے یہ درست ہو۔ مگر نذری باغ کی نظریں ایسا نہیں ہے۔

دوسرے طرف بڑے گھر کا کھانا۔ پینا۔ رہنا۔ بستنا۔ دکھ درد کی آلت۔ بلٹ۔ مقام رہائش پاک و صاف جہاں ہر طرح کی راحت ہو یہ بچہ بڑے گھر کے دوسرے گھروں میں ناگھن ہے جہاں یہ وسائی زندگی نصیب نہیں ہیں۔ لہذا ذرہ آفتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ ایسا ٹکٹہ ہے جس سے ہر ذی فہم کو انکار نہیں ہو سکتا۔

الحاصل وہ لڑکے جو نذری باغ میں ہیں ان کا سود و بیود مرنے و سر پرست سے وابستہ ہے نہ کہ

وہ ساکنین جو بفال پوش ملاؤں میں مقیم ہیں۔ یا جن کی زندگیاں ایسی ہیں جو ناقابلِ لحاظ ہیں یا ناقابلِ بیان ہیں خصوصاً اُن کے ان جوان چیسروں کے خوگر بنے ہوئے ہیں۔ نہ یادہ العاقل تا غفیکہ الاشارہ۔

مرقوم ۲۴ جون ۱۹۶۶ء

(آمدہ از نذری باغ)

سب متال خانہ زادان خطرہ سے باہر ہیں

فرمایا جنہوں نے امتحان دیکر جو کچھ قسمت میں تھا اپنے حاصل کر چکے ہیں۔ وہ ادھر اُدھر نظر نہیں ڈال سکتے اور نہ قراہت داروں کی لڑکیوں کی کوئی وقعت ان کی نظروں میں ہے۔ کیلئے کہ ان کی طبیعت ہر طرح سے یہ ہے اور مصلحت ہو کر اپنی متال خانہ زندگی میں مصروف ہیں ہر خلاف اس کے اگر کسی قسم کی لغزش قدم یا خطرہ ہے تو غیر متال خانہ زادوں کو ہے کہ یہ امتحانی دور سے گزر رہے ہیں جنکو امتحان دیکر سرٹیفکیٹ نیکہ کردار بننے کا حاصل کرنا ہے اور جن پر مرنی و سرپرست کی نگرانی ہوئی ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ کتنے پاس ہوتے ہیں اور کتنے قیل ہوتے ہیں۔

الحاصل حالات زمانہ بدلے ہوئے ہیں لہذا صبر و ضبط سے کام لے کر اپنی بنی بنائی زندگیوں کو اپنے ہاتھوں پر برباد نہ کرنا چاہیئے ذرا سے خواہشات نفسانی سے خاطر جو کہ خوش قسمتی سے ان کو ملتا ہے اور اس کی حفاظت بہ مداہ کان کرنا تاکہ آخر میں اس کا ان کو صلہ ملے جیسا کہ پاس شدہ بھائیوں کو ملتا ہے جو کہ ان کے آنکھوں کے سامنے ہے۔ خاتمہ یہ کہ سعدی کا قول ہے۔

صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد

آخر میں فرمایا میں ان غیر متال خانہ زادان کے سود و بہبود سے غافل نہیں ہوں مگر ساقی ہی ان کو سمجھنا چاہیئے کہ ہر چیز اپنے وقت پر ہوتی ہے جیسا کہ دنیا کا قاعدہ ہے اور اس کا وقت بھی دُور نہیں آتا بلکہ قریب ہوتا جا رہا ہے۔ زیادہ۔ خدا ان پر فضل کرے۔ اور ان کو راہ راست بتائے اور ہم خرابیوں کے محفوظ رکھے کہ ان کا رستہ رستہ ہے۔ اور فطری خواہش دامنگیر ہے جو کہ قدرتی چیز ہے کہ خلاقِ عالم نے کسی کو بے جوڑہ نہیں پیدا کیا بلکہ اوس کا ساتھی بنا کر ایک دوسرے کا مونس و غم خواہر بنایا تاکہ دوسرے طرف پیدا نہ ہوئی رہے اور مقصد آفرینہ ناز پوری ہو۔

مرقوم ۲۳ جون ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نداری باغ)

قطع

ہو اے زینتِ گلشنِ کلاب دیتا جا اوہ بھی بندہ کو ساقی شراب دیتا جا
ہے عبادتِ حق کہتا ہے یہ دینِ حسین کہ ہم کو آج خدا کی کتاب دیتا جا
(آمدہ از نداری باغ)

حالات اولاد حکیم علی صاحب ایڈوکیٹ مرحوم

فرمایا یہ معاملہ غیروں کا ہونے سے بچے اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ اسی خاندان کے تین افراد یعنی علمبردار، شبیر علی، عابد علی۔ نذری باغ میں مقیم تھے اور ان دو کے نکاح یہیں نذری باغ میں ہوئے تھے۔ ایک کا حسینی بیگم کے بھائی کی بیٹی سے۔ اور دوسرے کا انہیں کی بہن کی بیٹی سے۔ اس لئے اسی مسئلہ پر مجھے ریشہ ڈالنے کی ضرورت ہوئی۔ وہ یہ کہ پدر مرحوم کے بعد اونکی جو کچھ جائداد تھی اس کو اولاد نے فصولیات میں خرچ کر ڈالے (مجموعہ متاثرہ بیٹا جس کا نام سید حسن ہے) اور مرحوم کی لڑکیوں کی شادی مرحوم کے موجودہ مکان کو رہن ڈال کر قرض لے کر کی گئی۔ درآن مالیکہ موجودہ مکان جو نامکمل حالت میں پڑا ہے اس کی تکمیل ہونا دشوار ہے جب تک کہ قرضہ کی ادائیگی نہ ہو۔ یہ سب حالات مجھے حسن علی مرزا عرف بھٹے کی زبانی معلوم ہوئے جس کی بہن مرحوم کی زوجہ ہے یعنی اس کی بڑی بہن۔ یعنی نواب علی بندر مرحوم کی دختر خیر اس حد تک تو یہ گہرے معاملات تھے چاہے اچھے یا بُرے۔ جس سے نذری باغ کو تعلق نہیں ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے علمبردار کا جو کہ بلا وجہ معقول نذری باغ سے مع زوجہ و کم سن اولاد اپنے گھر کو چلا گیا جس کو چند سال کا عرصہ ہوتا ہے جس کا ذکر نظام گزٹ یا شبیر ازمین آیا تھا کیونکہ اس کا آپریشن جب ہوا تھا غنائیم ہاسپٹل میں تو اس کا انتظام میں نے کیا تھا۔ اور اس وقت یلے ایگم وہیں زیر علاج تھی۔ بعد دو اہم آپریشن کر روزانہ مجھے اس (لوکے سے ملنے کا موقع ملتا تھا۔ تو یہ دیکھ کر میں نے سمجھا تھا کہ یہ سمجھدار لڑکا ہے اور نیک کردار ہے اچھا طرح سے زندگی بسر کرے گا۔ مگر افسوس میرا خیال غلط نکلا۔ اس کا اور اس کے بھائی شبیر علی کا نکاح میں نے اپنی ذمہ داری پر کرایا تھا۔ لہذا ان دو لڑکیوں اور ان کی اولاد کا مجھے خیال ہے اور آئندہ رہے گا کہ میری ذمہ داری پر ان ہر دو کا ٹھکانہ ہوا تھا۔ اور اس حد تک دو لڑکیاں میری نظر میں بے خطا ہیں۔ خدا ان معصوموں کو عمر طویل نصیب کرے اور بار آور ہوں۔

مرقوم ۲۲ جون ۱۹۶۰ء

(آئندہ از نذری باغ)

”کاشانہ“ وہ مکان جس میں دو مہن پاشاہ کا قیام رہا تھا (ایک طویل عرصہ تک جو کہ عدن باغ سے ملحق ہے)

فرمایا میرا خیال ہے کہ مرحومہ کے وفات کے بعد شیرازی یا نظام گڑ میں اعلان کیا تھا کہ یہ مکان مرحومہ کی صاحبزادی جسکا نام شیرازی پاشاہ ہے کو عطا کر دینگا جس کا سرسٹ بنے گا۔ کیونکہ یہاں بجز دفتر کوئی دوسرا قیام نہیں کر سکتا۔ یہ مکان میرا تعمیر کردہ عتبہ زمانہ گذشتہ ہیں۔

الحاصل اسی خیال سے اسکی ضرورتی داغ و زری شروع ہو گئی ہے اور امید ہے کہ سال آئندہ اسکی گھر بھرائی کے سلسلہ میں یہاں آٹھ ہوم ہوگا۔
ہاں آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مرحومہ کی توجہ پہلے دو بیٹوں پر اسکے بعد بیٹی پر تھی اور انکو بلفظہ کل تین اولاد تھے۔ دو ذکور (یعنی برادران والا شان) اور ایک اناث۔ نظر بر آن مجھے امید ہے کہ اس مکان میں اپنی دفتر نیک اختر کو مقیم دیکھتے ہوئے اونکی روح مسکرت دوسری دنیا میں شاد و مسرور رہے گی۔ بقول حق یہ مقدار رسید۔ زیادہ مبارک باشد

مرقوم ۲۳ جون ۱۹۶۰ء (آمدہ از ندی باغ)

بیٹی بیکری اینڈ پراپرٹن اسٹور

ہر قسم کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا، واٹر اور اسکریم کا
شہسازانہ صحنہ

بمبئی بیکری اینڈ پراپرٹن اسٹور ایٹ بینک بارڈ روڈ (۳۸۷۰)



امیر سرقی باریک چاول

عاشق درجہ کا امیر سرقی باریک چاول کنوئیں کشمیر باؤن گنگا کے کنارے
اس کے علاوہ اعلیٰ ایرانی و کشمیری دھنن اعلیٰ شاہ زیدہ کے ساتھ بہت

گرم مصالحو و کرانہ کا واحد مرکز
آرڈر پر سپلائی کی جاتی ہے

کشمیر ہاؤس بیگم بازار حید آباد فورن میئر
(۵۹۸۰۰)

ز-ز



حید آباد کا غرضت کیفی

متصل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن سٹریٹ حید آباد

میں بہترین تمام تازہ دم چائے

اور

مردہ والد باسعادِ عظمتِ علیاں (جاء) نبیرہ سینیئر پرنس و سینیئر پرنسز

فرمایا آج مجھے توسط ٹیلیگرام بہ مردہ جانفزا ملا جس کو سینیئر پرنسز نے دئے تھے۔
جو کہ ۲۳ جون ۱۹۶۰ء کو انگلینڈ سے دیا گیا تھا۔ میں نے مبارکباد کا جوابی ٹیلیگرام بھیج دیا ہے۔
خدا معصوم صاحبزادہ کو عطر طویل و توفیق جزیل عطا کرے۔

زیادہ۔ مبارک باشد و باشد مبارک

مکرر فرمایا تاریخ ٹیلیگرام سے جو کہ انگلینڈ سے آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ معصوم صاحبزادہ
کا پیدائش ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۷۹ ہجری ۲۳ جون ۱۹۶۰ء ہوئی ہے جس کی صحت متعاقب ہو جائے گی۔

مرفوعہ ۲۴ جون ۱۹۶۰ء

(آمدہ انڈری باغ)

حیدر آباد دکن

پینچل گورہ۔ حیدر آباد



آرام و آسائش کے ہمارے سدا بہار مکان کی ہوتی ہے۔
آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے نرخ پر خرید فرمائیے۔
آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے نرخ پر خرید فرمائیے۔

بمسترد لاد با سعاد نواب عظمت جاہ بہادر اطال اللہ عمرہ

لخت دل پیدا ہوا نور نظر پیدا ہوا	حبذا برکت علی خاں کو پس پیدا ہوا
اختر برج سعادت گوہر درج شرف	بارک اللہ کیا مہ فرخندہ فر پیدا ہوا
جسکے اعظم جاہ دادا ہیں مکرم جاہ باب	دادی ماں درد دانہ بیگم وہ گہر پیدا ہوا
انتہا کی ہے خوشی میرا رقی آگاہ کو	نخل گلزار تناس میں ثمر پیدا ہوا

ہو گئے ہیں صنوبر فشاں برکت ویلا کے بام و در

آج اے صمصام وہ رشک قمر پیدا ہوا

سید صمصام شہساری

LIGHT OF INDIA RESTAURANT

لائٹ آف انڈیا

سروجنی ویلوی ہاسٹل فرسٹ لائٹس رستورانہ آباد

میں کچھ علاج کے لئے آپ سرجنی ویلوی ہاسٹل آف لائٹس رستورانہ آباد
یہاں آپ کی صیانت کے لئے ایک ایسی ہی خوش ذائقہ چائے کافی اور میٹھا سائے کے
مشروبات کیونید و موٹو وغیرہ موجود رہتے ہیں۔
ہمارے پراویژن اسٹور سے آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے دام پر خرید فرمائیے اور



میدہ

نوبی
آٹا

استعمال کیجئے

تیج گاندھی اینڈ کمپنی فون نمبر (۵۹۰۰)



ہمیشہ استعمال کیجئے

جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے جگہ مقبول ہے

ایس جی ایچ ایورسٹ ایجنسی

روزانہ سب خانہ زادانِ مقیم نذری باغ کا سلام

(بوقت صبح (۹) ساعت)

فرمایا جتنے متاہل خانہ زاد ہیں گوئیہ پیشی میں روزانہ آتے ہیں۔ مگر میں انکی صورتیں دیکھنا نہیں چاہتا اور نہ اس کی ضرورت ہے کہ کوئی چیز ان کی زندگی کی غیر ممکن نہیں ہے۔ بلکہ وہ پوری ہو کر ان کو ان کا مقصد حیات حاصل ہو چکا ہے۔ یعنی اذوقہ ٹرسٹ۔ و متاہل زندگی اور بال بچے والے بن کر پرانے ہو رہے ہیں اور نمو کی حد ختم ہو رہی ہے۔ لہذا جب معاملہ ایسا ہے تو ان کا سامنے آنا نہ آنا دونوں برابر ہے البتہ غیر متاہل خانہ زادوں کا معاملہ اس سے جدا ہے کیونکہ ان کو مشکل ان بھائیوں کے۔ متاہل چیزیں مجھ سے حاصل کر رہے ہیں اور انہیں کی مجھے نکل رہے۔ لہذا ان کا میرے سامنے آتے جاتے رہنا مجھے یاد دہانی کرتا رہے گا الحاصل متاہل خانہ زادوں کے روزانہ سلام کو موقوف کر کے ہفتہ میں صرف ایک بار یعنی ہر جمعہ یا یکشنبہ مقرر کرنا چاہتا ہوں مگر دوسرے قسم کے خانہ زادانِ موخر الذکر جن کا اوپر ذکر آیا ہے ان کا میری نظر میں رہنا از حد ضروری ہے کہ یہ مسئلہ اس وقت ان کا میرے زیر غور ہے۔

مکرر۔ جتنے کم رسن رڑا کے ہیں جن کو لائن بواڑ کہا جاتا ہے ان کا نمبر ان جیسروں کے لئے آنے کے لئے ایک طویل زمانہ درکار ہے لہذا ان کا بھی صرف ایک روز ہفتہ میں سلام کو آجانا کافی ہے خلاصہ یہ کہ سب تصفیہ شدہ امور پر مجھے نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں کہ یہ رفت و گذشت ہے۔ البتہ وہ سبزہ نو خیز جو ابھی جن میں اُدکا ہے اس کی نگہداشت کرنا مجھے ضروری ہے تاکہ یہ بار آور ہو۔

مرفوع ۱۶ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطع

خوبی شمس کہ افلاک نشاید انت || خوبی زمزمہ ادراک نشاید انت
ہمت و جرأت انسان کہ بلفتنہ بشنو || خوف و خطرہ دل بے باک نشاید انت
(آمدہ از نذری باغ)

اظہار رائے نذری باغ

فرمایا کامل دو ماہ محرم و صفر شیراز میں ہی باغ کے صفائے چوں یا قلعے طبع نہ ہو سکے کہ ان ایام میں مجالس عزائم ہوتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے میری اس طرف رہتی ہے۔ البتہ اگر کوئی خاص واقعہ ہوگا یا مضمون کی نوعیت ہوگی تو نگاہ گاہ یا تو نظام گزشتہ یا شیراز میں جیسا کہ مناسب سمجھا جائے طبع ہو جائیگا ورنہ نہیں۔

دو ماہ مجھے پوچھیں وہ سال وہ ہونہ صحت آرام کی بھی ضرورت ہے اور بہت کم امید ہے کہ اس دوران ماہ عزائم میں اپنے گھر کی مجلسوں میں پے درپے ایک ہونگا بجز خاص مجالس یا خاص تواریخ کے کیونکہ یہ وجوہ مذکورہ نقل و حرکت کا بار میں زیادہ نہیں اسکتا جو کہ مجبوری ہے وہیں۔

مرفوم ۱۹ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از انٹرویو)

ربیمارک بریسٹر صاحب "اختر انصاری"

برصغیر ۴۱ شیراز مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۰ء

فرمایا یہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غالباً کوئی دفعہ سا ذکر نہیں ہے بلکہ شاید فرضی اذیان ہے جو نذری باغ کی نظر میں فضول تھا یعنی کوئی دلچسپی اس سے نہیں تھی لہذا مدیر شیراز کو پتہ چلا کہ آئندہ ان امور پر غور کر کے کام کرے یعنی یا تو صحیح واقعات اندراج ہو یا کوئی مزاحیہ مضمون ہو جیسا کہ دعائیہ ریلوے عنوان کے تحت لکھا جاتا ہے ورنہ ریلوے داس میاں داس میں رہے عاقبت پرچہ شیراز کی وقت ثقہ اصحاب کی نظر میں باقی نہیں رہے گا۔

مرفوم ۱۹ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام پورٹ)

قطع

بہرہ از برچین پرستان نمی کنند
نہ در خوفاں نہ در آئین نمی کنند
شکستہ نسیم و سحر دامن کہ گل بناد
این ز بھر راز کہ تو بہ بھلیاں نمی کنند
(آمدہ از نذری باغ)

شبیر علی عابد علی ہر دو برابر اور (مقیم نذری باغ و پسران حکیم سید علی ضام حوم ایڈوکیٹ)

فرمایا اول الذکر کا رتبہ کچھ عرصہ قبل کیسا تھا وہ ظاہر ہے جو کہ نذری باغ میں ہر ایک کو معلوم ہے۔
دوم داغ خراب ہو گیا ہے کہ بچہ موٹر نذری باغ ٹکسی میں بیٹھنا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ حالانکہ
انہیں کا بڑا بھائی علمبردار موٹر بائیکل پر بیٹھ کر بھرا کرتا تھا اس کے علاوہ جب کہ میرے افراد فاندان
وقت ضرورت (کیونکہ موٹر خانہ میں سرکاری موٹر میں زائد نہ ہونے سے) ٹکسی میں جاتے آتے ہیں تو انکے
بالمقابل دوسروں کو کون پوچھتا کہ یہ ہیں کس جھاڑ کی مولیٰ۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امور سمجھنے کی لیاقت
نہیں ہے کہ معقول طریقہ پر ان کی تسلیم و تربیت نہیں ہوئی تھی۔ تو پھر احساس ان امور کا کیسا ہو گا جو
ناممکن ہے۔ بہر حال اگر قاعدہ سے رہنا ہے تو نذری باغ میں رہیں۔ ورنہ رخصت کہ کسی کے واسطے مقررہ
قاعدہ یا ضابطہ نہیں بدل سکتا۔

مردوم ۲۰ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

اصلی دلائلی مرغیوں کے انڈے

کھانے اور بچانے کے لئے شوقین حضرات انڈے ہمارے ہی پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ پائس و باٹ اینڈ بلیک۔
سلور ڈرائنگس، کمپائس و باٹ اینڈ بلیک۔ آر بنگلش، اسپائس بلیک، مونارک، لگ ہارن، بلف آڈ بنگلش۔ بلف لگ ہارن
بلف راک اور دیگر عمدہ اور بڑے معیار کے مرغیوں کے انڈے ہمارے۔ یہاں واجبی قیمت پر اور بھاری کٹے ساتھ فروخت ہوتے
ہیں۔ ہمارے پاس کی مرغیاں اکثر نائٹوں میں اول نمبر کے انعامات حاصل کر چکی ہیں۔ آل انڈیا
نمائش مرغیاں نے ہماری مرغیوں کو اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔ گل ہند نائٹس مصنوعات
ملک نے بڑے، پٹ دان بڑڈ آف دی شو کا برنس آف برار نغروی کر کے علاوہ زیادہ انعامات
حاصل کرنے پر احمد اللہ کی شیلڈ بھی عطا کی ہے۔ عمدہ نگہداشت اور اچھی کھادگی
کی وجہ ہمارے یہاں کی مرغیاں مغوی اور حیاتیات رکھنے والے انڈے دیتی ہیں۔



دو روپے فی کلو

وسم پلٹری فارم وی ایف ڈنشاہ فیہ پٹی۔ حیدرآباد

یوم مبارک عید مبارکہ ۲۲ جون ۱۳۷۹ھ

(۲۰ جون ۱۹۶۰ء)

(اٹھووم بتقریب گھر برائی عثمان کا یج در حولی قدیم)
(خلاصہ تقریر بزرگ خاندان)

فرمایا مجھے آج وہی مسرت حاصل ہے جیسا کہ گھر برائی کی تقریب میں فرن و بلائے موقع پر حاصل تھی جبکہ اول الذکر مکان جو کہ میرا خرید کردہ تھا (در محلہ لال ٹیکری) جو نیرپرس کے معصوم صاحبزادہ (یعنی منکوحہ انور بیگم) کو عطا کیا تھا بہ حیثیت دادا جس کا ٹرسٹ بنایا ہے۔ چنانچہ موخر الذکر کا بھی اسی طرح سے ٹرسٹ بنایا ہے۔ البتہ یہ مکان میرا تعمیر کردہ تھا در زمانہ گذشتہ جو کہ دیوڑھی چوٹی قدیم میں واقع تھا۔ اور اوس وقت سے تا این وقت یہ خالی پڑا تھا جس کی ضروری داغ و زی کر کے میری نواسی (یعنی بشیر النساء بیگم منکوحہ علی شاہ) کو عطا رکھا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جبکہ پوتے اور نواسی کا ازدواجی جوڑا لگایا تھا تو مجھے مجبوراً پہلا بھی عطا کرنے کی ضرورت تھی تاکہ یہ نسبت یاد نگار رہے۔ خلاصہ یہ کہ میں ہر نواسی یا نواسہ یا پوتہ یا پوتی کو ایسے مکانات عطا نہیں کر سکتا تا آنکہ کچھ نہ کچھ خصوصیت پیدا ہو۔ ورنہ ہر فرد خاندان کے حصہ ٹرسٹ میں کافی رقم مہیا کی گئی ہے اور جب یہ عاقل و باع ہو کر سن رشد کو پہنچیں گے تو اوس وقت ٹرسٹ کے کو دفعات ٹرسٹ کی تکمیل کرنے کا وقت آئے گا جس کو ایک زمانہ درکار ہے۔ اس موقع پر باوجود ناسازی مزاج جو نیرپرس شریک تقریب ہو کر ایک طرف اپنے معصوم صاحبزادہ اور اوسکی والدہ کی اور دوسری طرف اپنی معصوم بھانجی اور اوسکی والدہ اور والد کی عزت افزائی کی۔ مگر سینر پرس بوجہ ناساز تھا مزاج شریک نہیں ہو سکے مگر وعدہ کئے ہیں کہ عیدِ نیم پر (۹ ربیع الاول) آکر یہ مکان دیکھیں گے۔ اوس وقت ایک مختصر سی ٹی پارٹی ہو جائے گی اور سائین مکان کو نذر پیش کرنے کا موقع ملے گا جیسا کہ جو نیرپرس کو نذر دی گئی تھی کیونکہ بساط خاندان نظام کے یہ ہر دو برادر مہتمم بالشان مہرے ہیں جو کہ عالم آشنائے آخر میں فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ دو مکانات کے سائین کو یہ عطا شدہ جائیداد مبارک و معبود ہوگی۔ شریکار تقریب کی تعداد کم و بیش تین سو تھی۔ اور تقریب شہر کو شہر و غ ہو کر مغرب کو ختم ہوئی۔

مکرر سال آئندہ عثمان گندھ وریس دیو کی گھر برائی کا اٹھووم ہوگا اور یہ دو مکانات ٹرسٹ کے ہیں عطا کردہ بہ اولاد بیٹے بیگم و اولاد جانی بیگم مرحومہ اور یہ محبوب منش کے قرب جوار میں ہیں (دراہ سرورنگرم)

مرقوم ۲۲ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

اشاعت دلچسپ مفایں نذری باغ شیراز ہفتہ وار

فرمایا یوں تو اس پرچہ کے سوانظام گزٹ میں بھی یہ طبع ہوتے ہیں جکا ہفتہ وار ریکارڈ شیراز میں ہوتا ہے تاہم بعض مفایں خاص نوعیت کے شیراز میں طبع ہوتے ہیں جبکہ آخر میں مدیر لفظ منقول از نظام گزٹ نہیں لکھتا ہے۔ لہذا وہ لفظ اصحاب جن کو اس قسم کے مفایں پڑھنے کا اشتیاق ہو ان کو چاہیے کہ شیراز کے مفایں کو بھی پرچہ خرید کر کے یا مدائی طور پر اس کے خریدار بن کر دیکھا کریں جیسا کہ ممکن ہو اور اگر ایسا ہو تو مدیر مصما شیرازی کو اپنے پرچہ کی اشاعت میں حق الامکان اس مفی کے دور میں مدد ملے گی اور وہ ان کا ممنون ہو گا کیلئے کہ مفایں نذری باغ کی وجہ سے اسکی نشاۃ الثانیہ ہے۔ اور سنا ہے کہ لوگ اس پرچہ کے منظر بہت میں یہ دیکھنے تازہ بہ تازہ نوبہ نو یک آتا ہے

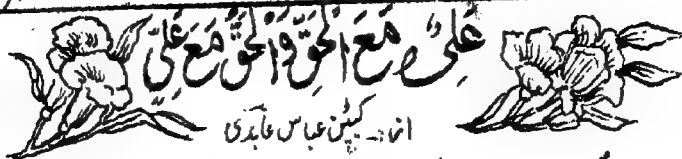
مرقوم ۲۴ جون ۱۹۶۰ء (منقول از نظام گزٹ)

حامد خان ہندی تخلص

فرمایا ان کو نذری باغ کی لازمت کا خیال دل سے نکال دینا چاہیے جب تک کہ یہ گورنمنٹ کی سروس میں ہیں۔ دوسری طرف تمام افراد خاندان نظام کی تعلیم یا درس و تدریس کا وقت صبح کا ہے یعنی ۸ بجے سے ۱۴ ساعت یعنی اس میں کسی کے خاطر کم و بیشی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ یہ خدمت آغا ابوالقاسم خراسانی کے سپرد کی گئی ہے جو اسکے ہر طرح موزوں تھے۔ اسکے علاوہ اہل زبان سے زبان کیفہ زیادہ مفید نتائج پیدا کرے گا یہ نسبت اسکے ہو کہ اسکی یہ مادری زبان نہیں ہے بلکہ کسوت بہ ہے۔ بہر حال میں نے معاملہ کی تشریح کر دی ہے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔

مرقوم ۲۴ جون ۱۹۶۰ء (منقول از نظام گزٹ)

لکھنؤ کے راز آپ کا اور صرف آپ کا اخبار ہے اسکی تمام تر توقعات آپ ہی کی ذات تودہ صفا سے وابستہ ہیں وہ آپ کا رہن مینت ہے اور آئندہ بھی آپ ہی کا رہن مینت رہے گا!!



جو چاہیں آپ سمجھیں اپنی یہ زندگی ہے
دل خانہ خدا ہے یا خانہ علی ہے
آمد ہے بُت شکن کی کعبہ میں کھل علی سے
مریم چلو یہاں سے یہ مولید علی ہے
کعبہ بنا ہے کعبہ اب لطف بندگی ہے
انگو تو ایک ذات واحد ای جانتی ہے
دونوں جہاں میں دیکھو دونوں کی روشنی ہے
ظاہر میں دوستی ہے باطن میں دشمنی ہے
ہے وہ خدا کا دشمن جو دشمن نبی ہے
بے کیف ہو جو اس سے وہ دشمن ٹا ہے
اب بھی غدیر خم سے آواز آرہی ہے
آئی نظر حقیقت کیا شانِ یحودی ہے
پردے کے پیچھے دیکھو معراج میں علی ہے
مشکل میں ہر زمان پر کیوں نعرہ علی ہے
جو کل کا پیشوا ہے مشکل کشا علی ہے
دونوں جہاں میں دیکھو ایسا کوئی جری ہے
خود بھی سستی ہیں جیسے اولاد بھی سستی ہے
اسلام خود بتائے ایسا کوئی وصی ہے
دنیا میں بھی علی ہے حق میں بھی علی ہے
اعلان ہے نبی کا میرا وصی علی ہے

دل میں علی علی ہے لب پر علی علی ہے
یاد خدا کے بدلے یاد علی بستی ہے
لات و منات و عزری خطرے میں پرستے ہیں
آواز غیب آئی۔ مولد نہیں ہے کعبہ
دیکھو خلیفہ دیکھو حیدر کے دم قدم سے
کس نے نبی کو جانا کس نے علی کو سمجھا
اک نور کے ہیں مکملے روز ازل سے
حُب علی میں کیسی بدعت منافقت کی
جو ہے علی کا دشمن وہ ہے نبی کا دشمن
سنتے ہی نام حیدر چہرہ پہ ہو مسرت
جس کا نبی ہے مولا ابوس کا علی ہے مولا
پی ہے غدیر خم کی جب سے سے مودت
پوچھو نبی سے پوچھو آواز کس کی آئی
آنکھیں تو اپنی کھولو دل میں ذرا تو سوچو
جو منظر خدا ہے ہر ازاں مصطفیٰ ہے
جس کے لئے خدا نے خود ذوالفقار بھیجی
ہیں ہل اتی کے مالک یہ امتا کے مالک
جس پر خدا ہے نازاں جس پر نبی ہیں نازاں
نار و جنال کا قاسم قسام رزق عالم
مسکم خدا ہے جانا اب مانو یا نہ مانو

پوچھا نصیریوں نے حیرت میں عابدی سے

تو ہندہ خدا ہے یا ہندہ غسلی ہے

مرسدہ آقای حسین ضابطہ صدر سیرۃ الزہراء کی



جان اپنی حق سے محروم کی آواز ہے

شہسیدراز

ایڈیٹر: سید مصطفیٰ شیرازی

خطیب نمبر سولہ

کارنا دملک کے کہ خدا کی فیاضی کا انھار سوال پر نہیں ہے بلکہ وہ ربوبیت کا متعنا ہے

محکمہ آبکاری

آندرہ پوریش میں سرشتہ آبکاری کو وہی اہمیت حاصل ہے جو ایران اور عراق میں تیل کے پتھوں کو۔ یہ محکمہ آبکاری کی آمدنی سے کہ جس کے پتھوں کو آندرہ پوریش کے کئی پتھوں کے ساتھ یا پتھوں کو پیچھے جا رہے ہیں لیکن محکمہ آبکاری حکومت کے ذرائع آمدنی کے لحاظ سے فیضدار اہمیت کا حامل ہے اس لیے قدرہ محکمہ آبکاری پر نام بھی ہے اب جبکہ حکومت نے اصلاح نظم و نسق کے لئے ایک کمیٹی کے قیام کا اعلان فرمایا ہے کمیٹی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی زیادہ تر وجہ محکمہ آبکاری کی اصلاح پر صرف کرے۔ آبکاری کے بعد یہ لحاظ آمدنی سلسلے میں کامیابی سے سلسلے میں کامیابی میں اس طرح کی نسبت ہمیشہ آندہ کسی آئندہ اشدت میں روٹی و لپٹے کے موقع میں رہیں گے اس وقت ہم صرف محکمہ آبکاری کی ترقی کی کمیٹی اصلاح نظم و نسق پر حقائق واضح کرنا سب سے پہلے ہیں

عوامی حکومت کی منتہی کو کامیاب یا ناکام بنانے میں نہ صرف سماجی بہبودی کی انجمن اور دوسرے فلاحی ادارے کام کرتے ہیں بلکہ خود سرکاری محکمہ جات کی کارکردگی یا عدم کارکردگی کا بھی اس میں بڑا حصہ ہوتا ہے یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ سرکاری محکمہ جات کی اچھی کارکردگی، عوام میں حکومت کے اقتدار اور ہر دھڑی کو فروغ دیتی ہے اور عہدیداروں کی اعلیٰ معیار حکومت کی منتہی کو کامیاب بنانے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ حکومت اور عوام کے درمیان عہدیداروں کا مقام ایک پل کی طرح ہوتا ہے۔ ایک دیانت دار عہدیدار کے غرض اور غرضی عہدیدار حکومت کے دلچسپی میں رہ کر ہڈی کا کام کرتا ہے اس کے برخلاف ایک بد دیانت نامفاد پرست، اور نااہل عہدیدار

ذہنگ کی طرح ماری منتہی کو ناکارہ بنا دیتا ہے یہ ایک سچہ حقیقت ہے کہ اگر کسی محکمہ کا اعلیٰ عہدیدار نااہل ہو تو محکمہ اسکی وجہ سے سارا آوے کا آو بکھر جاتا ہے اور تمام ناچنے پر اس کا اثر پڑتا ہے، محکمہ آبکاری کی بدنامی اور بے فاعلیوں کے بارے میں خود کیا جائے تو یہی نتیجہ سید ہوتا ہے کہ اس محکمہ کی بدنامی کی ذمہ داری اعلیٰ رانسی، ناظرین شناس جائیداد اور اقربا پرور عہدیداروں پر عائد ہوتی ہے جو اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ صرف عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں بلکہ خود حکومت کی آنکھوں میں دھول چھونک رہے ہیں

موجودہ نائب ناظم اور جوائنٹ سیکریٹری صاحب کے بارے میں عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ مولوی میر عابد علی صاحب کے دور نظارت میں موصوف کو محکمہ آبکاری میں محمود الداعی قرار دیا گیا تھا موصوف کو محمود الداعی قرار دینے کے بعد وہ جوائنٹ سیکریٹری آبکاری کا ہر لازم جاتا ہے اس وقت عامہ کے باوجود ہیں معلوم حکومت نے سابق نائب ناظم آبکاری اور جوائنٹ سیکریٹری مولوی محمد احمد صاحب آئی۔ اے۔ ایس۔ جیے دیانت دار، فرض شناس، اعلیٰ تعلیم یافتہ، تجربہ کار اور اعلیٰ صلاحیت رکھنے والے عہدیدار کو ہٹا کر موجودہ صاحب کو نائب نظارت اور جوائنٹ سیکریٹری جیسی اہم فرائض پر لیا اور لیا، جلد موصوف آئی۔ اے۔ ایس۔ جیے بھی نہیں ہیں جب آئی۔ اے۔ ایس۔ جیے عہدہ دار کی جگہ پر غیر آئی۔ اے۔ ایس۔ جیے عہدہ دار کی کوئی حکومت کے پیش نظر تھا تو کیا محمود الداعی کے بدلے سرشتہ کے کسی دیگر شخص کو ترقی دی جاسکتی تھی؟

موجودہ نائب ناظم صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ انتہائی جدید کے تحت موصوف کی جنبش قلم سے آبکاری کے کئی دیانت دار، غرضی اور غریب ملازمین ایک عرصت قتل میں نہ صرف ملازمین ہی بلکہ بعض تجربہ کار اور ان نائب ناظم صاحب سے زیادہ تعلیم یافتہ محکمہ صاحبان بھی قتل میں ہیں۔ وزارت متعلقہ کی دیانت کے باوجود نہ تو انھیں جان لیا جاتا ہے اور نہ ہی حقیقت میں جلتی لگاتی ہے حالانکہ C. C. A. Rules کے تحت کسی ملازم کو چھ ماہ سے

یس-این-ریڈی

ایم۔ اے (آکسن) بار ایٹ لا (لنڈن)

لیس۔ بین ریڈی۔ یہ وہ نام ہے جو آج کل
پندرہ سال پہلے جس کی زبان پر تھا۔ آج حیدر آبادیوں
میں ایسا کوئی شخص نہیں جو لیس۔ بین ریڈی کو نہ جانتا ہو۔ لیس۔ بین
ریڈی کی شخصیت ہر دور میں ہر لکھنؤیہ رہی ہے۔ وصف کے دور
کو تو ان میں بد۔ حیدر آباد کا اس زمانہ اور نظم و ضبط آج تک
مضبوط مثل ہے۔

اصلی تعلیم، انتظامی صلاحیت، معاملہ فہمی، تدبیر و سیاست
بے لگ عمل اور خاندانی ثروت و وجاہت۔ یہیں ہر سودا و ادا
جن سے ایس۔ بی۔ بی۔ ریڈی مشغف ہیں۔ ان اوصاف کے لوگ اگر
بلدیہ کی رکنیت کے لئے منتخب کئے جائیں تو بلدیہ کی رکنیت ان
لوگوں کے لئے باعث اعزاز نہیں بلکہ غور و رکنیت کے لئے ان کی
ذات باعث اعزاز ہے۔ یہ اہالیانِ علاقہ ٹھیکرہ کی خوش قسمتی
ہے اور اہالیانِ محلہ گلاباں اپنی اس خوش قسمتی پر منفرد ناز کریں گے
جیسے کہ مسٹر ایس۔ بی۔ بی۔ ریڈی ان کے طبقہ سے حیثیت آزاد امیدوار
کھڑے ہوئے ہیں یہ وہی کاشان ایتبار مشغف ہے

کے بعد چاہیے تھے۔ تقاضا کوئی سیاسی جماعت نے کسی امیدوار کو
 دیا۔ انسانی کچھ نہیں۔ بی۔ ریڈی سے بہتر کوئی امیدوار آیا ہی
 نہ تھا۔ جہاں جماعتوں نے مسٹر یس۔ این۔ ریڈی کے مقابلہ میں
 اپنے امیدواروں کو کھڑا کیا۔ انہوں نے بلدیہ کی خدمت نہیں
 بد خدمت کی تھی۔

یہ ایک منہ امر ہے کہ ہندی امور کو صحت مند منظور کر جانے کے لئے ایک نیا تصور والا ریشمن کی ضرورت ہوتی ہے سٹرپس میں ہری جیسے بے لاگ اور عائب القزاق لوگ جانتے کتنی ہی کم فائدہ دیں کیوں نہ ہوں وہ ایک طاقتور اور ریشمن بن سکتے ہیں۔ اگر کانگریس میں حضور ہوتا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ایس۔ بی۔ اے۔ وی جیسے امیدواروں کے مقابل میں ایسے امیدواروں کو کھڑا ہی نہ کرتے۔

[illegible]

زمانہ مدت کے لئے معطل نہیں رکھا جاسکتا۔ اس مسئلہ میں جیسی یہ معلوم
 ہو سکتا ہے کہ ان نائب ناظم صاحب کا اپنے ماتحت عہدہ داروں کے
 ساتھ سلوک کا اچھا یا بُرا ہے انھیں تنگ کرنا اور ان کو فرض شناس بنانا ایسا
 فرض منصبی سمجھ کر ہوئے ہیں یا اپنے تئیں تنگ کرنا اور مجبور ہو کر منہ پڑ
 بری اور اہل سوائی جیسے سختی سے قہتم کا سمیت و زنگل کرنا یہ نائبانہ
 کر ایسا ثابت کی نشاندہی کرتا ہے کہ ان نائب ناظم صاحب کا
 وجود محکمہ آبکاری میں بے فائدہ بلکہ کیوں کے فروغ کا باعث ہے
 حکومت اگر واقعی دفاتر کے نظم و نسق کی اصلاح کرنا
 چاہتا ہے تو ان نائب ناظم صاحب اور انہیں سرپرست آٹھ آبکاری
 میں لئے والے عہدہ دار صاحب کے تعلق سے کئی تحقیقات کرے
 جب تک جانب داری اور قریب و دوری اور اجاب نوازی کا قصہ قبح
 نہ ہوگا اس وقت تک دفاتر کے نظم و نسق کی اصلاح ممکن نہیں

اکبر علی خاں بیرٹرایٹ لکھنؤ صدمہ

یہ خبر نہایت حزون و دلائی کے ساتھ سنائی گئی کہ کواہ
میرا لکھ لیٹاں صاحب باریٹ لارکن پارٹیمان ہند کی
الیہ نے ۸ ارہوں کو جمع کے آٹھ بجے اپنے منگرو الخ سید آباد
میں داعی اہل کو یک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
جوں ہی اتھالی کی جتر شہسپری پھیلی خویش و اقارب، دوست
اجاب، معززین شہر اور جمہ واران سرکاری، ارکان
مقتہ، اور اراکین مجلس، وراثت العالیہ حوتدار و جوق
مروم کے گھر پر جمع ہونے لگے بارہ بجے مجلس میت
و درگاہ یوسفین نام پٹی کی طرف روانہ ہوئی، الفتح جنازہ
میں ایک ہزار سے زائد افراد بلا تفریق مذہب و
ملت شریک تھے۔ نماز ظہر کے بعد درگاہ یوسفین میں
نماز جنازہ ادا ہوئی، سولہویہ پڑھا، حسینی صاحب
قادر نے نماز جنازہ کی قیادت کی، درگاہ دارالینس
میں تقریباً ۱۵ بجے تدفین عمل میں آئی۔

ہزارند عالم مرحومہ کہ غریق رحمت کرے
اور پسما ندگان خصوصاً میر سراج کو ہمیشہ جیل عطا فرمائے

فلايسر از میں استعمار دیگر اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لیے ہر
ہفتہ ۵۵،۵۵،۵۵ اشخاص کی نظر سے گذرتا ہے۔

یہ اختر حسین صاحب انبالہ

ہلالِ غم

اے ہلالِ غم! تو اس عابرِ اعظم، ناخداۓ کشی اسلام کی یاد کو تازہ کرتا ہے کہ اپنے اقوامِ عالم کو باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے وہ وہ طریقے نکالے کہ جہاں تک انسانی عقل جا نہیں سکتی۔ دنیا والوں کی علاج و بہبود کے لئے وہ مظلوم برداشت کئے کہ جب تک تصور سے بدلنے کے رونگٹے ٹھکڑے ہو جاتے ہیں کشتی اسلام کو سمجھنا ہر سے نکالنے کے لئے ایسے ایسے معانی کا مردار وار تھا بد کیا کہ جبکہ پڑنے سے ٹرے ٹرے متعلقات مزاج والوں کو ان فوں کے باغے استغوال میں تزلزل پیدا ہو گیا یہ کسا حوصلہ ہے کہ ادھر اٹھارہ سال کا گڑبلا جو ان فرزندِ سید پرستان کھائے ہوئے ایڑیاں لرگڑ رہا ہو۔ ادھر براہِ راست بھائی شہداء کے لئے ترائی میں ہیئت کی نیند سو رہا ہو، ایک طرف ہیں کی تمام عمر کی کٹائی خاک و خون میں غلط پڑی ہو دوسری طرف گلستانِ رسالت کا درنوٹ کھینچے ہوئے گئے ہیں تیر کھٹے ہوئے اپنے مظلوم باپ کی صداقت کی تصدیق کر رہا ہو

اے ہلالِ محترم! تو اسی عابدِ دوا، سید و میکس کی تعلیم کو دہراتا ہے کہ جتنے ایک شرب کی ہمت محض دو عبادت الہی کے لئے طلب کی تھی اور دنیا کی ہر قوم کو درسِ عمل دیا تھا کہ ازک سے نازک وقت میں متوہ و حقیقی کی بندگی کو مقدم سمجھا جائے ہر جی و جہ سے کہ موریں پہنچتے ہیں کہ شبِ عاشور کو درشت بنو! میں تسبیح و تہلیل، تقدیس و تہجد الہی کی صدائیں اس طرح سے گونج رہی تھیں کہ جیسے شہداء کی کھینوں کی جھنجھارٹ ہوتی ہے۔ یہ کہتے ہیں عابد ایسے تھے کہ سمجھ سے کہتے تلواریں ہیں

اے ہلالِ غم! تو اسی اس دامن کے متبع، صلح و حسن کشی کے معلم اور شافعی کے دیوتا کی سالانہ یادگار مناتا ہے جس نے آخر وقت تک آغا و جنگ میں کیا بلکہ اس دامن پر قسار رکھنے کے لئے اپنے خیم دریاۓ فرات کے کنارے سے اٹھا کر بے آب و گیاہ درگستان میں نصب کر دیئے اور مسلمانوں کو کشت و خون سے بچانے کے لئے متعدد بار اپنی تھپڑوں میں مسیح فرمایا اور شبِ عاشور کو انکار کے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ بھائیو! صبح کو آل محمد کی قربانی کا دن ہے ان اتقیا بے دین کو میرے سے مطلب ہے

مناسب ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ علی اکبر سے لیا اے بیٹا! شمعِ گل کر دتا کہ انھیں جلنے میں نام مانع نہ ہو۔ یہ اور بات ہے کہ وہ حق اور صداقت کے سچے، صبر و رضا کے مجھے، شمعِ محمدی کے پروانے اور توحید کے ستارے اپنی جگہ سے ہلے نہ گئیں، بلکہ نہایت جرات کیا تہ جواب دیا کہ بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی جائیں بچا کر چلے جائیں اور انانت رسول کو دشمنوں میں تھا چھوڑ دیں۔ گل پر وزیرِ امت رسول اللہ کو کیا جواب دیں گے؟

اے ہلالِ محرم! تو اسی غریب الوطن، مظلوم، بکسر اور شہیدِ اعظم کے جاں گوار و واقو کو تازہ کرتا ہے کہ جبکہ اطفالِ خود رسالی اور سعادت زدہ سفورات نے دنیا کی ہر لینے والی قوم کو یہ دین اصولی تیا کہ مستورات کی زندگی کے لئے یہ وہ داری "ایک گھر نیا ب" ملے کہ جس کو کسی حالت میں بھی مانع نہ کرنا چاہیے۔ آج پردہ داری کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی اٹھا ہوا ہے لیکن اگر جنابِ زینب سلام اللہ علیہا، امّ کلثوم اور جنابِ سکینہ کے نام لیوا ذرا بجا و تدبیر سے کام لیں تو ان پر یہ روز روشن کی طرح عیاں ہو جائیگا کہ جنابِ زینب، امّ کلثوم اور سکینہ نے بعد شجاعت حسین جبکہ خیمِ اہلبیت میں ایک گلابی گئی ہے یہاں تک کہ محض ایک خیمہ باقی رہ گیا ہے جس میں ہمارے گھر کا عالم غش میں پڑا ہے گھر بار لٹنے کی کچھ ضربیں، جنابِ زینب نے آکر بازو ہلا کر کہا کہ سید سجاد! اب گرو عیسیٰ، عیون و محمد، اصغر و قاسم حتی کہ تمہارے پدرِ عالمیتام بھی شہید ہو چکے، اے بیٹا! ہمارے خیم میں ان اشقیائے دین نے آگ لگا دی اس محض ایک خیمہ باقی ہے، تم امام و اجل الامات ہو حکم دو کہ ہم ان میں مل کر رہ جائیں یا ہر ہند سر باہر نکل جائیں؟ امام وقت نے جواب دیا کہ بھو بی زینب! اس وقت شرع اسلام یہ حکم دیتی ہے کہ تم باہر نکل جاؤ کیا آج جنابِ زینب کی بے پردگی کو یاد کر کے روینوالے جنابِ زینب کی بیروی و تاسی کر کے حقیقی معنوں میں جنابِ زینب کے سو گوار ہیں بن سکتے۔؟

اے ہلالِ غم! تو اسی کشتہ دور و فضا، شہید راہِ فدا کے غم منانے کی تحریک کرتا ہے کہ جبکہ نام میں ایک خاص قسم کی کشش، تقابلی جاذبیت موجود ہے کہ جہاں ذکرِ جبرہ تمام بختا نوع انسان کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے اور ان کے دامنِ فکیر و صبر پر چڑھتا ہے اگر فاکٹر دیتا ہے اور تمام عالم کو اس امر پر مجبور کر دیتا ہے کہ میری سالانہ یادگار و رضا کو میری

لے کافی ہیں بلکہ حسین کارناموں سے ”درس عمل“ حاصل کر کے حسین کے سچے پیرو بن کر دنیا کے ان تمام ”پرست کیرکڑ“ افراد کے مقابل سینہ سپر کر لو کہ جو حسینؑ تعلیم پر نرید کا یاہ کارناموں کو ترجیح دینا چاہتے ہیں۔

اے غزاداران حسین! تم جالس عزاء کے کسی نظام کے ماتحت بجا لا کر اپنی جامعیت تعلیم کر کے، مادی و روحانی ترقی حاصل کر کے اقوام عالم کے لئے دیس راہ اور مشعل ہدایت بن جاؤ۔

لائف کے صحیح لڑیچہ کو دنیا کے چتے چتے ہیں، عالم کے گوشے گوشے ہیں پہنچا کر دم لو۔

آج وہ کونسی جگہ، کون ملک اور خاص خطہ زمین ہے کہ جہاں پر ”سیدنا شہداء“ کی یاد میں چند آنسو نہ بجائے جاتے ہوں؟ اگر ایشیا میں حسین کے نام پر سینہ کوئی کی بار ہی سے تو پورب میں بھی ”حسینی مشن“ کی نشر و اشاعت ہو رہی ہے اگر امریکہ میں حسین کی ”صف ماتم“ بھی ہوئی ہے تو آسٹریلیا بھی حسین کے سوگواروں سے خالی نہیں غرض کہ آج ”حسین عالم“ حسین کا ٹنکا چار و انگ عالم میں رچ رہا ہے آج دنیا کے چتے چتے ہیں حسین کے تذکرہ خوان زندہ موجود ہیں۔

اے ہلال محرم! تو اسی شہید نبیؐ، تاجدار کریمؐ کی شہادت کی خبر سن کر ہر طرف غم و اندوہ کی لہر دوڑا رہا ہے مگر عزاداری کے خلاف آج بھی ”علم بنوات“ بلند ہے اور اجارہ کے کالم کے کالم سیاہ کئے جا رہے ہیں کہ تو اسے رسول کا غم منانا، اسکی یاد گار قائم کرنا، تاحلاں حسینؑ پر لعنت کرنا ناجائز ہے، بدعت ہے، حرام ہے۔ آج بھی ایسے محسن کش موجود ہیں جو حسینیت پر مبنی ہدیت کو ترجیح دینا چاہتے ہیں اور وہ سچ ہو کر عزاداری تو اسے رسولؐ کے خلاف صف آساری کر رہے ہیں لیکن اسکے مٹانے میں ”جہاد بن حسینؑ“ ٹھیکیدارانِ شریعت کے تمام پیر و پگندوں کو خاک میں ملانے کے لئے حسینؑ تعلیم کو حقیقی مہنوں میں اقوام عالم بے روبرو پیش کر رہے ہیں جن کو پیر و پگندوں یا سُن کے ہزاروں بدکارانِ اہل، شہید نبیؐ کے اعلیٰ کبر کڑ، روحانی قوت، صبر و جرات، بہادری اور صداقت کو دیکھ کر بوقتِ درجوق سوارانِ حسینؑ میں شامل ہوتے جاتے ہیں اے ہلال محرم! تو سوگوارانِ حسینؑ کو ہدایت کرتا ہے کہ ”حسینی شہادت“ کے حقیقی مہنوم کو اقوام عالم کے روبرو پیش کرو محسن رو لیا ہا ”حسینی مشن“ کی نشر و اشاعت کے

روغنِ نابیل پر یونانی ادویات سے تیار شدہ

ایلیا براہمی آیل



بالوں کو بڑھاتا ہے۔!
بالوں کو چمکاتا ہے۔!
بالوں کو سنوارتا ہے۔!
بالوں کو سیاہ رکھتا ہے۔!
دوسرے کو فیوری بند کرتا ہے۔!
دماغ کو تیز و تازہ رکھتا ہے۔!

اسٹاکسٹا۔۔۔ مدینہ ہول پتھر گٹی جید آباد

قیمت فی شیشی مہر
شامی قوام بہ تیار کردہ شامی زردہ بنو فی شیشی ایکڑ و پیہ

قطع

اور جو ہر بھی عیال ہونے لگا شیر کا
یولی بالائی رہا ہے عظمتِ شیر کا
(لاشک مہر)

دیکھتا رہتا ہے پیہم دم کمان و تیر کا
دیکھتا رہتا ہے سلام کے خاطر یہ کہتا ہی جہاں

(آمدہ زنگی باغ)

”متردہ دولت افرا“

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں ان کے انساں

باشند محکم ہندوستان کو دولت سے مالا مال کر دینے کا نایاب اور کامیاب ترین فارمولا جسکے ذریعہ ۸۵ روپے (۸۵) نئے پیسے صرف ایک وقت خرچ فرما کر نو ہزار جی کثیر رقم بلارصحت آپ یعنی ماسٹر فرما سکتے ہیں

سی۔ سی۔ اسکیم آپ کے لئے نئی ہیں ۱۹۰۸ء کے تجربے نے ہیں اس بات سے پوری طرح مطمئن کر دیا کہ ستر فیصد حضرات نے اس اسکیم کے فوائد کو تسلیم کرنے کے باوجود اہل ریاستی و جمہوری اس انداز میں ظاہر فرمایا کہ میرس کی فراہمی میں دشواری ہو گئی ہے اور جو حضرات میرس فراہم کر بھی لیتے ہیں تو آگے چل کر بعض کاہل میرس کی وجہ سے سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ باعث پوری رقم ملنے کی صورت نہیں ہوتی

حقیقت یہ ہے کہ ان معمولی وجوہات کے باوجود ۸۵ روپے کی قلیل مدت میں ستر ہزار میرس کا شریک ہوتے ہوئے فائدہ اٹھانا ایک نوجوت فیزیات ضرور ہے لیکن وہی میرس اسکیم ہذا سے پوری پورا فائدہ اٹھا سکے جو جسٹس کو لے گا مادہ رکھتے تھے۔ گو محکمہ طور پر بہت کم حضرات انہیں نقصان اٹھائے مگر کامل تین ہزار روپے حاصل کرنے میں بہت کم تعداد کامیاب رہی۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے ۹۰ روپے پوری رقم کیے یعنی مل سکے گی ۹۰ اس کو سمجھنے تیار ہو جائیے جو ایک معمولی مگر بامعنی مثال کے ذریعہ ہم آپ کو مطمئن کرتے ہیں

آپ نے یا ٹری تو دیکھی ہوگی۔ موٹر میں لگی ہوئی یا ٹری محتاج رہتی ہے وہ میگنٹ کی یعنی تا وقت کہ میگنٹ چالورہ کر کرٹ نہ دیتا رہے یا ٹری کی لقا و ٹکٹ نہیں بائیل اسطرح یہ اسکیم ایک یا ٹری ہے اور سرکیولیشن اسکیم میگنٹ، جب تک سرکیولیشن چلتا رہے گا اسکیم قائم رہے گی چونکہ سرکیولیشن کا معاملہ یعنی میگنٹ آپ تک پہنچ کے ہاتھ میں تھا اسلئے میرس کو مکمل رقومات نہ مل سکیں اور ہماری یا ٹری کو نقصان پہنچا رہا اب ہم اس

قطع

آج کوئی پھول بھی دیکھو گلشن میں نہیں || بوئے گل کچھ بھی ستم میں اور سوسن میں نہیں
لگا گیا ہے کون اس کو دیکھتے ہی دیکھتے || ایک دانہ آج گندم کا بھی خرمن میں نہیں

و سیخ بھرے کے بعد اپنی باڑی کا ٹکڑا خود اپنے قبضے میں رکھنے کا انتظام کر کے ایک ایسی نایاب یاڑی تیار کیا جسے جو چار جہ ہوتی ہی رست کی گنجی و مسیحا درج نہ ہو سکے گی۔ فیصلہ میں یہ درج کھاتی ہے جسکے پڑھنے کے بعد آپ ہادی اس نایاب ایجاد کے متعلق نہ صرف یہ ان پورے بلکہ فوری خبریں تیار ہو جائیں گے۔

اسکیم نہ اینی آپ سیلخ (۸۰) روپے (۵۵) سے چیت دیکر جب خبر بجائیں تو خانہ نمبر (۱) میں آپکو سیلخ (۳۰) روپے ملے گا اور خانہ نمبر (۲) میں (۳۰) روپے۔ چیت ہی آپ خانہ نمبر (۲) میں تشریف لائیں گے فرم نہ اینی آپکی شریک کی شریک فیس آٹھ روپے ۸۵ سے چیت دوک کر فارم اور بقید رقم (۲۱) روپے (۱۵) بنت چیت چیت کی آپ اسکا صرف خانہ نمبر کر کے فوری فارم روانہ فرما دیں گے۔ جب آپ خانہ نمبر (۳) میں تشریف لائیں گے تو آپ کو سیلخ ۵۵ - ۱۴۶ روپے ملے گا اور کبھی آپکی قسم سے چیت و نمبر کی رقم سیلخ (۳۰) روپے (۲۰) سے چیت چیت کر کے مایاتی رقم سیلخ (۱۱۱) روپے (۹۰) سے چیت اور نمبر فارم آپکی خدمت پر روانہ کیا جائیگا اور آپ اپنے بال بچوں متعلقین و احباب میں سے کسی کو بھی نام لکھ کر روانہ کر لیں یہاں آدھ روپے جو توت آپ خانہ نمبر (۲) میں چیت چیت کر کے فوری آپکو سیلخ (۸۷۰) روپے (۲۰) سے چیت اور اب ہم آپ سے تین نمبر کی فیس (۱۶) روپے (۵۵) سے چیت چیت کر کے مایاتی رقم (۲۹۳) روپے (۴۰) سے چیت اور تین نمبر شریک فارم آپکی خدمت میں بھیج دیں گے جن کی آپ صرف خانہ نمبر کی کر کے روانہ فرمائیں گے۔

دیجھا آپ نے انوف ایک مرتبہ عرف آٹھ روپے (۵۵) سے چیت چیت کر کے بعد اس کا منافع آپکو کراں۔ یہ کہ انوف بنکا دیا اب نہ صرف آپ کو ایک ہزار چھ سو تین روپے ملے گا بلکہ آپکے آٹھ حصص بلا کسی زحمت کے گھر سے (۱) ہزار روپیوں کی صورت میں آدھ کر دست اور لکھنے نے اپنی یاڑی کے چار حصص کا بندوبست اپنے قابو میں رکھ کر کس عہدگی سے آٹھ ایک سر کیویشن قائم کر لیا ایسی ایک نمبر خارج ہو گا تو (۸) شاخیں چھوڑا ہوا نہ صرف اپنے نمبر کو فائدہ پہنچا کر بلکہ دس دس کی سیوا کر کے والی فرم کر کے بھی مستقل سر کیویشن قائم رکھنے کا ذریعہ بنے گا چنانچہ سر کیویشن آٹھ ایک طریقہ پر کئی ہزار کی نمبر شریک تسلیم کر لیا جائیگا اور نہ اینی نمبر کا ذخوار کا کوئی سوال ہی باقی نہ رہے گا۔

بسطح انسان، حیوان، نباتات و غیرہ اس دنیا میں اپنے بیج سے ایک سے کئی شاخیں چھوڑتے ہوئے گذر جاتے ہیں بالکل اس طرح آپ بھی اپنی ایک بیٹی آٹھ چھوٹی بیٹی ہوتی ہوئی شاخیں چھوڑتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ظاہر ہے کہ یہ سلسلہ قائم رہے گا جتنی بھی ٹوٹنے نہ پائیں گا جو کہ ہم نے سینکڑوں بیج کے قبضہ سے اپنے قبضہ میں لے کر آٹھ ایک سر کیویشن قائم کر دیا ہے اسلئے اسکے ٹوٹ جانے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا اور ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کا جہاں بندوبست ہو گیا وہاں پر ہمارا اور اسکی شاخ کے نمبر سے کئی قسم کی سہولتیں لازمی اور ضرور رکھے۔

پس ایسی شفقت بخش اور لازوال اسکیم میں آج ہی شریک ہو کر نہ صرف خود فائدہ اٹھائیے بلکہ اپنی اولاد و متعلقین کے لئے خوشحال زندگی کے سوانح لکھ بیٹھیں۔ فرما رہے ہیں۔

میر باسط علی خاں
مصنف "دنگی کسان" دہلی پراثر برہم سہی
گلزار حوض۔ حیدر آباد علی

ہیں نہ گانی کے باسط کا قرینہ دو
جیو تو ایسے جیو دوسروں کو جیت دو

قطع

رنگ دکھاتا ہے کیا کیا یہ گل تراپنا
آجے اور اتی صیفہ کو یہ کہتا ہے قسم

(آمد از ندی باغ)

ریونیو جیوں کا مسئلہ اور برطانوی از قلم: آر تھر۔ بش

اس وقت برطانیہ میں ہر دو سو اشیا میں سے ایک شخص اپنی زندگی میں کسی وقت ریونیو جی رہ چکا ہے۔ ۱۹۵۷ء سے لے کر اب تک برطانیہ نے تقریباً ۲۴ لاکھ ریونیو جیوں کو بنا دیا ہے۔ ان میں سے بہت بڑی تعداد مشرقی یورپ کے ملکوں سے آئی ہے۔ دنیا کے ملک جو ریونیو جی سال بنارہے تھے وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ برطانیہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سال کے دوران میں ریونیو جیوں کے لئے ۲۰ لاکھ پونڈ جمع کرے گا۔ "عالمی ریونیو جی سال" برطانیہ سے شروع ہوا۔ بعد میں ۷۰ سے زائد ملک ریونیو جیوں کے ذمہ در دوز کرنے کی اس مہم میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۹۵۸ء کے موسم بہار کی بات ہے کہ ایک غیر معروف سا ہی رسالہ "کر اس بوم" میں نوچر سیاست دانوں کا ایک مضامین چھپا تھا جس میں سمندر پار کے ریونیو جیوں کی حالت زار پر بھرپور روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور یہ اپیل کی گئی تھی کہ ان مقبوت زدہ لوگوں کو منظم انداز میں چاہئے۔ اس مضامین نے عالمی ریونیو جی سال منانے کے تصور کو جنم دیا۔ اقوام متحدہ نے اس کی حمایت کی۔ اور اس طرح ۶۷ ملکوں اور ۱۳ دیگر علاقوں نے اسے اپنا لیا۔ برطانیہ میں، عالمی ریونیو جی سال کا افتتاح یکم جون ۱۹۵۹ء کو لندن کے لارڈ میئر نے کیا تھا۔ اس موقع پر وزیر اعظم میکملن نے وعدہ کیا تھا کہ حکومت ریونیو جیوں کے فنڈ میں ۲ لاکھ پونڈ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہم اٹلیان

قلم کے ساتھ اس مسئلہ سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ نفیس بیکر سٹریٹ کے دو ستر کناہے سے ہم نہیں گذر سکتے۔ یہ بد نصیب لوگ ایسا گھبراہ روز گھر سب کچھ کھو چکے ہیں۔ ہم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ وہ غیر معین غریب تک برباد یوں اور مصیبتوں کی گود میں زندگی کی سانس پیتے رہیں۔ دوسرے ملکوں میں ریونیو جیوں کو امداد دینے کے علاوہ برطانیہ میں مزید ریونیو جیوں کو پناہ دینے کے منصوبے مرتب کئے گئے۔ لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر سیوٹنگل نے کہا تھا: "ریونیو جیوں کو پناہ دے کر برطانیہ کو کبھی پشیمان نہیں ہونا پڑا۔ انھیں ہماری زندگی، ہمارے فن و ادب اور سائنس کو امانت کیا ہے۔" برطانیہ میں عالمی ریونیو جی سال نے شروع ہی سے ایک جہاد کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اب نے ساری قوم کو بے حد متاثر کیا۔ بلکہ الزچہ دوم اس جدوجہد کی سرپرست بنیں۔ اور ڈیوک آف ایڈنبراہ اسٹیل جاری کی۔ جس کی فلم ملک بھر کے سینما گھروں میں دکھائی گئی۔ نیشنل مارشل ماسٹری اکیڈمی کی جبریل نے نیٹو اور ریڈیو پر چندہ کے لئے اپیل کی۔ چندہ جمع کرنے کے لئے گیارہ سو سے زائد رہنما کارانہ کمیشن قائم کی گئی تھیں۔ اخبارات ایڈیٹور اور ٹیلی ویژن نے ریونیو جی مسئلہ کے تمام گوشوں کی خوب پیمائی کی۔ مصنفین اور غوغا پردازوں کی ایک جماعت ریونیو جیوں کے حالات جاننے کے لئے مشرق وسطیٰ گئی تھی۔ برطانوی عوام نے جس طریقے سے اپیل کی حمایت کی اس کی نظیر نہیں ملتی اسکو بول کے بچوں، مزدوروں، طلباء، گھر گریختوں، لیبرورسٹی پروفیسروں سب نے چندہ دیا اور چندہ جمع بھی کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ۲۰ لاکھ پونڈ جمع کرنے کا نشانہ بہت جلد پورا ہو گیا۔ اور ریونیو جی سال کے افتتاح تک ۸۰ لاکھ پونڈ جمع ہو گئے۔ ۱۳ مئی کو برطانوی وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا کہ حکومت ۲ لاکھ پونڈ کی بجائے ۸ لاکھ پونڈ کا چندہ

قطع

این چہ اوراقِ مطہر کہ بس رانہ دہم
فوقیت برہمہ پروانہ بنگس رانہ دہم
فرق اوفتاد چہ گویم بہ میاں پرو
رونی باغ ارم بین تو کہ خس رانہ دہم
(آدھ از تدری کا باغ)

مکان کی خرید و ماہنامہ کیا تھا۔

برطانیہ کی جوٹ اینڈ سٹری کی شاندار ترقی

میدوار میں بہت بڑا اضافہ

ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مالیدہ برسوں میں برطانیہ کی جوٹ اینڈ سٹری نے جرت انگیز ترقی کی ہے۔ گذشتہ دس برسوں کے دوران کاتنے کے میدان میں کی کس پیداوار میں ۱۶ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ کاتنے کی صرف ۳ فیصدی مشین پرانی ہے۔ باقی تمام مشینری نئی ہے۔ کاتنے، بننے اور فینک ریشمی غل میں مجموعی طور پر ۱۰۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ صرف ڈیڑی کی فیکٹریوں میں جو نئی مشینری نصب کی گئی ہے اس کی قیمت ۲۰,۰۰,۰۰۰ پونڈ ہے علاوہ انہی غلاتوں پر ۲۰,۰۰,۰۰۰ پونڈ صرف کئے گئے ہیں۔ برطانیہ کی جوٹ اینڈ سٹری میں تقریباً ۱۸,۰۰۰ لوگ کام کر رہے ہیں۔

پنجاب کے سرحدی ڈاکٹر وریام سنگھ برطانیہ میں

کو لمبو بلان کے تحت تربیت

ایک اطلاع مفہم ہے کہ میڈیکل کالج امرتسر کے اسٹنٹ پروفیسر (سرجری) اور ڈاکٹر وریام سنگھ ان دنوں امرتسر کے علاج کا سرحدی ڈاکٹر وریام سنگھ ان دنوں برطانیہ میں کو لمبو بلان کے ولیفہ پر دو سال کا ایک کورس کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں آئے اُن کو تقریباً تین ہفتے ہوئے ہیں۔ ان سے بعض سابق طلباء بھی برطانیہ میں پوسٹ گریجویٹ کورس پارس کر رہے ہیں۔ اپنے ایک بیان میں ڈاکٹر وریام سنگھ نے بتایا ہے کہ پچھلے دنوں اپنے چند طلباء سے میری ملاقات ہے اور امید ہے کہ مزید طلباء ملنے کا فہمہ موقع ملے گا۔

ڈسے گی۔ اور انہوں نے اپنی اس امید کا اظہار کیا کہ کئی سو ریغیو جی اور ان کے خاندان برطانیہ میں آباد ہو گئے۔ ایک ہزار مزید ریغیو جیوں کو برطانیہ میں بسانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک برطانوی ٹیم یورپ گئی ہوئی ہے۔ ریغیو جی مسئلہ ہے تو بہت کچھ اور اسے حل کرتے ہیں وقت ملے گا۔ لیکن دو سال قبل چند برطانوی نو جوانوں نے جس ٹھہر کو جنم دیا تھا اس نے ریغیو جیوں کو ایک نئی آس 'ایک نئی امید عطا کی ہے۔

لندن میں لوکمانہ تلک کمیٹی

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بالی تلک دھرتک نے ۱۹۱۸-۱۹ میں لندن کے جس مکان میں قیام کیا تھا اسے اب ایک میمورل کی شکل دی جا رہی ہے۔ یہ مکان جو ٹیلیٹ روڈ پر واقع ہے۔ لوکمانہ تلک میمورل ٹرسٹ نے اس چندہ سے خرید لیا ہے جو برطانیہ اور ہندوستان میں جمع کیا گیا تھا۔ اس کے پندرہ کمرے ہیں۔ اور یہ آج سے ۱۱ سال قبل تعمیر ہوا تھا۔ تجویز یہ ہے کہ یہاں ایک ہوسٹل اور ہندوستانی موضوعات سے متعلق ایک سٹند لائبریری قائم کی جائے۔ ٹرسٹ یونیورسٹی طلباء کو وظائف بھی دیا کرتے گا۔ یہ میمورل ہندوستانی مصنف ڈی۔ دی ہینیکر کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ٹرسٹ کے فنڈ کیلئے کئی ماہ تک ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ صدر راجندر برہاداش مشرے، برہمچاریا، مشروانی، بی۔ چوپان اور کئی دیگر ممتاز شخصیتوں نے ان کو مدد دی تھی۔ برطانیہ میں مشرے جینرل کے وے ایم۔ بی، ایم۔ براؤن ایم۔ بی۔ ڈی۔ آرگنن فل اور ایموٹا۔ شیل پرنسپل ٹرسٹ کیلئے

حلقہ گلاب سے

مسٹر ایس۔ مین ریڈ کی ایم۔ اے (آگسٹ) بار اٹلہ (لندن)

جن کا انتقال ان مشن ہے

منتخب کرنے کے لئے اپنے حق باجے کی وجہ سے استعمال کیے

سی ٹائیل روڈ

ہندوستان اور امریکہ میں اقتصادی اشتراک کار

۵ جون کو ہند-امریکی اقتصادی تعاون کے پروگرام کا دسواں سال شروع ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں جو نئی دہلی میں امریکی سفارت خانے میں منعقد ہونے والی وڈائیز کیٹنگ میں امریکی مشن سی ٹائیل روڈ نے ملکا ہے، امریکہ کے اس تعاون پر روشنی ڈالی گئی ہے جو وہ ہندوستان کے تعمیر نو میں دیا آیا ہے

۵ جون ۱۹۵۰ء کو امریکی کانگریس نے انڈیا ایمرجنسی فوڈ ایڈ ایکٹ (ہندوستان کو ہنگامی خوراک امداد دینے کا قانون) منظور کیا۔ اس قانون کی اہمیت قصص اس حقیقت میں ظاہر نہیں ہوتی کہ یہ انسانی ہمدردی اور انسان دوستی کا اقدام تھا بلکہ اسے اس لئے بھی اہمیت حاصل تھی کہ اس سے ہندوستان کی اقتصادی ترقی میں امریکی امداد کی پروگرام کا آغاز بھی ہوا۔ (اس قانون کے تحت ہندوستان کو کوئی بیس لاکھ ٹن گندمیں جس کی قیمت ۹۰ کروڑ روپے ۱۸ کروڑ ڈالر تھی بھیجا گیا جو کھانے کے غلے کو دہرا گیا جاسکے۔ چنانچہ اب ہم دنیا کی دوسرے بڑی جمہوریوں کے اقتصادی تعاون کے دسویں برس میں قدم رکھنے لگے ہیں۔ امریکہ کی طرف سے ہندوستان کو مجموعی طور پر جو امداد دی گئی ہے وہ پراس ۱۶۰ ارب ڈالر (۱۶۰ ارب ۶۶ کروڑ روپے) کے قریب ہے۔ اس میں ۵ سو کروڑ روپے کی گرانٹ اور ۹۳۰ کروڑ روپے کا قرضہ شامل ہے جو ہندوستانی روپے میں واپس لیا جائے گا

سکا۔ امریکہ کی کل امداد کا قریباً دسواں حصہ ہی ڈالروں کی صورت میں واپس ادا کرنا ہو گا۔ ہندوستانی سکتے ہیں قرضے کی ادائیگی سے اس کے زرمبادلہ کی آمدنی یا ہندوستانی مال کی فروخت سے ہونے والی آمدنی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اور اس طرح ہندوستان کے قرضوں میں سے امریکی منڈیوں سے جو آمدنی ہوگی اس سے قرضے کی وصولی نہیں کی جائے گی۔ یعنی ہندوستان کے زرمبادلہ کی آمدنی محفوظ رہے گی۔ لیکن امداد و اشتراک ایک خشک موضوع ہیں۔ اور ان سے وہ امداد و اضافہ نہیں ہوتی جو ہندوستان اور امریکہ کا باہمی تعاون ہندوستان کے لوگوں کی خوشحالی اور بہبود کے کام میں دے رہا ہے۔ ہندو امریکی اشتراک کار کوئی یکطرفہ اقدام نہیں۔ جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے اس نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ کیونکہ ہم نے تاریخی سے یہ تجربہ حاصل کیا ہے کہ ہماری خوشحالی باقی دنیا کی خوشحالی کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ وزیر اعظم نہرو نے ایک دفعہ کہا تھا۔ خوشحالی ناقابل تقسیم ہے۔ دینا اب اس قدر مختصر اور چھوٹی ہو گئی ہے کہ اب یہ حق نہیں کہ اس کا ایک حصہ تو افلاس اور محبت میں متلا رہے اور دوسرا حصہ خوشحال ہوتا جائے۔ زیادہ فارغ البال ہندوستان امریکی تجارت میں زیادہ اہم کردار ادا کرے گا۔ جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے گا۔ ہندوستان کی قدیمی ثقافت ان طبعیاتی خیالات کا وسیلہ رہی ہے جس سے امریکی نسلیں بالامال ہو رہی ہیں۔ کبھی مدی میں امریکی کسٹومرز ایک ٹولی ہندوستان آئی تاکہ یہاں کے کسٹومرز سے آبشاری سے دہا لے سکیں جو یہاں زمانہ قبل از تاریخ سے رہا ہے۔ آج امریکہ اس حالت میں ہے کہ انجلیکیشن معلومات میں ہندوستان کو شریک بنا سکے۔ بھرپور بات ہے کہ ہندوستان میں جمہوری نظام حکومت کا کامیابی سے امریکی لوگوں کو اس کا تدارج بنایا ہے۔ اس لئے بھی یہ ایک قدرتی بات ہے کہ وہ اس غنیمت ملک کے لوگوں کا امداد

قلعہ

خود گرفتار دل نا شاد پریشانی را
ناشد آباد و خوشی طوفانی را
من ندانم کہ گفت است یا ناکار
فتش پیرا دیگہ قلمانی را

کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ جو نوع انسان کے مشترک دشمن یعنی افلاس اور بیماریوں کے خلاف مصروف کار ہیں۔

باہمی اشتراک کار کی مفید مثال! اشتراک کار کے سلسلے میں ملیریا کے انسدادی پروگرام کی مثال پیش کروں گا جس کے نتیجے سے عام آدمی کی زندگی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ ملیریا ہمیشہ ہندوستان کے لئے بدترین وبا اور آزار کا باعث تصور ہوتا آیا ہے۔ سات برس قبل اندازہ لگایا گیا تھا کہ پورے کروڑ ہندوستانی ہر برس ملیریا میں مبتلا ہوتے تھے۔ یعنی علی آبادی کا پانچواں حصہ اور ہر سال اس بیماری سے ۸ لاکھ عموماً ہوتی تھیں۔ ۱۹۵۳ء میں ہندوستان کی حکومت نے ملیریا کی علامتوں میں پھر مار دیا ڈی ڈی ٹی چھڑکنے کا پروگرام شروع کیا۔ امریکہ کو اس وبا کی مرضی کے انسداد میں شرکت کرنے میں شہرت ہوئی۔ اور اب تک اس نے اس انسدادی پروگرام میں ۷۴ کروڑ روپے سے زیادہ امداد کی ہے۔ امریکہ نے کئی ہزار ٹن ڈی ڈی ٹی کی بیاریوں کا سامان اور ملیریا محسوس دوائیاں بھیجی ہیں۔ اور کئی امریکی ماہرین ہندوستان نیشنل انسٹیٹیوٹ کے مشیروں کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ انہی مہم کی کامیابی کا ثبوت اس نمایاں کمی سے ملتا ہے جو اس میں واقع ہوئی ہے۔ پچھلے برس تخمینہ لگایا گیا تھا کہ صرف ۴۰ لاکھ اشخاص (یعنی ۱۹۵۵ء کے امداد و شمار کے مقابلے میں صرف بیسواں حصہ) ملیریا میں مبتلا ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں ملیریا سے جو موتیں ہوئیں وہ ۶۰ برس پہلے کی اموات کا اٹھواں حصہ تھیں۔ نتیجے بتایا گیا ہے کہ ایک مرحلہ بردہ میں ملیریا کا بہت زور تھا لیکن ملیریا کی انسدادی مہم اچھی کامیاب رہی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں بھی ۸۱۸۸۸ اموات میں سے صرف آٹھ اموات ملیریا کی وجہ سے ہوئیں۔

بجلی کے کارخانوں کی امداد! جس میں امریکہ اہم حصے رہا ہے، بجلی پیدا کرنے کی سہولتوں اور کارخانوں کے قیام سے تعلق رکھتا ہے۔ جدید دنیا میں برقی قوت کی کسی کیفیت ہی کسی ملک کی خوشحالی کی نظر ہے۔ چنانچہ اقتصادی ترقی کی اسکیم میں برقی قوت کی بنیادی اہمیت فہم کرتے ہوئے ہی حکومت ہند کے پلاننگ کمیشن نے اپنے پانچ سالہ پلانوں میں بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کو کھیدی مقام دیا ہے اور پچھلے دہے میں بجلی کی پیداوار میں تقریباً تین گنا اضافہ کیا ہے۔ امریکہ نے متعدد **دریائی بندھنوں کی امداد!** دریائی بندھنوں کے لئے بھی مالی امداد دی ہے جن میں رینڈا، ہیرا، کھنڈا، اور شرابی کے دریائی بندھن شامل ہیں۔ ان منصوبوں کے لئے امریکی قرضوں اور گرانٹوں کی رقم ۱۲۰ کروڑ ڈالر بنتی ہے۔ دوسرے پانچ سالہ پلان کے دوران میں ہندوستان آبپاشی اور بجلی کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ۱۶ ارب روپے خرچ کر رہا ہے اور امریکا امداد و طرف آئندہ پچھلے دہے کے برابر ہے۔ بہر حال رینڈا منصوبے کی صورت میں امریکا کی امداد کا قمر چٹا۔ م فیصد حصہ دے رہا ہے۔ واضح رہے کہ اس منصوبے کے تحت پورے ۲ لاکھ کھدوات بجلی پیدا ہوں گی اور اس بندھن میں ۳۶ لاکھ ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرہ ہوگا جو بھارت کے ذخیرہ سے بھی بڑا ہوگا۔ اور پورے درمیانی شرابی دریائی بندھن میں پن بجلی کے منصوبے کا امداد کے سلسلے میں بھارتی امریکی مالی امداد دی جا رہی ہے امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ (ڈی۔ ایل۔ ایف) کی طرف سے ۸ لاکھ ڈالر (۸ کروڑ روپے) کا قرضہ دیا گیا ہے جس سے شرابی میں ۸۹ ہزار کھدوات کے پچھلے دو ہزار پودوں کے لئے ضروری

قطع

نکرتو این کہ ہر وعدہ چوکرم من وفا کردم
برائے قلب ہر مقصد کہ اور امداد کردم
بیش قبلہ و کعبہ چہ گویم روز و شب عثمان
زہر عافیت در ہر دو عالم من دعا کردم
(آمدہ از غریباغ)

سامان خریداجائے گا۔ امریکی پبلک لامنٹس کے تحت ہندوستان کو فراہم کی گئی زرعی پیداوار کی فروخت سے جو آمدنی ہونے لگی اس میں سے تقریباً کروڑ روپے کا قرضہ اس منصوبے کے لئے دیا گیا ہے۔ انجام کار شرائطی بندہ برکلی پیدا کرنے کے دس جزیرہ لگانے جائیں گے جن سے قریباً لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ مالیر ہندوستان میں امریکہ نے دو بجلی گھروں کے ممکن اخراجات دینے کی ذمہ داری لی ہے۔ چنانچہ دامودر ویلی میں چند پور پوریل پاور اسٹیشن جس پر ۵۰ کروڑ روپے کی لاگت آئیگی اور جو پرائم لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا کریگا گھنٹا امریکی ترقیاتی قرضہ فنڈ سے لیے جانے والے قرضہ سے پھر ہوسکا۔ (امریکی ترقیاتی قرضہ فنڈ کی طرف سے ہندوستان کو اب تک ۷۰ کروڑ ڈالر سے زیادہ قرضہ دیا جا چکا ہے) بارونی (بھار) کے چوٹے سے برقی منصوبے کے لئے بھی ساری رقم امریکہ نے دی ہے۔ اس کارخانے میں ۳۰ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ امریکی پبلک لامنٹس کے تحت انیس ہندوستان اور امریکہ کے درمیان پانچ معاہدے ہو چکے ہیں۔ جن کے تحت ۲۰ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر (۲۵۰۰۰۰۰) ۶۸ کروڑ روپے کی تعمیرات اور چاول دیا جا رہا ہے حکومت ہند کی طرف سے انانج کی قیمت امریکہ کو ادا کیے جانے والے بعد یہ رقم ہندوستان ہی میں ایکٹ میں بلیک اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی ہے اور پھر ہندوستان اور امریکی افسر آپس میں بات چیت کر کے فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ رقم کس طرح استعمال کی جائے گی۔ مندرجہ صدر برقی منصوبوں کے لئے قرضوں اور ہست سے دو سیدھے ترقیاتی کاموں کے لئے ہندوستان کی کرنسی یعنی روپیہ کی صورت میں امداد کے علاوہ دو اعلیٰ تیسری اداروں کو امریکی پبلک لامنٹس کے تحت بڑی بڑی

گرائین دی گئی ہیں۔ ان میں یو پی ایچ لکھنؤ یونیورسٹی اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کان پور شامل ہیں۔ صنعتی سرگرمیوں کی مالی امداد کرنے والے تین اداروں کو بھی ۵۰ کروڑ روپے کا قرضہ دیا گیا ہے۔ ان اداروں میں ری فی منس کارپوریشن۔ دی انڈسٹریل کرڈٹ اینڈ انویسٹ منٹ کارپوریشن آف انڈیا اور انڈسٹریل فائننس کارپوریشن شامل ہیں۔ مختلف مشینوں سے تعلق رکھنے والے امریکی ٹیکنیکل ماہرین بھی ہندوستان میں مختلف قسم کی تربیت دے رہے ہیں جو ہندوستان میں بجلی کی ڈھیری لائن کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ایک لائن خراب ہو جائے تو اس کی مرمت کی وجہ سے بجلی کی رول بند کرنی پڑتی ہے جس سے کارخانوں اور دوسرے کاموں کے لئے بجلی پیدا نہیں ہوتی اور کاروبار میں نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے اب ڈھیری لائن دکان ضروری ہے۔ تاکہ برقی ترسیل طور پر جاری رہا کرے اور کارخانوں اور دوسرے کاروباری اداروں پر اثر نہ پڑے۔ پوسٹل برقی رو سے وقفہ کے اختیارات بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ امریکی ٹیکنیکل کو اپریشن منس کے اہتمام میں گنگو (پنجاب) اور ہنگو (سور) میں برقی ترقیاتی ادارے کھولے گئے ہیں۔ اور ان کے لئے ضروری سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔ ان اداروں میں ٹی ٹی کے ڈھیری برقی لائن دھانے اور برقی ریلو تاروں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے طریقے سکھانے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس منصوبے کے لئے ٹی سی۔ ایم کی طرف سے ۲۰ لاکھ روپے سے بھی کم کی امداد دی گئی ہے تاہم ہندوستان کو جو نیا طریقہ سکھایا جا رہا ہے اس سے ہندوستان کو کروڑوں روپے کی بچت ہوگی۔ اقتصاد کی ترقی کیلئے بیرونی مالی امداد اور ماہرین کے مشورے اور مہارت اگرچہ ضروری عنصر ہیں تاہم اس سے بھی زیادہ اہم انجام کار وہ

قلم

کائنات و انیم بہ دلہا چہ متنا باشد
بہر امراض کین دست میجا باشد
بہر ہر موسم گل لاله ہر جا باشد
بہر ہر صبا گفت غم ساں چن

زیریں اقوال

لغین مغامین خاص نوعیت کے شیراز میں ملج ہوئے ہیں
(سہرا جی آگاہ)

گلشن اطفال



العام

خلیل الرحمن ایم۔ اے

مقصود چادر گھاٹ ہائی اسکول میں نویں جماعت میں پڑھتا ہے اور اسکی چھٹی ہن شاہدہ چھٹی جماعت میں پڑھتی تھی۔ مقصود کو شاہدہ بہت پیاری ہے اور شاہدہ کو مقصود سے بہت محبت ہے۔ جب مقصود اسکول سے آتا ہے تو شاہدہ کا انتظار کرتا ہے اگرچہ دونوں کے اسکول کی چھٹی ایک ہی وقت ہوتی ہے لیکن مقصود سیکل پر سوار ہو کر جھٹ گھر آ جاتا ہے مگر شاہدہ کو پڑکیوں کی بس سے آنے کے لئے اپنی ماری کا انتظار کرنا پڑتا ہے اسلئے وہ مقصود کے بعد گھر پہنچتی ہے مقصود اور وہ دونوں ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ آج یوں تو اسکول میں چھٹی تھی مگر شاہدہ کے اسکول میں انانات تعلیم ہونے کا دن تھا اسکول تعلیم تھا کہ اسنے بھی اول درجہ آنے کا انعام لیکھا اسلئے اسنے اپنی سب سے اچھی شوار اور قمیض پہنی اور مقصود سے کہا۔ بوجھ! ہم کامیابی کا انعام لینے جا رہے ہیں مقصود نے پوچھا کہاں؟ شاہدہ نے جواب دیا۔ ہمارے اسکول میں آج حکمہ تعلیم کی انیکرلس مہاجر آئینی اور انانات مانٹیں گی مقصود نے کہا کہ تمہیں اچھے اور خوبصورت کپڑے پہنے کا انعام ملے گا شاہدہ نے کہا میں انکوئی پس یہ کہتا ہے اسلئے تھوڑے ہیں رہی ہوں۔ ۹

ہیں۔ ایسی پڑکیوں سے جب اسکول کا کام ٹھیک نہیں ہوتا تو وہ استانی اور دوسری پڑکیوں پر رعب جمانے کے لئے خوبصورت اور قیمتی کپڑے پہن کر آتی ہیں مقصود نے کہا اچھا جاؤ۔ میں بھی تمہیں ایک انعام دوں گا۔ شاہدہ اسنے چھٹی سے سلامتی کی ڈھالے کر بس میں بیٹھا اسکول پہنچی۔ یہاں اسنے دیکھا کہ ہر ایک پڑکی خوبصورت اور چمیلے کپڑے پہن کر آئی ہے، انوری اور کلثوم جو غریب ہیں حتی الامکان صاف ستھرے کپڑے پہن کر آئی ہیں مقررہ وقت کے ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد انیکرلس مہاجر آئیں وہ بات چیت کر لے ہیں تو بائیں شاہدہ کی تھی کی طرح قمیض مگر سینڈل، کپڑے، دنگ اور خوشبو میں بہت بازی لے گئے تھیں اسخزہاں کے انکی مخصوص نشست پر بیٹھنے کے بعد اسکول کی دوسری مہاجر خواتین ایک طرف بیٹھ گئیں اور استانیوں اور پڑکیوں دوسری طرف۔ پڑکیوں میں سب سے زیادہ چمیلے اور بال نائے جوئے پڑکیاں جھٹ سے پڑکیاں مار کر سب پڑکیوں سے آگے جا بیٹھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مارا انعام اپنی کو ملے گا۔ مقصود، انوری کی بات تو سنی لائن میں بیٹھ گئی۔ جب انانات تعلیم ہونے لگا انکی لائن کی کسی ایک پڑکی کو بھی انعام نہیں ملا البس وہ تالیاں بگائی اور اپنے کپڑوں کو سنبھالتی رہیں اور انکی کو سنبھالتے یا سنبھال دیا سکتے ہوئے نہیں انکھروا پس جلی گئیں۔ جب شاہدہ گھر پہنچی تو اسنے مقصود کو اپنا انعام دکھا یا۔ انعام کھانا ایک عدد دلہا لکھنوی، ایک پاؤڈر کا ڈبہ اور ایک قد دانہ خوں کے پالش کی چھٹی سی شیشی!!

مقصود نے یہ انعام دیکھ کر شاہدہ کو طلب کا ایک تازہ بھول دیا جلوہ ہوا دی دیر پہلے قریب کے بار سے قیمتا لایا تھا لیکن وہ شاہدہ کی انعام کی چیزوں کے بارے میں سوچ رہا تھا یہ ان اسکولوں میں، جمل کوٹھی دیا بیٹھ گئی جو اس قسم کی مجموعہ چیزیں، انعام میں دی جاتے ہیں۔ لب اشک، پاؤڈر کا ڈبہ، ناغوں کا پالش بہت ہے۔ انکی وہ اسی الجھن میں تھا کہ شاہدہ اپنے اسکول کی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ مقصود نے اس سے پوچھا۔ تم ان چیزوں کا کیا کردی؟ شاہدہ نے جواب دیا۔ انکوئی

بچہ مجرم کس طرح بنتا ہے؟

- اگر والدین اپنے بچہ کو مجرم بنانا چاہتے ہیں تو ذیل طریقہ پر عمل کریں
- (۱) بچہ لگایاں دے تو ہنس کر مال دیکھئے اس سے بچہ کی ہمت افزائی ہوگی وہ ایسی لگایاں دیکھ جائیگا جو کس کو درد سے ہی نہیں آپ خود چکھا جائیں گے
 - (۲) بچہ کو نہ سچا اور اخلاقی تعلیم بالکل نہ دیئے بچہ بڑا ہوگا تو اپنے برے کی تائید آجائے گی
 - (۳) بچہ کے سامنے بُرائی اور جرم، گناہ اور منہلی کے الفاظ منفہ سے نہ نکالیئے مگر کہئے وہ یہ الفاظ سن کر بُرائی، جرم، گناہ اور منہلی کا احساس کرنے لگے جب وہ چوری کے الزام میں پکڑا جائے گا تو خود سمجھ جائے گا کہ سباج اس کا مخالف ہو گیا ہے
 - (۴) بچہ اپنی چیزیں سناں گتا میں، کپڑے، جوتے، کھیلنے وغیرہ اگر بکھر دے تو آپ اس کو سلیقہ سے ایک جگہ رکھ دیا کیجئے اس سے بچہ میں ایسا شام ذمہ داریاں دوسروں پر ڈال دینے کی عادت پیدا ہوگی
 - (۵) بچہ کو مت لویکئے اُسے جو چاہے کرے دیکھئے
 - (۶) بچہ کو اُسکا جو بھی جائے نہ چھنے دیکھئے
 - (۷) بچہ کے سامنے اکثر بُرائی ٹھکرا کرتے رہئے
 - (۸) بچہ جب پیسے مانگے اور جتنے مانگے دیدیا کیجئے اور اُس کو بقول خرچ اور آرام طلب بنادیکھئے

اگر

آپ بچوں کو مجرم بنانا نہیں چاہتے ہیں تو ان مولوں کے بالکل اُلٹ عمل کیجئے

شیراز اہل حق کا ترجمان اور صاحبانِ ذوق کا اخبار

سی چیزیں ہیں جیسا اہم یہ بیکار چیزیں نہیں رکھا جاتے آپ ان کو باہر پھینک دیں، مستعد یہ سن کو دل ہی دل میں شاہد کی سادگی سے بڑا خوش ہوا اور شاہد سے بولا میں تمہیں ایک عمدہ فوٹو میں اور خوبصورت چمڑے کی جلد کی بنی ہوئی نوٹ بک دوں گا راستے صرف انعام ہی نہیں دیا بلکہ استعمال بھی بتایا، اسے کہا، شاہد! تم اس فوٹو میں سے سبھی اور اچھی اچھی باتیں لکھنا اور روزانہ جو کچھ تم نے کیا ہو وہ اس نوٹ بک میں لکھ لیا کرنا۔ شاہد اپنے عزیز بھائی سے یہ ”انعام“ پا کر واقعی بہت خوش ہوئی

ایک خط!

حضرت مخدوم حیدر آبادی زاد خان خلیفہ
السلام علیکم!
والا خباب!

حقیقت یہ ہے کہ خباب کے روحانی مصائب کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے میں روحانیت کا قائل ہوں مگر آپ کے افکانات جو شیراز ہفتہ وار میں شائع ہوتے ہیں نہ صرف بچہ کو بلکہ ہر حقیقت پسندانہ کو ان کا قائل ہوتا ہی پڑے گا یہ اپنی اپنی وسعت نظر پر منحصر ہے کہ خباب کے افکانات سے خاطر خواہ مستفید ہوں یا نہ ہوں۔ میں آپ کے افکانات میں راستی اور حقیقت کے دوا کچھ نہیں دیکھا یا دوسرے الفاظ میں یوں کہوں اگر آپ خوشامد نہ سمجھیں کہ آپ دورِ حاضر سے جہاد فی سبیل اللہ کر رہے ہیں گو کہ آپ نے دامنِ افکانات میں فرماقت ثبت کر رکھی ہے مگر میں یہ کہنے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خباب کے افکانات مفید کام ہونے کے علاوہ ہر عمل صحیح اور خالی از مزہج نہیں رہتا

حلقہ دار الشفاء سے

ڈاکٹر سید محمدی علی سلیق پیر فیسر نظام کالج

کوہن کا انتقالی شان مشعل سے

منتخب کرنے کے لئے اپنے حق رائے دہی کا صحیح استعمال کیجئے

ایچ بی گارلینڈ

امریکہ کا عظیم افسانہ نویس۔ اوہنیری

اوہنیری امریکہ کا انتہائی مقبول افسانہ نویس تھا۔ ۳۴ برس کی عمر ہی میں انتقال ہونے کے باوجود اس نے ڈھائی سو سے زیادہ افسانے لکھے اور اپنی حقیقت نگاری کی بدولت لافانی شہرت حاصل کی۔ اسے امریکہ میں یانگی موہاسان کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ایک مصنف نے اسے خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا تھا کہ انگلستان کے یاس ڈکنز اور فرانس کے پاس وکٹر ہیوگو سے تو امریکہ کے پاس اوہنیری ہے۔

فروری ۱۹۷۷ء کی بات ہے نیو یارک کے رسالہ کرکٹ () میں ایک تبصرہ چھاپا جسے ایڈیٹر وول اپنے ناظرین کے لئے قارئین دل چسپی اور تعلق کا موجب پایا۔ اس میں لکھا تھا کہ سال بھر سے ہی کم عرصہ گزرا کہ امریکہ کے مقبول عام رسالوں کے ناظرین بعض خیالی، غریب و غریب اور بے تصنع افسانوں کے مطالعہ سے جو تک چونک اٹھتے اور ان سے بہت محفوظ ہوتے۔ یہ افسانے مغربی زندگی کا خاکہ پیش کرتے اور اوہنیری کے نام سے شائع ہوتے ہیں۔ تو بڑے ہی غم میں لوگ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ اوہنیری کون ہے؟ معلوم ہوا تھا کہ کوئی بھی شخص اس مصنف کے اصلی نام سے واقف نہیں تھا۔ فوراً ہی سہم اور بر اسرار افواہیں پھیلنے لگیں اور اس کے نام کے متعلق جلد ہی اس طرح تجسس اور تلاش و تحقیق ہونے لگی جس طرح

موت کے بعد کئی مصنف کے متعلق کی جاتی ہے۔ آخر کار جب اس کے اصلی نام کا پتہ چلا تو اکثر بر اسرار باقوں کا طرح اس میں بھی کوئی راز نہیں پایا گیا۔ اوہنیری کا اصلی نام ولیم سٹونی پورٹر ہے۔ وہ ٹیکساس کا رہنے والا ہے اور دنیا کا بہت کم ذاتی اور چشم دید تجربہ حاصل کیا ہے۔ وہ کوئی ڈوہرس سے نیو یارک میں مقیم ہے جہاں اس نے اپنے تجربات پر مبنی افسانوں اور کہانیوں کے لئے ایک دو سوڈ لکھے ہیں۔ وہ سست الوجود ہے۔ اس نے قدرتی طور پر گھومنے پھرنے کی زندگی ترک کر دی ہے اور ہنر کی کسی سبھا ل کر تعریف و تالیف کے کام میں مصروف ہے۔ اس نے اپنا فرضی نام اوہنیری اس لئے رکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ افسانہ نویس نہیں سمجھتا اور اس لئے اپنا اصلی نام کا ہر نہیں کرتا۔ وہ سچے سچ اپنی شہرت سے گریز کرتا ہے۔ موجودہ دور کے مصنفوں کی یہ ایک غیر معمولی خصوصیت ہے۔ وہ اس ارادے سے انکاری ہے کہ اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو ایک بڑا ہنر شغفیت بنا رکھا ہے لیکن البتہ وہ انتہائی سادہ طبیعت ہیں کہ وہ ایک پیشہ ور افسانہ نگار نہ بن سکے۔ رسالہ کرکٹ کے ایڈیٹر وول نے جو بات نہ بتائی۔ اور جس کا انہیں علم بھی نہیں تھا۔ وہ پوچھ کر ولیم سٹونی پورٹر اس ستمبر تک لکھ کر ماروا کر دینا چاہا۔ یہ سادہ ہوا تھا۔ نہ کہ ٹیکساس میں۔ اور وہ اپنے افسانے "اوہنیری" کے فرضی نام سے لکھتا تھا۔ اس لئے نہیں کہ وہ اپنے آپ کو سنجیدگی سے ایک مصنف نہیں سمجھتا تھا بلکہ حقیقت یہ تھا کہ وہ خود بھی اور باقی لوگوں کو بھی یہ بات فراموش کرنا چاہتا تھا کہ ولیم سٹونی پورٹر کی حیثیت سے وہ آئین ٹیکس کے ایک بینک کا رویہ عین کرنے کے الزام میں تین برس کی قید کاٹ چکا تھا۔ اسی وجہ سے وہ اپنا اصلی نام ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ تین عرصہ کہتا ہوں کہ جوئی کے فیصلے کے باوجود میں بینک کے مقدمے میں بالکل بے گناہ تھا۔

قطع

این ضعیف گران نایہ ہمہ عزت و جاہ ہست
در صحن چین سبز نگار تو کہ گماہ ہست
گفت است چہ افسانہ شریف نامہ شبیر
از ہر عزا دار دیگر جامہ سیاہ ہست
(آمدہ از تدریجیاتی)

نام سے کئی افسانے لکھے جو رسالوں میں شائع ہوئے۔ ان دنوں کوئی بھی شخص یہ نہیں جانتا کہ بعد کے برسوں میں اسے حوایسان، ایڈگر ایلن پو، بریٹ ہارٹے اور ڈیوڈ کیکنگ کی حکو کا افسانہ لکھیں قرار دیا جائے گا اور اسے المیہ مزاجیہ، طریبیہ، روپانی اور عام زندگی کے متعلق افسانہ نگار کا استاد فن سمجھا جائے گا۔ ۱۹۶۰ء میں "اوہیری" نیویارک چلا گیا جہاں اس نے ایک مصنف کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ نیویارک میں اس نے زندگی کی وہ گونا گونی اور ہمارے دیکھ جو بڑے بڑے شہروں میں پائی جاتی ہے۔ وہ گلی کوچوں، بازاروں، پارکوں، اور رستوں پر گزرتے ہوئے دیکھتا اور غور توں مردوں کی عادات اور اطوار کا مشاہدہ کرتا، ان سے باتیں کرتا اور اظہار بیان اور تجزیوں کی خوبصورت تقابلی افذکن اس کا ایک عام شغل بن گیا۔ نیویارک میں اس کی شہرت اتنی بڑی سے بڑھنے لگی کہ اس کا قلم اس رفتار سے مانگ پوری کرنے سے قاصر تھا۔ ۱۹۶۰ء میں اس نے ۶۵ اور ۱۹۶۱ء میں ۵۰ افسانے لکھے۔ چنانچہ چھوٹے چھوٹے لوگوں کے متعلق اس کے مزاجیہ اور تذبذب بھرے افسانوں کا مجموعہ شائع کیا گیا۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۲ء تک اس نے دس تعینات شائع کیے۔ جن میں اکثر مرکزی امریکہ اور میکسیکو کے لوگوں کے متعلق تھیں۔ اس کے خیالات میں طنز تو تھا لیکن کئی نہیں تھی۔ حالانکہ اس نے تین برس قبل میں گزارے تھے۔ اس کے ایک سوانح نگار نے لکھا ہے کہ ہیری کے مزاج میں وہ عین فنی پائی جاتی ہے جو زندگی پر خندہ زن ہوتی ہے اور ہماری سرگرمیوں کو آنسوؤں سے بلاتی ہے۔ دل سے وہ اپنے وقت کا بھٹکا رومان پسند امریکی تھا۔ اس کی فطرت پوہمیاتی تھی۔ غریبوں، ناداروں اور مظلوم لوگوں سے ہمدردی رکھتا تھا۔ اور مزاج میں بے فراری اور فائدہ بخشی کا رنگ پایا جاتا تھا۔ اوہیری کے بہترین افسانے نیویارک کے لوگوں کی زندگیوں

آسٹن سینک میں شیلر کی آسانی پر کام کرنے سے پہلے اور پہلے ہی سے گونا گوں رہا۔ اس کے والد ڈاکٹر اور موجد تھے۔ تین برس کی عمر میں ہی ماں کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ اور صرف چھ ماہ کی عمر میں سکول ترک کرنا پڑا۔ پانچ برس تک گھر میں پورے دس سال چھٹی کی دوایوں کی دکان میں کام کرتا رہا اور ۱۸۸۲ء میں میکسیکو چلا گیا۔ کچھ تو اپنی محنت کے خیال سے (کہو کہ وہ کسی کے مرض میں مبتلا ہونے لگا تھا) اور کچھ اس لیے کہ زیادہ بڑے علاقے میں بوجھار کے بہتر اور زیادہ مواقع مہیا ہوں گے۔ دو برس وہ مویشی پالتے گئے ایک فارم میں کام کرتا رہا جہاں اس نے چرواہوں کی زندگی کی جنگ دیکھی اور تھوڑی تھوڑی فرانسیسی۔ جرمن۔ اور ہسپانوی زبانیں بھی سیکھیں۔ آئینہ کے دس برس آسٹن میں گزارے جہاں وہ مختلف کام کرتا رہا۔ کبھی دفتری کلر کی، کبھی نقش نویس، کبھی صحافت اور کبھی مزاح نگاری کو اپنا ذریعہ معاش بنایا اور پھر آخر کار آسٹن (میکسیکو) میں ڈبلیو پی ایچ کے نام سے کام لیا۔ ۱۸۹۶ء میں آسٹن کی عمر ۲۵ سال تھی۔ اس کے نام میں آیا کہ وہ "آسٹن فرسٹ نیشنل بینک" میں مین کے عہدے کے سلیپ میں عاجز ماند ہو گیا۔ اس کے گھر آکر وہ بیوا اور پینسر اور وہاں سے ہونڈر اس بھاگ گیا وہاں وہ اس وقت تک مقیم رہا جب تک اسے اپنی بیوی کی شدید علالت کی اطلاع نہ ملی۔ ان کی شادی ۱۸۸۷ء میں ہوئی تھی۔ ۱۸۹۷ء کے آغاز میں وہ آسٹن واپس آ گیا جہاں اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اسی دوران میں اس کی بیوی کا بھی انتقال ہو گیا۔ اسے تین برس قید کی سزا ہو گئی۔ اس کی زندگی میں اگر یہ المناک واقعات رونما نہ ہوتے ہوتے اور اسے ان تجزیوں میں سے نہ گزرنے پڑا ہوتا تو دنیا جس حقیقت نگار اور ہنری سے آج واقف ہے اس کا کوئی وجود نہ ہوتا۔ قید خانے ہی میں ولیم سٹونی پورٹ نے "اوہیری" کے زخمی

قطع

دستِ میح بن تو چہا او دوا کشید
از سمتِ خویش گفت فسانہ ملت شو
بویے گلِ بنفشہ نگر تو صبا کشید
بیمار غم کیا است کہ دستِ شفا کشید
(آمدہ از ندی باغ)

ہندوستانی ایڈیٹر کا برطانیہ میں مطالعہ سائنس انفارمیشن سروسز سے دلچسپی!

معلوم ہوا ہے کہ جیول آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ایس۔ راجا راجا راؤ نے کوئٹہ پلان کے ولیف پر برطانیہ کا دورہ مشروط کیا ہے جو ۸۰ تک جاری رہے گا۔ موصوف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کے شعبہ کی تنظیم اور نظم و نسق کے طریقوں کا مطالعہ کریں گے۔ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران میں مسٹر راؤ ریسرچ انجمنوں اور دیگر علمی اداروں کا معائنہ بھی کریں گے۔ یہ یاد رہے کہ انڈین کونسل برائے سائنسی و صنعتی ریسرچ نئی دہلی میں ٹیکنیکل اطلاعاتی سروس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مسٹر راؤ کا یہ دورہ اسی سلسلہ میں ہے۔ ایک انٹرویو کے دوران میں انہوں نے بتایا ہے کہ مجھے زیادہ دلچسپی اطلاعاتی محکموں کی تنظیم اور ٹیکنیکل اطلاعاتی افسروں کی تربیت سے ہے برطانیہ میں میرے لئے جو پروگرام بنایا گیا ہے وہ بہت عمدہ اور جامع ہے

ممالیہ کا جشن آزادی برطانیہ کو شرکت کی دعوت

ممالیہ کے وزیر اعظم نے برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ ان کے ملک کے جشن آزادی (یکم تا چار جولائی) میں شرکت کرنے کے لئے اپنا سرکار کا وفد بھیجے۔ یہ دعوت منظور کر لی گئی ہے۔ وزیر مملکت ہائے امور خارجہ مسٹر جون برووینو مونسٹری میں ملکہ مغل کے خاص سیز کے قریب سرانجام دیا ہے۔

کھانے پانے والوں، دکانوں پر کام کرنے والی (دکانوں) آٹے کے طالب علموں اور ان لوگوں کے متعلق ہوتے ہیں جنہوں نے اچھے لے کوئی راہ یا نصب العین لے نہیں سکا ہے اور جن کے متعلق یہ گمان گزرتا ہے کہ وہ کبھی اپنا راستہ بنا نہیں سکیں گے وغیرہ وغیرہ۔ ادنیٰ تکنیک کے لحاظ سے اوہنریا نے اپنے افواہوں میں انسانی عنصر، مذہب اور اچانک فائقے سے بڑی خدمت سرانجام دی ہے افسوس کا مقام ہے کہ نیویارک پیچھے کے بعد اس کی زندگی بہت مختصر اور کسی قسم کے اہم واقعات سے خالی رہی اور صرف آٹھ برس کے قیام کے بعد بے وقت اور اچانک انتقال ہو گیا۔ اس کے انتقال کے ساتھ ہی اس کی شہرت اور بھرپور ماحول اور مزید چار کتابیں شائع ہوئیں ۱۹۱۸ء میں قائم کی ہوئی ایک امریکی سوسائٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز کی طرف سے ہر سال بہترین امریکی افسانے کے لئے "اویجنری میموئل انعام" کا اعلان کیا گیا اور اسے "پانچی موباساں" کہا جانے لگا۔ ایک مصنف نے ان کے متعلق لکھا کہ وہ انگلستان کو وکٹریا سوسائٹی کو وکٹریا میموئل برقرار رکھتا ہے اور ہنری پر ناز ہے۔ ان کی تصنیفات کے ترجمے درجنوں زبانوں میں کئے گئے ہیں۔ حال ہی میں ان کی ایک کہانی کی فرانسیسی زبان میں فلم بھی بنائی گئی ہے۔ ان کے ۲۵۲ افواہوں میں سے بیشتر ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے امریکی افواہ نویسی کو سماجی اور معاشرتی موضوعات سے بھی مالی مال بنایا اور گونا گونی پیدا کرنے سے اس فن کو تجارتی وسعت دی ہے۔

شیراز آپ کا اور صرف آپ کا اخبار ہے
شیراز علم و ادب و انصاف و سیاست کا گلدستہ ہے

قطع

چیزے چہ زبوں بہر کے بغض وفاق است || از ہر جدائی تو نگینہ ستیاق است
خورد است بکتاب ہمہ شیخ حرم گفت || این زہد و ورع از ہے نابہر ستیاق است

(رآمد از ندرت کا باغ)

گھر بھرائی کی شاہانہ تقریب

آج (۲۲ جون) کی تقریب امیر مسلمانوں کی سب سے بڑی عید عید مبارک کے مبارک وسود موقع پر سرکاری آگاہی کی جانب سے عثمان کا بیچ (جوبلی ٹریڈنگ) کے پرنسپل احاطہ میں گھر بھرائی کے ضمن میں ایک بڑے تعلقہ عرواۃ ترتیب دیا گیا تھا۔ جس میں تقریباً (۳۰۰) عزیزین مدعو تھے عثمان کا بیچ کی عایشان عمارت رنگ رنگ کے برقی فنون سے سجھائی گئی تھی۔ وسیع صحن میں ہلاؤں کی نشست کے لئے شاہانہ نصب اور بڑی خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔

پانچ بجے سرکاری آگاہی کی سواری مبارک شہزادی پاشاہ صاحبہ کے ہمراہ ننگ کو عثمان سے ہنرمتان اخروہ عثمان کا بیچ ہوئی۔ باب اللہ اخروہ عثمان دوست سرکاری آگاہی کے استقبال میں نام پاشاہ داماد نواب کاظم نواز جنگ بہادر نے کیا۔ حاضرین عثمان نے ایسا وہ ہو کر سواری شاہانہ کا خیر مقدم کیا۔ سرکاری آگاہی نے سب سے پہلے بارگاہ امام ہمام میں نذر وسود پیش کرنے کی عزت و سعادت حاصل کی جس کے بعد ہی شہنشاہین جہولہ افزو ہو کر عثمان کی رونق کو بڑھا دیا۔ شہزادہ والا شان نواب معلم جاہ بہادر شیخ باقار علیہ السلام کی تشریف آوری سے سرکاری آگاہی کو بڑی مسرت ہوئی اور عثمان کی رونق بھی آجکی آمد سے دوبالا ہو گئی سرکاری آگاہی کا اس مسرت کا اندازہ تو صاحب دل "اور عثمان آگاہی" ہی کر سکتے ہیں۔ پاشاہ داماد نے شہزادہ شیخ کا استقبال کیا۔ شہزادہ شیخ نے پاشاہ داماد کو گلے دے لیا اور شہنشاہین کے قریب پہنچ گئے۔ شہزادہ نے اپنے پدر عالی قدر سے قدیموں کی عزت حاصل کی۔ سچ ہے۔

جو سر فرط ادب کے قدیموں پہ پہنچتا ہے۔

سعادت کا ایسا کہ سہ پہلے شام و سحر سہرا

شہزادگان بلند اقبال شہزادیان فرخندہ فال داماد (نیکو فعال) جلد ارکان فائدہ والہ ودان اور خانہ زادان نذری باغ کے علاوہ مبارک نواب قدرت نواز جنگ بہادر امیر اعظم نواب تراب یار جنگ بہادر نواب فطرت جنگ بہادر قرقوم نواب غایت جنگ بہادر پدما بھوشن آریل نواب زین یار جنگ بہادر بالغانیم مولو میر سید ظہیر علی صاحب قصاب پرائیویٹ اسٹیل نواب عباس یار جنگ بہادر (برہم الدولانی) مولوی سید تراب علی صاحب دانش پریہ نہ نہ کئی انتظام پرائیویٹ اسٹیل اور ڈرائیج مولوی محمد عبدالستار صاحب محمد شیخ مبارک خان بہادر کاؤس فیہیم بی بی تہ پور و ان متھرسٹس مولوی مرزا ایمان علی بیگ صاحب چیف انجینئر ایوانات شاہی میونسپلٹن رینڈیکٹر چیس فلیٹ مبارک شریک عثمان تھے اور کمانڈر میر سعادت عثمان صاحب انتظامات کی نگرانی کر رہے تھے۔

شہزادہ شیخ باقار علیہ السلام نے عثمان کا بیچ کو بلا فطرت شرف بخشا اور اس شاہانہ سرفرازی پر پاشاہ داماد کو مبارک باد دی۔ دورانہ عرواۃ میں سرکاری آگاہی نے ایک حقیر اور جامع تقریر فرمائی جس کو حاضرین نے بے انتہا احترام اور خاموشی کے ساتھ مسامتہ کر لیا۔ عزت حاصل کی۔ اس ضمن میں حاسم العلما آقا کی شیخ خراسانی سیدانور عثمان آقا کی سیدہ عباس منورہ آل نبینا امام الجنتہ والی علیہ السلام مولوی سید منیر حسین صاحب عثمان عرقوم و ترجمان ملت آقا علیہ السلام اور محمد علیہ السلام کے علاوہ ہلو ان محبت ڈاکٹر مولوی سید مصطفیٰ قادری صاحب طب ایڈیٹر ہمد "بھی موجود تھے۔ معزز جنگ جہولہ افزو دین دیال اینڈ سنس سکڈر آباد رومو خانوادہ شاہی کے قدم و عاتس اور جو تصویر کشی میں شہنشاہین کے مالک ہیں اور جنگ جہولہ افزو کی تصویر کشی کر آتے اندیا اولہ سر سید و بیگ ہیں اکثر شاہنشاہ ہوا کرتی ہیں) نے اسی برکتہ مسرت آگاہی اور یادگار اجتماع کی مختلف زاویوں سے تصویریں لی ہیں قریب مغرب پر مسرت تقریب اختتام کو پہنچی۔ ہم ادا شہزادہ کی جانب سے اس مسرت آگاہی موقع پر پاشاہ داماد نواب کاظم نواز جنگ بہادر (علی پاشاہ) کی خدمت میں حضور مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ کہ قبول اللہ زہے عز و شرف۔ آخر میں یہ وصاحت مجاز ہو گئی کہ چوکی پر یہ شخص فی الراۃ اللہ کو شکر کہ چھوڑا سرکاری آگاہی کو عاتقان نبوت سے اہواز محبت اور غیر متزلزل عقیدہ ہے۔ آپ جو بھی خوشی کی تقریب منعقد کرتے ہیں وہی اللہ کا شکر ہے کہ اس موقع پر جوئی پہنچ رہی ہے کہ جب مرد عموں کی نظر سرکاری آگاہی کے چہرہ پر پڑے تو یہ اللہ اس کے دل سے دعا کرتی ہے۔

سے تاج و لا ترے سر پہ ہر جودہ معلوم ہوں ترے پاؤں۔

(سید مصطفیٰ شیرانی)

نشریات

ہر ہفتہ ۵۵، ۵۵، ۵۵ اشخاص کی نظر سے گزرتا ہے
اسمین اشتہار دیکھ کر اپنی تجارت کو فروغ دیکھے

نرخہ اشتہارات

چار اشاعتوں کیلئے	چار اشاعتوں کیلئے
۱ صفحہ = ۵۰ فی اشاعت	۱ صفحہ = ۵۰ فی اشاعت
۲ صفحہ = ۵۰ فی اشاعت	۲ صفحہ = ۵۰ فی اشاعت
۱ صفحہ = ۵۰ فی اشاعت	۲ صفحہ = ۵۰ فی اشاعت

خصوصی اشتہارات پچاس فی صدی زائد
سالانہ ۳۰۰۰۰ روپے سالانہ چوڑائی ۶ کالم ۲

سالانہ چندہ پندرہ روپے کہہ ہند

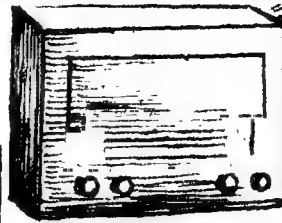
قیمت فی پرچہ چھ آنے

جملہ قسم پیشگی وصول کیا جائیگی وصول شدہ قسم واپس ہوگی

تفصیلات کیلئے محالہ فرمائیے

مینجر شعبہ راز ہفتہ وار (شعبہ شہیر)

چادر لکھاٹ گیٹ حیدر آباد (۶)



ناشر

جذبہ حیدر آبادی

ہوا میں موصوف نے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ وہ اس سال حج کیلئے جا رہے ہیں۔ میں نے جواب میں لکھا "بھائی! امت کو جو چاہے کی تکمیل کے لئے جو دجاو جو ہوں کی کمی نہیں، کیا وہ مذکورہ "بھائی" ہو چکا ہے؟" اس خط کا جواب تو کیا آتا! ایک عتاب نامہ وصول ہوا، جس میں مجھے کافرو زنیق، دہریہ و لادینہ بفرمایا مختلف خطبات سے سرفراز کیا گیا۔ میں ہتا ہوں بھی! میں کافرو زنیق سب کچھ سہی، لیکن یہ کہاں کی دینداری ہے کہ آپ وہ آبداری، یعنی سندھی شراب اور دیگر نیک سکرات سے کٹائی ہوئی رقم سے بچ کر میں! اے جو جس نے شیطان کے طریقہ کار کو بیان کرتے ہوئے کیا ایسی بات لکھی ہے سے

راہ حق سے، نہیں ہٹاتا ہے
بلکہ دین دار بھی نہ ہٹاتا ہے
جب شرارت کی حد نہ آتا ہے
جوری کر داکے بچ کر آتا ہے

کل رات چارے منڈل کا گیسو لٹکائی کے ہمارا ج آئے تھے بہت دیر تک بیٹے باتیں کرتے رہے دوران گفتگو میں بہت کچھ بھی آیا اب کے انیس میں صاحبہ نے کہا کہ آفتاب میں کھڑے ہیں، اور کاننگی لیس نے انہیں محکمت بھی دیکھے ہیں معلوم کہ کونسا کارنامہ لیکر آفتاب میں کھڑی ہو رہی ہیں۔ انہوں نے عوام کے لئے کونسا کارنامہ انجام دیا ہے جبکہ عوام کے آگے پیش کر کے وہ دوٹو طلب کر چکی ہیں! میں نے کہا وہ لالہ اس قسم کے دراصل دیر لٹھیا "میں یہ اس وقت تک عوام کی گردن پر بڑا رہا ہے جب تک کہ خود عوام ان کو بچ نہ دیں۔" ۱۶ جون۔ آج جس الدین کا تب آئے تھے بیان کرتے تھے

یہ عنوان حضرت جذبہ حیدر آبادی کی ملکیت ہے ان کے روحانی مشاغل کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے جرات نہیں کر سکتے تاہم میں جاہل یا وہ خود۔ روحانی نشریات میں نام مقامات اور واقعات فرضی ہوا کرتے ہیں اگر اتفاقاً مطابقت ہو جائے تو کسی اسم خاص کا تھپس نہ فرمایا جائے (ڈیڑہ)

ایک روز نور علی میر میرم روحانی نشر کا۔ تبول رہے ہیں ابھی استاد روشن علی دین، بجا رہتے تھے لیکن ہمیںوں کے آگے نہیں بلکہ میکہ فون کے آگے! اب علامہ ابو الفضل کو تقریر و فیضہ فرمائیں آجی تقریر کا عنوان ہے "ادھر ادھر گئے" علامہ ابو الفضل:۔

روحانی دنیا کے دوستوں! آداب مرض ہے، نیست، ہیلو، وغیرہ و فیضہ۔ کل ہی کا ذکر ہے کہ میرے بچپن کے مدت مولوی ستیم الدین سابق الیکٹرک آبکاری کا ایک خط وصول

اگر آپ سیراڈ انیورسٹی کیمپس پراورٹین اسٹور

ہاتما گاندھی روڈ سکندر آباد اے پی فون نمبر (۱۱۵) میں

کبھی کبھی نہیں کیا ہے اور چٹا نہیں بیٹے تو آپ کمانوں اور چاکے حقیقی ذائقہ سے واقف رہیں، صحت اور قوت بخش غذاؤں، متوجہ قلب و دماغ مشروبات و آئس کیم کالڈ پیراڈائز کیمپس میں تشریف لا کر اٹھائیے۔ اور ضروریات کی ہر چیز کا سہ پراورٹین اسٹور سے واجداد ام پر خرید فرمائیے۔



اس ہنگامے کے بعد ہی ایک شاعر صاحب نے انٹوائی گزٹتے آواز میں اپنا "موتقی" انٹوائی "کلام سنانا شروع کیا ہے۔
 دینے کے لئے آیا ہے وہ رشک فرودٹ
 چلتا رہے تا حشر یوں ہی آٹھ ہرودٹ
 نوٹوں کو رکھنا ہے پھر دیکھو کھانا
 ہٹا ہے اُدھر نوٹ کو آتا ہے اُدھر نوٹ
 ہرودٹ کا ایک نوٹ ہی ہر نوٹ کا ایک نوٹ
 نو ایک اُدھر نوٹ نوڈو ایک اُدھر نوٹ
 انجیا رہے لکھتے کبھی یا یہ سشید
 اوٹوائی کے بیٹن تو جلا دیتے کدھر نوٹ
 بہتہ ہم ہے بڑا ماہر فن داد و سستہ ہیں
 لیا ہے اُدھر نوٹ تو دیتا ہے اُدھر نوٹ
 شاعر صاحب کی نظم کے بعد پھر ایک ہنگامہ شروع ہوا۔
 ہمیں کی سیٹیاں - دورو - پکڑو - یہ پھر کیہ ہوتے آ رہے ہیں
 اسکے ساتھ ہی پھر کالمی کالج - سرورہ یاد اور زندہ یاد -
 اس ہنگامہ میں جوبھار جی کی اسو کھیتی تھی اسکو ہوں ہی آگلیں
 میں رات کٹ گئی - صبح صبح ذرا آنکھ لگی تھی کہ مکان کے دروازے
 پر عمل دستک اور کٹڈی کلکٹانا شروع ہوا - باہر نکل کر
 دریا نہت کھینے پر معلوم ہوا کہ رات تو میں امیدوار صاحب کے
 پرہ پگڑا کا ہنگامہ پہرہ درجسہ ہو رہا تھا ان ہی امیدوار صاحب
 بھیجا تب سے اسکے کارکن اور کوئیسر ان کا پمفلٹ تقیم کرنے
 اور نوٹ دینے کا وعدہ لینے کے لئے تشریف لائے ہیں
 میں ان کو پکڑنے کا موقع دینے لیا ہر ایک کہہ دیا وہ بھلا صاحب
 میں نوٹ وغیرہ نہیں دے سکتا میں آج ہی اپنا مکان خالی کر کے

شہرت دے دے کسی موقع میں چو جاؤ لگا اور آئیے انتخابات کا
 ہنگامہ ختم ہونے کے بعد شہر کو واپس آؤں گا کہ آپ
 لوگوں کے شعور و عمل اور طوفان بدتمیزی سے راتوں کی نیند
 حرام ہونے نہ پائے۔ آپ لوگ منتخب ہونے کے بعد شہری
 اور بلدیہ ہولست ہم بھانا جاتے ہیں لیکن تعجب ہونے سے
 پیسے یہ حال ہے کہ آپ لوگ مسلسل دو ہفتہ سے شہر لو کی نیند
 ان کا سکون اور مین ص ام کئے ہوئے ہیں مہینہ معلوم منتخب
 ہو جانے کے بعد آپ لوگ کما قیامت ڈھائیں گے۔
 میری یہ تقریر سن کر کارکن صاحبان دم دبا کر ففر و
 ہو گئے۔

ایکڑا روروی میٹر پر ہم روحانی نشتر گاہ سے بول رہے
 ہیں ابھی آپ ملائمہ ابوالغفول سے تقریر وغیرہ سن رہے تھے
 جسکا عنوان تھا "ادھر ادھر کا" اب ہمارے نشریات کا
 وقت ختم ہو چکا ہے میں آئندہ ہفتہ تک کئے جائے دیکھئے
 (ہفتہ تعمیر)

شاہی قوام

تیار کردہ شاہی زردہ لکھنؤ

اسٹاکٹ مینہ ہوٹل پھر گئی ص د آباد
 قیمت ایک روپیہ

تہذیب اور موجودہ دور کے اردو اور فارسی شعراء کا معرکتہ الارا تذکرہ

انتخاب عظیم

ہدایت آب و تاب اور بصرف زکثیر بہت جلد شائع ہو رہا ہے اگر آپ شاعری میں تو
 براہ کرم ۲۰-۲۵ شعر پر مشتمل اپنا اردو اور فارسی منتخب اور سیاری کلام مع اپنی
 سوانح مختصر ذیل پر اپنی اولین فرصت میں روانہ فرمائیں تو زیر طبع کتاب میں اسکو شریک و شائع کیا جا
 گا

سید عظیم الدین حسین، منبر بنگان (۷۷۹) محبوب کی مہدی - حیدر آباد مدلل

برطانوی خبریں

”برفانی دیو“ کی کھوج

سر ایڈمنڈ ہلڈری کی نئی ہمالیاتی مہم

ایڈمنڈ کے فاتح سر ایڈمنڈ ہلڈری ماہ ستمبر میں ایک بہت بڑی ہمالیاتی مہم پر جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان کی مارٹی نیوزی لینڈ کے سات باشندوں، پانچ برطانوی باشندوں، پانچ امریکی باشندوں، بیس شہر پاؤں اور چھ سو قلیوں پر مشتمل ہوگی۔ مہم نو ماہ تک جاری رہے گی۔ چوٹی میکا ٹور (۲۷۹۰ فٹ) کو آکسیجن کے بغیر سر کرنا، برفانی دیو کی کھوج، دکانا اور یہ معلوم کرنا کہ عرصہ تک بہت اونچائی پر زندگی بسر کرنے کا انسان پر کیا رد عمل ہوتا ہے۔ اس مہم کے مقاصد ہیں۔ سر ایڈمنڈ کی پارٹی اپنا پہلا کیمپ کھمنڈ سے ۷ میل دور تقریباً ۱۳۰۰۰ فٹ کی بلندی پر قائم کریگا۔ سر ایڈمنڈ اور ان کی پارٹی کے چھ دیگر ممبران ایڈمنڈ سے تقریباً بیس میل دور ۱۹۰۰۰ فٹ بلندی پر ایک قلعوں جھونپڑے میں تین ماہ تک قیام کریں گے۔ جھونپڑے میں ایک تجربہ کار طبی ہوگی۔ جنوبی امریکہ کے کوہ اندیز میں بعض لوگ ۱۸۰۰۰ فٹ کی بلندی پر رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ بلند دنیا میں ایسا کوئی مقام نہیں جہاں لوگ آباد ہوں۔ مہم کا زیادہ خرچہ برفانی دیو کی کھوج پر ہوگا۔ ایڈمنڈ کے نزدیک ایک وادی میں بارہ بکھرے نصب کئے جائیں گے اور اگر برفانی دیو نظر آیا تو اس کا فوٹو لینے کی کوشش کی جائے گی۔ دو سینوٹ

بھی کام لیا جائے گا۔ ایک خاص قسم کی بندوبست کے ذریعہ جس میں دوا سے بھری ہوئی سولی کی بھکاری لگی ہوتی ہے، برفانی دیو کو گرانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سے برفانی دیو کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن اس کا معائنہ اچھی طرح ہو سکے گا۔

برطانیہ میں ہندوستانی باشندوں کی تعلیم و تربیت

معلوم ہوا ہے کہ مدد دہانے میں تعلیم کا کام ہے۔ پروفیسر ان ٹونی (جسٹاںی ساخت کا علم) ڈاکٹر ٹی۔ نارائن ہوائی ان دنوں برطانیہ میں عالمی صحت ادارہ کے ذریعہ برائے فوٹی پڑھانے کے جدید طریقوں کا مطالعہ کر رہے ہیں وہ سات ماہ کیسٹریو نیورسٹی میں گزار چکے ہیں۔ علاوہ ازیں لندن، برمنگھم، یورپول، گلڈسٹرو اور ایڈنبرا کے میڈیکل اسکولوں میں جا کر وہ اپنے مضمون سے متعلق معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ ماہ ستمبر میں واپس مدراس آنے سے قبل وہ آکسفورڈ بھی جائیں گے۔ نئی دہلی کے سرکارا ٹی۔ آر۔ مانے جو انڈین پوسٹس اینڈ ٹیلیگرافس ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے دفاتی سرورسز کے انچارج ہیں۔ اقوام متحدہ کے فنڈ امدادی بورڈ کے ذریعہ پر ان دنوں برطانیہ کی سماجی و دفاتی اسکیموں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ موصوف اپنا وقت زیادہ تر جنرل پوسٹ آفس سولہ سرورس اور صنعتوں کی دفاتی تنظیموں سے مطالعہ پر صرف کر رہے ہیں۔ ان کا ذریعہ چھ ماہ کے لئے ہے۔

پنیر ایرانی! سے اپنی جہانی قوت کو مضبوط کیجئے
حاجی لطف اللہ محمدانی ہنگوڑہ۔ حیدرآباد

قطع

خوب آرام دیا بے پرواہی نے مجھے
پر سکون کر دیا ایام و لیالی نے مجھے
کر کے رکھا تھا تروتازہ چمن میں ہر دم
رنگ گل کہتا ہے یہ بادِ شمالی نے مجھے

(آدمہ انندری باغی)

عورت کی عمر کے مختلف ادوار کے لحاظ سے اس کے فطری اور اخلاقی فرائض وہی ہیں جو ادھر بیان کئے گئے ہیں ان میں سے بعض فرائض ہیں لیکن فوراً کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ دنیا کے ہر مذہب نے عورت کے ہی فرائض متعین کیے ہیں۔ سعودی شریعت نے کہا ہے کہ

ہر کسی راہبر کاری سافند
خانی عالم نے جنس کی تعلیم پر وجہ نہیں فرمائی ہے مگر جنس کو مختلف فرائض و امور کی انجام دہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے مرد اور عورت کی جسمانی ساخت کا بھی لحاظ نہ کیا ہے کہ دونوں کے حدود سار ملحدہ ملحدہ رہیں جو کام مردوں کے لئے مختص ہیں۔ وہ عورت انجام نہیں دے سکتیں اور جو کام عورتوں کے لئے مختص ہیں وہ مرد انجام نہیں دیکھتے۔ فطرت پر نظر ڈالیں تو دونوں کا بھی کام نہ کر کے لئے مخصوص ہیں اور کچھ وہ کام انجام نہیں دیتا اور جو کام مردہ کے لئے ہیں وہ نہ انجام نہیں دیتا آج کے کچھ لوگ تو کہہ گئے ہیں کہ عورتیں دیکھنا ہے یا کسی مرغ کو اندر سے دیکھنا ہے پس معلوم ہوا کہ تقاضے فطرت ہی سے کہہ رہا ہوں اور اپنی جنس کے لحاظ سے اپنے فرائض انجام دے۔ اگر کوئی مردانہ تقاضے جنس کے خلاف کوئی کام کرے مثلاً مرغ اندر سے دیکھے یا مرغی بالغ دیکھے تو اس کو خلاف فطرت کہا جائیگا۔ اس پر عورت ایک عورت اپنے گھر میں بچوں کو دودھ پونے کی بجائے گاڑھک پر دشمنوں کا خون بہانے لگے اپنے شوهر کی ایسی خدمت ہونے کی بجائے کسی باسی یا مکی کیٹی میں بیٹھ جوت بن جائے جو مرغ غائب ہونے کی بجائے شمع قفل نہ جائے یا کوئی مرد میدان جنگ میں تلوار چلانے کی بجائے گھر کے ایک گوشہ میں بچوں کا کھوارہ پلانے یا میدان جنگ میں رجز پڑھنے کی بجائے بچوں کو لوری دیکر سلائے

ایک چراغِ خائبریاں کی دنیا میں بجنا از سید طاہرہ بیگم

ایک عورت کی زندگی جو لے سے لیکر ڈولے تک اہم ذمہ داروں اور متنبیوں فرائض کی حامل ہوتی ہے عورت کی کئی چیزیں ہیں۔ بیٹی، بہن، بیوی اور ماں۔ بیٹی کی حیثیت سے وہ اپنے والدین کی فرما بردار، اطاعت گزار، معصومیت اور محبت کی نظر مال کی طاقت چال اور باپ کے لئے سرور خاطر ہوتی ہے بہن کی حیثیت سے وہ بھائیوں کو چاہنے والی، بھائیوں پر جان نثار کرنے والی، انکی خوشیاں میں شریک کرنے والی کے دکھ درد میں رہنے والی اور انکے لئے تاروں کی جھاڑوں میں اور پھلے کی چاندنی میں بال کھولے اور دامن پھیلائے جو کھانے والی ہوتی ہے۔ بہن کی حیثیت سے وہ اپنے شوهر کی نصف بہن، شوہر کی شریک زندگی، رفیق حیات اور سفر زندگی کی بہترین ساتھی ہوتی ہے اور جبکہ ماں بن جاتی ہے تو اس کے قدموں میں بہت ہوتی ہے اسکی گود میں نئی نسل کے لئے اولین درگاہ ہوتی ہے اسکی آغوش تربیت میں بچے ہوئے بچے سقراط و افلاطون بنے ہیں، علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ

سکالما ت فلاطون نہ بیکو سکی بیکو
اسکی خاک سے تو ٹاٹا خواہ افلاطون



تو اپنی عمل کو خلاف فطرت عمل کہا جائیگا

میں یہ نہیں کہتی کہ عورتوں کو ان پر خدا و درجہ عالی رہنا چاہیے عورتوں کو زندگی کے کسی شعبے میں ترقی نہیں کرنا چاہیے بلکہ میں یہ کہتی ہوں کہ عورتوں کو ضرور تعلیم حاصل کرنا چاہیے عورت کو ضرور ترقی کرنا چاہیے لیکن اپنے تقاضائے جنس، تقاضائے فطرت اور جسمانی صلاحیت و صافیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ عورت بہترین ڈاکٹرس کہتی ہے کہ میں اگر وہ ڈاکٹر بننے کی کوشش کرے تو یہ اسکی بہول ہے۔ عورت اور چار بن سکتی ہے لیکن اگر وہ بیرم خاں خانان بننے کی کوشش کرے تو یہ اسکی مصلیٰ ہے۔ عورت اپنی آغوش میں بچوں کی تہمت نہ کر سکتی ہے لیکن اگر وہ ایک فوج کو تربیت دینے کا کوشش کرے تو یہ اسکی دوا لگی ہے عورت امور خانداری کو باحسن انجام دے سکتی ہے لیکن اگر وہ امور مملکت کو انجام دینے کا کوشش کرے تو یہ اسکا جنون ہے

کہا جاتا ہے کہ مغربی ممالک میں عورت نے بہت ترقی کی ہے وہ زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے دوش بوش کام کرتے نظر آتی ہے لیکن معاف کیجئے! دور کے معمول جتنے سہل ہوتے ہیں اگر ہم مغربی عورت کی زندگی کا مطالعہ قریب سے کریں تو ہمیں یوں آنے لگے اسکے قطع نظر مغربی عورتوں کے بارے میں آئے دن اخبارات میں جو خبریں آتی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کو غلط، بے جا اور فروخت سے زیادہ آزادی دینے کے وہاں کیا نتائج برآمد ہو رہے ہیں، طلاقوں کی ہزار، جنسی جرائم اور جنسی امراض کی کثرت، یہ ہے مغربی عورت کی ترقی!

کہا جاتا ہے کہ انگلستان میں جب پہلے پہل ایسی مشین

نے عورتوں کو بار لہان میں لینے کا سلاہ کیا تھا تو کسی مرتقی تاجر خیال سمجھنے لے نہیں بلکہ جرم میں جیسے روشن خیال نے اسکی شدت کیسا تھ مخالفیت کی تھی۔ ایک مشہور انگریز مفکر نے کہا خوب کہا یہ وہ عورت، مرد کی تعالیٰ ہے وہ مرد سے کوشش کرتی ہے لیکن اس تعالیٰ میں وہ نہ تو مرد نہیں ہے اور نہ عورت ہی باقی رہتی ہے بلکہ ایک دو تیسری جنس بن جاتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عورت کو اپنے تقاضائے جنس اور تقاضائے فطرت کے خلاف عمل کرنے کے کون کون سا تا ہے، بعد تازہ اور وسائل فراہم کرنا ہے؟ جی! مرد۔ مرد خود عورت کو اسکی فطرت کے خلاف عمل کرنے پر ابھارتے ہیں مرد جب تاریک خیال ہوتے ہیں تو عورتوں کو قید خانے میں بند کر دیتے ہیں ان پر نالے لگا دیتے ہیں اور جب روشن خیالی پر آتے آتے ہیں تو عورت کو نا محرموں سے متعارف کرواتے ہیں اس کو برسر عام بجاتے ہیں اور ہر ارج خانہ سے شیخ ابھن بنا دیتے ہیں مردوں کی تحریک اور وسائل فراہم کرنے کے باوجود ہیں، یہی بڑے قہقہے نہیں دھرائو لگی برسین تذکرہ عابد واقعہ ہی کو دیکھئے۔ بہن! میں فاطمہ علیہ السلام اور شہادت بلدیہ کے انتخابات کے سلسلے میں کڑی ہوئی ہیں

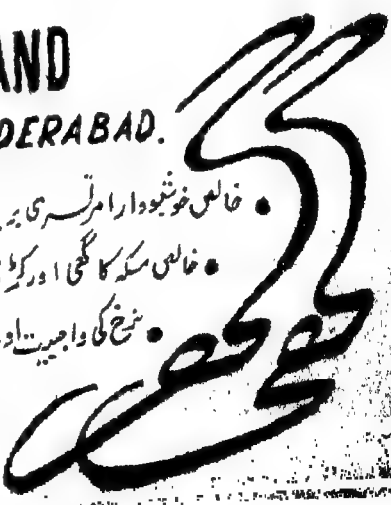
بہن! میں فاطمہ شمس العظمیٰ و نواب عزیز فیک و لاکی پلوتری، نواب دین یار فیک، ہاؤر سابق ناظم امور غنہی و مدارت العالیہ کی حقیقی بھینجی اور بھوہیں اور مولوی حسن الدین احمد صاحب سابق ناظم امور مذہبی و مدارت العالیہ و مال ڈپٹی کلکٹر محبوب نگر کا نزدیک جیسات ہیں۔ ناظم مدارت العالیہ کو "شیخ الاسلام" کہا جاتا تھا اس لحاظ سے یہ شیخ الاسلام، کی بھینجی اور شیخ الاسلام کی بیوی ہیں

MANOHAR LAL BALMUKAND

3.3.613-CHAPPAL BAZAR HYDERABAD.

خالص خوشبودار امرتسری بیانی کا جاول، اعلیٰ درجہ کا گھن پوری جاول
خالص مسکہ کا گھی اور کڑا کا عمدہ تیار ہمسرت حزیں فرما میس
منجھ کی واجہیت اور آرد پر پوری پلٹی کرنا ہماری خاص خصوصیت

چسل بازار حیدر آباد آبی



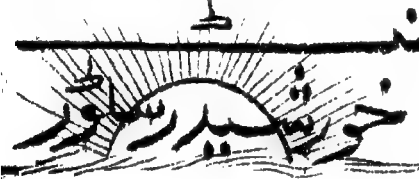


یوسف بازار اندویش لوسید آباد

سیکوں، موٹر سیکڑوں، موٹر سیکڑوں، موٹر سیکڑوں کی دیرنگ اور کڑنگ ویزہ کام نہایت

عدہ اور اطمینان بخش طریقہ پر اجرت و اجی وعدہ کی پابندی کے ساتھ انجام پاتا ہے ایک مرتبہ کام لے کر اطمینان کر لیجئے

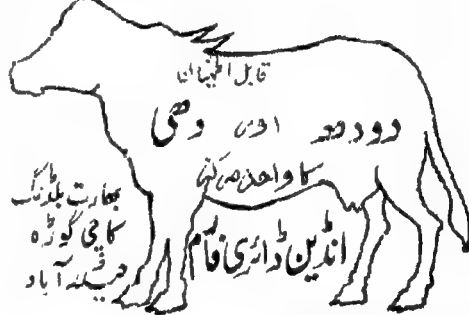
پروپرائٹرز
محمد عون افندی



سر و جی دیوی روڈ سکندر آباد
فون نمبر (۶۵۵۰)
لذیذ خوش ذائقہ اشیا خورد و نوش
کے لئے تشریف لائیے

اشیخ الاسلام کی بیوی کو اتھابات میں کھڑے کر سوائے کون ہیں؟
جی امرہ ہیں۔ مردوں نے بہن ایس غافلہ کو گٹھ دیا ہے
سیخ الاسلام کی بیو اور بیخ الاسلام کی بیوی کو بلدیہ کے اجلا مول
میں برسر عام لانے کے وسائل فراہم کئے ہیں۔ مرد ہی انکو کامیاب
بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور پھر مرد ہی چلا رست میں کہ عورتوں
کا برسر عام آکر امور مملکت میں دخل دینا یا بالفاظ دیگر بیخ مفضل
بننا درست نہیں ہے

عورتوں کو شیخ مفضل بنانے کے بیشتر واقعات میں مرد ہی
ہی کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن وہ نہایت ہی ہونیاری سے اسکی ماری
ذمہ داری عورتوں ہی کے سر پہ پڑتی ہے۔ ان حالات میں غفلت
اور دانا عورت و بیو سے جو اپنے لقا خائے نفس اور انحراف
نواہت کو ملحوظ رکھتے ہوئے زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھتے
اس معنوں میں میری مخالفت صرف بہن ایس غافلہ سے ہیں۔
ان کا نام تو ضیٰ آگے ہے میری مخالفت میری تمام بہنوں سے
ہے۔ میں ان سے سوال کرتی ہوں۔ کیجئے!
آپ چراغ خانہ رہنما بندہ کرتی ہیں یا شیخ ابن بنی!



TEL:- GHEEGHAR PHONE:- 4347

Dharamchand Agarwal
GENERAL MERCHANT.

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES,
KARDI OIL, VANASPATI, & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR, HYD. A.P.

خالص کچی، گجھول، میرہ، روائ، چاول، دالیں، کرڑ، سائیل اور دینا سن نیلوں کے ٹھوک و چٹل پورائی

دھرم چند اگروال جنرل مہرینٹ

وہ چرچا جسے فلورنس نائٹ انگلین نے روشن کیا مشہور عالم نرسنگ اسکول

آج سے سو سال قبل یعنی جون ۱۸۳۱ء میں ۱۵
لکھنؤ نرسنگ کی تربیت حاصل کرنے کا فاطمہ لندن کے
سینٹ ٹامس ہسپتال پہنچی تھیں جہاں فلورنس نائٹ
انگلیس نے دنیا کا پہلا نرسنگ اسکول قائم کیا تھا۔ تیارہ
سال بعد ہسپتال کی نئی عمارتوں سے افتتاح کا حال بیان
کریں گے جو اسے آج کل کے نام سے لکھا تھا۔ نرسوں نے جیسے جیسے
دن کے نرسنگ کی عمارتیں بنیں رکھے تھے۔ وہ نہایت اعلیٰ
اور جاق چوبند نظر آ رہی تھیں۔ ان نرسوں اور برائی طرز
کے نرسوں میں جن کی بعد تک تصویر ڈکھانے کی بھی تھی زمین
کے سامان کا فرق تھا۔ نائٹ انگلین نے نرسنگ اسکول یورپ
کے ہسپتالوں میں فلورنس نائٹ انگلین کے ذاتی مشاہدات
اور جنک کریما میں ان کے تجربات کا مجموعہ تھا۔ اور اسے
۱۸۵۹ء میں پہلی بار جلد سے جوشگر گزار قوم نے دیا تھا
مکتوبہ میں لکھا تھا۔ فلورنس نائٹ انگلین کی خواہش تھی کہ
وہ نرسنگ کو ایک قابل عزت پیشہ بنائیں۔ چنانچہ انہوں
اپنے منصوبے نہایت احتیاط سے تیار کیے اور شروع
میں صرف ۱۵ تربیت یالوں کو اپنے اسکول میں داخل کیا۔
نرسنگ کے جس سسٹم کو انہوں نے رواج دیا اس کا ایک
مجموعہ یہ تھا کہ نرسنگ اسٹاف کو کنٹرول کرنے والی
انوں خود بھی تربیت یافتہ نرس ہوتی چاہیے۔ سینٹ
ٹامس ہسپتال میں انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا

ہسپتال کی میٹرن اور نائٹ انگلین نے بھی اسکول کی منظر
ایک ہی قانون ہو۔ جہاں کہیں نائٹ انگلین سسٹم اپنا پایا
ہے۔ اس طریقہ پر عمل ہو رہا ہے۔ سمندر پار کی بہت سی خوب
نے لندن کے اس اسکول میں تربیت پائی ہے اور وہ اس اپنے
اپنے وطن جا کر نرسنگ اسکول قائم کئے ہیں۔ برطانوی نائٹ
انگلیسوں نے دوسرے ملکوں میں جا کر نرسوں کے تربیت دینا
قائم کئے ہیں۔ تربیت کے عام اصول اب بھی وہی ہیں جو پہلے
تھے۔ لیکن علاج معالجہ کی تکنیکوں میں زبردست تبدیلی
آچکی ہے اور نرسوں کے لئے ان تکنیکوں سے واقف ہونا
ضروری ہے۔ جہاں تک نرسوں کی انسانی خصوصیات کا تعلق ہے
ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہ خصوصیات ہیں۔ جذبہ خدمت
دلسلیں، خوش مزاجی، اچھی محنت اور لیڈر شپ کی صلاحیت
آج کل نائٹ انگلین نرسنگ اسکول میں ہر سال ۲۰ تربیت یالوں
کو داخل کیا جاتا ہے۔ کورس چار سال کا ہے۔

ہندوستانی کمیٹیل انجینئر کا برطانیہ میں مطالعہ

لندن ۵ جون۔ اسے سی کا راقم قلمنا لوفی مددگار
کے ممبر اور کمیٹیل انجینئرنگ ممبر کے۔ چندر شیکھن دیو سیکھن
دلفیہ پرا میریل کارٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن میں
ایک کورس کر رہے ہیں موصوف اکتوبر ۱۹۵۹ء میں یہاں پہنچے تھے
اور اب وہ کہ وہ دو سال تک برطانیہ میں قیام کریں گے
ایک انٹرویو کے دوران میں مسٹر چندر شیکھن نے بتایا ہے کہ
”مجھے مدراس یونیورسٹی نے کمیٹیل انجینئرنگ کی اعلیٰ تربیت حاصل
کرنے کیلئے بیان بھیجا ہے مقصد یہ ہے کہ اسے سی کا راقم قلم
ریسرچ کے کام کو وسیع دیکھا سکے ہندوستان میں کمیٹیل صنعتوں کے ترقی
پھلاؤ کے پیش نظر کمیٹیل انجینئروں کی بہت ضرورت ہے مسٹر چندر شیکھن
ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کیلئے ایک مقالہ بھی لکھ رہے ہیں۔

قطع

گلشن میں ذرا دیکھ ہو اے چینی تھی || اور خصلت انسان کو بھی دیکھو مدنی تھی
مخصوص دکن میں یہی کہتی ہے خلائق || تھا وہ بھی زمانہ کہ زبان دیکھنی تھی
(آمدہ از ہندی باغ)

علم مجلس

از جناب تمکین کاظمی صاحب

اگلے زمانے میں تعلیم کے دو طریقے تھے پڑھنا اور لکھنا۔ آج کل کی زبان میں نظری اور عملی کہا جاسکتا ہے پڑھنا کتب اور لکھنا میں ہوتا تھا اور عمل یا نسا پڑھاتے تھے مگر لکھنا گھر پر ہوتا تھا یا گھر میں ہوتا تھا۔ اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، کھانا پینا، بات چیت کرنا، دھن سہن اور کپڑے تنے کا استعمال یہ سب گھر والے ہی لکھاتے تھے آج جو لکھنا کارکن کا طریقہ رائج ہے، یہ صدیوں پہلے ایران اور ہندوستان میں رائج تھا اور اسی طرح بچے لکھنا پڑھنا جانتے تھے اس میں وہ ان طریقہ کے لئے نہ تو اساتذہ مقرر تھے اور نہ کوئی خاص اہتمام ہی کیا جاتا تھا، والدین اور گھر کے سب لوگ اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ بچہ وہی طریقہ لکھے جو اسکے خاندان میں رائج ہے۔

میں دونوں عرب جاہل تریں خط تھا وہاں کے غریب اپنی اولاد کو بادی لکھنے کے پاس بھیجا دیا کرتے تھے تاکہ یہ بچے ان بدلوں سے فیض لیں، نیزہ بازی، شمشیر بازی اور رملات لسانی سیکھ سکیں اور جب وہ ان فنون میں کامل ہو جاتے تو انھیں شہر میں بولی جاتا تھا آپ نے دنیا کی مشہور کتاب کلید دہر کا نام تو لیغاً سنا ہوگا یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک بڑی بڑی ہندوستان کے ایک راہب اپنے لڑکوں کی تربیت عمدہ طریقہ پر کرنا چاہتے تھے انھوں نے اپنے

ملک کے تمام عالموں کو جمع کر کے یہ متد ان کے آگے پیش کیا اور سب عالموں نے ایک خاص عالم کا انتخاب اس کام کیلئے کیا اور ایک خاص عالم کے نواسے کو دیکھتے اس عالم نے پانچ ایوان بنائے جن میں ایک کتاب الخیر کی اور ان ایوانوں کو پڑھنا، شریعت کی اس کتاب میں تصدیق تھی جیسے درلود سیاست، اقتصاد، تمدن، منزل، انتظام، مملکت، عدل و انصاف، ادب و اخلاق اور مذہب کی تعلیم دی گئی تھی اس کتاب کا نام ”پانچ خزانہ رکھنا“ ہے یہ ایسی معمولی ہوئی کہ دنیا بھر میں اسکی شہرت ہوئی، چنانچہ نو شریعت نے ایک خاص شخص کو اسکے حصول کے لئے ہندوستان روانہ کیا یہ بڑی وقت سے اس انمول رتن کو حاصل کیسکا ایران پہنچا اور لکھنا نے اس زمانے کی ایرانی زبان میں اسکا ترجمہ کرایا، اسکی ترجمہ کو مشہور ادیب اور عالم عبداللہ ابن القفیع نے عربی میں منتقل کیا جو کتاب ”مہول ہوا کہ اسکے ترجمے لغویاً دیا بھر کی زبانوں میں لکھے۔“

جانوروں کے قتل اور ان میں دنیا جہاں کی تعلیم، جہت کی بھی انتہا ہے آج تعلیم ایک مستقل فن بن چکی ہے اور بچوں کی تعلیم تو نہایت ہی دفع اور اہم فن بنایا گیا ہے، آج بھی اہل ان تعلیم اطفال بچوں کے لئے جانوروں کے قتل پیش کرتے ہیں اور اس پر بڑے بڑے معبود دولت میں بڑا کر پیش کرتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ پہلے قاتل تھے اور صرف قاتل تھے اور ان کی کتاب میں رخصت پیشکس کے بلاکس ہیں

ہندوستان میں آج سے ۴۰ سال پہلے تک اس بات کا لحاظ رکھا جاتا تھا کہ ہر گھر کے دیوان خانہ میں غلہ کے شرعاً و ناہی معززین جمع ہوتے، ادھر ادھر کی باتیں ہوتیں، ان دیوان خانوں میں نوخیز لڑکیوں کو خضوعیت سے بیٹھنے کی ہدایت کی جاتی تھی۔

فردوس

ایڈیٹر ادنیٰ سلو


مصل دروازہ دبیر پورہ حیدرآباد

یہ وہ ایرانی طرز کی مٹا و پیا ہوٹل ہے جسکے افتتاح کا آپ کو انتظار تھا ہے

یہاں آرام اور درجہ کے بغاوت کی در آکر وہ جسکے استعمال کیجاتی ہے

• خوش ذائقہ مٹا • سبھی و شیون لوازمات • اور اسی مشروبات کے لئے

• سب سے زیادہ کامیاب و مستحق تعریف ہے اور جانے کا قیقہ قلب انسان ہے



ترک ملت، ترکی نور محمدی (دانیال) فارسی کے بڑے لیچ
 تھے سر ہمارا جہ ہمارے متوسل تھے والہ مرحوم فارسی غزل
 نہیں کو دیکھا کرتے تھے۔ غنڈہ نش، ہنایت بے پاک بزرگ تھے
 کسی کو خاطر میں نہ لاتے مگر مجھ پر ہنایت ہر بان سے چونکیں گی
 کہ میں کیل چکا تھا اسے مجھے فارسی غزلیں اور قصوہ ایسا کلام یاد
 کرنا آ کر تھے واقف ہے کہ مجھ میں ذوق شعر ترکی مرحوم ہی کی فوج
 پیدا ہوا اور اس کی وجہ سے مجھے فارسی شاعری سے نفرت
 پیدا ہوئی، ترکی کسی بڑے سے بڑے کا اعتراض میں نہیں سکتے تھے
 میں ان کے اشعار پر اپنی ناچکی سے اعتراض کرتا تو فوج ہوتے
 اور بڑی صورت سے مجھے بھیجا کرتے تھے ترکی کے مالے مولانا
 غلام قادر گرامی بھی ترکی کی وجہ سے مجھ پر کم فرمایا کرتے تھے
 اور مجھ سے بہت ناوس تھے والہ مرحوم چونکہ شاعر تھے اور اس
 زمانے کی ادبی سرگرمیوں میں خاصا حصہ لیا کرتے تھے اس لیے ان کی
 ایک پارٹی میں الگ تھی، عداوتی تاریخ، نادر علی بریل، رضی الدین صوفی،
 محمد الیاس محفوظ، غلام مصین داد، محمد علی خان، نور الدین علی مست و غیر
 میں پارٹی کے ارکان تھے، ہمارے دیوان غازیں مات دیں شاعروں
 کا کھلا رہتا تھا۔ جیلین دفعات فیک (آختر) اختر (فتر یا فیک)
 ذوق (جلال الدین)، رسا (غلام مصطفیٰ) آصفی (عبدالجبار خان)
 (ابو دین) ترکی، نادران، آختر (من میناں) شہد و خانی (رمو)
 (محمد) آیا کرتے تھے بڑی دل چاہی میں تھی والد کو استاد
 ہوا آئے تھے تھیں شاعرانہ ذوق سے بڑا دارانہ مراسم تھے
 چنانچہ اس کی (سراج الیاس)، حسن ماروی اور نادران (المواؤ)
 مرزا دیوچو میر تھے بڑے مراسم تھے بعض دفعہ یہ سب ورنہ ان
 میں سے بیشتر بزرگ روزانہ دیوان خانہ پر کثرت لگاتے اور بڑی دلچسپ


محبت رہتی تھی۔
 ان کی محبتوں نے مجھ میں طبع ذوق اور ادبی مذاق پیدا کیا اور میں
 چپ چپ کر شعر کہتا اور نشر کرتا رہا۔ آجکل سیوزیم کا بیڑا چرچہ ہے
 اور یہ ترکی پسند مصنفین کا جدت سمجھی گئی ہے مجھے حیرت ہے کہ آج
 سے چالیس سال پہلے ایسے ہی سیوزیم ہمارے دیوان خانہ میں ہوا
 کرتے تھے کبھی غلام مصین داد انھیں طبعی نظم سناتے اور حضرت محمدی
 حضرت نسبی (قطب الدین) حضرت کبھی دیکھ کر ایک ایک شعر کہتے
 پر بحث کرتے، مناسب صویر پیش کرتے اور داد ان سب خیالات
 کو لکھ لیتے، کبھی کوئی بزرگ اپنا ناول سناتے، کبھی معولہ سنایا جاتا
 ہر حال روزانہ کوئی ادبی چیز پیش ہوتی یا بحث ہوتی میں کہنے میں
 بچا ہوا سناتا کہنا اس طرح مجھ میں تنقیدی شعور پیدا ہوا۔ انھیں نے
 شعر کہنا شروع کیا پہلے کبھی کو غزل دہلیا کرتا تھا اس کے انتقال کے
 بعد سے ناظم دیر محمد علی خان کو دیکھنے لگا مگر میرے یہ شعور پیدا ہونا
 گیا میری شاعری کی قیمت مجھے محسوس ہوتی گئی بالآخر میرے اپنے آپ میں
 دو چیزیں پاکیزہ لطافت اور نازک خیالی کی جاتی تھیں شاعری جو طبعی
 ان بزرگوں کی حاشیہ یعنی تہہ پہنچے چاہے اور کوئی
 فائدہ نہ ہو اور مگر ذوق شعری ضرور پیدا ہو گیا اور خود اپنی شاعری
 کو میں نے تنقید کی کوئی پرکھ کر غیر یاد کردیا اور یہ اچھا ہی مواد نہ
 معلوم میں میں کبک بند کی کرتا رہا اور دوسرے نام نہاد شاعروں
 کی طرح یہ خود غلط ہو کر رہ جاتا۔
 ہندوستان اور قصوہ دکن کے شرفاء میں تربیت کو بازار
 اہمیت دی جاتی تھی اور اس تعلیم پر مقدم سمجھا جاتا تھا تربیت یافتہ
 سے بچے کا ایک درجہ محبت یافتہ کا بھی تھا۔ آپ نے بعض ایسے
 بوڑھوں کو دیکھا ہوگا جو بڑے بچے یا بچوں کے بڑے بچے کے علم تھے

پریمیر کیف اینڈ پراویژن اسلور

لذیذ، صحت بخش، مقوی، ویکٹیریئن اور نان ویکٹیریئن کھانوں، چائے، کافی
 اور مشروبات کا شاندار مراکز

روبرک وکیل لائنڈ اسپیج سہ فیس خیریت آباد

(فول نمبر ۱۳۰۷۷۷۷۷)



تاکہ وہ ان لوگوں کی نشست پر غاصت، ہاتھ پت پکھکیں، عید
برجیدیں والیوں کو ماتھ لیکھتے، ہندو مسلمان سب کا ہی
دھنور تھا، دیوالی دسپہرے میں ہندو بھی اپنے بچوں کو ماتھ لے کر
دوست احباب کے گھر میرا قارب کے گھر جاتے اس طرح میل ملاپ
بڑھتا اور بچے شے شے ہنسنے کے ڈھنگ لیکھ جاتے اور انکی آئندہ زندگی
کے لئے ایک روشن شاہراہ انکی سامنے ہوتی، اس سے بہت فائدہ
تھے بڑوں سے ملنے ان سے بات چیت کرنے سے بچوں کی عجیب نکل
جاتی اور وہ لگا لگت محسوس کرتے تھے۔

میں نے علامہ شیخ نعمانی کو پہلی دفعہ عید ہی کے موقع پر
دیکھا تھا، دالہ مرحوم کی عادت تھی کہ عید کے دوسرے روز
مخونیزوں اور دوستوں سے ملنے نکلتے اور میں بھی ساتھ رہتا تھا۔
علامہ شیخ سے دالہ مرحوم کے پیر مخلص مراد سے پہلی دفعہ مجھے
ملاحظہ فرمایا تو دیر تک مجھ سے مخاطب رہے اور مجھے پھر طے پنے
میرے کان کی بیدھی ہوئی تھی جس میں ایک ڈورا پڑا ہوا
تھا جسے دیکھ کر لوگ مجھے گولی دگولا کہہ کر چلایا کرتے تھے
علامہ کی نظر بڑی تھوڑی ہونے دجہ بوجھی۔ حیدر آباد میں پہلے ہند
طریقہ تھا کہ جس گھرانے میں لڑکے ام لیلیاں سے مرتے ان گھرانوں
میں نومو لو کے کان پید دیئے جاتے اور سونے کی ایک بالی سا
تھوڑا سا لکڑی کی حرکت کان میں ڈالے کتے پھر یہ بڑھادی جاتی تھی
چنانچہ اسی سلسلہ میں میرا کان بھی مجموعہ تھا اسلئے والد نے تقریباً دہائی
میرے چہرے کا حال نا تو علامہ نے مجھے گولا لکھ کر بکھارا اور میں نے بکھرا
کر انھیں لنگڑا کہہ دیا دیر تک مجھ سے مذاق فرماتے رہے اس روز
کے بعد جب کبھی میں ملتا بھی لنگڑا اور کبھی گولا لکھ کر بکھارتے ملا کہ
میں لنگڑا نہ تھا مگر چونکہ ایک روز بکھرا کہ میں نے لنگڑا لکھنے کی گستاخی

کی تھی اسلئے اپنا لنگڑا ہی مجھے سرفراز فرمایا تھا علامہ کھٹکندو
پھر سے ہونے لگے جام بارغ میں میری مالی کامیابی کا سبب تھا جب میں جام
بارغ جاتا علامہ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا اور علامہ مجھ پر میری
حقیقت فرماتے۔ شینرشا میر سے مجھے علامہ کے پاس یا فاضل
ہوا تھا اور میں ان بزرگوں سے بے جھجک ملتا تھا، بے جھجک کے ساتھ
کہیں آپ بے ادبی نہ کیجئے، ادب آداب اور جعفر مراد کے معاملے
میں خوش نصیبی سے میں بچیں ہی رہے یا بند رہا ہوں
اسیشن روڈ پر ہم جس مکان میں رہتے تھے اسی کپڑا
میں مولانا ظفر علی خان بھی رہتے تھے، اختر علی خان نہ صرف میری
سے بڑے تھے کدہ تعمیر بھی ملے۔ تھے مجھ سے بہت بڑی بھائی اور
میں اختر کے ہاتھوں میں لکھی حکایت مولانا سے کرنا اور وہ دانش
ڈیٹ کریم دولوں کو لادیتے تھے، اختر کی والدہ محترمہ ان کا لکھ
کئی کپڑوں کی جینا تھیں اور اس میں میری مالی کامیابی میں
میرے کا چاہئے ہوتی تھی۔ مولوی غفور علی، مولوی قطب الدین احمد
(قطب یار فیک)، مولوی معشوق سیٹھا خان (معشوق یار فیک) مولوی
عبدالغنی دستگیر (غنی اردو) وہاں بہت سے تھے اور ان میں
سے میں اسی زمانے سے مانوس تھا جو مجھ پر بڑی شفقت فرماتے تھے
چونکہ مجھے شعر بہت یاد تھے اسلئے یہ بزرگ مجھ سے شعر سنا کرتے تھے
خصوصاً قطب یار فیک سے میرے مراسم ان کے مرتے تک رہے
مولوی قطب میں بھی بڑے روشن خیال اور قابل بزرگ تھے
میری والدہ چونکہ انکی لڑکیوں کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں اسلئے ان کے
گھرانے سے مراسم تھے اور مولوی صاحب کی مہاشیں ہوتی تھیں،
مولانا عبدالمجید ستر کی خدمت میں ابتدا مجھے انیس کے گھر پر مینا
حاصل ہوا اور ستر مرحوم کی فرمایاں بہت سیر حاصل پر میری

نیو گلشن اسلام آباد

متصل بادشاہی عاشور خانہ ہائیکورٹ روڈ حیدر آباد سے جب کبھی آپ گزریں گے
تو کباب کی سوندھی لیسے آپ کو آواز آئے گی

کباب خان ایرانی بہ از مرغ و بہ از ماہی، نیو گلشن یا اگر تہ کباب سبھی خواہی

انکی قابلیت ان کا دیوان خانوں کی رہنمائی میں منت تھی اور انکی شخصیت محبت یا شجاعت کا کوئی نمونہ نہ تھی، ہندوستان کے قدیم شعروں میں اور خصوصاً حیدر آباد میں ایسے محبت یافتہ لوگ بہت تھے اب کم ہوجاتے ہیں مگر پھر بھی دوچار نظر آتے ہیں

اگر انکی تربیت اس طرح ہو جاتی اور آپ میں یہ باتیں موجود ہیں تو کیا کہنے اور اگر ایسا نہیں ہے اور کسی چیز کی کمی ہے تو انکی توفیق کیلئے، انسان ہر وقت کیلئے کھڑے ہے اور یہ کوئی سیکھنے کی زحمت بھی نہیں، صرف آنا سیکھنے کے اپنے ماحول کو بدل دیکھ، اپنی سوسائٹی کو جس میں یہ باتیں بھول کر چلے گئے ہیں اور ان لوگوں کی صحبتیں بنیٹھا کیلئے جوئے جلتے کے قابل ہوں، عادات و اطوار کے لحاظ سے کمال ہوں، آپ بھی خود بخود بدلنے شروع ہو جائیے اور چند ہی روز میں اپنے آپ میں تبدیلی محسوس کریں گے، محبت کا اثر لازمی ہے۔ سچائی کا غلط آپ بھولے نہ ہونگے پھر ایک بار پڑھ لیجئے

میں خوش ہوئے درحمام روزے، بسیدار دست جموں بدستم بد کفتم کہ مسکی یا عبیر کا، کہ از لہوے دل آویز نو لبستم گفت من گل ناپیسر بودم، و لبکی مدتے با گل شستم جمالیم لبشیں درمن اثر کرد، و گدگد من بجان خاکم کہ بدستم لب منی چو لول کے ماحول کو خوشبو حاصل کر سکتی ہے تو پھر آپ انسان ہو کر انسان کی محبت سے کس طرح متاثر نہ ہونگے؟ ہم کہیں سے مراد صرف تربیت نشست و برخاست نہیں بلکہ تربیت ذہن و دماغ بھی ہے، ایک تربیت یافتہ، ایک محبت یافتہ شخص بڑا ہی شگفتا ہوا اور دماغی حیثیت سے بہت ہی تیار ہوتا ہے، وہ کسی محبت سے جاکتا، نہیں، کسی سوسائٹی سے ڈرتا نہیں، بڑوں، بھلوں سے رشتہ منقطع قائم کر لیتا ہے اسے نہ تو بڑوں کی محبت بدراہ کر سکتی ہے

مگر نہایت سیکھ سکتے اور بہت ہی پائیدار آتے تھے، بات محبت میں سلیقہ، نشست برخاست میں ادب قاعدہ، گفتگو میں نرمی، ہنس قہار، درست اور ایک قسم کے مضامین ان میں پائی جاتی تھی، یہی لوگ محبت یافتہ کہلاتے تھے انھیں یہ محبت کہاں ملتی تھی؟ ان کا دیوان خانوں میں!

معلومہ میں بی بی باغدار کی کچھ طرہ ایک بڑے میاں بہت تھے جنکا نام بدھمن خاں تھا ایک چوٹی سی دوکان کے مالک تھے بڑی، کاری، دھاکا، تنگ اور دوسرا چھوٹی چھوٹی ضرورت کی چیزیں بیکار کرتے تھے، تنگ بڑی اچھی بناتے اور بکھا بھی بہت اچھا ہوتے تھے، بڑے بے علم مگر نہایت سیکھنے والے آدمی تھے ان دنوں معلومہ میں تین چار دیوان خانے خاص تھے خاص طور پر تنگ کی دکان میں بڑی عمر کے لوگ جمع ہوتے تھے زیادہ تر علماء اور فاضلہ کا مجمع ہوتا تھا، علمی اور نہ ہی مباحث ہو کر تے تھے مگر بڑی خشک محبت رہتی تھی، ہمارے دیوان خانے میں شعراء اور دانشا، میر و ازوں کا قیام ہوتا تھا اور احمد من الفارسی (موتو جی) اور مصطفیٰ علی گھاٹی دیوان میر مصطفیٰ علی گھاٹی کے دیوان خانوں میں پایا جاتا ہوتا تھا، بدھمن خاں روزانہ میرے منظر حلیہ کی دیوار میں جاتے اور اب بکھلا کر ہڈوں کی دیر کو دیکھنے بیٹھے، انھیں سنتے، پھر ہمارے دیوان خانے میں آتے اور خراب تنگ بکھرتے، مغرب کے بعد تو جی یا مصطفیٰ علی گھاٹی کے دیوان خانہ میں جاتے اور گفتگو کر کے کھنٹہ دیوال بکھرتے دن بھر انجی دوکان پر لوگوں کا بکھلا رہتا بدھمن خاں بیٹھے کچھ نصیحتیں کرتے، کبھی حدیث سناتے، کبھی شعر سناتے اور کبھی موسیقی کے رموز و خواص بیان کرتے، عام لوگ سمجھتے تھے کہ خاد، صاحب، علیہ پڑھے آدمی ہیں مگر واقعہ یہ تھا کہ وہ نیرسے علم تھے


پائلونا

خونی اور زنجی بواسیر کے لئے زود اثر اور مفید دوا ہے ہزار ہا مریمیں اسکے استعمال سے شفا پاتے ہیں یہ ایک یونانی دوا ہے لیکن بڑے بڑے ڈاکٹروں نے اپنے اپنے طریقوں پر اسکو آزما کر اس کے عجیب و غریب توفیق کی حیرت گرد و ستیاب ہوئی ہے

ڈسٹری بیوٹرس :- ایلیا جے اینڈ سنس ۱۰۷، ایسٹریٹ، لاہور

"PILONA"
FOR
PILES

ایک شہور ڈاکٹری رائے :-
پائلونا نے مرض بواسیر کے بہت زور پر
مجبور کر دیا ہے ۔



قبلہ نما و زما آرا

اپنی ساجد کی سمت قبلہ اس سے معلوم کیجئے

ہر مسلمان کے گھر میں اسکا رہنا ضروری ہے

ہٹلنے کا پتہ

گرانڈ ہوٹل عابد روڈ حیدر آباد (انڈیا)

اور نہ ہیچوں کی صحبت میں وہ اپنے آپ کو بدلکتا ہے بلکہ اپنی صف
یہ قائم رہتا ہے اور اپنا زندگی اسی طرح گزارتا ہے جو طرح اس نے
پیدا کی ہے قائم کی ہے خیر فاعل اس لیے تربیت یافتہ ہزاروں ہیں جو
ناموس صحبت میں بھی ضرورتاً آگئے بیٹھے ہیں مگر اپنی حالت نہیں
بدلتے یہ بہت مشکل ہے

منکر سے بولدن و مہرنگ متالی زلیستن
یہ کمال بہ تربیت یافتہ کا اس مرتبہ پہنچ کر تربیت
یافتہ کئے نکلتا ہے
ہزاروں آدمی سے نکلا ہوں ایک نہیں ہیں

جسے غور ہوئے کوئے نکلا رہے
جس میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے وہ نہ تو نہیں اکیلا رہتا ہے نہ
ہی کسی جگہ رہتا ہے، نہ نہیں بہت ہارت ہے آدمی تو آدمی
بقول اقبال کے وہ "یہ زوال گیر" ہو جاتا ہے

• صاحب • بھیم • چھوٹا • چوہا • دیوانہ • کت • لالہ
اور لعل، ڈپہ کی بیماری، درد سر، دو شکم، لکڑی کا ٹھکانا

دعا سے علاج

سید ابوطالب موسوی

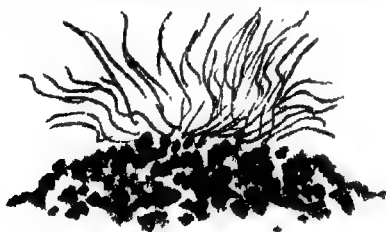
گھر کا پتہ: ۶۴-۱۲-۲۲ کوچہ داراب عسکریہ پور
دفتر کا پتہ: علی برادر سس پرائیویٹ لیڈ منسٹر، جی مارکیٹ
وقت ملاقات گھر پر ۵ تا ۹ صبح شب، دفتر پر ۱۰ تا ۴ صبح نام

خالص میدہ کے خستہ نان، شیر مال
تنوری روٹی اور دیگر اشیاء
طہارت و پاکیزگی کے مافوق تیار اور
آرڈر پر سپلائی کئے جاتے ہیں!
حیدر آباد کی یکم سالہ

دوکان نان و مٹھی صاحب

حویلی قدیم حیدر آباد

A.C. CHAR COAL DEPOT.



متصل صدر دواخانہ توپ بازار
حیدر آباد

کوئلہ و چوہرا

آپ کو ہر وقت ملے گا
ہم سے واجب قیمت پر طلب فرمائیے
لے سہی چار کول ٹون

سرموور کھروچوں کی بجائے علیحدہ جیت کی پیش نظر آئرن اور کھروچوں کی بات کی تجویز

روس کے وزیر اعظم کھروچوف نے اپنے پچھلے ہفتے کے الزام کے برعکس اب یہ بات تسلیم کی ہے کہ صدر آئرن ہو ورنے پر جس میں انہیں پیش کش کی تھی کہ جوئی کا لگاؤ کوئی کافی سے بچائے سکے لے وہ ان کے ساتھ برائو بیٹ طور پر بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ پچھلے اوتار کے پراودا میں کھروچوف کا جو بیان شائع ہوا ہے اس میں روسی وزیر اعظم نے نہ صرف یہ بات تسلیم کی ہے کہ صدر آئرن ہو ورنے میں ۱۶ ملین کو یہ پیش کش کی تھی بلکہ انہوں نے اپنی طرف سے اس کے جواب کا بھی حوالہ دیا ہے۔ کھروچوف نے اپنے جواب میں کہا تھا کہ یہ ایک عمدہ خیال ہے۔ لیکن میرے خیال میں ایسے حالات موجود نہیں جن میں ہم دونوں میں کوئی قابل قبول معاہدہ ملے ہو سکے۔ کھروچوف کے حکم جو ان کے بیان میں ان مراسلات کے تبادلے کو نظر انداز کیا گیا تھا۔ اور یہ الزام دیا گیا تھا کہ صدر آئرن ہو ورنے پر ایٹمیٹ گفت و شنید کے ذریعہ جوئی کا نفوس کے انعقاد کے لئے کوئی راستہ نکالنے کی کسی ایسی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ وہاں ہاؤس کے پریس سیکریٹری جیمز بیگن نے فوراً ہی اس الزام کی تردید کی اور صدر آئرن ہو ورنے کی طرف سے جو پیش کش کی گئی تھی۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا کہ کھروچوف کے لئے صرف اس پیش کش کو قبول کرنا باقی رہ گیا تھا۔ سوویٹ روس کے وزیر اعظم کھروچوف نے یکم اور پانچ جون کے مباحثوں میں صدر آئرن ہو ورنے پر یہ الزام لگایا تھا کہ پیش کش کی تھی کہ جب

اور برطانوی سربراہ برکس میں موجود تھے تو امریکہ اور روس میں ملحدہ بات چیت کی کوشش نہیں ہوئی تھی۔ اٹھادی بدستروں نے امریکہ اور سوویٹ یونین کے لیڈروں میں ملحدہ ملاقات کرانے کے لئے جو کوششیں کیں وہ برکس کی ناکام جوئی کا نفوس کا ایک اہم پہلو تھیں۔ کیونکہ یہ محسوس کیا جاتا تھا کہ اس قسم کی میٹنگ سے غائب جوئی کا نفوس کا انعقاد ممکن ہو۔ ان کوششوں کی تاریخ کا نفوس کے آغاز سے پہلے ۱۵۱۴ ارٹھی کی شام کو شروع ہوئی جس کی کیفیت حسب ذیل ہے۔ ۴ مارچ۔ برطانوی وزیر اعظم میکس کھروچوف سے یہ بات دریافت کرنے کی غرض سے ملے کہ کیا سوویٹ یونین امریکہ کے ساتھ ملحدہ بات چیت کرنے پر راضی مند ہے؟ کھروچوف کے اپنے بیان کے مطابق انہوں نے مشر میکس سے کہا کہ اگر صدر آئرن ہو ورنے کی میٹنگ میں دل چاہا کہ انہا رکس تو میں ان سے ملے کو تیار ہوں۔ ۴ مارچ۔ ابتدائی میٹنگ میں صدر آئرن ہو ورنے کے بارے میں سربراہوں کی گفت و شنید جاری رہنے کے ساتھ سوویٹ روس اور امریکہ کی باہمی گفت و شنید کے لئے تیار ہیں۔ اس پر وزیر اعظم کھروچوف نے جواب دیا کہ صدر آئرن ہو ورنے کی تجویز ایک عمدہ خیال ہے۔ لیکن میں دیکھنا دار سے کہوں گا۔ کہ مجھے اس تجویز کے متعلق شبہات ہیں کیوں کہ جس پلیٹ فارم پر انہوں نے تقریر کی ہے میں اس پر ایسے سازگار حالات نہیں دیکھتا کہ جن میں کوئی باہمی قابل قبول معاہدہ یا معاہست عمل میں آسکتی ہو۔ یکم جون۔ چند دن پہلے کے الزام کو دہراتے ہوئے کھروچوف نے کہا کہ صدر آئرن ہو ورنے الگ بات چیت کے لئے کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ ۲ جون۔ وہاں ہاؤس کی طرف سے صدر آئرن ہو ورنے کے اس بیان کا حوالہ دیا گیا جس میں انہوں نے ۱۶ ملین کو پیش کش کی تھی کہ بات چیت کی تھی۔ ۵ جون۔ مشر کھروچوف نے تسلیم کیا کہ صدر آئرن ہو ورنے بات چیت کی پیش کش کی تھی۔ اس طرح روسی بدستروں نے اپنے ساتھ الزام کی تردید کی۔

قطع

ننگر کہ تازہ چمن را ہمہ بہار کند
خواب و مست دیگر گرد و ہم غبار کند
چہ انقلاب کہ آمد چہار سوسنگر
کہ ہر کسے درین ایام بے قرار کند

(آدہ از تذکرہ بانی)

دل کی گہرائیوں میں!

جب دروازہ پر دستک ہوئی میں اپنے افسانے
لایہ لکھا اُلو سے دھوا رہا تھا۔
”میں میری زندگی کے اُفق پر چودھویں رات کے
چاند کی طرح ابھر آیا ہے۔ کس نے میری کائنات کے تاریک
ترین گوشوں کو روشن کر دیا ہے؟ کون میرے خیالات اور
احساسات پر چھان چار رہے؟ کون ہے؟ کون ہے؟
دروازہ کھلا آواز آئی

”میں ہوں شہناز“

میں نے قسم میز پر رکھ دیا اور مسکراتا ہوا شہناز کے
استقبال کے لئے کھڑا ہوا۔ شہناز نے اپنا ہینڈ بیگ
پر میرے قدم کے پاس رکھ دیا۔ اور صوفے پر بیٹھ گئی۔
”کیا بڑا بڑا ہے تھے آپ۔ دیر تک دروازہ کھٹکتا
رہا“ نواز کی کہانی لکھ رہا ہوں۔ آپ بڑے رومانٹک موقع
پر پہنچی ہیں۔“

”رسمی رومانٹک موقع؟“

نواز اپنی محبوبہ کو خط لکھ رہا ہے۔

”نہ کون میری زندگی کے اُفق پر چودھویں رات کے
چاند کی طرح ابھر آیا ہے۔ کس نے میری کائنات کے تاریک
ترین گوشوں کو روشن کر دیا ہے؟ کون میرے خیالات اور

احساسات پر چھان چار رہا ہے۔ کون ہے؟ کون ہے؟
آپ نے دروازہ کھول کر کہا میں ہوں شہناز“
شہناز ہنسنے لگی اور بولی۔
”وہ آپ کیوں رومانٹک افسانہ نگاری میں وقت ضائع
کرتے ہیں؟ میں بہت کام کرنا ہے۔“

شہناز میں اور کچھ میں جسموں کی جاذبیت کا رُخ مانی۔
جسموں کی جاذبیت تو بڑی خطرناک چیز ہے۔ جسموں کی جاذبیت
تو ایک جال ہے جس میں ایک سادہ لوح دل ایک کردہ جالتے
ہیں۔ اور پھر تمام مہر کے لئے شادی کے پاجامے میں پڑے
بیٹھے رہتے ہیں۔ شہناز اور مجھ کو تو صرف سوشل کاموں نے
بچا کر دیا ہے۔ جب کام ختم ہو جاتا ہے شہناز اپنے گھر چلی جاتی
ہے۔ اور میں اکیلا اپنے فلیٹ میں بیٹھا رومانٹک افسانے لکھتا
رہتا ہوں۔

میں نسوانی حسن کی جاذبیت سے عجم ڈرتا ہوں۔ اسلئے
جب میں کسی لڑکی کو دور سے اپنی طرف آتے دیکھتا ہوں تو میرے
منہ سے بے اختیار دعائیں نکلتی ہیں: یا باری تعالیٰ! یہ لڑکی بد
صورت ہو۔ نہیں تو میں اونس سے لیٹ جاؤں گا۔ یا باری تعالیٰ
تو ہی میری عزت اور میری محبت کا رکھال ہے۔ اور اگر وہ لڑکی
بد بصورت نہایت ہو تو مجھے بے تحاشا خوشی ہوتی ہے۔ مجھے
ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں اوف ڈیوٹی (Off Duty) ہو گیا
ہوں۔ جیسے اور بھی تم ہیں زمانہ میں محبت کے سوا۔ مثلاً قطار
کو توڑ کر بھاری جھوم کو چرتے ہوئے بس پر سوار ہونا۔ یا جا تو قتل
یا لاشیں گدھ دے میں نسلوں نے نلکے سے بال کی بال لٹی لٹینا۔
قدرت نے اس دنیا میں خوبصورتی اور بدصورتی کا تناسب بہت

کیفے سعدی اینڈ پراویژن اسلور

آسام اور دارجلنگ سے راست منگوا کر ماہر فن سے تیار کی ہوئی چائے

کیفے سعدی اینڈ پراویژن اسلور

نام ملی مارکٹ قیدر آباد میں مل سکتی ہے اور ہمارا پراویژن اسلور سے

آسامی مشینا کی ہر شے بازار سے ارٹا فرید فرمائیے۔ فون نمبر: ۱۰۶۱۱۱



ہاں کدستی سے رکھا ہے۔ حسن کے عالمی مقابلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسکری دنیا میں ایک سال میں صرف ایک عورت حسین ہو گئی ہے۔ باقی سب بد صورت۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور اس دنیا کی ہر عورت حسین ہوتی تو عورتوں اور مردوں کی غلوڈ پارٹیوں میں کھانے کی میز پر عورتوں کے سامنے بیٹھے ہوئے مرد چھریوں سے اپنی انگلیاں کاٹنے لیتے۔ حسن ایک جادو ہے جو جاگتیوں کو سلا دیتا ہے اور بندوں کو مردہ کر دیتا ہے۔

شہناز نے پوچھا۔

آپ نے وہ مضمون غم کر دیا جس کا عنوان ”خدا“ تھا۔“

میں نے جواب دیا۔

”نہیں۔ نواز کے ٹیلی فون نے ڈسٹرپ کر دیا۔“

”دیکھئے۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔“

”میں جانتا ہوں۔ لیکن نواز کی باتیں اس قدر دلچسپ تھیں کہ یہ مضمون چھوڑ کر اس کی کہانی لکھنے بیٹھ گیا۔“

”کوئی ایسی دلچسپ باتیں تھیں وہ؟“ شہناز مطالبہ کیا

”نواز نے خوشخبری سنائی کہ اس کا دسواں بچہ ٹانگا گہائی کی طرح نازل ہو گیا ہے۔ میں نے حیران ہو کر جواب دیا۔ تم نے

پچھلے سال بھی ایک بچہ کے درود مسعود کا ذکر کیا تھا۔ اس نے کہا

ہاں۔ وہ ۱۹۵۹ء کا سوڈل تقابہ ۱۹۶۰ء کا سوڈل ہے۔ ۱۹۵۱ء

سے لے کر ۱۹۶۰ء تک میرے ہاں ہر سال جنوری میں ایک نیا

سوڈل وارد ہوتا ہے۔ اب یہ دسواں ۱۹۶۰ء کا سوڈل ہے

میں نے سنتے ہوئے کہا۔ او بیوقوف! کچھ فیملی پیٹنگ کا بھی خیال کر

فانمان کی محنت اور سسریت کے لئے خانہ خالی منصوبہ بندی نہایت

ضروری ہے۔ وہ بولہ یارا میں فیملی پیٹنگ کے حق میں نہیں ہمارے قوم کے لئے خاندانی منصوبہ بندی بہت نقصان دہ ہے۔ آخر ہمارے پاس بھی تو ایک ایڈمنسٹری ہے جس میں میں ایک بہت بلند مقام حاصل ہے۔ ہم کیوں اپنی یہ بین الاقوامی پوزیشن ضائع کریں۔ جب بڑے چمائے پر رینئر بلینڈ بنانے کے لئے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں تو بڑے چمائے پر بچے بنانے کے لئے بھی لائسنس جاری ہونے چاہئیں۔ نہیں تو آئے والی جنگ میں تو بون کو کچھ کسی کون ڈالے گا یا اس بڑی بد تمیزی سے ٹیلی فون پر بیٹھے لگا۔ اور چلایا۔ نواز آج مجھے معلوم ہوا کہ ایک عظیم فلسفی ہو۔ تم ایک بہت بڑے دماغ کے مالک ہو۔ میں حیران ہوں کہ اتنے بڑے دماغ کا بوجھ انسان کے کندھے کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ یہ بوجھ تو کسی گدھے کے کندھوں پر ہونا چاہئے۔“

شہناز جب چاب سنجیدہ بیٹھی رہی۔ جب شہناز کو

کسی بات پر اعتراض ہو تو وہ جب چاب سنجیدہ بیٹھی رہتی ہے۔

اور اپنی ناک سے کھڑکھڑاتی ہوئی نکلتی رہتی ہے۔

”اور نواز کی اس محبوبہ کا کیا ہوا جس کو وہ اس قدر

رومانٹک خط لکھا کرتا تھا؟“

نواز کی محبوبہ ایک بہت زرخیز موی ثابت ہوئی۔ وہ

نواز کی زندگی کے افسانے کو بھانڈ کر کے کفر میں آگھسی۔ اور اس کی

کائنات کے تاریک ترین گوشوں کو سورج لائٹ سے ڈھونڈ

ڈھونڈ کر ان میں بچوں کے بیڈروم بنادینے۔ اور اب وہ نواز

کے اعصاب پر اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ آج صبح اس نے مجھے

ٹیلی فون پر دینکھائی تو مہلکس کی ایک درجن توہینیں منگوائی ہیں۔



فیملی نہ قدیم رو پر کچھ گوشہ محل ہائی اسکول حیدر آباد میں آپ اپنے وہ دست احباب کے ساتھ تشریف لا کر جائے کا حقیقی نفع اٹھائیے یہاں آپ کو تازہ، خوش ذائقہ اور جگہ کی چائے جو آسام اور نیلگیری کے خاص خاص باغات سے منگوا کر ہر فن سے تیار کرانی جاتے ہیں۔ وینزائی کی ضروریات کی ہر چیز ہمارے پراویژن اسکول میں حاصل ہر دستہ کے لئے ہے۔

”شہناز نے اچھا ناک سیکرٹی اور لالی“
 ”میں احتیاج کرتی ہوں۔ آپ صنف نازک کے بارہ میں
 تو بہت آمیز لکھی باتیں کر رہے ہیں۔
 میں نے کہا۔
 ”شہناز! تم ایک مشکل ور کر ہو۔ تمہیں جذبات سے کوئی
 سروکار نہیں۔“
 ”جی ہاں۔ میں سوشل ور کہوں لیکن میں دماغ کے ساتھ
 دل بھی رکھتی ہوں۔“
 ”جاکے شہناز نے کردار کا ایک نیا زاویہ پیش کیا
 دکھا دیا۔ ایک بیک اس کے لگنے کا ایک اچھوتا پہلو نظروں کے
 سامنے آگیا اور میں حیران رہ گیا۔
 شہناز نے اپنی زندگی کے اس کمزور گوشے کو بڑے
 اہتمام سے چھارکھا تھا۔
 اس نئے دل میں اپنے ملک و قوم کی خدمت کی تڑپ تھی۔
 اس کے دل میں مزدوروں اور کسانوں اور جھوپڑیوں اور
 گاؤں میں کام کرنے کی آگ تھی۔ اس نے اپنے سینے سے
 انجاد نکال کر اس کی جگہ ایک اینٹ رکھ دی تھی۔ اینٹ تھیرکا
 ہے۔ دل آگ میں بھل جاتا ہے۔ اینٹ آگ میں بجھ جاتی
 ہے۔ اینٹ آگ میں بجھ جاتی ہے۔
 ایک دن میں نے کہا۔
 شہناز! اپنی تہا سے سوشل کام کے جذبہ کی قدر کرنا
 ہوں۔ لیکن یہ بہترین ہو گا کہ تم مردوں کے ساتھ کام کرنے کے
 بجائے عورتوں کی کسی سوشل ویلفیئر سوسائٹی کی سربراہی جاؤ۔ غالباً
 عورتوں کے ماحول میں تم زیادہ آزادی سے کام کر سکتی ہو۔“

اس نے جواب دیا۔
 ”مشرورے کاٹ کر۔ لیکن ہماری عورتوں کی سوشل
 ویلفیئر سوسائٹیاں تو بے بی شو اور جینا بازار اور جنگ کی
 حدوں سے آگے نہیں بڑھتی۔ اور میری پیاس ٹیم سے بچنے والی
 نہیں۔ میری پیاس کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔“
 لیکن نہیں مردوں کے ساتھ کام کرنے کے خطروں کا بھی
 احساس ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کبھی کبھی پراسرار فضاؤں کا سے کھو جاؤ
 ہر سوار ایک نوجوان آتا ہے اور لڑکیوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔
 جی ہاں۔ میں نے سنا ہے کہ کبھی کبھی پراسرار فضاؤں میں سے
 کھو لڑے ہر سوار ایک جوان آتا ہے اور لڑکیوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے
 لیکن میں لڑکی نہیں ہوں۔“
 ”اور تم کیا ہو۔“
 ”میں ایک جٹاں ہوں۔“

شہناز خوبصورت ہے لیکن وہ بد صورت نظر آنے کی
 کوشش کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے۔ اس کی خوبصورتی اس کی سے
 بڑی بدقسمتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ سوشل کام کرنے والی خاتون کو
 خوبصورت نہیں ہونا چاہیے۔ خوبصورت سوشل ور کر کا طے کو
 منزل تک پہنچانے کی بجائے خود اس کی منزل بن جاتی ہے۔ غلطی
 والے اپنی منزل بھول کر اور اپنا رشتہ سوز و ہزلوں کے حوالے
 کر کے اپنی حسین و جمیل رہنما کے آستانے پر سجدہ کرنے لگتے ہیں
 جس کو وہ ایک منزل ہے جو انسان کی حقیقی منزل کے راستے میں گمراہ
 جگہ سے بچھ جاتا ہے۔ شہناز خوبصورت ہے لیکن وہ بد صورت نظر
 آنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس دن جب شہناز اور میں چائے
 ایک گاؤں میں اپنی ترقی دیہات کے سالانہ جلسہ میں مدعو تھے۔



رہا تھا۔ میں نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا لیکن میں نے اس کی طرف غور سے نہیں دیکھا۔ اور اس کے آنے پر میں نے کسی غیر معمولی خوشی کا اظہار کیا۔ جب وہ صوفے پر بیٹھ گئی تو میں نے بڑی بے پروائی اور بڑی بے حیائی سے نواز کا باقی مشروب کر دیا۔ جیسے میرے پاس شہناز نہیں بیٹھی ہے، جیسے میں ایک چٹان کے پاس بیٹھا تھا۔ جیسے میرے پاس جو آف آرک فولادی بنا ہے بیٹھے بیٹھے تھے۔ اور جب شہناز نے کہا میں سوشل ورکر ہوں۔ لیکن میں دماغ کے ساتھ دل بھی رکھتی ہوں۔ تو میں حیران رہ گیا۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور میری نظریں اس پر پڑیں۔ شہناز ایک سنہری جارجٹ کا ساڑھی میں بیٹھی تھی۔ اور اس کے بالوں میں ایک عجیب کا پھول لگا ہوا تھا۔ اور اس کی دو چوٹیاں اس کے سینے پر ناگوں کی طرح چمک رہی تھیں۔

شہناز نے کہا

ایڈیٹر بڑی شدت سے آپ کے مضمون (خدا کا انتخاب کر رہا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ آپ کا مضمون موصول ہونے کی وجہ سے پرنسپل ہو گیا ہے۔ آج آپ کو یہ مضمون منسلک کرنا پڑے گا۔ میں نے جواب دیا۔

”آج یہ مضمون منسلک نہیں ہو سکے گا۔ میں مشغول ہوں۔“

”آپ نواز کی بیکار کہاں کو چھوڑے گا۔ کوئی بڑا کام کیجیے۔“

”میں نواز کی کہانی نہیں لکھ رہا ہوں۔“

”پھر کونسی انجی بڑی مشغولیت ہے آپ کی؟“

”مجھے ایک کشمیرہ لڑکی کی تلاش ہے۔“

”شہناز نے جلدی سے میری طرف دیکھا۔ جیسے وہ

شہناز کو دیکھ میرے حسن کے احساس کو بڑی ٹھیس لگی۔ اور میں نے غصے میں کہا۔

”شہناز مجھے تمہارا گنوار لڑکیوں کی طرح باندھا ہوا بالوں کا جوڑا سخت ناپسند ہے اور تم نے یہ سب کھاری والی فلی ساڑھی کیا پہنی ہے۔ سختی بڑی لگتی ہے۔“

شہناز نے تنک کر کہا۔

”میں جنگ پر جا رہی ہوں۔ میں نے زرہ بکتر پہنا ہوا ہے۔“

”جنگ پر جا رہی ہو؟ زرہ بکتر پہنا ہوا ہے۔ کیا مطلب ہے۔“

تمہارا شہناز؟

”میں جون آف آرک ہوں۔“

اس دن مجھے معلوم ہوا کہ شہناز بڑی ظالم ہے۔ بڑی

سنگدل ہے۔ اس نے اس لڑکی کو جو اس کے جسم میں رہتی ہے فولادی

شکلیوں میں جکڑ کر بڑی بے رحمی سے مار ڈالا ہے۔ اور اب اس کی

کالش کھڑی چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے۔ میں کوئی معمولی لڑکی نہیں ہوں۔ میں

معمولی لڑکی نہیں ہوں۔ میں جون آف آرک ہوں۔

مجھے چپ دیکھ کر آخر جون آف آرک نے کہا۔

اور آپ میرے بالوں اور میرے لباس میں دلچسپی لیں

لینے لگ گئے ہیں؟

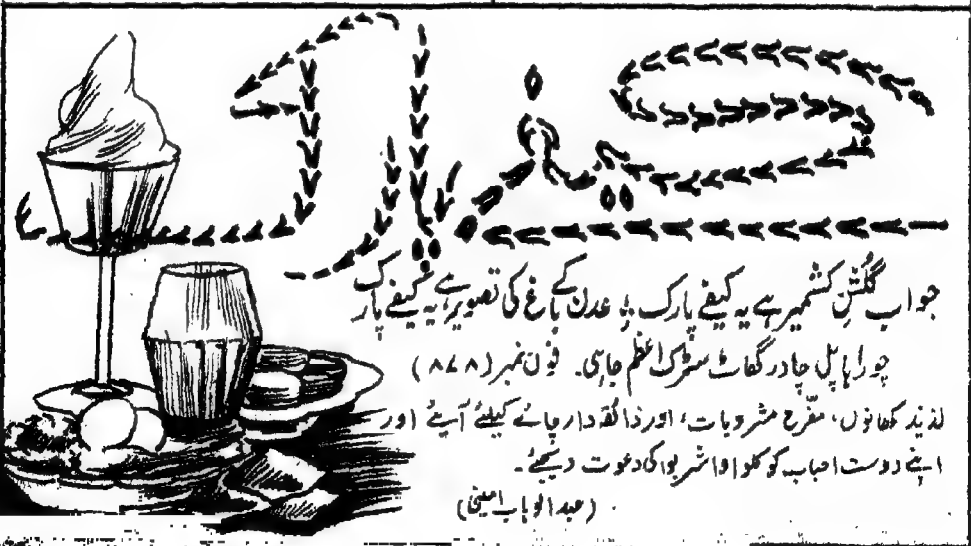
میں نے انجی آوازیں سنیدگی اور وقار پیدا کر کے جواب دیا۔

”میں آرٹسٹ ہوں۔ مجھے بد صورتی سے نفرت ہے۔“

”شہناز زچہ ہو گئی۔ میں بھی زچہ ہو گیا۔“

اس واقعہ کے دو ہفتے تک شہناز مجھے نہ ملی اور آج

دو ہفتے کے بعد وہ میرے فلیٹ میں آئی تو میں نواز کی کہانی لکھ



جواب گلشن کشمیر ہے یہ کیفے پارک پڑ عدن باغ کی تصویر یہ کیفے پارک

چوراہا پل چادر گھاٹ سڑک اعظم جاہی۔ فون نمبر (۸۷۸)

لذیذ کھانوں، مفرح مشروبات، اور ذائقہ دار چائے کیلئے آئیے اور اپنے دوست احباب کو کھانا شرب کی دعوت دیجیے۔

(عبدالواہاب امینی)

گمشدہ لڑکی کے بارے میں کچھ سوالات کرنا چاہتی ہو۔ لیکن اس نے مجھے گمشدہ لڑکی کے بارے میں کوئی سوال نہ کیا۔ اور نظریں جھٹکا کر کے گہری سوچ میں پڑ گئی۔

پھر وہ بولی۔
”اچھا آپ گمشدہ لڑکیوں کو تلاش کریں۔ میں وہ بھول گئی ہوں۔ مجھے چند لفظوں میں اپنا خدا کا نظریہ بتا دیں۔“
میں فلسفیانہ انداز میں کہا۔
”خدا ایک غیر معمولی طاقت ہے جو دنیاؤں کے سینوں میں دل پیدا کر دیتی ہے۔ خدا ایک بے پناہ قوت ہے جو ان لوگوں کے بالوں میں گلاب کے پھول اگا دیتی ہے۔“
شہناز چپ ہو گئی اور دیر تک چپ چپ کچھ سوچتی رہی۔ پھر اس نے کہا۔

”کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ نے ایک جان کے سینے میں دل پیدا کر دیا ہے۔ کیا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے میرے بالوں میں گلاب کا پھول اگا دیا ہے کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ خدا ہیں؟“

میں نے جواب دیا۔
”میں ایک خدا ہوں۔ میں آرٹ کی تخلیق کرتا ہوں۔ میں انسانوں کا خالق ہوں۔ میرے کردار میری مخلوق ہیں۔ میں چاند کے سینوں میں دل پیدا کر سکتا ہوں۔ میں انسانوں کے بالوں میں گلاب کے پھول اگا سکتا ہوں۔“

اور میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے اپنے بالوں میں گلاب کا پھول آپ کے لئے نہیں لگایا۔ میرے صحن میں ایک گلاب کا پودا ہے اور یہ پھول اس گلاب کے پودے کا پیلا پھول ہے۔ آج صبح میں نے اپنے صحن میں گلاب کا پیلا پھول دیکھا تو میں نے اس کو فزوسٹ سے چوم چوم لیا۔ اور توڑ کر اپنے بالوں میں لگا دیا۔
اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ بالوں میں گلاب کے پھول کے ساتھ اور نائٹوں کی طرح جھکتی ہوئی دو چوڑیوں کے ساتھ اور سنہری جار جٹ کی ساڑھی کے ساتھ آپ بے حد حسین لگ رہی ہیں۔“

شہناز نے کسی قدر ترش ہو کر کہا۔
”آپ میرا وقت ضائع مقصد ہے۔ مجھے یہ مضمون ملکر کے بھجنا ہے۔“

میں نے جان کر ترش لہجے میں جواب دیا۔
”آپ اپنا وقت ضائع مت کیجئے۔ اس مضمون کو

فعال چھوڑئے۔ چپ چاپ میرے سامنے بیٹھی رہئے۔ آرٹ کی تخلیق ہو رہی ہے۔ میں آرٹسٹ ہوں۔ آپ میرا موڈل ہیں۔ اس دن جب آپ نیلا ساڑھی میں بیٹوس میرے ساتھ پنجاب کے ایک ٹھکانوں میں گئی تھیں اس دن آپ شہناز تھیں۔ آج آپ نازی ہیں۔ خوف ناز سہا پنازا شہناز تو مجھے روز ملتی ہے، ناز کو میں نے آج پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ گلاب کے پہلے پھول کی طرح۔ شہناز تو مجھے ہر روز مل جاتی ہے۔ مجھے ناز کی ضرورت ہے اور جب مجھے ناز کی تلاش ہوگی تو میں بکا روں گا۔ نازی نازی تم کہاں ہو نازی؟ آؤ ہم آرٹ کی تخلیق کریں۔ شہناز ناراض ہو گئی۔ اس نے گلاب کا پھول بالوں سے ٹکرا کر میرے پیروں کے پاس پھینک دیا۔ دو نوں چوٹیوں کو اپنے دو نوں ہاتھوں سے ٹکرا کر کندھوں کے نیچے ٹوٹ گیا۔ اور اپنے دامن بازو سے اپنے چہرے کو چھام صحنے کی بیک پر لٹ گئی۔

میں شرارت آمیز لہجے میں کہا۔
اور جب تم کس کم سمجھ بچوں کی طرح روٹھ کر لیٹ جاؤ گی تو میں کہوں گا۔ ناز نازو! مان بھی جاؤ۔ نازو بے بی۔“

اور پھر غضب ہو گیا۔ شہناز بچوں کی طرح رونے لگی۔ میں گھبرا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ شہناز بری طرح سکپاں بھر بھر کر رو رہی تھی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس کے بازو کو اس کے چہرے سے اٹھایا اور ٹھوکر سے ٹکرا کر اس کے چہرے کو اپنے سامنے کر کے بولا۔
”شہناز! شہناز! تم تو ایک جان ہو۔ تم تو جان آف آرک جیو۔ کبھی جان بھی جھلکی میں؟ کبھی زرہ بکتر بھی نرم ہوتے ہیں؟ شہناز! میں تو مذاق کر رہا تھا۔ تم نازی نہیں ہو۔ تم نازو نہیں ہو۔ تم شہناز ہو، حرف شہناز ہو۔ شہناز نے میرا بازو جھٹک کر ایک طرف پھینک دیا اور میرے کو دو نوں ہاتھوں میں جھپکا کر زور زور سے دھکے اور کر اپنے لگی۔ او میرے خدا! او میرے خدا!“

قلہ نمائی رزم آرا
اپنے مامد کی شہت قبلہ اس سے معلوم کیجئے۔
لئے کا پتہ: گرا انڈیوٹی۔ پوسٹ بلڈنگ عابد روضہ آباد۔



جاپان کی ایک عورت کے جسم سے روزانہ ایک ٹونہ روٹی نکل رہی ہے
۱۰۰ روپے جاپان ایتری ہر بات نرالی ہے

طلبا و کوٹلی صداقت نامہ کے حصول میں دستاویزیاں پیش آ رہی ہیں
یعنی اگر آپ ملکی ہیں تو آپ کو ایک ہفتہ میں ہزار وقت حد آفسر مل سکتا ہے اور اگر غیر ملکی ہیں تو صرف (۴۸) گھنٹے میں —!!!

پلی۔ پلیس۔ پلی لیڈ نے بھی کو بیہ کے خاد پر ایک عدد بیان دیا ہے
یعنی کو بیہ کا فساد کیا ہوا۔ لیڈروں کو بیان دینے کا موقع ہاتھ آیا

مسٹر اے۔ ایم۔ تھامس، مرکزی نائب وزیر خزانہ نے فرمایا کہ موٹے چاول کی قیمت گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ”صرف“ ایک روپیہ زیادہ ہے اس لفظ ”صرف“ کی بلاغت کے کیا کہنے!

شرعی اہل معمول نے سب اتحاد اہلین کے جملہ عام میں تقریر کی تھی اب ۱۲ مہینوں کا جائزہ لیا گیا ہے
تقریر کا
غالباً مجلس نے موصوف کو مقبول معاوضہ پہنچا دیا ہوگا —!

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پانچ رپورٹیں پیش کیا کہ یونیورسٹیوں میں بد نظمی کا سبب سیاسی جماعتیں ہیں اور ہمارے اس میں نہ صرف یونیورسٹی میں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں بد نظمی کا سبب صرف سیاسی جماعتیں ہیں اگر سیاسی جماعتیں ہوں تو ساری بد نظمی دور ہو جائے

شرعی اہل سرتے جو، اب تک آزاد امیدوار کی تائید میں تقریر کرتے آئے تھے اب کانگریسی امیدوار کا تائید میں تقریر کر رہے ہیں
یہ ہم نے کبھی نہ سنا ہے کہ کسی نے کسی امیدوار کی تائید میں تقریر کر رہے ہیں

آٹھ ہزار روپے میں تو فی شام مراہوں پر (۶۸۰) لاکھ روپے خرچ کئے جائینگے
یعنی (۶۸۰) لاکھ روپے پر سب سے ”قوی گندھاروں“ پر کیا خرچ کیا جائیگا اسکی رفاقت میں کی گئی ہے

مسٹر سی۔ ڈی، ڈسٹرکٹ منسٹر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے بتایا کہ کانگریسیوں کے خوف بد عنوانیوں کی قیاسات کرنے کے لئے ٹریبونل کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن حکومت نے بیانیہ قائم کیا
ایہاں ہم فیضیت است۔ اگر بیانیہ بھی قائم کیا جاتا تو آپ کیا بگاڑ لیتے تھے؟

مسٹر سرینواس وہوٹی نے کانگریسیوں کو دھمکتے خواب کہا ہے
یعنی ہماری رائے میں سچے تشبیہ ”جیسی میں جنت“ تھی۔

وزیر معمرہ بیگم وزیر سماجی بحولی نے فرمایا کہ عورتیں زیادہ خوش اسلوبی سے بدلی امور انجام دے سکتی ہیں اور بدلی امور انجام دینے والی عورتوں کے مرد زیادہ خوش اسلوبی سے ”امور خانہ داری“ انجام دینگے ہیں

مسٹر ایس۔ کے۔ پاٹل وزیر اعلیٰ و زراعت نے فرمایا کہ ہندوستانیوں کو غذائی مادوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے
یعنی ہندوستانی روٹی نہ لے کی صورت میں پیڑھے کھالیا کریں —!!

حکومت نے اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دینے پر ہر

علی کی سنو پیپر کی سجاوٹ کی سہولت
سے کر آپ کو عنوان یہاں ہر گز سے

شیراز

مقام اشاعت: چار گھاٹ ٹیٹ حیدر آباد (۷) اندھا

ایڈیٹر: سید مصطفیٰ شیرازی

نظم فارسی

(مقطع)
رنگ گلہائے جن نیز گلستان ہردو
گفت این نامہ شبیرہ پیش دنیا
رنگ این خون جگر لعل بدخشان ہردو
گفت این باد عزا چاک گریبان کردہ
قطرہ اشک نگریم در غلطان ہردو
گفت این خم غدیرے چہ فسانہ ساقی
کیف دوستی تو نگریم سے رمان ہردو
نات این صبر نئی شاہ شہیدان ہردو
کرده حامل چہ مقامے بہ نگاہ دارین
رنگ نوروز در گریبان خیا بان ہردو
نار کرد است عرو سالن چمن با گلشن
ذات عابد تو بگر قیدی زندان ہردو
گشت ممتاز نگریم سزاران ہردو
کرده این پیش نظر از ان تھان گفتہ
ذات موسی رضا باب خراسان ہردو

جلد
۱۴
روز
جمعہ
یکم
جولائی
۱۹۶۰
۲
۶
محرم الحرام
۸۰
شمارہ
(۳۴)

کرایہ پر حاصل کیجئے

• شادی باہ کے لئے شامیانے فرنی، کراکری وغیرہ
• اسبیج ڈراموں کے لئے اسبیج ڈکوریٹ کا قیام
• جلسوں وغیرہ کے لئے شامیانے اور فرنی وغیرہ
• تدریسی اور سکول فنوں کے لئے بہترین فرنی اور شامیانے وغیرہ
علی برادر س ہائیو پٹ لیمٹڈ، معظم جا، کٹ



Ali Bros PVT. Ltd. PHONE No. 5550.

معروضہ گستاخی بعدہ معذرت نامہ (شبیر علی برادر علمبردار کا مقیم نذری باغ)

فرمایا میں نے جو مختصر سا مضمون گستاخی کے سلسلہ میں لکھا ۲۱ جون ۱۹۶۳ء کو نظام گزٹ میں شائع کیا تھا وہ حقائق سے پر تھا جس کا ثبوت قطعی موجود تھا میرے ہاں۔ مگر اسی سلسلہ میں آگے نہ بڑھا لکھ کر دہرے چاہیہ ہے بھی تھا سورہہ ۲۴ جون ۱۹۶۳ء۔ مگر یہ چیز ایسی تھی کہ میں اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ لہذا جو کچھ جواب چاہیے دینا تھا یہ شکل وار تنگ ہو سبب محمد (کیونکہ یہ اس کے حالات گزشتہ سے خوب واقف تھے) اور حسن علی مرزا عرف بولا (کیونکہ یہ اس کی والدہ کا حقیقی برادر خور تھا اور وہ بھی اس کے کردار سے خوب واقف تھا) جو کچھ جواب لکھا بھجوا دیا تھا بھجوا دیا تھا یہ لکھ کر اگر فوراً بغیر توبین وہ معافی نامہ نہ بھیج کرے گا تو پھر اس کے حالات گزشتہ کا افسانہ یہ شکل خلاصہ نظام گزٹ یا شبیر از میں شائع کروں گا جبکہ ہر چیز میرے دفتر پیشی میں ریکارڈ پر موجود ہے۔ خیر اس نے اپنی عقل کو نزدیک رکھ کر اور ہوش میں آکر اور دُعا صمد کے مقبضہ کرنے پر تھوری معذرت نامہ دال کیا۔ جس کو میں نے یہ لکھ کر قبول کیا کہ اگر آئندہ پھر ایسا موقع آئے گا تو اس وقت میں خاموش نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مجھے جو کچھ مسرنا ہے کروں گا۔

خلاصہ یہ کہ یہ ہر دُعا اس کی تحریر دستخطی اس وقت میرے دفتر پیشی میں شائع ہو رہی ہے۔ اور اس کا انگریزی میں ترجمہ کرا کے ٹایپ اور کو بھی دفتر ڈسٹ میں رکھنے کے لئے دیدیا ہے۔ بقول داشتہ آید بکار۔ آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میرے لطف و کرم کا یہ شکریہ تھا۔ جو اس جاہل مطلق یا کُندہ ناتراشیدہ نے دیا تھا۔ جبکہ مجھے افسوس ہے کہ یہ نذری باغ میں میرے زیر سر پرستی نہ آتا تو بہتر تھا (جبکہ وہ اس کا اہل نہیں تھا) کہ قبکو آج یہ در دسری نہ ہوئی۔ خیر مٹے مٹے۔ آئندہ دیکھنا تھا گا جیسا موقع درپیش ہو

ملکوردہ فرمایا مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ معروضہ گستاخی کا مسودہ محلہ دارالانشاد سے آیا اور اس کو شبیر باغ کے محلہ نے صاف کیا۔ جس پر شبیر علی نے دستخط کیا تھا۔ الحاصل اس جو قوف کو چاہیے کہ سفیدین کے غلبہ سے خود کو علیحدہ رکھے۔ ورنہ اس کا نتیجہ اس کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ اور گندم نہا جو فروش فراہم دار اس کو نقصان پہنچا کر تماشہ دکھیں گے۔ امد یہ اس وقت کف افسوس ملے گا۔

مرفوعہ ۲۲ جون ۱۹۶۳ء

(آمد از نذری باغ)

بے غیرتی کا افسانہ

فرمایا سابق برگیدیر کا بیٹا جس کا نام ہاشم علی ہے یہ چھوکر اس قماش کا تھا۔ اور اس کی زوجہ جو میسرم کے ایک شریف گھرانے کی دختر تھی اس کے ساتھ شوہر کا برتاؤ کس قدر نازیبا تھا کہ بعد چھ ماہ عقد یہ اس کو چھوڑ کر (جبکہ یہ حاملہ تھی) نذری باغ سے روپوش ہو گیا تھا جس کو کچھ عرصہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے زوجہ کو جس کا نام اشرف بیگم تھا مدرسہ عالیہ سے طلبہ کر کے بہ این وجہ کہ وہ تنہا اس محلہ میں نہیں رہ سکتی تھی نذری باغ میں رکھا تھا جس کا واقعہ شیراز یا نظام گزٹ میں لکھ کر بیان کیا تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے۔ اور شاید کم عمری کی وجہ سے شوہر کا یہ برتاؤ تھا اس لئے غمزدہ ہونے سے یہ اپنے کردار کو درست کرے گا اور زوجہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا۔ مگر افسوس کہ اس کے بعد بھی ایسا نہیں ہوا بلکہ ہمان آتش در کار کا مفعول تھا اور اس چھوکر نے کے دماغ میں یہ سمایا تھا کہ وہ برگیدیر کا بیٹا ہے۔ لہذا میسرم کے جوان کی لڑکی اس کے پوزیشن کے مطابق نہیں ہے۔ اور ہر وقت اس بیٹودہ کے زبان پر یہ فقرہ تھا اور تارپیٹ زوجہ کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔

دیگر۔ مدرسہ عالیہ میں بشیر الدین عہدہ دار عرف خاص کا بیٹا جو ہے جس کا نام قطب علی ہے اس کی زوجہ جو کہ اسی حیثیت کی (لڑکی تھی) مثل اشرف بیگم اس پر یہ فریفتہ ہو گیا تھا اور گھنٹوں اپنے مکان سے نکل کر قطب علی کے مکان میں جا کر اس کی زوجہ کے ساتھ گزارتا تھا۔ دوسرے طرف اپنی زوجہ اور اس کے بطن سے جو لڑکی تھی اس کا اس کو خیال نہیں تھا اور یہ حالات دیکھ کر قطب علی بے قیہ اپنی زوجہ کے ساتھ ہاشم علی کا یہ غلط ملط دیکھ کر اس کو کیسے جائز رکھا میری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ بھی مثل ہاشم علی بے غیرت تھا جہاں یہ حالات پیدا تھے۔ الحاصل اس کو دیکھتے ہوئے لینے ان وجوہ سے ہاشم علی اپنی زوجہ سے بیزار ہو کر اس کو طلاق دیدیا بدشکل قطع بہ معافی زیر ہنر جس کا کریم نے حال میں پرچہ شیراز میں بہ مراحت کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بیٹودہ چھوکر کے کی اچھی تسلیم و رعیت نہ ہونے سے طبیعت کا آوہانش معلوم ہوتا ہے لہذا ان وجوہ سے وہ ہرگز نذری باغ میں رہنے کے قابل نہیں تھا اور چھوکر سے بھی اس کے بے وفائی معلوم ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اس کی زوجہ طلاق لے کر ان

آفات سے نجات پائی اور خدا کو جو کچھ منظور تھا وہ ہو کر رہا۔
 دیگر بعض عہدہ داروں کی اولاد جو نذری باغ میں ہے ان میں سے بعض کو مستثنیٰ کر کے ہوئے ان کے
 کردار کی تعریف نہیں کر سکتا کہ کچھ نہ کچھ معجزات ایک میں موجود ہے۔ کاش کہ میں ان پر نظر نہ ڈالتا اور ان کو نذر باغ
 میں نہ رکھتا تو زیادہ بہتر تھا۔

مکر۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ نازیبا ہے ایک خانہ زاد میسر م کا جس کا نام عارف علی ہے۔ اس کو نڈے
 کے حرکات بھی ناقابل بیان ہے۔ یہ لڑکے کا عادی بن گیا تھا اور اس کا برتاؤ بھی اس کی زوجہ کے ساتھ جو میسر م کے
 جوان کی لڑکی تھی جس کا نام مریم بیگم تھا چہا نہیں تھا جس کی وجہ سے زوجہ بھی طلاق لے کر (بیکل خلع) ان معاصی
 خود کو نجات دلائی۔ اور یہ اپنے کم سن معلوم بچہ کے ساتھ زیر سر پر تھا نذری باغ ہے۔ اور اس کو بھی شائش کہتے
 ہوئے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ بھی عقد ثانی پر راضی نہیں ہے اور وہی وجہ اس کے بتاتی ہے جو کہ اشرف بیگم زوجہ
 ہاشم علی نے بتائی تھی۔ نہ ہر حال دنیا میں ایسے بچے کہ دار یا قماش کے چھو کر سے ہوتے ہیں صرف اس فرق کے مش
 کہ جن کو اچھی تقسیم ملتی ہے وہ اپنے خاندان کا خیال کر کے درست طریقہ پر زندگی بسر کرتے ہیں اور جوان معاشی
 خالی ہوتے ہیں اور ان کا شمار گرسے ہوئے طبقہ میں ہوتا ہے اور ایسی زندگی بسر کرتے ہیں جو کہ شرمناک کہلاتی باقی

مورفہ ۲۲ جون ۱۹۹۶ء

(آمدہ از نذری باغ)



راڈل گارڈن

ہائی کلاس کنفکشنری سوٹس اور ٹانی
 خصوصی قسمیں

لاکھوں لون ٹانی

نورجہاں کا راز
 سول ایجنٹ ہماوند ہارپرس
 ایم۔ وی۔ مائیندیند کنبی
 شعل دیویشی کالائن ستر بانار

کردارِ محمد علی چھو کر ایسے پوتہ تراب علی صا ولد میر عاشق علی ضاروم (مقیم نذری باغ)

فرمایا یہ پھلے موڑ خانہ نذری باغ میں اس کے دادا کی سفارش پر چند سال قبل ملازم ہوا تھا کلینر کی خدمت پر۔ مگر حسن علی مزہ اعراف بولا جو کہ بہتم تھا موڑ خانہ کا۔ اور اس چوکے کے بڑوں سے واقف تھا ملازم رکھ لیا تھا پیش پیش کی خدمت پر بعدہ جب خانہ زادوں کا معاملہ درپیش ہوا تو بھوتے نے اس کو میرے سامنے پیش کیا جو کہ متعاقب خانہ زادوں میں شریک ہو گیا۔ مگر اس کا رویہ نہایت ہی قابلِ نفرت ہے کہ اس کی طبیعت میں شرف و ہے چنانچہ اس کا وجہ سے محمد علی ذکی خوشنویس کے بیٹے کے ساتھ جھگڑا اور ہاتھ پائی کرنے سے جو خالہ کر کوئی مکان سے علیحدہ کیا جبکہ یہ (اس کا جو سجدہ طبیعت کا ہے اور طبیعت میں غرمت ہے اس مفید چھو کرے کے قیام سے ہٹ کر اب بڑے ددا خانہ میں مقیم ہے جہاں دوسرے خانہ زاران رہتے ہیں۔

دوم اس کے علاوہ سردار نواز جنگ مرحوم ناظم ٹپہ کے وفات کے بعد ان کے گھر کی حالت بڑی ہونے سے ان کی لڑکی فاطمہ بیگم کا نکاح نذری باغ کے پیسے سے کر دیا اسد علی کے ساتھ ایسے برادر جسدِ علی جبکہ یادِ جنگ مرحوم زندہ تھے اس کے بوا مرحوم کے دو لڑکے جن کا نام ملک حسین اور نظام علی ہے زمرہ خانہ زادوں میں شریک ہوئے۔ مگر یہ دو چھو کرے بھی مفید ہیں اور یہاں رہنے کے قابل نہیں ہیں کہ ایک دو وقت جھگڑے پیدا ہوئے تھے ددر آں مالیک ایک لڑکی مرحوم کی جس کا نام حمزہ بیگم ہے۔ وہ زبیر پرستی نذری باغ ہے جس کا معاملہ بھائیوں سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ آخر یہ یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ بعض خانہ زاد بھی اپنے رویہ کے مد نظر یہاں رہنے کے قابل نہیں ہیں جو کہ میسر م سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً اصنام علی، عظم علی، سلامت علی، غفار علی۔

الفاظ میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر ان افراد مذکورہ کے رویہ میں اصلاح نہ ہوگی تو ان کو عبورِ آنذری باغ سے خارج کر کے کچھ اہلِ ادب کی نگاہ ان کے لئے مقرر کردوں گا جو کہ دوسری چیز ہے۔ مگر اس قماش کے چھو کرے کو ڈیوٹی میں رکھنا ہرگز قرینِ معلکت نہیں ہے تاکہ ان کو دیکھ کر دوسرے خانہ زادوں کی زندگی بھی برباد نہ ہو۔ بقول "خوبوہ کو دیکھ کر خوبوہ رنگ پکڑتا ہے۔"

سوم فرمایا محمد علی کی چھوٹی بہن جعفری بیگم جبکہ کچھ عرصہ قبل اپنے کسی قریب دار کے گھر میں بھری ہوئی

تھی (در عقد حویلی قدیم جہاں جلوانہ میں حسن علی دی جہان میسرم جو کہ پرے درجہ کا بد معاش یا او باطل ہے اور کیا کیا حرکات نازیبا کیا تھا اس کا علم ہیں۔ بن۔ زیدری کو ہے۔ یعنی یہ اس کے پاداش میں بر طرف ہونے کے قابل تھا یہ بھی نشہ کا عادی ہے) اس کے ساتھ اس شوخ چشم چھوڑی کے کیا حرکات نازیبا تھے جبکہ ہر دو جو کرایہ کے مکان میں تھے جبکہ یہ ایک دوسرے کے عادی تھا جہاں سے دید بازی ہوتی تھی اس کا افسانہ شائد نظام گزٹ یا شیراز میں لکھا تھا یہ معافی مانگتے پر اس کا عقد دوم طاهر علی خانہ زاد کے ساتھ ہوا تھا جس کی وقعت نذری باغ کے جملہ خانہ زادوں کی جوروں کی نظریں برابر نہیں ہے کہ دوسرے جہاں خانہ زادان نیک رویہ ہیں جن کو مرقی و سرپرست اچھی نظر سے دیکھتا ہے۔

الحاصل یہ ناموری تھی تراب علی صاحب کے خانہ ان کی بیگم ان کو یہ اہمال شیعہ اپنے افراد خانہ ان کے دیکھ کر حد نہ تھا کہ انکی نیکیاں کو اس طرح سے یہ برباد کئے تھے۔ بہر حال اس مسئلہ پر تفصیل سے مجھے روکٹی ڈالنے کی ضرورت تھی تاکہ یہ ریکارڈ ہو رہے۔

دیگر۔ آمینہ جیسے جیسے حرکات نازیبا ہوں گے خانہ زادوں کے تو بھراحت منظر عام پر آئیں گے تاکہ اس سے وہ غیرت پکڑ کر اپنے کردار کی اصلاح کریں یا نذری باغ سے رو پوش ہوں جو کچھ کہ ان کے مقدسین لکھا ہو۔ کہ کوئی خط تقدیر کو نہیں مٹا سکتا۔

مرفوم ۲۲ جون ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

محالیں سالانہ

۶ محرم الحرام سے ۱۰ محرم الحرام تک شام کے
 ۶ بجے مجالس عزائے سالانہ مقرر ہیں
 سید الواعظین آقا سیّد شہاب عباس منصور
 خطیب اہلسنت مولوی سید محمد صغریٰ لکھنوی
 فضائل مولیٰ اکوئین اور معائب امامین علیہ السلام

پتہ۔ سلطان منزل الم۔ علی آقا کاشانی۔ عارف۔ عبد باغ ہنواں شکر۔

ابن حسین بیت کر عالمیہ نواذات

ان پدم شریعت کی جاننا ہم پر نواذات

بیان مظفر حسین مددگار افضل علی خاں مہتمم کوہیٹا

فرمایا حال کا واقعہ ہے کہ یہ عید اعلیٰ کے موقع پر نذر دینے نذری باغ آیا تھا رشل دیگر ہندہ دارا ہر ایجوٹ اسٹیٹ نظام اور اس وقت اتفاق سے کوئی دوسرے لوگ میرے سامنے نہیں تھے۔ میں تنہا کر کسی پر بیٹھا تھا تو میں نے موقع دیکھ کر اس سے کہا کہ تجھے افسوس ہے کہ اس کی زوجہ بیٹے تو راضی تھی۔ مگر بعدہ اپنا خیال اپنی چوٹی لڑکی جو گیارہ یا بارہ سال کی تھی جس کو میں نے عابد علیؒ برادر خور ششیر علیؒ سے منسوب کیا تھا اس سے ناراض ہو کر لڑکی کو نذر سی باغ اپنے ہمراہ نہیں لاتی تھی تاکہ یہ میری نظر سے بچے رہے یہ کیا معاملہ تھا۔ حالانکہ آردہ اصل میں نسبت سے راضی نہ تھی تو مجھ سے عاف کہہ دیتی تو میں اس کی خواہش کے خلاف نسبت کا اخبار نظام گزٹ یا ششیر ازمین اعلان نہ کرتا بلکہ کوئی دوسرا لڑکی تلاش کرتا۔ میرا یہ کہنا سن کر کہا کہ سرکار میری زوجہ اس وجہ سے ناراض تھی نسبت سے کہ معاملہ ظہر دار کا سامنے تھا جس سے اس کی دختر نوسف بیگم منسوب تھی لیکن اس کی زوجہ تھی اور نہ صرف یہ بلکہ ششیر علیؒ کا رویہ نذری باغ میں کیا رہا تھا جس کی زوجہ ہمت النساء بیگم زوجہ قربان علیؒ کی دختر تھی جس کا نام حسینی بیگم تھا۔ لہذا ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے اوسکو امید نہیں تھی کہ اگر عابد علیؒ سے ساتھ اسکا چوٹی لڑکی کا بروقت عقد ہوتا تو یہ لڑکا کس کردار کا لگتا۔ اور آخر میں کہا کہ ہم حکیم سید علی صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کے خاندان سے کوئی رشتہ یا قرابت نہیں رکھتے ہیں۔ اور اگر سرکار اپنی سرپرستی میں ان دو کی شادی ان دو لڑکوں سے نہ کرتے تو ہم بطور خود ان حالات مذکورہ کو دیکھتے ہوئے اگر مرحوم کے قعر سے ہمارے ہاں نسبت پیام آتے تو ہم ہرگز اس کو منظور نہ کرتے لہذا چونکہ سرکار پر یہ ہے۔ میں اور میری زوجہ اور میری بہن اوں کا شوہر اس پر راضی ہو گئے۔ مگر بیشک میری زوجہ سے غلطی ہوئی کہ ان امور کو سرکار پر ظاہر نہیں کی۔ بس یہی اصل میں غلطی ہوئی جس کی ہم معافی مانگتے ہیں وغیرہ۔

یہ قصہ اوس کی زبانی سن کر میں نے کہا کہ ایک قہرنگ اس کا بیان ان وجوہات کے ساتھ ضرور قابل غور اور درست تھا۔ اور گفتگو یہاں ختم ہوئی۔

آخر میں فرمایا کہ عام قاعدہ دنیا کے مد نظر ہر گھر کے والدین جب تک کچھ نہ کچھ اپنا اہلخانہ کر کے اندھا دہند کام کر کے اپنی اولاد کے مفاد کو نقصان نہیں پہنچا سکتے خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں کیونکہ یہ معاملہ لڑکیوں کے سود و ہیود کا ہے جو فوری فکر سے انجام پانا ہے جس کی سخت ضرورت ہے۔

مرقوم ۲۲ جون ۱۹۶۱ء

(آئندہ از نذر کا باغ)

ضمیمہ معروضہ سید ہادی کی برادر علی رضا مرحوم (طبع شدہ در نظام گزٹ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء)

فرمایا میں نے جو شرط قائم کیا تھا کہ ان کا رزق جو کہ پونہ میں زیر تسلیم ہے مگر سید نکول میں
جس جان کا ہر طرح کا خطرہ ہے اسکو نہ چھوڑے گا تو حشمت ماہ کی ماہِ جزادی کی نسبت سے بن اتفاق نہیں
کر سکتا تو اس کی غرض و فائیت یہ تھی کہ بعد عقد اگر حیاتیات لڑکے کی جان اس قسم کے کاموں میں تلف
ہوگی تو خدا شکر وہ حشمت ماہ کی ماہِ جزادی جوہ نہ بن جائے اور اگر اس وقت ایسا ہوا تو پھر کون
اس بچی کا خواستگار ہوگا۔ لہذا اس کے مرنے اور کوئی میرا مقصد یا مطلب نہ تھا۔ مگر اس نازک
پائنت پر لڑکی کے باپ نے خیال نہیں کیا جس کو کرنا ضروری تھا۔
(محمد امجد) دوسرے طرف اس کے وہی خیالات کی زندگی میں ایک طویل عرصہ تک یہ مبتلا تھا جس سے
نذری باغ ابھی طرح واقف ہے۔

خلاصہ یہ کہ نذری باغ حفاظت جانوں کے دھن میں لگا ہوا ہے اور لڑکے کا باپ سید ہادی
پیشوں کی دھن میں ہے۔ یعنی جو کام ان کا بیٹا کر رہا ہے (چاہے خطرناک ہی کیوں نہ ہو) اگر آئندہ
اس کو وہاں ملازمت مل جائے گی تو اس کو بھاری بھر کم خدمت ملے گی۔ مگر دوسرے طرف
ان دو چیزوں میں کیا فرق ہے اس کو صرف ماہِ جان عقل و خرد ہی سمجھ سکتے ہیں نہ کہ وہ جو اس سے
کوٹوں دور ہیں جیسے کہ لڑکے کے پدر بزرگوار۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس کے اصرار پر اس کی
ضعیف والدہ نے رُو کر بادل خواستہ اجازت دی تھی۔ یہ شکر میں نے کہا کہ ایسے امور کی میرے
ہاں وقعت نہیں ہے جو سراسر بے معنی ہیں۔ کیونکہ یہ صرف دکھاؤ کی حد تک ہیں نہ کہ شفقت مادری
کے رنگ میں۔ در آنجا ایک جناب پدر شخص ثالث کی حیثیت سے خاموش تھے صرف تماٹ دیکھنے کے لئے
جو کہ خطرناکے نتائج کا حامل تھا خدا فضل کرے۔

مرقوم ۲۲ جون ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

حرکات نازیبہ معین علی وقادر علی (پسران لطف علی ملاقہ صاحبزادگان صرغھام)

فرمایا ان میں نمبر ۱ روپیہ کا ٹھیک ہے اور اپنی مددک پر صا لکھا ہے مگر صرف ایک دفعہ اس سے جو حرکت ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ استھان دینے کے سلسلہ میں اندر چلا گیا تھا بغیر اجازت۔ دوسرے طرف اگر یہ اجازت لیکر جاتا تو اسکو اجازت ملتی اور زادراہ بھی دیا جاتا۔ چنانچہ اسی حرکت کے مد نظر اس کا اخراج نذری بارغ سے کچھ مدت کے لئے ہوا تھا مگر معافی مانگنے پر یہاں پھر آگیا۔ اسکی زوجہ نذیر الدین عہدہ دار صرغھام کی دختر ہے جس کا نام عہدہ بیگم ہے اور زن و شوھر کا اچھا ملاپ ہے یہ صاحب اولاد ہے حیدر بیگ۔ اسکا چھوٹا بھائی قادر علی یہ ایک مددک شیر خوار تھا کہ بھائی کے یہاں سے جانے کی اطلاع پیشی میں نہیں دیا بلکہ مخفی رکھا۔ اور سنا ہے کہ زبان کا بھی یہ چھوٹا اچھا نہیں ہے مگر یہ بھی معافی مانگنے پر پھر یہاں آیا اور بھائی کے ساتھ محلہ پر نذر گھاسٹ ہی میں مقیم ہے اسکی سابقہ زوجہ جو کہ حیدر علی کی دختر تھی جس کا نام دیدار النساء بیگم تھا یہ معافی تر فرماتے ہوئے پر یہ معاملہ داخل دفتر ہو چکا ہے مگر حیدر علی نے قادر علی پر جو الزام لگایا تھا اپنی سابقہ زوجہ کا جیروہ دبا لیے کا اسکا ثبوت پیش نہیں کیا۔ ورنہ وہ عدالت میں جا کر کرتا اور وہاں عدالت سے اس کے حق میں فیصلہ ہوتا تو نذری بارغ تو قادر علی سے جواب لیتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ دعویٰ بلا ثبوت تھا۔ محض شرارت نفس کے مد نظر۔ اور کچھ نہیں۔ چنانچہ اسکا حال میں عقد ثانی رہی نہ بیگم سے ہوا ہے۔ لہذا اگر آئندہ پھر یہ ہو یا اسکا بھائی کوئی حرکت نازیبہ کرے گی تو ہمیشہ کے لئے دونوں نذری بارغ سے خارج ہو جائیگے۔ نظر برآں یہ آخری موقع ہے۔ لہذا ہر دو کو سبقت کر احتیاط سے زندگی بسر کرنا چاہیے ورنہ مددک دلی خویش۔ آمدنی پیش۔

مرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ء (آمد از نذر بارغ)

قطع

صبا کے واسطے بھی یہ خرام تھا کیسا
برائے کار جہاں یہ نغمہ تام تھا کیسا
یہ کہتی ماتی ہے دنیا تمام اے عثمان
برائے کرب و بلا احترام تھا کیسا

(آمد از نذر بارغ)

سب معوضہ نوشتہ البیہ حکیم سید علی صاحب وکیٹ مرحوم

فرمایا مرحوم کے بعد سے تا ایسا وقت یعنی چند سال کے دوران میں مختلف امور سے متعلق جو ان کے گھر سے تعلق رکھتے تھے۔ یا معمول امداد کے سلسلے میں تھے یا میرے استفسارات کے جواب تھے۔ ان کے دو لڑکوں کے عقد سے متعلق یعنی علمبردار و شبیر علیؑ یہ سب اصل تحریرات مکمل شکل پر میرے دفتر پیشی میں موجود ہیں۔ بقول
”داشتہ آید بکار“

(آمد از نزدیکی باغ)

۳۰ جون ۱۹۶۰ء

عقد ثانی قادر علی پسر لطف علی علاقہ صاحبزادگان صرفی ص ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ در مسجد جو دی

فرمایا چونکہ یہ عقد ثانی تھا اس لئے اس کا اور کس حیثیت کی لڑکی ریحانہ بیگم سے ہوا تھا (علاقہ میسر) اس کی تشریح نظام گزٹ یا شیراز میں آچکا ہے۔ اس لئے یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر دیکھنا یہ کہ بعض وقت قسمت کے شعبہ سے بھی قابل دیدہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ واقعہ بھی ازاں قیل ہے۔
دیگر فرمایا میں نے یہ شکل حفظ یا تقدم جو کچھ انتظام کرنا تھا اس عقد ثانی سے متعلق کر لیا ہے۔ لہذا امید ہے کہ نتیجہ ہر وقت بہتر برآمد ہوگا۔ اور کوئی چیز حائل عقد اول اس لئے سے متعلق وقوع میں نہ آئے گی کہ زوجین کے گھر پر میری نگہانی رہے گی۔ زیادہ مبارک باشد۔

مرقوم ۳۰ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطع

برائے سنبیل بچاں یہ تاب تھا کیا
کھٹی جو آنکھ تو ہر چیز تھی رفو چکر
برائے رند یہ کیف شراب تھا کیا
پے امور جہاں بھی یہ خواب تھا کیا
(غائب)

(آمد از نزدیکی باغ)

”خانہ میر دُر محملہ پر نذر گھاسٹ“

(بعضے آفتاب)

جس میں صاحبزادی مہرالنصار بیگم (عُرف منو پاشاہ) لطنی اقبال بیگم (منکوہ) مقیم ہے۔ بعد عقد اپنے شوہر رشید جنگ سپروالی الدولہ مرحوم کے ساتھ۔

فرمایا یہ مکان زمانہ قدیم میں تعمیر کردہ تھا۔ جس میں عارضی طور پر مسٹر پر نذر گھاسٹ ٹیوٹر برادری والا سٹان کو قیام کی اجازت دی گئی تھی جبکہ دونوں بھائی بغرض تعلیم نذری باغ سے آکر عدنی باغ میں مقیم تھے (جدید تعمیر کردہ موجودہ مکان میں جہاں انکی والدہ مرحومہ کا عقد ہوا تھا۔ زمانہ گزشتہ میں)۔ بہر حال یہ مکان سبز زمین و فرنیچر وغیرہ کو ملا کر کم و بیش پچاس ہزار روپے ادب کی پوزیشن کے مطابق ہے۔ یہ این وجہ کہ میری سب (انکیوں میں) متاہل شہمہ (بعد شہزادی پاشاہ) یہ سینئر پوزیشن کی ہے جو نذر جنگ مرحوم کی نواسی ہے۔ الی اسل میرا ارادہ ہے کہ اس مکان کا قافوٹی ٹرسٹ بنا کر پکی کو عطا کر دوں اور غالباً یہ کام اندرون ایک سال انجام پا جائے گا تو اُس وقت ایک مختصر سا آٹھ ہوم اس کی گھر بھرائی کے سلسلہ میں دیا جائے گا (در حد و نذری باغ)۔

فرمایا اگرچہ ٹرسٹ میں اس پکی کے حصہ کی رقم مُندر ہے اس کام کے لئے مگر چونکہ اسکی خصوصیت ماحصل ہے اس لئے مجھے مکان مذکورہ عطا کرنے کی ضرورت تھی جس کی وہ مستحق تھی۔

زیادہ مبادک بانشد

نوٹ۔ آج نظام گزٹ میں جو مضمون مکان کا شان سے متعلق شائع ہوا ہے اس میں شہزادی پاشاہ کی ہ سہوگنا مت سے چھوٹ گئی ہے بھٹ کر لی جائے۔

مرقوم ۲۴ جون ۱۹۶۷ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطعہ

واسطے کاگل کے شانہ بلیا || واسطے عشرت کے خانہ بلیا
مفسدوں کے واسطے بہر قناد || بیٹھے بیٹھے اک بتانہ بلیا
(آواز نذری باغ)

سینئر پرس کا فرستادہ کلام مجید مطلقاً و مذمتی قیمتی صحت بہنڈ (برموقع ولادت معصوم پوتہ در انگلینڈ)

فرمایا چونکہ یہ متبرک چیز ایسے مسرت کے موقع پر بنی ہے کہ ہاں آئی ہے۔ ہذا میرا ارادہ ہے کہ خاندانی اور تاریخی نمایاں روزگار (طلاتی و جزاوی) غلوں کے ذخیرہ میں (بڑی دیوڑھی میں) شریک کروں درجہ بارہ امام تاکہ اس کے خیر و برکت کے سایہ میں یہ معصوم بچو لٹا پھلتا رہے اور اللہ ایسا ہی ہوگا۔ بعونہ و کرمہ۔

مکرر صاحبزادہ نوسود کا منشی علم، مرحوم کو بیت الحزن میں استاد ہو جائیگا جو کہ مرحومہ دولہن پاشاہ کے بعد تعمیر ہوا تھا۔ کس لئے سینئر پرس کی ولادت، مرحوم کو ہوتی تھی ۲۱ فروری ۱۹۶۰ء

۲۵ جون ۱۹۶۰ء

۲۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ

(مستقل از نظام گری)

حرم و احتیاط ضروری ہے پر آشوب زمانہ میں

فرمایا بعض صاحبزادے مکان گاف اپنی جوان لڑکیوں کو اپنے زوجگان کے ساتھ مجالس عزائم میں بعض گھرانوں میں بھجواتے ہیں۔ ہذا زمانہ پر آشوب ہونے سے ہر چیز میں احتیاط ضروری ہے تاکہ کل کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جس سے والدین کو مصائب کا سامنا کرنا پڑے۔ البتہ خود اگر تنہا جائیں یا صرف سیانے لڑکوں کو ہمراہ لیجائیں تو وہ بات دوسری ہے۔ یعنی بحث صرف آفات کی مدت تک ہے نہ کہ ذکر کی مدت تک۔ اسلئے جو مناسب سمجھا جائے عمل کیا جائے۔

مردم ۲۵ جون ۱۹۶۰ء

(مستقل از نظام گری)

معروضہ سید ہادی نگران کار عدل باغ (برادر علی رضا مرحوم)

فرمایا اس میں اونہوں نے لکھا تھا کہ ان کے بیٹے نے پوتہ سے خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ جس مقام پر یا کارخانہ میں یہ کام کر رہا ہے جب تک وہ مستثنیٰ مطابق معاہدہ جس کو کہ اس نے کیا تھا وہاں شریک ہونے کے سلسلہ میں نہ دیا جائے گا وہ وہاں سے علیحدہ نہیں ہو سکتا وغیرہ۔ یہ دیکھ کر میں نے ان کو بتو سطح تحریر آگاہ کیا ہے کہ یہ معاملہ ادا کا ذاتی اور خانگی ہے جس سے نہ جھگڑا اور نہ حشمت جاہ کو کوئی تعلق ہے۔ یعنی مستثنیٰ یہاں سے اس غرض سے نہیں دیئے جاسکتے۔ لہذا وہ جو کچھ مناسب سمجھیں بطور خود کام کریں۔ یا حشمت جاہ کی صاحبزادی کی نسبت سے ہاتھ دھوئیں۔ کیونکہ لڑکی کے باپ کی تحریر سے مجھے معلوم ہوا کہ لڑکی ماں کے ساتھ سید ہادی کی زمانہ مجلس محرم میں سال گذشتہ گئی تھی تو وہاں سید ہادی کی زوجہ نے بطور خود نسبت کی خواہش کی تھی جس کی تحریک خود لڑکی کے باپ کی طرف سے نہیں ہوئی تھی۔ الحاصل یہ چند سطور لکھ کر آئندہ کی غلط فہمی کا ازالہ کرنا مناسب سمجھا۔ تاکہ سید ہادی کے لوگ یہ نہ مشہور کریں کہ حشمت جاہ نے ان کو مجبور کر کے اپنی صاحبزادی کو ان کے بیٹے سے منسوب کر کے رقی باران پر دالا خصوصاً اس مطلقہ کے زمانہ میں جب کہ چو طرف انقلاب کی وجہ سے دنیا کے حالات دگرگون ہیں اور ایسا کرنا میرے لئے ضروری تھا بہ حیثیت بزرگ خاندان کہ یہ میری پوتی کا معاملہ تھا۔

دیگر دوسری طرف میری پوتیوں کی نسبت بعض لڑکوں سے ناپائوں کی خواہش پر ہوئی ہے

جو مجھ اگانہ نوعیت رکھتی ہے وہیں۔

مرقوم ۶۲ جون ۱۹۶۰ء

(سنقول از نظام گزٹ)

قطعہ

چمیز اصنام حسین بختانہ ہے || بادۂ تیر سے بھرا میخانہ ہے
کہتی ہے عید نیم کس شوق سے || پیرز نغمہ آج یہ کاشانہ ہے
(آمدہ از خدی باغ)

حاضری الادہ جات، محرم غیر ممکن

فرمایا انہیں وجہ سے جو کہ نظام گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے سالانہ دورہ اس سال شوارہ۔
بجز حاضری الادہ بیٹنی بوقت صبح دس بجے۔ کیونکہ یہاں مجلس غزا ہے۔
نظر برآں دو سر مقامات پر مقررہ نیازات بھجوا دیئے جائیں گے۔ تاکہ منت کی ادائی ہو جائے۔
کیونکہ مجبوری کا علاج نہیں۔

دیگر غزا خانہ زہرا میں روزانہ وقت عصر سوز خوانی ہو جائے گی۔ اور صرف دو مجلس یہاں ہونگے
کہ زیادہ دیر تک میں زمین پر نہیں بیٹھ سکتا اور اسی طرح سے بڑی دیوڑھی میں۔ مرقوم ۲۶ جون ۱۹۶۷ء

الکارمایان متاہل صاحبزادیاں نذری باغ

(متعلق قیام در مکانات دامادان)

فرمایا میں نے ان سے کہا جب کہ ان کی (رکیاں اپنے گھردار سے ہو چکی ہیں لیکن ان کا عقد
ہو چکا ہے) تو یہ اگر چاہیں تو بیٹیوں کے مکانات میں جا کر قیام کر سکتے ہیں بعض قیام نذری باغ۔ اس کا
جواب یہ دیا کہ ہم جوانی سے لیکر ضعیفی تک دالی وارث کے گھر میں رہے۔ لہذا اس کو اب ہنسی و ہنرمند
طریقہ زندگی اختیار نہیں کر سکتے۔ ہاں وہ بات اور ہے کہ عند الضرورت ہم وہاں آمد و رفت رکھیں گے مگر
مستقل طور پر ہمارا وہاں قیام نہیں رہ سکتا۔ اور نہ زن و شوہر کے معاملات میں یہ ضرورت دخل دیکر ہم
اپنی رسوائی نہیں کر سکتے وغیرہ کہ ہم اپنے مقامات پر اس سے ہیں۔ یہ جواب سنکر میں نے کہا اوتھا خوشی۔ اور
ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں ان کے جواب کو قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ دالی وارث کا خیال اب تک ان کے قلوب
میں جائزینہ آفریں۔

مرقوم ۲۶ جون ۱۹۶۷ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطع

حال گلشن کا صبا سے پوچھو || اور تا شیردہا سے پوچھو
کس طرح جا کے بخت میں آخر || ہوئی مقبول دُعا سے پوچھو
(آمدہ از نذر کہاں)

بیاضادق علی صاحبہم السلام الا وہ جا علاقہ پرائیویٹ اسٹیٹ نظام

فرمایا میرے استفسار پر ان کا کہنا تھا کہ اس سال ایامِ عنا محرم کے زمانہ میں جو جو طرف چلی پہل رہتی تھی اس میں بہت کچھ گھاٹا ہے یعنی روپیہ میں دو چار آنہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ ایسے وجہ کہ انقلاب کی وجہ سے شکم پڑی کرنا مشکل ہے تو پھر جس کے مصارف کون برداشت کریگا۔ اور یہ بھی کہا کہ الا وہ امامِ اسلم کی حالت بہت سقیم ہے۔ اسی طرح سے حتمی علم کی کہ عمارتیں مکنتہ و بوسیدہ ہو جائے سے ان کی دافندوزی ان کریگا کہ ہر ایک کیسہ خالی ہے (یہ نگرانی میں پرائیویٹ اسٹیٹ مذکور کے نہیں ہیں) اور یہ بھی کہا کہ اسوقت جب یہ حالات پیدا ہیں تو پھر خدا کو علم ہے کہ آئندہ کیا ہوگا وغیرہ۔ یہ سنکر میں نے کہا کہ انکی تشریح ضرور قابل غور ہے اور ساتھ ہی صحیح بھی۔ بہر حال امام کرپلا کی زارداری جس طرح سے ممکن ہوگی ہلال ادا ہوتی رہے گی۔ رہا زمانہ گزشتہ کی بات اب پیدا ہونا بہت دشوار ہے کہ جو طرف حالات دنیا بدلے ہوئے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ صاحبانِ ایمان دایقان کے خلوص و عقیدت میں یہ کفا ہے ان وجوہ سے کئی ہو جائے تاہم یہ کسی طرح سے ان کے قلوب سے پاکتہ فنا نہیں ہو سکتی۔ بعینہ اوسی طرح سے جیسا کہ تین سو سال سے برابر اس کا جلوہ قائم ہے۔ انشاء اللہ تا قیام قیامت باقی رہے گا گو اس میں کم و بیش ہو تو کوئی نئی چیز نہیں کہ دنیا میں ایسا ہوتا آیا کہ کل کی بات آج نہیں۔ مثل گردشِ میل و ہمار کہ ہمیشہ دُنیائے کے حالات ایک جگہ قائم نہیں ہیں بلکہ بدلتے رہتے ہیں جس کا نام گردشِ دور الہا ہے مگر باوجود اس کے۔ قطب از جانی مقبند۔

(ایمان کا)

مرقوم ۲۷ جون ۱۹۷۷ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطعہ

بُوئے گلِ بنفشہ بھی بادِ صبا میں ہے || تاثیر کیا عجیب یہ دیکھو دوا میں ہے
کہتا ہے آج باہِ غزا ہر طرف سُو || سینہ زنی کی شان بھی آہِ و بکا میں ہے
(آمدہ از تذکرہ باغ)

ضمیمہ نظم فارسی

اشاعت بعض مضامین نذری باغ جو کہ شیراز میں آئندہ جمع طبع ہو رہے ہیں یہ اپنی نوعیت کے لیے قابل دید ہیں۔ جس میں بعض خانہ زادان نذری باغ کا کردار بتایا گیا ہے یا مذکورہ روئے بعض اولاد عہدہ داران کا ذکر ہے جو اصلاح طلب ہے جسکو غالب ثقل اصحاب غور سے پڑیں گے جو خود عاملان کردار ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ یہ کیا انوکھ چیز ہے جو بازار و کوچ میں فروخت نہیں ہوتی ہے الا خاص مقامات پر وہ بھی ایسے نامی گرامی جو عالم آشکارا ہوں۔ اور وزن رکھتے ہوں۔

مرقوم ۲۷ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

تشریح ضمیمہ نظم فارسی شائع شدہ امروزہ در نظام گزٹ

فرمایا اس میں جن مضامین کی اشاعت سے متعلق لکھا گیا ہے شیراز میں آئندہ جمع وہ افراد ہیں لیکن

(۱) ہاشم علی پسر سابق بر گیدار (برادر حبیب محمد)

(۲) قطب علی پسر بشیر الدین عہدہ دار صرف خاص

(۳) شبیر علی برادر علمدار

(۴) احمد علی بونہ تراب علی صاحب (یعنی فرزند عاشق علی صاحب مرحوم)

(۵) ملک حسین نظام علی (پسران مردار نواز جنگ مرحوم سابق ناظم)

(۶) احتشام علی اعظم علی۔ سلامت علی۔ غفار علی (خانہ زادان علاقہ میسریم (مقیم نذری باغ)

(۷) معین علی۔ قادر علی پسران نطف علی علاقہ صاحبزادگان صرف خاص)

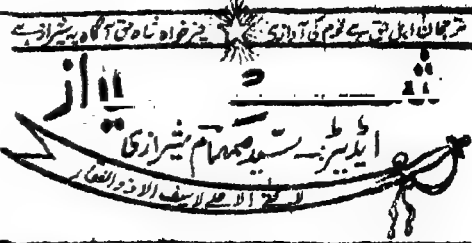
مرقوم ۲۹ جون ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطعا

رنگ گل پھوٹ پڑا آج یہ گلزاروں سے
بڑھ گئی دل کی غلش اور بھی ان خاروں سے
کہتا جاتا ہے یہی شمس بھی ہو کر شادان
جگمگاتا ہے فلک ناس کو ان تاروں سے

(نغمہ انندی باغ)



مسلمانوں کا سال

بہارِ حج و عمرہ کا آغاز
 حرمِ الحرام میں شہادۂ غوثی کا آغاز
 حرمِ الحرام میں شہادۂ غوثی کا آغاز

ہولِ حرمِ الحرام سے مسلمانوں کا سنہ ہجری کا آغاز ہوتا ہے جو مسلمانوں کا عالم کی تعلیم میں مسلمان بھی غرض محرم الحرام کو جشنِ سال نو مناتے اور اپنے مذہبی سال کو اظہارِ مسرت و شادی کے ساتھ شروع کرتے لیکن ناجائز کربلا کے باعث مسلمان اس خوشی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے اور اب ان کا ہر سال ایک ایسے غم و ماتم کی یاد سے شروع ہوتا ہے جو تاریخِ عالم کا ایک خونین باب ہے محرم الحرام میں شہادۂ غوثی کا واقع ہونا بھی خلوتِ عالم کی ملکیت کا مسئلہ غالی نہیں۔ امام حسین علیہ السلام کی خون چکان شہادت کے دل و دماغ کو تڑپا دینے والے واقعات ہدایت و رشد کے ایسے ایسے رموز و اسرار اپنے دامن میں پھنسا رکھے ہیں جن کا ذکر و فکر عجب و غریب آغاز سے ایمانی میں تازگی، روح میں بالیدگی، عمل میں جوش اور ارادوں کو استحکام بخشتا ہے اس رنگین و حسین دنیا کے تمام ہوشیار اور دل فریب مشاغل کو ہموار و خوب اور اس جہانِ غالی کو مزید آخرت کے تصور پر ایمان رکھنے والی قوم کے لئے دراصل اپنے سال نو کو شروع کرنے کا اس سے بہتر اور موثر کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ وہ عشرہ محرم کو واقعہ کربلا کی یاد تازہ کرنے کے لئے وقف کر دیں۔ اسوۂ حسینیؑ پر عمل پیرا ہونے کا کوشش میں وہ کس حد تک کامیاب ہو سکے اور ان کے ایمان و عمل میں ایسی ترقی و ترقی اور کونساں ایمانی رہنمائی میں جن کے دور کرنے کے لئے انہیں اس نئے سال میں خاص طور پر جو جسکی ضرورت ہے ترقی کی نفسِ عزائم ایسا ہی اور انہیں جو روحانی کے لئے ایک ترقی ہو رہی ہے جو مسلمانانِ عالم

خطیبِ قبر سلوٹی
 کا اوشاد مبارک ہے کہ اسے اللہ میں تیری عبادت پر گزرتی لڑائی کا
 دھڑ سے پیش کرنا جگہ سے کہ تو عبادت کے لائق ہے۔

کو ہر سال ہولِ حرم کے نمودار ہونے سے فراہم ہوتا ہے سال کے ماہ آخری قریب الحرام کی امرِ قادح کو خیرِ قربان کے موقع پر مسلمانوں کو پرکھایا جاتا ہے کہ اللہ کے بارے میں وہ ایک احکام کی تعمیل میں کس طرح آمادہ ہے، اس اور اپنے فرزند و لہجہ کو خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا ذبح مفقود بدل دیکھی جو اس محرم الحرام کو واقع ہوئی اس طرح دینِ اسلام کے پیروں کا سال روحانی دوس سے شروع ہو کر روحانی دوس پر ختم ہوتا ہے تاکہ مسلمان اپنے مذہبی سال کی ابتدا اور اختتام دونوں موقعوں پر زمین نشین کہیں کہیں زندگی کا حقیقی مفقود کیا ہے اور وہ کس طرح اس مفقود کو حاصل کر سکتے ہیں

حقِ حسینؑ اس میں مرگ پر مدد ہے
 اسلام لے لے ہوتا ہے ہرگز ہلاکت کے بعد

مجلسِ بلدیہ آباد

پارٹی	پوزیشن
کانگریس	۳۳
مجلس اتحاد المسلمین	۱۸
متحدہ شہری کمیٹی	۴
آزاد	۹
مسلم	۶۴
ملک کوئٹہ کی رائے دی باقی ہے	۲
مسلم	۶۶

بلدی انتخابات کے تعلق سے
 شیرازی آئینہ اشاعت میں تفصیل سے روشنی
 ڈالی جائے گی (ادارہ شہر)

برطانیس فنی تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات حالیہ ترقیوں پر ایک نظر!

از قلم: آر نٹ ایکنسن

امید ہے کہ آئندہ چند برسوں میں برطانوی حکومتوں کا بلوں اور یونیورسٹیوں میں فنی تعلیم کے سالانہ اخراجات ۱۵ کروڑ پونڈ، ۲۰ کروڑ روپے تک پہنچ جائیں گے۔ اس سال کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے ۱۰ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ (۱۴۸ کروڑ روپے) کی رقم منظور کی ہے۔ یہ اضافہ ان منصوبوں کا نتیجہ ہے جو ۱۹۵۷ء میں اور اس سے قبل مرتب کیے گئے تھے۔ لیکن دانشگاہ برطانیہ اب بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ آیا یہ اضافہ کافی ہے۔ یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ آیا تربیت پائے والے سائنس دانوں، ماہرین مین اور کاریگروں کی تعداد نسلی بخش ہے اس وقت برطانوی یونیورسٹیوں میں طلبہ کی ایک تہائی سے زائد تعداد آرٹس کے شعبہ میں کام مصلحت کرتی ہے۔ تقریباً ایک چوتھائی طلبہ ریاضی، منطق وغیرہ کے کورس کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے کورس کرنے والوں کی تعداد تقریباً ۲۰ فیصد رہی ہے۔

ایک سنہ ورتی کونسل جو وزیر سائنس کی مشاورتی کونسل سمجھائی میں کام کرتی ہے اس موضوع سے متعلق قومی پالیسی کا لگاتار جائزہ لیتی رہتی ہے۔ ان دنوں برطانیہ فنی تعلیم کے پھیلاؤ کے ایک بہت بڑے پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔ ۱۹۶۷ء میں حکومت کی سائنس کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ اگلے بارہ برسوں میں ٹیکنالوجی کے گریجویٹوں کی تعداد دوگنی ہو جانی چاہئے۔ یہ مقصد پانچ سال میں حاصل کر لیا

کیا تھا۔ اس وقت مقصد یہ ہے کہ سائنس تک دوگنا رہیں دانش اور انجینئروں کو تربیت دی جائے تاکہ یونیورسٹیاں اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کے کارخانے ہر سال ملک کو کم از کم بیس ہزار سائنس دان اور انجینئرز مہیا کر سکیں۔ برطانوی یونیورسٹیوں نے اس وقت اپنے پھیلاؤ کا جو پروگرام بنایا ہوا ہے اس کا دو تہائی حصہ سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق ہے۔ سائنس میں یونیورسٹیوں کی خلیہ خلیہ ترقیوں پر ۸۴ لاکھ پونڈ صرف کئے گئے تھے اب ۱۹۶۷ء تک ہر سال تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ صرف کئے جائیں گے۔ فنی کالجوں کی توسیع کا ایک پانچ سالہ منصوبہ ۱۹۵۶ء میں بنایا گیا تھا۔ اس کا مقصد اعلیٰ کورس کرنا والے طلبہ کی تعداد میں ہر سال ۵۰ فیصدی کا اضافہ کرنا ہے۔ عمارتوں اور ساز و سامان پر ۱۰ کروڑ پونڈ سے زائد رقم صرف کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا اور اس سال کے شروع میں ہر ہفتہ ایک نئی عمارت کا افتتاح ہو رہا تھا۔ تجویز یہ ہے کہ ۱۹۶۷ء تک ۶ کروڑ پونڈ مزید رقم فنی عمارتوں پر خرچ کی جائے۔ عمارتوں کے ساتھ ساتھ لیبارٹریوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۵۷ء اور ۱۹۶۷ء کے درمیان فنی کالجوں کے ہمہ وقتی لیبارٹریوں کی تعداد ۶۷۶۶ سے ۱۳۶۳۸ ہو چکی تھی۔ برطانوی صنعتیں بھی اس کام میں پورا حصہ لے رہی ہیں۔ ان کی طرف سے طلبہ کو بطریقے دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان کے ملازم کسی کارخانے میں کوئی فنی کورس کرنا چاہیں تو وہ ان کی نفیس ادا کرتی ہیں اور ایسے طلبہ کو زمانہ تعلیم میں تنخواہ بھی ملتی رہتی ہے۔

پنیر ایرانی مقوی اور حیاتین رکھنے والی کھجور
پنیر ایرانی سے اپنی جسمانی قوت کو مضبوط
حاجی لطف اللہ مہدانی چنگلوڑہ۔ حیدرآباد

قطعہ

مئے کی زباں ہے آج لطافت لئے ہوئے
شانِ صحیفہ اور کتابت لئے ہوئے
اندھیر کشمیر کے آگے یہ چمک گیا
غبروں کو دیکھتے ہیں خلافت لئے ہوئے
(آمدہ از اندری باغ)

وہ تھا دنامہ جو حی کی پُشتانی پر لکھا گیا

علامہ سید نجفی احسن کا مونیوی

واقعہ کو بلا تاریخ انسانی کا ایک "مثالی" شاہکار ہے۔ غلطوین کے سلسلہ میں یہ ایک آخری اور کمالی ترین قربانی ہے اسی نے کتب آسمانی اور تاریخ انبیاء و اوصیاء میں ادنیٰ کی جھلکیاں بڑے اہتمام سے تلخ ہیں۔ کہ بلا کی قربانی اسلام کے سچائی کے ثبوت اور دین کی مدد لکھا، کے لئے دی گئی تھی اسلئے صحف انبیاء اور قرآن مجید اور حدیث پیغمبر سے اسکی پوری پوری مطابقت انبیاء و سلف کی نبوت اور اسلام کے دین الہی ہونے کا زندہ ثبوت بھی ہے سورہ نوبہ (دہلا) میں ہے کہ تورات و انجیل میں مذکور ہے کہ کچھ لوگ راہ خدا میں دشمنان الہی کو قتل کر بیٹھے اور خود بھی قتل ہو جائیں گے اسے بڑی کامیابی بھی کہہ سکتے ہیں۔ تورات و انجیل میں قرآن مجید کا یہ حوالہ ملتا ہے۔ نوریت و انجیل اور قرآن کے "مشید" کے کل اوصاف کا مریخ ذات سبط رسول حضرت بید الشہداء ثابت ہوتی ہے۔ دھلے الہی کے لئے ایسی قربانی انسانی تاریخ میں نہیں تھی حضرت نے دشمنان خدا کو قتل بھی کیا اور خود بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئے مہارت و حفاظت دین، حکومت الہیہ کے قیام کے لئے امام حسینؑ اور انکے متدلس ساہتیوں کے خدمات لاغابی ہیں۔

سورہ احقاف (46) میں ہے۔ ہم نے ان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے اسے "دریغ" کیا تبیریل میں رکھا اور دریغ ہی سے وہ جن "اونکے پیٹ میں رستہ اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس جھینے ہوئی، پتھری کی تہا میں لچائی میں، انہیں اولاد کی آرزو مند ہوئی ہیں اور عموماً حمل کی مدت (9) مہینے اور عموماً کی مدت دو سال سے۔ آیت کا انداز بیان عام لغبات اور معمولی حالات کے مطابق نہیں ہے لیکن یہ امام حسینؑ پر پوری طور پر منطبق ہوتا ہے۔

جب امام حسینؑ حکم مادر میں آئے تو جوئل نے جناب رسول خداؐ کو خبر دی کہ فی طہ کے ایک فرزند ہوگا جسے آجی اُمتن قتل کوئے گی جب امام حسینؑ حکم مادر میں آئے تو سیدہ کو دریغ تھا اور جب پیدا ہوئے تو دریغ تھا امام حسینؑ مادرِ رحمہ صافیؑ نے امام جب حکم خاتونِ حبیب میں تھے تو فرما لے تھے اے مادر محترم! میں پیا سا قتل کیا جاؤنگا اور قتل کے بعد میرے جسم پر کپڑے بھی نہ رہیں گے دیکھو دیکھو رانا اور بھلی بیوہ۔ صحف انبیاء اور آیات قرآن مجید اور احادیث پیغمبر علیہ السلام کا جب ایک ساتھ مطالعہ کیا جاتا ہے تو عجیب عجیب راز منکشف ہوتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کربلا کے حقائق و حلقہ کو اولاد آدم تک پہنچا تھا و پیرور کا اور فریاد انبیاء و اوصیاء تھا۔ کیسا حدیث بالا کا زبور حضرت داؤدؑ سے ایک خاص راجہ میں معلوم ہوتا ہے پیاس کی شدت سے میری زبان تالو سے لگ گئی میرے پیاس کو ان لوگوں نے آپس میں بانٹ لیا۔ تورات کے صحف یسعیاء و دانیئیل میں ہے ہماری قربانی کس نے تصدیق کی۔ دین خدا اس کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔

خود سرچے کیفے اینڈ پرائزین اسٹور

منقل دوزانہ و بیر پورہ مید رآباد

یہ وہ ایرانی طرز کی مشا و پاکہ موٹل ہے جسکے افتتاح کا آپ کو انتظار تھا یہاں آرام اور دارملنگ کے باغات کا درآئیدہ جلے انتظار کیجئے
• خوش ذائقہ چائے • ٹیکن و شیرین لوازات اور • املی مشروبات کے لئے اپنے دوست احباب بہا تھ لٹریف ویلے اور چائے کا لطف اٹھائیے



علامہ اقبال نے اسی مقدمہ کو اس شعر میں ادا کیا ہے ۔

فریب و مادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
ہنایت اس کی حسین۔ ابتداء اس میں
جفرت و ہر مہمہ۔ بنی حضرت ابراہیم و اسماعیل کے تقریباً
(۳۰۰) سال بعد مجھے کے آپ بھی واقعہ کے لاکھ نما و سیلے
تھے

اربیہ نجد (توریت) کے صحیفہ (۱۵۶) ۷۷۵ء بمطابق ۱۹۲۲ء
میں ہے۔ خدا اپنے رب الاخواج کی راہ میں آنتہ کی طرف ہز فزوت
کے لئے قربانی مقرر ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تیسری کتاب اجمار (توریت) (۱۶/۱۱۹) میں ”یوم عاشور“ کو، ”دعا طور“ پر ”یوم غم“ کی حنث دیا گئی ہے۔ توریت میں ہے۔

اور تمہارے لئے قانونِ دائمی ہو گا کہ اگر تو میں بیعت کی
دوبینا راجح تم میں سے ہر ایک خواہ وہ تمہارے دین کا پیروار
وہ یہودی ہو۔ مگر بود و اشتم تم میں ہے۔ ایسا جان کو دکھ دے
اور کسی طرح کام نہ کر کے کیونکہ اسی روز تمہارے واسطے
یا کفر کی گئی ہے تمہارے دیا جائے گا کہ تم اپنے سارے گناہوں
خداوند کے آگے ایک ہو جاؤ۔

۷۳ ۱۲۶۵ء میں پھر خداوند نے موسیٰ علیہ السلام سے خطاب فرمایا۔

ما قریں پیسے میں اسکے دسویں روز لغارہ دینے کا دینا ہوگا۔ تھاری مقدس جماعت ہوگی۔ تم اس دن آپ کو غزوہ بنانا اور خداوند کے لئے آگ سے قربانی گزراؤ۔ تم میں اُسی دن کوئی سلام نہ کرنا کیونکہ وہ لغارہ دن ہے کہ تم خداوند اپنی لذت والے

مسیح نے تقدیر کی کہ "وید اللہ"۔ اس طرح چھوٹ نکلا طرح سوچی زمین سے جڑیا کو نکل نکلتی ہے۔ یہ اللہ حضرت علی ہیں اور فضل زمین سے مراد خاتونِ جنت کا قلب مبارک ہے جو امام حسین کی متواتر خبر شنہادت سے غم ناک تھا۔

سورہ صفت (۳۳) میں حضرت ابراہیمؑ کے خواب اور
حضرت اسماعیلؑ کی ذبح پر آمادگی اور حضرت ابراہیمؑ کے ارادہ
ذبح کے ذکر ہے۔

وَفِي مَاءِ كَعْبٍ عَظِيمٍ "جاں آفرین" کی عظمت
سے حضرت اسماعیلؑ ذبح سے معذور نہ ہوئے اور ذبح عظیم کی صورت
میں ان کا فدیہ مقرر ہو گیا آیت کی تفسیر کے مطابق فدیہ کو
عظیم ہونا چاہیے اور ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ذبح
عظیم کی شکل میں ہو۔ ذبح عظیم کی تفسیر میں دو قول پیش ہوتے رہے

ان کو جو عظیم سے مراد دُنبہ ہے جو حضرت اسماعیل کے عوض میں
 بیچا ہوا۔ ایک انسان کے مقابلہ میں ایک جانور کو "عظیم" تسلیم
 کرنے میں عقل نہ ہو، انکار تھا۔ انسان بھی ایک بچہ اور بچہ زادہ
 اس لیے اُس دُنبہ کو "عظیم" ثابت کرنے میں جھوٹے مضمرین کو دور
 انکار و محکمہ خیر اس اسلیات سے مدد لیا کرتا تھا۔

(۷) دوسرا قائل یہ کہے گا کہ اس سے واقعہ کی علامت اس لئے
 "مختصر مودت" "خاندان شاہ" تاریخ روزنامہ الصفا و سلیم
 بجلی سلسلہ میں ہے۔

”خبر فتح عظیم حسین ابن علی و فرزند و سبط است۔ نہ کہیں۔
نہ یرکگو، نہ دارالین حمد تہ نہ باشد حق قائل اوراد و کلام مجید
”خبر فتح عظیم، گوید۔ اس قول کو اہلیت کرام کی نائید بھی حاصل



مستمل بادشاہی عاشور خانہ کے پورٹریٹ روڈ حیدر آباد سے جب
کبھی آپ گزر رہے تو کباب کی سونہری بو سے آپ کو آواز آئے گی !
کہا یہ ان ایرانی بہ از سرخ و بہ از ہاں + نیو گلشن یا اگر تو کباب سیخ منجواہی

آگے اپنے لئے کفایت دو۔ جو کوئی انسان عین اسلام میں پیدا ہوا وہ اپنی قوم سے کٹ جائیگا اور جو انسان عین اسی دن کوئی کام کرے گا میں اس انسان کو اسکا قوم میں فائدہ دے گا۔ تم کسی طرح اسلام سے کٹ کرنا نہ تمہارے سارے گھروں میں تمہارے "قرآنوں" کے لئے قانون ایڈی ہو گا۔ یعنی اسکا تو ان کے لئے "ماہ محرم" کے مطابق ہے اور ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کا شروع ہو گا۔ اس پیش گوئی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ کے متعلق پیش گوئی کرنا اور اس سے اقوام کو باخبر رکھنا انبیاء و اولوالعزم کی نبوت کا ایک عظیم ترین منصب تھا۔

یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غم کو بلا کوئی انسانی یا مادی غم نہ تھا بلکہ یہ فرمان الہی سے وہ ایسی غم بنا یا گیا۔ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نام نہاد حدیثیں گھڑی ہوئی اور سراسر جھوٹ ہیں جن میں تباہی کی بات ہے کہ ماثور محرم کو انبیاء و سلف کے عہد میں خوشی منائی جاتی تھی۔

انجیل کی پیش گوئی | عبدالمہجدد میں جعفریہ پر کیا ہیں اون میں حضرت عیسیٰ کے نبوت

خوڑے سے اقوال و اعمال ہیں۔ حقیقتاً یہ زیادہ تر حضرت عیسیٰ کے احباب و تابعین کے افکار ہیں البتہ آخر میں ایک کتاب سے جسے "مکاشفہ لوجہ" کہتے ہیں یہی کتاب اللہ سے اور وہ انجیل ہے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی۔ اسی کتاب کے پہلے باب کے عنوان ہی میں تحریر ہے

ایوانا یسیخ کا مکاشفہ جو اسے خدا کی طرف سے ملے ہوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جبر ہونا ضروری ہے (ص ۲۸)

مکاشفہ "کتاب لوجہ" ہیرو، ایگریٹیشن کیوں پر بھی ہے اسکی تفسیر و تشریح سے مجھے علماء و ارجل عاجز ہیں۔ قرآن مجید کی وہ آیات متشابہات۔ یہ کتاب میں بھی لکھی ہیں اسکی طرح عبدالمہجدد قدیم و جدید کی منطقی آیات کی تشریح میں کتاب میں لکھی گئی ہیں لیکن مکاشفہ لوجہ ان دونوں باتوں میں وہ راز بھی روک گیا اور لفظی بخش اسکی تشریح نہ ہو سکی۔ مجھے نے نازل "قرآن مجید" کے ایک کتاب بھی ہے مکاشفہ "مکاشفہ لوجہ" ہے۔ یہ کتاب مصر میں ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔ مکاشفہ لوجہ کی تشریح میں یہ کتاب بھی ناکام رہی۔ عرصہ سے بعض محقق مسلمان بائبل کی ہر سطر علامت تھی اس راز کو معلوم کرنے کے درپے بہت سے مسلمان سچی کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ راز ان کے کھس گیا

قرآن مجید میں جعفریہ والے ہیں انھیں وہ سب اسی مکاشفہ میں ملے خصوصاً واقعہ کے بارے کے اہم سائل اس میں نہایت تفصیل سے ملے۔

مکاشفہ میں اسلام و قرآن مجید اور جناب رسول اللہ کے متعلق پیش گوئیوں کے بعد لکھا ہے

ا: ہمیں نے اس محنت اور چاروں جانوروں اور ہندوؤں کے بیچ میں ایک ذبح کیا ہوا "بڑا" دیکھا اسکے سات سینک اور سات آنکھیں تھیں۔ یہ خدا کی سات رو میں جو تمام روئے زمین پر بھی گئی ہیں (مکاشفہ ص ۱۰) اور اسے آکر تخت پر بیٹھے ہوئے کے باوجود اس کتاب کو لے لیا "ذبح" کے ہوئے "بڑا" سے مراد امام حسین ہیں جسکی شہادت کی پیش گوئی عبدالمہجدد قدیم خصوصاً مکاشفہ لوجہ

پرمیہ کیفی اینڈ پراڈکٹس اسٹور

لذیذ، صحت بخش، مقوی، پیچیدہ اور نازک و پیچیدہ کھانوں، چائے، کافی اور مشروبات کا شاندار نمائندہ

روبرو ایمپلائمنٹ پیچیدہ انس خیریت آباد

فون نمبر (۳۴۷۷۳)



کے پانچویں اور سترہویں باب میں نہایت فخر و مبطل سے لکھی ہوئی
سترہویں باب میں تو فرمایا سترہ نشانیاں بتائی گئی ہیں
ذبح کئے ہوئے "دو برہ" کے سات سنگ اور سات
آنکھوں سے مرا، (جس میں خدا کی سات رو میں لپٹا گیا ہے)
محمود علی و غافلہ حسن و حسن و زین العابدینؑ اور محمد باقر
علیہم السلام ہو سکتے ہیں۔ خدا کی آٹھویں روح سے خود امام حسین
علیہ السلام مراد لے لے گئے ہیں جن کا رشتہ ساتوں روحوں سے
ایسا ہی قریب تر ہے جیسا کہ دو برہ کا اپنا سنگ یا آنکھوں
سے ہوتا ہے۔

مکاشفہ میں ہے

اور جب اس نے کتاب لے لی تو وہ چاروں جاندار اور
(۲۳) بزرگ اس برہ کے ساتھ گریہ کرتے اور ہر ایک کے
ہاتھ میں پر لپٹ و غود سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے
یہ مقدسوں کی دعا ہیں اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ توی
اس کتاب کو لینے اور اس کی قبریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو
نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور
آمت و قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خیر پیدا اور انکو
ہمارے خدا کے لئے ایک بادشاہت اور کاہن بنا دیا اور وہ
زمین پر بادشاہت کرتے ہیں۔

اور جب میں نے نگاہ کی تو دوسرے تخت اور چاروں
جانداروں اور بزرگوں کے گرد اگر دوست سے فرشتوں کی آواز
سنی جیسا کہ انکھوں اور کپڑوں تھا اور وہ بلند آواز سے
کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت و حکمت
اور طاقت و عزت اور تجید و حمد کے لائق ہے۔

آیات مذکورہ کا مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ عالم ارواح میں
امام حسین علیہ السلام نے تحفظ دین الہی اور تاب خدا کے بھائی ذوق الہی
کی اور اس سلسلہ میں اپنی شجاعت کو قبول فرمایا تو انبیاء و کلمہ نے
ایسی کامیابی کا دعائیں دیں

"تاریخ ذہاب میں بہت سے شجرا کا ذکر ملتا ہے
لیکن امام حسین علیہ السلام کے سوا کوئی اس حمد و تجید کا مستحق نہیں
پھر تاریخی پیش گوئی مکاشفہ یوحنا میں ہے۔ مکاشفہ میں ہے
پھر میں نے آسمان وزمین کے پیچھے کی اور سمندر کی سبب
خلوق کو یعنی ماری چیزوں کو جو ان میں ہیں یہ کہتے سنا کہ
جو تخت پر بیٹھا ہے اس کی اور برہ کا مسد و عزت و تجید
اور سلطنت ابد الابد سے اور چاروں جانداروں نے اس میں کیا
اور بزرگوں نے گریہ کر سجدہ کیا۔ مکاشفہ کے سترہویں باب (۲۳)
میں ذبح کئے ہوئے برہ سے امام حسینؑ مراد ہیں اور آٹھویں روحوں
سے نیز مراد ہے۔ بائبل سے مراد کربلا ہے۔ اہل کتاب اور
عارف سلمان ان پیش گوئیوں سے واقف تھے

"ناسخ التواریخ میں وہ واقعات مفصل میں بخیر ذیل
میں انبیاء و سلف حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و یونس بن نون
و زکریا علیہم السلام کی واقعہ کربلا کے متعلق پیش گوئیاں ہیں
علامہ سبط ابن جوزی م ۷۵۰ھ نے مذکورہ خواص الامم (۱۵۳)
میں لکھا ہے مورخ ہشام بن محمد نے ذکر کیا ہے کہ جب امام حسینؑ قتل ہوئے
تو قاتلوں نے آسمان سے آواز سنی

ایھا العالمون جلا جئنا بوالہدیٰ و ابی القہاد و السکلی
کل اهل السماء یدین و علیکم من جی و من علی و قتیل
قد لغت علی بن ابی داؤد و موسیٰ صاحب الانجیل



پیرائیز کیفے اینڈ پراوٹرین اسٹور

ہاتما گاندھی روڈ سکندر آباد اے۔ پی۔ فون نمبر (۷۱۵)

کبھی کھانا نہیں کھا یا ہے اور چائے نہیں پی جے تو آپ کھانوں اور چائے کے متعلق ذائقہ
سے رات فیری نہیں صحت اور قوت بخش غذاؤں، متفرق قلب و دماغ مشروبات اور
ہدیہ کے پیرائیز کیفے میں تشریف لاکر اٹھا سکتے
ضروریات کی ہر چیز ہمارے پیرائیز اسٹور سے واپسی دام پر خرید سکتے

ان اشعار کو نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عربی ادب تک پہنچا جائے اور ان کے عہد نامہ قدیم و جدید میں واقعہ کو جو اور ان کے دشمنوں کا تذکرہ ہے

واقعہ کے بارے میں پیشگوئی قرآن میں
سورہ نسا (۴) میں ہے۔ اے رسول اللہ! تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کیا کہ جو جہاد کی تمنا کرتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ ابھی خاموش رہو لیکن جب جہاد کا حکم دیا گیا تو ان میں سے کچھ لوگ اس طرح ڈرنے لگے جیسے خدا سے ڈرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور کہنے لگے۔ خدا یا تو بے جہاد کیوں واجب کر دیا کاش ہم کو کچھ دنوں کی صلت مل جاتی تو ان سے کہہ دو دنیا کی آسائش ابدیت تھوڑی سی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے آخرت بہتر ہے وہاں ذرا بھی تم پر ظلم نہ ہوگا

تغیر مافی میں علامہ محسن فیض نے (۲) ناسخ و عیاشی کے حوالے سے لکھا ہے

ان آیات سے مراد وہ لوگ ہیں جو قانونِ الٰہی کے احترام کے قائل نہ تھے اپنی مرضی کے بندے تھے عبدالمجہد میں جب صلح کا حکم ہوا تو جنگ پر پھر تھے اور عبدالمجہد میں جب جہاد کا حکم ہوا تو پھیل و پیش کرتے تھے

اسی طرح سورہ دخان (۲۹) کی آیت بھی واقعہ کے بارے میں ملاحظہ فرمائی جائے جو یہ لوری ہوئی
ہما یبک علیہم السما والارض
وما کا لہ منکرین

آسمان و زمین سرکش قوموں پر نہ اور نہ انہیں قہر دے گا

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سیوطی نے در تفسیر در ذیل ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۳۱۸ء) مذکور ہے کہ روایت لکھی ہے

ابن ابی حاتم عید کا کتاب سے معاویہ کے لئے مکتوب میں ہے کہ ابراہیم نے کہا جب سے قال ما یلت السماء قنات الدنیا الا علی اثین قبل یحید الیس الا علی تکی علی المومن۔ قال ذرات مقامہا وحیدش لبعجل عملہ قال اندر ہی ما ذکا والسماء قال لا قالی تحس ولجین در حرة کا بھان۔ ان یحییٰ بن ذکریٰ یا قتل احمد است السماء و فطرت در ما وان حسین ابن علی یوہر قتل احمد است السماء

خود ہی ابراہیم نے کہا آسمان کے گھر کا منہم۔ ہے کہ وہ سرخ ہو جائے یحییٰ بن ذکریٰ یا قتل ہوئے تو آسمان سرخ ہو گیا اور غول پر اور جہنم میں ابن علی قتل ہوئے آسمان سرخ ہو گیا

مورہ فجر (۲) بھی ایک پیشگوئی کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے کہ ایسا الطینان افنہ ہیں اور میں لکھا کتاب یہ تو اب دو عالم اور تفسیر مجمع البیان میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے اپنے فراتع و نوازل میں سورہ فجر پر جو یہ سورہ حسین ابن علی ہے (تفسیر صافی لا حسن فیض ج ۲ ص ۲۵۷)۔ سورہ نجا اسرا مل کا ذکر آیت (۲) میں

ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیعہ سلطان فلا یسرفوا

بمبئی بیکری اینڈ پراپرٹیز اسٹور

ہم مقام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا، اسٹرا اور ایکسپریس کا نمشا نڈا اسٹور کن

بمبئی بیکری اینڈ پراپرٹیز اسٹور! اسٹیشن نمک ٹاؤن روڈ ویدر (۲۷۸) فون نمبر (۳۲۸)



کشمیر ہاؤس

کشمیر ہاؤس کے چاروں گوشوں پر مشرق اور مغرب کی تمام دنیا کی
کتابیں دستیاب ہیں۔ ان کی قیمتیں بھی بہت کم ہیں۔

گرم مصالحہ و کرانہ کا واحد مرکز
آریڑ پر سہارا کی جاتی ہے!

کشمیر ہاؤس بیگم بازار حیدر آباد فون نمبر
(۵۹۸۰)

زخم کیف

حیدر آباد کا اعلیٰ ترین کتب خانہ

مفتل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن میں
پیشکش کی گئی ہے۔

ادبی

یا حسین

از آقای رحمت اللہ والناس

بہ خوان بعد ادب بشہ دین سلام ما
بہر نرگشتہ از مئی ہر توجہ ام ما
از اسلام بہر توشہ نیک نام ما
لب تشہ قتل سبط پیغمبر امام ما

باد صبا بکبر باد بلا بر پیام ما
بر گویا سبط احمد ممتاز، یا حسین
گشتی شہید تشہ بہر چشمہ فرات
در حیرت کہ قوم ستیگر چنان نمود

تا روز حشر والناس بیدل زندن خان
گشتند سبط احمد خیر الانام ما



حیدر آباد

چنچل گوڑہ - حیدر آباد

آرام - نیلگڑی اور دارجلنگ کے باغات سے راست راست کی ہوئی ماہرین فن
کے ہاتھ سے تیار کردہ تازہ دم چائے یہاں ملتا ہے۔ ہمارے پراڈیشنل ٹیوٹر
آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے نرخ پر خرید فرمائیے
ایک وسیع کاتھریٹ آوری آب کو ہمارا مستقل گاہک بنا رہے گی


دن دوست سرکار کا مع میں

کاخ عالی ساحتی

حق تعالیٰ راز خود مسرور و شادان کر دے
بہر خود روشن چراغ دین و ایمان کر دے
اہلیت پاک را خوشنود و فرحان کر دے
در دلک ہادر و مندان را تو در مان کر دے
تو بہ لطف و داد اور اشاد و خندان کر دے

من چہ گویم تو جہا اے شاہ عثمان کر دے
ہر دم و ہر آن تو مدح شاہ و ہر و آن کر دے
بہر ذکر ابن زہر کاخ عالی ساحتی
شاد و زندہ باد دائم اے شہ خوش اعتقاد
ہر کہ آمد بر دت با حالت زار و نزار

ای نظام الملک آصفیاء ہفتم مرتباً
روز و شب تو فکر آرام غریبان کر دے



LIGHT OF INDIA RESTAURANT

لائٹ آف انڈیا

سرورتی دیوی ہاسٹل فرسٹ لائسنسز حیدر آباد

جب کبھی غلٹ کئے آئے آپ سرورتی دیوی ہاسٹل آئیں تو لائٹ آف انڈیا ضرور دیکھ لیں گے
یہاں آپ کی مصیافت کے لئے ایک بڑی خوش ذائقہ چائے کافی اور ہر قسم کے
مشروبات کیونڈو موڈ وغیرہ موجود رہتے ہیں۔ اور
ہمارے پراڈیژن اسٹور سے آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے دام پر خرید فرمائیے!

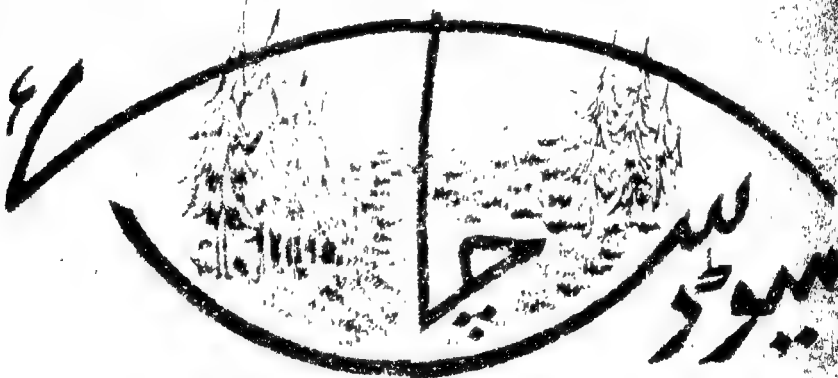
روا
میدہ



ب
اطما

استعمال کیجئے

تیج گاندھی اینڈ کمپنی فون نمبر (۵۹۰۰)



ہمیشہ استعمال کیجئے

بونے مخصوص ڈرائے اور تازگی کا وجہ یہ جگہ مقبول ہے

یورسٹ ایجنسیز فون نمبر (۵۹۰۰)

جناب رسول خدا کو حضرت جبریلؑ کا خاک کھلا کر دینا اور امام حسینؑ کی جگر شہادت سنانا اور حضرت خاکؑ کو بلاشبہ میں رکھنا اور فرمانا۔ روز قتل حسینؑ پر خاک خون ہو جائے گی (تقدیر کثرت سے کتبہ حیات و تاریخ میں مذکور ہے کہ اس کا احصاء نہ اسے۔ ابن سعد۔ طبرانی۔ امام داؤد۔ احمد بن حنبل۔ بڑی حاکم۔ ابوعبیدہ۔ ابن ابی عمیر۔ ابوالفتح۔ ابی نعیم نے اپنے مولفات میں یہ روایت درج کی ہے۔ مسند امام احمد بن حنبل (جلد ۴) میں ہے کہ حضرت علیؑ جب صفین تشریف لے جا رہے تھے تو بیٹوں کی طرف سے گھر سے فرمایا۔ ایک دن جناب رسولؐ کے پاس آیا تو حضرتؐ کی آنکھوں تک آلودہ تھی حضرتؐ نے فرمایا ابھی جبریلؑ میرے پاس سے گئے ہیں محمدؐ بیٹا ابی طالبؑ بہ قتل بسطہ الفلج میں۔ مجھے یہ خبر دی ہے کہ حسینؑ حاصل فرما کر قتل ہوئے گئے۔ جبریلؑ نے حضرتؐ سے کہا کہ فرمائیے تو ان کی خاک قبر حاضر کروں گا میں سوچوں۔ حضرتؐ نے فرمایا لاؤ۔ جبریلؑ نے ہاتھ بڑھا کر ایک گھسی خاک دی اس سے بے اختیار میری آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے

وقت آنیچ جو حالت ہے اس سے میں روپڑا۔ فرمایا کہ بیٹا! آج میں تجھے دیکھ کر جنت خوش ہوا جبریلؑ! از درگاہ عزت آمد و جبریلؑ بدو آفتاب من۔ السلام تمہارا عزت خواہ گذشتہ ہلاک خواہ گذشتہ۔ جبریلؑ بارگاہ الہی سے آئے اور بیابا کہ یہ جنت است تم لوگوں کو قتل کرے گی مافرت میں۔

یہ چند تنگنویاں سواد اعظم کے ذخیرہ احادیث سے نقل کی گئیں احادیث اہلبیتؑ میں اس موضوع پر بڑا ایتار ہے

علامہ دعبلہ بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن ابی اسحاق موی فاطمی الطوفت علی قتل الطوفت مبلوہ مجلی سند میں مستند و پیش گوئیوں کی ہیں

ام فضل زوہر حضرت عباسؑ امام حسینؑ کا حضرت زینبؑ تھیں ایل دن جناب رسولؐ کو انہوں نے روئے ہوئے پایا استغفار یہ حضرتؐ نے فرمایا۔ ان جبریلؑ اتالی فاطمی انا متی نقل ولدی هذا الا انما ہم اللہ شفاعتی یوم قیامہ میں ابھی جبریلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی خدا انہیں قیامت میں میری شفاعت نصیب کرے گا۔ اس میں طاردس نے شہادت کرجب امام حسینؑ ایل سال کے ہوئے تو بارہ فرشتے آئے اور کہا آپ کے بیٹے حسینؑ پر رحمی ظلم ہو گا جو قاتل نے بائبل پر لیا تھا آسمان کا کون فرشتہ باقی نہ بچا جس نے آکر رسولؐ خدا کو حسینؑ کی تعزیت دی ہو جب امام حسینؑ سال کے ہوئے تو حضرتؐ ایک موقع پر حضرتؐ کو فرماتے اور انہیں انک آلودہ دھن و جبہ پہن گئی تو فرمایا کہ جبریلؑ

جناب القلوب الی دار المحبوب میں شیخ عبدالحمید محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس بارہ المومنین حضرتؐ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولؐ میرے گھر میں تھے۔ کھانا کھایا۔ حضرتؐ نے زمین پر سجدہ رکھ کر رونا شروع کیا کسی میں یہ بہت نہ تھی کہ حضرتؐ سے رونے کی وجہ پوچھا۔ حسینؑ بھی رونے لگے رسولؐ نے آنسو پوچھے اور فرمایا باقی امت و اہل قیامت یا صاحبین جبرائیلؑ میرے اہل باب تم پر نارائے سین کیوں رونے ہو۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ اس

سبحہ کیف



فیل خانہ قدیم رو بہ گوشت محل ہائی اسکول حیدر آباد

میں آپ اپنے دوست اجاب کیا تھو تشریف لا کر جا کا لطف اٹھائے سال آج کو تازہ، خوش ذائقہ اور آٹھ درجہ کی جائے جو آسام اور نیلگاری کے خاص بانغات سے تنگو اگر تیار کرنا چاہیے مٹھی اور آسکے قند حیات کی ہر چیز ہمارے پند اور خوش انمول ہیں واجہ دامہ و بیبا بہر مٹھا




ٹالتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ نا نا! مجھے دنیا میں جانکی خواہش ہیں
ہے مجھے ایسی قبر میں لے جائیے۔ رسول خداؐ نے فرمایا۔ تمہیں دنیا
میں والیس جانا ضروری ہے تاکہ مرتبہ شہادت پر فائز ہو
اور وہ قواب حاصل کرو جو خدا نے تمہارے لئے مقرر فرمایا
امام حسینؑ نے بار بار اپنی شہادت کی خبر اس یقین و وثوق سے
لوگوں کو دی جس میں کسی شک کی گنجائش نہ تھی۔

مگر کہلو میں آپؑ نے کسی سے فرمایا اے محمدؐ! میں رسول
اللہ فی المناہر و اہلہ فی با انا قبر میں لے
میں نے خواب میں خواب رسول خداؐ کو دیکھا ہے حضرت
نے مجھے حکم دیا ہے اسکی تعمیل بھی پر فرما ہے کبھی حضرت نے
فرمایا۔ بعد الامہ امن قبل و امن بعد وکل لوہر اتنا ہو
فی شانہ ان عززل القعابا عنہم فخذہ اللہ علی تعالہ
وہو المستعان علی ان اسر السکر و ان حال القعاب و ان
الہر جاء فلم یجئ من کان الحق یقتہ و ان تقویٰ من بیۃ

اول و آخر مکہ خدا کی نافرمانی ہو تو ہے
اگر تمہارے اہل علیؑ ہمارے پسند کے مطابق نازل ہو تو نعمت الہی
پر ایک محمد کرینگے اور لشکر میں اسی سے مطالبہ کیجاتی ہے
اور اگر تمہارے اہل علیؑ ہمارے امیروں کے درمیان داخل ہو جائے
کہ بلا کے راستہ میں حضرت علیؑ کی کثرت آپؑ نے فرمایا
من اسن لے تقاطعون۔ انتم سترعون و اہلنا یا بکھر
تس علی اہل الجنتہ دہوف

میں نے خواب میں ایک عینی آواز سنی۔ تم بڑھ رہے اور
موت تمہیں جلد جلد خست کیطرف لے جا رہی ہے جیفرت کی طرف
ہذا اموصح کرب و بلا۔ انخر لو اھلنا محطس کا بنا

مجھے خبر دے رہے ہیں کہ ساحل فرات پر کربلا میں میرا بیٹا حسینؑ
قتل ہوگا قاتل کا نام یزید ہوگا۔ میری نگاہ کے سامنے ان کی
قتل گاہ ہے (مٹ)

علامہ ابن طاووس کہتے ہیں کہ اس عہد میں قتل حسینؑ کا ذکر
لوگوں کی زبان پر تھا اور چانتے تھے کہ ایک دن ایسا آیا تو اللہ ہے
در نقیب طرحی کی روایت میں ہے کہ جبریلؑ نے خواب
رسول خداؐ سے کہا کہ سلطنت یاری یہ ہے کہ حسینؑ کی موت نہ ہوتی
ہو واد حسینؑ کی فرج سے، بریغیر کی ایک دعا ضرور شجواب
ہوتی ہے اگر آپؑ جاہن تو خدا سے دعا کریں کہ حسینؑ سے نہر
اور حسینؑ سے قتل اٹھائا جائے اور اگر آپؑ فرمادیں تو ان کی
میتیں آج ہی امت کے گنہگاروں کے لئے قیامت میں آپؑ کے
پاس درخیز ہو۔ حضرت نے فرمایا میں حکم الہی پر راضی ہوں
جو وہ چاہتا ہے وہی چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ انکی
شہادت امت کے گنہگاروں کی شفاعت کے لئے میرے پاس و محرو
میں جائے علامہ سیوطی نے بخارۃ الانوار ج ۱۰ میں لکھا ہے۔ امام
حسینؑ کے سامنے بویہ میں جب یزید کی نعت با امام کے متنی کا لہلہ
آیا تو آپؑ فرمایا رسول خداؐ پر تشریف لائے اور مناجات کی
آپؑ آنکھ مچک گئی تو خواب میں اپنے عواجد کو دیکھا حضرت
کے سامنے جنت میں بھی میں رسولؐ نے فرمایا حسینؑ یا حسینؑ ادا
غفری میں پھر کربلا پر نازل و لذل یوجا باد عن کرب و بلا۔
تم پر پانی بند ہوگا۔ تم یہاں سے ہو گے میرے پیارے حسینؑ
تمہارے باپ، ماں اور تمہارے بھائی آپؑ ہی میرے پاس آئے
ہیں اور تمہارے شتاق ہیں، خست میں جو تمہارا درجہ ہے وہ تمہیں
شہادت ہی سے مل سکتا ہے۔ حسینؑ اپنے نانا پر حضرت لعل

• مرغن سائیں • دم کا مرث • او وٹیں کا علوہ

• مزید اربریانی • طرح طرح کی ٹھائیاں

• لذیذ پایہ کا سالن • لیکن کا گوشت

• چھ قسم کی آدیکیم • تازہ اور اصلی

مشوٹ کا تھاندا اور صرکند



یوسفیہ ہوٹل کولڈز کا پوس بس اسٹارٹنگ ٹیکہ

A black and white illustration of a woman with long, dark, wavy hair, wearing a striped dress, holding a small, dark, fluffy animal (possibly a cat or dog) against her chest. The style is reminiscent of a woodcut or a high-contrast photograph. The woman is looking slightly to the left with a gentle expression. The animal is nestled in her arms, its head turned towards her. The background is plain white, making the dark figures stand out.

زیرِ احوال

مقامین ندوی بارگاہ کیو جسے شیراز کی نشاۃ الثانیہ ہے
(سرکاری آگاہ)

کہہ بلا میں۔ ابرحرم سندھ جہ کے دن میں سے حکم سے شہر میں
نے مشن کو سفیر بانی کے ذریعہ کیا۔ ذریعہ ہی پر اٹھا نہیں کیا
گیا بلکہ آج کے خیوں میں آگ لگا دی گئی۔ اہل حرم کو اسیر
کیا گیا۔ نعتوں کو روک دیا گیا۔ آپ کے سر کو دوسرے
ساتھیوں اور عزیزوں کے سروں کے ساتھ لوک نیرہ پر بند
کیا گیا۔ آہ! کبھی سر حسین کوک نیرہ پر ملنے تھا کبھی تنور
خولی اور کبھی طشت سلاطین سانسے پیرہید شرب نوار کے رکھا تھا



از سید طاہر بیگم

سید الشہداء

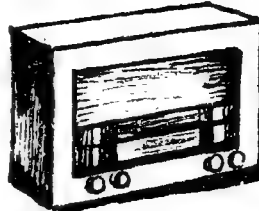
آپ کا نام حسین ہے۔ آپ حضرت علی کے
چھوٹے چاچا زاد ہیں اور بی بی فاطمہ زہرا کے تحت جگہ اور
رسول خدا کے محبوب تو اسے ہیں آپ کی کنیت ابو عبید اللہ
اور آپ کا پاکیزہ لقب سید الشہداء ہے۔ وہ زہرا و حبشہ
۳ شہدائے سید میں مرتدہ حبشہ میں پیدا ہوئے
صفیہ بنت عبد المطلب بھی ہیں کہ جب حسین پیدا
ہوئے ہیں میں وہاں موجود تھی، خدا کے رسول نے فرمایا
کہ اسے چھوٹی میرے فرزند کو مجھے دیکھ میں نے عرض
کی یا رسول اللہ! ابھی تو میں نے اس مولود کو ایک مانت
ہیں کہا ہے۔ فرمایا کہ اسے چھوٹی تم اسے کیا پاک کر لوگی
اسے تو خود خداوند عالم نے پاک و پاکیزہ پیدا کیا ہے
جب میں رسول خدا کی گود میں حسین کو دے دیا تو آپ نے
اپنی زبان میں حسین کے منہ میں دیکھا وہ چوستے تھے اور
رسول خدا کی زبان سے وہ دھجھکاری ہو گیا پھر رسول خدا
نے مولود کو میرے شیرد فرمایا۔ محبت رسول خدا کا حسین
کے ساتھ یہ حال تھا کہ آپ باوجود اس جلالت و مرتبت
کے جو آپ کو حاصل تھی حقین کے ساتھ مثل بچوں کے
کھیلے تھے پھر حسین دوڑتے تھے آپ بھی دونوں ہاتھ
پھیلا کے دوڑتے اور گود میں اٹھا کر بار کرتے تھے جب
رسول خدا سجدہ میں جاتے تھے تو حسین رو کر دعا کی
بنت پر سوار ہوتا تھے اور جنگ میں پشت مبارک
سے اتر نہ جاتے تھے آپ اس طرح سجدہ نماں میں تھے
ہی حسین تھے من کو نہیں دن تک بھوکا یا سار کھ کر میلان

ہمارے سرکاری آگاہ کے لئے

علمائے دین، اذکرین، واعظین اور طالبانِ راہ یقین شہد
کے آخری لمحوں میں دھڑکے ہوئے دلوں اور ڈوبنے والی ہوشی
آنکھوں کیساتھ بارگاہ قاضی الحاجات میں گڑ گڑا کر دعائیں کی کرتے ہیں
(۱۹۶۰)

ہزاروں بیتوں، مسکنوں، غریبوں اور بے سمارا
ان لوگوں کے دل کی گراہیوں سے شب و روز پر غلوں
دعائیں نکلتی رہتی ہیں (سید مصباح شیرازی)

مجلس شہداء
تتمیم شہداء کو بارہ جہ
جہ فرزند مبارک حسین
قدیم رنج و غم میں شہادت پر
درمان کا پکا پیرا ہے
پتہ: حیدر خانہ قریب قریب
السید شہداء علی
فرزند جناب سید باقر علی صاحب طائفہ بلدیہ



روحانی بیدار

ناشر: محبوب حیدر آبادی

یہ عنوان حضرت مجدد و بیدار بادی کی عظمت ہے اور ان کے عظیم الشان خدمات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کرنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ ناظرین بایں یاد خود۔ روحانی نشریات میں نام، مقامات اور واقعات فرضی ہو کر تھے ہیں اگر اٹھنا سڑا صفت ہو جائے تو کسی اسم خاص کا قیاس نہ لیا جائے (ایڈیٹر)

ایک روز فوراً بیکر ہم روحانی نشر گاہ سے بول رہے ہیں ابھی آپ سیاسی قوال اینڈ پارٹی سے غزل سن رہے تھے جبکہ مطلع تھا ہے

کچھ عہد پر مجھ پر کچھ چشم عنایت چاہیے
دور پہنچ رہی ہے، جہو ہی محبت چاہیے

اب بولنا سکیں ایک کہانی سنائیں گی کہ عنوان ہے اس کہانی کا۔
”کھڑا ہونا بادی اکلشن میں شریعتی انیس کا اور میں ڈبے بھر دو ٹوں سے جینا۔“
نوا سلین :-

کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں ایک شہر تھا کہ نام تھا اس شہر کا اقرباننگی، اور شہر اقرباننگی میں تھا ایک بڑا گھر، اور رہتی تھی اس بڑے گھر میں ایک دفتر نیک اختر، لغین اور فریس نام تھا اسکا اشغیل، اس شہر میں ایک سیاسی جماعت تھی کنگریس، دیا اس سیاسی جماعت نے ٹکٹ شریعتی انیس کو تاکہ وہ کھڑی ہوں اکلشن میں بلاتبات عقل و ہوش اور اکلشن میں کا پنا ہوئے کے بعد بادی امور انجام دیں مردوں کے دوش بدوش۔ کہتے ہیں کہ قدم زیاد کی اس یا سہی جماعت نے پہلے تو ایک مرد کو ٹکٹ دیا تھا لیکن پھر اس جماعت کے جی میں کیا سالی کہ اس نے مرد کا ٹکٹ منوخ کر کے عورت کو ٹکٹ دیا کہ جا کیا باؤ کو کچی ٹکٹ تھے ہی شریعتی انیس نے تینتیں مائیں تو مائیں کیں، مرادوں پر

بھول چڑھائے۔ دو گاہوں پر سے۔ ایک ایک سیر بھی چڑھی۔ ہاتھوں ناڑہ پوڑی، مراد مانگتے کھڑی، ”بوکڑا والے شاہ صاحب سے اپنے معاملہ کو رچوٹ لیا، سیر نہ بیٹا دے کے تدبیریں ہوئی، سیر قحط مراد سے کامیابی کا ٹھونڈے کر گئے میں بانڈھا اور مائیں بھاگ بیٹ بخوی در تال کو اپنی بھائی، متقی دیکھا کہ ستاروں کی چال اور قیمت کا حال معلوم کیا مائیں بھاگ بیٹنے پوچی بھول کر زانچ کھینچ کر، صاحب کا کہ بتایا۔ بی بی انیس، تمہارا ستارہ ہے منگل“ کے فائدہ میں ”کہا ہے“ ”ترتو“ منگل کے فائدہ میں ترتو کے دانگی وجہ سے گھر بڑا بیدا ہو گئی ہے اور تمہارے ستارے کو پکڑ پر چسکر آ رہا ہے یہ ترتو جو منگل کے فائدہ میں داخل ہونے سے تو سات چھینے یا تو چھینے سے پہلے یا بعد میں نکلا اور تم کہہ رہی ہو کہ اسی چھینے کی ۲۶ تاریخ کو اکلشن ہو گا، دیکھ لیں یہ دو ٹ ڈالے جائیں گے اور ۲۶ تاریخ تک تو یہ نہ ہو باہر نہیں آئے گا اسکے لئے تو ابھی چھینوں کی ضرورت ہے اور جب تک یہ نہ ہو باہر نہیں آئے گا تمہارا ستارہ چھینے میں رہے گا اور چھین کا میا بی نہ ہوگی۔ اب تم پوچھو گی کہ ترتو کو باہر نکالنے کی کیا ترکیب ہے؟ سنو! اس ترکیب کو بتانے کی عین عطلہ بادوں رو بہ پانچ آنے جو بائی ہوگی، اور عین عین صرف پچاس روپے جو اسی وقت نقد ادا کرنی ہوگی، شریعتی انیس سے پچاس روپے رعایت میں لینے کے بعد مائیں بھاگ بیٹنے میں ایک لمبا نش لینے ہوئے کہا: بی بی! منگل یعنی تمہارے ستارہ میں سے ترتو نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ آخری جماعت کی رات کو ٹھیک بارہ بجے ہمارے ٹیکے بول سے ایک مٹی کے گورے پیالے میں چار قسم کی والی، کالی مرچ، جلا نوے اور کوڑیاں ڈال کر کسی مرگھٹ میں لجا کر وہ پیالہ رکھنا اور آنکھیں بند کر کے سات مرتبہ کہنا:-
مائیں بھاگ بیٹ کی گولہ چالی
نکل جا ترتو منگل میں سے

یہ دعا کی سات مرتبہ کہنے کے بعد آنکھیں بند کر کے ہوئے اپنے گھر آنا اور آنکھیں کھولتے ہی بند بادی صورت دیکھنا اگر بند بادی نہ مل سکے تو آئینہ دیکھ کر پناہ آتھات۔ یہ ایک دن پہلے اس ناخبر بوٹی کو دھوئی دیا اس بوٹی کی قیمت صرف پچیس روپے تھی۔ ہاں! ابھر میرے یہ کہ اکلشن ختم ہونے تک دور ہوش کی صورت نہ دیکھنا اگر اتفاق سے اس شوش کی صورت نظر آ جائے تو بندوں کے طریقہ سے

موتھار اور سکاٹوں کے طریقہ سے لہجہ کو پڑھنا۔ جنہاں انکشن ختم ہوئے ہیں اگر تم نے دو برسوں کی صورت دیکھی تو پھر بڑھو، مشکل میں داخل ہو جائے گا۔ یہ تو ہے "ٹو ٹو ٹو"۔ اب ہمدرد کا طریقہ بھی سن لو جو میں بلا میں بتا دیتا ہوں سنو! میری رات کو (۲۷) پہلو انوں کو کھانا کھانا۔ ان کے پاؤں شو کا آنتھام کہہ کے ان کے دوشی جسم کو گھور گھور دیکھا۔ اتوار کو حلقہ کی تمام عورتوں کو جمع کر کے ان کے کھانے کا اہتمام کرنا۔ کھانا اگر نہ ہو سکے تو چائے پر پڑھا دینا۔ مشکل کو قہقہے کے مارے مردوں کو جمع کر کے ان کو کھانا کھانا اور بعض لوگوں کو جو دو ٹوں کی تجارت کا دو سو کھانا دینا۔ کرتے ہیں حسب استطاعت و ظرف قسم دینا۔ یاد رکھو! تم جتنے زیادہ افراد کو کھانا وغیرہ کھانا کر دو ر قسم دیکھو خوش گوئی اتنے ہی زیادہ دوٹ تمہارے ڈبے میں پڑیں گے۔ یا بیٹی خوش رہ۔ بے سہارا دام دلوانا چاہئے کی۔ یہ کھانا شیراز دیتے ہوئے اور شریعتی آئین کے سہارے ہاتھ بھر لے ہوئے۔ یا بیٹی بھاگ پلٹ رخصت ہوئے۔ یا بیٹی بھاگ پلٹنے جو جو ٹو ٹو کے اور صدقے بنا لے تھے۔ شریعتی آئین نے ان سب کی تکمیل کی۔ اور انکشن سے ایک دن پہلے رات بھر ایک پاؤں پر کھڑی ہو کر گڑ گڑا کر گڑا کر دادا آبا کی تباہی ہوئی یہ مناجات پڑھتی رہی ہے

کرمیسا بہ بخشائے برصا مال ما
چہ سر میں انکشن کی میرے ہوا
گدہوں کو بھی دیکھتے تو سینگ پاڑ
نہ ہوا بس سے مالوس امیدوار
الطی یہ بندی گن گن رہے
ڈلا وہ ٹچھ کو تو فقار رہے
ابلی نہ حبت کا کھار دے
نقطہ مجھ کو دو ٹوں کا انبار دے
میرے کام کی تیری رحمت نہیں
بجز دوٹ اور کوئی حاجت نہیں
میرے باپ کی تو نے جھولی بھری
میری بارگاہیں دیر اتنی کڑی
الٹی میرا جس دو ٹوں سے بھر
اس امیدوار پہ تو فہم نہ کر
نہ شوہر کی پروا نہ بیٹوں کا دھیان
نقطہ دوٹ ہی کلمہ ہے اب بھ کو گمان

مری جھولی دو ٹوں سے میرے خدا
ہر ایک شخص کا دوٹ مجھ کو دلا
اس مناجات کے پڑھنے کے بعد شریعتی آئین کی دیکھی
ہیں کہ چاروں طرف سے دو ٹوں کی بارش شروع ہوئی آدمی
تو آدمی جانور تک دوٹ ڈالنے لگے، زراغ، زمین اور
لوہم اپنی اپنی چوٹیوں میں دوٹ لے جھوم جھوم کر آئے اور
شریعتی آئین کے ٹوبوں میں دوٹ ڈال کر لڑنے لہان تک لڑ
شریعتی آئین کے ٹوبے بس ڈبے دوٹوں سے بھر گئے بولنگ ٹیمر
لے گئیں تو لڑ کر اور ڈبے کول کر دوٹ لے گئے بعد اعلان کیا کہ
شریعتی آئین پورے دو ٹوں سے انکشن جیت گئیں۔
دنقہا ڈال دیا ہوا بھرو لے نکال چکی ۳ واڑے شریعتی آئین
کی آنکھ مل گئی۔ یک دیکھی ہیں کہ شہر ہزار پتے کی لوری بیکر
سوئے کی کوکشن کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔
"میں نے! تمہاری ماں انکشن میں کامیاب ہو کر مجلس بلدیہ
کے حوالے ہو گئی ہے اب نہیں دھو کون پلائے گا۔" ۹۱۔
ایکڑا لوری پٹر پر ہم دو حافی لڑنا گد سے بول رہے
ہیں ابھی آپ بولنا سلیقہ نہ کہانی سن رہے تھے اب ہماری
لشریات کا وقت ختم ہو چکا ہے ہمیں آئینہ ہفتہ تک کٹے
اجازت دیجئے۔



خالص میدہ کے خستہ نان،
شیر مال، تنوری روٹی اور
دیگر اشیاء و ہمارت و پاکیزگی
کیا تھ تیار اور آرڈر سپلائی
کئے جاتے ہیں!

حیدر آباد کی بکفہ سالہ

دوکان نان دہشتی صاحب

عریلی قدیم حیدر آباد

کوہ مولائے پیر گورنر آندھرا پردیش کی حاضری

جید آباد۔ ۲۸ جون۔ ہزارکسٹنی جیمین سیکر گورنر آندھرا پردیش نے آج صبح کوہ مولائے پیر حاضری دیا۔ آپ کے ہمراہ ہزارکسٹنی لیٹا سیکر اور دیگر افراد خاندان بھی تھے آپ جیکمپ ۹ بجے کوہ مولائے پیر پہنچے۔ مولوی میر عیسیٰ علی صاحب منوخی کوہ مولائے پیر کے نرسنگ راج صاحب کلکٹر ضلع جید آباد، مولوی یوجا سہاسی صاحب نقوی ڈپٹی کلکٹر، مولوی یوپی رانا صاحب ناظم تعمیرات قاتر، رائے بنی لال صاحب جیلدار، آقای حسین غالب مدرسہ الزہراء کبلی، مولوی امجد الواسن صاحب تبریزی جنرل منڈری سیرت الزہراء کبلی، کیپٹن سید محمد علی صاحب زیدی مسٹر اسٹیٹ ٹیکہ کانس، آقای حسین بارسائی اور مولوی اعظم الدین صاحب صدر مسلم وفد بورڈ نے دیوارکسٹنی کا استقبال کیا۔ مولوی یوجا سہاسی صاحب نقوی ڈپٹی کلکٹر نے منوخی صاحب اور دیگر صاحبان کا تعارف کرایا۔ اولین نمبر پر قدم رکھنے سے پہلے آواز آئی

باادب یاہنہ ایجا کعب و بڑکابیت

سجدہ نگاہ ملک درویش شائستہ

دیوارکسٹنی نے باؤں کوہ مولائے پیر کی بلند یوں کو طے کرتے ہوئے کوہ مولائے پیر کے تعلق سے معلومات حاصل کر رہے تھے۔ مولوی میر عیسیٰ علی صاحب منوخی اور یوسف حسین صاحب ہزارکسٹنی کو معلومات فراہم کرنے میں مشغول تھے دیوارکسٹنی نے بارگاہ مولائے پیر میں پچھلے گزشتہ کی عزت حاصل کی مولوی میر عیسیٰ علی صاحب نے دیوارکسٹنی کو بارگاہ کی طرف سے بڑکابیت دی۔ اردو کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ مولانا بائی چندر کے قیام کو دلالت میں ایسا وہ علم بائے مبارک کی زیارت کے بعد واپسی میں آئی۔ واپسی پر ہزارکسٹنی نے ”نیم باؤڑہ“ دچشمہ کا خاص طور پر بیان کیا اور یہاں کے مکے ہوئے کیش پانی کی نسبت دیکھا کہ کرتے ہوئے اسٹنڈرڈ کا سپر تباہ کیا کہ اس پانی کو عقیدت مند شغافہ امراض کیلئے استعمال کرتے ہیں بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس چشمے کے پانی سے غلے کرنے سے لادولہ، صاحب اولاد ہوتے ہیں اور ناکھڑا لڑکیاں جلد بیاہی جاتی ہیں چنانچہ سال ہا سال سے لوگ عقیدت بھرا ہوا پانی پیتے اور غلے کرتے ہیں۔ آج اس میں اور اپنی ٹراؤ دلی پابست ہیں۔ نیم باؤڑہ سے پائین کوہ اترتے وقت چند مرتبہ جمع ہوئے تھے جن سے ہزارکسٹنی نے ٹکڑوں بات کی اور ان پر بحثوں کو اپنی جانب سے دینی امداد بھی دی اس موقع پر چند لوگوں نے ہزارکسٹنی کی خدمت میں درخواستیں پیش کیں جن میں ایک درخواست جید آباد سے کوہ مولائے پیر بس روٹس ملائی گئی تھی۔ ہزارکسٹنی نے فزہ پشائی کے ساتھ درخواست قبول کر کے کلکٹر ضلع کو یہ کہہ کر دیا کہ کوئی اطلاع ہونا انتظار نہ کر دیا جائے۔ کوہ مولائے زیارت سے مشرف ہونے کے بعد دیوارکسٹنی واپس راج بھون ہوئے جید آباد سے کوہ مولائے پیر بس روٹس کا معقول انتظام تھا لیکن پائین کوہ مغالی کجانب سے کوئی انتظام ہونا محسوس کیا گیا۔ ہزارکسٹنی کی ملاحظہ کے بعد اپنی مشاظر آقا حسین صاحب نے غراباؤں میں روٹی تعینم کی۔ چھٹی صبا کہ ایرایان مقیم جید آباد و سکندر آباد کجانب سے برشت جمعہ اور عید نوروز عید غدیر اور عید امیر کے مواقع پر زائرین کے لئے کھانے کا معقول انتظام کیا جاتا ہے

اس کوہ قدس کے بیشتر اخراجات پرائیوٹ اسٹیٹ جنرل نظام برداشت کر لے۔ یہاں پرائیوٹ اسٹیٹ کی جانب سے بہرہ جو کی تعمین ہے۔ فوٹ اندازی کا بھی پرائیوٹ اسٹیٹ کجانب سے انتظام ہے، غرس اور امداد کے مواقع پر پرائیوٹ اسٹیٹ کی جانب سے نامین کو کھانا بھی کھایا جاتا ہے۔ اس کوہ قدس کا تعلق دیگر مذہبی عمارتوں اور خاندانوں کی طرح پرائیوٹ اسٹیٹ سے ہے۔ قدیم زمانہ سے مملکت آصفیہ کا تاجدار کوہ مولائے پیر کا متولی ہوتا آ رہا ہے جو اپنی جانب سے خدمت انجام دینے کے لئے ایک نمائندہ کو مقرر کیا کرتا تھا اس لحاظ سے بھی کوہ مولائے پیر کی خدمت جنرل نظام کی ذمہ داری ہے۔ آتا ہے اور موجودہ منوخی کوہ مولائے پیر مولوی میر عیسیٰ علی صاحب اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس کے مورث علی کو سرکار آصفیہ کجانب سے کوہ مولائے پیر کی خدمت انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اعلیٰ حضرت جنرل نظام نے جید آباد

کے جملہ تاریخی عاشقوں کو راست پر ایٹوٹ اسٹیٹ کا نگرانی میں لے لیا ہے ان ذہبی آثار کے تحفظ اور نگرانی کے لئے ہر سال پر ایٹوٹ اسٹیٹ سے لاکھوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں اور دواوی طور پر ان ذہبی آثار کی نگرانی اور راسم تعزیرہ داری کی بنیاد پر آوری اور مندوبینا ذکا انجام دینی کے لئے گرانقدر ٹرسٹس قائم کیے گئے ہیں۔ ان تاریخی شواہد و خطرات قدریم ہے یہ مسلم ہے کہ کوہ مولا علی علیہ السلام حضرت حضور نظام کی تولد میں ہے۔ اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گزشتہ چند سال سے مسلم وقف بورڈ کس استحقاق اور کن وجوہات کی بنا پر کہہ مولا علی کے معاملات میں دخل درمقول کی ہدایت مسلم وقف بورڈ کی دخل اندازی کی وجہ سے کہہ مولا علی کے معاملات میں ایک دو عملی پیدا ہو گئی ہے جسکو نر اسلمی گورنر نے بھی زیارت کوہ مولا کے موقع پر محسوس فرمایا۔ (نامہ نگار خصوصی)

مخصوصی حضرت ابوالفضل العباس

۸ محرم ۱۳۸۰ھ ۳۰ جولائی ۱۹۶۰ء روزیکشنبہ

ہم تمام ہندی میر عالم ایرانی ملی ہیں بیکان جناب میر یوں عقیقا تعلقات درمجموعہ ۱۱ بجے دن کے مجلس عزرا ہوگی۔ علم مبارک آگئے گا اور سینہ زنی ہوگی جناب محمدی باغی صاحب واقعات شہادت علیہ السلام بیان فرمائیں گے اجماع مجلس جناب آقا محمد جعفر صاحب بلائی زیارت حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام پڑھیں گے اور اس کے بعد کھانا ملے۔ چنانچہ ملت علیہ السلام سے درخواست ہے کہ شہادت فرما کر قراب ایرین نامہ سلی کریں

سید الشہداء

عزہ محرم الحرام سے ۹ محرم الحرام تک رات کو ابھی مجلس عزائے دربار حسینی میں..... مقرر ہیں

حبیب العلماء مولوی سید محمد صادق صاحب قلم اور سید الوائیلین آقا سید شاہ عباس مصوری آل نسبی بیان فرما رہے ہیں انجن اتحاد ایرانیان کن آپ سے مع دوست احباب شرکت کی امید واد ہے

ایک عالم دین حیدر آباد میں

حیدر آباد - ۲۸ جون آقا علی ملا الدین شریعت مہضوی شہر ستری چند روزہ قیام کیلئے وارد حیدر آباد ہو کر آقا جین غایب کے ہمال ہیں۔ آقا جی موصوف ایک حیدر عالم ہیں آپ کا شمار ایران کے مشہور و معروف قارئین میں سے ہے کہہ جاتے آقا جی شیخ جعفر شہسزادی دیرنگ (علی اللہ تعالیٰ انکار علیہ ایران سے تھے جن کا نام آج بھی ہر شیخ کی زبان پر ہے جب ہمارے نمائندے آپ سے حیدر آباد آئے اس سبب دریافت کیا تو آپ نے کہا میں علی حضرت حضور نظام کے دیدار مبارک کے لئے ایران سے حیدر آباد آیا ہوں اس پر ہمارے نمائندے نے کہا کہ عزرا خانہ شہر میں عام مجلس کے دن علی حضرت حضور نظام شریک مجلس سب میں اس موقع پر آپ شریک مجلس ہو کر حوصلہ نواز اور علی حضرت جعفر علیہ السلام کو دیکھنے کی عزت حاصل کر سکتے ہیں

اگر خواہی فردغ دین و ایمان

بنیاد بر مجلس شاہ شہیدان

۹ محرم الحرام سے ۹ محرم الحرام تک بوقت شب دربارہ شہیدان ہندوستان دوزخی لواب اور نواز جین قوم میں بخلہ عزرا مقدمہ ہیں

خطب الہدیہ مولوی سید محمد اصغر صاحب قلم مہضوی بیان فرمائیں گے شرکت بموجب سرمدی

المستکلف
رستم کیانی

باعث تیاری علم ہا مبارک

موجب ساختن علم با این بود که سالی و دراز
 کسندی را با فتنه نذر نمودند که اگر از کار غافلانه غایت
 ثانی مطلق صحت کلی حاصل شود علم های اختراع و تیار ساخته
 پیرا خواهم کرد تا اینکه در عرصه قریب بذریع حسن نیت و صفای
 طینت حکیم علی الاطلاق از دو اخذ که امرت منجوت صحت خوانند
 لفظا غایب ادائی نذر شد ندانم در عاظم صفا تا ترش منظر
 نمود که اگر جناب سید الشهدا علیہ العلوۃ السلام در عالم رویا
 اجازت این امر منظر خوانند فرمودند با لفظی و عدو خواهم
 برداشت - البته دوزی در خواب دیدند که جناب بیرون رفتند
 غایبان بر اسی با دینا حوالا پیری بیک خورشید نظر آموکرمینا
 بر عدا تر جرح گذر که این ایات در شان او واقع است
 او هم سم دشن دم و خورشید نظر
 اشتبہ کلی حب و محبت بنا بر

توسن سیم تن و قلبی جرح گذر
 اینی شعل و شایق کنی ماه سفر
 اشتر سیم بر لاله کمر و پیتیم
 سوار بودند و مردمان بسیار تقدیل دینی روشنی در دست
 گرفتند و در جلو حضرت میروند بکلمه لایله الا الله
 بر زبان میرانند و بطرف حضرت خود و بطرف دیگر شخصی از
 اشتیاقان خویش سعادت انوار کباب سعادت تابانند
 درین اثنا آن شخصی عرض نمود یا ابن رسولی اللہ سید کرم علیہ السلام
 آرزو دارم که از زبان مبارک حضرت ایستاد کردن علم شود
 از زبان مبارک فرمودند که بالی ایس خان مرحوم رو برو
 آمد عرض نمودند که یا مولی علم دی چه وضع سازم - دست
 مبارک بسینه خود زدند و به ریح بدمد و عقد - مکی که از
 خواب بیدار شدند از دانش و محفل حضرت بیرون شدند خاطر
 همه باری حضرت بود که درین اثنا شخصی خوشنویس معروف
 به علم علی اکادمی حاجت بسیار کرد و از بیت المقدس چند
 نقشه ای علم انداید که بزمه وی تمام نزد سید کرم علیہ السلام
 برسان - چونکه خان مرحوم این مشرود حضرت افزا استماع
 نموده نگاہی اشتیاق نمود و فرقه بسبب تحفین خواب مسطور

شادمانی با حق بپیر و احصی نمودند الحاصل در شش ماه یک نوا
 دو صد و بیست و بحر (علم های که بصورت پرورش در تمام مخطوط کن
 و در حسن ترکیب و وضع مسطور و بیچ چینی است از ان مذکور و
 بیچ گوشتی شنیده موافق نقشه های علم مکتبی تیار گردیدند از
 کمال زینت و در با محفل و بیچ - بیشتر از تار و چتر باد طره بیست
 جو این نگار و محافل های گوهر آید از تحریر تا در این زیر بنایت
 تحمل که حقوق ان دود هم و خیال نمی گنجند بر مسطور و کسیر و ادائی
 و اعلا متناقض نگاره او بودند بر است بران نمودند خان صحنی
 رباعی در توصیف و تار کشش خوش گفته است

این طرف علم است که بر پا گردید
 بر صورت برزخی میوید اگر دیدد
 نه اسامی بیخون که فتنه صورت
 ایجاد چه بر رخ مسلم اگر دید

(۱۲۲۰ س)

کیفیت انتقال علوم علی علم سائر
 بنایت محنت و مشقت دسی و کوشش نموده بود و بعد تیار علم با
 شای برنگی را با حسن سفید در لباس بزرگانه و بد لشنه و طره
 از محفل و تیار یا حسین در دست گرفته می فرمایند که علوم علی
 علم بیست جناب امام حسین علیہ السلام را از جیفه آوارش و او
 مار بنایت خوش آمد با تمام آن بود در جبهه شهادت مظلوم
 این فرموده طره گل که در دست می داشتند بر دستار شاد البرزند
 و تخی که از خواب بیدار بنایت خوش و غرضی نزد خان بودند
 آرد و کیفیت بیان نمود و گفت که در صورت قریب از ساداتی که
 عنایت فرموده اند مشرف خواهم شد - عرض برین محافل بیند
 روز گذشت بود که چهارشنبه از دماغ و گوش و دبا نشن
 خون جاری شده و جان حق تسلیم نمود

کیفیت بسج خاک شفا
 روزی سید کرم علیہ السلام در
 بوقت عصر بر جبهه صحن مکان نشسته و را و ادات بعد نماز
 معروف بودند و بسج خاک شفا که از اباد و اجداد بزرگامیراث
 رسیده بود در دست داشتند بعد از فراغ او را بموئی سجد
 را بر مصلای گذاشته و بعد نگرال بسمت آسمان نشسته بودند
 که لغت لوی خوشی و دایکد کنشی که بر تر از لوی گل و ربکان
 و بر تر از شک و صبر بود فشر شده شام جان را مسطور و مارش
 ودلی را صبر گردانید و در این اثنا قطره ابری چون بالوان مختلف



درجہ بہدار دودھ از سمت شمال بکانبہ قطب پیدا ہوتا ہے
و تہہ تیغ مایل بیوٹا گردیدہ متوجہ صحن مکان شد۔ درین حال
مردوم و مروجہ مومنین را صورت خوبیت روی داد و یہ حقیقی
کہ بیابان خود با نظم بی توالتند کردیتی کو آن ایمر بر پر آندہ حلالی
سجہ مذکور چند بار گردید و بالکمال معبود کردہ۔ لعلہ مروجہ
موصوف جنردا شدہ بر والدہ خود فرمودند کہ جناب میری
لا حظ فرمودند کہ گفتنی است کہ ہم چیزهای سائے کردید عرض
نمودند کہ آئی پس کیفیت برگزیدہ بیابان خود با اظہار کردند و
آن سبب خبر کہ رایہ اقیانوس لکھا شدہ و در تعلیم و تہذیب از
آسمان سابق بی کو شید و بروز عاشورہ شہر محرم الحرام برآمد
زیارت می کردند و بران رشتہ ہای خون تازه میدیدند چنانچہ
الی ہذا الزمان ہاں معمول جاریست کہ بروز عاشورہ صد ہاردم
مشتاقی بیدار باشند اعلام زیارت ان می کنند و نودہ نوازی
و تفریہ داری می نمایند (ماخذ از تاریخ مدلیقہ الامرای)



سر و جی ویلی روڈ وکنڈر آباد

فون نمبر (۶۵۵۰)

لذیذ خوش ذائقہ اشیا و خورد و نوش کے لئے تشریف لائیے

بقیہ مضمون اسیلہ صفحہ ۳۶

میں دیکھتا ہوں کہ ہرگز بد بوئی تو اس معاہدے کے تحت امریکہ
فوج دخل دے سکتی تھی۔ (۴) معاہدے کے تحت امریکہ پر
کوئی ایسی واضح ذمہ داری عائد نہ تھی کہ تلافی صورت میں
معہ جاپان کو بجائے گا۔ (۵) معاہدے کے تحت امریکہ جاپان
میں تیسری طاقت کے داخلے متعلق کسی بھی انتظام کو
"دیو" کر سکتا تھا۔ (۶) معاہدے کو صرف باہمی رعاہندی
جس سے فہم کیا جاسکتا تھا۔ نئے معاہدے میں ان تمام اعتراضات
کو دور کیا گیا ہے۔



یوں تو سب ہی جانتے ہیں
گھڑی گھڑی گھڑی گھڑی گھڑی
کی پابندی اور گھڑی
کی مانیٹ کے لحاظ سے ویلے، زمین
میں لوہا اور ادب کا کے اصلی کل پرندے
نہاں کر کے گھڑی کو اصلی حالت میں پیش
نہاں کر کے گھڑی کو اصلی حالت میں پیش
پتہ اگر آپ اپنی عزیز چاکلری کو چالو اور
اصلی حالت میں چاہتے ہیں تو

ریڈیو نیسی میں ریڈیو سلطان باڈا رتلیف
لائیے جہاں گھڑی کا درجہ بیسٹن طلوع
پہنچاں پائیے اودھار کے شوروم میں
معمولی اور بیچتی گھڑیاں بڑی فروخت ہر وقت موجود رہتی ہیں

قطع

عشق کا آج بھی افسانہ رہا
کبھی جاتی تھی یہ تو قیر عجیب
بادۂ ناب کا پیما نہ رہا
واسطے شان کے کاٹا نہ رہا

(آمدہ از نثر کا باغ)

پس منظر

جاپان اور امریکہ میں باہمی تعاون و سلامت کا معاہدہ

امریکی سسٹم نے بدھ وار کو دو دو ٹوٹ کے مقابلہ پر نوے ووٹوں کی اکثریت سے باہمی تعاون اور سلامتی کے امریکہ — جاپان معاہدے کی تصدیق کر دی۔ معاہدے کی تصدیق کے لئے دو تہائی ووٹ لازمی تھے۔ مگر اسے اس سے بھی زیادہ ووٹ ملے۔ اب یہ معاہدہ صدر سٹون ہور کے پاس بھیجے جائے گا۔ جن کے دستخطوں اور حکومت جاپان کے ساتھ متعلقہ دستاویزوں کے تبادلہ کے بعد معاہدہ عمل میں آئے گا۔ اور ۱۹۵۱ء کے کئے گئے باہمی معاہدے کی جگہ لے لیگا۔

یہ معاہدہ ہے کیا؟

نئے معاہدے پر جاپان میں پندرہ مہینے تک بات چیت ہوتی رہی جس کے بعد گذشتہ ۹ جنوری کو وائٹ ہاؤس میں اس پر دستخط ہو گئے۔ اس کے ذریعہ امریکہ اور جاپان کے باہمی تعلقات کو ایسی سطح پر لایا جا رہا ہے جو ان بہت دہائیوں کے عین مطابق ہو جو گئے برسوں میں واقع ہوئی ہیں۔ یہی اس معاہدے کی اہم اور نمایاں بات ہے۔ آج جاپان کی جو پوزیشن ہے وہ پورس بیس کی پوزیشن سے کسر مختلف ہے۔ تب جاپان کی اپنی کوئی طاقت نہ تھی اور وہ اپنے تحفظ اور دفاع کے لئے مکمل طور پر امریکہ کی فوجوں پر انحصار رکھتا تھا۔ لیکن آج وہ مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ہے۔ رسمی طور پر اس کی خود مختاری ۲۸ اپریل ۱۹۵۲ء کو بحال ہوئی تھی۔

تب سے آزادی اور خود مختاری جاپان کی قومی زندگی کی ایک نمایاں حقیقت بن گئی ہے۔ نئے معاہدے میں اس حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور جاپان کے باہمی تعلقات کو برابر کے درجہ شرافت کا راور رفاکارہ تعاون کی بنیادوں پر رکھا جا رہا ہے۔ جو مکمل جاپان سلامتی انتظامات کے برائے معاہدے کی بحفاظت و اطمینان کو پسند نہیں کرتا تھا۔ لہذا نئے معاہدے کا سودہ بہت اعلیٰ طے کے ساتھ تیار کیا گیا تاکہ دونوں ملکوں کے مابین برابر کے تعلقات قائم ہوں اور وہ برابری کی بنیادوں پر کام کریں۔ چنانچہ نئے معاہدے کے تحت جاپان بحرالکاہل اور دور مشرق کے دفاع میں برابر کا شریک ہوگا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نیا معاہدہ اتحادی جارٹس کے عین مطابق ہے۔ جاپان کے آس پاس میں جنگ کے خلاف جو دفاعی پالیسی مانی ہیں۔ ان کا احترام کرتے ہوئے نئے معاہدے میں ایسی کوئی تبدیلی نہیں جس کے تحت جاپان خود بخود امریکہ کے دفاع میں شامل ہونے کا پابند ہو۔ لیکن اگر جاپان پر حملہ ہوا تو معاہدے کے تحت امریکہ پر فاسل طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوگی کہ وہ جاپان کی حفاظت کرے۔ نئے معاہدے کے تحت جاپان میں مقیم امریکی فوجوں کو اب یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ مشرقی گیارہ کو دبانے کے لئے حرکت میں آئیں۔ انہی دنوں جب لاطینیوں کو مارا ہوا ہوا تو امریکی فوجیں اسے ختم کرنے کے لئے حرکت میں نہیں آئیں۔ حالانکہ ہر انے معاہدے کے تحت وہ ایسا کر سکتی تھیں۔ یہ درست ہے کہ واشنگٹن کو جاپان کے اندرونی سیاسیات میں مداخلتوں کی دخل اندازی پر افسوس ہے لیکن حق اس لئے مداخلتوں جاپان کے گریلو معاملات میں دخل دیا ہے۔ امریکہ کا اپنا قدم نہیں اٹھائے گا۔ کیونکہ وہ کسی طرح بھی ایک سابق جمہوریت کو اس کے اس حق سے محروم کرنے کا ارادہ

قطع

چھٹا ہے دل عجب یہ جھپٹے سے || ہوا ہے ناک میں دم جھپٹے سے

یہ کہتا جاتا ہے افلاسِ افسوس || نظر آتے ہیں سب بے آسروے سے

(آمدہ اندر ری باغ)

نہیں کہتا کہ وہ جیسے چاہے اپنے معاملات کو حل کر سکتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ نئے معاہدے کا مقصد حکومت جاپان کے اندرونی "بوجھ کو ہلکا کرنا ہے۔" مثال کے طور پر نئے معاہدے کے تحت جاپان اس پابندی سے آزاد ہوتا ہے جو امریکی فوجوں کے اخراجات کا کچھ حصہ برداشت کرنے کے سلسلے میں اس پر عاید تھی۔ گویا جاپان اس مالی ذمہ داری سے آزاد ہو رہا ہے جس کے تحت شروع شروع میں وہ سالانہ ساڑھے پندرہ کروڑ ڈالر ادا کرتا رہا۔ اگرچہ ایسے فوجی بوجھ سے آزادی کا سوال اس انتظام معاہدے میں شامل کیا گیا ہے۔ جس کا تعلق جاپان میں مقیم امریکی فوجوں کے رتبہ سے ہے تاہم یہ اس سیرٹ کی ایک اہم علامت ہے۔ جس کے تحت سلامتی اور تعاون کا نیا معاہدہ طے پایا ہے۔ اس سیرٹ کا ایک اور ٹکس اظہار وہ مشاورتی سفارتی ہے جس کا انتظام معاہدے میں موجود ہے۔ معاہدے کے تحت ایک فاس کمیٹی قائم کی جائے گی جس میں دو جاپانی اور دو امریکی نمائندے ہوں گے۔ یہ کمیٹی بہت سے معاملات پر آپس میں مشورہ کی کرے گی اس کی تہ میں یہ خیال ہے کہ حکومت امریکہ کے لئے حکومت جاپان کی خواہشات کے خلاف جانا چھل نہیں پڑے گی۔ اس کے خلاف ہو گا کہ یہ لیکن اصل بھی نہیں ہو گا۔ حق تو یہ ہے کہ مکذشتہ جنوری میں واپسٹ ہاؤس میں جب اس معاہدے پر بحث کی گئی تو مددائرن ہو درنے خاص طور پر یہ یقین دلایا کہ امریکہ جان بوجھ کر حکومت جاپان کی خواہشات سے برعکس کام نہیں کرے گا۔ جن انتظامات پر مشورہ ہو گا۔ اور جس کے نتیجے کے طور پر حکومت جاپان کی منظوری کی جائے گی۔ ان میں اہم ترین یہ ہیں۔

(۱) جاپان میں مقیم امریکی فوج کا استعمال (۲) امریکی فوج کی تعداد یا اس کے اسلحہ میں (جس میں نئے ہتھیار

مثالی ہوں گے) قہد ملیاں۔ (۳) ایسے مقاصد کے لئے جاپان کے فوجی اڈوں کو فوجی استعمال میں لانا جن کا تعلق جاپان کے دفاع سے نہ ہو۔ آخر الذکر بات (یعنی دور شرقی میں امریکی فوجی کارروائی کے لئے اڈوں کا استعمال جس میں جاپان کے الجینے کا امکان ہو) میں جاپان کی دل چسپان بڑی بڑی وجوہات میں سے ایک تھی جن کی بنا پر اسے معاہدہ کی طے کیا معاہدہ طے پایا ہے۔ انتہائی پیش قدمی معاہدے کی ایک قطعی میعاد مقرر کی گئی ہے (یعنی دس سال) جس کے بعد ایک سال کے اندر اندر طریق میں سے کوئی بھی معاہدے کو فسخ کر سکتا ہے۔ گویا نئے معاہدے کی بڑی بڑی باتیں یہ ہیں۔

(۱) اس سے جاپان میں مقیم امریکی فوجوں کے استعمال پر جاپان کو زیادہ کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔ (۲) اس سے ان باتوں کا فائدہ باخیز ہوتا ہے جو حکومت جاپان کے نزدیک (جنگ کے بعد) جاپان پر قابض حکومت سے گھڑات تھے جیسا کہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ جے گراہم ہارنٹن امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقاتی کمیٹی میں بتایا، پرانا معاہدہ ایک ایسے وقت میں جاپان کی سلامتی سے تعلق رکھتا تھا جب جاپان نہ تو آزاد تھا اور نہ اس کے پاس فوج تھی۔ نیا معاہدہ موجودہ حالات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ زیادہ وسیع ہے اور دو آزاد ملکوں کے باہمی تعاون اور احترام پر مبنی ہے۔ جاپان کے لوگ یہ محسوس کرتے تھے کہ (۱) برائے معاہدے سے تحت امریکہ کو حکومت جاپان سے مشورہ کیے بغیر دور شرقی کے دوسرے حصوں میں اپنی کارروائی کے لئے جاپان کے اڈوں کو استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ جس میں جاپان کے الجینے کا امکان تھا۔ (۲) اس معاہدے کے تحت امریکہ جاپانیوں کی خواہشات کو نظر انداز کر کے جو بھی اسلحہ چاہتا جاپان میں لا سکتا تھا (۳) اگر جاپان (بقیہ برصغیر ۳۳ کا نمبر)

قطع

دل اعدا میں بُرائی آئی
اپنے دل میں تو بھلائی آئی
کہتی جملیں ہے یہ گل سے ہر بار
مہندی ہاتھوں میں حنائی آئی
(آدہ از نذر کی باغ)

برطانیہ کی خیریں

نواب آف پٹودی

شخصیت!

آکسفورڈ کرکٹ ٹیم کے کپتان نے ۶ تا ۸ جولائی لارڈز کے کرکٹ میدان میں کیمبرج یونیورسٹی کے خلاف میچ کھیلنے کے لئے ۱۹ سالہ نواب پٹودی کو ٹیم میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ میلنگ کالج میں ان کا ابھی پہلا سال ہے کہ ان کو یہ اعزاز ملی گیا ہے۔

مسیحیاب ویسا بیٹا "دلی کہاوت ان پر پوری طرح صادق آتی ہے ان کے مرحوم والد نے اسی کالج میں پہلے سال ہی کے دوران میں آکسفورڈ کرکٹ ٹیم میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ یہ سلسلہ کی بات ہے۔ نوجوان نواب آف پٹودی نواب تو ہیں لیکن وہ نوابی نہیں کرتے۔ آکسفورڈ میں وہ نہایت سادہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کا سالانہ الٹوئس جس میں کھیل کی فیس اور کتابوں کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ ۵۰ پونڈ ہے۔ ان کا تقریباً سب سے بڑا ذریعہ ہندوستانی موسیقی ہے۔ اسلاٹیک یونین کے وہ ممبر ہیں۔ اور وقت آنے پر غالباً اس کے صدر منتخب ہو جائیں گے۔ نواب پٹودی بہت زیادہ منکسر مزاج واقع ہوئے ہیں ایک نامہ نگار کو انہوں نے بتایا ہے۔ "میں نے ہندوستان کی فائنل سسٹم میں شامل ہونے کی آس لگائی ہوئی ہے لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ میرے پاس ایک اچھی ڈگری ہو۔" نچہ امید ہے کہ میں ایک مفید اور مسرور زندگی بسر کر سکوں گا۔

انہوں نے مزید بتایا کہ آکسفورڈ ایک شاندار قلعہ ہے بشرطیکہ صبح طور پر اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور بعد میں اس وقت یہی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر موقع ملا تو میں ہندوستان کی طرف سے کرکٹ کھیلوں گا۔ ڈگریاں ملنے کے بعد میں جلد واپس ہندوستان چلا جاؤں گا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کرکٹ یونین میں نواب کے والد کا نام بہتر الفاظ میں مندر ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ میں بھی اپنے والد جیسا کھلاڑی نہیں ہوں گا لیکن یہ الفاظ ایک ایسے نوجوان کے منہ سے نکلے ہیں جو ایک ایسی یونیورسٹی میں جہاں منکسر مزاجی کا زیادہ رواج نہیں، ہمیشہ اپنے کو کمتر جانتا ہے۔ اور جس کا یہ وصف ہر کسی کی تعریف کا موضوع بنا ہوا ہے۔

لندن میں ہندوستانی فیشن شو

بھید دونوں برطانوی ڈیزائنرز کو نیشنل نے مشرقی ملکوں ایک فیشن شو منعقد کیا جس میں ہندوستانی ماہی فیشن کے اقرا کی بیویوں اور بیٹیوں نے ہندوستانی خواتین کے لباس پہن کر دکھائے۔ پاکستان، سیلون، انڈونیشیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ اور فلپائن کے قومی لباس بھی ان ملکوں کی خواتین نے زیب تن کئے تھے۔ ہندوستانی ماہی فیشن کے ماہی فیشن کی بیوی مندرجہ ذیل نے راجستھانی خواتین کے پوشاک میں مگر دکھائی۔ فوجی مشن کے دفتر میں کام کرنے والے ایک انگریز بیوی مندرجہ ذیل نے جنوبی ہند کی بھارتیہ نائیم ڈانٹر کی لباس کا مظاہرہ کیا۔ برطانیہ میں مقیم ہندوستانی طالبہ مندرجہ ذیل نے شمالی ہندوستان کی دیہات کا لباس پہنا ہوا تھا۔ ایک اور انگریز بیوی مندرجہ ذیل نے بنگالی انداز میں ساڑھی زیب تن کی۔ مندرجہ ذیل نے مہاراشٹری خواتین کا مخصوص لباس

قطعہ

پھیلی ہے اینسا طعجب دیکھ جنگ سے || سارا چمن نکھر گیا پھولوں کے رنگ سے
کتنا جدید گھر ہے کہ دریا کے سامنے || تعمیر بھی ہوا ہے یہ مرمَر کے سنگ سے
(پیشانی کا) (آدمہ آئندہ ری باغ)

انہوں نے اپنے ایک بیاں میں کہا ہے کہ اس طریقہ کی نفی
پہچیدگیاں بہت زیادہ تھیں۔ اور برطانیہ پہلا ملک ہے
جس نے ان عیسائیوں کو سہلایا ہے۔ اس وقت برطانیہ
چھوٹا تھا پچیس لاکھ کے قریب سال ۱۶۰۰ء
صرف کر رہا ہے۔ اس کے آٹھ لاکھ سینوں کے استعمال
سے یہ خرچہ خالص کم ہو جائے گا۔

سنکرت اختیاری مضمون کے طور پر

غنائیہ یونیورسٹی کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ
سکندر آباد کالج آف آرٹس اینڈ سائنس سکندر آباد پر پی۔
یو۔ سی۔ اے۔ (۳) سالہ ڈگری کورس کے لئے سنکرت افتخاری
مضمون کے طور پر رائج کی جا رہی ہے۔ اس کالج میں شریک
ہونے والے طلباء جو (۹۱-۱۹۹۰ء کے لئے) سنکرت افتخاری
مضمون کے طور پر لینا چاہتے ہوں گے سکتے ہیں۔
(اطلاعات آف حرا اردیش)

بارہویں جماعت کے امتحان کو تسلیم کر لیا گیا

غنائیہ یونیورسٹی کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ اعلیٰ
نصابیات میں ۱۰ فیصد کے اعزازی کیلئے انڈھرا اور تمل ناڈو
نصابیات کے تحت حکومت آندھرا پردیش کے امتحان ہائیر
سکنڈری سرٹیفکیٹ (بارہویں جماعت) (دہرہ مقصدی) پر
کو غنائیہ یونیورسٹی کے امتحان پری یونیورسٹی کورس کے
مستحق تسلیم کیا گیا ہے۔
(اعلانات انڈھرا پردیش)

میں کر دکھا یا۔ فیشن شو کے ہندوستانی شعبہ کا انتظام نائب ہائی کمشنر مسٹر ایم اے عظیم حسین کی اہلیہ محترمہ نے کیا تھا ہندوستانی ڈسٹرکٹ الفارمیں انسر مزو بھاباندھی نے مقررہ کے لازمی انجام دیئے تھے۔

ہندوستانی لیبر انسٹیٹیوٹ کا برطانیہ میں مطالعہ

حکومت ہند کے لیبر انجکٹر مشرومی۔ وی۔ پنگل
ویڈیو کے ان دنوں برطانیہ میں لیبر تعلقات اور مسائل کا
معاوضہ کر رہے ہیں۔ یہ تین ماہ کا کورس ہے جس کا انتظام
برطانیہ کی وزارت محنت نے کو لیبر منسویہ کی فنی تعاون
کی اسکیم کے تحت کیا ہے۔ مشرنگ ویڈیو کے کہنا ہے کہ
برطانیہ صنعتی امور سے شغف وسیع اور فوکل تجربہ رکھتا ہے
اور مجھے امید ہے کہ میرا مطالعہ میرے لئے بہت مفید ثابت
ہوگا۔ سومون کچھ دنوں تک کارڈف (ریلز) جا رہے
ہیں۔ جہاں وہ گوریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے
حالات کا مطالعہ کریں گے۔

خطوط چھا کر الگ کرنے والی آٹومٹک مشین

برطانوی ڈاک خانہ میں تجربہ
 اہل خون سے لوٹن (بیڈ فورڈ شائر) کے بڑے
 ڈاک خانہ میں مشین کے ذریعہ چھٹاں چھانٹ کر الگ کرنے کا
 بے نظیر تجربہ شروع ہوا ہے۔ برطانیہ کی اس سسٹم
 ماسٹر جنرل مس مریون بانگ۔ اس موقع پر موجود ہیں

قطر

ہوا ہے فائدہ دیکھو دوا سے ۱۱
 ہوئی صحت بھی دریا کی ہوا سے ۱۲
 ارادہ ہے نیا گھر لیکے عثمان
 وہاں جاؤں میں امداد خدا سے
 (درجہ بی) (آئندہ از قلم رکاب غا)

خدمت میں عظمت از جناب تمکین کاظمی صاحب

آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں صرف محبت تھا کہ کون سیٹ پاتا ہے؟ سنئے! وہ صرف تمنا ہے۔ پانچویں سے لیکر ترقی تک اور گائے سے لے کر تیل تک کو سخت محنت، شفقت یا لہجہ سرائی سے اپنا غذا حاصل کوئی پڑتی ہے؟ گھر تک ہی ایک ایسا جانور ہے جو محنت سے بنی محبت سے کھاتا ہے۔


دنیا میں صرف تمنا ہی ایک ایسی مخلوق ہے جس کی محبت میں خود غرضی کا شائبہ تک نہیں ہے جو اپنی محبت کا صلہ نہیں چاہتا جسکی محبت کسی ڈر یا خوف یا انعام کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ صرف محبت برائے محبت کرتا ہے اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ اسکی محبت کا جواب محبت سے دیا جائے وہ آپ سے محبت کرے گا آپکو دیکھ کر دم بلا بیگا آپکے پاؤں پر سر رکھے گا خوشی سے اچھلے گا، کو دے گا، اپنی ماری شادمانی اور مسرت آپکے قدموں پر تار کر دے گا، اگر آپ اسکے سر پر ہاتھ پیریں جسم پر چلی دیں، چلی جائیں تو خوش ہو جائیگا، ورنہ آپ نہ تنگ رہیں تو دم دیا کر چلا جائیگا اور جب وہ آپ سے دور چلا جائے گا اور آپ بولیں گے تو فوراً واپس آ بیگا اور پھر وہی ہی خوش نظر آئے گا جیسے پہلے تھا۔ اس طرح آپ تو بارگزیں وہ خفا نہ ہوگا اور

آپکی جبر کی جنگی کو فوراً بھلا جائے گا۔


انسان اشرف المخلوقات ہے مگر اس میں خود غرضی دنیا بہاں کی مخلوقات سے بڑھی ہوئی ہے اور وہ ہر کام غرض سے کرتا ہے عبادت کرتا ہے تو دینے خالق کو خوش کرنے اور اپنے لئے برکات و فوائد حاصل کرنے کے لئے، خیر خیرات کرتا ہے تو محض اس لئے کہ اس کا رخصر سے اسکو فائدہ پہنچے اور دنیا میں نام یا آخرت یا آئندہ جہنم میں اسے اعلیٰ درجہ حاصل ہوں، غرض کوئی کام اسکا غرض سے خالی نہیں ہوتا، رخص وہ اسلئے کرتا ہے کہ کوئی اس پر بھی رحم کرے اس نے یہ اصول بنالیا ہے

باطنی کو کم کر کہ خدا با تو کم کند

وہ خدا رسیدہ بزرگ جو جہتہ و عامہ، عبادت سے قریب ہوتے ہیں، وہ جانتا تھا جو خدا دھاری اور ہمسما سورنے نظر آتے ہیں جو اللہ کے واسطے محبت اور اللہ کے واسطے نفرت کرتے ہیں، وہ بھی محض اپنی انسانی غرض یعنی خوشنودی خالق اور خود خیر کے خاطر یہ محبت و عبادت کرتے ہیں، آپ کسی لکڑے معذو کو دیکھ کر اس سے متاثر ہوتے ہیں، آپکے جذبہ ترقی میں بیان ہوا جانا ہے اور آپ سر سے پاؤں تک لڑ جاتے ہیں یہ کیوں؟ اسلئے نہیں کہ وہ اسکی کھف میں مبتلا ہے، اسلئے نہیں کہ ایک انسان مجبور اور ناچار ہو گیا ہے بلکہ اسلئے اور محض اسلئے کہ آپ کا تنہید بھی آپ کو دیا ہی نہ ہوگا، معذور، ایسا ہیج نا کر دکھانے لگتے ہیں اور آپ اس روز جہ سے بچنے کے لئے معنی حفظ و تقدم کے طور پر اس ایسا ہیج سے ہلک دی کرتے اور دم کی جھیک دیتے ہیں اور نہ دم کوئی شریفانہ جذبہ نہیں بلکہ خود غرضی کی ایک بدترین شکل ہے



کیف یارک



جواب کشن کشمیر ہے یہ کیف یارک، عرق باغ کی تصویر ہے یہ کیف یارک
چو رہا پانی چا در کھاٹ سر کل عظم جا ہی فون نمبر (۸۷۸)

لنڈن کھانوں، مقررہ مشروبات اور ذائقہ دار چائے کے لئے آپ آئیے اور اپنے دوست احباب کو کھانا اور مشروبات کی دعوت دیجئے

(مجلس الوہاب ایسی)

اسی طرح آپ کا نام ہندو کیلئے بھی چاہئے۔
خدا ہوں یا کہ فناء کو بلا میں سر لئے جوانا ہو یا ستر میں مدھنی
کرنا، ان میں یا تو وہی جذبہ ترمیم کو تارے گا یا پھر شہرت و
نام آوری کی تمنا، چنانچہ استاد فقہ نے کہا ہے۔
نام اگر چاہتے تو کچھ خیر کے اسباب بنا

پل بنا، چاہ بنا، مسجد و مالا بنا
سب اسکو "ہاتھوں ہاتھ سودا" سمجھتے ہیں چنانچہ ایک
دوبارہ مشورے سے

مگر جگ نہیں کل جگ ہے یہ یاں صبح دے اور رات لے
کیا خوب سودا فقہ ہے اس ہاتھ سے اس ہاتھ لے
اگر آپ کوئی کچھ پڑھے آدمی ہیں تو کوئی کتاب لکھ
کر اس میں یہ لکھ دیں گے۔

غرض نقیشت گزرا یا داند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے

مگر صاحب دے روز بہ رحمت
کند و رقی این مسکن دوائے

کھانے اس خیال کو ان دوسو معروں میں بایں کو دیا ہے
نام نیک رفنگال ضائع کن

تا کاغذ نام نبکت در جہاں

اس قسم کی ساری مروجہ آداب یعنی "دانا" کی تکمیل
کے لئے کرتے ہیں، نیز بارگ مہینوں کیلئے فون پر کھانے والی
بات چیت کی نیت بارگ یعنی سے حقیقت کی تو معلوم ہوا کہ فون پر
(۵۰۰۰) وقت کی بات چیت میں لفظ "دوس" (۲۹۹۰۰) مرتبہ
انتقال ہوا ہے گویا پانچزار بار جو گفتگو ہوئی اس میں ہزاروں سو
فون داریں ہیں ہولی اور صرف ایک ہزار دس باتیں دوسری ہوئیں اس
سے اندازہ لگا لیجئے کہ آپ، دنیا میں صرف لیٹ آپ جو جہان چاہتے
ہیں دوسروں سے سروکار نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں کہ قیامت کے دن نفس نفسی رہے گی مگر غور
کیجئے قیامت تو دور رہی آج کل کو نفسی نفسی کم ہے اگر خدا نخواستہ
آج کوئی حادثہ ہم کو ہو جائے یا ہم بیمار ہو جائیں تو جسٹے لوگ
عیادت کو آئیں گے وہ سب کے سب خود غرض ہونگے یا بہت وہ عزیز
ہوں یا قرا انداز، مجھے والے ہوں یا ملاقاتی، دوست احباب
ہوں یا دفتر کے ساتھی، یہ سب محض اسی وجہ سے عیادت کو آئیں گے
کہ وہ بھی اس حادثہ یا بیماری کے متوقع ہیں۔ انہیں غرضت کہ
ہیں یہ حادثہ یا بیماری انہیں بھی ہو جائے اسلئے عیادت کر کے وہ
محض اپنے لئے حادثہ کی روک تھام یا بیماری کا اندھا غ کرنا چاہتے
ہیں یا اگر یہ بھی ہونے لے تو اندرونی طور پر اسلئے سکھیں کہ کمال کو وہ
اسی حالت میں رہیں تو آپ اگر اس طبع ان سے بھر دے کر دیں
دنیا میں ہر ایک کا حق دوہرے پر ہے باپ کا بیٹے پر
بیٹے کا باپ پر، استاد کا شاگرد، شاگرد کا استاد پر اس گروان
کو آپ پڑھتے جانتے تو معلوم ہوگا کہ ہر ایک انسان کا حق دوسرے
انسان پر ہے، جب کسی کی کوئی خدمت کر دیں تو یہ سمجھیں کہ
آپ پر اس شخص کا حق ہے آپ نے ادا کیا اور وہ شخص بھی آپ کا

MANDHAR LAL BALMUKAND

3.3.613 - CHAPPAL BAZAR HYDERABAD.

- خالص خوشبودار امرتسریہ یا نی کا چاول، اٹے درجہ کا گھن پوری چاول
- خالص مسک کا گھی اور کرٹا کا عمدہ تیل، ہم سے خرید فرمائیے
- بیج کی وامبیت اور آدو پر پوری سبیلانی کرنا، تاجی خاص جنو میرت سے

پہل بازار حیدرآباد۔ آبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو حق ہے اس کے ادا کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پائیگا۔ آپ اس حقیقت پر ایمان رکھو کہ دوسروں کا حق آپ پر ہے اگر آپ دوسروں کی خدمت کریں تو دوسرے بھی آپ کے حق کو محسوس کریں گے اور آپ کی خدمت کرنے لگیں گے۔ آپ جانتے ہو گئے کہ جاتا تھا مجھے بیسٹری پس کرنے کے بعد میٹھی میں کالٹ کرنی چاہی مگر وہاں مقدمہ لانے والے دقتی یا کیشن مانگتے تھے اور ہاتھ جی دلتی یا کیشن دینے کے لئے تیار نہ تھے اسلئے انھیں بھی میں کامیابی نہ ہو سکی اور وطن لوٹنا پڑا، وطن پہ پہنچنے کے بعد ایک مقدمہ میں آفریقہ جانے کی دعوت آئی اور وہ فوراً تیار ہو گئے آفریقہ پہنچے پہنچے الی سے ہندوستانی ہوئے کی وجہ سے بدسلوکی کھانے لگے اور اس بدسلوکی نے ان کے عزیزانائیت کو نہیں بچا تاثر و غم کیا اور پھر وہاں کے ہندوستانی مزدوروں کے حال زار نے انھیں ہلادی پر مجبور کیا اور ہاتھ جی مارے مزدوروں کے وہ بھائی میں گئے اور ایسے بنے کہ انکی خاطر ماری کھنائیاں ہیں، مڑکھ اٹھائے تبھی جھیل میں اور انکی خدمت کرتے رہے، ہندوستان واپس آئے تو انہوں نے کانگریس کے ممبروں میں آفریقہ کی ریزولوشن پیش کی، انھیں ہندوستانی بیاباات سے کوئی واسطہ نہ تھا وہ ہندوستان کے ہیڈ رہی نہیں تھے مگر ہندوستان میں جو لوگ بارہ بارہ سال سے قوم کی خدمت کر رہے تھے وہ مند دیکھتے رہ گئے اور گاندھی جی کو کانگریس نے مدد چن لیا اور لانا محمد علی نے اسی اعتراف میں لانا کا خطاب بھی دے دیا اور اس خطاب کو ایسی ماری قوت اور توانائی سے وہ شہرت دی کہ آئین ہند پر جانت ہی لگھانے لگے اور دوسرے سارے جھلے رہ گئے۔ یہ کیا تھا؟ صرف ہاتھ جی کی بے لوث خدمت تھی جو انہوں نے غلوں دل سے

اور یہ سچہ کہہ کر کی تھی کہ دوسروں کا بھرپور حق ہے، ہاتھ جی اس اصول سے واقف تھے کہ
 ”جب تک آپ دوسروں سے دلچسپی نہ لیں گے دوسرے آپ سے دلچسپی نہ لیں گے۔“ ہر کہ خدمت کرو اور خدمت شد بالکل میسر ہے آپ خدمت کریں یا خدمت کا جذبہ ہی پیدا کر لیں خود اسکا اثر ہونے لگے گا۔ دنیا میں عمل کا جتنا اثر ہوتا ہے نیت کا بھی اتنا ہی اثر ہوتا ہے جہاں آپ کسی نیک جذبے کو اپنے آپ پر طاری کر لیا سچہ لکھے کہ آپ سے جو فضل بھی سرزد ہوگا وہ ایک ہی ہوگا اگر آپ بدی اور فسادیت کو چھپا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے خاطر قوم کا خدمت اور ملک کی خدمت کا نام لیکر کھڑے ہو جائیں تو یقیناً کچھ آپ سے بچتر فیصلہ آدھی بدگمان رہیں گے، اور آپ کے اقوال و افعال ہم کوئی اثر نہ ہوگا

یہ لوہن دیا کا سب سے بڑا آدمی تھا مگر اسکی بدلیسی دیکھنے کے وہ کسی پر بھرپور کسم پھین کر تھا، مشہور ہے کہ جوڑی لائن سے آخری طاقات کے وقت اپنے کہتا تھا ”جوڑی لائن میں دیا میں خوش نصیب لوگوں میں شمار ہوتا ہوں مگر باوجود اس کے تم ہی ایک ایسی جو جبریتاً غلام اور بھر کسم رکھنا ہوں“ مگر یہ لوہن کے سوا کونسا لوگ کا خیال ہے کہ یہ لوہن نے یہ جھوٹ کہا؟ اسے جوڑی لائن پر بھی بھر کسم نہ تھا۔

نہا سہتہ کہ جس شخص کو دوسروں سے ہمدردی ہو اسے دوسروں پر اعتماد اور بھروسہ کس طرح ہوتا ہے اور اس شخص کو دوسروں پر بھروسہ ہوا اس پر دوسروں کو کیوں بھروسہ ہونے لگا اس شخص خوش قسمتی سے کسی مرتبہ پر پہنچ بھی جائے تو کامیاب زندگی میں گزار سکتا۔

TEL: GHEEGHAR

PHONE: 4347

Dharamchand Agarwal
 GENERAL MERCHANT.

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES, KARDI OIL, VANASPATHI, & REFINED OIL. CHAPPA BAZAR, HYD. DR

خالص گھی، گجھوں، میدہ، روا، چاول، دالیں، کرکڑ کا تیل اور ریٹائن تیلوں کے ٹھوک و چکر موہاری

دھرم چند راگروہل جنرل مرچنٹ

خیدر آباد

چٹل بازار

کی موقوف ہے شعور مطربہ میٹم بیوسن بنگ کا بھی حال ہا وہ اپنے ابتدائی زمانے میں استورٹس اور کلسٹ فنی کر فاکٹش سے نکل کر اسنے اپنے بچوں کو مارڈالنے و خود کشی کر لینے کے ارادے تک کئے تھے مگر چونکہ اسکو بھنوں سے دلچسپی تھی اسنے یہ ارادے ترک کر دیئے اور نغمہ سرا کی کر نے لگی اور اسی ان کی دیکھی پر اپنے قردادوں کی محبت نے وہ بے باک عروج پر پہنچایا۔

یہ واقعہ ہے کہ چہرہ دل کا بڑبڑہتا ہے آپ کے خیالات آپ کے چہرے سے ظاہر ہو جاتے ہیں آپ لوگوں سے دلچسپی لیں، ہمدردی کریں، محبت رکھیں تو آپ کے چہرے پر ایک خاص کیفیت، ایک ہنسنا، ایک خاص نور ہو جائے گا۔ اور جو اس کیفیت کا شہادہ کرے گا وہ آپ سے دلچسپی لینے لگے گا اس طرح آپ خود بہ خود عزیز و محبوب بن جائیں گے۔

”آپ دوسروں سے دلچسپی لیں تو دوسرے بھی آپ سے دلچسپی لیں گے“ روز ولٹ کی ہر روزی کا ہمارا تذکرہ کہ وہ دوسروں سے دلچسپی لیتا تھا اس کے جتنی خوشگوار فیصلے ہی آدمی نے ایک مستقل کتاب روز ولٹ سے مستفیج ہو سکتا ہے جس میں اسے بتا دے کہ روز ولٹ کی طرح اپنے مذہب کا روں، باور میں، عمل کے لوگوں کو دفرہ سے اپنا بت سنا کرنا و کرنا ہے کتنا نام لے کر بکھارنا اور ان کے لیے سکھانے کے ساتھ سلام علیک بات چیت کرنا تھا، ہی دہر تھی جو روز ولٹ کی ہر روزی کے تھے۔

غفران مکان حضور میر محبوب علیاں عباد کا بھی حال تھا ہر ایک سے دلچسپی لینا ان کا اہم عمل تھا فرماتے تھے کہ

زندگی وہی شخص ملے گا سے لبر کر سکتا ہے جس میں اپنے بھنوں کے ساتھ دلچسپی لینے کی عادت ہو، دنیا کی کوئی کتاب بھی اگر اسے مصنف نے اپنے بھنوں سے دلچسپی کی ہے تو وہ کتاب یقیناً کامیاب ہوگی اور اسکو یقیناً دوام حاصل ہوگا، جو ہر شیعو و مذہبی، سنی، ابن القبط کی کتابیں دنیا میں ایک اسٹے میں رہی ہیں کہ ان لوگوں نے بھنوں سے دلچسپی لی ہے ورنہ یہ اتنی قیمتی زندگی نہ پاتیں

دینی کارکنی نے مشہور شہدہ بانہامہ و ہر شہن کی مثال دی ہے جیسے (۸۰) سال تک شہدہ مازنی اور لکھنوی کے کھل تھاتے دنیا بھر کو دکھاتے تھے اور جو تقریباً (۶۰) کروڑ آدمیوں سے خراج تحسین حاصل کر چکا تھا اور (۲۰) لاکھ شافعہ حاصل کر چکا تھا۔ شہدہ مازنی اصل نظر بندی (وہا تھی) چالکی ہوتی تھی دوسرے معنی میں ہر شہن اپنے دیکھنے والوں کو احمق بناتا تھا مگر اسکا اعتقاد یہ تھا کہ وہ اپنے ناظرین کو اتنا اور بیوقوف بنائی سچا تھا کہ جب وہ تھپڑ کے اسٹیک پر پہنچا تو اپنے دل میں کہتا کہ میں ان ناشایوں کا بے حوصلہ ہوں احادیثوں کہ ہر حضرت میرا تماشہ دیکھنے لڑ لیا لائے ہیں اور ان ہی کی اس قدر افزائی کیوچہ سے میری زندگی ملے گی سے لبر ہو رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ اپنے ہر شہن کو تب و تکے کا خطرہ میں پیش کر دوں۔

وہ نہ صرف زبان سے یہ الفاظ استعمال کرتا بلکہ دل سے بھی اسکا قائل تھا اور بار بار یہی خیال اس کے دل میں آتا رہتا اور اسکا یہ پاک خیال اسے جسے پر اثر انداز ہوتا اور اس میں ایک قسم کی خوشنودی پیدا کر دیتا جو اس کے تماشہ بینوں کا دل بھاتی اور تماشہ بینا اس کے گردیدہ ہو جاتے، ہر شہن ہی پر

پائلونا



"PILONA" FOR PILES



خونی اور تھکی ہوا سیر کے لئے زود اثر اور غیر دوا ہے ہر ارہا مریض اس کے استعمال سے شفا یاب ہوئے ہیں یہ ایک یونانی دوا ہے لیکن بڑے بڑے ڈاکٹروں نے اپنے اپنے مریضوں پر اسکو آزمایا اس کے تجربہ ہوئے کی توثیق کی ہے۔ ہر جگہ ملتی ہے

ایک شہر ڈاکٹر کے راجہ۔
پائلونا نے میں ہمارے کے معیت زدن پر
سوزنا اثر کیا ہے۔

ڈاکٹر بیوٹس ہیلیا جے اینڈ سنس۔ (۱۰۱۸) ایرانی گلی حیدر آباد

آصف کو جان و مال سے اپنے نہیں دریغ
مگر کام آئے خلق کی راحت کے واسطے

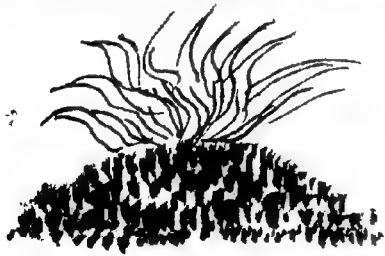
صرف شاعری نہ تھی بلکہ حقیقت تھی۔ حضور تن میں دھن سے مذمت خلق فرمایا کرتے تھے ان کے پاس سانپ کا ایک عمل تھا جو بے لکیر تھا، ہمیں سانپ کاٹے اور اگر بید چاہے ہوش میں رہے یا بے ہوش ہو، حضور کے نام کی وقفہ وقفہ سے تن بار دھاتی دی جاتی اور نہ ہر آنز جاتا اس کے بعد یہ لازمی تھا کہ حضور کو اسکی اطلاع دی جائے چنانچہ روزانہ سینکڑوں مارگزیدہ آتے، حضور اطلاع پا کر ہوش ہو جاتے اور بعض لوگوں کو بار بار بھی فرماتے اور جو خوش قسمت ہوتے وہ سرفراز بھی ہو جاتے

ایک واقعہ سنئے ۱۹۱۸ء میں والد مرحوم اور ان کے چند دوست احباب نے بابا شرف الدین قدس سرہ کی زیارت کی غرض سے بہاؤڑی پہنچ کر دو سو سو میں لبر کا ان لوگوں کو کیا تو چند لوگ بچے تھے، سراج بھائی، بچا سرخا بن علی رنجوٹیاں کے فرزند، اختتام الدین، منشی قمر امین تھے بیہ اور میں۔ دو سو کا کھانا کھانے کے بعد ہم لوگ بہاؤڑی پر جو ایک محقر ماحشمہ ہے درجہ ٹانگی کہتے ہیں، اس میں پاؤں ٹھکانے بائیں کر رہے تھے کہ ایک یٹو ساہرا سانپ جو بائی میں رہتا ہے اختتام الدین کے پاؤں سے لپٹ گیا اور وہ کچھ غصے پھانے، ہنگامے کی آواز سب لوگ دوڑتے ہوئے آگئے اور سانپ پاؤں چپکنے سے بھاگ گیا البتہ اختتام الدین نے وحشت میں جو پاؤں چٹھا تھا تو ایڑی پر ایک آدھ حضور اس میجر کی آگئی تھی، جس سے خون بہنے لگا، بچہ چچا نے مور کے پر کا دریائی

پاؤں گول کاٹ کر بائیں میں بھر کر سگریٹ کی طرح بلا دیا اور منشی قمر الدین نے بار بار حضور کے نام کی دھاتی دی، مددہ منہ کے بعد یہ بچا مر ختم ہو گیا اور ہم لوگ سٹیشن پر تشریف لگے اور مغرب کے وقت واپس ہو گئے۔

چھوٹے چھوٹے واقعات سے غائد اٹھانا بھی کمال کی اور بعض لوگ اس خصوصیت میں کمال ہوتے ہیں چنانچہ منشی قمر الدین انعام دار اور قاضی زادے تھے بعد اس مارگزیدی سے کی طرح غائدہ نہ اٹھاتے دوسرے ہی روز اختتام الدین کو ساتھیوں کے پیرانی جو بیٹے اور اطلاع کرائی چونکہ صرحی میں لازم تھے اسلئے وہاں کے حالات سے واقف تھے اتفاقاً حضور نیکو پر برآمد ہو گئے تو منشی جی نے اختتام الدین کو پیش کیا اور بائیں کاٹنے کا فیصلہ عرض کی البتہ صرف اساطیر کا دیا کہ ملام زادہ دو گھنٹے تک بیہوش پڑا رہا سنہ سے کف چار کی ہو چکا تھا میرے جیسے جیسے حضور کی دھاتی دیا ملے گا ہوش آتا گیا چنانچہ دھاتی پاؤں میں نہ رہنے دھاتی دینے پر اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے ماقبلی ماقدر پر کھڑی صورت سے یہ بھی عرض کر دیا کہ حضور انعام سے بڑی غلطی ہوئی جو دھاتی دی یہ بدلیب یوں ہی مر جاتا تو اچھا تھا حضور نے دریافت فرمایا کیوں؟ تو عرض کیا ”علامہ صرحی ص کے دفتر میں منشی سے چائیں روپے خواہ ملتی ہے ملام زادہ کے علاوہ جہ لڑکے لڑکیاں اور دوسرے متعلقین بھی ہیں کئی نے پیسے ہی کو یہ نغواہ کافی نہیں ہوئی پھر ملام زادے کی تعلیم کی طرح ہو گئی ہے“ حضور ریس کر بیٹھے کچھ حکم ہوا ”اختتام الدین کو چائیں روپے و طیفہ تا اختتام تعلیم دیا جائے اور بعد اختتام تعلیم پچاس روپے خواہ کی کوئی خدمت دی جائے۔“

A.C. CHAR COAL DEPOT.



کونڈہ و چھرا

آپ کو ہر وقت ملے گا!
ہم سے واجب قیمت پر طلب فرمائیے

اے۔سی۔ چار کول ڈپو متبل ممدود و اخ نہ ترب بازار حیدر آباد

لیجے! سامنے کھائے کہا نہ تھا، اختتام الہی دت
تک وظیفہ یعنی پاتے رہے، پھر لازم ہو گئے آخر میں ناظر
تعلیمات جو کہ وظیفہ لیں۔ اور پوسٹ سال بچا روں نے انتقال
کیا۔ اسی طرح بہتوں نے اس سانپ کے عمل سے فائدہ اٹھایا لوگ
کچھ میں کہ اب بھی وہ بالی پٹتی تھے اور سانپ کا نہ سزا جانتے تھے
اللہ جانتا ہے۔ صحیح ہے یا غلط مگر اب بھی سینکڑوں خط و حضور
موجود کے نام آتے ہیں دنیا کا کوئی پوسٹ آفس بھی کسی مرحوم کا
خط نہیں کہتا مگر ۵۵ سال سے حضور مرحوم کے نام پاتا
لے گا پوسٹ کارڈ پوسٹ ہونے پر جنہیں پوسٹ میں ان کے لزار
پر پہنچا تا ہے اور ایک یہ سلسلہ جاری ہے اب بھی روزانہ
کئی خط فرار پر پہنچتے ہیں آپ جب چاہیں کہ مسجدیں جا کر دیکھ
سکتے ہیں حضور محبوب علیہاں جہاد کو جنہیں جہاد آبادی موام
ہے محبوب علی پاشا "کھینچتے انتقال کے ۵۵ سال ہو گئے
مگر انکی یاد جہاد آبادیوں کے دلوں میں اب تک تازہ ہے وہ باقاعدہ
ان کی بنا زد لواتے ہیں اور گاؤں میں ان کے نام کے محلے موجود
ہیں جن کی باقاعدہ زیارت ہوتی ہے اب بھی انکی یاد ہر ایک کے
دل میں ہے سچ کہا کسی نے ہے

بعد از وفات تربت مادر زمین مجھوے

ورسینہ ہائے مردم عارف مقام با ست
فک عظیم کے اختتام پر دنیا کا مردود ترین شع فیقر
جو خرقہ تھا جو اپنی جان چھپا کر پائندہ نہیں رہا ہوا تھا کوئی اس سے
بہتر دی کہنے والا نہ تھا، ہر شخص اسکی پوشاں نوپنے تیار تھا
ایک چوٹ سے لڑکے کو معلوم نہیں کیا ہے کہ اس نے فیقر جرنی

کو ایک محبت بھرا خط اپنے معصوم انداز میں لکھا اور آخر میں ایک لکھ دیا
کہ دنیا چاہتے جو کچھ کہے مگر میں آپ کو شہنشاہ سمجھا ہوں اور محبت
کرتا ہوں۔ اس خط کو پڑھ کر جو غائب اس شخص کا بیلا اور آخری
خط تھا فیقر کو کتنا سکون ہوا ہوگا نا میرے اسے فوراً اس خط کا
جواب دیا اور اس بچہ کو اپنے پاس لیا۔ جب لڑکا اپنی مایا کو ساتھ
لیکر باریاب ہوا تو فیقر نے لڑکے اور اسکی ماں سے بہت دیر تک
بات چیت کی اور پھر اسکی بیوہ ماں سے گفتگو کیسا، یہ بھی اس معصوم
لڑکے کے جذبات کی قیمت اور اسکی نیک دلی کا اجر۔
ٹری کار بھی کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں وہ ایک ہی شخص ہے
جو زیادہ سے زیادہ انہوں کی تاریخ ولادت یاد رکھتا ہے آپ
جانتے ہیں وہ تاریخ پیدائش یاد رکھ کر کہا کرتا ہے؟ خط و لوگوں کو
انکی سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہے، اس نے لوگوں کی تاریخ پیدائش
کی ایک کتاب بنائی ہے، ہر سال نئی جنسزیا کے خاندانہ بارہ اسٹیت میں
سلسلہ کے ساتھ ہر ایک تاریخ نوٹ کر دیتا اور دس روز سالگرہ کی
مبارکباد کا خط یا تاریخ بھیج دیتا ہے یہ ایسے خطا نمرے جو تعلیم
نشانہ پر لکھتے، جنہے لوگوں کو وہ بار بار یاد دیتا جانتا ہے وہ انکے
دوست بنتے جاتے ہیں

میل طلب پیدا کرنے اور خصوص و محبت بڑھانے میں
خوش خلقی اور خندہ روئی، مسرت اور شادمانی جی بہت کام آتا ہے
خندہ چشمانی سے آپ جکا انتقال بھی کرنا وہ آپ کا گویہ ہو جائے
گا، جو بارگاہ سلیمین کہیں ایسے عاقلوں آپ پر لڑوں کو پہلوا اور نمبر پز
کے ملے خوش الحانی اور محبت بھرے لہجے میں آدا کر نے کی تعلیم دہانی
ہے تاکہ وہ اپنے لاکھوں کو ہدایت دے گا بھائی میں بھی ماب کر سکیں

کیفہ سعدی اینڈ پراویشن اسٹور

آسام اور دارجلنگ کے باغات راستہ گواکراہرشن سے تیار کی ہوئی چائے
صرف

کیفہ سعدی اینڈ پراویشن اسٹور
ناپولی مارکٹ جیلہ آباد میں مل سکتی ہے اور ہمارے پراویشن اسٹور سے آپ
مزدربانہ کی ہر شے بازار سے ارزاں خرید فرمائیے فون نمبر (۶۰-۳۴)



پی۔ این۔ اوک

انسانی حقوق کی پاکیزہ ستارہ امریکہ کا اعلان آزادی!

۳ جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکہ نے جب اعلان آزادی کیا تو اس میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ حقیقت واضح کی گئی کہ تمام انسان پیدايش سے برابر ہیں۔ فاقی نے انہیں زندگی، آزادی اور مسرت کے حصول کے لئے جس جو کرنے کا ایسا حق دے رکھا ہے جو ناقابل انحال ہے! ایک صدی بعد ہندوستان میں لوگ باندہ تاکہ نہ آزادی میرا پیدا یعنی حق ہے" کا نعرہ بلند کر کے اس حقیقت کو دھرایا ہے۔

۳ جولائی ۱۷۷۶ء کے اعلان آزادی کے ذریعہ ایک آزاد ملک کے طور پر ریاستہائے متحدہ امریکہ کا ظہور سیاسی فکر و نظریہ میں ایک نئے موڑ کا مظہر ہے۔ آزادی کے متعلق امریکی نوآباد کاروں کی جدوجہد سے پہلے ایک عام شہری کی کوئی وقعت نہیں تھی۔ درحقیقت اسے صرف ایک "قلم" تصور کیا جاتا تھا۔ بادشاہوں کی نیابت الٰہی تمام حکومتوں کا کلمہ امتیازی تھا۔ یہ امریکی ہی تھے جنہوں نے پہلی بار اپنے اس اعلان آزادی پر اصرار کر کے شہریوں کے حقوق کو توجہ کا مرکز بنایا کہ حکومتیں عوام میں قائم کی جاتی ہیں جو حکومت عوام کی رضا مندی سے اپنے منصفانہ افتیارات حاصل کرتی ہیں۔ اور کہ جب کوئی طرز حکومت

ان مقامات زندگی، آزادی اور مسرت کے لئے تیار کن ہو جائے تو عوام کا حق ہے کہ وہ اسے بدل دیں یا ختم کریں اور اس کی جگہ نئی حکومت قائم کریں۔ یہ انداز فکر انسانی آزادی کا ایک نیا فلسفہ تھا جس نے وقت گزرنے پر ایک ایسی عظیم قوت کی صورت اختیار کر لی جس سے ہر جگہ آزادی کو تحریک اور تقویت حاصل ہوئی۔ مشرق اور مغرب میں لوگ غصہ سے جاگرمدا رہے تھے۔ تخت و سوا سے اٹھائے والے لوگوں نے امریکی عوام کی کامیابی کا فیہ مقدم کیا۔ فرانس کے گوندہ سے کارڈیل ایک عام یورپین کے جذبات کا مظہر تھا۔ وہ امریکی اعلان آزادی کو انسانی حقوق کی ایک پاکیزہ ستارہ خیال کرتا تھا۔ جو نہایت مقدس ہی اور جو مدت مدید سے نظر انداز کی گئی تھی۔ ایک دوسرے فرانسیسی طاقت نے جو جارح و اشتعلت کا عزیز دوست تھا اور امریکہ کے دوش بدوش چل رہی تھا درمی سے لڑا تھا۔ اپنے گھر میں اس اعلان کی ایک نقل رکھی تھی جس میں کچھ جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی تاکہ اسے کسی روز فرانس کے لئے ایسے ہی اعلان حقوق سے پر کیا جاسکے۔ چنانچہ چند برس بعد امریکی اعلان آزادی درحقیقت انسانی حقوق کی اس ستارہ کے لئے ایک نمونہ ثابت ہوا۔ جس کا اعلان انقلاب فرانس کے بیڑوں نے کیا تھا۔ اور ہندوستان میں عظیم مدبر اور مراٹھا طاقت کے وزیراعظم مانا فرانس نے جو ہندوستان کی آزادی کے تحفظ کے لئے برطانیہ سے برسر پیکار تھے امریکی فتح کی خبر سن کر خوشی کا اظہار کیا اور اسے ایک جوش انگیز مثال قرار دیا تھا۔ امریکی اعلان آزادی ان بہادر لوگوں کی جدوجہد کا انتہا تھا۔ جنہوں نے آزادی کے ترقی پسندانہ تصور کے ساتھ ایک نئی طرز حیات کی تلاش میں اپنے آبائی گھروں کو خیر باد کہا تھا۔ امریکہ کی طرف سے جو آزادی کا گھڑیاں نصیب کیا گیا ہے یہ حقیقت اس سے بے حد افح ہو جاتی ہے کہ آزادی کی لاشعوری خواہش نے شروء ہی سے امریکی نوآباد کاروں

قطعہ

کوئی سن لے یہ ماجرا ہم سے || غیر ہوا ہو آشنایم سے
روز محشر کا ڈر ہے کیا معلوم || پوچھنا کیا وہاں خدا ہم سے

(آمد از لکھنؤ پانچ)

جیادت کو متاثر کیا اور ان کی رہنمائی کی۔ یہ گھڑیاں
پہنیلو دنیا کی کامن ویلتھ کی۔ ۵ ویں سالگرہ منانے کیلئے
انگلینڈ سے بھیجا گیا تھا۔ اور ابھی تک فلیڈیفیا کے آزادی
پالی میں آویزاں ہے۔ اس پر بائبل کے یہ الفاظ کندہ ہیں
جن کا انتخاب نوآبادکاروں نے کیا تھا۔ تمام ملکوں اور
لوگوں کے لئے آزادی کا اعلان کر دو یہ گھڑیاں آگسٹ
۱۹۵۲ء میں فلیڈیفیا میں بھیجا گیا تھا۔ جب انگلینڈ اور
نوآبادکاروں کے تعلقات اعتدال پر تھے۔ اور اس گھڑیاں
کو بجا کر ہی امرجولائی ۱۹۵۲ء کی دستاویز آزادی کی
منظوری کا اعلان کیا گیا تھا۔ امریکیوں نے آزادی کی جانب
پہلا رسمی قدم ستمبر ۱۹۵۲ء میں اٹھایا جب براعظمی
کاٹنگھولس۔ جو نوآبادکاروں کی پہلی نمائندہ ملکی اسمبلی تھی
کے اراکین نے ایک میننگ بٹاکر برطانیہ کے خلاف اپنی
شکایت پر غور کیا اور اپنے حقوق کا دعویٰ کیا۔ جون ۱۹۵۳ء
میں ریاست ورجینیا سے کانگریس کے ایک نمائندے رچرڈ
ہنری کی نے بدیں مطلب ایک قرارداد پیش کی کہ نوآبادکاروں
کو تاج برطانیہ سے آزاد اور خود مختار ہو جانا چاہیے۔
اس پر کانگریس نے اعلان آزادی مرتب کرنے کے لئے
بارع افراد کی ایک کمیٹی کے کانگریس کو آزادی کی دستاویز
پیش کی۔ یہ دستاویز زیادہ تر تھامس جیفرسن کے مرتب
کی تھی۔ جو اپنی حکومت منتخب کرنے کے لئے ملکوں کے حق
کے متعلق اس کے نظریوں کی ترجمانی کرتی تھی۔ جیسا کہ تاریخ
کے تمام مشکل مرحلوں میں ہوتا آیا ہے۔ امریکی نوآبادکاروں
میں بھی کہ ایسے لوگ تھے جو برطانیہ سے قطع تعلقی کے حامی
نہیں تھے۔ دوسرے لوگوں نے ممکن آزادی کی حمایت کی۔
کچھ ایسے بھی لوگ تھے جو کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکے۔ ان حالات
میں ۱۹۵۴ء کے آغاز میں فلیڈیفیا میں ایک ہفتہ فلوریس
آیا جو تھامسن میں نے لکھا تھا۔ اس نے رائے عامہ کو

آزادی کا پورا پورا حامی بنا دیا۔ اس کا یہ استدلال تھا کہ
دعویٰ خیال کرنا بنیادیت مفہم فیز ہے کہ ایک جزیرہ ایک براعظم
پر متعلق طور پر حکومت کرتا رہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ کیا آزاد
ہونا اس براعظم کے مفاد میں ہے ہیں صرف یہ آسان سوال
دریافت کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ ایک آدمی کے مفاد
میں ہے کہ وہ اپنی ساری عمر لڑا کر رہے یا طویل بحث کے
بعد ۲۲ جولائی ۱۹۵۴ء کو آزادی کی قرارداد منظور کر لی
گئی۔ دو روز بعد یعنی ۲۴ جولائی کو براعظمی کانگریس نے اعلان
آزادی کو منظور کر لیا۔ جس سے ایک نئی قوم کا جنم ہوا جس نے
جمہوریت اور آزادی آزادی پر مبنی حکومت کا فلسفہ پیش
کیا۔ اس کے ساتھ ہی نوآبادکاروں اور برطانیہ کے تعلقات
تغیر ہوتے گئے اور ۱۹۵۵ء میں ان میں کھلی لڑائی چھڑ گئی۔ خارج
دانشگاہ کی شجہ عانہ اور جوش انگرفیڈ دست کے تحت امریکی
رہنما کار فون نے انجام کار برطانوی فوج کو یارک ٹاؤن
میں ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔
اور اس طرح اپنے اعلان آزادی کو حقیق صورت دی۔
برطانوی فوج کارولائس کے تحت لڑائی تھی جو بعد میں ہندوستان
کے گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف مقرر ہوئے تھے۔
۳۰ جنوری ۱۹۵۳ء کو پیرس میں علیحدہ ہر دستخط
ہونے جس سے آزاد امریکہ کو بین الاقوامی برادری کی
رکنیت حاصل ہو گئی۔ امریکی اعلان آزادی جاگیر دارانہ
اور مطلق العنانہ طرز حکومت سے شدید اختلاف کا مظہر
تھا۔ اس کا بین الاقوامی تاریخ میں پہلا عظیم اثر اس وقت
ہوا جب انقلاب فرانس نے یورپ میں انسانی حقوق کی
حد بلند کی۔ اس کے بعد سے مغرب اور مشرق کے ملکوں نے
یکے بعد دیگرے ان حقوق کو اپنایا۔ امریکی اعلان آزادی
کے اس دعویٰ کا ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ حد انہیں خود بخود
واضح اور عالم آشکارہ ہیں کہ تمام انسان پیدایش سے

قطع

آج ہم دل سے شرمسار رہے || اور دنیا میں ذی وقار رہے
ہر مہینہ کے واسطے یکاں || کاش یہ موسم بہار رہے
(آمدہ از نداری باغ)

برابر ہیں کہ ان کے فاقے انہیں بعض ناقابل انتقال حقوق عطا کئے ہیں جن میں زندگی آزادی و خوشحالی کا حصول شامل ہے۔ واضح الفاظ ایک صدی بعد ہندوستان کے محب وطن لوگ مائید تلک کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جب انہوں نے نوہ لگا یا تھا۔ کہ ”سوراج میرا پیدا ہوا ہی حق ہے۔“ اس اعلان آزادی کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے ابتدائی حصے میں دنیا کے ضمیر سے اپیل کی گئی ہے اور اس امر کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ حکومت عوام کو ایک ایسی حکومت قائم کرنے کا حق ہے جو ان کی بہبودی کے لئے وقف ہو۔ اعلان کے درمیانی حصے میں ان بے انتہائیوں اور زلالتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا نوا آباد کاروں کو شکار ہونا پڑا اور اس امر کا اکتاف کیا گیا ہے کہ مراسلات اور درخواستیں کیونکر بے سود ثابت ہوئیں۔ اعلان کے آخری حصے میں آزاد ہونے کے متعلق نوا آباد کاروں کے غم کا اظہار ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ”ہم عام کانگریس میں جمع ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نمائندے اپنے غلام کی راستبازی کے لئے دنیا کے منصف اعلیٰ سے اپیل کرتے ہوئے ان نوا آبادیوں کے نیک عوام کے نام پر اور ان کی منظوری سے باضابطہ طور پر مشہور اور اعلان کرتے ہیں کہ یہ متحدہ نوا آبادیاں آزاد اور خود مختار رہیں ہیں اور انہیں ایسا ہونے کا پورا پورا حق ہے۔“ اعلان آزادی کے الفاظ کیونکر ابھی تک متواتر با اثر ہیں۔ اس کا مشاہدہ اس حقیقت سے کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستانی آئین کے ابتدائی بیان میں جو صرف دس برس پہلے منظور کیا گیا تھا۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہم ہندوستان کے عوام سمجھدگی سے غم کرتے ہیں کہ ہندوستان کو ایک آزاد و بااختیار جمہوریہ بنایا جائے گا۔ اور اس کے تمام شہریوں کے لئے۔

ف خیالات سماجی اقتصاد اور سیاسی انھما! اظہار عقیدہ، اعتقاد اور عبادت کی آزادی، رہنے اور موانع کی مساوات حاصل کی جائے گی اور ان میں اخوت کو فروغ دیا جائے گا۔ جس سے فرد کے وقار اور ملک کے اتحاد کی یقین دہانی ہو۔ ہندوستان کے آئین کی دفعہ ۳۱ میں ریاست کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے تمام شہریوں کے لئے سماجی اقتصاد اور سیاسی انصاف حاصل کرے۔ اس کے طریقہ دفعہ میں گرام پچائیتوں کی تنظیم کے ذریعے انصاف کو غیر مرکوز کرنے، صدارتی طرز حکومت، دو ایوانی پارلیمنٹ اور دوسری جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ امریکی سیاسی فلسفے کا ہندوستان پر اثر پڑا ہے۔ امریکی عوام نے اپنے لئے زندگی کی بیش قیمت قدریں اور حقوق حاصل کرنے کے بعد ہمیشہ اس بات کی حمایت کی ہے کہ دوسرے لوگ بھی ان حقوق کو حاصل کریں۔ لہذا اعلان آزادی میں میں امریکہ کے باقی بزرگوں کے اعتقاد اور امریکی عوام کے غم کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے ایک تاریخی دستاویز ہے جسے انسان کے سیاسی ارتقاء کی تاریخی دستاویزوں میں مستقل مقام حاصل ہے۔ اسکی دستاویز جو چرنی کاغذ پر لکھی گئی تھی بیشیش کے مندوقی پر پڑی ہے۔ اس مندوقی کو عام نمائش کے لئے ملکی محافظ خانے میں رکھا گیا ہے جو واشنگٹن (ڈی۔ سی) میں پنسلوینیا ایونیو میں واقع ہے ہر سال لاکھوں سیاح اس کی زیارت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جب وہ اس کے پاس سے گزرتے ہیں تو امریکیوں کی عظیم قربانیوں کا خیال آتے ہی ان کا سر فرما سے جھک جاتا ہے۔ ۴ جولائی کو امریکی عوام اپنے ملک اور غیر ملک میں اس دستاویز کی سالگرہ منائیں گے۔

قطعہ

آج بیکل بھی گلستاں میں رہی || یاد سے کی بھی زمستاں میں رہی
مرتے دم تک نگہی اسے عثمان || یاد شبیر دل و جاں میں رہی
(آئمہ از نذر کا باغ)



نپڈت ہنرونے فرمایا کہ عوام تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ نہ کریں
اور عوام کا مطالبہ ہے کہ حکومت ہنگوئوں میں اضافہ کا مطالبہ نہ کریں تاکہ توازن برقرار رہے

مرکزی حکومت کے (۲۰) لاکھ ملازمین امر جووئی سے ہڑتال کریں گے
حضرت سعدی شیرازی آج ہونے کو کہتے ہیں
اسٹریٹ ایک تو منگرم گرواں
کودرا کے تو بیچ نعت فہست

جے پور میں ذیابیطس کے مریضوں کا بوگ سے علاج کیا جائے گا
تاکہ مرض کے ساتھ ساتھ دماغ بھی دفع ہو جائے

کلک کے حوام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت چاول فی روپیہ تین سیر فروخت کئے جائیں
لیکن کلک کے حوام کو معلوم ہونا چاہیے کہ چاول فی روپیہ تین سیر ہوتے ہیں لکس بھی اسی تناسب سے بڑھ جائیں گے

حکومت آذربائیجان نے زر و جانفشانی کے انداز کے لئے سودہ فنانسنگ کیس کیا ہے
لیکن بعد از خرابی بسیار

کو کپتور میں جی کرشن نامی ایک شخص کو تو سوسکے جعلی نوٹ بنانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا
اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے ملک میں بھی کیسے کیسے لارجر موجود ہیں

بریگیڈیر گیان سنگھ نے تیار کیا کہ جینیوں کے اور سٹ کی چوٹی کو ستر کرنے کے بارے میں شبہ ہے
بریگیڈیر صاحب اس شبہ کا اظہار آج فرما رہے ہیں لیکن نازنے والے پیسے ہی دن بچھہ چکے تھے کہ جینیوں نے یہ معنی دونوں کی لی تھے

مد اس پولیس نے ایک سب انسپکٹر پولیس کو گرفتار کیا ہے جسے مکان سے چھ لاکھ کے جعلی نوٹ برآمد ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سب انسپکٹر جعلی نوٹ بنانے والوں کا سرغنہ ہے
پولیس میں بھی کیسے کیسے مارہرین فن موجود ہیں

نپڈت ہنرونے قوم کو ایک اور نیا نعرہ دیا ہے
”آج ہر شے پر مشتمل کل لایو“۔ یاد ہو گا کہ اس سے قبل نپڈت ہنرونے ”آرام حرام ہے“ کا نعرہ دیا تھا
ملک کے تمام بیروزگاروں اور فاقہ کشوں کو چاہیے کہ وہ مذکورہ بالا دونوں نعرے یاد کر لیں اور جب بیروزگاری اور بھوک سہلے تو یہ نعرے نکالیا کریں

نیویارک میں ہاتھ ماراجی کی زندگی کے بارے میں ایک فلم بنایا جا رہا ہے جس میں ہر کڑی کردار کے لئے ہندوستانی اداکار کے انتخاب کی توقع ہے
لیکن یہ نہ معلوم ہو گا کہ تاہم رام گوڑ سے ساکروار کس کو دیا جائے گا۔

قبلہ نمائی رزم آرا

اپنے ساجد کی سمت قبلہ اس سے معلوم کیجئے
ہر مسلمان کے گھنٹی اسکا رہنا ضروری ہے
ملنے کا پتہ

گرو انڈیوئل یوسف بلنگ علیہ و وجہ حیدر آباد

مقامی معنوی پیغمبر سیدنا محمدؐ کی وارثی کی قسم تو ہم سب
کونے کونے کی بخت کی بندگی سبھا تو ہم سب

نشر بازار

نظام اشاعت :- چار دس گنا قیمت فیصد آباد (۶۰) اشاعت

ایڈیٹر :- سید محمد سعید میرازی

سلام فارسی

ناشک دیدہ تھی گشت و دل پر از غما
حسین رفت ز عالم غش بہ عالم ماند
ز جوش آہ و بکا در چین دہد خبری
نشان اشک کہ بر روی گل بزم ماند
سیاہ پوش عنادل گل است غرق خون
یہ قتل سبط نبیؐ این نشان ماتم ماند
بیاد او کہ زمین لالہ زار از خوش
نرفت داغ ز دل تہمتی بہریم ماند
سمند مردوان تاخت سوسے خلد جن
کہ لا الہ ز سرور نشان پریم ماند
چہ ذکر ماتم انسان کہ در غیم شہدا
شمان شکستہ سنان خستہ تیغ پریم ماند

بس است این زغزایادگار آفتان

کرسینہ چاک مرادیدہ ہائے پریم ماند

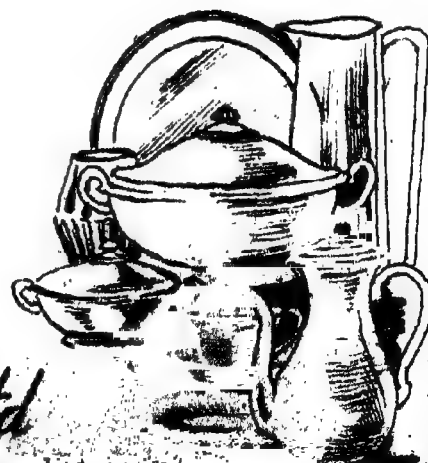
جلد ۱۲
روز جمعہ
۸ جولائی
۱۹۶۰
۲
۱۳
محرم الحرام
۱۳۸۰
شمارہ (۳۵)

کرایہ پر حال کیجئے

• شادی بیاہ کے لئے شامیانے فرنیچر کراہی وغیرہ
• اسٹیج ڈراموں کے لئے اسٹیج ڈکوریٹیشن کا قیام
• جلسوں وغیرہ کے لئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
• تاریکی اور ٹھنڈی فلوں کیلئے بہترین فرنیچر اور اسٹیمپرز وغیرہ
علی برادرس پرائیویٹ لمیٹڈ، معظم جاہی مارکٹ

Ali Bros PVT. Ltd

PHONE NO. 5050



مُعالمہ علمبردار سپر حکیم عسکری صامرحوم ایڈوکیٹ

فرمایا اگرچہ اس کی وہ حرکت کو میں نے اپنی نظر سے نہیں دیکھا جبکہ (۴) سال قبل اس کا وہ عہد کہ وہ ستر ہفتہ میں بلا معقول وجوہ یہاں سے مع زوجہ و کم سن بچوں کے اپنے والدہ کے گھر چلا گیا تھا۔ تاہم میں سمجھتا ہوں کہ خامیوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ بہتر صفات بھی یہ لڑکا اپنے میں رکھتا ہے۔ اور یہ مذہبی خیالات کا ہے جس کا مجھے ثبوت مل چکا ہے۔ جبکہ یہ بعد آپریشن عثمانیہ ہاسپٹل میں تھا تو چونکہ خود پلنگ پر تھا یعنی اوٹھ نہیں سکتا تھا تو اپنے جعدار سے جبکہ قوم عرب سے تھا معصوف لہر پڑھا کر سنا کرتا تھا۔ اور اس کے سر ہانے میز پر یہ دھرا ہوا تھا۔ یعنی میرا خیال ہے کہ اس کے والد کی زندگی میں اگر اس کو درست طریقہ پر تسلیم دیا جاتی تو یہ آج ایک چیز بن کر نکلتا اور اپنے گھر کا نام روشن کرتا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہوا۔

دوم یہ یہاں سے گئے بعد ایک دن بھی نذری باغ کا رخ نہیں کیا حالانکہ کسی قسم کی ممانعت نہیں تھی۔ یا کم از کم اپنی زوجہ و کم سن بچوں کو ان کی ماں کے ساتھ یہاں بھیجتا تو کیا یہ مجھ سے کفن تھا کہ اس کو آٹے پاؤں واپس کرتا۔ ہرگز نہیں خصوص جبکہ اس کی زوجہ کا عقد میری ذمہ داری پر ہوا تھا تو پھر یہ کیسے کفن تھا کہ میں اس کی زوجہ و بچوں کو فرا موکش کر دیتا۔

بہر حال اس کی زوجہ و بچوں کی پرورش کے لئے قریب میں کچھ نہ کچھ ماہانہ امداد ٹرسٹ سے جاری کرنے والا ہوں۔ اور اس کا ذاتی سامان جو مدرسہ عالیہ میں ہے اس کے سابق مکان میں اور جو مقفل ہے اس کو اس کے ہاں واپس کرنے والا ہوں۔ مجھے ایک عرصہ ہوا ہے اس کے بچوں کو نہیں دیکھا ہے۔ امید ہے سب خیریت سے ہونگے۔ زیادہ خدا ان معصوموں کو عمر طویل دے اور یہ بار آور ہوں بہ تعاقب شہید کر بلا۔

مکرر علمبردار کو اس کا بھی خیال رہے کہ جو شرف اس کو قسمت سے ملا ہے اس کی حفاظت کرے کہ یہ جو نیرنس کا ہم زلف ہے۔ لہذا یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ اپنی مدتک اہمیت رکھتی ہے۔

مردوم ۶ رجہ مانی ۱۹۹۰ء

(آئمہ از نذری باغ)

ذاتی علمی قابلیت ششیر علی برادر خرد علمبردار

فرمایا حال کا معروضہ گستاخانہ جو اس کے طرف سے نذری باغ میں آیا تھا (مدتہ عاید ہے) جس پر اسکی دستخط تھی کہ یہ لکھا ہوا کسی دوسرے کے قلم کا تھا (جس کا ذکر شیراز میں موجود ہے شائع شدہ یکم جولائی ۱۹۶۰ء) تو اس میں اتنی یا قوت نہیں تھی کہ اس کو پڑھ کر اس کا معنی و مفہوم سمجھنا چاہیے خود اپنے قلم سے کہتا یہ سراسر ناکل و نفاق کہ یہ چار سطر درست طریقہ پر اِطالہ اشرا کے ساتھ لکھے نہیں سکتا۔ اور اگر کسی کو اس پر یقین نہ آئے تو امتحان کر کے دیکھ لیا جائے تو پھر حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے۔ خلاصہ یہ کہ اگر یہ پھر ان امور میں غلطی نہ کرے اور محرم و احتیاط سے اپنی زندگی بسر کرے اور جس کے زیر سایہ عاطفت یہ اس وقت رہتا ہے اُس کے مشورہ پر کار بند ہو کر دوسروں کا سہارا نہ لے چاہے وہ اپنے ہوں یا پرانے تو یقین ہے کہ یہ سب آفات روزگار سے محفوظ رہے گا اور مرثیٰ و سرپرست اس کے نسبت اچھے خیالات رکھے گا۔ کہ یہ گواہ اس وقت عاقل و بالغ ہے۔ اور مثال زندگی رکھتا ہے اور صاحب اولاد ہے تاہم نذری باغ کی نظر میں یہ گل کا پتہ ہے اور بچہ رہے گا۔

خلاصہ یہ کہ زمانہ کو انقلاب ہے اور ہر شخص اپنے معاملات میں پریشان حال ہے چاہے بڑے گھر کا ہو یا چھوٹے گھر کا کہ یہ فرق بین عالمگیر انقلاب کی وجہ سے اب باقی نہیں رہا ہے اور سب ایک کشتی کے سوا نظر آتے ہیں۔

بہتر حال اسکا جی طرح معلوم رہے کہ کوئی چاہے وہ کسی پوزیشن کا ہو دوسرے کے برے وقت میں کام نہیں آسکتا کہ ہر ایک اپنی قدح کی خیر منائی میں مصروف ہے۔ ایسی حالت میں ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے پاؤں پر کھڑے رہ کر بغیر امداد دیگران اپنے کاروبار خدا پر بھروسہ کر کے سنبھالے تو پھر امید ہے ملکہ یقین ہے کہ وہ گردابِ مصائب سے نکل کر سالم مراد تک پہنچ جائے گا جو ہر انسان کا فطری خیال یا خواہش ہے کہ ایسا ہو۔ بشرطیکہ تائید مہی اس کے شال مال ہو۔ خدا اس کو توفیق نیک دے اور سید ہاراستہ بتائے۔

مرقوم ۶ جولائی ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

ہاشم علی بے وقوف چھو کر ایسر سابق بریڈیر برادر حبیب

فرمایا اسکی زوجہ طلاق ہوئے بعد (جکا ذکر نظام گزٹ یا شیراز میں ہوا تھا) مجھ سے درخواست کیا کہ یہ اپنی سابقہ زوجہ سے ملنا چاہتا ہے۔ یہ عجیب و غریب فقہ مسخر میں نے کہا کہ اب وہ بعد طلاق اسکی زوجہ کہاں رہی کہ اسکی حیثیت غیر کی جیسی ہو گئی۔ اور وہ ہرگز اس سے نہیں مل سکتا دوسرے طرف قبل طلاق اسکو خیال نہیں آیا کہ وہ زوجہ جو ۵ یا ۶ سال تک اسکا زوجیت میں رہی اور پھر ابرتاؤ اسکا برداشت کی جھکو اسوقت ۵ سال لڑکی ہے

اس کے علاوہ دو تین محل اس کے (یعنی اشرف بیگم کے) استقامت ہوئے تھے جبکہ جنین ۵ یا ۶ ماہ کے فوت ہو کر پیدا ہوئے تھے۔ اور جو اس کے وہ قطب علی (پیشوا شیرازین) کی زوجہ پر فریفتہ ہو کر روزانہ بلا ناغہ گھنٹوں دن رات اپنا گھر و فیملی کو چھوڑ کر وہاں لیٹر کرتا تھا۔ اور برائے نام رات کو صبح کے یار فح فروزت کے لئے چند منٹ کے لئے گھر آتا تھا۔ اور یہ مذموم افسانہ سب سکنین کے سامنے عایدہ کو تسلیم تھا جس محلہ میں اوس کے فحاشی عمدہ داروں کے لڑکے اپنے فیملی کینا تھا مقیم تھے۔ الحاصل اس بھوہ کو چاہیے کہ عقل کے ساتھ ان امور پر نظر رکھ کر کام کرے جس نے اپنی حماقت یا کم عقلی سے اپنی بی بی بنائی زندگی کو برباد کر کے اپنے قرائداروں کو خفت میں بدنام کیا تھا غلام یہ کہ اگر قطب علی بے حیا کو غیرت ہوتی تو وہ ہاشم علی کی آمد و رفت کو اپنے گھر میں ہرگز

پاسلو نا



"PILONA"

FOR
PILLS



خونی اور تکی بواشیر کیلئے زود اثر اور معیودہ
ہزار بار ایض اسکے استعمال سے نمایاں ہو چکی یہ ایک
یونانی دوا ہے لیکن مجھے بڑے ڈاکٹروں نے اپنے اپنے مریضوں پر اسکو
آزمایا کہ اسکے تجربہ ہو نیکی تو یقین کا بہت پر جگہ دستیاب ہوئی

لکھنؤ ڈاکٹر کی رائے۔
پاسلو نا دوا اس کے معیت لکھنؤ پر
سیر نا کر گیا۔

ڈسٹری بیوٹر س پاسلو نا ہے اینڈ سنس۔ ۱۰۱۸۔ ایرانی گلی پٹانہ

جائزہ رکھتا اور اسکی روک تھام مجھ سے عرض کر کے کرتا۔ مگر معلوم ہوا کہ یہ ہر دو ایک کشتی کے
سوا کتھے جن کو شرم و حیا مطلق نہ تھی۔ بلکہ بے عزتی سے اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔ جو ہر گز
نزدی باغ کے قابل نہیں تھے کہ اس قسم کے افراد کو یہاں رکھنا ندری باغ کی بدنامی ہے جو
اپنے فائدان کے لئے کلنگ کا ٹیکہ بنے ہوئے ہیں

یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ اسکو اپنی زوجہ کی صورت دیکھنا ناگوار تھا۔ مگر دوسرے طرف
عذا العزروت کا راجرائی بھی ہوتی تھی جس ہائوت اسقاط حمل سے ملتا ہے تو یہ محض قلب علی
کی زہ جسہ کے خاطر جس پر یہ فریفتہ تھا۔ افسوس کہ یہ ایک شرمناک قصہ ہے

بے جا گھمنڈ ہاتھم علی کا

فرمایا یہ ہمیشہ ناز کرتا تھا کہ اسکا باپ ہر گز بدیر تھا۔ مگر یہ بھول گیا کہ یہ پہلے پاکی کینڈر تاجپہ
فوج میں تھے جو آہستہ آہستہ ترقی پا کر آخر میں ہر گز بدیر ہوئے۔ لیکن ایک دم سے اڑ کر ہاتھم علی
پہنچے مثل طائر مہر۔ لہذا موروثی مذمتیں دوسری ہوتی ہیں جو بیروں کے بعد خود دل پر درانٹا مطلق
ہوتی ہیں۔ لہذا یہاں امتحان دیکھ آہستہ آہستہ بندی یہ جانا نہیں ہوتا ہے بلکہ تو یہ ہوتا ہے وہ
ایک وقت ہفتہ سیر لہذا اس نادان یا بوقوف کو یہ سمجھنا چاہیے تھا اور اگر یہ سمجھتا تو یہ غلطی نہ کرتا اور نہ شرمندہ رہتا
مرحوم ہرجوٹی ۱۹۹۱ء

بہتی بیکری اینڈ پراوٹرن اسٹور

ہمہ اقام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا دالٹرا اور آئس کیم کا
سٹانڈا ر صر مکھ

بہتی بیکری اینڈ پراوٹرن اسٹور اسٹو اسٹیک ماہر روڈ حیدر آباد

استیاق شرکت مجلس عز خانہ زہرا (۹ محرم ۱۳۸۰ھ بمطابق ۱۹۶۰ء)

فرمایا جب عادت یکم محرم سے تا کالیک عشرہ مجلس کے موقع پر عز خانہ زہرا کھلا رہتا ہے کہ جو جو شریک ہونا چاہیں آسکتے ہیں۔ کسی قسم کی ممانعت نہیں ہے۔ مگر نہ صرف اس سال بلکہ گذشتہ سال بھی دیکھا گیا کہ باوجود دروازے کھلے رہنے کے مجلس ماتم کو دس اشخاص آئے تھے جنکا آنا نہ آنا دونوں برابر تھا۔ اسلئے یہ نقشہ دیکھ کر دروازوں کو بند رکھا گیا تھا۔ مگر اس سال علمی افتدی کی درخواست پر کہ محلہ دار الشفا کے لوگ شریک ہونا چاہتے ہیں تو دروازے کو لکھ دیتے تھے تو صرف کم و بیش یکصد اشخاص آئے تھے۔ نظریہ ان میں سے آئندہ سے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ہر سال صرف ایک یوم و محرم کو یہ کھلا رکھا جائے گا اور بقیہ ایام میں یہ بند رہیں گے کہ گھر کے مجلس جو ہوتے ہیں نہ صرف یہاں بلکہ بڑی دیوڑھی میں بیٹا کے بارہ مہینے مختلف ماہ و تواریخ پر توندری باغ کے لڑکے یہ سب کام بخوبی انجام دیتے ہیں۔ یعنی سلام و نوحہ پڑھا۔ ماتم کرنا۔ زیارت پڑھنا وغیرہ تو یہ ایسی حالت میں باہر کے لوگوں کو دعوت دیکر بلانا محض بیکار رہے۔

دیگر فرمایا ۹ محرم کی مجلس کے اختتام پر حیدر حسین مشہور مفتی نے مجھ سے کہا کہ باہر کے جو لوگ آئے تھے تو شاید ان میں ایک دو ماتی گروہ بھی تھے جو کہ ماتم کرنا چاہتے تھے۔ یہ سنکر میں نے کہا کہ اس کی فرمائش نہیں ہے۔ یہ این وجہ کہ میرے گھر کے مجلس میں مہذب طریقہ کا ماتم نوحہ پر ہوتا ہے جبکہ جسم میں لڑکوں کے قمیص یا شیر والی رہتی ہے۔ برخلاف اس کے باہر کے ماتی گروہ ہر ہنہ جسم پر دو دستی ماتم کرتے ہیں جو اہل بیتہ یہ زمانہ گذشتہ میں ایک حد تک درست تھا مگر اب انقلاب کیوجہ سے ثقل اصحاب کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ ماتم وہم ہے جس میں سب شرکار شریک ہوں نہ کہ صرف کرنے والے یہ کرتے جائیں اور دوسرے کھڑے رہکر اسکو دیکھتے رہیں۔

یہ سہر حال انقلاب عالمگیر نے ہم کو ہر چیز میں سب ضرورت کم و بیشی کرنے پر مجبور کیا ہے کہ بغیر ان کام نہیں چلتا اس لئے ہم مجبور ہیں۔ بقول۔ زمانہ باقہ نہ سازد تو بازمانہ ہم سازد۔

بیانِ آغا منصور خراسانی بہ علمی آفندی

فرمایا مگر الذکر سے معلوم ہوا کہ ان کی لڑکی اختر بی جس کی نسبت سے متعلق شیرازی میں حال میں مضمون طبع ہوا ہے کہ لڑکی زبانِ اردو نہیں جانتی ہے بلکہ فارسی زبانِ جسم۔ یہ مشکوک میں نے کہا کہ یہ راز سے بہتہ اب معلوم ہوا۔ دوسری طرف جس لڑکے کے تھیں گا گو عقد ہوتا تو اس کے لئے مشکل کا سامنا تھا کہ وہ بچہ اپنی مادری زبانِ اردو۔ فارسی سے نا بلد تھا۔ اس کے سوا میرے گھر میں انکی اولاد آتا جو میرے خاندان سے ملتا وابستہ تھے یا قدیم نمکوار تھے کہ وہ جو ان صفات سے مرہون ہوں۔ بہر حال اختر بی کا واقعہ دوسری طرف محمد علی پسر کی خوشنویس یہ معلوم کر کے اطمینان کی سانس لیا کہ وہ ان جگہوں میں مبتلا نہیں ہوا اور اپنے معاملہ ازدواجی کو میرے سپرد کر کے مطمئن ہے کہ میں جو کچھ اس کے لئے کروں گا اس کے حق میں بہتر ہو گا۔

خلاصہ یہ کہ اس میں شک نہیں کہ یہ لڑکا اپنی حد تک پڑھا لکھا ہے اور طبیعت سنجیدہ دکھتا ہے اور طبیعت میں تربیت ہے جو میرے سے ظاہر ہے اور یہاں آئے جب سے کوئی حرکت نازبنا نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے میرے خیالات اس لڑکے کی نسبت آچے ہیں۔
دیگر۔ مصفا شیرازی کو حکم دیدیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۶۰ء سے اسکے نام شامل صادق علی نواز عبد اللہ بن محمد ایک پرچہ شیراز چارٹا کر دیا جائے۔

نوٹ۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء سے میرے مجدد المذہب کے نام کافی ام ایک پرچہ شیراز چارٹا کر دیا جائے۔
دیگر۔ کہ یہ اس تاریخ سے متعلق خریدار بنے ہیں جسکی قیمت ہر سال مصفا شیرازی کو کئی اختلافی پرائیویٹ ایسٹ ادا کر چکی
مشکر ہے کہ یہ سب لڑکے تعلیم یافتہ ہیں اپنی حد تک اور نیک کردار ہیں۔ میرے حسبِ حکم ان کے ناموں کی فہرست میں متعینہ دیوڑھی ندری باغ مصفا شیرازی کے ہاں بھجوا دیے گا۔

مرفوع۔ ۳۰ جولائی ۱۹۶۰ء

(موقوف از نظام گزٹ)

قطع

دل گیا گل بھی آج سنبل سے | بھر گیا جام بھی تو یہ نل سے
کہتی جاتی ہے یہ بہارِ جنید | سن یا نغمہ آج بلبل سے

(نغمہ از قلمِ شاعر)

مراسم عزاداری امام کربلا کی حالت بوجہ انقلاب دنیا

فرمایا کہ ہی کا واقعہ ہے کہ علی افندی میری طلبی پر نذری باغ آیا تھا تو برسبیل تذکرہ دو مرتبہ در اس سال محرم کے کیا حالات پیش نظر تھے۔ کہنا کہ سرکار نے چند سال قبل جو اسی انقلاب کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک مشورہ دیا تھا کہ سابق کے حالات اب باقی نہیں رہے ہیں۔ لہذا دیرینہ مراسم عزاداری میں بھی ہم کو سب ضرورت کم و بیش کرنا چاہیے تو اس پر ہمارے فرقہ کے لوگ چیں چیں ہوئے تھے اور سرکار کی دور طلبی کی داد دینے کے عوض کہہ کر سرکار ان کے مذہبی معاملات میں دخل دیتے ہیں وغیرہ۔ مگر اب وہی اشخاص جو اعتراض کئے تھے اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ دن بدن ان مذہبی معاملات میں کیا گھماؤ ہو رہا ہے جس سے یہ چلنا ہے کہ اگر آج یہ ہے تو خدا کو علم ہے کہ کل کیا ہو گیا نہ ہو وغیرہ

اس یہ سنکر میں نے علی افندی سے کہا کہ اس کا تبصرہ ضرور حقائق پر مبنی تھا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ قابل اشخاص کی کثرت نہیں ہے جو ان نکات کو سمجھیں ہر خلاف اس کے جتنا زیادہ ہیں جو ان چیزوں کا احاطہ نہیں کر سکتے ہیں اور ایک سے بغیر بنے ہوئے ہیں کہ ان کو جس طرف اندھا دھند لے جائے پے دھڑک چلے جاتے ہیں اور اپنی عقل سے بھی کام لے کر نہیں دیکھتے ہیں کہ حالات زمانہ جو ریت نئے رنگ بنا رہا ہے اس کا کس طرح سے ساتھ دیا جائے۔ در آنحالیکہ مراسم عزاداری بھی ادا ہوں اور کوئی بات پیدا ہو کر اس میں رخنہ نہ پڑے سچ ہے شیخ سعدی نے جو کچھ کہا تھا وہ درست تھا۔ یعنی

مرد آخرین شمار کہ بندہ البت

نوٹ۔ فرمایا اخبار نظام گزٹ امروزہ میں جو مضمون متعلق بیان آغا منصوری خراسانی

ملے ہوا ہے اس میں جہاں محمد علی خان زاد پسر کی خوشنویس کا ذکر ہے ایک جگہ معاملہ ازدواجی میں سبھو کنا بت ہوئی ہے یعنی بیٹا لکھ کر ملے چھوٹ گیا ہے محنت کر لی جائے۔ دوئم جہاں صادق علی خان زاد متاہل کا ذکر ہے یہاں بھی سبھو کنا بت ہوئی ہے کہ یہ عبداللہ بن محمد کا فرزند نہیں ہے بلکہ اس کا بڑا بیٹا ہے۔

دیگر معین علی پسر لطف علی حال میں بی۔ اے میں کامیاب ہوا ہے۔ اور غلام عسکری نیزہ صام غلام جو کہ نمبر اول کا کردار رکھتا ہے ان دو لڑکوں کے نام یکم جولائی سے لی اسم ایک پرچہ شیراز جہاں لکھا کرتے معصام شیرازی کو حکم دیا ہے۔

مرقوم یکم جولائی ۱۹۴۰ء

(مستقل از نظام گزٹ)

اجرائی اذوقہ برائے چند اولاد عہدہ داران (مقیم ہندری باغ)

فہرمایا سب متاہل خانہ زادوں کے نام جاری ہو چکا ہے جسکو کچھ عرصہ ہوتا ہے جو کہ تعداد میں لائن تھے۔ لہذا اب ان چند مذکورہ افراد کے نام جاری ہونے پر ماہ جولائی ۱۹۶۲ء سے (غالباً پہلے عشرہ محرم کے بعد) تاکہ گھر داری کرنے کی انتہائی عادت پڑے جسکی سخت ضرورت ہے مگر اسکے ساتھ اس معاملہ میں کچھ انداد و کسری شکل میں مجھے دینا ضروری ہے (جیسا کہ خانہ زادوں کو دیا تھا) تاکہ ابتدا میں یہ کاروبار کرنے کے لئے انکو دشواری نہ ہو بلکہ کچھ نہ کچھ آسانی پیدا ہو۔

دیگر اگلے اذوقہ برائے مقرر ہو کر کافی مدت ہو گئی تھی مگر باوجود اس کے میں ان سب کا بار اوٹھا تا رہا تاکہ جو کچھ اس مدت میں بچت ہوگی تو انہیں کے زمانہ آئندہ میں کام آئے گا۔ بقول قطرہ قطرہ دریا گرد۔ اس کو دیکھتے ہوئے بعض زمانہ شناس اصحاب کا کہنا تھا کہ میں نے یہ مزید لطف و کرم جو ان کے حق میں کیا وہ اپنی آپ نظر تھا۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ ان کا کہنا ضرور درست ہے۔ تاہم جب کہ ان کو اپنی سرپرستی پیدا کیا تھا تو اس قسم کا برتاؤ ان کے ساتھ مرضی رکھنا میں نے ایک حد تک ضروری سمجھا۔ ان خیال کہ یہ سب جھگڑا آقا و مالک یا مری و سرپرست سمجھتے ہیں اور جب ایسا ہے تو اس خیال کو میں قدر کی نظر سے دیکھ کر بغیر نہیں رہ سکا۔ اور سمجھا کہ اگر یہ گھر کے بچوں کیلئے کیا تو کچھ مضائقہ نہیں تھا جس کے وہ مستحق تھے۔ خلاصہ یہ کہ

”تالی دو ہاتھ سے بچتی ہے نہ کہ ایک ہاتھ سے“

اس لئے اس کلیہ کو جائز رکھا۔ زیادہ آفرین برداشتگی خاندان من

مرقوم ہر روز جلائی

(منقول از نظام گزٹ)

قطع

صحن چمن بگفت صبا پر بسار شد || ہر بند و شیخ و پیر مغان میگسار شد
ہر کس گرفتہ عقل و خرد کردہ چشم واد || از آفت جہان تو بنگر پوشیار شد
(آمد اذوقہ ہندری باغ)

اذوقہ غیر متائل خانہ زادان نذری باغ

فرمایا اگرچہ یہ سن رُشد کو پہنچ چکے ہیں (لائن ہواٹر کو چھوڑ کر) اور ان کا اذوقہ ٹرسٹ میں مقرر ہو کر ایک عرصہ ہوا ہے مگر جب تک انکی خانہ داری نہ ہوگی یہ جاری نہیں ہو سکتے کہ اسکے لئے زنجیرہ مٹانے کا زمانہ ملے ضرورت ہے بلا بغیر اس کو ازمہ کے کاروبار زندگی شروع نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ایسی کچھ فکر ہے اور ان کے اذوقوں کی جو بھرت ہے ٹرسٹ میں یہ ایک دن ان کے۔ انکی اولاد کے کام آئیگی۔ لہذا ایک عرصہ سے باوجود اس انتظام کے میں ان کے مصارف کا بار اؤٹکار ہا ہوں جیسا کہ ان کے دوسرے بھائیوں کا اٹھایا تھا کہ یہ بھی جھکوا اپنا مرقی و کسر پرست سمجھتے ہیں تو میں بھی ان کو اپنے گھر کے پروردہ بچے سمجھتا ہوں۔ آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ باوجود سن رُشد یہ جو خواہشات نفس کو قابو میں رکھے ہیں یہ ضرور قابل تحسین و آفرین ہے۔ جس کا پہل ان کو انشاء اللہ قریب زمانہ میں مل کر رہے گا کہ دنیا کی مثل ہے کہ مہر و مضبوط کا نتیجہ ہمیشہ خوشگوار ثابت ہوتا ہے گو اول۔ اول مصیبت کا سامنا ہے خصوصاً ان رکوں کے لئے جو ہر طرح سے متائل زندگی کے قابل ہیں۔ اور ان کے چہرے اسکی گواہی دیتے ہیں۔

بقول غیاثِ راجہ بیاں۔

مرقوم ۳ جولائی ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

راولے گاؤن

ہائی کلاس کنفلکشنز سوئٹس اور ٹافی

فصوی قیس

لاکو بون بون ٹافی

خوبصورتی ڈبوں میں

اسول ایجنٹ برائے آندھرا پردیش۔ ایم۔ وی۔ مانینڈا اینڈ کمپنی منسل دیوڑھی کمال خان بیگم بازار حیدر آباد



تشریح مضمون شائع شدہ امروزہ در نظام گزٹ زیر عنوان غیر متاہل خانہ زادان نذری باغ

فرمایا اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ محدود ہے ان خانہ زادوں کی حد تک جو یہاں آکر کافی مدت ہوئی ہے۔ یعنی ۱۵ سال۔ یا وہ لائٹ ہاؤس میں نمبر ۱۱ کے (مقیم مدرسہ عالیہ) جو کہ چند سال قبل انٹیکل لائٹ ہاؤس کی حیثیت تھی۔ مگر آج سن رٹھ کو پہنچ چکے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ جو دور امتحان میں ہیں یعنی یہاں آکر کم مدت ہوئی ہے ان کا معاملہ میرے زیر غور نہیں ہے۔ اور بس اس کا حق رکھتے ہیں کہ قدیم میں جدید شریک ہوں۔ بہر حال مجھے ان امور پر نظر رکھ کر کام کرنا ہے تاکہ نا انصافی نہ ہو اور ہر کام درست طریقہ پر انجام پائے ورنہ وہ مثل پوری ہوگی کہ خون لگا کر شہیدوں میں شریک ہونا۔ جو نذری باغ میں نا ممکن ہے۔

مگر رعلہ منڈر گھاٹ میں جہاں متاہل خانہ زادان مقیم ہیں یہاں دو جدید تعمیر کردہ مکانات تیار ہیں جنکو میری نانی مرحومہ کی دو گوتیوں کے لئے مختص کیا ہے (یعنی دختران بھانجہ علی حسین مرحوم) جو بعد عقدا پنے شوہروں کے ساتھ یہاں مقیم ہونگے۔ اندرون ۶ ماہ کہ ان کو دو خانہ زادوں کو دینے والا ہوں جو کہ پڑھے لکھے ہیں اور اپنی جگہ کچھ نہ کچھ حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ انکو میری والدہ مرحومہ نے پرورش کئے تھے جن کا نام زینب بیگم فاطمہ بیگم ہے۔ اور جو اس وقت حویلی قدیم میں مقیم ہیں۔ اور یہ لڑکیاں بھی اپنی حد تک پڑھی لکھی ہیں۔ اور صورت شکل کی ہیں اور نیک کردار ہیں۔

نوٹ۔ چونکہ لڑکیاں امامیہ مذہب کی ہیں لہذا اسی مذہب کے لڑکوں کو دیا جائیگا۔

غالباً۔ لطیف علی (برادر خور در مرد بیگم) مقیم نذری باغ

محمد علی (پسر ذکی خوشنویس) مقیم نذری باغ

بذکر بشرطیکہ اسکے والدین اس نسبت سے اتفاق کریں۔ ورنہ کوئی دوسرا لڑکا تجویز کیا جائے گا۔

مرقوم ۴ جولائی ۱۹۰۷ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطع

مصاب کو کبھی تو باپ نذر آسمان کیجئے
کبھی تو عشق و الفت کو بھی پیش امتحان کیجئے
بلا کر میکدہ میں واسطے مئے کے بھی اسکا
کبھی تو زاهد ناداں کو اپنا میہماں کیجئے
(آہ از نذری باغ)

قابل دید منظر حاکمین نذری باغ کا یوم عاشور محرم ۱۰ تاریخ (در حویلی قدیم و عزانسانہ زہرا)

قریباً پچاس تو ہر سال یہ سربلہ کے چاہے میسرے افراد خانہ ان کے بھول یا اولاد عمدہ داران صرفی ص (دھو چنہیں گنتی میں) یا خانہ زادان ستارل و غیر متماہل۔ (سن رشد کو پہونچے ہوئے) یا لٹن ہائز جو کس حد تک یہ حویلی قدیم جاتے ہیں جبکہ ہاتھی پر لگی کا علم آتے ہے۔ (جو خانہ میں) اور مختصری مجلس ہو کہ نوحدہ پیرا تم ہو تہے۔ یہ تو اپنی جگہ ہے۔ مگر ایک جگہ لیزر تعدادیں ان لڑکوں کو دیکھ کر نظر لگتی ہے کہ انکی صحت کتنا برا ہے اور چہروں پر رنگ و روغن نہایا ہے جو غائبانہ ہے اس بھلری کی زندگی کا جو خوش قسمتی سے ان کو یہاں حاصل ہے۔ نہ صرف میرا یہ خیال ہے بلکہ ثابت سے زمانہ تناسل اصحاب کا ہے جو ان حالات سے اچھی طرح واقف ہیں بہر حال انکو خوش قسمت سمجھا ہوں کہ انکو ایسا مالک و آقا یا مربی و سرپرست ملا جو انکو سود و بہرہ و کام اس قدر خیال رکھتا ہے کہ انکو لازمی اولاد نہیں بلکہ بہت زیادہ تیار کیا ہو اس کے افراد خانہ ان کے بعد سمجھتا ہے اور انکو گھر کے بچوں کے جیسا سمجھتا ہے کہ یہ سربلہ کے سامنے کے بچے ہیں۔ جو کل عالم وجود میں آئے تھے۔ زیادہ خدا انکو ترقی فوق عطا کرے کہ مضمین و احتیاط لکھا تھا اپنی زندگی بسر کرتے ہوئے جو عزت ان کو دینے والے نے زیر پرستی لیکر دیا ہے اسکا حفاظت کریں کہ یہ لٹن ہائز کو جو لڑکے سن یا نادان بچے نہیں ہیں بلکہ صاحب لاد میں اور جن کو ابھی تک اسکا موقع نہیں ملا ہے انکا بہرہ مانے آج کا ہے لہذا ضرورتاً اسکا اہتمام ہے۔ اس غرض سے امید قوی ہے کہ خدا امین ہی بہشت شاہ کمر کا نفل و کم تر کے یہ نتائج ہلو رہیں۔ و اس مرقوم ۸ جولائی ۱۹۶۰ء (منقول از نظام گزٹ)



پیراڈائیز کیف اینڈ پراڈکٹس اسٹور

ہماتنگانہ رڈ سکندر آباد اے۔ پی۔ فون نمبر (۷۱۱۵)

کمی کمانڈر کا پاس اور پاس ہیں پی ہے تو آپ کی نون اور پاس کے تعلق و اہمیت واقف ہی نہیں۔ صحت اور قوت بخش غذاؤں، سفر جیب و دماغ مشروبات و الکیم کا طیف پراڈاکٹس میں تشریف لاکو اٹھائے (اور)

فروری ۱۰ سر پیراڈائیز پراڈکٹس اسٹور سے واجہادام پر خرید فرمائیے !!!

ایک جملہ کی صراحت مضمون شائع شدہ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۸ء

(زیر عنوان غیر متماثل خانہ زادان تدری باغ)

فرمایا اس میں جہاں ذکر ہے ۱۴ نمبر کے لڑکے مقیم مدرسہ عالیہ تو گویہ اس وقت عاقل و بالغ ہیں مگر کچھ معقول میں ابھی سن رشد کو نہیں پہنچے ہیں۔ لیکن انکی عمریں ۲۱ یا ۲۲ سال کی نہیں ہیں۔ لہذا ان کا نمبر آون خانہ نادوں کے پیچھے ہے جو غمروں میں ان سے آگے ہیں۔ یعنی ۲۵ ملک میں۔ کیلئے کہ سن رشد کی مکمل عمر ہونا چاہیے جسکو انگریزی میں میجر (Major) کہتے ہیں۔ ورنہ لڑکے اکثر ۱۵ یا ۱۶ یا ۱۷ سال میں بالغ ہو جاتے ہیں (اپنے قوی کیوجہ سے) جو کہ دوسری چیز ہے اسکے علاوہ سن رشد کے ساتھ عقل و شعور بھی بخت ہونا ضروری ہے جسکی گواہی چہرے دیں

الحاصل اس بابت کو صاف کر نیکی مجھے ضرورت محسوس ہوئی تاکہ غلط فہمی باقی نہ رہے۔ دوسری طرف تدری باغ میں جو کام کیا جاتا ہے تو سوچ سمجھ کر نہ کہ اندھا دھند۔ تاکہ بد نتائج نہ پیدا ہوں۔ اور دکھاؤ بھی اچھا ہو

(منتقل از ظلام گشت)

مردم ۴۔ جولائی ۱۹۶۸ء

ہیں زندگی کے باسٹ۔ ہی قریبے دو

جیو تو ایسے جیو دوسروں کو جیے دو

”د ۴۷ ہزار نمبر ان ایم سی سی متوجہ ہوں“

آپ ہی سے کہ جب ذیل فوش فیض و ہمدانہ لیش حفرات نے ہماری جدید آلوٹیک سرکوسٹیم انجیم میں بل کرتے ہوئے تاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۶۸ء شکر گتہ فرا کر اپنی پہلی قسط کا منافع حاصل فرمایا ہے جسکے نام ہی آرڈر کر دیئے جاتے ہوئے رقم ہذا سارک یاد میں کوئی ہے (۱) شریادی سیویا صاحب باکن آتما کو رتلفہ ہونیکر/33 Rs (۲) شری میر لطف علی توسط بد محمد علی انیکر آبکاری رتلفہ و صراہ/3 Rs (۳) شری سیتی دقتہ بیگم ساکن لا نور/3 Rs (۴) شری سیتی بیگم توسط میر جادوئی سرویز فارٹ انس بخیرا ل/3 Rs (۵) شری استار نیلا باکن آتما کو رتلفہ ہونیکر/3 Rs (۶) شری میر بیگم علی توسط بد محمد جواد کھٹ سنٹرل لیبارٹری ساکن سرسلک کافہ ننگ/3 Rs

ان دونوں ایک ہفتہ سے سلسلہ کی دوسری قسط جس میں (۳) فوش فیضوں کے نام ہونگے جاری کیا جائے گی۔

ممبر باسٹ علی خاں مصنف ”نوکھی کان“ پہلے پڑھیں، سی سی گلزار حوض۔ حیدرآباد ۲۔

خطبہ نمبر سولہ

کالارنا دھارکیت کہ خدا کی برکت اس شخص پر نازل ہوئی ہے جو
سچائی کو قائم کرتے، جھوٹ کو نابود کرتا ہے، ظلم کا تدارک
کرتا ہے اور انصاف کو بلند کرتا ہے

وہ کانگریس جیوگراڈھی جسے جاتا اور رہا پرش نے اپنے
خون سے سنبھالے اسی کانگریس میں آپ ایلے لوگھ جمع
ہو گئے ہیں جو معمولاً مقصد کے لئے جوٹ، دھاندلی اور صوف
قانون اور ناجائز طریقوں سے گریز نہیں کرتے بعض ناجائز
اندیش کانگریسیوں کے یہی وہ اعمال ہیں جن کی وجہ سے کانگریس
جیسی بڑی سیاسی جماعت کا اثر و رسوخ دن بدن کم ہوتا جا رہا
ہے۔ ان ہی ناجائز اندیشوں کی وجہ سے کانگریس دن
بدن بدنام ہوتی جا رہی ہے

عالمِ بڑی انتخابات میں جو دو صندلیاں لارے نے
 قابو کیں، ان کی بی بی اسکو انگریزوں کیلئے تو ایک کتاب درت
 ہو سکتی تھی۔ یہاں تک سنایا گئے تھے کہ بعضی طبقے کے کام کو بھی
 امیدواروں نے رائے دہندوں سے ووٹ خریدا ہے۔
 ہمارے کانگریسی وزراء نے رات نچھوٹ کر حکومت کے قیام
 کو تے رہے کہ کانگریسی امیدوار کو ووٹ دینے کی کیا ہی
 سہ جہوہیت اور یہی سہ ہمارا انتخابی شور!؟

جب حکومت نے قانون بنادیا ہے کہ ملازمین سرکار
انتخابی مہم میں حصہ نہیں لے سکتے تو اسکا بانی ایک چیرا سی
سے لے کر وزیر تک سب پر لادھی تھی۔ بدلی انتخابات تو
گذر چکے اب جنرل الیکشن آرہے ہیں کیا جنرل الیکشن
میں بھی بوسر اقتدار لگانا کسی وزیر اور اسی طرح اپنے
امیدواروں کا تائید میں اپنے سرکاری اور غیر سرکاری اثاثہ
ورسوخ کو استعمال کر کے انتخابی قانون اور جمہوریت کا
مذاق اڑا سکتے۔۔۔!!؟

مَہُوریت کا مذاق

کہا قانون کی پابندی صرف نان گریڈ ملازمین ہی کے لئے ہے۔ گریڈ چھ دار اور وزرا اس سے مستثنیٰ ہیں! ایک سال سے جو ہر سیاسی پارٹیز کے لئے زمین میں پیدا ہونا ہے لیکن اس سوال کا جواب کسی گوشہ سے دیا نہیں گیا۔ حکومت نے قانون کیا ہے کہ ملازمین سرکار اٹھائے ہیں نہ کسی امیدوار کی تائید میں کوئی بیان دے سکتے ہیں اور نہ کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں کوئی عملی قدم اٹھا سکتے ہیں اور نہ کسی امیدوار کی تردید میں کوئی اقدام کر سکتے ہیں ٹھیک ہے۔ قانون اپنی حکمرانی کے اندر انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے لیکن دیکھنا یہ جارہا ہے کہ ہمارے وزرا انتخابی جلسوں میں سناٹہ لسی امیدواروں کی تائید میں تقاریر کر رہے ہیں انکو کامیاب بنانے کی ایسیوں پر ایسے دستخط کرتے ہیں اور اپنے انورڈ سوئچ کو استعمال کر کے ان کو کامیاب بناتے ہیں۔ اسی طرح بعض گریڈ چھ دار و خدمت حاصل کر کے اپنے مشترک حیلہ آباد آ کر مہنگے زمین امیدوار کو کامیاب بنانے کے لئے دے دے دے دے اور سچے اقدام کرتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کانگریسی وزرا، حکومت کے آدمی نہیں؟ کیا گورنمنٹ سے اپنے خدات کے سلسلہ میں خواہش پاتے؟ ان میں اور ایک تنخواہ اب ملازمہ کار میں کیا فرق ہے؟ ظاہر ہے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ مگر کانگریسی وزرا کا ایسا اقدام انتخابی قانون کی خلاف ورزی نہیں؟ کیا گورنمنٹ حیلہ داروں کا ایسی بیوی بائیں کو اتھارنا ہے کہ کامیاب بنانے کے لئے یہ وہی بیوی انکسٹنٹ کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتی؟

وہ لاکھوں فیصلی بنیاد پر اور سماجی یہ لکھی گئے۔

پنیر ایرانی



شعری اور حیا میں رکھنے والی غیر رازدار
سے اپنی جھاتی فوت کو بھڑکائیے

جامعہ اہل سنت دینی میں گزشتہ - میسہ آباد

حسینؑ پر بنا باعثِ مغفرت ہے

ماہِ محرمِ امشب گردیدہ آشکارا

دلِ فیروزِ دستم صاحبِ لالِ خدا

حضرت عینی شاہ صاحبِ لفظی مغفور جنفی المذہب

ہر قوم کا ایک نیا سال اور ہر نئے سال کا ایک نیا دن ہوا کرتا ہے۔ اور یہ نوروز عید کا دن قرار پاتا ہے اس میں خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ شادیانے بجا کرتے ہیں۔ مگر ہم مسلمانوں کا نوروز **عیدِ حسینؑ** سے عرفِ روئے دھوئے کے لئے پیدا ہوتا ہے اور ہمارے سال نو کی ابتداءِ عالم سے ہوا کرتی ہے اور بچائے شایانوں کے حسینؑ کی صد اول سے بلالِ محرم کا خیر مقدم کیا جاتا ہے اور اس دلِ دوزخِ تھو کی جو ارمحرم سنلکے میں ہو چکا ہے سالِ سال یادِ تازہ کی جاتی ہے یہ خوبی واقف اپنا آپِ قطبِ جو ابد عالم پر ہی بلکہ قلوب میں بھی فونی حرفوں میں کندہ ہے واقعہ کیا تھا۔ معنی ہر معصوموں کا قتل تھا۔ خاندانِ رسالت کا جو کسے پیارے مارا جاتا تھا۔ یہ دو برابر دلوں کی لڑائی تھی دوسری ایدر وہ جینتوں کی جنگ نہ تھی۔ ایک طرف حسینؑ اور ان کے بہترین اور دوسری طرف یزید بادشاہ شام اور اس کے لاکھ دیباہ لاکھ لشکر ایک طرف زہنِال باغِ معطیٰ اور دوسری طرف شجرہٴ خبیثہ کا عصارہ۔ ایک طرف روحِ رواں رسول اللہؐ اور دوسری طرف لشکرِ یانِ بنو امیہ ایک طرف حبیب اللہؐ اور دوسری طرف

عدو اللہ ایک طرف حق و صداقت اور دوسری طرف بھٹا اور اس کی قدیمیت اور حسینؑ اسلام پر سے تعقد ہونے کھڑے ہیں اور دوسری طرف یزیدی اسلام کے مٹانے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ تاریخ بتا دیتی ہے کہ آخر کیا ہوا۔ **سردادنہ داد دست دردست یزید** **حقا کہ بنائے لالہ آنست حسینؑ** اس واقعہ کے بھی شاہِ فدا و خدا کے رسولؐ، اولیاءِ ملائکہ اور جنات تھے اور حسینؑ کی اس فوقیت اور غزیت کی داد دے رہے تھے خود حضور سرور عالم علیہ السلام میدانِ کربلا میں موجود تھے۔ علیؑ موجود تھے خاتمہ موجود نہیں قاتلوں نے جب سرِ اقدس کو تنِ مطہر سے جدا کیا حسینؑ کا خون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن پر گر رہا تھا اور حسینؑ کا سرِ نازناکی گوری میں امت سے اتارا۔ اسی دل اور اسی وقت نانا نے اپنے نواسے کی شہادت کی خبر اور ہر مدینہ میں امیر کو دی اور اُدھر تک بنی امیہ اس کو بھائی۔ ان حضرات نے حضور کو کس پشت سے دیکھا تھا۔ زلفین گرد آلود پیریشان۔ لباسِ اقدس خون سے بھرا ہوا۔ اور ہاتھ میں خون سے لبریز شمشیر۔ زار و نیاز روتے ہوئے فرماتے تھے اُمّتِ حسینؑ کو میری ہی گود میں قتل کر دیا۔ وہ کون سنگِ دل ہو گا۔ جو حسینؑ کے اس سحر کو سننے (اور روئے نہیں۔ مسلمان تو مسلمان ہر انسان اس پر غرور روئے گا۔ انسان آخر انسان ہے اپنے سینہ میں اور دل میں درد رکھتا ہے۔ ذرا سی نفیس لگی اور اس کے آنسو چھوڑا ذرا ذرا اسی بات پر اُبل پڑتا ہے رونا دھونا بھی بھلا قانون اور ضابطے کے تحت آسکتا ہے۔ ان فطری جذبات کی دھوکہ تمام بھی قانون سے ہو سکتی ہے اور ہر انسان نے دنیا میں قدم رکھا۔ اور اُدھر دھابیں دھابیں روئے لگا۔ آتے روتا ہے اور جاتے روتا ہے بلکہ زندہ ہی بھر روتے دھوتے ہی رہتا ہے۔

قطع

روز و شب شکر است شد شادی مرا بہت حاصلِ خسانِ آبادی مرا
دیدہ روئے من چہ عثمان گویمت داند ہر کس حیدر آبادی مرا
(آدابِ انوارِ باغ)

ہزاروں روٹی کے لئے روتے ہیں۔ عذابِ بیماری پر روتے ہیں۔ کئی ایک جوان مرگے پر روتے ہیں۔ لاکھوں نا امیدوں پر روتے ہیں۔ دنیا نا امیدوں کا گھر اور انسان امیدوں کا پتلا ہے۔ روئے کیسے گزرا۔ انسان نہ رونے کو کیا پھر روئے دل بچا تو ہے نہ ممتلئے فتنہ درد سے بھرتے آئے کیلا روئے سے ہم ہزار بار کوئی ہیں رلے کیوں

رونا جائز ہے یا ناجائز یہ ہیں معلوم نہیں مگر اتنا جانتے ہیں کہ قرآن میں رونے والوں کا ذکر خیر ہے۔ وَاِذَا سَمِعُوا اٰمَّاۤ اَنْزَلَ الرَّسُوْلَ تَرٰی اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ سَالٰوِيْنَ بِاَرْسٍ مِّنْ مَّوْجِدٍ ہے اور یہ نالِ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ سَالٰوِيْنَ مَسْطُوْر ہے بلکہ منہ بنا کر رونے کا کلمہ مذکور ہے وَاِذَا اَبَاۤ اِهْمُ غَشَاۤ اَبْصُوْرُوْنَ باب کا بیسے علم میں روتے روتے اندھے ہوئے کا ذکر آیا ہے وَاَبْصُرْتُ عِيْنًَا مِّنَ الْحَزَنِ وَهُوَ كَلِيْمٌ۔ حضرت آدمؑ برسوں روئے حضرت نوحؑ مہینوں روئے۔ حضرت ابراہیمؑ چھ روز حضرت یعقوبؑ پچیس سال روئے حضرت یوسفؑ تین بیس روئے۔ حضرت ایوبؑ ایک مہینہ روئے حضرت یونسؑ روئے اور حضرت ذکریاؑ روئے۔ کوئی مغفرت کے لئے روئے اور کوئی اولاد کے لئے روئے۔ کوئی صحت کے لئے روئے اور کوئی خدا کے لئے روئے مگر اے سارے انسان ہمارے آقاؐ کبھی خدا کے لئے روئے کبھی امت کے لئے روئے کبھی پی حرمہ کے لئے روئے کبھی فاسد خشت کے لئے روئے اور آس پر ہیں ترغیب بھی دی۔ من بنی علی الخین وجبت له شفائی (احمد) ابو بکرؓ بن ابی شیبہ نے مقتفی میں عبد الرزاق نے مسند میں اور ابن مسعودؓ نے سنن میں سعدنا علیؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضورؐ سرور عالم علیہ السلام بے اختیار روئے تھے پوچھا تو فرمایا کہ جب سے شہادتِ حق کی خبر ہوئی ہے میرے آنسو ٹپکتے نہیں ہیں۔

میرے حق میں یہ حکم دے کر اعلیٰ ہوئے کہ کوئی اندر آنے نہ پائے نہ معلوم کر کیسے حسین اندر چلے گئے ہیں نے آہ و بکا کی۔ آواز سنکر پردہ اٹھایا۔ دیکھی کیا ہوا کہ حسینؑ کو پیار کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ جن نے عرض کی خیر تو ہے فرمایا ہمارے حق کی خبر آئی ہے طرانی نعم میں ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک دن حضورؐ خواب سے اٹھے اور زرارہؓ زار روئے لگے۔ جن نے عرض کی خیر تو ہے فرمایا ایک دن حسینؑ کی شہادت ہونے والی ہے۔

ابو بکرؓ بن ابی شیبہ حضرت ام سلمہؓ سے راوی ہیں کہ حسینؑ حضورؐ کی گود میں تھے۔ اور حضورؐ انہیں پیار کرتے تھے اور روتے تھے جن سے کہا کیا ہے فرمایا کہ جبریلؑ نے ابی اجمہؓ کے قتل سے جانے کی خبر دی ہے۔ اور مقتل کا خاک بھی دی ہے۔ جس دن یہ خاک خون ہوگی اس دن مہینا کر حسینؑ قتل ہوئے۔ میں نے اس سچی کو باندھ رکھا۔ خدا کی قسم عاشور کے دن یہ خاک خون ہوگئی تھی۔ واقف سے پچاس سال پہلے اس ہونے والے حادثہ کو سن کر حضورؐ کا دم عالم کرنا مہیا ہوا عادت سے ثابت ہے مگر میں وہ واقعے کے روز حضورؐ ہی اکرمؑ کا کیا حال تھا ذیل کی حدیثوں سے واضح ہوگا ترمذی انہی نے۔ حاکم اور احمد ام سلمہؓ سے نقل ہیں کہ حضرت کے عراق جانے کے بعد سے دن بے فراری اور راتِ اختر شامی میں کھٹی تھی۔ عاشور کے روز گھر کے بعد میری آنکھ لگ چکی دیکھتی کیا ہوں کہ سرکار عالم پریشان حال زرارہؓ و زرارہ شریفؓ فرماؤ چہرہ گرد آلود زلفیں پر آئینہ عکاس خون آلود اور ہاتھ میں خون بھرا شیشہ۔ میں نے عرض کیا یہ کیا حال ہے۔ فرمایا مجھے مقتل میں تھا۔ امت نے میرے حق کو میرے سامنے قتل کر دیا۔ یہ خود کسی کا ہے۔ اور ہر دینہ میں خیر صادق نے فروری اور کسی کو نہ سخی وقت تک میں ابن عباسؓ کو بھی خبر دی کہ حسینؑ کو امت نے میرے سامنے قتل کر دیا۔

جب رسول اللہؐ کو اس سانچہ پر انعامِ عالم ہو تو ہم اگر کی یاد تازہ رکھیں۔ اور روئیں چلائیں تو کون جرم ہے۔ ہر قوم و

قطع

در حین برقِ آشیانم سوخت || کردہ ہر راز و ابیانم سوخت
گفت ماہِ عزادیدہ لباس || موتِ لوحہ کہ قلب و جانم سوخت
(اندہ اندہی باغ)

ایسے واقعات کو ہر سال تازہ کیا کرتی ہے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنی مختصر مابہر زندگی حضور کے فراق بھارے روتے کاٹ دکا اور اس کا علم میں دنیا سے سدھاریں اور حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے زندگی کے دھاتی سال کا اکثر حصہ یا رسول اللہ میں گزار دیا۔ اور حضرت بلال ایکا علم رسول میں دنیا سے گزر گئے ایسا بیسویں شالیں تاریخ اودھشہ سے باسانی مل سکتی ہیں۔

ابن سعد طبقات میں بھی سے ناقل ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا کر بلا میں گذر چو ایدہ چھ اس نوع کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا کہ کرب و بلا ہے یہ شکر آپ بے اختیار روئے نکلے۔ عرفان ن بھی نہیں بلکہ زلیخے اور جنات آسمان اور زمین بھی اس معلوم پر روئے ہیں۔ چنانچہ ابولیم نے حلیۃ الاولیاء میں اصبح بن نایب سے روایت کی ہے کہ سیدنا علی جب کر بلا پہنچے تو ہم سے فرمایا ہاں ہمارے ناقہ باندھ دیئے جائیں گے اس جلد پر ہمارے خیمے کھڑے ہوں گے۔ یہاں ہمارے بال بچے بے گناہ مارے جائیں گے۔ اور یہاں ہمارے نور نظر حسین کی بویاں اڑیں گی اور اس دن ہم روئے والے آسمان و زمین بھی ہوں گے۔

ابولیم بھی حضرت سے ناقل ہیں کہ مولانا مقام نبیو اچینجیج کر فرمائے نکلے۔ اے صبر یا ابا عبد اللہ ہم نے مرض کی کیا خبر ہے فرمایا زبان و تنہا تر جان سے شہا ہے کہ یہاں حسین شہید ہو چکا اور اس دن ان پر آسمان و زمین خون روئیں گے۔ یہی اودھشہ نقرۃ الاولیاء ہے۔ ناقل ہے کہ قتل حسین کے روز آسمان سے خون برسا اور زمین سے آتش خون اُبلار ہمارے برتن سب خون سے بھر گئے یہی قتل علی اسبر سے روایت کی ہے کہ ان کی دادی بھی تھیں یوم عاشور اسے کھاؤں تک آسمان سے خون برس رہا تھا۔ اور ابولیم دہیقے نے زہری سے روایت کی ہے کہ عاشورہ کے روز ہر پتھر اور درخت کے نیچے سے تازہ خون نکلنا تھا۔

جس دلخراش واقعہ پر رسول روئی ولی وہی روئیں معصوم روئیں زمین و آسمان روئیں میوان اور جن روئیں ہم سنگ دل روئیں نہیں جس دل میں ایمان تھا وہاں جلیلہ خد کا نام ہی ہے۔ تو ہر شخص جو مسلمان ہے ضرور حسین پر روئے گا۔ کر بلا کا لفظ ہی کلمہ ایسا درونک ہے کہ سنتے ہی گلجھ مٹ کو آتا ہے اور آنکھ سے آنسو ٹپ ٹپ کر نہ لگتے ہیں ہاں بزرگ کے حیا کی نہ روئی تو قہر نہیں۔ ان حضرات نے واقعات پر غاس جھٹکتے اور قتل حسین کو سب کچھ بنانے میں ایری چوئی کا زور لگا یا مگر اصل حقیقت پر مدح و نثر سے بڑھ کر نمایاں ہوتی رہی۔ ابورحمن

کی صداقت کر کسی نہیں ہوگا اور یہ عرس شریف ایسا مقبول عام ہو گیا کہ آپ کے ناما بابا کے اعلا سے ہی بڑھ کر وسیع اثر اور ہر دوزخیز ہو گیا۔ حتیٰ کہ خیر اقوام بھی یہ عرس سال سال مل گیا کرتی ہے اور حرم میں ہر ہر گوشے سے عین عین کی صدا میں نکلا جاتی ہیں۔ آج کل اس کے روک ٹوک کی سہارا حاصل ہو چکا ہمارا ہے وہ فضول و عبت ہے۔ دل ہی تو ہے سنگ و خشت نہیں ذرا کا بات پر خوش نما کیا بات پر مکدر۔ رونا دھنا فطرت انسانی ہے کوئی کسی بات پر رونا ہی رہتا ہے۔ فطرت بلا کہیں دور پہنچتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعض صاحبان کو حرم کا رونا ناگور ہو چکا اس روئے دھونے اور داویلا چلنے سے عین کی صداقت انھوں کی شیطنت ظاہر ہوتی ہے اور خواہ غواہ دشمنان الہی بیت کے نام لوگوں کو معلوم ہوتا ہے چنانچہ بعض مصلحان قوم نے اپنے معاین میں اس روئے دھونے کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اس کے رد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ روئے دھونے والوں کا قصور نہیں۔ بلکہ اس فعل شنیع کے کرنے والوں کا قصور اور جرم ہے جن کی بے جا حمایت میں مصلحین کے قلم آج کل اٹھ رہے ہیں۔

بعضوں کا یہ کہنا کہ یہ کہاں کھتا ہے کہ مرثیے۔ نوئے بلال سال پڑھے جائیں۔ اور نوئے دلائے کی مجلس سال کے سال منقلد ہوں۔ اور باغرض ہے کہ اس کی مصلحت کو کھلی آیت اور کوئی حد سے سے کہ حسین کے لئے رونا نہ جائے۔ اور ان کے دل کو زور دھنا لوگوں کو نہ سنئے جائیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ہر قوم و ملت اپنے رہنماؤں اور پیشواؤں کے عرس سادہ کیا کرتے ہیں اس فرما ہم مسلمان بھی اپنے پیشوا حسین علیہ السلام کا عرس مناتے ہیں۔ اور ان پر جو ظلم و ستم روا رکھے گئے وہ لوگوں کو سناتے ہیں۔ اس پر دیکھیں اور رلاتے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ حضرت اعلیٰ کے ذبح کا واقعہ ہر سال عید الفصحی کے موقع پر ہمارے قطبوں میں سال کے بل دوہرایا جاتا ہے اور حق پر روئے کو منع کرنے والے بھی اس ذبح کیلئے کا قعدہ شکر دہرتے ہیں یہ قویہ رخصت ماہ رمضان پر بعد اودھشہ پر صد ہا مسلمان رمضان کے رخصتی پر روپڑتے ہیں اور سال سال بھی مرثیہ اور نوحہ مسجدوں میں پڑھا جاتا ہے۔ مسلمانوں یا یہ کون انصاف ہے کہ ذبح اعلیٰ علیہ السلام کا مرثیہ جائز اور اس پر رونا جائز۔ رخصت رمضان پر ذبح خوانی جائز۔ اور اس پر آہ و زاری جائز۔ مگر حق کے قتل کا تذکرہ ناجائز۔ اور عین پر دھکا دھانا ناجائز۔ مجمع مدینوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حضرت ابوبکر حضرت عثمان غنی حضرت علی بن ابی طالب حضرت فاطمہ علیہا السلام اور حضرت عقیلہ علیہا السلام کے لئے مرثیے کہے اور مرثیے

عزا خانہ زہرا میں حسین کا تم

اور محرم الحرام آج عزا خانہ زہرا میں مجلس عزائے امام ہمام برپا ہوتی پانچ بجے سے عزاداران امام مظلوم کی آمد شروع ہوئی ایک قنطاریہ اندازہ سے بوجہ تقریباً ایک عزا دار شریک مجلس تھے۔ پانچ بجے سرکارِ حق آج کی سواری کنگ کو بھی سے جناہ شہزادی یا شاہ صاحبہ اور جناہ یا شاہ داماد صاحب کے ہمراہ عزا خانہ زہرا پہنچی۔ سرکارِ حق آج نے آتے ہی بارگاہِ حسینی میں کھڑے عقیدت و غلو میں پیش کرنا کی عزت حاصل کی۔ شاہی سوز خوان سیدنا مرعسین نے سلام فصاحت البتام گوش گزار سامعین مگر نے کی سعادت حاصل کی۔ سوز خوانی کے بعد سید الداعین آقا ی سید عباس شہ منصور نے آخری وصیت رسولِ انبی تارک فیکم الثقلین یاد دلاتے ہوئے تلا یا کہ قرآن آل محمد کے ساتھ ہے اور آل محمد قرآن کے ساتھ ہیں۔ جو شخص آل محمد کو چھوڑ دے اور قرآن کو تمام نے تو وہ گمراہ ہے اور جو قرآن کو چھوڑے اور آل محمد کا دامن تھا سے تو وہ بھی گمراہ ہے۔ اس کے بعد ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں یا لے والے میں قائم رکھ اس راستہ پر جو مستقیم اور بیان فراط مستقیم سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔ مصائب سید الشہداء بیان کر کے آپ نے مجلس کو دعا برحق کی۔ خانہ زادان نذری باغ اعلیٰ طبع خدا خشتی نے ختم بجماعتی۔ صالح علی۔ ایمان علی اہل

صحابہ پڑھتے تھے اور رسول اللہ کی یاد میں رو یا کرتے تھے حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ شب وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں اور شب عاشورہ میں میں نے جنوں کو سر نیچے پڑھتے اور روتے سنا ہے۔ حافظ ابن شہر آشوب نے تاریخ میں اور سبط ابن جوزی نے مرآۃ الاثرین لکھا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کو بلا سے جب مدینہ واپس آ رہے تھے راستہ ہی سے شیرا بن جزلم نانی شاعر کو امام مظلوم کا مرثیہ مدینہ والوں کو سناتے کے لئے اپنے آگے روانہ فرمایا تھا۔

اس مرثیہ کا پہلا شعر یہ ہے۔

یا اھل یارب لا مقام لکم

قتل الحسین فارحی ابدا

راہین مظلوم ہر و نار لانا یہ نبی جانز ملک باعث مغفرت ہے۔ من بکی علیہ الحسین فوجت لہ شفاعتی (جمعہ اور من دعوت عینا بقتل الحسین د مقبولہ الحمد للہ) جو از ہم حسین کے لئے مسلمانوں کے پاس کافی ودانی ہیں کسی اور کی غیبت کی ضرورت نہیں۔

م علی حسین صاحبان نے تودہ پڑھا۔ حسین علی صاحب خانہ زاد غزالی لہجہ میں زیارت پڑھائی۔ ایمان علی صاحب اور شاعر قوم و ترجمان ملت علی افتدای صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں دعا کی۔ شاہ عزاداران زندہ باد اور حسنینت پابندہ باد کی گونج میں مجلس اختتام کو پہنچی اور سرکارِ حق آگاہ کی سید اری مراحت برائے کنگ کو بھی مبارک

پریمید - کیف ایڈ پراڈرین اسٹور

لذیہ صحت بخش، مقوی، بکسیرین اور تان و بکسیرین کھانوں چائے کافی اور مشروبات کا شاندار مرکز
ریڈبرک ایمپلائمنٹ ایسچ ایف خیریت آباد، حیدرآباد۔
فون نمبر (۳۴۴۳۳۳۳۳)





کشمیر ہاؤس

اتر سری باریک چاول

اُعلیٰ درجہ کا اتر سری باریک چاول کشمیر پائون گم بازار چٹھہا میں ہے
 اس کے علاوہ اعلیٰ ایرانی و کشمیری زعفران، اعلیٰ شاہ زیرہ، تخک میوہ جات
 گرم مصالحہ و کرانہ کا واحد مرکز
 آرڈر پر سپلائی کی جاتی ہے!
 (۵۹۸۰۰)
 کشمیر ہاؤس ایگم بازار حید آباد فون نمبر



نمک

حیدر آباد کا غولصورت کیفے

متصل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن حیدر آباد

• فرت بخش مقام • تازہ دم چائے • اسٹریٹ فوڈ مشروبات

اور
 پراویز کا شاندار مرکز
 ہر قسم کی کسٹمر خصوصی انتظام

شہید کرب بلا آپ پر ہزار سلام

بقیہ فکر از جناب مولوی سید محمد بادشاہ حسینی صاحب قادری لیسٹ

خدا نے آپ کو بخشا ہے وہ بلند مقام	سمجھ سکا نہ کوئی رتبہ امام ہمام
کہ اہلبیت کے حصہ کی ہے بقائے دوام	شہادت آپ کی اس بات کی شہادت ہے
شہید کرب بلا آپ پر ہزار سلام	علی کے تحت جگر فاطمہ کے نور نظر
خدا کے واسطے شیطانی کا دامن تمام	خدا رسی کی تنہا کو پالنے والے
سمندر فکر کی سوڑی تمہاری سمت لگام	شعور پختہ نے تسلیم کے دور اسے پر
چمک گئی جو کبھی ان میں حیدری صمصام	یزیدیوں کے دلوں نے مقام چھوڑ دیا
مئے محبت آل نبی کا اک اک جہام	نہ پوچھو کتنا بعصیت نواز ہوتا ہے
تمام عالم انسانیت اور اس کا نظام	رہن منت شیطانی ہے بعد نبی

تمہاری چشم کرم کا ہے مستحق یہ بھی
لیسٹ بھی ہے تمہارے ہی در کا ادنیٰ نظام



حیدر آباد کف

چیمبل گورنہ - حیدر آباد

آسام - نیلگیری اور داواننگ کے باغات سے راست برآمد کی ہوئی ماہرین فن
کے ہاتھ سے تیار کردہ تازہ دم چائے یہاں ملتا ہے۔ یہاں پر اویشن آسٹور
آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے نرخ پر خرید فرمائیے
بم تسمیر کا تشریف آوری آپ کو ہمارا مستقل گاہک بنا دے گی

ما عاشقیم کعبہ ما خاک کر بلاست

از آقای رحمت اللہ دانش

یارب کجاست ساقی و آن بزم می گسار
باشد علاج درد بدور این روزگار
بگذر ز خویش و مہر و لایش کن اختیار
خیز ذات کردگار کسی نیست پا نڈار
یارب نصیب کن تو بیدار ہشت و چہا
گفتیم نکتہ باشارت نہ آشکار

ماہِ محرم آمد دل گشت بی قرار
ساقی بریز مادیہ کہ تاسستی آورد
خواہی اگر کہ راحت و آسودہ بگذری
دنیاء و فانی کن ای دل پوش باش
ما عاشقیم و کعبہ ما خاک کر بلاست
یک لحظہ بی خودی بہ از این عالم خراب

آتش گرفت دفتر دانش بگو بسوز
گرہ کیکہ عشق نور زد بروز گار



LIGHT OF INDIA RESTAURANT

لائٹ آف انڈیا

سروجنی دیوی ہاسٹل فرسٹ لائسنسز حیدر آباد

جب بھی ملک کے لئے آپ سرجنی دیوی ہاسٹل آف انڈیا ضرور تشریف لائے
یہاں آپ کی ضیافت کے لئے ایک پسٹری، خوش ذائقہ چائے کافی اور ہر قسم کے
مشروبات لیمرینڈ و موڈ و غیر موجود رہتے ہیں۔ اور
ہمارے پراویژن اسٹور سے آپ کی ضروریات کا ہر چیز بازار کے دلم پر خرید فرمائیے!

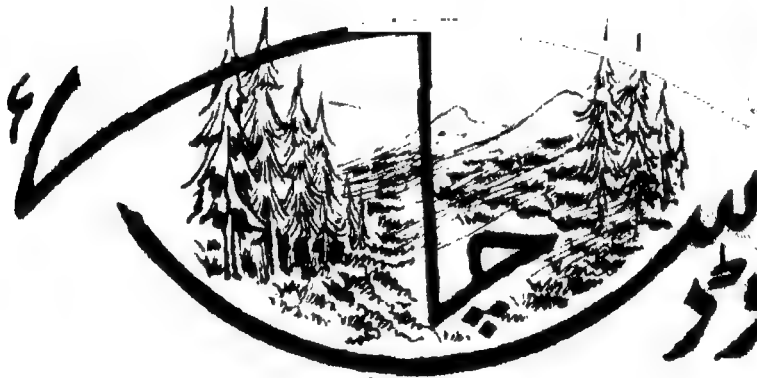
روا
میدہ



حربی
اسما

استعمال کیجئے

تیج گاندھی اینڈ کمپنی
اولین جیڈاڈ
فون نمبر (۵۹۰۰)



ہمیشہ استعمال کیجئے
جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ ہر جگہ مقبول ہے
سول ڈسٹری بیوٹرس

ایورسٹ ایجنسیز
فون نمبر (۵۹۰۰)

واقعہ کربلا خربی نقطہ نظر سے

سید اکرام حسین پانی پتی

افواج کوفہ و شام کی تعداد میں اختلاف روایات اس کثرت سے ہے کہ ان کا صحیح اندازہ بتلانا ذرا مشکل ہے صاحب ریاض الشہادت نے کم از کم ۲۲ ہزار اور زائد سے زائد ایک لاکھ کی تعداد لکھی ہے۔ اور ان کے درمیان میں تیس ہزار اور ستر ہزار کی روایت ہے۔ محمد ان کے تیس ہزار کی تعداد مع افسر و کس نام کے لکھی ہے۔ صاحب ناسخ التواریخ نے بیس تو نام تمام منقص تعداد لکھی ہے جو یکا س ہزار سے زیادہ ہے۔ پھر مختلف اقوال لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف اقوال کی بناء پر اور تعدادیں ہیں۔ فاضل مجلسی نے نام لے کر کے ہر افسر کے ساتھ جو فوج بھی ہے وہ بیس ہزار ہے اور پھر یہ لکھا ہے کہ کل فوج جو ابن زیاد کی بھیجی ہوئی کر بلا میں تھی تیس ہزار تھی۔ علامہ ابن طاووس نے کتاب ابو فہر میں بیس ہزار کی تعداد لکھی ہے اور ابی مخنف نے ابن زیاد کے لشکر کو اسی ہزار لکھا ہے۔ علامہ ابن شہیر آشوب نے ابن زیاد کے لشکر کو (۳۵) ہزار لکھا ہے۔ اعم کوئی نے بیس ہزار کی تعداد لکھی ہے یا پانچ نے اپنی تاریخ میں (۲۲) ہزار کی تعداد لکھی ہے۔ مطالب المسؤل میں بایس ہزار اور شرح شافعیہ میں یکا س ہزار ہزار کی تعداد۔ بعض کے نزدیک ایک لاکھ۔ دو لاکھ سے چھ لاکھ اور آٹھ لاکھ تک کی تعداد لکھی ہے۔ جو یوگ امام حسین کی قوت فوج کو مد نظر رکھتے ہیں ان کے نزدیک آٹھ اور ساٹھ ہزار یکساں ہیں۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک حضرت نے قوت امامت سے جنگ نہیں کی ورنہ آٹھ لاکھ بھی ہوتے تو ہٹا ہوتا لہذا قوت لشکر کے لئے آٹھ ہزار بھی بہت ہیں۔ زیادہ تر جس رائے پر مورخین کا اجتماع ہے۔ تیس ہزار ہے۔ ان تاریخی واقعات کی روشنی میں کربلا کے حربی نقطہ نظر کو سمجھنا ہے۔ یہ بات طے ہے کہ یزید کو اگر اپنی حکومت

کے لئے کسی سے واقعی خوف تھا تو وہ امام حسین کی ذات سے تھا۔ اس کا اعتراف اس نے خود اس خط میں کیا ہے جو عبداللہ ابن عباس کو لکھا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ مجھے عبد اللہ بن زبیر سے کچھ ڈر نہیں ہے۔ وہ میرے ہاتھ سے بھاگ نہیں سکتا جاہلوں تو کل قتل کر دوں۔ ہاں امام حسین کا معاملہ دوسرا ہے۔ لہذا خود یزید کے نزدیک حضرت کے معاملہ کو اہمیت تھی اور وہ ڈرنا تھا۔ اور برابر خبر لگاتے ہوئے تھا۔ چنانچہ عبد اللہ ابن عباس کو کوفیوں کا حال بھی اس خط میں لکھا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت مکہ معظمہ میں تھے۔ اور اس کا ڈر بھی لکھا تھا۔ اس لئے کہ اس وقت امام حسین سے زیادہ امت کی لٹا ہوں میں کوئی قیوب نہ تھا۔ ہاں سلطنت یزید کے جبر و تشدد کے آگے سب ہٹکے ہوئے تھے۔ لیکن راضی کوئی نہ تھا۔ برخلاف اس کے یزید نے افعال سے سب منفرد تھے۔ وہ اہل عراق ہوں یا اہل حجاز۔ خو ملک شام کی فضا بھی پورے طور سے یزید کے ہاتھ میں نہ تھی۔ ان معینوں میں کہ وہاں بھی بعض بعض افراد امام حسین سے بالکل مخالف نہ تھے یہ بات اور ہے کہ اور مقامات کے مقابل میں شام بالکل یزید کے ہاتھ میں کہا جاسکتا تھا۔ امام حسین کے دوستوں کا شیرازہ بالکل منتشر تھا۔ اور اگر وہ سب کوفہ میں مل جاتے اور ابن زیاد پہلے سے بیچ کے سب کو متفرق نہ کر دیتا تو معاہدہ بنائے کے نزدیک قریب ایک لاکھ کا لشکر امام سے ساتھ جمع ہو جاتا۔ یہ تمام بایں یزید کو معلوم نہیں۔ اور تمام خبریں واضح طور سے حجاز عراق اور کوفہ سے پہنچ رہی تھیں۔ کہ اب امام یہاں ہیں اور اب یہاں اور کوفہ روانہ ہوئے۔ لہذا نازی اربے کر جس وقت آپ کوفہ روانہ ہوئے ہوں علاوہ ان افواج کے جو کوفہ سے روانہ ہو گئیں۔ شام کی افواج بھی چلی ہوں۔ اور حاذ جنگ کے قریب موجود ہوں اور میدان میں نہ اتاری گئی ہوں۔ صرف حضرت مسلم کے ہاتھ پر چالیس ہزار کوفیوں نے بیعت کی تھی۔ اور کوفہ کی آبادی معہ معانات کئی لاکھ کی قریب ہونا بعد از قیاس نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس چالیس ہزار کے علاوہ اور بھی آبادی تھی۔ یہ تو صرف وہ بیعت کرنے والے تھے جو لڑکھتے تھے۔ کوفہ اس سے پانچ گنا تھکا ہوا تھا۔ نیز خود ان چالیس ہزار کے گھر کے نوک ہوں گے۔ کچھ کچھ بڑھے۔ ان کے علاوہ کثیر تعداد اور باشندوں کی بھی ہوگی۔ جن میں کایہ چالیس ہزار ایک حصہ تھا۔ اور یہ بیعت صرف حضرت مسلم کے ہاتھ پر ہوئی۔ ابن زیاد کے ہمراہ کئی ہزار

شانی سپاہی تھے۔ اور اس کے علاوہ کو ذی کثیر آبادی
اس کے ساتھ ساتھ ہو گئی تھی۔ چنانچہ جس وقت ابن زیاد نے
اپنے عام فوج سے کو ذی کثیر لے لے گا کیا ہے۔ اس
لاٹھی لکھی لاکھ کی تعداد کر بلا میں جمع ہو گئی ہوگی۔ کر بلا اور
کو ذی کثیر کا علاقہ جیسا کہ نقشہ سے جاننا چاہ سکتا ہے تقریباً
ساتھ ستر میل کا ہے۔ اور روز عاشورہ کی جنگ میں بعض
خشیہ حملوں میں فوج کو ذی دیواروں سے ٹکرائی ہے اور
کو ذی سے کر بلا تک انہوہ علاقوں تھا۔ پھر فوج کو ذی سے بلالی
شکل میں پھیل کر امام حسین کی فرودگاہ کو گھیر لیا تھا۔ لہذا یہ
ساتھ ستر میل کی فاصلہ چوڑائی تھی۔ بلالی میں فوج کا تعداد
تیس قدر تھا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ لہذا کئی لاکھ کی
تعداد کو ہم غلط نہیں کہہ سکتے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ
بظاہر کئی بہتر اشیاء افزہ حضرت کے ہمراہ تھے لیکن یہ
اندیشہ ضرور تھا کہ مولایان اہل بیت جو کو ذی طرف کی آبادی
اور قریبے ملک میں موجود تھے۔ حضرت کی تشریف آوری
کا خبر سن کر آجادیں تھے۔ جیسا کہ ہم مسبب وغیرہ کے متعلق
سمتے ہیں۔ لہذا حضرت امام حسین کے درود سے قبل ہی جو
انتظام ابن زیاد نے کیا اس کی تفصیل کا ترجمہ ناسخ التواریخ
میں ہدیہ ناظرین ہے۔

جب ابن زیاد کو خبر پہنچی کہ امام حسین نے
کو ذی کی طرف رخ فرمایا۔ حسین ابن نمیر کو
سر کو نوال شہر تھا ایک جنگ آزمائشگر
کے ہمراہ قادیسیہ کی جانب روانہ کیا قادیسیہ
عراق میں ایران اور شام جانے کے شاہراہوں
پر ہے اور حسین ابن نمیر کو قادیسیہ اور
فغان کے درمیان میں ایک جماعت لشکر
کے ہمراہ مقرر کیا اور ایک گروہ کو قادیسیہ
سے قطیف طائف اور سرزمین طائف تک مقرر کیا
اور کربلا تک بغیر اس کی اجازت کے کوئی
اپنی مدد سے نہ پہنچے اور بغیر اس کو اطلاع
کئے ہوئے راستہ چلنے والے نہ تھیں۔

اس طرح کو ذی کے اطراف کی ناکہ بندی کی گئی تھی جس سے
واضح ہے کہ عراق کے اطراف و جہان میں فوج کثیر بھجلی ہوئی
تھی۔ اب ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ یزید اس زمانہ میں کیا
کر رہا تھا۔ آیا مکر نہ کر بلا سے لے کر اس نے شانی فوج بھی
بھیجی تھی یا نہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شانی فوجوں کے دستے

ضرور تیار تھے اور ناکہ بندی کی نقل و حرکت میں تھے۔ اور کو ذی
بھی پہنچے تھے۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں کہ ابن زیاد کے پاس
شانی فوج کے دستے تھے۔ یہ دستے حضرت مسلم کے قیام کو ذی
کے زمانہ میں بازاروں کی ناکہ بندی میں اور نیز نقل ہانی بن عمروہ
اور محمد بن کثیر کے بعد ان کے قبائل سے جنگ کرنے کے لئے کام
میں لائے گئے تھے۔ اور اب بھی موجود تھے۔ ذہن میں ہم چند
واقعات بیان کرتے ہیں جن سے خود یزید کی کوششوں کا پتہ چلتا
ہے سب سے پہلے اس کا خط ولید بن عبدگورنر حجاز کے نام جس میں
امام حسین کے شہید کرنے کا ذکر ہے۔ پھر سوس کے بعد مکہ کے قیام
کے زمانہ میں یزیدی فوج کے فوج حایوں کے لباس میں حضرت
کے شہید کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ اور آپ نے کومرہ سے
بدلتے ہیں۔ اسی زمانہ میں یزید کا شکاری خط عبد اللہ ابن عباس
کے پاس بھی پہنچا ہے یزید اور گورنروں کو بھی خط پہنچے ہیں
ان میں سے ہم صرف اس خط کا اقتباس جو اس نے ابن زیاد
کو حضرت مسلم کی شہادت کے بعد لکھا ہے پیش کرتے ہیں اس
خط میں واقعہ کر بلا کی پوری اسکیم موجود ہے یہ اقتباس ہم
ناموس اسلام معصف مولانا آغا محمد طاہر صاحب سے پیش کرتے
ہیں۔ جب ابن زیاد نے حضرت مسلم اور ہانی بن عمروہ کے سر
یزید کو ہنسی کے ساتھ بیچے تو یزید نے لکھا۔ اقتباس از تائید
کامل جلد ۱۴ مشا اور ذکر سبط ابن جوزی منظر۔

پس یزید نے ابن زیاد کو شکریہ کے بعد لکھا کہ یہ کام تمہارا
نہایت عالمانہ اور مدبرانہ ہے۔ تم نے بڑی دانائی اور نہایت
قدی سے ہماری اس خدمت کو انجام دیا اور دائمی نہایت
شجاعت اور بہادری سے یہ دلیرانہ کام کیا ہے ہم نے تم کو
ولیہی ثابت ہوئے مجھے اب خبر لگی ہے کہ حسین عراق کی طرف
آ رہے ہیں پس فوراً اس کا انتظام کرو۔ میرے چوکیاں بھادو
ناکہ بندیاں کردو۔ نگہبان کو مقرر کرو۔ غرض کہ خوب اچھی طرح
نگہبانی کرو کہ حسین ہلنے نہ پاویں۔ اور جس شخص پر بھی حسین کی فحش
اور فساداری کا گمان ہو اے بھولا بلکہ ہمت پر گرفتار کر لو۔
اور ہر ایک نیک و بد کی خبر مجھے دیتے رہو۔

علامہ ابو اسحاق اسفہانی کے مقتل نورالحین سے اقتباس
یعنی ہم کو معلوم ہوا ہے کہ حسین بن اہل و عیال مکہ سے عراق کی
طرف روانہ ہوئے ہیں پس تم کو لازم ہے کہ ان کی طرف بڑھو
اور چاروں طرف سے حسین پر راستوں کو بند کردو۔ اور نہ
پہٹ بھر کھانا کھاؤ اور نہ بستر پر آرام سے لیٹو۔ جب تک حسین
کو قتل نہ کرو اور حسین کا سر حسین کے ساتھیوں کے ہموں

کے ساتھ میرے پاس نہ پہنچے۔

تذکرہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے کہ یزید خود معرکہ کربلا کے انتظام اور ہزیمت میں مشغول تھا۔ اور وہ جو کچھ کر رہا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے (۱) خبروں کا برابر وصول ہونا اور حضرت کی مجاز سے عراق کو روانگی (۲) ناکہ بندی کا حکم (۳) دوستان اہل بیت کو پہلے سے جوڑے سپح الزام پر قید کر دینے کا حکم (۴) حشیں کو گھیر لینے کی تاکید (۵) برابر حالات کی خبریں لکھنے کی تاکید (۶) شہید کرنے کے لئے آرام تک نہ دینا۔ (۷) حضرت کو شہید کرنا۔ اور حضرت کے سر کاٹنے کے بعد میں آپ کے سر پہنچا۔ یہ ان تمام واقعات کا خاکہ ہے جو بعد میں پیش آیا اور جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یزید کو حضرت کے شہید کرنے کی کد و کاوش تھی۔ اور برابر حجاز و عراق کی طرف آؤں پہنچ رہا تھا۔ اور خطوط روانہ کر رہا تھا۔ ہندالازی امر کا کہ جی زاہد عراق کے حدود کو محفوظ رکھنے کے لئے کافی فوج کام میں لائی جائے۔ ہماری راسے میں وہ اعداد و شمار جو اوپر بیان ہوئے سب صحیح مانے جاسکتے ہیں۔ اجتماع فوج ضرور لائیں گا تھا۔ اور اس کا تعلق معرکہ کربلا سے اس لئے تھا کہ ناکہ بندوں اور نیز حجاز جنگ پر کثیر فوج کی ضرورت تھی نہ صرف (۷۲) کے مقابلہ کے لئے بلکہ ان حواریان اہل بیت کی مزاحمت کے لئے بھی چاروں طرف سے آسکتے تھے۔ اور جو وقت پر غزہ لئے گئے وہاں سے آئے تھے حضرت کے تمام قاصد روک لئے گئے لیکن یزید اور ابن زیاد دونوں جانتے تھے کہ اگر سب جمع ہو گئے تو کیا مشکل ہوگی۔ لہذا انکی لے کے فوج جمع کی گئی۔ دوسری صورت یہ کہ (۷۲) تھے تو (۷۲) لیکن ان کی حربی طاقت کیا تھی۔ اس کا اندازہ بھی ہیں بعض واقعات سے مل سکتا ہے۔ خاص کر حضرت مسلم کا دغا کر آپ نے تنہا محمد بن اشعث کے زیر کمان پانچ سو سواروں کو شکست دی اور پھر پانچ سو اور آئے تو ان کو بھی ہزیمت دی یہاں تک کہ فریبے کام لیا گیا۔ لہذا آپ ایک ہزار کے مقابل میں قوی ثابت ہوئے خود ابن زیاد نے محمد بن اشعث کو پیام بھیجا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تنہا سے تیرا بس نہیں چلتا جس وقت تجھے ان سے بھی بڑے شجاع کے مقابل میں بھیجوں گا تو کیا کرے گا۔ عرب کے بہت سے شجاع ایک ایک ہزار کے برابر کی قوت رکھتے تھے۔ لہذا بنی ہاشم اور فاندان رسالت کی شجاعت اور حربی قوت کے مقابل میں اگر تیس چالیس یا ساٹھ ستر ہزار آئے تو کیا قہر ہے۔ خاص کر جب کہ خود صفیہ تابعہ پر فوج مخالف کی رہائی ان کی شجاعتوں کے تذکرے ہیں جو مورخین

کہ چھ لاکھ یا آٹھ لاکھ کی تعداد پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسنے آدمیوں اور گھوڑوں کے لئے رسد اور جامدے کا سامان مشکل تھا۔ اس لحاظ سے اعتراض کرتے ہیں کہ ایک ہفتہ پر اتنی فوج کا جمع ہونا مشکل تھا۔ ہم اس اعتراض کو تسلیم بھی کر لیں تب بھی یہ سوال ہے کہ آیا ملکی ناکہ بندی میں اور سرحدوں کو روکنے کے لئے صرف چند ہزار کافی ہو چکے ہیں یا لہذا ماننا پڑے گا کہ اگر مبالغہ سے قطع نظر کی جائے جب بھی ضرورت کو یہ نظر رکھ کر یقیناً تعداد کئی لاکھ تھی۔ اور یہ میں حصوں پر مشتمل تھی۔

(۱) زیادہ تر وہ حصہ تھا جو سرحدوں کو روکنے کا تھا۔ اور ایک جگہ نہ تھا ہزار رسد اور جامدے کا وقت نہیں تھا۔ (۲) وہ مرتب فوج تھی جو کم از کم تیس ہزار اور زائد سے زائد ساٹھ ستر ہزار تھی جو سامنے مقابل میں تھی۔ (۳) شہر کی آبادی اور اطراف کے قبائل جو کچھ لاکھ کی تعداد میں ہو سکتے ہیں اور جو فوج کو ف سے کربلا تک ساٹھ ستر تیس کی چوڑائی اور اسی حساب سے لمبائی میں غیر مرتب شکل میں پھیلی ہوئی تھی۔ لہذا زائد کثرت کے روایات اس تمام فوج کے شمار کو بتاتے ہیں۔ جو مختلف محاذوں پر تھی۔ اور قوت کی روایات صرف اس فوج کو بتاتے ہیں جو صرف سامنے مقابل میں موجود تھی۔ یہ بھی محض نام بنام اوپر تحریر ہوئی اور کسی طرح ششترائی ہزار سے کم نہ تھی۔ مضمون بالا میں ہم نے صرف تعداد فوج پر روشنی ڈالی ہے۔

بالو کو پیرسہ دو چھ مہینے کی جان کا

قدیم مجلس سالانہ

بتاریخ ۱۶ محرم الحرام ۱۴۰۰ ۱۷ دوشنبہ بدھ نماز معونی

مجلس خزاہ مقرر ہے

جناب اختر زیدی صاحب بیان فرمائیے

امیدوار سر فرازی

آغا محمد تقی علی قیصر

پتہ محلہ حبیبیہ قرقم غواب غایت جنگ بہادر ہندیہ علیہ السلام

دربار حسینی میں کاتم

غزوہ محرم سے لیکر دس محرم تک دربار حسینی واقع دیوبند ہی نواب باقر نواز جنگ روم میں مخالفان اتحاد ایرانیان دکن جی نس عزائے حسین برپا تھے۔ حسن و اکبر و زہرا شہم میں صاحب اور نو وارد ذکر آقا یسید علی بمان حسین نسب یزدی آقا یسید علی والدین شریعت جعفری شوستری اور حجتہ الاسلام آقا یسید محمد منتظری یزدی نے فضل مولیٰ الکلین ابو الحسن و مسائل شریعہ اور معائب سید الشہداء علیہ التیمۃ و الشانیان فرمائے۔

یوم عاشورایرانوں کے مصروفیات

دسویں محرم الحرام کو ایمانیان حیدر آباد و سکندریہ امام مظلوم کے سوگ میں اپنے کاروبار بند رکھے عاشور کے دن اتحاد ایرانیان نے دربار حسینی میں بلا تفریق مذہب ملت ہزاروں غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کو کھانا کھلا کر پارک گاہ خیمکین مذہبوں و عقیدت پیش کی یہ نذر ایرانی حضرت سالہال سے بجا لارہے ہیں۔ ان کا یہ عمل صحیح معنوں میں امام ہمام کی عزاداری ہے۔ جو مقبول بارگاہ اہدیت ہے حیدر آباد کے اہل ثروت حضرات بھی اگر اسی طرح حسین کے نام پر غریبوں کو کھانا کھلائیں تو موجب فیروہرکت اور ثواب دارین ہے۔

انجمن اتحاد ایرانیان کا یہ عمل یقیناً بارگاہ خداوندی میں مقبول ہے انجمن کی جانب سے کھانا کھلانے کے علاوہ ایرانوں نے اپنے اپنے مقام کاروبار پر حسین مظلوم کے شش ماہہ فرزند علی اصغر کے نام پر دودھ کی سسلیں قائم کیں اور ان کا کمر اندھوٹل نے علیہ الرحمۃ حسین ابو الفضل العباس کے نام پر کمر بندوں تک عابدروٹیں بلا تفریق مذہب و ملت لوگوں کو کھانا کھلایا اور ثواب دارین حاصل کیا۔

انجمن اتحاد ایرانیان نے علیہ الرحمۃ میں سسلیں قائم کی جہاں غزوہ محرم سے ار محرم تک ہزاروں پیاسے سیراب ہو کر حسین کی پیاس کو یاد کرتے رہے۔

مجلس شام غریب!

ار محرم کورات میں مجلس شام غریبان آقا یسید علی آقا کاشانی کے مکان سلطان منزل گل باغ ہنومان شکاری میں برپا ہوئی۔ آقا یسید علی ہجتہ آقا یسید علی بمان حسین نسب یزدی، آقا یسید علی والدین شریعت جعفری شوستری اور آقا یسید محمد منتظری اور قطیب اہلبیت مولوی سید محمد اصغر صاحب لکھنؤ نے معائب سید الشہداء علیہ التیمۃ و الشانیان بیان فرمائے۔ ختم بیان پر مافریق مجلس میں تفریق تقسیم کیا گیا۔ بانی مجلس کے علوم دلی اور حسنینت کی وجہ سے مجلس مقبول ہوئی۔

اللہ لا اہل حق کا ترجمان اور صاحب ذوق کا اخبار ہے



مرغین سالین • دم کا مرغ
• اوولین کا حلوہ • طرح طرح
• کسی مشہور سبب • نذریہ بایہ کاشان
• لکھن کا گوشت • چھ قسم کی آٹکیم
• تازہ اور اصلی مشروب کا شاندار مرکز
یوسفیہ ہوٹل اینڈ کولڈرنک ہاؤس
بس اسٹانڈ فضل گنج
حیدر آباد



زترین اقوال
خدا ہمیں پرستشہا کرے گا نفل و کرم ہے (سکھائی آگاہ)

خدا جلا کوئے سامراجی حکومت کا کہ برکتوں
کو بھی وہ اپنے ساتھ لے گئی۔

اچھی باتیں

شرافت کے ساتھ حکومت اور حکومت کے ساتھ شرافت کا
کوئی ضروری نہیں۔

خود غرضی سے بدینتی اور بدینتی سے بد امنی پیدا ہوتی ہے
منظاہر ولی شدت اور کثرت ہو کر بازون کا فن ہے

یاد رکھو!

دولت کے ساتھ انکساری دیانت کے ساتھ خدمتگداری
دوستوں کے ساتھ وفا خاری دشمنوں کے ساتھ رواداری

سرفرازی

آقای شیخ ملا الدین شریعتی میفرمائی کہ سترہ جو گزشتہ
بیتہ حیدر آباد آئے ہیں اور جو تا دم تحریر ہذا مدینہ ہوئی ہیں
آقای حسین شاہ لکے ہیں کہ لوگ عاشورہ میر کا حق آگاہ نے
پڑی دیوٹی میں شرکت مجلس عزائم کی عزت بخشی آقا کی موصوف
نے کلام فصاحت اتمام سنا خانہ زادان سرکار کا ماتم دیکھا۔
عاشورہ خاندہ حسین میں ملہائے مبارک اور ضریح مبارک کی زیارت
کی۔ جب آپ سے تاثرات مجلس میں نے دریافت کیا تو آپ
نے بتایا کہ آپ نے سرکار حق آگاہ کے تعلق سے ایمان میں جو کچھ
میں سنا کرتا تھا اس سے کہیں زیادہ ان کو وارفتہ مولانا یا
اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے سرکار حق آگاہ عاشق حسین میں
خدا آپ کے سرکار حق آگاہ کو درگاہ سلامت رکھنے کی اہمیت
ایں "عزادار" اور ایں "مولائی" میری آنکھیں مجھ کو نظر
آئی ہیں۔

پیش کر میں نے کہا

این دالہ جمال حق و صادق الولا

این عاشق محمد و آل محمد است

خدا بھلا کرے

از سیدہ طاہرہ بیگم

بچو! تم جانتے ہو کہ جس زمانہ میں ہمارے
وطن مالوٹ ہندوستان بنیت لٹن میں سامراجی حکومت
تھی اس دور میں دور حاضرہ کی نسبت ہر چیز سستی
اور آسانی کے ساتھ فراہم ہو جاتی تھی اور سکھ
چین اور عزت سے زندگی بسر ہوتی تھی باوجودیکہ سامراجی
حکومت میں اتنے بیماری بھر کم ٹیکس ہم پر عائد نہ تھے
جنایت چھینی سے انتظار ہو رہا تھا کہ کب سامراجی
حکومت ختم ہو اور سوراخ آئے تاکہ آرام کی
زندگی نصیب ہو۔ خدا خدا کہ کے وہ دن آیا سامراجی
حکومت ختم ہوئی مگر نتیجہ بالکل برعکس برآمد ہوا ہے
خواہ تھا جو کچھ دیکھا جو سنا افسانہ تھا
اب تو لوہیت باجیا رسید کہ ہر چیز صورت ظاہر میں غما
ہر چیز کے لئے ترسنا پڑ رہا ہے جس اللہ کے بندہ کو
دیکھو ہی کہتا ہے اس زمانہ سے تو زمانہ سابق ہی اچھا
تھا۔ کہتے کو تو آج ایک ادنیٰ چیز اس سے لے کر
عاشق منکر تک سب ہی عوام کا دم بھرتے ہیں۔ بھائی
یہاں کی کابیرہ چار کرتے ہیں مگر دیکھا جا رہا ہے کہ
جنی ٹیکس اور جمعیتیں ہیں وہ زیادہ تر بے وسلوں
کے لئے ہیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ
حاکمان وقت کے خوبیش و اقارب اور دوست
اجاب دھڑلے سے مرغن اور شہین نوش جان کر رہے
ہیں اور دھڑلے والے ہر مالی میں مر رہے ہیں لیکن
معیت یہاں پہلے ہیں

علم مبارک بی بی

الادہ بی بی سے دوسرے علموں اور مجلس کے ساتھ علم مبارک بی بی گمان شیخ فیض دروازہ یا قوت پورہ، اعتبار چوک کوٹہ عابجاہ کے دروازہ کے سامنے ہے چوک میدان خان صراط گلزار حوض، پختہ شاہ ولایت، قدم رسول مبارک، بلو خانہ، مہمہام الملک میر چوک، منڈی میر عالم، زہرا گلزار، بھالک، حویلی قدیم۔ الادہ سرطون مبارک، داماشعار، عرفان زہرا جام باغ ہوتا ہوا بیرون دروازہ، چادر گھاٹ، بیٹی سونگہ کے ہاتھی پر سبز چول ڈالتی تھی۔ بیوں کو وہ حصہ جو ہاتھی کے پیشانی پر پڑتا ہے اسپرکار چوبیس "نعت ثانی" لکھ لیا تھا۔ مہاروت اور مجاورین الادہ بی بی سیاہ بال میں بیویں تھیں۔ جب علم مبارک حویلی قدیم پہنچا سرکار حق آگاہ نے سچے علوم و انماک کے ساتھ علم مبارک کا استقبال کر کے نذر حویلی کی سعادت حاصل فرمائی۔ حویلی قدیم میں مجلس عزرا پر بائیں کونہ توجہ و ماتم ہوا بعد مجلس و ماتم علم مبارک حویلی قدیم سے برآمد ہوئے سرکار حق آگاہ کی سواری بزم فخر لنگ کوٹھی مبارک حویلی قدیم سے برآمد ہوئی۔ ہاتھ اندازہ کہ جن علم مبارک کے پیچھے روانہ ہوئے۔ شریعتی لکھا سب نے مجلس بلدیہ کی عمارت پر علم مبارک بی بی کی نیابت کی اور نذر گزارنے کی عزت حاصل کی موضوع نے کربلا کے جہاد اعظم علی المرتضیٰ جوئے کی کتب نیا نشہ کی اور نذر گزارائی جن عزرا خانہ زہرا میں سرکار حق آگاہ نے دوبارہ علم مبارک بی بی کے زیارت کی سعادت لکھ لکھائی علم مبارک کے ساتھ ساتھ ہزار ماہومین اور خیدہ آگاہ کے قریب قریب تمام ماتمی دستے سرو پا برہنہ سیاہ لباس میں طبوس سر پر فاک ڈالے ماتم کر رہے تھے۔ عکروہ جعفری، انجن گروہان ماتمی مشرک و قدیم، عکروہ جعفری، عکروہ ابوالفضل، اہلش گروہ سینیہ زنان جعفری، انجن گروہ واندہ شہید گروہ، بیعتی گروہ باقری، عکروہ رضوی، عکروہ عزرا خانہ، قیسی کے علاوہ ایرانیان مقیم حیدر آباد و سکندر آباد کی گروہ ماتمی بھی علم مبارک بی بی کے پیچھے مہر و فی سینیہ زنی تھے۔ ایک حدود اندازہ کے مطابق اس سال تقریباً ۱۰ لاکھ افراد نے علم مبارک بی بی کی زیارت کی۔ سرکار حق آگاہ کے پرائیویٹ اسٹیشن کاٹھ (اشغالی اور مذہبی علم مبارک بی بی کے انتظام میں معروف ضلع۔

ہمارے سرکار

ہمارے سرکار (المحضرت حضور نظام) حق پرست ہیں کسی لمحہ ہم ان کو سرکار حق آگاہ کہتے ہیں۔ سرکار حق بات کو پسند فرماتے ہیں۔ حق تعالیٰ کے طرفداروں کو دوست رکھتے ہیں۔ تین روز کے بھوکے پیاسے محمد کے خواہے کے دار و شیدائی ہیں۔ سپرکار کا اسپرکار ہے کہ حسین حق کے ساتھ ہیں۔ اور حق حسین کے ساتھ ہے (سید مہمہام شیرازی)

ایک اور جلیل القدر عالم کی آمد

حیدر آباد۔ یوم عاشور آج یزد (ایران) کے ایک عالم متبحر عہدہ الوافین آقا شیخ محمد شہری ذریعہ طیارہ وارد حیدر آباد ہوئے۔ ایرانیان مقیم حیدر آباد و سکندر آباد کی ایک جماعت نے طیارہ گاہ پہنچنے پر اپنے عالم و واعظ اور ذاکر سید الشہداء علیہ العتہ والثناء کا استقبال کیا۔ عہدہ الوافین حیدر آباد پہنچتے ہی سب سے پہلے ادارہ شیرازی عزاداران امام مظلوم کو مخاطب فرمایا۔ آقا شیخ عہدہ الوافین مدینہ ہوئی میں آقا شیخ حسین صابو کے یہاں ہیں ہر روز رات میں دربار جہانی میں وعظ فرما رہے ہیں آپ کے وعظ میں ایک قسم کی کشش ہے، ایرانیان مقیم حیدر آباد و سکندر آباد کے علاوہ حیدر آباد کے مومنین بھی شریک مجلس رہتے ہیں۔ مولوی سید عباس حسین صاحب قید بھی باندی کے ساتھ شرکت فرما رہے ہیں آپ کے وعظ سننے سے غلغلی نہ جیتے ہیں۔

اظہار تشکر

مرحوم الحام کو سرکار حق آگاہ نے مدبر شیراز کو مجلس کے تبرک سے سرزاد فرمایا۔ اظہار تشکر کے لئے اظہار نہیں ہیں پھر عالی سے میرے سرکار نے مجلس کا تبرک بھیجا کیونکہ جو باعث نازش یہ عطا میرے لئے

طبی تاریخ میں اہم ترین سنگ میل بچوں کے فالج کے لئے امریکی ڈاکٹر ساکھانیک

۱۲ اپریل کا دن طب کی حالیہ تاریخ میں ایک اہم ترین سنگ میل کے طور پر یادگار رہے گا۔ پارچ برس پہلے ۱۹۵۵ء کے اسی دن کو سائنسدانوں نے بچوں کے فالج کے لئے ساکھانیک کے استعمال کی منظوری دی تھی۔ اس روز ان ایور (محلی غنہ) میں سرکردہ سائنسدانوں کی میٹنگ میں اس ٹیکے کے متعلق فیصلہ کن تجویزوں کے کامیاب نتیجے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جو امریکہ کے حیاتیاتی کمیونٹی ڈاکٹر جونز ساکھانیک نے تیار کیا تھا۔ اس وقت تک بچوں کا فالج ایک ایسا خوفناک اور بے کس کر دینے والا مرض تھا جس پر طب قابو پانے میں ناکام رہی تھی۔ ڈاکٹر ساکھانیک ۱۹۵۹ء میں فالج کے مفلوج اپنی تحقیق شروع کر دی تھی اس مقدمہ کے لئے بچوں کے فالج کے متعلق نیشنل فاؤنڈیشن فنڈ میا کئے تھے۔ اس وقت وہ پٹسبرگ یونیورسٹی کے اسکول آف میڈیسن میں پروفیسر اور یونیورسٹی کی وائس ریسرچ لیبارٹری کے ڈائریکٹر تھے۔ ساکھانیک نے بچوں کے فالج کے درجہ بندی کے متعلق تحقیق کی اور اس کے بعد ٹیکے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اس ٹیکے کی تیاری میں انہوں نے برسوں کے تحقیق و مطالعہ سے حاصل ہونے والی معلومات سے کام لیا اور دوسرے سائنسدانوں نے فالج کے وائرسس کے متعلق جو اہم دریافتیں کی تھیں ان سے بھی استفادہ کیا۔ جب ان کا کام آگے کو بڑھا تو انہوں نے ۱۹۵۵ء میں نیشنل فاؤنڈیشن کو لکھا ”میرا خیال ہے کہ فالج، بیماری سے مفلوجا رہنے کے لئے تجربے شروع کئے جائیں اور اس سے بچ بڑی بات یہ ہے کہ ان تجویزوں کو انسانوں پر شروع کرنے کا وقت آچکا ہے“

انہیں اپنے ٹیکے کے لئے دو قسم کے وائرسوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ ایسے کمزور قسم کے وائرس جو بیماری پیدا کرنے کے ناقابل تھے اور اس لئے ”زائد“ وائرس کا ٹیکہ تیار کرنے کے لئے سوزوں تھے۔ دو ٹیم غیر

سرگرم وائرس یعنی ایسے وائرس جنہیں کمیونٹی یا طبی علما سے بیماری (فالج) پیدا کرنے کے ناقابل بنایا جاتا ہو۔ کسی بھی صورت میں وائرس جسم انسانی میں داخل ہو کر ایسا مادہ پیدا کرتے ہیں جس سے فالج سے بچاؤ ممکن ہے۔ ساکھانیک نے تیمیائی عمل سے وائرسوں کو غیر سرگرم بنانے کا طریقہ منتخب کیا۔ اپنے فارمولے کی تیاری کے سلسلے میں ساکھانیک نے ہزاروں تجربے کئے۔ پہلے جانوروں پر۔ اس کے بعد ۹ ہزار سے زیادہ انسانوں پر جن میں وہ خود ان کی بیوی اور تینوں بیٹے بھی شامل تھے۔ ان تجربوں میں اور بیمار بڑی کی آزمائشوں میں یہ ٹیکہ کارگر ثابت ہوا۔ لیکن یہ جاننے کے لئے کہ یہ کس مدد تک موثر ہے اس کا بڑے پیمانے پر تجربہ کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء کے موسم بہار میں ملک بھر میں ۴۰۰۰۰ م بچوں کو ٹیکے لگائے گئے۔ ان کے متعلق ریکارڈ سمجھنا کر دیا گیا۔ آنے والے مہینوں میں مزید ۴۰۰۰۰ بچوں پر ٹیکے لگائے گئے۔ اس کے بعد ان ایور میں مٹی ٹی یونیورسٹی میں تمام ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا۔ ۱۲ اپریل ۱۹۵۵ء کو ان ایور میں امریکہ کے ہیڈ سے سرکردہ سائنسدانوں کی میٹنگ ہوئی جس میں ان تجویزوں کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ ساکھانیک ایک قسم کے وائرس سے پیدا ہونے والے فالج کے خلاف ۶۰ سے ۷۰ فی صد تک اور دو تین قسم کے وائرسوں سے پیدا ہونے والے فالج کے خلاف ۸۰ سے ۹۰ فیصد تک موثر و غلطی قرار دیا گیا۔ ساکھانیک کو اس لئے تاریخی اہمیت حاصل ہو گئی ہے کہ سائنس نے اس بیماری پر قابو پانے کے لئے برسوں سے جو کوششیں کر رہی تھیں وہ اس ٹیکے کی دریافت کے ساتھ کامیاب ہو گئی ہیں۔ ان کی کوششوں کی سرانجام دہی کے بعد آئندہ ہونے والے کوششوں کے لئے بیماری کی تیاری انسانی پیچیدگی میں ایک تاریخی نقطہ ہے۔ بہت سے دوسرے مفلوجانوں کی طرف سے بھی ڈاکٹر موصوف کی عزت افزائی کی گئی ہے۔ ۳۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو امریکی کانگریس نے ایک بل پاس کر کے انہیں ایک خصوصی لٹل ٹیٹل سے سرفراز کیا۔ ۱۲ اپریل ۱۹۵۵ء کی میٹنگ کے بعد امریکہ نے تمام ملکوں کو ساکھانیک کا فارمولا بتایا اور اس ٹیکے کی تیاری میں انہیں امداد کی پیشکش کی۔ ایک بار جب ان ملکوں کی تیاری بڑھ گئی تھی تو امریکہ کی دوا ساز کمپنیوں نے بھاری رقمیں انہیں ان ملکوں کی طبیعت شروع کر دیا تھا جنہوں نے ان کی درخواست کی تھی۔

نہج کی جہور طرز زندگی

قانون کے تحت آزادی

از قلم: لاڈ برکٹ!

(سابقہ وسمت از قانون دان)

امریکی صدر ابراہام لنکن نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ جمہوری حکومت ایک ایسی حکومت ہے جس کی بات دور عوام کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اور جو عوام ہی کی فلاح و مہود کے لیے کام کرتی ہے برطانوی باشندوں کے نزدیک جمہوری حکومت ہی بہترین حکومت ہے اور ان کی طرز زندگی اسی نظریہ سے ہے۔ ایک وقت تھا جب برطانیہ میں فلاحی اسٹیٹ کے تصور کو بہت زیادہ نکتہ چینی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ کیونکہ لوگوں کو اس بات کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ اسٹیٹ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ان کی آزادی کو نقصان پہنچائیں گی۔ جب اسٹیٹ مہد سے نیکر ملے تک اپنے شہریوں کی دیکھ بھال کرتی ہو تو قوانین میں کچھ اضافہ ہونا نہ صرف ناگزیر ہے بلکہ یہ ایک پسندیدہ بات بھی ہے۔ لیکن جمہوری حکومت اور شہریوں کی آزادی کے بنیادی تصورات برطانوی زندگی کے ساتھ اس طرح وابستہ ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے الگ نہیں

کیا جاسکتا۔ یگنا کارٹا (منشور آزادی) پر ۱۳ ویں صدی میں دستخط ہوئے تھے۔ اس وقت سے لیکر اب تک برطانیہ میں یہ دکھانا کہ کوشش ہوتی رہی ہے کہ فرد کی آزادی اور سماج کے حقوق کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی اور توازن پیدا کیا جائے۔ انسان سماج سے الگ نہیں رہ سکتا۔ وہ کہیں رہ کر ہی سرور اور مفید زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ بعض قوانین بنائے جائیں اور سماج میں ان کا عمل کرکھا جائے۔ برطانوی شہریوں کو آزادی تقریر حاصل ہے وہ کلمہ لکھا اور بلا خوف و خطر حکومت پر نکتہ چینی کر سکتے ہیں۔ البتہ ان کو بعض قوانین کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ جن کا اطلاق سب پر ہوتا ہے۔ برطانوی اخبارات ایڈیٹور اور ایڈیٹریں آزاد ہیں۔ ان پر کسی قسم کی سانسز عائد نہیں کی گئی۔ لیکن ان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی اس آزادی کو غلط طور سے استعمال کریں۔ برطانیہ کے کسی شہری کو عدالتی فیصلہ کے بغیر قید نہیں کیا جاسکتا۔ اسے بغیر کسی معقول وجہ کے گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ مقدمہ کے دوران اس کو کسی قسم کے تشدد کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا۔ ملک کی جو ڈیشری بالکل آزاد ہے۔ ایئر لائنیں اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اور نئے لوگوں کے حقوق اور آزادیوں کے تحفظ اور ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ کو آزاد ادا
آزاد انتخابات طریقہ سے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ رائے عامہ کے اظہار کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ برطانوی سول سروس نہایت تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔ حکومت کی تبدیلی اس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ سول ملازمین غیر جانبدار

کیفے سعدی

سعدی پراوٹرین اسٹور

آسام اور دارجلنگ کے باغیچے راست منگوا کر ماہر فن سے تیار کی ہوئی چائے صرف

کیفے سعدی اینڈ پراوٹرین اسٹور

نام پٹی مارکٹ حیدر آباد میں مل سکتی ہے اور ہمارے پراوٹرین اسٹور سے آجی ضروریات کی ہر شے بازار سے ارزان خرید فرمائیے۔ فون نمبر ۶۰-۳۳



برطانیہ میں ٹیکنالوجی کے ڈپلوما کی مقبولیت

برطانیہ میں ٹیکنالوجی کا ڈپلوما جو پہلی بار اس میں ڈپلوما کو ۵۸ء میں دیا گیا تھا بہت مقبول ہو رہا ہے ڈپلوما دینے والی نیشنل کونسل نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ گذشتہ سال ماہ مارچ میں اس ڈپلوما کے لئے ۱۱۷ طلباء داخلہ لیا تھا۔ اب پہلے سال میں ۱۵۵۸ امیدوار داخلہ ہوئے ہیں جن میں ۸۰۰ نوجوان بھی شامل ہیں۔ اس وقت کل طلباء کی تعداد ۱۰۰۰۰ ہے۔ اس ڈپلوما کے لئے ۲۳ کالجوں میں ۹۵ کورس منظور کئے گئے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے ڈپلوما کی اہمیت گہرے پیمانے پر آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ رجسٹرڈ طلباء کی اکثریت ایسے طلباء پر مشتمل ہے جو کچھ عرصہ کسی کارخانے میں پڑھتے ہیں اور پھر عرصہ کسی کارخانہ میں کام کرتے ہیں۔

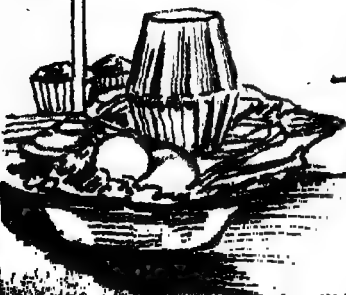
ویلز میں ہندوستانی دستکاروں کی نمائندگی

جنوبی ویلز کے ساحل پر واقع پورٹ کال کے مقام پر ہندوستانی دستکاروں کی ایک نمائش جس کا انتظام ہندوستانی طلباء اور دیگر ہندوستانی باشندوں نے کیا تھا۔ ابھی ابھی ختم ہوئی ہے۔ نمائش گاہوں نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ نمائش میں کشید کاری اور سلائی کوڑھائی کا کام اور ہندوستانی کاریگری کے کئی دیگر نمونے پیش کئے گئے تھے ہر روز دو ہزار سے بعد ہندوستانی فن کاروں کی ایک

کے ساتھ ہر حکومت کی خدمت بجالاتے ہیں۔ اور بڑی سرگرمی اور مددگی سے نظم و نسق کا کام انجام دیتے ہیں۔ اگر ان کے بارے میں کوئی سوال اٹھتا ہے تو اس کے لئے وزیر اور کپالی منسٹر کے روبرو جواب دینا پڑتا ہے۔ برطانیہ کی پولیس جو پارٹ ادا کرتی ہے وہ جمہوری حکومت کی بہترین مثال ہے جب سربراہ رٹیل نے پہلی بار باقاعدہ طور پر پولیس فورس قائم کی تو رائے عامہ اس اقدام کے سخت خلاف تھی۔ کیونکہ لوگوں کو یہ ڈر تھا (جو کہ بعد میں غلط ثابت ہوا) کہ پولیس مشہدوں کی آزادی میں ناواقف اور بد اخلاقت کریجی۔ برطانیہ اب تک نہ تو پولیس اسٹیٹ بنا سکا ہے اور نہ کبھی بنے گا۔ پولیس کو ضرورت سے زیادہ اختیارات نہیں دیئے گئے ہیں۔ اسے صرف اتنے اختیارات حاصل ہیں جن سے وہ امن و امان قائم کر سکتی ہے اور مشہدوں کے حقوق کی حفاظت کے قابل ہو سکتی ہے۔ برطانیہ میں پولیس آج عوام کی دوست اور خدمت گزار اور قانون کے خلاف درزی کرنے والوں کی دشمن ہے۔ مختصر یہ کہ برطانیہ جمہوری طرز زندگی میں یقین رکھتا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ عوام کے لئے یہی بہترین ذریعہ ہے۔

جماعت ٹوک، ناچ اور موسیقی کا ایک پروگرام پیش کرتی تھی۔ نمائش جسے تقریباً ۱۰۰۰۰ لوگوں نے دیکھا تھا تین روز تک جاری رہی۔

لہاس میں اسٹینڈرڈ دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیکھے



جواب گلشن کشمیر ہے یہ کیفے پارک باغ کی تصویر یہ کیفے پارک

چوراپال چادر گھاٹ سسرک اعظم جاجی فون نمبر (۸۷۸)

لذیذ کھانوں، مغز مشروب، اور ذائقہ دار پائے کے لئے آئیے اور اپنے دوست
امباب کو کلو اور اشرافیہ کی دعوت دیجئے۔ (عبدالوہاب ایسٹ)



نارنگی — مجذوب حیدر آبادی

یہ عنوان حضرت مجذوب حیدر آبادی کی ملکیت سے ان کے روحانی کائنات کے متعلق ہم کوئی رائے ہی نہ رکھیں جرات نہیں کر سکتے تاہم جہاں یہ خود روحانی نشریات سے نامور تھا اسے روحانیات فرضی ہوا کرتے ہیں مگر ان کے عقائد و عقول ہوتا ہے تو کسی اسم خاص کا قیاس نہ فرمایا جائے (ایڈیٹر)

ایک روز نوری میٹر یہ ہم روحانی نشریات سے بولی رہے ہیں ابھی آپ ”آٹا دال“ کا بھروسہ رہتے تھے اب بدلی انتخابات میں ہارے ہوئے ایک امیدوار صاحب اپنے دل کا بوجھ بھٹکا کر میں گئے۔ بیچے اپنے ”ناشر اب غم و الم“ سنا کر آپ بھی مسخ خراشی کر رہے تھے

شری ہارے ہوئے امیدوار نے
”لاں ہاں! آئیے اصرار! میکرو فون کے قریب ابھی انتخابات کی شکست نے تو آپ کے رہے سبھ اوسان بھی خفا کر دیئے! آپ پاؤں نہیں رکھ رہے ہیں اور پھر رہا ہے کہیں!

یا تعجب! ہاں ہاں! سبھل کر ذرا تیز زوکی ڈنڈی بچا ہے ہوتے! کہیں ایسا نہ ہو کہ تیز زوکی ڈوریوں میں آپ الجھ کر گر پڑیں! ڈنڈی آپ کے چھو جائے! اور ڈنڈی کے چھو جانے سے آپ کا ”ہارٹ ٹیل“ ہو جائے اور آپ کو ”دوکرہ مائن“ کا ویکٹن دینے کے لئے حیدر آباد کے مشہور معروف باہر علاج قلعہ ڈاکٹر عبدالحق کو طلب کرنا پڑے یا کاروبار صاحب بلکہ نشریات لائیں، پولیس پنچا مر کی لوٹ آ جائے جسے نتیجہ میں ہیں روحانی نشریات کا یہ دوکرہ ملتی کر دینا پڑے۔ ارے ارے! آخر آپ کھو کر کھا کر گر ہی پڑے! اٹھو! اٹھو! افسوس! بدی انتخابات میں کھڑے کھڑے آپچے پیروں پر درم آگیا ہے، نہیں نہیں! اب آپ کھڑے ہو کر کیا خاک تقریریں کریں گے بہتر یہ ہے! بیٹھے بیٹھے ہی ایسا دکھڑا سناں، میں میکرو فون کو بیچے کئے دتا ہوں!“

سامعین! اعفایہ فرمائیے۔ شری ہارے ہوئے امیدوار صاحب کو ذرا غش لگنا تھا اور وہ بڑھ کر ایک میڈیا کے آگے آؤں گے مگر غش گھٹے نہ گئے! اسلئے ہر دو کام کے براڈ کاسٹ کرنے میں (۵) منٹ کی تاخیر ہوئی۔ لیکن اب شری ہارے ہوئے امیدوار صاحب میکرو فون کے آگے آ گئے۔

”ہاں ہاں! آؤ آؤ انھوں“
سامعین! بات یہ ہے کہ گذشتہ ایک مہینے سے دن رات انتخاباتی جلسوں میں تقریر کرتے کرتے، کنوینسروں اور درکروں کو ہدایات دیتے دیتے میرا گلا بھٹ گیا ہے اور ذرا تیز کر زکام بھی ہو گیا ہے، انتخابات میں ہار جانے

روغن ناریل پر یونانی ادویات سے تیار شدہ!

ایلیس ابراہمی آیل



• بالوں کو بڑھاتا ہے • بالوں کو چمکاتا ہے • بالوں کو سنوارتا ہے
• بالوں کو سیاہ رکھتا ہے • درد سر کو فوری نیک کرتا ہے • دلغ کو تیز تازہ رکھتا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

اسٹاکسٹ: مدینہ ہوسٹل پھرتی۔ حیدر آباد (۲)

کی وجہ سے ذرا بخار بھی آگیا۔ سر میں درد اور اعضا شکنی بھی ہے۔ انتخابات کے نتائج سنائے جانے کے بعد اب کچھ برابر دوشلی بھی ہو رہی ہے۔ انتخاباتی جلسوں میں رات گئے تک جاگنے کی وجہ سے قبض بھی ہو گیا ہے اور روحانی لشکر گاہ کے اناؤں پر علامہ مجدد و جد آبادی کا بیان ہے کہ میرے پاؤں پر درم بھی آگیا ہے۔ اسی نامازی فراج کی وجہ میں ذرا خف آواز میں آپ کو مخاطب کر رہا ہوں ورنہ آپ بخوبی واقف ہیں کہ میں ہمیشہ گرجا دار آوازیں تحریر کیا کرتا ہوں اور میری آواز لاؤڈ اسپیکر کے بغیر ہی میلوں تک سنائی دیتی تھی!!

دو آف آہر، ہوں ہوں کھس کھس آرخ

ہاں تو سامعین! آدم بر سر مطلب! آپ نے میاں محمد دم کون میاں محمد دم ہی جو دیتے ہیں ادھر ٹوٹ کر دیتے ہیں ادھر دوٹ سے بھر کر جڑ میں ڈال کر بھر ریل میں ملنے والے عظیم اکایہ خیر و ضرر سنا ہو گا کہ گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں وہ لعل لیا گئے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

اس شعر کے علاوہ آپ نے میر کا، کون میر؟ دی ہے ہم ہوئے تم ہوئے کہ تیر ہوئے

ان ہی زلفوں کے سب اسیر تھے

والے میر کا یہ شعر بھی ضرور سنا ہو گا کہ

شکست و فتح مفرد ہیں ہے دلے اے میر

مقابلہ تو دلی ناقواں نے تو ب کیا

لینے مطلب یہ ہے۔ صاف کچھ مطلب یہ ہے کہ بدی

انتخابات کے میدان جنگ میں مجھ پر سورما، ماؤنٹ ہنسوار ہی گریہ سکتا ہے وہ بچے جو ابھی رنگ رہا ہے وہ کس طرح گرسکتا ہے! اور کامیابی یا ناکامی کا تعلق قسمت سے ہے اور قسمت کا تعلق ستاروں سے ہے جو ہمیشہ گود میں گرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر و سیکرٹری نے دعائیہ شرح پر میرا ہاتھ دیکھ کر بتایا تھا کہ میرا ستارہ سرطان یعنی کھیلکا ہے۔ دو برج میزان میں جا رہا ہے اس لئے اگر میں انسان ان اتیاری میزان یعنی ترازو و کھول تو میں یقیناً انتخابات میں کامیاب ہوں گا لیکن اب میرے بخوبی صاحب نے نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ستارہ دو نور یعنی بیل کا ستارہ امریکہ کی ایٹمی تجربات کی آواز سے بھڑک کر جا رہا ہے پاؤں سے بھاگتا ہوا سرکال کے سینچے سے پہلے برج میزان میں داخل ہو گیا اور میرا سرطان والا ستارہ راستہ میں رینگتا ہی رہ گیا

پس اے میرے ہمدرد! اے میرے ہم گم گسار اور اے میرے آنسو پونچھ والو! جیسا کہ حضرت میر نے اپنے شعر میں کہا ہے اور جیسا کہ پروفیسر و سیکرٹری نے زانوئے گنج کی تصدیق کی ہے، ستاروں کا گردش ناوجہ سے ہوتا ہے یعنی فتح و شکست سے بدل گئی لیکن اس دلی ناقواں نے لینے میں نے پاؤں پر سوھن آ جانے سے جو بد اپنے حریف کا وڈوٹ کر مقابلہ کیا کر اپنے کھانے کے دانت اور دھماکے کے دانت دونوں ہی کھٹے کر دیئے!! بولو بولو کیوں نہ شایاں ہے نیری جان کو

جو کام ہوا، تجھ سے وہ رستم نہ ہوگا

پس، پلا پیش و پس، ہٹا پیسے گا کہ ستاروں کی گردش



فیضانِ قدیم روئے گوشت محلِ باقی اس کوں حیدر آباد میں آپ اپنے دوست احباب کی شریفانہ لاکر بھی کا تطف اعلیٰ جان آپ کو تازہ خوشنماؤں کے احاطے درجہ کی چٹنے جو آ نام اور میٹھی کے خاص بانغات سے منگوا کر تیار کرانی جانی ہے۔ (اوس آپ کی ضروریات کی ہر چیز ہم سے پتا ویزن اسٹور میں و امی دام چھ دستیاں ہوتی ہے)

نسی سادوں کی نہیں بلکہ آسمانی مستاروں کی گردش اگر نہ ہوتی تو سیرازادہ باب ہونا پڑا اور گویا چار کی طرح یعنی تھا۔ اس لحاظ سے میں اپنا ہار ماننے کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہوں۔ بقول یگانہ چنگیزی سے

چست بھی اپنی ہے، کٹ بھی اپنی ہے
میں کہاں پار ماننے والا !!
اے قلعہ نظر ہر ناکس نے اپنے وہم میں، کو دوٹ دیئے
چونکہ میرے ہجند بہت ہی کم تھے اسلئے مجھے حریف کے مقابلہ
میں کم دوٹ ملے۔ ہائے! ہندوستان کے الہامی شاعر مرزا غالب
نے کیا لعلیاتی بات کہی ہے۔

ہر انچہ درنگی، تجر بہ جنس باہل نیست
نچار بیگی من، شرا ذلت لیبی ست
بھائیو! میں ایک اور منطقی استدلال پیش کرتا ہوں۔ یعنی
سچ پوچھا جائے تو شکست مجھے نہیں ہونی بلکہ دوٹ دینے
والوں کی دو قوت امتیاز "اور قوت فہم" کو شکست ہونی
ہے۔ کیونکہ وہ قوت و زشت میں تمیز نہ کر سکے، اپنے
لئے خوب تر نمائندہ کو یعنی مجھ وہ فیض کو منتخب نہ کر سکے
غالب! غالب! خدا ایتری قبر کو نورانی کرے کتنی گہری بات
کہی ہے تو نے۔

غالب سوختہ جان را، یہ چہ گفتار آری
در دیارے کہ نہ انداز، تکیڑی نہ قہقہہ
جس دیار میں، جس حلقہ میں، نظری اور قہقہہ میں تمیز نہ ہو، جہاں
اچھے اور برے کی پہچان نہ ہو وہاں مجھ جیسا سوختہ جان کس
طرح منتخب ہو سکتا ہے!!

بھائیو! خیر، مجھ تو ازاد کو لکھنا کچھ چھوڑ دیئے۔ غالب شیر بر صبا
کو لکھے۔ جو بلی ہل کے نہیں! شیر بر یعنی جنگل کا خود مختار شہنشاہ
میں ایک دھاڑ کے آگے ہزاروں بلی دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں
دیکھا آپ نے وہ بھی بیوں کے آگے منتخب نہ ہو سکتا وقت تیری
دوڑوں کی بھاد شیر کو چھوڑ کر ڈر لوک بیل کو منتخب کر لیا!!
بھائیو! آپ نے سنا ہوگا کہ ان انتخابات میں دو تین
ترقی پسند (ترقی یافتہ نہیں) شاعر بھی کھڑے ہوئے تھے۔ ان
شاعروں کے بارے میں میرا اپنا نظریہ ہے کہ یہ شاعر جس طرح
شعری تخلیقات کی آریج پر جانی بلاؤ بکاتے ہیں اسی طرح انہوں
نے انتخابات کے تعلق سے بھی خیالی پر یا خیال و دم دینے کی شاعرانہ
کوشش کی۔ ان شاعروں نے بونگ بونگ کو شاعر ہاں بھجھ
لیا کہ ادھر جہوم کر مطلع پڑھا اور ادھر واد واد، مکرار واد
کے ساتھ دو ٹوں کی بارش بھی شروع ہو گئی۔ بہر حال اب
ان ترقی پسند شاعروں کو اپنی فہمت معلوم ہو گئی ہوگی! اور
ساتھ ہی "سمن نمنی دو ویران" بھی! اور اگر بلی کی فہمت
سے جینکا ٹوٹ جاتا یعنی یہ ہمارے شعرائے کرام منتخب ہو جاتے
تو آپ دیکھتے کہ بلدیہ کے اجلاسوں میں جہاں دوسرے اراکین اپنے
اپنے حلقہ ہائے انتخاب کی کتاب سے تحریکات اور تجاویز پیش
کرتے، وہاں یہ ترقی پسند شاعر اجلاس کے ایک کونہ میں
وہ حالت موڈ میں بیٹھے ہوئے یہ دھڑکنگیا کرتے۔
ہم اگر سنے نہ ہیں، جہوم کے اٹھنے نہ گھا

بھائیو! جب شیروں کا شہر دل کا نہیں! اور شاعروں کا یہ
خیر ہوا تو میرا بیوں کے مقابلہ میں شکست یا جانا کچھ زیادہ
نقص خیر نہیں۔ بالخصوص اس صورت میں کہ دو ٹوں میں چارویں



اگر خواہی غذا ہائی مرتن کج بیا در منڈ کفے بہر فورون
نور و نوش کی بہترین اشیاء اور اعلیٰ ابرائیہ عرفان کی بریائی کے لئے تشریف لائے
روبر و منڈ لمیونڈ سیف آباد حیدر آباد فون نمبر (۳۱۵)

ہیں۔ ابھی آپ ایک بار ہوئے امیدوار صاحب کا دکھرا سن رہے تھے۔ اب ہماری شریات کا وقت ختم ہو چکا ہے ہیں آئندہ ہفتہ تک کے لئے اجازت دیجئے۔

ایک مومنہ کی وفات

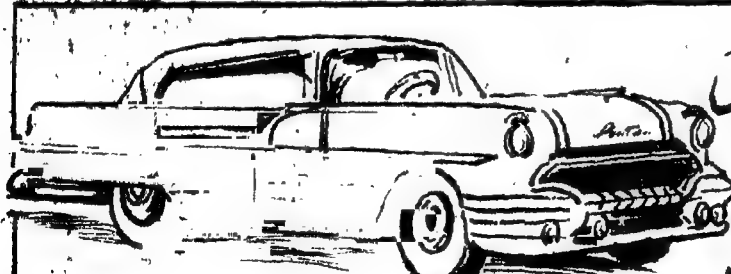
یہ خبر نہایت حزنناظرانہ اور گہرے رنج و الم کے ساتھ سنی گئی کہ عہدہ الحکماء و حکیم میر داود علی صاحب متوکل باگشاہ مبارک کی شریک حیات نے (۸۷ سال کی عمر میں) دماغی امیگ کما

انا للہ وانا الیہ راجعون
ہوں ہی اتنا حال کی خبر شعر میں پھیلی غزلت سے تھوڑی دیر پہلے
یہ تعداد کثیر بارگاہ مبارک میں فتح ہونے کے دس بجے تک
ایکزار سے زائد مومنین کا اجتماع عمل میں آیا اور میت
پہنچ کر دیکھی اور وہ لعلی کی طرف لیجا کر لکھی نماز جنازہ
کی قیادت مولوی سید ریاض الدین حیدر صاحب نے کی

مرحومہ میر عباس علی صاحب منہار مرحوم کی بیٹی، مولیٰ
سید محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ اور مرحوم مولیٰ سید علی صاحب
ایڈووکیٹ کی بہن تھیں۔ مرحومہ کو بلائے ہوئے اندر شہر مقدس
لکھنؤ سے مشرف ہو چکی تھیں پانچ سو روپے وصول ہوئے تھے۔ مرحومہ
نے اپنا یا دگار دنیا میں دو فرزند اور پندرہ فرزندوں کو آپ کے
فرزند اہل بیت اور القاسم صاحب اور فرزند اصغر میر محمد علی صاحب ہیں
قدامرحومہ کو غریب رحمت کرے اور بیگانگان کو صبر جمیل عطا فرمائے
ناظرین شیراز مرحومہ کی روح کو ایک سو روپے فاقہ سے ناکام فرمائیں

میں بلکہ آٹھ سو چالیس ہوئی تھی۔ میں وہیں کی ڈیم پیکر کر قریب
کھانے تیار ہوں کہ میلوں کے مایوں نے ہزار ہا لوگوں کو
استقبال کئے ہیں۔ اس طرح جہوریت کا مذاق اڑایا گیا ہے
بھائیو! اب میں آپ کا زیادہ وقت نہیں بچھا کر دے دوں
بھائیو مجھے ہارنے کا کچھ ایسا زیادہ غم نہیں ہے لیکن غم اس
بات کا ہے کہ اس گمراہی کے زمانہ میں میری رقم ضمانت مسیخ
کیفیت روپیہ سکے بند جو میں نے سیٹھ کر ڈی ملی سے اس وقت
کے مانتی تھی کہ انہی بات جتنے کے بعد عہدہ بلدیہ میں سب سے پہلا
جو کسے کام لے گا وہ انہی کے دلاؤنگا اور سب سے پہلا
وہ دست غیبی جو مجھے گا اس میں سے بیٹے تو روپیہ
میں سو روپے کو داپس کو دنگا رہائے! میں سیٹھ کر ڈی ملی
کا قرض کیسے بچاؤں

بھائیو! اس غم کے علاوہ ایک ضمنی غم یہ بھی ہے کہ آپ
لوگ میرے ہار جانے پر مجھے طرح طرح سے "دوبارہ" ہیں
میرے دو طے" دے رہے ہیں لیکن ایک تو لعلقان، مایہ
وہ دیگر شہادت ہمارے۔ لہذا بھائیو! میں ذریعہ تدابیر
سب سے پردہ ایل کرتا ہوں کہ کھیلو گے مجھے سو روپیہ
وہ تو دے سکے اب ازراہ پردہ سب لوگ چندہ
کو کے کم از کم ایک ایک روپیہ دے دوں تو وہی دے دیں تاکہ
میں سیٹھ کر ڈی ملی کا قرض چھ دوں۔ اور دوسری ذیلی گذارش
یہ ہے کہ مجھے طے دینا چھوڑ دیں!!
بھائیو! مجھے ادائی قرض کی فکر سے چلے آ رہا ہے
اس خدا ہی حافظ ہے۔!!
ایکزار لوری میٹو پر ہم روحانی شہر کا دست بول رہے



آلوایز جنسی موٹر سروس
اندرون احاطہ نظام کلاب
سیف آباد۔ حیدر آباد

ماہرین ہارنگیوں سے موٹر کی درستگی کی جاتی ہے اور ہمارے شوروم میں سیکل، موٹر سیکل
اور موٹر کے پارٹس واجبی دام پر فروخت ہوتے ہیں

امریکہ میں صدارتی چناؤ

امریکہ کی ڈیموکریٹک اور ریپبلکن پارٹیاں ۱۱ جون کو بالترتیب صدارت کے لئے امیدواروں کے انتخاب کے سلسلے میں جب اپنے اپنے کنونشن منعقد کریں گی تو ریاستوں کے ابتدائی انتخابات میں کنونشن کے لئے اندازاً ۴۰ فیصد ڈیپٹی ٹیٹ منتخب ہو چکے ہوں گے۔ اب کے امریکہ کی ۱۱۶ ریاستوں اور کوئینیا کے فیصلے ابتدائی انتخابات میں ہونے ہیں۔ پہلا انتخاب مارچ میں اور دوسرا جون میں ہوا۔ ریاستوں کی گورنری اور امریکی سینیٹ دایوان نمائندگان کے نمائندوں کے ہاں ہونے کے ہاں ہونے ہیں ان ابتدائی انتخابات میں چنے جانے ہیں۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈروں میں سے صدارت کی امیدواری کے لئے جن امیدواروں کا نام خاص طور پر پڑے گا ہے ان میں نیو یارک جان کینیڈی، سینٹر سیکرٹری سائمنٹن، سینیٹر لیڈن جانسن اور ایڈلای سیٹون (۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۶ء کے سابق امیدوار صدارت) شامل ہیں۔ ریپبلکن پارٹی کی طرف سے امریکہ کے موجودہ نائب صدر رچرڈ نیکسن کو ابتدائی انتخابات میں بلا مقابلہ صدارت کا امیدوار چنا گیا ہے۔ یہ ابتدائی انتخابات پارٹی کی نائیڈگی کو ختم کرنے والے امیدواروں کے انتخابی عمل کے سلسلے میں پہلا قدم ہوتا ہے۔ ان میں اس بات کا فیصلہ نہیں ہوتا کہ سیاسی عهدوں پر کون کونسیاں جویں۔ اس کا فیصلہ نومبر کے عام انتخابات میں ہوگا۔ عام قوانین کے مطابق ابتدائی انتخابات میں پارٹی سے صرف دو شخص دوٹ وے سکتے ہیں جو جسٹسز ہوں۔ ابتدائی انتخابات کب اور کیسے ہوں گے؟ اس کے متعلق ہر ریاست اپنے اپنے قواعد و ضوابط بناتی ہے۔ ہر ریاست کے قواعد و ضوابط مختلف

ہوتے ہیں۔ کسی طرح نیشنل کنونشن میں بیٹھے جانے والے ڈیپٹی ٹیٹوں کی تعداد بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ انتخاب میں جو لوگ حصہ لیں گے وہ کنونشن کے ان ڈیپٹی ٹیٹوں کو جو صدارتی امیدوار کی نمائندگی کریں گے ہوں۔ اپنی پسند کے مطابق ووٹ دینے والے ڈیپٹی ٹیٹوں کے جس گروپ کو زیادہ ووٹ ملے ہیں وہی کنونشن میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ہر حال ریاستوں کے ابتدائی انتخابات میں چنے جانے والے ڈیپٹی ٹیٹوں کی چوٹی سی اقلیت ہی ان ترجیحات کی پابند ہو سکتی ہے۔ اب بھی ہونا ہے کہ ڈیپٹی ٹیٹ جس خاص امیدوار کو ووٹ دینے کا فیصلہ کرے، چنے ہوئے ہیں اس کو نظر انداز کر کے کسی دوسرے امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں۔ ابتدائی انتخابات کا سلسلہ ۱۹۰۵ء میں شروع ہوا جب دستخط دہاست نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت نیشنل کنونشن کے لئے ڈیپٹی ٹیٹوں کو براہ راست منتخب کرنا قرار پایا۔ سلسلہ میں دو مشورے ڈیپٹی ٹیٹوں کا انتخاب شروع کر دیا اور ساتھ ہی پارٹی کی طرف سے نمائندگی کے جانے والے امیدوار صدارت کے متعلق اپنی اپنی ترجیحات اور پسندیدگی کا بھی اظہار کرنے لگے۔ اس سے پہلے صدر کو نامزد کرنے والے کنونٹینوں میں شرکت کے لئے ڈیپٹی ٹیٹوں کو یا ملے پارٹی سے کنونٹینوں یا ریاستی پارٹی کی کمیٹیوں کی طرف سے چنے جاتے ہیں۔ ابتدائی انتخاب کا تعہد یہ تھا کہ صدارت کے لئے ہر امیدوار کو پارٹی سے ممبرانہ حق معنوی سیاسی لیڈر یا مفاد خصومی رکھنے والے اراکین نہیں سیاسی اقتدار کی بنیادوں کو زیادہ وسیع بنانے کی کوششیں۔ یہ مراد تھی کہ دو مشوروں کو پارٹی کے اندر مختلف صدارت، امیدواروں پر سے انتخاب کرنے کا اختیار دیا جائے۔ اگرچہ ان ابتدائی انتخابات سے صدارتی امیدوار کی طاقت کا کچھ اضافہ ہوتا ہے تاہم یہ اکثر بے نتیجہ ہوتے ہیں اور اس سے لازمی طور پر اس بات کا فیصلہ نہیں ہوتا کہ صدارت کے لئے پارٹی کا نامزد کون شخص ہوگا

قطعہ

من نہ دایم کہ چہ افانہ بود
محل عیش و مسترت گفت
پُر زیادہ ہم پیمانہ بود
گردش ہمہ پروانہ بود
(آواز تند کی باغ)

ایک پول کے ذریعہ کنوینشن کی طرف سے نازدگی سے پہلے حاصل کی جاتی ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود جہاں بھی ابتدائی انتخابات ہوتے ہیں وہاں سیاسی لیڈروں کے لئے یہ دل چسپی کا ایک عظیم واقعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان سے کم سے کم مقامی سطح پر مختلف امیدواروں کی ہر دلعزیزی کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جلتا ہے اس کے علاوہ ان سے ملک بھر میں امیدواروں کے متعلق پسندیدگی اور ترجیحات کا رُخ بھی ظاہر ہوتا ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ بیشتر ریاستوں میں اسے بھی باقی لیڈ اور ریاست میں پارٹی کے سرگرم کارکن بھی کنوینشن کے لئے ڈیلی گیٹوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اسے ڈیلی گیٹوں کے انتخاب کا ریاستی کنوینشن کا طریقہ کہا جاتا ہے۔ ڈیلی فور پر مدارتی امیدوار اپنی پارٹی کی طرف سے نازدگی صرف ابتدائی انتخابات میں کامیابی کے ذریعہ ہی حاصل کر سکتا ہے۔ بہر حال اس کے لئے امیدوار کو زبردست ہمت چلانی پڑتی ہے اور یہ امر یقینی نہیں کہ کنوینشن میں اسے بالآخر نازدگی حاصل کرنے میں کامیابی ہو۔ اس کے نتیجے کے طور پر مدارتی امیدوار کا نام عام طور پر صرف اپنی ابتدائی ریاستی انتخابات میں درج کیا جاتا ہے جہاں اس کے حامیوں کو یقین ہو کہ کنوینشن کے نتائج امیدوار کے مفاد اور ہر دلعزیزی میں اضافہ کریں گے اور امیدوار کو اکثر تعداد میں ووٹے حاصل ہو سکیں گے۔ ابتدائی انتخاب میں اکثر شدید شکست سے باعث امیدوار پارٹی کی نازدگی سے محروم ہو جاتا ہے۔ انتخابات کے متعلق کچھ رکھنے والے ماہرین اس بات کی کئی وجوہ بتاتے ہیں کہ ابتدائی انتخاب میں کسی امیدوار مدارتی کی کامیابی عوامی پسند و توجہ کی یقینی شہادت کیوں نہیں ہوتی۔ اولاً اس لئے کہ ووٹروں کی ایک قلیل سی تعداد ہی ابتدائی انتخاب میں حصہ لیتی ہے (۲) عام پوئلگ کے وقت ریاست کی مضبوط تنظیم ہی اپنے امیدوار کے حق میں عموماً دوڑیں لیتی ہے۔ (۳) ان ماہرین کا کہنا ہے کہ مدارتی امیدوار کی کے مقابلے کے لئے وقت، محنت اور اخراجات اتنے بھاری ہوتے ہیں کہ ایک امیدوار صرف ایک دو بار ہی اس کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور اس طریقے سے چنے ہوئے ڈیلی گیٹوں کی صرف تھوڑی سی تعداد ہی کسی امیدوار سے جختہ وابستہ رہتی ہے۔ حکومتوں کا مطالعہ رکھنے والے بعض ماہرین کا یقین ہے کہ بہت سے مدارتی امیدواروں کے متعلق آخری پسند پر اس راسے عام کا اثر بھی پڑتا ہے جو تھوڑے غور سے وفاقوں کے بعد عام



خورشید سٹورنٹ
سروجنی دیوی روڈ سکندر آباد
فون نمبر (۶۵۵۰)
لذیذ و خوش ذائقہ اشیاء خورد و نوش
کیلئے شریف لائینے

قطعا

درِ محرفِ خطرہ نیشانِ رفتہ | رنگِ گلِ ہم بہ خیابانِ رفتہ
بر سرِ غریشِ متعلے عثمان | بین تو این شاہ شہیدانِ رفتہ

(آلہ اندری مانع)

تھامس جے مارشل!

امریکہ میں رتی انتخابات کے رجحانات

امریکی کانگریس کے اجلاس آج کل غمناکات کو بھی ہو رہے ہیں۔ تاکہ ہم رجولائی سے یوم آزادی سے پہلے پہلے قانون سازی اور دوسرے متعلقہ کام ختم کئے جائیں اور اس سے پہلے کہ سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے کنونشنوں میں ۱۹۶۷ء کے صدارتی انتخاب کے لئے امیدوار نامزد کریں کانگریس کے اراکین کو ہفتہ بھر آرام کرنے کا موقع ملے۔ کانگریس کی کارروائی کو ختم کرنے کی سرگرمی اور جوش و خروش کا بیجہ کیا ہو گا۔ اس اعلان کا بڑا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ چونکہ یہ انتخابی سال ہے لہذا یہ کہنا موزوں ہے کہ کانگریس اپنی کارکردگیوں کا جو کچھ بھی ریکارڈ تیار کرے گی اس کا اثر کنونشنوں اور بعد کے انتخابی مہموں پر ضرور پڑے گا۔ سینٹ نے باہمی تعاون اور سلامتی کے جاپان۔ امریکہ معاہدے کی توثیق کی ہے۔ کانگریس کے اس طرح جلدی کام ختم کرنے اور اجلاس ملتوی کرنے سے بیکار اس کا کوئی نقص نہیں کیونکہ اس معاہدے کے متعلق کارروائی بہت دنوں سے التواء میں پڑی ہوئی تھی۔ اور صرف نوٹیکو میں اس کی توثیق کا انتظار تھا۔ سینٹ کی اکثریت نے اس معاہدے کے حق میں ووٹ دیئے اور آئینی لحاظ سے جو دو تھائی ووٹ ضروری تھے۔ اس سے بھی زیادہ ووٹ ملے (یعنی ۹ جماعت میں اور ۲ مخالفت میں) اس طرح سینٹ نے صرف جاپان کی دفاعی امداد کے لئے ای امریکی غزم کا اعلان

کیا ہے بلکہ دونوں سیاسی پارٹیوں کی طرف سے حکومت کی خارجہ پالیسی کی حمایت کا ثبوت بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ جاپان اور امریکہ کے معاہدے کی توثیق اس وقت فاصلہ پر آ رہی ہے کیونکہ اب ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں (اور ان میں تجربہ کار مشاہدین بھی شامل ہیں) جو انتخابی مہم کے سلسلے میں کئے گئے دوروں سے یہ بچتہ تاثرات لے کر آئے ہیں کہ ۱۹۶۷ء کے امریکی دو ٹری پرونی دنیا سے امریکہ کے تعلقات میں گہری دل چسپی رکھتے ہیں۔ اس طرح صدارتی امیدواروں کا نامزد ہونا اس بات سے ہمراہ تھا ہے۔ اگرچہ یہ محض تاثرات ہیں۔ لیکن مشاہدین کو یقین ہے کہ جو انتخابی مہم صدارت کے لئے نامزد ہوں گے۔ وہ اپنی انتخابی مہم میں خارجہ امور پر خوب بحث سنا رہے اور زوردار تقریریں کر رہے۔ حالات سے ظاہر ہے کہ ڈیموکریٹک سینٹر جوائن کینیڈی۔ جو پہلے لحاظ سے پارٹی کے صدارتی امیدواروں کی صفِ اول میں ہیں۔ اور موجودہ نائب صدر ریچرڈ نکسن جو ری پبلکن پارٹی کے قاعد امیدوار ہیں۔ نے کنونشنوں کے انعقاد سے پیشتر ہی اپنی تقریروں میں امریکی خارجہ پالیسی کا کو فاصلہ موضوع بنایا ہوا ہے۔ اس کے اس کے علاوہ سینٹ میں اکثریتی پارٹی ڈیموکریٹک پارٹی کے میڈرینڈن جاسٹس نے کچھ وقت سے پہلے کی نسبت زیادہ نکتہ چینی شروع کر دی ہے۔ حالانکہ جب کھرو وٹجوف نے جونی کا نفرنس نام کام بنائی تو ری پبلکن پارٹی پر جو شدید نکتہ چینی ہوئی اسے جدا اعتدالی پر کہتے ہیں انہوں نے نمایاں صعب دیا تھا۔ مگر ایک مشاہدے نے کہا وہ خارجہ پالیسی کی مخالفت کسی قدر ضبط سے کر رہے ہیں۔ اب دونوں پارٹیوں کے امیدواروں نے نئے خیالات اور مباحثوں کے باب کھول دیئے ہیں۔ ڈیموکریٹک پارٹی اپنی نکتہ چینی کا نشانہ خارجہ پالیسی کیا ہو کے بدلے "ٹیکسی" ہونی چاہیے۔ یہ موضوع کو تیار ہی ہے اور جو کام قابل قدر اور کرنے کے قابل ہیں۔ ری پبلکن انہیں نہایت

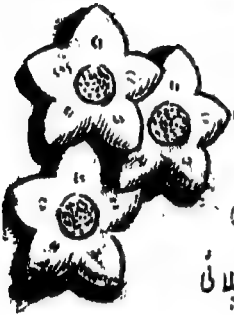
قطع

مانند شعلہ حسن نگر پشت و رو کیست | مانند آئین تو نگر رو بر و کیست
در معنی و مطالب تشریح فاسدہ | کہنے کہ بغض سینہ نگر جنگو کیست
(آمد از ہر باغ)

پیش کیا تھا ان کے اور کانگریس کے لیڈروں کے لئے خاکہ
سینٹ کے ڈیوکرٹ لیڈر لینڈن جاسن اور سینٹ
کے صدر نائب صدر رگنسن کے لئے بھی ان کی بڑی اہمیت
ہے۔ قانون سازی کی اصلی قدر و قیمت سے قطع نظر اس کی
سیاسی اہمیت کے باعث عام ووٹر اور کنونشنوں کے
ڈیجیٹس کانگریس کے ہر ایک اقدام کا جائزہ لیتے
ہستے ہیں کیونکہ قانون سازی کا ریکارڈ صدر الی امید
داروں کی نامزدگی پر گہرے طور پر اثر انداز ہوتا ہے اور
آخر کار نومبر کے عام انتخابات میں نامزد امیدوار کی
کامیابی یا ناکامی کا اس پر بڑا بھاری اثر ہے۔

جیسے یہاں پر اور کسی ڈرامائی سرگرمی اور
جوش کے بغیر کرتے ہیں۔ دفاعی امور کے سلسلے میں
خارجہ پالیسی سر طرح علی میں لائی جائے۔ اس سوال کا
ایک منطقی نتیجہ ہے۔ جب سینٹ نے پچھلے ہفتے سلامتی
کمیٹی کی کمیٹی میں ترمیم کرتے ہوئے اس میں ایک ارب ڈالر
کا اضافہ کیا تو ڈیوکرٹ پارٹی (فیر نامزد امیدوار) صدر
سینٹ لینڈن جاسن نے اس اضافے کو حق بجانب قرار دیا
تھا۔ اس ہفتے ری پبلکن پارٹی نے، دفاعی امور کے ایک
خاص باب کو اپنی انتخابی مہماتی پارٹی میں شامل کیا ہے۔ تو
کی جاتی ہے کہ خارجہ اور دفاعی پالیسیاں ہی انتخابی مہم
کا خاص موضوع ہوں گی۔ اس کے ساتھ ہی امریکہ کے
داخلی امور کے متعلق جو بل منظور ہونے ہیں اور ڈیوکرٹ
کی اکثریت دلی کانگریس نے اس باب سے میں جو کچھ کیا ہے
ووٹروں پر اس کا اثر بھی بڑے گا۔

اس وقت ذیل کے اہم سوال درپیش ہیں۔
ریاستی اسکولوں کے لئے ہمارے لئے تعمیر۔ دونوں ایوانوں
کسی قدر اختلاف کے ساتھ اس سلسلے میں بل منظور کئے
ہیں۔ لیکن کمیٹی کی کارروائی کے باعث ان میں رکاوٹ
پڑی ہوئی ہے۔ ۶۵ برس سے اوپر کی عمر کے لوگوں کی طبی
امداد کا بیمہ۔ کانگریس بظاہر اس بات کے حق میں ہے
مگر اس سلسلے میں مرکزی سرکار دیارستوں کی امداد
کمرے لیکن اسے حکومت اور لازمی بیمے کے جانی ڈیو
کرٹ نامہ نامی منظور کرتے ہیں۔ اب اس بل کی کمیٹی
کے ہاتھ میں ہے۔ ایوان نمایندگان اور سینٹ نے
اجروں میں ایک۔ ڈالر کے بدلے ۱۹۶۵ ڈالر کے اضافے
کا بل منظور کیا ہے۔ یہ بجائے خود وزن دار سلسلے ہیں۔
ایسے بل کے محرکوں کے لئے یہ عام اہمیت رکھتے ہیں۔
مثلاً سینٹ کیسڈی جنہو نے کم سے کم اجروں کا بل



خاص میدہ کے خستہ نان

شیرمال، تھوڑا روٹی

اور

دیگر اشیاء طہارت و پاکیزگی

کے قیام اور آرڈر پر سپلائی

کئے جائیں

میدر آباد کی یکصد سالہ

دوکان نان منشی صاحب

حویلی قدیم میدر آباد ۷

قطعہ

مزرے بھی خاک اڑاتے کسی کی محفل کے

کھلا نہ راز بھی سوز جگر کا سینہ میں

فریب کھائے ہیں ہم نے بھی آج تک دل کے

(آملہ از نذرانی باغ)

برطانوی خبریں

۳۵ اور ۳۶ء کے درمیان ہندوستان سے متعلق
برطانوی پالیسی بین الاقوامی امور کے طالب علم کی ریسرچ

اطلاع ملتا ہے کہ انڈین اسکول آف انٹرنیشنل اسٹڈیز
نئی دہلی سے ریسرچ اسٹنٹ مشائیں۔ این کار لندن اسکول
آف ایکٹناکس میں اس بات کی تحقیق کر رہے ہیں کہ مشائیں اور
مشائیں کے درمیان برطانیہ نے ہندوستان کے بارے میں کونسی
پالیسیاں اختیار کیں اور ہندوستان کی آزادی کے متعلق
برطانوی باشندوں کی رائے کیا تھی۔ اس تحقیق کام کے لئے برٹش
کونسل نے مشرکار کو وظیفہ عطا کیا ہے۔ وہ ہندوستانی امور سے
والست ممتاز شخصیتوں سے بھی تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ لیڈی
اسٹیفنڈ کریس مشرقی لندن میں سکرا ایم۔ پی۔ اور مشر آرمڈ
سورس ایم۔ پی سے وہ ملاقات کر چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ
میری رہسز پرانے کے بعض عقائد بہت دلچسپ ہیں۔ مثال کے طور
پر یہ بات باعث حیرت ہے کہ برطانوی باشندوں کی ایک
بہت بڑی تعداد ہندوستان کی آزادی کے حق میں تھی۔

برطانوی باشندوں کی جانوشی

بین الاقوامی جانے کھانے کی تازہ ترین رپورٹ منظر ہے کہ
برطانیہ میں جانے کی کیفیت ابھی تک دنیا میں سب سے زیادہ ہے

لیکن نظریہ آ رہا ہے کہ جانے کا ذائقہ اب کچھ بھیکا پر
ہے۔ گذشتہ سال برطانیہ نے اپنے استعمال کے لئے
۱۰۰۰۰۰۰ ۵۰ پونڈ وزنی جانے درآمد کی تھی جس
۵۵۰ اور ۵۰ پونڈ کی درآمدات ۱۹۶۹ء میں ۵۰ پونڈ
(وزن) اور ۱۱۰۰۰ ۵۰ پونڈ تھیں۔

نیمس مزدوروں اور کارخانہ داروں کے تعلقات
ہندوستانی عہدہ دار کے تاثرات!

بھیر کشن بھگور کے اسٹنٹ میر سوو علی خان نے جو ان
دونوں لندن میں بھیر نظم و نسق کا ایک کورس کر رہے ہیں برطانیہ
کی ٹریڈ یونین کا تحریکس کی بہت تعریف کی ہے۔ ایک نامہ نگار
سے بات چیت کرتے ہوئے موصوف نے کہا ہے کہ۔ ”برطانیہ
میں مزدوروں اور مٹھلین کے درمیان مشترکہ علاج شروع کا
جو طریقہ رائج ہے وہ صنعتی تعلقات کا ایک صحیح آدرش ہے۔
بھی ہندوستان میں یہ طریقہ اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس
وقت گھٹ و شنید حکومت کی رہنمائی میں ہوتی ہے۔ ہائیڈرو
میں جو تقریریں ہوتی ہیں ان پر میر سوو نے اپنی حیرت کا اظہار
کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یہاں ہر شخص بغیر کسی ڈر کے
اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے۔ سننے والے بھی خود بخود
ہوتے ہیں۔ آزادی تقریر اور لوگوں کا رد عمل اس بات کا
مزید ثبوت ہے کہ برطانوی عوام سیاسی طور پر بہت پختہ ہیں۔

برطانوی ہوائی جہازوں میں ۵۰ لاکھ مسافروں نے

برطانیہ کی فضائی وزارت کی ایک رپورٹ منظر ہے کہ ۱۹۶۰ء
سفر کیا۔ میں تقریباً ۵۰ لاکھ مسافروں نے برطانوی ہوائی جہازوں کے
ذریعہ سفر کیا۔ یہ اعداد ایک سال قبل کا بہ نسبت ۲۰ فیصد زیادہ ہے۔

قطع

قبہ برزوںے بستان فی زخم
بٹ تراشی نیست آسان بجمان
طعنه بر گھائے خندان می زخم
آخرین بر بٹ پرستان می زخم
(آمدہ از تہذیب باغ)

آندھرا یونیورسٹی کے ریڈر کی برٹینہ میں سرحد

آندھرا یونیورسٹی کے انگریزی کے ریڈر سرحد کے
وضو نامہ کننگز کاغذ آندھرا یونیورسٹی میں اپنی ریسرچ مکمل کرنے
والے ہیں۔ موصوف برٹینہ کے دلچسپ پراکٹیکل پروفیسر ہیں
برطانیہ میں تھے۔ انہوں نے اس بات کی ریسرچ کی ہے کہ اسکاٹ
سے ٹیکسیرسٹ نام تک کن انگریزی مصنفین نے ہندوستان
کو اپنی تعلیم بنایا ہے۔ سرحد و ستوانہ میں بنایا ہے کہ برٹینہ
انگریز باشندوں کے لئے یہ انکشاف باعث حیرت ہے کہ اسکاٹ
ہندوستان کے متعلق ایک ناول لکھا تھا۔

نقص سیتی قوانین میلہ منڈت حنگی

ٹریفک اسکوئیرس و اف ٹریفک مارٹن ڈی فیلڈر
نام کا مشہور رگر ماگھر ۲۵ جون تا ۳ جولائی ایک بین الاقوامی
ٹریفک منعقد کر رہا ہے جس کا سب سے دلچسپ حصہ رقص
اور موسیقی کا ایک میلہ ہوگا۔ اس کے دوران میں ایک کرکٹ
میچ بھی کھلا جائے گا۔ ہندوستان کی بانی کشن بامور رٹا ضلع
سبز و بے شکستہ منڈت سے کی رسم افتتاح ادا کریں گی۔ اس سے
جو آمدنی ہوگی اس کا بیشتر حصہ برطانیہ میں تعلیم سمندر پار سے
طلباء کی آمد اور صرف کیا جائے گا۔

کوڑھ کا قلع و قمع کرنا ممکن ہے

برطانوی انجمن کی رپورٹ

برٹش ہیری ریلیف ایسوسی ایشن نے چھ مہینے سرایت
بمزمین بنایا ہے کہ ایک منعقد و مہم کے اندر کوڑھ کی بیماری کا

قلع و قمع کرنا ممکن ہے۔ موصوف مذکورہ انجمن کی سالانہ چھک سے
نصاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا میں کوڑھ کے
۱۵۰,۰۰۰ مریض ہیں۔ اس بیماری کے خلاف جنگ کا سینا
کا اعمار سرمایہ کی فراہمی اور ایک اچھی تنظیم کے قیام پر ہے۔ نئی
ادویات کی دریافت نے اس بیماری کا علاج آسان بنا دیا ہے۔
اگر مریض وقت پر علاج کریں تو ان کی شکل و صورت میں بھی
کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی۔ علاج معالجہ کو بہتر بنانے سے متعلق
ریسرچ جاری ہے۔ فیک وغیرہ سے تندرست اشخاص میں خفیہ کر
بچوں کو اس بیماری سے محفوظ کر دینے کے امکان کی بھی تحقیق ہو
رہی ہے۔ آئے دن کرسر ایس نے بتایا کہ ہندوستان میں کوڑھ
کے ۱۰۰,۰۰۰ مریض ہیں۔ اور وہاں اس مرض کے خلاف بہت
تسلحی غش کام ہو رہا ہے۔ برطانوی انجمن اس کام سے از سر نو
دلچسپی لے رہی ہے اور ہندوستان کو مدد دے رہی ہے۔

لندن ۲۰ لاکھ پونڈ کی لاگت سے اسپور مرکز کا قیام

ایک اطلاع منظر ہے کہ لندن میں ایک بہت بڑا قومی
تفریحی مرکز قائم کیا جائے گا جس پر تقریباً ۲۰ لاکھ پونڈ خرچ
ہوں گے۔ یہ مرکز ۳۶ ایکڑ ارقبہ میں تعمیر ہوگا۔ مقصد یہ
ہے کہ برطانوی نوجوان اسپورٹس اور انٹیلیجنٹس میں زیادہ
سے زیادہ مصروفیت رکھوں کہ ان کا انتظام جسمانی تفریح کی مرکزی
کونسل سے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ اس سے وزارت تعلیم، لندن
کا ونٹی کونسل اور دیگر تنظیموں کی مالی امداد سے چلائے
گیں۔ نوجوانوں کو کھیل کود کی بہت سی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
شاہ جارج ششم کی یاد میں یہاں ایک ایوان مندرجہ
ہو سکتا ہے تعمیر کیا جائے گا۔ اس مقصد سے شاہ جارج
ششم، فاؤنڈیشن نے ۱۰۰,۰۰۰ پونڈ دیئے ہیں۔ امید ہے کہ
مرکز ۱۹۶۱ میں تیار ہو جائے گا۔

قطعہ

مُرخ بھی دام و قفس سے جو پریشاں نکلا
رنگ گل سے بھی نیا آج گلستان نکلا
بے وقوفوں کے لئے کہتا ہے یہ درس سنا
واسطے رُشد و ہدایت کے گلستان نکلا
(مکتب)

(آمد از ندی باغ)

برطانیہ میں ہندوستانی انجینئر کا مطالعہ

برقی نظام کے کورس میں شرکت

ہزار اسٹیٹ ایکریڈیٹڈ بورڈ کے ایکریڈیٹڈ
ایگریگٹو انجینئر میٹر ہری نیشن لال ان دونوں برطانیہ میں
کولمبو سفوبہ کی فنی تعاون کی اسکیم کے تحت ۱۸ ماہ کا
ایک کورس کر رہے ہیں جو ایکریڈیٹڈ یاورسٹم کے بارے میں
بے موصوف اس وقت برٹش انفریڈریمینڈرنگ نیشن
کمپنی سے تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ بعد میں وہ سنٹرل ایکریڈی
سٹی بورڈ اور علاقائی ایکریڈیٹڈ بورڈوں میں بھی کام
کریں گے۔ مشرانی ماہ اپریل سے برطانیہ میں ہیں۔

نیویارک میں عظیم برطانوی نمائش

چند دنوں سے نیویارک میں برطانوی مصنوعات
اور آرٹ کی چیزوں کی ایک عظیم نمائش شروع ہے جس کا
مقصد امریکہ میں ہر برطانوی اشیاء کو مقبول بنانا اور برآمدات
کو فروغ دینا ہے۔ اتنی بڑی نمائش برطانیہ نے سمندر پار
کے کسی ملک میں پہلے کبھی منعقد نہیں کی تھی۔ گزشتہ سال
برطانیہ نے ۱۹۰۰ء-۱۹۰۱ء جونہی مالیت کا مال امریکہ
(پو۔ ایس۔ اے) کے ہاتھوں فروخت کیا تھا۔

لندن میں مسودوں کی ٹیلانی

معلوم ہوا ہے کہ ۲۲ جون کو لندن میں ۲۰ ویں
صدی کے مسودوں کی ایک بہت بڑی ٹیلانی ہو رہی ہے

جس میں ای۔ ایم۔ فارسر کے مشہور ناول "اے پیس ٹوڈے"
کا مسودہ بھی شامل ہے۔ یہ مسودے مصنفین نے لندن لائبریری
ہے جس میں پلائی لاکھ سے زائد کتب موجود ہیں۔ مذکورہ مسودہ
کے علاوہ ٹی۔ ایس۔ ایلیٹ، گراہم گرین اور سرسے مام کی
تغایف کے مسودہ بھی بنیام کئے جائیں گے۔

برطانیہ کی تین استانیوں دنیا کے دورہ پر

لوک سنگیت ٹیپ ریکارڈ کریں گی!

ایک اطلاع منظر ہے کہ تین برطانوی استانیوں
شیلڈ کسلی، جیل پرائس اور جینی آکٹون ایہی اپنی دنیا کے دورہ
پر روانہ ہوئی ہیں جس کے دوران میں وہ افریقہ، آسٹریلیا
ایشیاء، امریکہ اور یورپ کے ۳۵ ملکوں دہشوں ہندوستان
کے لوک سنگیت ٹیپ ریکارڈ کریں گی۔ ان کا یہ دورہ ۶
سال تک جاری رہے گا۔ اور وہ ۵۰۰۰ میل کی مسافت
طے کریں گی۔ جس جگہ میں وہ سوکر رہی ہیں اس میں ایک
ریکارڈ کے علاوہ فوٹو گرافی کا ساز و سامان اور برطانیہ سے
متعلق رنگین سلائیڈوں کا ایک سیٹ بھی موجود ہے۔ اس
سیٹ کی مدد سے وہ راستے میں برطانیہ کے بارے میں لیکچر
دیں گی۔

قبلہ نمای رزم آرا

اپنے صاحب کی سمت قبلہ اس سے معلوم کیجئے
ہر مسلمان کے گھر میں اس کا رہنا ضروری ہے۔

ملنے کا واحد مرکز
گراؤڈ ہوٹل یوسف بلڈنگ۔ عابد رودھیک در آباد - ۱

قطعہ

شکریہ ہے کہ پریشاد لانا شاد نہیں || سنے کے پینے سے وہ ہوتا کبھی برباد نہیں
غلطی کہتی ہے انسان کو بتا کر آنکھیں || گھر کوئی عشق سے افسوس کہ آباد نہیں

(آندہ از نذری باغ)

بین الاقوامی منظر

تخفیف اسلحہ سے متعلق روس کی نئی تجاویز

از قلم: ڈبلو۔ این۔ ایور
(نامہ نگار "ڈیلی ہیرلڈ" لندن)

وزیر اعظم کروشچیف نے تخفیف اسلحہ سے متعلق نئی تجاویز پیش کرتے وقت مغربی ممبرین پر قیاسی حملے بھی کئے ہیں۔ نہ جانے کیوں؟ تجاویز پیش کرنے کے اس انوکھے طریقے (جس سے شک و شبہ پیدا ہونا ضروری ہے) کے باوجود مغربی حکومتیں ان پر نہایت اعلیٰ طے غور کر رہی ہیں۔ پہلی نظر میں روسی تجاویز کیا تاثرات پیدا کرتی ہیں؟ بعض صورتوں میں یہ ابتدائی دہکروں کی شجاعت بلکہ اسے کچھ بہتر ہیں۔ ان میں علمی تفصیل زیادہ ہے۔ یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ حکومت روس نے ترکہ اسلحہ کے ہر مرحلے میں کنٹرول کی ضرورت تسلیم کر لی ہے۔ یہی مان لیا گیا ہے کہ ممکن طور پر غیر مسلح دنیا میں بین الاقوامی پولیس کی ضرورت ہوگی۔ خواہ اس کی کچھ بھی شکل ہو۔ لیکن پہلے مرحلے سے متعلق جو نئی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اس سے یہ سب اچھی باتیں بے اثر ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسی تجویز ہے جو مغربی طاقتوں کے لئے قابل تسلیم نہیں ہو سکتی اور حکومت روس بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ اس کی تجویز کو منظور نہیں کریں گی۔ روس نے کہا ہے کہ پہلے مرحلے میں ایسے تمام ذرائع ختم کر دیئے جائیں جو نیوکلیر ہتھیاروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں سہاگم آتے ہیں۔ نیز تمام غیر ملکی فوجیں اپنی اپنی قومی سرحدوں کے اندر آجائیں۔ اور ہر قسم کے غیر ملکی اڈے و ڈپو ختم کر دیئے جائیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ واپاتی ہتھیاروں اور فوجوں میں کسی قسم کی کمی کرنے سے پیشتر ہو چکا۔ نتیجہ یہ کہ یورپ میں مغربی ملکوں کی معافیت نہیں ہو سکے گی۔ ناٹو ملکوں کا سارا دفاعی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ فرانس میں فرانسیسی فوجیں، ترکی میں

صرف ترک فوجیں اور ڈنمارک میں صرف ڈینش فوجیں ہوں گی۔ یہ سب مالک ایک دوسرے سے الگ الگ ملک اور غیر تسلیم ہوں گے۔ اس حالت میں سوویت روس جو عظیم فوجی طاقت کا مالک ہے۔ جب چاہے ان پر حملہ کر سکتا ہے۔ وہی صورت حال پیدا ہو جائے گی جو پہلے تھی۔ پیدا ہوئی تھی۔ اور جس کی وجہ سے مغربی یونین اور بعد میں ناٹو تنظیم عالم وجود میں آئی تھی۔ سوویت روس کو طاقت کئی برسوں سے ناٹو دفاعی تنظیم کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اس نے کئی بار اپنی تجویزیں پیش کی ہیں۔ تجویزوں کی شکل و صورت مختلف ہو سکتی ہے لیکن مقصد سب کا ایک ہی ہے۔ اب ترک اسلحہ کے پہلے مرحلے کے بارے میں اس نے جو تجویز پیش کی ہے اس کا بھی مقصد یہی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ نہ صرف راکٹ بلکہ ہوائی جہاز، آبدوزیں، جنگی جہاز، غرض ہر ایسی چیز جو ایٹمی ہتھیار ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں کام آ سکتی ہے، فوری طور پر ختم کر دی جائے۔ یہ اقدام کتنا ہی پسندیدہ کیوں نہ ہو۔ ابتدائی اقدام کے طور پر یہ قابل عمل نہیں۔

تخفیف یہ کہ پہلے مرحلے سے متعلق روسی تجویز کا ایک حصہ ناقابل تسلیم ہے اور دوسرا ناقابل عمل نظر آتا ہے۔ اور مایوس کن تصور یہ ہے کہ حکومت روس کی نظر میں یہ بہت ضروری ہے کہ تخفیف اسلحہ سے متعلق کسی سمجھوتہ کی بنیاد اس کی تجویز کے یہ دونوں حصے بنائے جائیں۔



یوں تو مہربانی
کھڑی جاتے ہیں۔
کام کی خوبی دیکھو
کی پابندی اور گھڑی کی مناسبت کے
لیا ذمہ داری، ذمہ داری، فیور، یو۔ او۔
او۔ ایس کے اٹھنے لگنے کے لئے گھڑی کو
اصلی حالت میں پیش کرنا صرف ماہرین فن گھڑی سازی کا کام ہے
اگر آپ اپنی غیر جانگھڑی کو جانور اور اصلی حالت میں جاتے ہیں تو۔
امیر و انجینیئر شریف لایہ چٹا گھڑی کا دیکھنا بہترین
طریقہ انجام پاتا ہے۔ اور ہمارے شوروم میں مولی اور شریف گھڑیاں
میں ملتی ہیں۔

ایک عظیم سائنسی ادارہ کا لیٹک

کینیڈا فورسٹ کا کینیڈا لوجی انسٹی ٹیوٹ (جس کا مختصر نام "کالیک" ہے) امریکہ میں بنیادی سائنس کے غالب قابل و فاضل ترین ماہرین کا مرکز ہے۔ پتہ ڈوٹا میں اس کے چوتھے سے ۱۰۰ سالے میں چار سو سائنسدانوں پر مشتمل علم شاید ہمارے ایک ہنر مند سائنس کا جواب دینے کے قابل ہو سکے۔ یعنی ملک کی سائنسی تحقیقی قوت میں کس طرح اضافہ کیا جائے۔ "کالیک" امریکہ کے دوسرے ٹیلی ویژن سکولوں اور کالجوں سے اس کی نئے سے مختلف ہے کہ اس میں صف اول اور انتہائی اہم قسم کی تحقیق پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ مثلاً اس ادارے کے ماہرین حیاتیات اور کیمیا دان آج کی ٹیلی ویژن کی ساخت اور عمل کا ضیق کرنے کے لئے تحقیقی کام میں معروف ہیں جو نسلی کو جاری رکھنے کے بنیادی نئی مادے کے بڑے بڑے سالے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ یہ سالے اپنے پیچھے دوسرے سالے کی طرح پیدا کرتے اور آ رہے ہیں۔ انھوں نے مجموعی قسم کے تخمینہ درشت کس قسم کی جاری رکھتے ہیں۔ "کالیک" میں آج سے ۲۰ برس پہلے کیمیا دان لائسنس ہالنگ نے اس تحقیق کی بنیاد ڈالی تھی۔ جب انہوں نے بیوٹک کے سالموں کی ساخت اور خون کی کئی ایک بیماری کی شکل سیل اینیمیا

کا وجہ دریافت کرنے سے نئے تحقیقی شروع کی تھی جسے پہلی بار "سالمون کی بیماری" تسلیم کیا گیا تھا۔

لکھنؤ اخبار ایل حق کا ترجمان اور صاحبان ذوق کا اخبار ہے

خلاء کی انتہائی بلندیوں سے سگنل! ولسن اور پاؤنڈر مد کا بیول میں غلیم سیارگان کے ماہرین کے لئے دنیا بھر کی دور بینوں کے احاطے کا پہلا رجحان مخصوص ہے جس کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس خلائی مطالعہ کے لئے انہیں طاقتور معادن ملے ہوئے ہیں۔ کینیڈا فورسٹ کے نزدیک بٹ میں سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے دوہری ریڈیو دور بین نصب کی ہے جو ۱۹۵۹ء کے آخر سے کام میں لائی جا رہی ہے۔ سائنسدان اس کے ذریعے خلاء کی ان انتہائی بلندیوں سے بھی کمزور سے کمزور سگنل وصول کر سکیں گے۔ جہاں تک انسان اپنے مصنوعی سیارے پہنچا سکا ہے۔ کالیک میں برقیاتوں کی جدید طبیعیات کے متعلق جو تحقیق ہو رہی ہے ان کا بیشتر حصہ کالیک کے رابرٹ اے ٹی سینٹر کی ابتداء تحقیق سے وابستہ ہے۔ ان کے نزدیک ایک شاگرد کارل ڈی ہینڈرسن نے مثبت الیکٹرون اور میو میوں دریافت کئے تھے۔ امداد کے ہی ایک شاگرد جارجس لارنس نے اولین ایٹم شکن تیار کیا تھا۔ اور وہی پہلے شکن تھے جنہوں نے اس ایٹم شکن سے نیوٹران تیار کئے تھے۔ کالیک میں سائن دان ٹیوڈور دان کا لین کی ٹکرائی میں طاقتور راکٹوں کے متعلق ابتدائی تحقیق ہوئی تھی۔ وہ جس ایروناٹک لبارٹری (فضائی تجربہ گاہ) کو بیس برس تک چلاتے رہے اب اس کی اتنی شاخیں بن چکی ہیں کہ یہ بیارٹری ان کے مقابلے میں بہت چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ "کالیک" ان اداروں کا امریکا خلائی اور فضائی نقل و حرکت کے اشتراک سے چلاتی ہے۔

زلزلوں کے متعلق تحقیق! لیبارٹری زلزلوں کے متعلق تحقیق اور زمین کی اندرونی ساخت کی تحقیق کا عالمی ہے۔ اس کا ایک زلزلہ جیما آل اس قدر تاس اور تر

قطع

گرہ مگن ہو۔ بہار الہ دیکھ لیں || اور یہ شمع شبستان دیکھ لیں
آرزو ہے جا کے ایران و عجم || ایک دن ہم بھی خراساں دیکھ لیں
(آمدہ از ہندوستان)

ہے کہ بسا ڈونا اور نیویارک کے درمیان ایچ کے چھوٹے حصے کی فٹنس کا بھی بتہ لگا سکتا ہے۔ ہٹروں اور سی کے تیل کی تلاش کے لئے جو موجودہ زلزلہ پیمائی طریقہ کار برتا جاتا ہے اس کے متعلق بنیادی مطالعہ بھی برسوں پہلے کالینک کے ماہرین اور انجینئرز نے ہی کیا تھا۔ کالینک کا خصوصی مقصد صرف درسی تعلیم دینا نہیں بلکہ تحقیق اور کھوج کرنا بھی ہے اس طرح اس ادارے نے سائنسدانوں کی غیر معمولی تعداد کو تربیت دی ہے۔ اور نوبل انعام پانے والے بڑے بڑے نامور سائنسدان مثلاً اینڈرسن، پالٹن، ایڈمز، میکسن، ولیم شائلے پیدا کئے ہیں۔ سو خرا دل کرنے ہی سبیل لیبارٹریز میں وہ بنیادی تحقیق کی جاتی جس سے ٹرانسٹر کی دریافت عمل میں آتی تھی۔ کالینک کی بدولت جنوبی کینی فورسیا میں طرح طرح کی کثیر صنعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ کالینک سائنسدانوں کے لئے بڑی کشش کا باعث ہے۔ اس میں البرٹ آئین سٹائن اور نیلر بوہر جیسے سائنسدان بھی تحقیق کرنے، لیکچر دینے اور تبادلہ خیالات کے لئے آتے رہے ہیں۔ شہور سائنسدان جن میں نے ایک دفعہ کالینک کو فیبارک کہہ کر دوسری جگہ کام کرنا شروع کیا لیکن کچھ وقت کے بعد منت، نئی دریافتیں کرنے والے اس ادارے میں پھر واپس آ گئے۔ ۱۹۵۹ء کی ابتدا میں جن میں کو خلا کے متعلق ایک جوشن انجینئر دریافت میں شرکت کا موقع ملا۔ مصنوعی سیارہ پائونیئر کے درغا جانے والا تھا۔ جن میں جیٹ پروپلشن لیبارٹری میں کتنے تاکہ سیارے کی اڑان کی افلاکات براہ راست حاصل کر سکیں۔ لیبارٹری میں وہ تیز رفتار برقی دماغ "کی مشین" کے پاس بیٹھ جاتے اور مصنوعی سیارے سے جو معلومات اور اعداد و شمار اور مدار کے نقیصے کے متعلق جو خبریں نشر ہوتے تھیں۔ انہوں نے پائل کاغذ لے کر برقی دماغ کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

جب مشین کے جوابوں کے ساتھ فی مین کے اعداد و شمار اور جواب ملائے گئے تو وہ بالکل صحیح لگے۔ اس طرح اس سائنسدان نے سب کو حیران کر دیا اور حساب دانی کا ایک نیاریکار و قائم کیا۔ اپنی ہمت اور شہرت کے مقابلے میں کالینک نمایاں طور پر چھوٹا سا ادارہ ہے۔ اس میں صرف ۱۰۰ اندر گریجویٹ اور ۵۰ گریجویٹ طلباء ہیں۔ اس لئے سائنسدان یہاں ایک دوسرے کو ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ سب لوگ تقریباً اتنے ہی رقبے میں کام کرتے ہیں۔ چار شہری بلاک مشین ہوں۔

ہر قسم کے نقیصہ شایانہ اور اعلیٰ درجہ کے یونانی مرکبات اصلی و نقیصہ اجزاء کی بات ہے بہترین طبی و کیمیائی اصول پر تیار کئے جاتے ہیں

محزن ہندوستانی ادویہ

غنا خانہ روڈ نیپل حیدر آباد

ترکی سیکل مار



یوسف بازار اندرون پل نو حیدر آباد سیکلون، موٹر سیکلون اور موٹر سیکل رکشوں کی رپہ جگ سٹریٹ وغیرہ کام نہایت اطمینان بخش طریقہ پر باجرت و اجی وعدہ کی پابندی کے ساتھ انجام پاتا ہے ایک مرتبہ کام لے کر اطمینان کر لیجئے۔

محمد عون افندی

قطعہ

مئے کے پینے کو سکھا جاتے ہیں || غادت بد کو بڑھا جاتے ہیں
کون آکر سحر و شام سنا || قبر پر پھول چڑھا جاتے ہیں
(آمدہ اندری باغ)

لاشعور کی بیداری

از جناب تمکین کاظمی صاحب

انسان اپنے آپ کو ہمیشہ بے گناہ اور معصوم سمجھتا آیا ہے اور اپنے بڑے سے بڑے گناہ کو بھی نہایت ہی غیر اہم اور معصومانہ منظور کرتا رہا ہے آپ چاہے کسی جیل فائریں جاکر وہاں جس خونی مجرم اور پولیس سٹریٹ بے فیڈ کی سے پوچھیں وہ اپنے آپ کو بالکل بے قصور، معصوم اور بے گناہ ظاہر کرے گا اور اپنی سٹریٹ کی پولیس کا نظم یا دوستوں اور عزیزوں کی دشمنی ظاہر کرے گا۔

چنگیز، ہلاکو اور ہٹلر جیسے خونخوار بھی اپنے آپ کو ہمیشہ رحمدل اور معصوم سمجھتے رہے۔ ہندوستان کا مشہور خونخوار امیر ملوٹھی اپنے آپ کو بڑا رحمدل سمجھتا تھا اسے خون بہانا بڑا اچھا لگنے لگے کے چال کی تیر کی تیر تھی جی میں کی وجہ سے ان کی جان بڑی آسانی سے کھٹی تھی۔ گلا کاٹن، گولی چلانا اور کسی بھی طرح سے وار کے خون بہانا اس کی فطرت ہی پر ایسا پ تھا۔

امریکہ کا مشہور خزانہ دار قاتل دو ہندو قتل والا کو اولی جب معصوم ہو گیا تو زخمی ہو کر گرفتاری سے پہلے اس نے اپنے خون سے یہ عبارت لکھی تھی دو میرے سینے میں ایک دھڑکن

ہوا دل ہے جو دم و کرم سے معمور ہے جس نے کبھی نہ کو کسی وقت بھی نقصان پہنچایا۔

سکا گناہ ایک قزاق کی کیمپوں جو نہایت ہی عالم خونخوار قاتل اور درندہ تھا یہ دھوکے کھاتا تھا کہ وہ میں نے اپنی عمر کا ایک خاص حصہ انسانوں کو راحت و آرام پہنچانے میں صرف کیا ہے ان کی خدمت کی ہے مگر ان کے معاد میں دھوکے کھاتا تھا میں اور میری حالت شکاری کے خوف سے بھاگے ہوئے شکار کی سی ہو چکی ہے اور مجھے فرار ہو کر پولیس سے جان بچھڑانی پڑی۔

امریکہ کا ایک اور مشہور قاتل ڈیج سیرل جب پولیس کی گولیوں سے زخمی ہو کر گرفتار ہوا تو اس نے اچانک کے غائبوں سے کہا کہ وہیں ایک قاتل اور درندہ قاتل شخص ہوں۔

قدر کے واقعات اور خون ریزی یہ کتنی بہاؤ کے سکا پر دازوں کو مطلق انوس نہ تھا بلکہ وہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے ہندوستان پر بڑا احسان کیا اور ہندوستان کی جان بخشی کی ہے، نادر شاہ نے بھی دہلی میں قتل عام کرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو بڑا رحمدل، نیک اور چارہ عمل تصور کیا تھا۔

اس مجید کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص اپنے فرائض کو جانتے وہ کیا ہی خواہد کہوں نہ ہو اچھا بلکہ نہایت اچھا سمجھتا ہے اگر آپ اسے باور دلانا چاہیں کہ یہ زیادتی تھی تو وہ بحث و تکرار، مذہب و دھرم پر آمادہ ہو جائے گی ایسی حالت میں اس سے جوت و مباہلہ، مناظرہ اور مجادلہ

درد و سحر: اینڈ پراڈکشن مسٹر



مقبل دروازہ دبیر احمد حیدر آباد

یہ وہ ایرانی طرز کی مشا و پاکٹوں ہے جسے اقتراح کا آپ کو انتظار تھا یہاں آرام اور درہنگ کے باغات کی در آمد کردہ چائے استعمال کی جاتی ہے خوش ذائقہ چائے • میٹین و شیرین لوازمات • اور اسی مشروبات کیلئے اسٹینڈرٹ اچھا کیا تشریف لایئے اور چائے کا حقیقی لطف اٹھائیے۔

کرنا اس پر طعن و تشنیع کرنا لعنت ملاحت کرنا ماسک بے سود ہوتا ہے اور ایسی شیطانی بڑی بڑی خرایاں پیدا کرتی ہے۔

تاریخ شہادت کہ دنیا میں جتنی بڑی بڑی اور ہولناک جگہیں ہوئیں ان میں دونوں طریق اپنے آپ کو حق پر تصور کرنے کے چاہتے ہیں۔ چاہے آپ جمہوریت پر نظر ڈالیں یا صلیبی جنگوں پر، ہر جگہ جتنی بات نظر آئے گی۔ ہر حال ہر شخص اپنے دماغ میں جو نقشہ چاہتا ہے اور دل میں جو خیال قائم کرتا ہے اس پر اتنا راسخ اور یکساں ہو جاتا ہے کہ کوئی بھی اسکے خیالات میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا، اصلے بحث و مباحثہ تنقید اور طعن سے یہ باور کرانے کی کوشش کرنا کہ وہ غلطی نہیں ہے، کھلی ہوئی حماقت ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ اسے اس حال پر چھوڑ دیا جائے اور اگر اسکی اصلاح ہی مقصود ہو تو دوسرا طریقہ استعمال کیا جائے جو بالکل لائق ہے۔

انگلتان کے مشہور افسانہ نویس ٹھامس ہارڈی پر جب سخت تنقیدیں ہونے لگیں تو اس نے تیرہ دل ہو کر افسانہ نگاری ہی چھوڑ دی، اس طرح انگریز شاعر چرٹن نے سخت تنقیدوں سے متاثر ہو کر خودکشی ہی کر لی تھی۔ کسی شخص کو راہ راست پر لانے کا طریقہ اس پر تنقید کرنا اور اسے قائل و معقول کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے میل ملاپ، خلوص اور محبت برپا کرنا معلوم طریقہ ہے۔ اسپر انٹرنڈانز ہو کر اسے ہموار کیا جاسکتا ہے۔ ایک معلوم ہے کہ ہندوستان میں مویا نے کام اور بزرگان دین نے کس طرح اپنا اخلاقی اثر اور روحانی اقتدار قائم کیا؟ ان کا طریقہ بالکل لائق تھا، وہ پاک دل تھے، انکے دونوں میں کمزورت

نہ تھی محبت تھی وہ ہر ایک سے محبت کرتے اور ہر ایک انسانیت محبت کرنے لگتا، دلی سے بیدار تھ، اجمیر سے ناگور تک انگریزوں سے کلرنگ تک جتنی بڑی بڑی تہذیبیں آپ کو نظر آتی ہیں وہ انہیں محبت کے بندوں کی ہیں جنہوں نے اپنے اللہ سے محبت کی اور پھر کائنات سے محبت کر کے لگے، مفسدہ کی محبت صانع کی مسرت کا باعث ہوتی ہے اور وہ بھی خوش رہے اور ان کا خدا بھی خوش رہا اور اس دامن کے ہر مذہب و ملت کے لوگ بھی ان سے خوش رہے۔

گلبرگہ میں ایک مجذوب تھے رکن الدین جب حضرت سید محمد صنی الموعوفؒ پر بندہ نواز مگر گلبرگہ سے تو ان کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور دو جیل دستہ رائج الوقت ہاتھ پر رکھ کر رکن الدین کو نذر دی سالہا سال سے رکن الدین دوزخ آلود تھے ہوئے تھے، ایک مالک کی نذر، مجذوب پتھر سے کس طرح لپٹا؟ رکن الدین کو یہ یاد دہشت سے کھرا ہونا پڑا۔ پٹلیوں اور دمانوں کا گوشت ایک ہی لذت بودت سے پیچھے پیچھے آپس میں جھگڑا تھا کھڑے ہوئے تو خون بہنے لگا۔ رکن الدین نے کہا دو ٹولا، "مقصود یہ تھا کہ نذر دیا بھی ضروری ہے تو لا دے۔ بندہ نواز کی نذر قبول ہوئی تو دمان سے دو ٹولا جا کر طرح اقامت دالی دی۔ پس اب خواجہ صاحب کی خالقاہ ہے لوگوں نے سلام رکن الدین کے منہ سے وہ تو لا جو سنا تو بچ مشہور ہو گیا اور رکن الدین تو لڑکھنئے کے ایک برہمن ان کا معتقد تھا وہ بھی آکر بائیس بیٹھ گیا، گلبرگہ کے ہاتھ سے ہر بھارت کو رکن الدین کی زیارت کے لئے آئے اور اپنے ساتھ روٹی لٹوٹا لاتے اور میں بیٹھ کر کھاتے تھے

MANDHAR LAL BALMUKAND
3-3-613-CHAPRAL BAZAR HYD. A.P.

- خالص نوشیوارا تھری بریانی کا چاول اعلیٰ درجہ کا گھن پوری چاول
- خالص مکہ کا گھی اور کرپڑ کا عمدہ تیل، ہم سے خرید فرمائیے
- منج کی حاجیت اور آرڈر پر فوری پلائی کرنا ہماری خصوصیت ہے

چمل بازار حیدر آباد ای۔ پی

سید دستار (پگڑی)، سید خجہ جامہ، سید براق سی داری اور رنگت بھی ماشاء اللہ مرغ و شیر ذوق علی نوز کا مصافحہ۔ نادر شاہ بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا وہ بدیش سفیت بخندم ہے، ادھر نادر شاہ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اور اُدھر آصف جاہ نے کہ ایک کمرہ آزدی و شاہ خاں نے بخش دیا ہے قتل عام روک دو تلواریں بنام کرو، پھر لیا تھا ساری تلواریں ترک لیں!

خاندانِ سانیہ کے مشہور بادشاہ نضر بن احمد سانی نے ایک دفعہ ہرات کا سفر کیا باوٹیس ہرات کا مشہور نہایت گاہ تھی اسے بہت پسند تھا اسلئے بہار کا پڑاؤ وہیں بڑا، تمام دشت و صحرا چمن زار تھا۔ ان دلفریبیل سے نضر کو ایسا لگھا لیا کہ ساری بہار وہیں گزار دی جائے تے تو سیوؤں کی نہایت ہوئی اطراف میں (۱۲۰۰) قسم کے انگوڑے ہوتے تھے جن میں ترنیاں اور کلچندی نہایت مشہور خوش مزہ، شاداب اور نرم ہوتے تھے، نضر صحرا سے اٹھ کر آیا دی میں جا رہا اور درد اڑیں جو ایک مشہور مقام تھا قیام کیا یہ مقامات نہایت آباد و مہموم تھے ہر طرف عالی شان نقر و ایوان اور ہر ایوان کے ساتھ خانہ باغ اور پائین باغ تھے اسی زمانہ میں سیستان اور ماہرندان سے سیوؤں کی آمد ہونے لگی نضر نے چارے بھی گزار دیئے مرد فوج کے ساتھ کتاب کی ببار گزارنے پیر روانہ ہو جاؤں گا مگر جب آئیں موسمِ گدڑا تو دھوا زنجیر بانجنا تا اسطرح پورے چار دیکھ لڑنے امراد اور سپاہی تک آگئے مگر کوئی بادشاہ سے عرض و معروض کا جرات نہیں کر سکتا تھا!

آنحضرتؐ نے ساگوشت بھی لا کر لے تھے جس سے نذرت بی کو بھن آتی تھی اسلئے انہوں نے کمن الدین آگے وڑی لیا کہ حضرت نے اس بات سے تکلیف ہوتی ہے تو حضرت نے نذرانہ میں کو گوشت لے جانے سے منع کر دیا بیچھ یہ لکھا کہ ایک تک گلہ کر کے مسلمان دیکھا پر گوشت لیجانا بڑی بات ہے گوشت کھا کر بھی نہیں جاتے، اگر صبح جانا ہو تو رات ہی سے گوشت چوڑھیتے ہیں۔ دیکھئے! مجذوب لے لیا لیا فی جاوہ لیا کہ اسکا گلہ یہ ہو کہ نذرت بی مسلمان ہو گئے اور عبداللہ نام رکھ لیا اور کمن الدین آگے پہلو ہی میں اب تک آسودہ ہیں، دیکھئے دلوں پر حکومت کرنے والے یوں دل مودہ لیتے ہیں ان کی حکومت مستقل اور بادا رہے اور جیت تک ان کے چلو میں دل میں اسوقت تک قائم رہے گا۔

جب جامہ و قہار بادشاہوں کے پاس ایسے لوگ تھے جنہوں نے ان بادشاہوں کو موسم کی ناک بنالیا تھا جطوف چاہتے موڑ لیتے، اسکی وجہ کیا تھی؟ یہ بالکل معمولی بات تھی ان لوگوں کو نذریات پر عبور تھا اور وہ لوگ کنبیالی طریقے پر کام نکال لیتے تھے۔ دھلی میں جب قتل عام ہو رہا تھا تو آصف جاہ (اول) وہیں موجود تھے انہیں ان فی خون ریزی اور دھلی کی بربادی کا سخت عدم تھا۔ نادر شاہ سے کچھ گستاخانہ آسان نہ تھا مگر وہ اس خون خرابے کو برداشت نہ کر سکے اور تلوار بنام سے نکال کر گئے میں لنگائی دونوں ہاتھ و مال سے باندھ لے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے نادر شاہ کے سامنے جا کھڑے ہوئے یہ ہے کسی ناز لکھی چوکر کز زہ کئی خنق راہ باز لکھی

TEL:- GHEEGHAR

PHONE-4347

Dharamchand Agarwal

GENERAL MERCHANT

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHET, MAIDA, SOJI, PULSES, KARDI OIL, VANASPATI & REFINED OIL, CHAPPAL BAZAR, HYD. AP.

خالص کچی، لیجول، روا، میدہ، چاولی، دالیں، کرلڑ، کاتیل اور لیفان تیلوں کے ٹوک اور چیلر جو پاری

دھرم چند داکروال جنرل مرچنٹ

چیل بازار

نید آباد

روڈ کی دو بار سائیکل کا مشہور شاہراہی اور ناصر احمد
کا معاصی تھا لوگوں نے ہی سوچا کہ ہم تو بادشاہ کو یہاں سے
کسی طرح نکال نہیں سکتے روڈ کی ہی سے خواہش کیجئے تاکہ وہ
بادشاہ کو بھی سنا کر یہاں سے لے چلے چاہئے مارے امر اور روڈ کی
کے پاس بیٹھے۔ روڈ کی، ہوتے کبھی طرح اور زاد اندھا اور ٹر
پا پیہ کا شاہ تھا، ناصر احمد اسے بہت چاہتا تھا ان لوگوں
کا خیال تھا کہ روڈ کی بڑی بھید کے بعد بادشاہ کو دو تین
گھنٹے کی مغز پاشی کے بعد سچا سنا کر یہاں سے چلے پیرا مادہ
کے لیے گا۔ اسے ان لوگوں نے پانچزارا خیریاں اس شرط
پر دی قبول ہیں کہ بادشاہ یہاں سے بخارا واپس ہو جائے
روڈ کی پیدا نشی اندھا تھا اور آپ جانتے ہیں
انہیں بڑے زوشیا رہتے ہیں، اس لیے ناصر کے سامنے
کوئی لمبی چوڑی نعرہ نہیں کی نہ ہی کوئی لمبا جوڑا تھپہ
کہا۔ پھر روڈ کی نے کیا کہا؟ اگلے روز روڈ کی دو بار
چمکیا تو ناصر بھٹا شرابی رہا تھا روڈ کی نے سنا کہ کیا تھا خفاق
کی ذہن میں سنا نہ سزا روغ کیا ہے

ہوئے ہوئے نونیاں آید ہے، یاد یار ہر باں آید ہے
ہوئی آموں و در شہ پہلے او، زیر پاہم پر نیاں آید ہے
آپ بھوں باجہ سمہ پنجاوری، خلیک مارا ناسیاں آید ہے
لے بخارا شاہ و شاہ و شاہ و شاہ سویت ہمال آید ہے
شاہ شہ دست و بخارا بوساں، سر و سوئے بوساں آید ہے
شاہ ماہیت و بخارا آسمان، اوہ سوئے آسمان آید ہے
ناصر کا یہ حال ہوا کہ ایک پاؤں میں موزہ پہن کر دوسرے
موزے کے سینے تک صبر نہ کر سکا اور اسی وقت گھر ڈسے پر

سوار ہو کر گیٹ ڈوڑا اتار ہوا، پوری ایک منزل پر دم لیا اور ہل
بچھ کر موزہ پہنا۔

آپ کو حیرت ہوگی کہ ان چوبید سے مادے شعروں
نے آنا غیر معمولی اثر کیا تھا؟ آپ ہی نہیں اکثر تذکرہ نویس اور روایت
مثلاً سحر قندی، مسٹر مرادون، شیشی تھانی وغیرہ سمجھانے حیرت
ظاہر کی تھے کہ یہ ایک سیدھی سادھی نظم ہے نہ کوئی عمدت ہے نہ
معنوں ہی خاص ہے اسکا اثر سقدر کیوں کر ہوا؟

واقعہ یہ ہے کہ اتم کی بیعت سے روڈ کی واقف تھا، بخارا
کی دلفریبیاں ناصر نے بھلا دی تھیں اب صرف ذہن کو بخارا کی طرف
منتقل کرنے کی ضرورت تھی، روڈ کی نے دیگ آموں، آپ بھوں
کا ذکر کر کے ناصر کے ذہن کو بخارا کا طرف منتقل کر دیا اور پھر بخارا
کو خوشخبری سنا کر گشتہ پتر اہمان ہو رہا ہے ناصر کے لافور کو
جگا دیا، یہی نہیں بلکہ بادشاہ کو سرو اور بخارا کو لوستان، بادشاہ
کو جاندا اور بخارا کو آسمان کہہ کر اسکے لاشعور کی پوری مصلحتوں
کو بر دے کار لا کر چھوڑ دیا۔ پھر کیا تھا انیسہ ماسکی دپ ہراؤ نکلا
اور ناصر نے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہن کر گھر ڈسے کی باگ اٹھا دی
روڈ کی کسی ڈیل مار بھیجے کے اور اسے کا طالب علم تھا
نہ ہی اس نے نصیحت کی کہ تیس پڑھی تھیں، اسکو فطرت نے ساری
بائیں کھادی تھیں اور وہ لوگوں کے جذبات کو بھار کر اپنا کام کھانے
کے احوال سے واقف تھا اس لیے اس نے یہ سادھے چوڑھے کر

کہ اپنا کام نکال لیا
دلت ہوئی میں نے اٹھنا ان کے کسی ڈرامہ نویس کے منتقل
کسی رسالہ میں ایک قصبہ پڑھا تھا کہ ایک بو، نے اسے خط لکھا کہ
میرا اکلوتا بیٹا فلاں گھر میں ہے اور مجھے بائیں بھلا چکا ہے



متصل بادشاہی طاہر خانہ بیکورٹے روڈ حیدر آباد سے جب
کبھی آپ گزریں گے تو کباب کی سونڈھی بو سے آپ کو آواز آئے گی
کباب نان ایرانی بہ از مرغ و بہ از ماہی، نیو گلشن یا اگر تو کباب سیخ میخانی

نہ تو میرے پاس آتے تھے اور نہ خط ہی لکھتا۔ غم آپ کوئی صورت اس کے ملنے کی بتائیں تو عنایت ہوگی۔

ڈرامہ نویس نے بجائے بڑھیا کو کوئی جب کا نعل بنانے یا اسکے بیٹے کو کوئی لمبا چوڑا خطہ سنانے کے ایک حدادہ ایسا لکھا کہ جس میں والد کی محبت پیش کی گئی تھی اور ہمہ ڈرامہ اتنی شکر کی ایک نامک لکھنی کو اس لیے کرنے کے لئے دیا جس شخص میں جوہ کا لڑکا رہتا تھا۔ جب یہ ڈرامہ اسلئے ہوا تو سبھلہ اور لوگوں کے اس لڑکے نے بھی اسے دیکھا اور جسے ڈرامہ دیکھنا گیا اس کا لاشعور بیدار ہوتا گیا بالآخر اسکی ماں کی یاد جو اسکے ذہن سے بالکل اتر گئی تھی پھر تازہ ہو گئی اور وہ انسا متاثر ہو کر محض سنے کل کو اپنی قیام گاہ تک بھی نہ جاسکا بیدھا ماں سے ملنے کے لئے چل پڑا اور ماں کے پاس پہنچ کر رہا۔

لکھا میرے ڈرامہ نویس نے کوئی کرامت ظاہر کی تھی نہ معجزہ پیش کیا تھا اس نے ماں کی محبت سیدھے سا۔ طریقت سے پیش کر دی تھی اور وہی طریقہ اختیار کیا تھا جو روٹوں کا تھا اور اسکا اثر بھی وہی ہوا۔

قدرت نے ان میں جو جو چیزیں ودعت کی ہیں ان سے وہ کام بھی لیا کرتی ہے چنانچہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کسی شخص کو راہ راست پر لانا چاہتے ہیں تو یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں، شاید آپ یاد نہ کریں اسلئے ایک اچھ سن لیجئے،

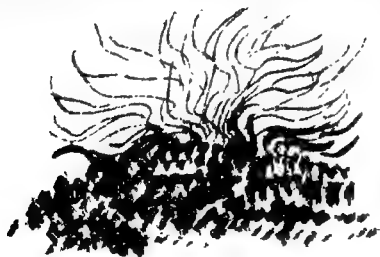
ابراہیم ادھم ایک بادشاہ اور نہایت متقی اور پرہیزگار تھے حکومت کے ساتھ ساتھ ریاضت بھی کرتے تھے انہیں

کو یہ دور بخسندہ آئی۔ ایک روز ابراہیم محل میں بیٹھ عبادت کو مہم تھے کہ چھت پر کسی کے چلنے کی آواز آئی ابراہیم بہت حیران ہوئے کہ فل شہزادی کی جمعت پر رات کے وقت کون جہاز لے سکتا ہے۔ وفتح استقباب لکھا طرہ چھت پر جا بیجئے، دیکھئے کیا ہیں کہ ایک شخص چھت کے کونے کونے زحمت سے پوچھا اماں! تم کون ہو؟ یہاں کیسے آئے اور کیا کر رہے ہو؟ تو اس نے کہا میں ابراہیم میرا اونٹ لگم ہو گیا ہے، آتے ڈھونڈ رہا ہوں، ابراہیم کو بڑی حیرت ہوئی۔ کہنے لگے یہاں! تم دیوانے معلوم ہوتے ہو، ارے اونٹ بھی کہیں چڑی پر مل سکتی ہیں اس شخص نے جواب دیا ابراہیم! سچ ہے ہو گئیں خدا بھی صدوں میں مل سکتا ہے ہاں تاہم دستجاب و بریا کے پردوں میں خدا کو ڈھونڈو سے ہو، ابراہیم کا لاشعور جگسا تھا اور انہوں نے نہ صرف فعل کو جو لڑ دیا بلکہ سلطنت بھی چھوڑ دی سب سے ایک چھوٹی سی سلطنت کے بادشاہ تھے جسے چھوڑ کر انہوں نے سارا کا فدائی کو اپنا لیا اور ایک عالم پر بادشاہت کرنے لگے،

آج ابراہیم ادھم کا نام جس عزت و احترام سے لیا جاتا ہے اس عزت و احترام سے کسی سلطان کا نام لیا جاتا ہے نہ خلیفہ کا۔

اس طرح لاشعور کو بڑی غمگی سے بیدار کیا جاسکتا اور ان سے اہم اور بڑے سے بڑا کام لیا جاسکتا ہے آپ جانتے ہیں حسن بن میاج نے اپنا ایک بیٹا نہیں بنا لیا تھا اور ایک شخص گروہ فدا ہونے کا بیٹا بنا تھا جس کے

A.C. CHAR COAL DEPOT.



کوئلہ و چورا

آپ کو ہر وقت ملے گا
ہم سے و ابھی قیمت پر طلب فرمائیے

اے۔ سی۔ چار کول ڈپو متل عسدد و دواخانہ ترپ بازار میہ در آباد

گولگا بن گیا تھا

رومانہ کا ایک کان جو کہ گزشتہ ۴۵ سال سے گولگا سمجھا جاتا تھا، ۹ سال کی عمر میں بولنا شروع کر دیا ہے اس نے بتایا کہ اس نے جان بوجھ کر خود کو پہلی عالمی جنگ کے دوران گولگا بنالیا تھا تاکہ فوج میں بھرتی نہ ہونا پڑے

پتہ مال کے پیٹ دانت لیکر آیا

لندن میں ایک بچہ مال کے پیٹ سے ایک دانت لیکر آیا تو اکثر لوگوں نے اس دانت کو زچہ اور پتہ کے لئے خطرناک قرار دیا۔ مال باپ دانت نکال دینے کا نئے پیر تیار ہو گئے ہیں۔ چھوٹے بچے کا یہ دانت نکال دیا گیا اب مال اسے اپنا دودھ دے رہا ہے۔

۱۲ سال میں انیس بچے

افریقہ کی ایک ۳۵ سالہ عورت نے ۴ سال میں ۱۹ بچوں کو جنم دینے کا ریکارڈ قائم کیا ہے اس عورت نے تین بار ایک ساتھ چار بچوں کو جنم دیا اور ایک بار ایک ساتھ دو بچوں کو جنم دیا اس کے آٹھ بچے ابھی تک زندہ ہیں۔



مرٹن فریڈمنف نے بتایا کہ عالمی جنگ مغربہ شروع نہیں ہوئی۔
اس کا یہ مطلب ہو کہ ”من بعد“ شروع ہوگی

مرکزی قوانین کا سنہی میں ترجمہ کرنے کے لئے مرکزی وزارت قانون ایک کمیشن قائم کرنے کی کیا ہماری قومی زبان میں ایسے قوانین کا بھی ترجمہ نہیں ہوا

الطافہ کے مونیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ امر جلائی کو قیامت آجائے گی
اور جواباً شکار شیبت کے طور پر میدان کے بخوبی صاحب نے کہا ہے کہ امر کو قیامت نہیں آئے گی۔ اب اگر قیامت آجائے تو نہ ہی میدان کے بخوبی صاحب رہیں گے اور نہ اطالیہ کے موخی صاحبان۔ لہذا ریح اور جیوٹ کا فیصلہ کون کیسے گا۔ اور اگر نہ آئے تو میدان کے بخوبی صاحب کی قیامت، ہر حال نہایت ہوگی۔

ماں نے بڑی فوری طیارہ مار گرایا
یعنی کبھی ایسا ہی ہوتا ہے

ہاتھوں بڑے بڑوں کو قتل کر دیا اور ایک ہنگامہ چا دیا
تھا وہ بی اسطرح کام چلانا تھا
لغیات کا مطالعہ نہایت دلچسپ ہوتا ہے اسکے لئے آپ کو نہ تو علم لغیات کی کتابیں پڑھنی ہوں گی ضرورت ہے اور نہ کسی ادارہ کے لکچر سننے کی، انسانی افعال و اعمال پر غور کیجئے اور لغیات اس کی کامی مشاہدہ کیے جانے سے ابھی دلچسپی بڑھتی جائے گی اور آپ لغیات کے امور و غوامض پر مانی سمجھ سکیں گے

• سانب • بکھو • بھجھو • بھو • چو • پا • اور دیوانہ لڑکاٹالے
اور طالی، طوبی کی بیماری، درد سر اور شکم، نظر، لڑکا وغیرہ کا

دعا سے علاج

سید ابوطالب موسوی

گھر کا پتہ۔ ۶۴-۱۲-۲۲ کوئٹہ داراب ملک باقوت پورہ
دفتر کا پتہ۔ علی گڑ اور س پرائیوٹ ٹیلیڈ سٹیم باہی مارکٹ
وقت ملاقات گھر پر۔ ۵ تا ۹ صبح شب
وقت ملاقات دفتر پر۔ ۱۰ تا ۴ صبح شام

محفوظ رہی مملکت پر مہمیں ہیں جیسے کہ دفتر غیر آواز اور دہشتہ وار ہولناکی کے بعد عکاسی لکھا ہے

علیؑ، منوی پیغمبری سبھا توین سبھا
و نور عشق کی وارث سبھا توین سبھا
مٹا کر آپ کو عثمانی ہی کہتا ہے ہر اس
کوئی بابِ بخت کی بندگی سبھا توین سبھا

شیراز

ایڈیٹر: سید مصطفیٰ شہرازی مقام اشاعت: چادرگھاٹ ٹریڈ سوسائٹی آباد ۷۳۵۰۲

تقدیر کے تکرے

ہو کیونکر لعینوں ستن شبیر کے تکرے کہ وہ تھے احمد مختار کی تصویر کے تکرے
جس دین نے پایا تھا نصف نصف حضرت کا حقیقت میں وہ تھے اس ماہ پر نور کے تکرے
جہنم میں جائیگا کبھی یہ میرا دعویٰ ہے پر بھلا کبار بھی جو آیتِ ظہیر کے تکرے
اٹھاتے تھے اسیر کی جو کر یا حضرت عابد تو انکی بیکی پر روتے تھے زنجیر کے تکرے
لبِ خلاص دوں بوسہ کہو سر پہ آنکھوں پر عجبے بھلا گر شاہا تری تحریر کے تکرے
چڑھا تھا جس گہری شمر سمرگشتہ کے سینہ پر تو کر ڈالے کسی کیوں نہ اس خنزیر کے تکرے

نہم کے نگاہِ لطف کا عہدہ ہے اسے عثمان

جو ملے جاتے ہیں چمکو تری تقدیر کے تکرے

جلد ۱۲
روز جمعہ
۱۵ جولائی
۱۹۶۰ء
۲
۲۰
محم الحرام
۱۳۸۰
شمارہ
(۳۶)

بہترین فرنیچر۔ کیا باور قافلہ سمان

عظیم الشان ہراج

بہترین بلوری چھاڑ رنگین اور سفید۔ برشین باسکٹ فریشیاں۔ بر دوز اور ماربل سے اسٹا پیوز۔ فرنیچر ڈیزائن
کٹ مٹالس کا سامان۔ ٹنشن جاسٹا۔ فرنیچ اور جاسٹس گھان۔ آئیل پینٹس۔ فلی ٹیو ایر۔ بہترین ڈرائنگ
بڈروم۔ ڈائننگ روم اور آفس روم فرنیچر کے علاوہ سینکڑوں قابل دید اشیاء کا ہر اج ہوتا ہے

فون نمبر: ۵۰۵
عمر جانی روڈ حیدر آباد
علی برادر

برتناؤ علمبردار کا اپنے مامول حسن علی مرزا عرف بھوئے کیساتھ

فرمایا جبکہ اول الذکر یہاں نذری باغ میں تھا اور موثر خان میں کام کرتا تھا تو ایک وقت ناچاقی مامول بھانجے میں کام کے متعلق پیدا ہو گئی تھی تو میں دونوں کو ہالٹ فرما کر ایک کا بیان سنا تھا کہ وہ کس رنگ یا دلیل کے ساتھ ہے۔ خیر یہ تو سنا مگر اپنے دوران تقریر میں علمبردار نے مامول کے رشتہ کا خیال پیش نظر رکھتے ہوئے جو کچھ اپنے اعداد بیان کیا۔ یہ ضرور قابلِ تحسین تھا بلکہ یہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی جبکہ دونوں میں کام سے متعلق اتفاق نہیں تھا تو اس حاکمیت میں بھی بغیر طیش میں آئے یا برعکس بتائے اس لڑکے نے جو سنجیدہ گفتگو کیا اس کا اثر غے بغیر غے نہیں رہ سکا۔

دیکھو۔ اس میں شک نہیں کہ اس لڑکے کی طبیعت میں شر و فساد نہیں ہے تو ممکن ہے کہ بعض وقت بلا غور کئے حماقت کے کام کر جاتا ہو جو کہ دوسری چیز ہے۔ اس کے علاوہ چہرہ بھی اس کا شرافت کا بنانا ہے غالباً یہ حکیم سید علی صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کے نون کا اثر ہو گا جو کہ جسم شرافت تھے خدا مرحوم کی روح منہر کو ریاض کر بلائے معلیٰ میں آئندہ رکھے کہ یہ اپنے اہلِ دین برحق سے فدا ہوئے تھے اور اسی سلسلہ میں بیٹے کے معصوم اولاد کو مسکین بنی نصیب ہو۔ یعنی کوثر علی رضا علی۔ بچی زینب بیگم نو۔ دو لڑکے ایک لڑکی جو عدوہ نذری باغ میں پیدا ہوئے تھے (مکان مدرسہ غایہ میں)۔

مرفوعہ ۴ جولائی ۱۹۹۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطر

نہ دارد کیف سے غلام شکستہ ستون دارد نہ این بام شکستہ
بہ بازار سے ہمہ سود و زیان ہم نہ دارد شان زرب غلام شکستہ

(آمدہ از نذری باغ)

قطر

برآمد از چمن گلہائے رنگیں نماید جلود ہم کردار و آئین
تسوسانی چمن مسرور دیدہ بہ سدرہ آمدہ چون مرغ شاہین

(آمدہ از نذری باغ)

ہمشیرگان طاہر علی متال خانہ زاوعلایہ سرم مقیم نیازخانہ کنگ کوٹھی متعلق نمبر ۳ بیابح

فرمایا اسکے دو حقیقی بھئیں تھیں جو حبیب خاں کے خرابداروں سے تھیں ان میں ایک بڑی بہن معین علی (پسر کال نذیر الدین) کی زوجہ ہے (مقیم مدرسہ عالیہ) اور چھوٹی بہن قطب علی کی زوجہ ہے (پسر شیر الدین مقیم مدرسہ عالیہ) مگر مجھے حیرت تو یہ ہے کہ قطب علی کی زوجہ بے حیا بنکر ہاشم علی (پسر سابق پرنسپل) کی آمدورفت کو اپنے مکان میں کیسے جائز رکھی۔ یعنی اگر اس کا شوہر بے حیا تھا تو کیا یہ بھی شوخ چشم تھی کہ روزانہ غیر جوان لڑکے کی دید بازی پر فریفتہ ہو گئی تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ڈکوکوں کو پھونڈ کر اُٹات بھی اسی قسم کے ہوتے ہیں جو اپنی زندگی بے حیائی سے بسر کرتے ہیں (مثلاً پیشہ ور مسکرات) اور جب معاملہ ایسا ہے تو پھر طبقہ شرفا سے ان کو نارنج کرنا چاہیے۔ تاکہ صفت میں طبقہ کی بدنامی نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ ہاشم علی بے وقوف کو اتنی عقل نہیں تھی کہ ایسے شرمناک کام کر کے اپنے باپ کے نام پر دھبہ لگاتا۔ مگر کیا کرے گا بے چارہ نہ کہ بنکر قسیم و نہایت سے محروم ہو کر اس رنگ میں اپنی زندگی بسر کر رہا تھا۔ افسوس صد افسوس۔

دیگر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ زمانہ گزشتہ میں ان حالات کو دیکھتے ہوئے اس کے والد کے طرف بس۔ میں۔ ریڈی نے بھی دونوں کو مشورہ دیا تھا کہ ایسے مذہب حرکات سے دونوں کی بدنامی ہوگی۔ مگر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ آخر وہ وقت آیا کہ مجھے راز سربستہ کو آشکارا کر کے ان دونوں جو کړوں کو چشم نمائی کرنی پڑی۔ ورنہ اگر ایسا نہ کرتا تو میرے گھر کی بدنامی ہوتی جس صورت میں یہ امور آشکارا ہوتے۔

مکورد۔ فرمایا اسی سلسلہ میں ایک واقعہ بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں تاکہ ریکارڈ پر رہے وہ یہ تھا کہ اشرف بیگم زوجہ ہاشم علی (یعنی پسر سابق پرنسپل) کا آخر میں حمل پیدا سفاک ہوا تھا جب کہ یہ مدرسہ کے مکان میں مقیم تھی۔ بین ۵ یا ۶ ماہ کا ہونے سے اور وہ بھی شکم مادر میں فوت ہو کر فارغ ہوئے میں دقت کا سامنا تھا تو ریڈی ڈاکٹر جو وہاں پسر موقوف موجود تھے (یہ وقت شب کا تھا درمیان دسٹن اور گیارہ بجے کا) اس لئے بغرض مشورہ ڈاکٹر و انگریز کے کو طلب کیا۔ اور یہ اطلاع مجھے ملنے پر پہلے محوڑ

لجائے کا حکم دیا اور ٹیلیفون سے بھی واگھرے صاحب کو آگاہ کیا کہ وہ فوراً وہاں آجائیں تو مناسب ہے۔ چنانچہ یہ وہاں جب پہنچے تو سمجھا دیکھتے ہیں کہ ہاشم علی مکان میں نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر ان کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ تھا (اوس وقت یہ عصر سے قبل علی (پسر شیر الدین) کے مکان میں اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ گویا اوس کو اس کا احساس نہیں تھا کہ اوس کے گھر میں کیا کیس ہو رہا تھا۔ مگر جب اونہوں نے دریافت کیا کہ لڑکی کا شوہر کہاں ہے تو ملازمین نے کہا کہ وہ دوسرے قریب کے مکان میں ہے۔ اتنے میں ہاشم علی کو خبر ہوئی کہ واگھرے صاحب اوس کے مکان میں آئے ہیں تو یہ سنکر دھکتے دھکتے اپنے مکان میں آیا مجھ چھا کر کہ واگھرے صاحب اگر اسکی فیرو ہو گئی کی وجہ دریافت کریں گے تو وہ پریشان تھا کیا جواب دے گا۔

بہر حال واگھرے صاحب نے کہا کہ ایسے وقت جبکہ اس کی زوجہ کی حالت تشویشناک تھی (استقامت کی وجہ سے) شوہر کا زوجہ کے نزدیک رہنا ضروری تھا۔ یہ سنکر اس یہودہ نے کہا کہ زوجہ کی اسی تکلیف دہ حالت اوس نہیں دیکھی کئی اس لئے بازو کے مکان میں چلا گیا تھا۔ حالانکہ یہ بیان اس دروغ گو کا سراسر حقیقت سے کوسوں دور تھا اور محض بہانہ تراش کر کے آیا جواب دیا تھا۔ خیر شب تو گزر گئی۔ مگر جب صبح ہوئی تو واگھرے صاحب عادت نذری باغ آکر (کیونکہ یہ روزانہ آتے ہیں) شب گزشتہ کا جو واقعہ تھا فحشے بیان کیا تو میں نے اصل واقعہ سے ان کو آگاہ کیا تو یہ سنکر ان کو تعجب ہوا کہ اس چھوکرے کا کیسا مذموم برتاؤ تھا۔ اپنی زوجہ کے ساتھ جو حد درجہ قابل افسوس تھا۔ خلاصہ یہ کہ اشرف بیگم ہرگز اس کے لئے موزوں نہیں تھی۔ اور اگر کوئی تھی تو وہ شوخ چشم ہوئی تاکہ دونوں کا نہ ہو تا۔ مگر یہاں جو ٹڈی دل درست نہ ہونے سے طلاق سے تفریق ہوئی۔ بہر حال۔ الْحَيْرِ فِيمَا وَقَعَ

مرفوع ۱۲ جولائی ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطع

ہے سیاہی شب دیجوڑ سے بھی || شیخ بیزار ہوئے خور سے بھی
کہتی ہے عید امیری عثمان || پھیلی عشرت سے انگوڑ سے بھی

(آمدہ از نذری باغ)

تصفیہ مجوزہ نسبت فاطمہ بیگم بہ محمد علی پسر ذکی خوشنویس

فرمایا یہ لڑکے کا کہنا تھا کہ وہ اس وقت درد گردہ میں مبتلا ہے۔ لہذا صحت اس کی نسبت مومن بحث میں نہیں آسکتی تا آنکہ اس کو کمال صحت نہ ہوئے جس کو طویل عرصہ درکار ہے۔ یہ ضرور ایک حد تک صحیح ہے اور قابل غور ہے۔

دوئم اس کا کہنا ہے کہ نسبت کا اعلان نظام گزٹ میں یوم عاشورہ ہوا تھا اس لئے بھی وہ یوم مصائب اس کا زندگی کے لئے سازگار نہیں ہو سکتا۔ یعنی بعد ختم ایام عزاء ہوتا تو زیادہ بہتر تھا۔ مگر اس کے اس خیال سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ ہاں وجہ کہ مذہب اسلام میں جو چیز جائز قرار دی گئی ہے (یعنی عقد) وہ کسی دوسرے وجوہ سے ناجائز یا نامبارک نہیں سمجھی جاسکتی کہ شے حلال ہمیشہ حلال رہے گی۔ اور شے حرام ہمیشہ حرام رہے گی۔ آئندہ ایام غزا محرم میں شادیاں یا خوشی کے تقاریب نہیں ہو سکتے کہ زوجین کا بناؤ سنگار ہوتا ہے۔ یا گانا بجانا یا گلبوشی وغیرہ یا اسی قسم کی چیزیں ہوتی ہیں جو آداب محرم کے منافی ہے مگر اس کو اس حد پر رکھتے ہوئے۔

دوسرے لوازم شادی کو ترک کرتے ہوئے صرف فریقین کا اگر عقد ایجاب و قبول ہوتا ہے تو یہ نکاح ناجائز نہیں سمجھا جاسکتا۔ عقد میں آزاد مشربوں کے ہاں۔ بہر حال لڑکی فاطمہ بیگم کو کسی دوسرے لڑکے کو بروقت دیا جائے گا (مثلاً برادر زمر بیگم منکوحہ کاظم جاہ مرحوم) کہ محمد علی کے لئے بھی یہ لڑکی موزوں نہیں تھی اُون قصود مہیات رشتہ یا پرورش کے مد نظر جس کی مراحت نظام گزٹ میں ہوئی تھی۔ کیونکہ دنیا میں انسانی حیثیت کے مختلف مدارج ہوتے ہیں۔ یعنی یکساں نہیں ہیں۔ اس لئے کہا گیا ہے۔
خدا یخ انکشت یکسان نہ کرد۔

ثلثوم۔ خلاصہ یہ کہ بعض مذہبی مسائل نازک ہوتے ہیں جن کو سمجھنے کے لئے کافی علمی بیانت اور عمر و تجربہ درکار ہے نہ کہ کم عمر یا کم بیانت کے مدرسہ کے بچے کہ اس کے لئے وہ موزوں نہیں ہیں۔ چہارم۔ دوسرے طرف مذہب اسلام نے یہ نہیں کہا کہ محرم میں نکاح حرام یا ناجائز ہے۔ بلکہ عقد کا وقت خود ارشاد نبوی سے ظاہر ہے (یعنی حدیث شریف سے) کہ آپ نے فرمایا جو شخص میری امت سے میری سنت کی پیروی کرنے سے انکار کرے گا تو وہ میری امت سے خارج سمجھا جائے گا۔ کیونکہ عقد کے ذریعہ میری امت میں جو اضافہ ہوا گا (اولاد پیدا ہو کر) اس پر میں یوم قیامت فز و مہیات کروں گا۔ اسی اصل اس سے بڑھ کر عقد کی اور کیا وقعت ہو سکتی ہے جبکہ خود یہ حدیث موجود ہے فریقین

کے کتب میں۔ پس ان امور کو مانتے ہوئے عام طور پر دورانِ ماہِ عزاء جو شادی نہیں ہوتی ہے (نہی)
 امامیہ مذہب میں) تا آنکہ یہ دو ماہ محرم و صفر ختم نہ ہو جائے۔ مگر کثرتِ دالے طبقہ کا خیال بعد
 عشرہ محرم جائز ہے (بغیر لازمہ دھوم دھام) تو وہ محض اس خیال سے کثافتِ دی کے ساتھ عیش و
 عشرت کا لوازمہ ہو گا۔ یعنی زوجین کا بناؤ بسند گار بگوشی۔ گانا بجانا۔ یا اسی قسم کے دوسرے رسومات
 وغیرہ تو کہیں اس سے ماہِ عزاء کی بے حرمتی نہ ہو۔ یا سوؤ آدنی نہ سمجھا جائے۔ اس مدت تک یہ خیال ضرور
 درست ہے۔ مگر محمد علی پسر ذکی خوشنویس کم عمر ہونے سے یہ نکات کو نہیں سمجھ سکتا اور جو خیال میں آیا اپنے
 معروضہ میں لکھ دیا۔ رہا یوم عاشورہ کی فعلیت یا احترام سے کس کو انکار ہے۔ ہرگز نہیں اور اس دن
 کہا واقعاتِ حائلہ کربلا میں پیش آئے تھے اعداد کے طرف سے اور کس طرح زمین و آسمان آہ و بکا
 سننے لگے وہ بھی صحیح ہے۔ مگر یہاں بحث ہے تو صرف اسی قدر کہ آیا دورانِ ماہِ عزاء میں عقیدہ نکاح
 جائز ہے یا نہیں۔ جس کی تشریح اوپر ہو چکی ہے۔ لہذا اس کے بعد مزید وضاحت بیجا رہے۔ اور یہ بھی
 پیشِ تعریف کہ ”الاعمال بالنیات“

تمت شد

مرقوم ۱۲ ارجونائی سنہ ۱۹۶۰ء

(آمدہ انڈیا کا باغ)

نذر

حیدر آباد کا خوبصورت ترین کیفے


متصل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن حیدر آباد

• فرمیشٹ - حمام • تازہ دم چائے • منفرد قلب شروبات

اور

• پراویژن کا شاندار مرکز

رہناؤ اور فیملی کیلئے خصوصی انتظام



بہ پیشگاہ فلک و قار شاہ دیباہ

شاہ حقیقت پناہ

بعد آستان بوسی عرص ہے کہ ناچیز پر سرکار کے جواہرات ہیں وہ ناقابل بیان ہیں
نہ تو زبان میں اتنی طاقت ہے اور نہ قلم میں اتنا زور جو سرکار کے احسانات کا محاسبہ کر سکے۔
سرکار کا عطا کردہ مدت میں کافی غور و فکر کے بعد ناچیز اس نتیجہ پر پہنچا ہے جو ان الفاظ کا لب لہجہ اور لہجہ
ہوئے سرکار کے سامنے ہے امید کہ سرکار معاف فرمائیں گے۔

اسلام اور خصوصاً مذہب امامیہ میں ۱۰ ارجم یوم عاشورہ کو جو اہمیت حاصل ہے سرکار اس منہ
بخوبی واقف ہیں۔ وہ کام کبھی پائے نہیں پہنچ سکتا جس کی ابتداء اس دن ہوئی ہو جو رسالت
کی گریہ و زاری کا دن ہے۔ وہ رشتہ نہ کبھی قائم رہ سکتا ہے اور نہ بھول سکتا ہے جس کا اعلان
اوس دن ہوا ہو جس دن مدحت شعروں نے تخت جگر شہیدہ کوین کا رشتہ جیساے قطع کیا
اور نہ وہ مکان سرسبز و شاداب ہو سکتا ہے جس کی بنیادیں اس دن قائم کی گئیں ہوں جس دن فاطمہ
کے گھر کا چراغ گل ہوا ہے۔ یہم عاشورہ جس دن کہ گلشن شہیدہ کی کلی کلی غنچہ غنچہ خونی کفن پہنے ہوئے
دریا رشتہ ہارست میں ڈوبا ہو کسی نسیم کی دنیاوی تمنائی کے غمے نیک فال ثابت نہیں ہو سکتا۔

دیگر۔ صحت کا جو عالم ہے وہ سرکار سے غمی نہیں۔ وقفہ وقفہ سے درد گردہ جیسے امراض
بالا حق رہتے ہیں جس سے اس بات کا امکان ہے کہ امراض شدت اختیار کر لیں۔ زیادہ حد ادب
خداوند اہم رے سرکار حق پرست کو ہر دو کسی سال بر عزت و اقبال سلامت رکھے۔ بجاہل طوائف (ہمیں)

خانہ زاد موردی و شیشی
محمد علی

المرقوم ۵ ارجم

نقل آئندہ ازندری بارغ

بہ پیشگاہ فلک بارگاہ

خداوند نعمت بعد ادب عرض ہے کہ ہم دونوں نے غلام زادہ کو سرکار کی خدمت میں دے دیا۔ اور غلام زادہ کنگ کوٹھی مبارک میں ہی ہے نسبت کا تعلق اسی سے ہے اس لئے سر اس کی رفیق حیات بنیں گی۔ خدمت میں پیش کر دینے کے بعد ہمارا کیا تعلق رہتا ہے۔ پہلی مرضی تو پالنے پرورش کرنے والوں کی ہوتی ہے ہم تو کسی کام کے نہیں ہیں۔ مالک کی جیسی مرضی اور جیسی خوشی۔ ایک چڑھائی کا ہی کیا ذکر ہے غلام کے اور اہلیہ کے لڑکی کے اور یتیم نواسوں کے سرکار ہی مالک و مختار ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ شکر یہ ادا نہیں ہو سکتا چھوٹا منہ بڑی بات۔ الہی آفتاب دولت و عروا قبال درخشان باد بجاہ محمد و آل محمد۔ فقط

قدیم خانہ زاد سوروٹی و پشپتی
میر محمد ذکی خوشنویس

مرقوم ۱۱ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ
نقل آمدہ از ندیری بانغ

اصلی دلایتی مرغیناز کے انڈے

کہنا نے اور مٹھانے کے لئے شوقین حضرات انڈے ہماری پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ ہائٹ و ہائٹ انڈ بلیک۔ سلور لوارڈ ککس، کمانن و ہائٹ انڈ بلیک، آرچنگٹس، اسپالٹ بلیک، ٹونا رکا۔ لگ ہارنس۔ بلف آریٹکٹس۔ بلف لگ ہارنس۔ بلف راکم اور دیگر عمدہ اور بڑھیا نسل کے مرغیوں کے انڈے ہمارے یہاں واجہانیت پر اور کیا نسل کے ساتھ فروخت ہوتے ہیں۔ چھاپہ پاس کے مرغیاں اکثر نائٹوں میں اول نمبر کے انعامات حاصل کر چکی ہیں۔ آل انڈیا نائٹ مرغیاں نے ہماری مرغیوں کو اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے گل بند نائٹ مصنوعات ملکی بلیک برٹ ڈان برڈ آف دی شو ہارنس آف برار نقوی سب کے علاوہ زیادہ انعامات حاصل کرنے پر امداد اللہ کی شیلڈ بٹھو علی کا ہے۔ عمدہ منجھڑا شٹ اور اچھی کھادگی کی وجہ ہمارے یہاں کی مرغیاں مفتوی اور حیاتیات رکھنے والے انڈے دیتے ہیں۔



وسم پولیٹری فارم ویکیف دلتشاہ
پروڈیوٹس پرائیویٹ لمیٹڈ
پلی۔ حیدر آباد

احساس فرق مابین خوب و زشت

فرمایا اولادِ عہدہ داران کو چھوڑ کر (مقیم ندری باغ) کہ ان کے بڑوں کی حیثیت کچھ نہ کچھ زمانہ گذشتہ میں تھی اور اب مگر ہے کہ انقلاب کی وجہ سے باقی نہ رہی ہو یا اس میں گھانا آیا ہو۔ دوسرے خانہ زادان ندری باغ (جبکہ چند کو مستثنیٰ کرتے ہوئے) کو اس کا احساس نہیں ہے کہ قسمت سے جو اپنی زندگی انکو ندری باغ میں ملی ہیں اس کے باوجود پھر اپنے جھوپڑوں کا خیال ان کے دل و دماغ سے نہیں گیا ہے کہ ذرا سی بات کی وجہ سے یہ پھر وہاں بھاگنا (یعنی جانا) چاہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنا انکی موجودہ حیثیت (و ندری باغ) کے منافی ہے۔ یا باعث تو ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ پدائش سے وہ جو نرپا میں رہے اور بس شہور کو پہنچے بعد ندری باغ کی ہوا کھائے۔ نظر برآں اس خیال کا ترک کرنا ان کے لئے دشوار ہے۔

بقول ”ما ہما نیکہ چنان بود۔ آزان بود“

بر خلاف اس کے اولادِ عہدہ داروں کا معاملہ دوسری نوعیت کا ہے۔ لہذا اگر گاہ گاہ وہ اپنے بڑوں کے گھر کی طرف راغب ہوئے تو چنداں نئی چیز نہیں بلکہ اپنی جگہ کچھ نہ کچھ درست سمجھی جاتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ دنیا میں نیشب و فراز موجود ہے یعنی یہ ایک دوسرے میں ضم نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ جدا جدا ہے۔ بعد ازاں کہ ہمیشہ کلاب کا درخت باغ میں لگا یا جائے گا اور بول یا اہلی کا درخت جنگل میں کہ دونوں کی قسم غلطہ ہونے سے مساوی نہیں ہو سکتے اور رنگ و بو میں بھی مختلف ہیں ایک خوشنما دوسرا بد نما۔ مگر اس زمانہ میں فارسی نوہ چھنا شکل ہے چہ جائیکہ عربی نوہ۔ لہذا ندری باغ کے خانہ زادوں کو کہیا ہے کہ آئندہ سے دوڑی کے عیال میں نہ پڑھا جائے کہ اس کے سمجھنے والے اب دنیا میں باقی نہیں رہے ہیں۔ البتہ علیٰ صحت کے متوفی نانا کی مائی جماعت پڑھا کرتی تھی جس کا زمانہ اب ختم ہو چکا ہے۔ لہذا ہم کون سا ساتھ دینا ضروری ہے۔ خلاصہ یہ کہ صرف فارسی کے نوے پڑھے جائیں جو ہر طرح کافی ہیں۔

نوٹ۔ وہ خانہ زادان جن کے بڑے خاندان نظام کے قدیم نمکھوار تھے علاقہ میسرم و گو لکنڈہ ان کو یہ شرف حاصل ہے۔ وابستگی کا بالمقابل دوسرے چند خانہ زادوں کے جو کہ اس تعریف میں نہیں آ سکتے ہیں لہذا یہ فرق مابین ہمیشہ رہے گا۔ گو ندری باغ میں سب کی حیثیت مساوی ہے۔ اور ایک کئی کے سوا ہیں۔

مرقوم ۸ جولائی ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

سلسلہ مضمون شائع شدہ در نظام گزٹ زیر عنوان ”غیر متبادل خانہ زادان نذری باغ“ (مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۰ء م ۱۰ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ)

فرمایا وہ عبارت جو تحت مکرر لکھی گئی ہے جن میں محمد علی پسر ذکی خوشنویس کی نسبت سے تعلق جو کچھ لکھا تھا۔ یہ پرچہ اخبار پیلے اسکے ہاتھ کے دیکھنے کے لئے بھیجا تھا۔ اور اس کا تحریری جو جواب آیا تھا وہ اس کے بیٹے کے دیکھنے کیلئے بھیجا تھا (دبیر ادا خانہ جہاں یہ اس وقت مقیم ہے) یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس کا ذاتی کیا خیال ہے۔ کیونکہ اس تجویز نسبت کا معاملہ اس کی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ چنانچہ اس نے اسی بارہ میں جو معروفہ لکھ کر میرے ہاں بھیجا ہے اور اس سے بعد میں نے آزادانہ طریقہ پر اس کا جو تصفیہ کیا ہے۔ یہ مضمون آئندہ پرچہ کشمیر آس میں آ رہا ہے (بشمول نقول تحریرات ہر دو پسر و پدر) اس کو سب آزاد مشرب اصحاب غور سے دیکھیں جو بے جا فریقین مذہب اسلام کی طرفداری کرنا نہیں چاہتے ہیں، بجز کلمہ حق کہنے کے۔ جسکی وجہ سے انکا کردار بلند و نمایاں ہے۔ لہذا سردست جو کچھ لکھا ہے اس پر اکتفا کرتا ہوں۔ بہر حال اسکی حد تک ممانعت قائم ہو چکا ہے۔ اور بروقت فاطمہ بیگم لڑکی کیلئے دو سرائیوں کو لڑکا کا تجویز ہو گا جو حیثیت میں بڑا ہو گا۔ جس کی جلدی نہیں ہے۔

نقول۔ دبیر آید درست آید
(مضمون از نظام گزٹ)


مقوم ۱۰ جولائی ۱۹۶۰ء

کشمیر پوسٹ

امرتسری باریک چاول

اعلیٰ درجہ کا امرتسری باریک چاول کیلئے کشمیر پوسٹ ٹیم باریک چھت ماحول میں
اس کے علاوہ اسکی امرتسری پوسٹ ٹیم باریک چھت ماحول میں
گرم مصالحہ و کرانہ کا واحد مرکز
زرد پوسٹ ٹیم کی جاتی ہے۔

کشمیر پوسٹ ٹیم باریک چھت ماحول میں (۱۹۶۰ء)



کردار ہردو برادر بشیر الدین و نذیر الدین عہدہ داران پرائیویٹ اسٹیٹ نظام

فرمایا مجھے خوب معلوم ہے کہ زمانہ گزشتہ میں یہ ہردو جب دیوانی میں ملازم تھے تو ان کا ریکارڈ آف سرزس وہاں اچھا نہیں تھا۔ اس کے بعد پولیس ایکشن جب ہوا تو یہ ہردو وہاں سے وظیفہ پر غلط ہوئے۔ مگر محض پروٹیکشن کے خیال سے انکو مدد دینے کے خیال سے ہردو کو اسٹیٹ مذکور میں ملازم رکھا گیا۔ مگر یہاں بھی جیسا کہ اطمینان بخش کام کرتا ہونا تھا وہ نہیں ہوا۔ اسکی سوانحیر الدین کو عادت پڑ گئی ہے کہ ذرا ذرا سی بات کی شکایت لیکر نذری باغ آئے۔ انھوں نے کمیٹی انتظامی کے پریسڈنٹ کی ہونے دینے میں پارٹنگ کیا ان کے جانشین ترازب علی صاحب کی۔ ہردو کو متنبہ کیا ہے کہ اگر یہ سلسلہ آئندہ بھی چلتا رہے گا تو پھر پرائیویٹ اسٹیٹ نظام میں بھی انکار ہونا مشوار ہو گا۔ اپنے خدمت سے غلطہ کئے جائیں گے۔ لہذا حالات دنیا جو درگون ہیں ان پر نظر رکھ کر ہردو کو کام کرنا چاہیے تاکہ نقصان نہ اٹھائیں اور نہ زمانہ گزشتہ کے واقعات کو سہمیں جگہ دیں کہ یہ تقویم پارینہ بن چکے ہیں۔ لہذا کہیں اسانہ ہو کہ ان کے حرکات نازیبا کی وجہ سے اس کا اثر بند ان کی اولاد پر پڑے جو زیر سرپرستی نذری باغ ہیں۔ آخر میں بدکہدینا بھی ضروری ہے تاکہ معاملہ صاف ہو کہ پرائیویٹ کمیٹی کا سینئر پوزیشن ہے جس کا فرض ہے کہ اپنے ماتحتین عہدہ داروں کے کام پر نظر رکھے یا اسکی نتیجہ کرے۔ ورنہ وہ اپنے ادائے فرائض میں قاصر رہیں گے اور اس کی ذمہ داری اپنا فریاد ہوگی۔

زیادہ۔ العاقل تکفیه الاشارة

مقوم ۱۱ جولائی ۱۹۶۷ء

(منقول از نظام نرٹ)

راڈلے کاؤن

ہائی کلاس کنفلکشنز، سوٹس اور ٹافنی خصوصی قسمیں
لاکو بون بون ٹافنی خوبصورت ڈبوں میں

ایم۔ وی۔ مائیلنڈ اینڈ کمپنی
برآمدہ ہارپریش — متنص دیوڑھی کمال نمن بیگم بازار حیدر آباد



اعلان

- (۱) موزوں نسبت محترمہ ۸ سالہ دختر سابق ناظم پٹہ و صوبہ انگلہ گہ۔ (مقیم ندی باغ) بہادر علی محترم ۲ سالہ برادر خورد معین علی (مقیم مدرسہ عالیہ)
- (۲) موزوں نسبت محمودہ بیگم محترمہ ۱۰ سالہ دختر برادر لطف علی (یعنی پدر معین علی وقاد علی) (مقیم محلہ پرند گھاسٹ) بہ اکبر علی محترم ۲۰ سالہ برادر خورد معین علی (مقیم مدرسہ عالیہ)

فرمایا یہ مفہوم تفصیل سے جو لکھا ہے قابل دید ہے جو کہ آئندہ ہفتہ شیراز میں آ رہا ہے جس کی داغ بیل صاحبان آزاد مشرب دیکھ کر یہ آزاد رنگ میں ہے جسکی گواہی خود طرز تحریر پر ہی ہے بہر حال مذہب اسلام میں جو چیز جائز ہے وہ کسی حالت میں ناجائز نہیں بھی جاسکتی جو ساتھ ہی قید زمان و مکان سے آزاد ہے اور اسکی اہمیت مطابق حدیث نبویؐ جو ہے وہ مستحق فریقین ہے۔ بہر حال مذہب اسلام کے یہ نازک مسائل ہیں جنکو سمجھنے کے لئے کافی علمی لیاقت اور بخیر عمر کی ضرورت ہے نہ کہ کم عمر یا کم علمی لیاقت کے لڑکے (جیسا کہ محمد علی پسر ذکی خوشنویس ہے) جسکو مدرسہ کا اگر طالب علم کہا جائے تو کچھ بجا نہ ہوگا بلکہ ہر طرح موزوں ہے۔

دیگر دو لڑکے بعد عقد ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ سے اپنے زوجگان کے ساتھ مدرسہ عالیہ کے میدان میں جو دو جدید تعمیر کردہ مکانات ہیں ان میں مقیم ہوں گے (قرابت میں اپنے بڑے بھائی کے) یہ لڑکے اور لڑکیاں سب ترمذی کو پیچ چکے ہیں اور متاثر زندگی کے ہر طرح قابل ہیں۔

زیادہ۔ یہ فیصل امام کر بلا زو جن کو یہ بیگنی سازگار ہو اور ان کی زندگی کامیاب ثابت ہو۔ بھون و کر مہ

مرقوم ۱۲ جولائی ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گلٹ)

یاسلونا

یواسیرخونی یاریکی دیکھتے، دونوں کیلئے بہت اچھا اور کامیاب ہے۔
 لاکھوں مریض اس سے آرام و راحت حاصل کر چکے ہیں۔ خون آتا ہو تو بند ہو جاتا ہے۔ اگر تپش کی کیفیت ہے تو اس کے استعمال سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ایک گولی بھی ایک شام پانی سے استعمال کریں۔
 قیمت پیکٹ ۲۰ گولی۔ ۱۲ اریدر آباد میں ہر کمپنی سے لی سکتی ہے۔



تیار کردہ۔ ایلینا فارما سٹا ایرانی میسیدر آباد دکن

سلسلہ مضمون شائع شدہ امرزہ در نظام گزٹ متعلق نسبت دو اولاد مجددہ داران پرائیویٹ ٹاسٹ نظام یعنی جیدر علی و اکبر علی (پسران نذیر الدین) (مقیم ملک مالیه)

فرمایا اسی سلسلہ میں یہ کہ دنیا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ حمزہ بیگم دختر سردار نواز جنگ مرحوم سابق ناظم ٹپہ و صوبہ دار گلبرگہ کو اسکا بھائی جسکا نام ملک حسین ہے اور جو خانہ زادوں میں شریک ہے (اپنے چھوٹے بھائی نظام علی کیساتھ) جبکہ یہ پردہ پرلے درجے کے بدعاش چھوکرے ہیں جو اپنے اعمال زلیوں کی وجہ سے نذری باغ میں رہنے کے قابل نہیں تھے ان میں کا اول الذکر بھائی چاہتا تھا کہ اسکی بہن حمزہ بیگم کو ایک میسر م کے جوان کو دوں جسکا نام اختتام علی تھا جو یہ بھی خانہ زادوں میں شریک تھے غالباً اسوجہ سے کہ یہ دو بدعاش لونڈوں کے درمیان دوستی با میل ملاپ تھا جسکا ثبوت نذری باغ میں موجود تھا۔ درآغا لیکچر موفر الذکر بھی پرلے درجہ کا بدعاش تھا جو نذری باغ میں رہنے کے قابل نہ تھا مگر ساتھ ہی اس کے ملک حسین بوقوف کو یہ خیال نہیں آیا کہ وہ ایسا لفظ زبان سے کیئے گا جس سے اسکے مرحوم باپ کے پوزیشن کی توہین ہوتی ہو۔ ہر حال یہاں نئے جب اسکو مرز نش کی تو اہ سوقت اسکی آنکھیں کھلیں اور صحیح روشنی میں اس معاملہ کو دیکھ کر سمجھا کہ اسکی کیا نوعیت تھی۔

ہاں ہر حال نذری باغ کوئی ایسا کام نہ کرے گا جس سے مقدمہ منگواروں یا دبستان کی اولاد کی بے عزتی ہوتی ہو ورنہ دنیا نذری باغ کے کاروبار کو اچھی نظر سے نہیں دیکھے گی یہ سمجھ کر کہ یہاں ہر کام بلا فور و فکر اندھا پنہاں کیا جاتا ہے جس سے میرے گھر کی بدنامی ہوتی ہو۔ لہذا ان امور کا مجھے سید باب کہ نا ضروری ہے درآغا ایک ایسے قماش کے بدکردار چھوکرے یہاں کئی آئے ہیں اور کئی گئے ہیں جس کی طرف کسی نے آنکھ بھی اٹھا کر نہیں دیکھا کہ یہ مشترات الارض تھے۔ جو کسی گنتی و شمار میں نہ تھے۔ مرقوم ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۹۱ء (منقول از نظام گزٹ)

قطع

نئی کی مدح و ثنا دل سے جان سے نکلی || عجیب بخت بھی یہ ابن و آن سے نکلی
یہ کہتا جاتا ہے واکر بھی آج قبر سے || علی کی مدحت زیبا بیان سے نکلی

(آئہ از نذری باغ)

روا
میدہ



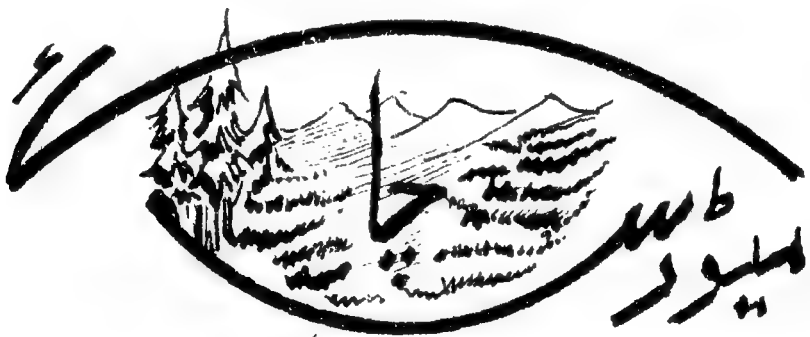
سوچی
آٹا

استعمال کیجئے

فون نمبر (۵۹۰۰)

پیچ گاندھی اینڈ کمپنی

جی. پی. او لین مید آباد



ہمیشہ استعمال کیجئے

جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے جگہ مقبول ہے
سول ڈسٹری بیوٹس

فون نمبر (۵۹۰۰)

ایورسٹ ایکسپریس

جی. پی. او لین مید آباد

قانون کی ترقی کے لیے کام کیا گیا ہے۔

شہیدان

ایڈیٹر: سید محمد امجد علی

لاہور: لاہور لائبریری اور پبلشرز

خطیب نمبر سلونی

ہمارا شمارہ ہے اس وقت بھری دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو جوگی روٹیوں کے سوا کچھ ملے بھی نہیں۔

وہ ہر اعتبار سے ایک ستمی اقدام ہے۔ ہمیں کی ملک کا کوئی اسکیم کی مثال ہمارے سامنے ہے وہاں کے تجربات سے اس مسئلہ میں کافی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہی میں حکومت کی نگرانی میں خالص اور جراثیم سے پاک دودھ کی سربراہی کی اسکیم ایک مرحلہ سے کامیابی کے ساتھ چلائی جا رہی ہے اور دوسرے امور جات بھی ہمیں کی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے وسیع پیمانہ پر ڈائری فارم قائم کر رہے ہیں چنانچہ میو میں حکومت نے دودھ کی سپلائی کے علاوہ شہد کی سربراہی کا انتظام بھی اپنی نگرانی میں لے لیا ہے ہمارے شہر حیدرآباد میں ہر اچھے کام کی ابتدا تو ہو جاتی ہے حکومت بھی عوامی مفاد کے کاموں میں دل کھول کر رہا ہے۔ یہ خرچ کرتی ہے لیکن چند فلوں کے بعد خود غرض، بددیانت اور بدافیت مفاد کو عزیز رکھنے والے عناصر کی شمولیت سے ہر اچھی اسکیم ناکام ہو کر رہ جاتی ہے۔ سستے اناج کی دوکانوں کی کوئی بھی غریب عوام کے فائدہ کے لئے اچھی اسکیم ہے حکومت نے نیک نیتی سے اسکی ابتداء کی حکومت نے لاکھوں روپے کا مستقل نقصان برداشت کر کے سستے اناج کی دکانیں قائم کیں لیکن اب بددیانت اور خود غرض افراد کے عمل دخل کی وجہ سے یہ اسکیم ناکام ہو رہی نظر آ رہی ہے حکومت کا انتشار غریب عوام کو فائدہ پہنچانا ہے لیکن اس کی غیر مستحق انخاص مستفید ہو رہے ہیں

حکومت حیوانات کو ہمارا مشورہ ہے کہ اپنی اسکیم کو صحیح خطوط پر کامیابی کیساتھ چلانے اور شہریوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لئے ڈائری فارم اور دودھ کے مراکز پر صرف دیانتدار افراد کو جن کو مامور کرے۔ اگر کوئی تنظیموں یا سہی تنظیموں، محکمہ واری کیٹیوں یا بلدیہ وغیرہ کو اس کام میں دخل دینے کا موقع دیا گیا تو پھر عوام کو خالص دودھ کی بجائے بدخالص دودھ ملنا شروع ہوگا اور ہمارے روٹنی جنڈلدار اور نوٹس ورکزر ہرکسی بھیوں کے دودھ کو شیر مادر سمجھ کر پی جاتا کریں گے۔ ایک تو عوام بھی فائدے میں نہ رہیں اور حکومت کو بھی نقصان ہوگا ہمارا حکمت حیوانات دودھ کی سربراہی کے ساتھ ساتھ دیکھی کیلئے مسکن کی سربراہی کا انتظام بھی کرے تو موزوں ہوگا تاکہ عوام کو خالص دودھ کے ساتھ ساتھ خالص مسکن بھی دستیاب ہو سکے۔

حکمت حیوان کی جانب سے خالص دودھ کی سربراہی

ڈائری ڈویژنل آفسر، حکمت حیوانات کے ایک پرسنل نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکمت حیوانات کی جانب سے ایم اگٹ سسٹم سے سترہ سترہ خیر آباد کے ماسٹرن کو خالص اور جراثیم سے پاک دودھ صاف دودھ سربراہ کیا جائیگا۔

ایک زمانہ وہ تھا کہ ہمارے ملک میں دودھ اور گھی کی نمایاں ہمارے لیے تھیں۔ جس دور کو بہت پسند دور اور جاگیر داری نظام کہا جاتا ہے اس دور میں ایک دیکھ کر خالص مسکن کا بھی اندازہ چار پیسے سکھ مانی کو پاؤں سے خالص دودھ لاکر تھانہ لیکن آج اس روٹن دور اور جمہوری نظام میں کھانے پینے کی کوئی چیز چار گئے اور پچھلے گئے دام دینے کے بعد بھی بیز روٹ کے پس منظر پر بھل شہروں میں خالص دودھ حاصل کرنا تو جوئے شیر لانے کے برابر ہے اگرچہ روٹ کے ان روٹ کے لئے قانون موجود ہے۔ ملک کے بہترین قانونی دماغوں نے جامع و مانع قانون بنائے ہیں لیکن نہ تو لوٹ کر کے والے ہی قانون کا احترام کرتے ہیں اور نہ حکومت کے عوامی، غلط و زری قانون کی تیار واقعی نگرانی کرتے ہیں ان لوں کو جالور بھی غذا دی جا رہی ہے اور قانون کے چلائے والے دیر دودھ اسٹورس میں۔ پیسے میں کے نام سے کروٹ آئیں اور ہمارے کے بھول کا تیل ملی الاملا فروخت ہو رہا ہے اور غلط روٹنی قانون کی نگرانی کرنے والے تجاویز فارمان سے کام لے رہے ہیں۔ روٹ کے خلاف محاذ فتنہ اور عوام ہر اس چلا رہے ہیں لیکن قانون جانے والے پنبہ دلوں میں۔ روٹ کا کاروبار کرنے والے خود غرض اور انسان دشمن افراد کو روٹوں ان لوں کو *Sole Possession* دے رہے ہیں یہ خوار بچوں اور بیماروں کو پورے کا دودھ پھر لی کالٹی اور نفی ادویات دیتے جا رہے ہیں اور ملک کا حکمت صحت عامہ اور دوسرے متعلقہ محکمہ جات یا تو بے بس ہیں یا پھر جان بوجھ کر انجان ہیں۔ ان حالات میں حکمت حیوانات نے خالص دودھ کی حد تک جو ہیں کی

حضرت سکینہ بنت الحسین

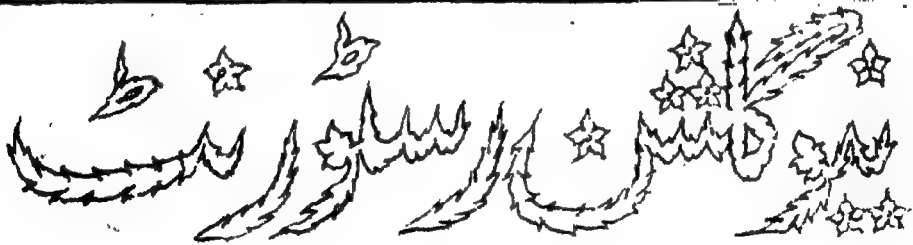
از مقور فطرت خواجہ حسن نظامی مرحوم

آٹھائیسے بھولی جان تم ہی کسی کو بھارو، ہاتھ لسی ضرورت نہ باندھو
میرے ہاتھ کھٹکے جاتے ہیں میں کئی دن سے بھوکا رہا سی ہوں مجھے
بھوکا آتا ہے۔ یہ حسین ابن رسول کی بیٹی ہے یہ غلطی نہت رسول
کی بیٹی ہے یہ پردیس میں لاوارث ہو گئی اس کو ظلم و ستم سے بچانے والا
کوئی باقی نہ رہا۔ وہ دعاؤں کو دیکھتی ہے کہ شاید باپ یا بھائی یا چچا یا
کوئی غلام مدد کو آجائیکا نگرا سے کیا خبر کردہ تو صوبہ ہارسر جنگل میں خون
میں غرقاب پڑے ہیں اور آج کوئی اس میکس کی عکس کو نہیں آسکتا
ایک بیمار بھائی زندہ بچا ہے وہ بھی رسی سے بندھا کھڑا ہے مال
اور بھولی کے ہاتھ بھی رسیوں سے باندھے چارپت میں اور وہ
بھاریاں دم بخود رہتی جاتی ہیں اور اپنے لہو کی حالت دیکھتی جاتی ہیں
سکینہ کے حلق میں کانٹے پڑے ہوئے ہیں اس سے بات نہیں کی جاتی
اور غش چلا آتا ہے

رسول اللہ کے گھر والوں کی یہ بیباک دیکھو اس مصیبت
کا نقشہ خیال میں جماؤ اور سوچو کہ حق اور سچائی کے لئے امام حسینؑ
نے یہ سب کچھ برداشت کیا اور ان کو اسلام کیسا سچا مذہب ہے
جس کے رسول کے لئے اس نے اسلام کی سچائی کے کاغذ سے ایسے لیسے
توکہ سب گمراہی بات کو نہ چھوڑا۔ ہم بھی اسے شریعت والو جیسا
غناک واقعات کو پڑھو تو دل کو سمجھاؤ اسلامی دین سب سے
اچھا ہے اور اسی کو قبول کرنا چاہیے کیونکہ امام حسین علیہ السلام
نے اپنے اور اپنے بچوں کے خون سے دین اسلام کو قیامت تک
کے لئے زندہ کر دیا

شہزاد میں استعمار دیکھو اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ یہ ہر
ہفتہ ۵، ۵، ۵، ۵ اشخاص کی نظر سے گذرتا ہے

جب کہ بلا کا قتل عام ہو چکا جب امام حسینؑ بھی شہید ہو گئے
جب رسول اللہ کے نو اسہ کا خیر اکبار رہ گیا، اور وہاں کوئی رکوالا
باقی نہ رہا تو دشمنان دین بڑی بڑی فحشہ اہلبیت علیہم السلام کے
اندر گھس گئے اور انہوں نے عجم کا اسباب لوٹ لیا انہوں نے
رسول اللہ کے گھر کی عورتوں کے سروں سے پیادریں بھی اتار کیں انہوں
نے بکس عورتوں کو قیدی بنا لیا، انہوں نے امام حسینؑ کے بھائی کے ہاتھ
کے ہاتھ بھی رسی سے باندھ دیئے اور جب امام حسینؑ کی عمر معلوم
ہوئی سکینہ کے ہاتھ رسی سے باندھ دیئے تو وہ بھوکا پیاسا ماری
لوٹ کا ڈر کے مارے کوئے میں قہقہہ لگتی اس نے اپنی بھولی زینے
کی آڑ میں پناہ لی جی چاہی کہ سنگی بڑی باز نہ آئے انہوں نے عجم بھی
کو بھوکا لیا اسکے دوڑنے میں مارے سکینہ طے پانچے پانچے سے کا پینے
لگی اس نے خونی کوفیوں کو ڈرتے ڈرتے دیکھا اور دونوں ہاتھ پھیلے
اور کہا "اچھا اچھا اور موت لو باندھ لو اب نہ مارنا کیا اب پھر مارو گے
میں تو رسی سے باندھ کر سوائی ہوں میرے بابا جان تو مجھے بیا کر گیا
کرتے تھے تم مار رہے ہو۔ اچھی اماں مجھے بچانا، بابا جان کو بھولنا، بھائی
معاذ اللہ کو آواز دینا، دیکھو بھیا یہ مجھے مار رہے ہیں انہوں نے میرے
سندھ پہ لٹانے مارا کہ لال کر دیا۔ چچا عباسؑ بھی نہیں آئے جو گود میں



متصل بادشاہی مشاور خانہ بایکورٹ و ویدر آباد سے

جب کبھی آپ گزریں گے تو کسب کی سونجی ہو سے آپ کو آواز آئے گی

کتاب نان ایرانی بہ از مرغ و بہ از ماہی بک۔ نیو گیشن بیا گر تو کما بہ سیخی خواہی

علامہ سید زبانی کی ایک مجلس

خدا کی حمد و ثنا اور محمد و آل محمد پر درود و سلام کے بعد

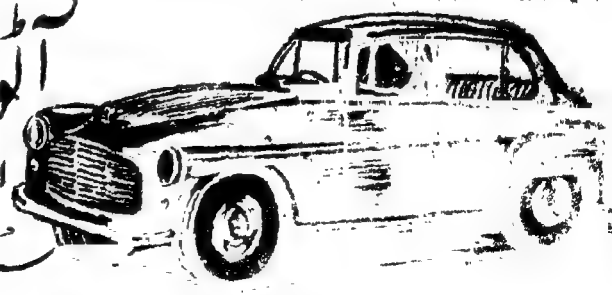
حیات انسانی کا ایک مقصد اور واضح مقصد ہدایت ہے۔ ہدایت نامہ کن جب تک کہ ہدایت کرنے والا عادل و صاف نہ ہو۔ بغیر عادل و صاف خلق انسانی کا مقصد انسان صراط مستقیم کی طرف آگے بڑھنے کا نہیں ہو سکتا۔ ہدایت، منزل کی طرف نہیں چلتی، راستہ کی طرف ہوتی ہے۔ منزل تو یہی ہے جہاں سائنس و فلسفہ کو پہنچ جائے مگر اس کی منزل انسانی ذات کی راہ مستقیمیت لا محدود ہے۔ اس صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے اور انسان کا خلقت کے مقصد کے لیے واجب الوجود نے رسول بھیجے۔ انبیاء کو مبعوث کیا۔ حق ہدایت تو اسی کو حاصل ہے لیکن انبیاء سے خطاب ہے کہ تم کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ تم حکم دیں، تم حکم کو انسانییت تک پہنچا دیں اس طرح کہ تم ہمارے قوانین و احکام کا آئینہ بن جاؤ۔ ابتداء آدم، انتہا قائم یہ سلسلہ نیابت الہی اور سلسلہ رشد و ارشاد و ہدایت اس طرح ہے جاری رہا کہ علم کے معیار پر یہاں نہ تولا۔ نئی علم خدا کا محافظ تھا پھر یہ سلسلہ ہدایت اس ذاتی گراہی تک پہنچا جسکی امت میں جوئے و مہو و شہوات کو ہم کو ہے۔ آدیان عالم پر اہم مقام سابق پر کہ ہم قائم کی امت میں ہیں، ان لوگوں سے ایک بنائیت اہم عنوان، بیوت مادہ پر ہم بتدریج گفتگو کریں گے

کہنے ایسے خواہد ہیں جو امت پر گہرے اثر پڑیں گے۔ کائنات میں موجودات ہیں، ایک ہی الہی ہستی سے جسے عالم الوجود کائنات کو نام دے وہ ان کا دل و اکمل ہستی ہمارے سطح حیات میں صراط مستقیم و کمالی ایسا انسان کامل، اصل سے بس سچے لئے آغا ہے اور ایک انجام پر غازیہ کہ کہ۔ سیری غار و بناد زندگی اللہ ہی کے لئے ہے جو عالمین کا سر ب ہے یہی پہلو مسلم ہوں، وہ پہلا مسلم جبکہ کائنات میں کوئی مسلم نہ تھا، اسلام پر ہے زمین و آسمان کا سر ساسن، جو کچھ زمین و آسمان میں ہر اہل چاند، سورج، کائنات کا ہر ذرہ، ہر شے کی زندگی و صلاحیت کے اعتبار سے مسلم ہے۔ یہ باندہ تعجبی اول مسلم تھا کائنات نہ تھی ہی اول مسلم تھا۔ پہلا وہ مسلم ہے جسے کورسے خلق ہوئے ہجائے آپکو سپرد ذات باری کے مری مری نہیں تیرا۔ اول المسلمین آغاز، قائم انہیں انجام۔ اگر کافی تاریخ کی جائے تو یہ تاریخ احمد ہوگی۔ اول المسلمین قائم المسلمین تک۔ اوریت ہم نہیں جانتے کہ کس دن وہ اول ہے۔ آخری منزل بھی ہم نہیں جانتے کہ نبوت ختم ہوئی یا حقیقت محمدیہ ختم ہوئی۔ ہم دور ختم نبوت میں ہیں حقیقت محمدیہ باقی ہے کتب باقی رہے گی معلوم نہیں۔ آغاز معلوم تھا تمام معلوم، سفر حیات ختمی مرتبت ایک تاریخ رحمت ہے اگر سمجھنا ہے تو آج چل سچا نہیں سکتا۔ اسلئے کہ مصیبت کے بغیر بلوہ ناممکن تاریخ رحمت کو سمجھنا ہے تو بدون مصیبت نہیں۔ جن کے علم میں خدا شناسی کی تعریف ہو آپ انہیں بغیر علم سمجھ نہیں سکتے، اگر بہت سے تو رسول کی بلند پایا نہیں سکتے۔ بلندی، بلندی کو ظاہر کرنا

الوایمر جنسی سروسس

الملاون ادا طہ نظام کلب

سیف با وجید آباد فون نمبر ۲۲۲۲



ہر فن کاریگروں سے موٹر کی درستگی کیجاتی ہے اور ہمارے شوروم میں جو کچھ بال کے


موجود واقع ہے موٹر پارکس، میکینک یا ٹینس اور موٹر کا اینٹیل و ایجی دام پر فروخت ہوتا ہے

اس منزل پر اہم بنیاد متواتر ہو کر مستحکم ہو جاتی ہے۔ علم، علم، علم، رسول
 جسکی بنیاد پر تمام خاقیت ملا۔ ہمارا علم معمولی ہے نبی کا علم معنوی
 نہ انوکھے ادب طے کرتے جاتے ہیں تب کہیں علم حاصل ہوتا ہے
 نبی کو عالم نے علم دیا، خالق نے علم دیا۔ جہاں معمولی کی طرف جلائے
 ہو علم ناقص ہوگا۔ لاکھوں معمول، کروڑوں معمول، کسی ایک معمول کو
 کئے تو کسی نہ کسی نسبت سے علت سمجھ میں آئیگی۔ برقی روشنی کو
 کیا، مکان کو دیکھا، مکان کی نسبت سے علت سمجھ میں آئے گی
 ل مکان بنانے والا ایں ہوگا معمول اجزا کا علم ہے۔ جز کل کی
 نسبت میں کہتا اسے معمول سے علت کی طرف علم معمولی سے
 علم ناقص۔ مگر جو علت کو پہچان لے تو کائنات کے معمول خود بخود
 ہے آپ کو اسکی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں۔ ذرہ ذرہ کو پہچانا
 بعد اشیا سی ضرور ہے لیکن معرفت ناقص۔ خالق کو پہچانی کر
 آثار معلوم کرنا معرفت کامل ہے اشیاء خود سامنے حاضر موجود
 ہیں۔ میرا علم، علم معمولی۔ منزل ختم ہوئے علم یوسف فرار کیا وہ ختم
 معنوی تھا۔ رب العزت فرماتا ہے کہ ہم نے دیا، ہم نے بھیجا
 ہم نے اتنا پ کیا۔ جب علم معنوی دیا تو نے خود حاضر، جو علت
 کو جانے معمول کو خود بخود پہچان لے، تم کو جانے کی ضرورت نہیں
 علم اپنی منزل پر اور مادی کائنات تمہارے سامنے
 اے رسول وہ کیا وقت ہوگا جب کہ ہر امت کا ایک
 شہید اور گواہی دینے والا حاضر ہوں گے۔ سارے شہیدوں
 پر تم تم شہید رہو گے۔ ایک وہ شہادت کہ کلا تہ فیہ آجائے
 ایک وہ جہاں اشیاء عالم علم معنوی میں آجائیں
 عالم علم معنوی علت کو جان کر معمول کی طرف آ رہے
 ہیں خالق کو پہچان کر مخلوق کی طرف آ رہے ہیں علم معمولی و معنوی

میں اہم فرق ہے علم معمولی وہ جہاں ایک علم کو دوسرے، دوسرے
 کو پتہ ہے کوئی لفظ ہر رابطہ معلوم ہو۔ ان کا پتہ ہے کیا
 رابطہ ان کا ہواؤں سے کیا رابطہ، ان کا کائنات سے کیا
 رابطہ؟ ان کا حیوانات سے کیا رابطہ ہے؟ مجھے نہیں معلوم
 میں جز سے کل کی طرف جا رہا ہوں جب تک کہ رابطہ اشیاء، رابطہ
 کائنات معلوم نہیں جلت و حرمت اشیاء کا حکم نہیں دیا جاسکتا
 اور وہی توڑ ملتا ہے جو رابطہ اشیاء کو جوڑتا ہے ہونے دیکھے
 درمیان میں کوئی اور حلال کو حرام کرنے کی کوشش کرے تو مقام
 خاقیت سے واقفیت نہیں، بھر وزن کے کوئی شے نہیں۔
 جس شے کو جہاں رکھا تھا عادل مطلق نے اسے مقام پر رکھا
 خالق بہتر جانتا کہ کوئی شے کس مقام پر ہے۔ یہ وزن اشیاء
 کا علم، علم معنوی سے کسی انسان کامل کو عطا ہو سکتا تو وہ
 جان سکتا ہے، پہچان سکتا ہے کہ کوئی چیز انیت کے لئے متفرق
 ہے کوئی معین ہے، کوئی جائز ہے، کوئی ناجائز ہے
 اس منزل پر باوجود علم معنوی رکھتے ہوئے یہ بھی نہیں کہے
 سکتا کہ یہ میرا حکم ہے بلکہ کہتا ہے۔ خالق کا حکم ہے۔ پہنچا نا
 میرا کام ہے، نیابت میں کہہ رہا ہوں، شریعت پر میں قائل
 کہہ کے دکھانا چاہتا ہوں اب فکر اور بلند سوچ رہے تھے تو
 یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا حکم ہے۔ کہتا ہے کہ خالق کا حکم ہے
 کوئی کہنے والا یہ کہہ کر بدل دے کہ میرا حکم ہے تو اس کے منہ
 میں کہ اس نے مقام خاقیت کو نہیں پہچانا
 اسلام میں حق تشریح فقط خدا کے لئے ہے۔ کہہ دو
 اے رسول، اللہ کی طرف سے، تم جو کہ رابطہ عالم سے واقف
 ہو، علم معنوی دیا گیا ہے۔ انانیت کے لئے ہدایت کی نیابت

پیرائے کیمیا پر پیرائے اسلام

ہما تھا گاندھی روڈ سکندر آباد۔ پی فون نمبر (۷۱۵) میں
 کبھی کھانا نہیں کھایا ہے اور جائے نہیں ہے تو آپ کھانوں اور جائے کے حقیقی
 ذائقہ سے واقف ہی نہیں، صحت اور ثروت بخش غذاؤں، متفرق قلب و دماغ
 مشروبات و لکڑی کا لطف پیرائے کیمیا میں تشریف لا کر اٹھائیے اور
 صحت و ریاضت کی ہر چیز ہمارے پیرائے کیمیا سے وابھی دام پر خرید فرمائیے



کم کو مٹا ہوتی ہے، تم نجی ہو، تم نے جس چیز کو حلال کیا قیامت تک حلال، کسی کی مجال نہیں کہ بعد ختم نبوت میں رہتے ہوئے سترہ سو ستائیس ہو جب تک دور ختم نبوت باقی ہے حلال محمد کو حرام کر دے اور حرام محمد کو حلال کر دے یہ نقطہ محمد ابن عبد اللہ کا حکم نہیں اللہ کا حکم ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو پھر کہوں گا کہ اس نے تمام غایت کو نہیں پہچانا۔

اگر یہ کہا جائے کہ اجتماع کریں گے اجتماع ملت کے لئے مبارک، لیکن معصوم کی نص کی بنیاد پر پورا اور معصوم کے ریلو خیال کے موافق ہو۔ اجتماع کی بنیاد اقامت معصوم ہے معصوم کی مخالفت میں اگر کوئی خطائے اجتماع دی ہو تو وہ خطائے اجتماع ہی نہیں شرک ہو گا۔ خطائے اجتماع یقیناً اجتماع میں ممکن ہے۔ خطا کا امکان ہے اس لئے کہ علم معصوم پر جا رہا ہے اور معصوم کے حکم کو سمجھنے میں غلطی کر رہا ہے اس لئے معصوم کے نص کے خلاف اجتماع باطل۔ اس لئے جو منزلی فتم سے حلال، قیامت تک حلال اور جو حرام، قیامت تک حرام اس کو علم معصومی، علم ریلو اشیاء حاصل ہے۔ ہزاروں علوم سے واقف ہو کر منزلی ہدایت پر آیا ہے۔ ملت اسلامیہ کا تہ فی ان ہی تین ادوار تک محدود۔ تین دور، ایک دور تشریع، ایک تدوین، تیسرے اجتماع۔ دور تدوین علم پیغمبر کی حفاظت، دین کی حفاظت، شرع کی حفاظت کا دور ہے، حفاظت وہی کرے گا جو خود محفوظ ہو، اس لئے دور تشریع و دور تدوین بغیر وجود معصوم کے ناممکن۔ دور تشریع سترہ سو سے اگرچہ اس کا آغاز ہو چکا تھا لیکن دم، برس کا زمانہ گزارنا اور امتداد کرنا پڑا۔ دور تدوین سترہ سو سے سترہ سو تک اس کے بعد دور اجتماع۔

لیکن دور تشریع وہ ہے کہ معصوم صاحب وحی ہو۔ دور تدوین وہ کہ معصوم نقل وحی کرے، دور اجتماع وہ کہ معصوم لا وجود لازم بطور لازم نہیں۔

حق تشریع اسلام میں تقاضات واجب کیسے ملے سے ہدایت اسی کی طرف سے، انتہیت کو صراط مستقیم پہنچانا ایسی کام، صلاحیتوں میں فرق ہے۔ یہاں علم معصومی، انصاف معصومی، دعا میں رد نہیں ہوتی، یہی دعا ہمیشہ دیا، کیا آمیزش کی وجہ سے غیر محفوظ۔ جب آواز دی ہدایت فرما، دعا قبولی۔ محمد ابن عبد اللہ پڑھے، معرفت الہی لا محدود، مطلوبہ حدود نہ لاپ کی طلب محدود۔ ماضی فناگ حق معصوم فناء اور ہر اہم دریائے معرفت الہی میں آگے بڑھتے چلے جاسکتے ہیں، اس بلندی پر سے تشریع کا اعلان۔ جس بلندی سے تشریع کا اعلان ہے اسی بلندی سے شرع کی حفاظت ہو ورنہ تشریع و تدوین میں زمین آسمان کا فرق ہو جائے گا اسی بلندی سے تدوین بھی جو منزلی فتم نبوت پر مسلسل آگے بڑھ رہے تھے اس طرح حفاظت کرنا والے بھی آگے بڑھ رہے تھے، برگ و من جست ہجرت سوئے دوست۔ ہجرت کو دیکھئے، ترک عالم کو دیکھئے، ہجرت سوئے دوست کو دیکھئے۔ اسی ارتقاء کی منزل سے حفاظت کامل تھی یہ وہ تذکرہ ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے ہم غر غموس کرتے ہیں اور دعو کو لئے نکلتے ہیں

ایسا شائع اور اس حفاظت شائع نے تذکرہ کو ہم ٹول مدینہ کے لئے محافظ نے مدینہ کو چھوڑا طلب محبت کے لئے جب تک ان رگوں میں محمد کا ہوا باقی ہے اس وقت تک حلال محمد حرام ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے، شریعت میں بغیر کہ برداشت نہیں

بمبئی بیکری اینڈ پراڈکٹس اسٹور

ہر قسم کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا، ڈائریٹس، کیکس، کراکے، کھانے کی چیزیں

بمبئی بیکری اینڈ پراڈکٹس اسٹور

اسٹریٹ نمبر ۱۷، فون نمبر ۲۲۱۷۷



کو کیے۔ حفاظت تشریع منقود ہے
لطیفان نازنین جگر گوشہ علیل
بہتر نیا از عشق کہ دل بند بود ترا

دربار حسینی میں مجالس عزاء

ہر روز بروز وقت شرب دربار حسینی موقوفہ اندون دہلوی نواب باقر نواز خان
عربی قدیم میں مجالس عزائے حسین صاحب ایرانیاں میثم حیدر آباد
سکندر آباد ہر پانچ روز ہے میں حمدۃ الاولیاء آقا شیخ محمد خلیفہ
جوہرہ (ایران) کے ایک عالم اور فاضل سجاد میں خطاب فرما رہے ہیں
آقا شیخ موصوف چند روزہ حیدر آباد میں قیام رہیں گے اگر آپ
نے آقا شیخ موصوف کی خطابت میں شہسختی ہے تو آج ہی موصوف
کو سن لیں کہ آپ کی خطابت میں فقہ بھی ہے اور اصول
بھی ہے۔ موصوف بھی سے اور بیان بھی ہے۔ آپ کی خطابت
میں نہ صرف تشش ہے بلکہ اثر بھی ہے آپ کی خطابت
میں جو جوش و لاٹھ مولیٰ انکو نین الہام حسین پایا جاتا ہے
وہ سب سے زیادہ قابل قدر ہے
آپ مدینہ ہوٹل میں آقا حسین مابلیک کے کھانہ میں

وہاں مدینہ آتے ہیں ہاں نیاز کی منزل سے۔ مدینہ سے نکلتے
وقت ہی خمد ہیں۔ کہ بلا پہنچ کر شہادت ظاہری کی کیل ہوتی ہے
میں آخری وقت میں سے فرما رہے ہیں۔ ہمارا کام
ہاں مدینہ سے کہ ملائکہ آنا۔ بہن تمہارا کام ہے اب کہ ملائکہ
کو نہ، کو نہ سے شام اور شام سے مدینہ جانا۔ اخفاق حق
ہاں ابطال باطل کے لئے وہ خطہ غزوہ انشا و فرمایا کہ دنیائے
دیکھ لیا۔ آخر رہائی کا حکم ملا۔ دینیہ نے بھیجے سے فرمایا
سید سجاد مدینہ سے مدینہ نہ جانا۔ مجھے جا کہ بھائی سے کہنا
ہے کہ میں نے کیا خدمت انجام دی ہے۔ اس رات سے پلو
جسیر زمین کو بلا واقع ہے۔ جاہرا بن عبداللہ انصاری کہتے
ہیں کہ صفر کی ۱۲ تاریخ تک کوئی سال ہوسکتا ہے کہ ستر
جاہر نے بھائی سے کہا جاہر بن قیدت ٹھٹھ کر آ رہی ہے
بچوں کو اسیر دیکھ کر آ رہی ہے کہنا جاہر بھائی نے استقبال
کو بھیجا ہے۔

مجلس لا

۲۳ محرم ۱۳۸۸ بروز دوشنبہ شام کے ۸ بجے بلا انتظار بیابندی وقت مقرر ہے

نیامتر حضرت قاسم ابن حضرت امام حسن علیہ السلام
میرے والد جناب باقر رضوی صاحب مانت فانی گوش گزار مسہین فرمائیں گے
اہل ذوق حضرات سے التماس ہے کہ بروقت تشریف لا کر
خود مشاب ہوں اور مجھے تحنن و متشکر فرمائیں

نوٹ
میر محمد صادق رضوی امانت خانی
جلسہ تحنن ۱۸ بجے شروع ہو جائیگا
بروز وقت تشریف آوری سے مکمل مرتبہ سماعت فرمایا جائے گا

حسینی سبیل اور اسے

از سید ناصر حسین صاحب رضوی بی. اے

ماشورہ محرم سنہ ۱۳۸۲ ہجری کو سبز رنگ کا ایک کارڈ ملا
میر صاحب ذیل عبارت طبع تھی
انکر بلا

خصوصی پیام امام مظلوم

جمعہ ۱۰ محرم ۱۳۸۲ وقت مصر

ایہ چند سطور کے نام
بیعتی مآدان میں ہم مقرر کیا فانی کرونی
اے میر شیعوں کبھی تم خدا بائی بیعت بھی یاد کرونا
اور ہم مقرر ہیں اور شہید فائدہ بخوشی
اور کسی فریب الوطن یا شیعہ کا حال نہ تو پوچھو پرین کرنا
قیمت کنندہ

سید ارغ علی دارالافتاء

حسینی مظلوم کا یہ پیام صرف سنہ ۱۳۸۲ کو نشر ہو کر ارجح ہو گیا
ہی کو ہم کو پیش لی رہا ہے بلکہ حسین کا یہ پیغام پہنچا ہوئی زمین
اور چنے ہوئے آسمان کے درمیان ۱۰ محرم سنہ ۱۳۸۲ کو ایک ہولناک
فغاویں پیدا ہوا اور اس وقت سے اب تک یہ فغاویں موجود ہے
جیگر گوش شنوا الغیب ہوا اس نے یہ پیغام سن لیا۔ خدا
توفیقات میں اضافہ کرے تعین کنندہ پیام سید ارغ علی صاحب

کہ انہوں نے صفحہ قرطاس پر حسین جبرائیل کے سامنے پیش کر دیا
افواہ کیا بلا کی گڑھی تھی کہ بلا کے میدان میں عاشور کے
انٹی گری کہ جانور بھی تاب نہیں لے سکتے تھے اور عین سعد نے
دیا تھا کہ اس کے گلوں کے سونے پر پانی بہایا جائے تاکہ وہ
تازہ دم رہیں اور جب جانوروں کے ساتھ اسکا یہ حال تھا تو اسنے
سپاہی تھے سپاہیوں پر اب نہ ہونگے۔ ایک طرف تو یہ تانگی اور خوشحال
اور دوسری جانب غیبی ہائے حسین اور شہداء امام میں تین ہونے
پانی بند تھا۔ اطراف میں خندق کوہ کو حفاظت کی طرح جو آگ روشن
کی گئی تھی اسکی تہذیب تملک تھی اور شعلہ زب آفتاب اور ریل تھان
کی آتش فز گری الگ اور مہبت ہائے مصیبت یہ کہ میدان
کارزار گرم تھا ایک ایک جاں نثار و خدا جو حسین غریب شوق
شجاعت میں پورے جوش و فروس کے ساتھ جانا اور میدان
جنگ میں جام شجاعت نوش کرنا اور وہاں سے اسکی نقوش
غیبہ کے سامنے آتی اور بیسوں اور پتھوں میں کھرا م بچھا۔ اندازہ
کچھ بیسوں اور پتھوں کے اس حصے کو جو اب غریبوں کی نقوش
نور خوں سے چور اور خون آلود دیکھ کر ہوتا ہوگا۔ ان کے ہاتھ
میں تین روز کی بھوک پیاس مسمومی چیز تھیں بڑے بڑے سے بڑے
باہمت اور بھادر شخص کا جگر آب ہو جائے اور دماغ دھواں
بن کر اڑنے لگے اور پتھوں و جس اس غائب ہو جائیں۔ رطلے ان
مرنے کی طاقت ایک طرف اٹھنے بیٹھنے کی سکت بھی باقی نہ رہے
مگر حسین اور اصحاب حسین کی حق و صداقت و انتقامت اور شہداء
بقائے باری میں وہ شدت تھی کہ ہر جہاد میدان جنگ میں تاکہ
واد گم کردہ اشتیاق نگین دلائل کو برایت کی تلقین کر کے قتل
امام کا کھلم کھلا کرنا اور کافی اثبات کو اس منہم لے لے خود ا

جواب کشمیر ہے یہ کیف پاؤں کی مدد کے باغ کی تصویر ہے یہ کیف پاؤں
چور احصا پل چادر گھاٹ سڑک اعظم جاہی فون نمبر (۸۷۸)
لذیذ کھانوں، معطر مشروبات اور ذائقہ دار پائے کیلئے آئیے اور اپنے دوست
اجاب کو کھانا اور مشروبات کی دعوت دیجئے (ممدار صاحب انیش)

رہتی ہیں اور وہ آہستہ آہستہ ریلوے کے لئے ہوتے ہیں، انہی ہر دوں کے ذریعہ ان
آوازیوں کو اپنے میں جذب کر کے نشر کرتا ہے تو یقیناً حسین مظلوم
کی آواز بھی موجود ہے اور سنا جا سکتی ہے اور جب حسین کی یہ
آواز حجاز حسین نے سن لی تو ان پر کیا فرض ہوتا ہے؟ اگر وہ
زمانہ ہوتا جبکہ علی الاعلان نام ملے دھمیں کی سرگنا جرم کے برابر
تھا تو جبراً ٹھٹھا پانی پی کر وہ درحالات اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ
کو یاد کرتا۔ گھر آج جبکہ آزادی کا زمانہ ہے اور ہر قوم اپنے
بزرگوں اور مشاہیر کی یادگاریں قائم کر کے دنیا کو ان سے روشناس
کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ شکیبہ کا مکان، جاسن کا محل اور
حضرت عیسیٰ کے گھر کے شمع کو محفوظ اور ہر سال اسکی نمائش
کر کے دنیا کو انکے علم و عمل سے واقف کرایا جاتا ہے تو یقیناً حجاز
حسین کا بھی یہ فرض ہو جاتا ہے کہ صرف پانی پی کر حسین کی پیاس
کو یاد کریں اور ان کے نام پر ملوان جاری کریں بلکہ حسین مظلوم
کی پیاس سے اہل عالم کو روشناس کرانے کے لئے جا بجا آواز
کی سبیلیں قائم کریں بشیعیان حیدر آباد میں اسوقت اگر ملک میں
پھر بھی قابل لحاظ تعداد ایسے دو تین ہوں گی موجود ہے جنکے لئے
بہت آسان ہے اگر وہ پورے شہر حیدر آباد میں ہر جگہ حسین توکم
از کم اپنے سرکاری محلوں میں جدید وضع کی ٹھنڈے پانی کی سبیلیں
دوامی طور پر قائم کریں۔ جب جب بے یہ تحریک اپنے عزیز دوست
مولوی مرزا محمد صاحب کے سامنے ریلوے کو اپنولنے فرمایا کہ اگر
ایسی کوئی سبیل قائم کی جائے تو سب سے پہلے میرا عظیم دوست مولوی
کا ہوگا۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مرزا محمد صاحب کو
بڑے دو ٹھنڈے ہیں اور سرایہ دار نہیں ہیں البتہ انکے دل میں
حسین ریلوے کو لٹکا ہوا ہے اور اس آواز سے وہ متاثر ہیں۔

اور جب سب القاری عزیزان اہلیت جھوک پیاس کی گری، مصیبت
نہم، درد اور کرب و بلا کی کیفیات سے گزر کر گری بلا کی معنی ریت
پر سوئے تو ایک شخص سے مجاہد نے بھی اپنے جوتے میں، ٹکڑائی
کی اور ٹھک کر میدان میں آگیا اس شخص سے مجاہد نے بات کر کے
کے لئے ابھی زبان کو کھلی نہ تھی لیکن سیدیں ایمان سے معمور
دل اور منہ میں حق کی زبان رکھتا تھا اس نے ان المناہیت سے
سکناہ و دردوں کے سامنے حق شناس زبان کو جب اہل شرک کی
تعلیم دینی کے خشک کر دیا تھا ہونٹوں پر پھر کر بتلایا کہ دیکھو
میں پیاسا ہوں اور رسول کے لئے اسے کا بیٹا ہوں لیکن ان بول
کا کلمہ پڑھنے والوں نے اسکی پیاس یوں بجھائی کہ ایک تیر
سے شہر سے اس شخصے مجاہد کا گلا بھید دیا اور جب یہ دنیا کا
سب سے مسن سپاہی یہ مسلم کافرانہ بن چکا تو رسول خدا کا فرزند
اور شہ خدا کا دل بند نفس نفس تنگ کر دیا یا جنہوں سے بچوں
کی آواز اعلیٰ بلندی حسین نے ایک یا بھرا غلہ ارشاد
فرمایا۔ وہ جس جس نے صبح سے دافع پر دافع سے جسے جس
نے فراہم میں اپنا بھر لکھ کر دیا تھا اتمام حجت کی خاطر اعدائے
کرم سے پانی طلب کر رہا ہے اور جب آدھ سے یا اس کن
جواب ملا تو اپنی منگھور اور مکر کے آواز خشک کے پہلے یہ پیام
قیامت تک آنے والے اپنے دوستوں کے نام فغا میں نشر کیا
کہ اسے میرے شہر میں جب تم فغا پانی پینا تو میری پیاس
کو یاد کر لیا۔ حسین کی یہ آواز فغا سے لپیٹ میں گونجی اور ہمیشہ
کے لئے قائم ہو گئی۔ اب اس آواز کو ہر وہ شخص سن سکتا ہے
جنکے دل میں حسین کی محبت کا ریلوے چالو ہو۔ ایسے کہ اگر کسی شخص
کی دنیا نے یہ پیاس کو کیا ہے کہ آوازیں اس فغا سے لپیٹ میں محفوظ



• مرغ سائیں • دم کا مرغ • ۱۱۱ • دو لیں کا مصلوہ
• مریدانہ برائی • طرح طرح کی ٹھانیاں • لذیذ پایہ کا سالن
• لکھی کا گوشت • چوتھم کی آٹکیم
• تازہ اور اصلی مشروبات کا
• شاندار اسٹریٹ کنڈ



لیوسفیہ مولیٰ کو لڈ رنگ ہاؤس
لہور لڈ رنگ
حیدر آباد



زترین اقوال

قابلِ خاص کی کثرت میں ہے برفلاف ایک ہلکا دوا ہے جس سے
لیکھ کے فقیر بنے ہوئے ہیں (دسکر کا مٹی کا گواہ)

بلکلے رہنے دیکھے تاکیں اپنے ہاتھ دھوئے لے آگیا کیڑا کی گول

سوال و جواب

سوال: نفس کی کتنی قسمیں ہیں؟ (محمد امین خاں - لاہور)

جواب: نفس کی تین قسمیں ہیں۔
پہلے نفسِ آمارہ سے ہے نفسِ حبیبی کہتے ہیں۔ وہ انسانی نفسِ عاقل و
محکم کرنے والا ہے جس کا حق سوائے خدا کے نہیں ہے۔ یہ نفسِ آمارہ بڑی
کامیاب دینے والا ہے۔

دوسرے نفسِ قوامہ ہے جسے نفسِ سببی بھی کہتے ہیں۔ دسبانیہ
کوئی گناہ کرتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو یہی نفسِ انکسار ہے جس کا
سے کہ کیوں توبہ نہ کرنا دیا اور کیوں توبہ اس عبادت اور عبادت سے
کو ترک کیا۔ بخلاص پاک میں خدا اس نفس کا قسم کھاتا ہے۔ لا اقسیم
یا نفسِ اکوامہ

تیسرے نفسِ مٹکتہ ہے یعنی نفسِ ناطقہ جو مستغف لہفات کمال
اور بسبب پیروی عقل طاقت خدا و معائے الٰہی پر ہے الطمان
حاصل ہوتا ہے اور انحال طبع کے حرکت کرنے سے مطمئن رہتا ہے
جیسے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والا یہو اسے نفسِ قہت سے بھلا
کی طرف رجوع کرنا اس حال میں کہ تو اس سے خوش بھی ہے اور
اس کا پسندیدہ بھی۔

لڑکپن کی شجاعت

از سید طاہرہ بیگم

حضرت علیؑ عید السلام لڑکپن میں ایسے شجاع تھے کہ
آپکی والدہ جنابہ فاطمہ زہراؑ السلام اللہ علیہا فی النبی پس کعب
خدا کا کہہ میں ملتی پیدا ہوئے تو میں نے ان کو قتل میں لپیٹا آ سے
انھوں نے بھاڑ ڈالا پھر دوسرے میں لپیٹا آ سے بھی بھاڑ ڈالا پھر
تیسرے میں لپیٹا آ سے بھی قلعہ کر دیا۔ تب میں نے چار ٹکڑوں میں
جو پوست آ جو سے تھے لپیٹا اور خوب جھوٹا کر ہاتھ دیا انھیں
بھی بھاڑ ڈالا۔ تب پانچ ٹکڑوں میں لپیٹا اور اوپر سے ایک چمڑے
سلا بھی باندھ دیا اور پھر دیشم کی ڈور کسے اور چمڑے کے تھوڑے
ہاتھ بادل خوب کھراٹھے اس وقت علیؑ نے ایک انگریزی اور ایسا زور کیا
کہ سب ڈوریاں ٹوٹ گئیں اور سب کپڑے پارہ پارہ ہوئے اور بعد خدا
نگو یا سو کہ فرمائے گئے کہ اسے والدہ مهران آپ پرے ہاتھ نہ باندھیں

A.C. CHAR COAL DEPOT.



کوئلہ و چورا

آپ کو ہر وقت ملے گا
ہم سے و اچھی قیمت پر طلب فرمائیے

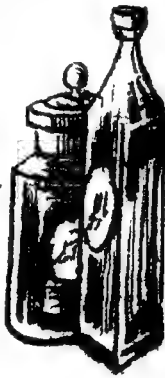
اے سی۔ سی۔ چار کول ڈپو مستقل مسدود و افانہ ترب بازار حیدر آباد

تو باریاں کھاتا ہے اور بار بار یہ شعر گنتا ہے
 پہلے گلی سے جاتی تھی اب بھائی سے گلی تیرا ہے
 پہلے عورت مینتی تھی اب ماری بھارت مینا ہے

اسبابِ خواست

- | | |
|-------------------------------|--------------------------------------|
| (۱) بوٹ پلٹ | (۲) فیکر کو جھڑکن |
| (۳) مانیاپ کو تیرا کہنا | (۴) بغیر بلا سے دعوت میں جانا |
| (۵) ایڑوں پر احسان نہ کرنا | (۶) بھان کے آئینے ناخوش ہونا |
| (۷) اپنی اولاد کو گاتی دینا | (۸) امانت میں خیانت کرنا |
| (۹) مسجدیں دنیا کی باتیں کرنا | (۱۰) اولاد پرستی کرنا |
| (۱۱) استاد کی تعارت کرنا | (۱۲) بغیر متر و خوان چنے کھانا کھانا |

ہر قسم کے نفیس، شاہانہ اور اعلیٰ
 درجہ کے یونانی مرکبات اصلی و
 قیمتی اجزاء کیساتھ بہترین طبعی و
 کیمیاوی اصول پر تیار کئے جاتے ہیں



محزنِ ہندوستانی اوٹو

عزاف نہ روڈ، نیپال جیٹ روڈ

یادِ ماضی

اگلے زمانہ کے اب نہ وہ محکم ہیں اور نہ وہ طہریب جو
 تاروں پر لٹکاتے ہیں ان کے پورے اجزاء جاٹ جلتے تھے
 نہیں بچ کر برہمن کے اب داد کا مرض بھانپ جاتے تھے
 اور گنتہ کھلا کر سردوں کو زرخیز کر دیا کرتے تھے
 آج کل کے ٹی ٹی ٹی کی تو یہ کیفیت ہے کہ بھڑا ورگی
 سے گھبراتے ہیں، پتو اور چوہوں سے کھپتے ہیں، تنہی کی یہ
 کیفیت کہ ڈاکٹر جیران ہے بکھر بھی پتہ ملنا نہیں

جنتا تیار اللہ توفیق میں ہے باطل میں ہے
 نہیں کے بدلے ہیں یا مسخ میں تھرا یا پھر رکھ کر بھاری کی پیش
 تاتے ہیں۔ قماروہ کا چراغ جلا کر اسکی روشنی میں تعدد
 کے اجزاء غلط فرماتے ہیں اور وہ وہاں ہا کرا بھگتیں دینے
 ہیں کہ ہم ہیں، بجائے خون کے بھگتیں کا باد مہ جانا ہے۔

اگلے زمانہ میں غذا اصلی، سستی اور کافی سے نہ لاند
 ملتی تھی لوگ بچے بیٹھے کھرا مہم کو جاتے تھے اسوقت بکری کے
 کے وہی دامتے جو آج کل چوہوں کے ہیں خوب کھاتے تھے
 اور سانڈ بنے پھرتے تھے۔ اب دیکھو تو مٹھوئی بھائی، مٹھوئی
 تڑکاری، مٹھوئی گی، مٹھوئی تیل، مٹھوئی دو دو مٹھوئی مکھن
 کھاتے ہیں، تغذیہ برابری نہ ہونے سے خون پانی ہو جاتا ہے
 بھیجے بیل چھلی کی طرح نہ کھ جاتے ہیں، نظر ٹھیک کے اندر
 لگاتی رہتی ہے اور قلب زمانہ کے انقلاب سے بالکل بگاڑ

Sight of India Restaurant

لائٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ

سر و منی دیوی ہاسٹل فرسٹ لائٹس رجیڈر آباد

جس کچی علاج کے لئے آپ سر و منی دیوی ہاسٹل میں تو ٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ لائٹس یہاں
 آجی میاں تہ کے لئے ایک، پیرٹری، خوش ذائقہ مہائے کافی اور ہر اقام کے مشروبات
 یونیورسٹی، دستوہ غیرہ موجود رہتے ہیں

ہمارے پراپرٹیز اسٹور سے آپ کی ضرورتیں تمام چھوٹے بڑے کے دام پر خرید فرمائیے

ترتیب اقوال

قابلِ خاص کی کثرت ہیں چہ برفلاف اکے پہلو و یادہ میں چہ
نیکر کے فیرے ہوئے ہیں (دوسرے کا رقص کا گانہ)

بلکہ کلے رہنے دیجئے تاکہ میں اپنے ہاتھ دعا کے لئے آگاہ کیوں آگاہ کیوں

سوال و جواب

سوال: نفس کی کتنی قسمیں ہیں؟ (محمد شمیم خاں - لاہور)

جواب: نفس کی تین قسمیں ہیں۔
پہلے نفسِ آوارہ سے ہے نفسِ ہمدانی بھی کہتے ہیں۔ وہ انحال میں ہر حال میں
کا حکم کرنے والا ہے جس کے دخی سب سے زیادہ غلبہ ہے یعنی نفسِ آوارہ ہی
کا حکم دینے والا ہے۔

دوسرے نفسِ قوامی ہے جو نفسِ ہمدانی بھی کہتے ہیں۔ وہ سب انسان
کوئی گناہ کہ تعب ہے اور ہر تہذیب ہوتا ہے تو یہی نفسِ انکو حکمت کا گنا
ہے کہ کیوں تو نے یہ گناہ کیا اور کیوں تو نے اس عبادت اور عبادت خدا
کو ترک کیا۔ اسلام پاک میں خدا اس نفس کی قسم کا تہذیب ہے۔ لا اہل قسم
یا نفسِ الکواہل

تیسرے نفسِ مطہر ہے یعنی نفسِ ناطقہ جو متغیر لہذا تکمال
اور بسبب پر وی عقل طاقت غذا و روائے الہی برائے الہیان
حاصل ہوتا ہے اور انحال میں جو کے حرکت کے لئے سے مطہر رہتا ہے
جیسے خدا نے تعلق فرماتا ہے اے الہیان ولا یغالب نفس تہذیب پروردگار
کی طرف رجوع کر اس حال میں کہ تو اس سے خوش بھی ہے اور
اس کا پسندیدہ بھی۔



لڑکپن کی شجاعت

از سید طاہرہ بیگم

حضرت علیؓ عبد السلام لڑکپن میں ایسے شجاع تھے کہ
آپکی والدہ جنہ فاطمہ زہراؓ اسلام الشریعہ فرماتی ہیں کہ جب
خداوند کعبہ میں مٹی پیدا ہوئے تو میں نے ان کو قتل میں لپیٹا آ سے
انھوں نے چھاڑ ڈالا پھر دوسرے میں لپیٹا آ سے بھی چھاڑ ڈالا پھر
تیسرے میں لپیٹا آ سے بھی قطع کر دیا۔ تب میں نے چار ٹھٹھوں میں
جو پوسٹ آ ہو سے تھے لپیٹا اور خوب کھڑا کرنا دیا انھیں
بھی چھاڑ ڈالا۔ تب پانچ ٹھٹھوں میں لپیٹا اور اوپر سے ایک چمکے
آ بھی باندھ دیا اور پھر تیشم کا ڈور لکڑی سے اور چمکے کے تیشم سے
ہاتھ پاؤں خوب کھرباندھے اس وقت مٹی نے ایک انگرائی لی اور ایسا زور کیا
کہ رب نوربان لوٹ گئیں اور سب چمکے پارہ پارہ ہوئے اور بقدرت خدا
مٹی کا ہو کر فرما لے گئے کہ اے والدہ مہربان! آپ میرے ہاتھ نہ باندھتے

A.C. CHAR COAL DEPOT.



کوئلہ و چوڑا

آپ کو ہر وقت ملے گا

ہم سے و ابھی قیمت پر طلب فرمائیے

لے سی۔ سی۔ چار کوئلہ ڈپو مستقل مسدود و افانڈ ترب اور سندھ آباد

تلا بازیں لکھتا ہے اور ہار بار شعر گننا ہے
پیسے لگی سے بھائی بھائی اب بھائی سے لگی بنتا ہے
پیسے عورت بنتی تھی اب ماری بھارت بنتا ہے

اسبابِ نفوست

- | | |
|-------------------------------|-----------------------------------|
| (۱) جوٹ یون | (۲) فقیر کو جھڑکن |
| (۳) مانیپ کو تیرا کہنا | (۴) بغیر بلا سے دھت میں جانا |
| (۵) انہوں پر احسان نہ کرنا | (۶) بھان کے آٹے نا خوش ہونا |
| (۷) اپنی اولاد کو کافی دینا | (۸) امانت میں خیانت کرنا |
| (۹) مسجدیں دنیا کی باتیں کرنا | (۱۰) اولاد پر تنگی کرنا |
| (۱۱) استاد کی تعارت کرنا | (۱۲) بغیر دسترخوان سے کھانا کھانا |

ہر قسم کے نفیس، شاہانہ اور علمی
درجہ کے یونانی مرکبات اسلی و
قیمتی اجزاء کیساتھ بہترین طبی و
کیا وی اصول پر تیار کیے جاتے ہیں



محزنِ ہندوستانی ادویہ

عزافانہ روڈ، سیپل جیٹ راجپاؤ

یادِ ماضی

انکے زمانہ کے اب نہ وہ میم میں اور نہ وہ طہیب جو
تھاروہ پر نظر ڈالتے ہی ان کے پورے اجزاء جاٹ جاتے تھے
نہیں وہ کچھ کر رہیں کے باپ دادا کا مرض بھانپ جاتے تھے
اور گشتہ کھلا کر مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے
آج کل کے ٹی ٹی وی کی تو یہ کیفیت ہے کہ پھر اور کئی
سے گھبراتے ہیں، پتو اور چوہوں سے کھپتے ہیں، تشفی کیا یہ
کیفیت کو ڈاکٹر جی ان پر ہے کچھ بھی پرستہ ملنا نہیں

جنتا، بیمار، الفت و قی میں ہے باطل میں ہے
نہیں کے بے نیل میں یا تمہیں تھریا جیٹر رکھ کر بیمار کی پیش
بتاتے ہیں۔ قماروہ کا چراغ جلا کر اسکی روشنی میں تھاروہ
کے اجزاء ملاحظہ فرماتے ہیں اور وہ دوبارہ پا کر انکس دیتے
ہیں کہ ہم میں، کھائے خون کے انکس کا مادہ وہ جانا ہے۔

انکے زمانہ میں غذا اسلی، سستی اور کافی سے نہایت
نئی تھی لوگ بچے بیٹے کو ابھم کر جاتے تھے اسوقت بڑے
کے وہی دام تھے جو آج کل چوڑے کے ہیں خوب کھاتے تھے
اور ساندے بنے پھرتے تھے۔ اب دیکھ تو معوی بھائی، معوی
ترکاری، معوی کئی، معوی تیل، معوی دو دو، معوی کتن
کھاتے ہیں، تغذیہ برابر نہ ہونے سے خون پانی ہو جاتا ہے
بھی پیڑے، بیل بھی کئی طرح نوکھ جاتے ہیں، نظر منک کے اند
لگا کر رہتی ہے اور قلبِ دہانہ کے انقلاب سے بالکل بیکار

Sight of India Restaurant

لائٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ

سروجنی دلوئی ہاؤس، سیپل فرسٹ لائٹس راجپاؤ

جس کئی علاج کے لئے آپ سروجنی دلوئی ہاؤس میں لائٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ میں
آج کل کے لئے لائٹ، لہجہ، خوش ذائقہ کھانے، کافی اور بہتر اقام کے مشروبات
بیوینڈ، دھن و غیرہ موجود رہتے ہیں

ہمارے پورے سروسز کی ضرورت کا جو سبب ہمارے دام پر خرید فرمائیے

اسلام کے متعلق حکومت کی دُورخی

میونخ۔ ۱۰ سہر جون۔ روسی علوم کے متعلق مقامی غائب سرکاری انسٹی ٹیوٹ کے صدر دفاتر کی طرف سے بلٹن "ناق" ایک رسالہ شائع کیا جاتا ہے جس کی ایک حوالہ شاعت میں بتایا گیا ہے کہ روس نے اسلام کے متعلق دورخی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ جہاں تک روس کے مسلم عوام کا تعلق ہے ان کے رویہ و اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اور جہاں تک مشرقی ملک کا تعلق ہے وہاں اسلام کے حق میں پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اس ادارے میں زیادہ تر وہ علماء کام کرتے ہیں جو روس کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔ رسالے کے ایک مضمون میں بتایا گیا ہے کہ روسی پریس میں اسلام کے خلاف جو مضامین شائع ہوئے ہیں اور اس نے روس کے مفتیوں کے جو بیانات نشر کئے ہیں وہ روس کی "دورخی" کی واضح مثالیں ہیں۔ ادھر ابرہہ کو آذر بائجان کے اخبار "پلیسکی ربوئی" میں اسلام کی رجعت پسندانہ نوعیت "کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا اور اس نے مسند بہار کے اسلامی ممالک کے فائدے کے لئے اوفہ میں رمضان کی تقریب کے متعلق ایک پروگرام نشر کیا۔ مضمون میں اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ روسی مفتیوں کی امداد کے باوجود حکومت اسلامی ممالک کو یہ یقین دلانے میں کامیاب نہیں ہو سکی کہ روس اسلام کی جانب موافقانہ رجحان رکھتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے ملک میں اسلامی عقائد کو نیست و نابود کرنے کے متعلق اپنی تحریک میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ مزید بتایا گیا ہے کہ حالی میں روس کے اندر اسلام دشمن

پراپیگنڈے کا لب و لہجہ جتنا سخت ہو گیا ہے اتنا نابود ملک کے گذشتہ کئی برسوں میں کبھی نہیں ہوا تھا۔ کرغز کے ایک معلم ایم زن بیعت کے ایک مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے جس کا عنوان ہے "خدا میں یقین نہ رکھو۔ یہ ایک فریب ہے" مضمون میں روسی مصنف نے اسلام کے بارے میں یہ لکھنے کی جسارت کی کہ "وہ ایک ایسا مذہب ہے جس کی تعلیم سر امر رجعت پسندانہ ہے" "مشرق وسطیٰ کے مالک کو تیزی سے معلوم ہو رہا ہے کہ روس کے اندر اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ مضمون کے آخر میں کہا گیا ہے کہ روس میں اسلام زور پکڑ رہا ہے۔ یہ حقیقت اس امر سے عیاں ہے کہ غیر ممالک میں دفارگر کے باوجود حکومت نے اپنی ہم گو تیزی سے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔



خالص میدہ کے خستہ نان
شیرمال، تنوری روٹی

اور
دیگر اشیاء طہار و پاکیزگی
کے ساتھ تیار اور آرڈر سپلائی
کئے جاتے ہیں

حیدرآباد کی یکم قدر سالہ
دوکان نان منشی حب
حویلی قدیم حیدرآباد ع

قطع

غنچہ ہر ایک رہا آج گل ترسکر
کبتی جاتی ہے یہی روز صفت بھی اُسکی
ابر نیساں کا بھی قطرہ رہا گوہر منکر
شیر غزاں بھی رہا آج غصنفر منکر
(آمدہ از نذر کا باغ)

نصیحتیں برہم مود نظام فصحاء النیام شہزادہ الائنہ نواب جاہ بہا بیچ بالقابہ

انجناب فتح علی مرزا خان صاحب سیم چھلی بندر

غم میں سب سے مضطرب کون ہو سکتا نہیں || ہے وہ بد قسمت جو یہ سوچتی ہو کہ ہو سکتا نہیں
جب خیال آئے یہ غم انسان ہو سکتا نہیں || یاد مسرور سے رہوں غافل یہ ہو سکتا نہیں

باقہ آئی ہے جو دولت اُسکو کہہ سکتا نہیں

جب حسین منی قول احمد مختار ہے || ان کی خوشنودی سے راضی ایزد غفار ہے
جن سے یہ تمیز ایں اُن سے خدا بیزار ہے || دامن جلاؤ کی اب شمت و شو بیکار ہے
داغ ہے جو خونِ ناحق کا وہ دہو سکتا نہیں

جو عزاداروں میں ہیں سب سے رسول اللہ کے || حشر کے دن وہ صلہ پائیں گے انکی جاد کے
اشک ریزاں ہم میں غم میں فاطمہ کے ماہ کے || خواب کیا آئے جو یاد آئیں معائب شاہ کے
فرش پر مائیں کے انسان کوئی ہو سکتا نہیں

پنشن کا آسرا جب ہے تو پھر کیا خوف ہے || راضی ہم سے کبریا جب ہے تو پھر کیا خوف ہے
مرغی مشکلت جب ہے تو پھر کیا خوف ہے || ناخدا درست خدا جب ہے تو پھر کیا خوف ہے

میری گشتی کو کوئی طوفان دبو سکتا نہیں

سچ ہے پند سال زیادہ موت ہے میں پاپ اشک || فہم انسان سے ہے برتر رتبہ اعلیٰ اشک
کیا ہوا غم میں شہر میں کے اگر برسا اشک || رنگِ یام کیسے ہو بارشِ خوں جاک اشک

دامن گل قطرہ شبنم بھگ سکتا نہیں

بعد قتل سرور دیں پیہیوں کو دوستو || لے چلے قیدی بنا کر دشمن دیں شام کو
جائے عبرت بے کسی شبیر کی ہے مومنو || شہ کے لاشہ پر ہو کوئی رُونے والا یا نہ ہو

جوشِ غم سے آسمان کیا خون ہو سکتا نہیں

اے نعیم زار جب رحمت خدا کی ہے وسیع || حشر کے دن ہوگی زہرا رُونے والو کی شمع
دین مونیہ میں بزار تہ کرے خالق رفیع || ذکر سے شبیر کے تڑپا دیا تو نے شیخ

یوں زگ جاں میں کوئی شہر چھو سکتا نہیں

ایک اور نئے ذرا کی جید آباد میں آمد

جید آباد میں گذشتہ تین دنوں کو (ایران) سے ذریعہ کارہ آقا سیخ محمدی اسلامی پارس غازی کے قصبہ دادو جید آباد ہوئے۔ ایران کا بیگم پیچیر آقا سیخ محمدی رفا وزیر، آقا سیخ رحمت اللہ دانش، آقا سیخ آقا کاشانی، آقا سیخ محمد شکیبائی اور آقا سیخ ولی اللہ انوار نے آقا سیخ موصوف کا استقبال کیا۔ آپ جید آباد میں گرانڈ ہوٹل یوسف بلڈنگ عابد روڈ میں مقیم اور آقا سیخ محمدی رفا وزیر کے بھائی ہیں۔

ایران میں جید آباد سکند آباد کے معانیات سے دیکھا جا رہا ہے کہ گذشتہ چند سال سے جید آباد لوگوں کو برابر ہر سال اچھے اچھے ایرانی مقررین کے سنے کا موقع مل رہا ہے۔ یہی موقع ہے کہ حضرت سید الشہداء ہمارے ایرانی بھائیوں کو ضرور اسکا اجر عطا فرمائیں گے۔

مجلس عزاء

جید آباد میں ۱۴ ارجمند کو صبح کے (۹) بجے کو جید آباد میں منجانب نواب سید کاظم حسین صاحب و اہل مجلس عزائے حسین برپا تھی۔ مومنین کی ایک بڑی تعداد مجلس عزائے شریک تھی۔ صاحب مولوی سید فیاض الحسن صاحب مبلغ مدرسہ اہل علمین فروزہ جتہ الاسلام مولوی سید ابوالحسن الشہید بہرین صاحب قلم طالب تراء نے فاعل و معائب بیان فرمائے۔ ختم مجلس پر ایک عمومی نشست میں ہائی مجلس نواب سید کاظم حسین صاحب و اہل مجلس نے اپنا فائدہ لے کر تشریف لیا۔ اس موقع میں قابل ذکر سید الشعراء نواب شہید یار صاحب نے بالفاظ ہم سے سید الشعراء پر مصرعہ برائی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ عزاداروں کے لئے دست خوان نیاز بچھائے گئے۔ تقریباً دو بجے دن کے یہ مجلس اختتام کو پہنچی۔

(نامہ نگار رضوی)

یوسف بازار اندرون پل نو جید آباد

سیکوں، موٹر سیکلوں اور موٹر سیکلنگ کٹوں کی رہبرنگ اور کلنگ وغیرہ کا کام نہایت عمدہ اور اطمینان بخش طریقہ پر شجر واجبی وعدہ کی پابندی کیا انجام پاتا ہے ایک مرتبہ کام لے کر اپنا اطمینان کر لیجئے۔

شیراز

ہر ہفتہ ۵۵، ۵۵، ۵۵ اشخاص کی تعداد سے گذرتا ہے اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے شیراز آج کے مفید ترین کام کا مالک

نرخہ تمامہ اشتہار

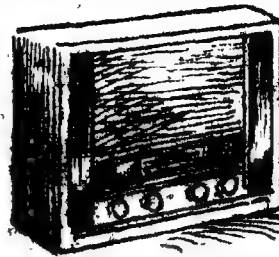
چار اشاعتوں کے لئے	چار اشاعتوں کے لئے
۱ صفحہ کے لئے ۵۰ روپے فی اشاعت	۱ صفحہ کے لئے ۵۰ روپے فی اشاعت
۲ صفحہ کے لئے ۸۰ روپے فی اشاعت	۲ صفحہ کے لئے ۸۰ روپے فی اشاعت
۳ صفحہ کے لئے ۱۰۰ روپے فی اشاعت	۳ صفحہ کے لئے ۱۰۰ روپے فی اشاعت
۴ صفحہ کے لئے ۱۲۰ روپے فی اشاعت	۴ صفحہ کے لئے ۱۲۰ روپے فی اشاعت

ساتھ ۳۰x۶۰ لمبائی ۸x۶ چوڑائی ۲۰ - سالانہ چندہ ہندو روپے فی پر جسہ پانچ آنے

جہد قمر پیشی و مولی کچائے گی وصول شدہ رقم واپس نہ ہوگی۔ مزید تفصیلات کے لئے مطالب فرمائیے

منجانب شیراز ہفتہ وار شعبہ اشتہارات - چادر گھاٹ گیسٹ۔ جید آباد نمبر (۲)۔ (انڈیا)





کمال
درجہ

ناشر: مجذوب حیدر آبادی

روحانی دنیا کے دوستوں صاحب دماغ تشکر کے لئے محمد شاعر
دہلی پر بخیر انوری کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا
ہے کہ انوری نے محمود غزنوی کے دہلی میں ایک مرتبہ پیش گوئی
کی کہ فلاں تاریخ دنیا میں باجوہ باران کا ایک ایسا زبردست
طوفان آئیگا کہ دنیا کے اسلام کے لاکھوں آدمی ہلک ہو جائیں گے
لاکھوں گھر بے چراغ ہو جائیں گے۔

محمود غزنوی کے دہلی میں انوری کے کچھ مخالف تھے
انہوں نے بادشاہ کے سامنے انوری کا مذاق اڑایا اور بادشاہ
سے کہا کہ انوری کی بیان کردہ تاریخ بطور یادداشت لکھو لی
میں نے اگر اس مقررہ تاریخ پر طوفان نہ آئے تو انوری کو
جیل میں پیش گوئی کی سزا دے جائے غرض کہ انوری کی بیان کردہ
تاریخ ٹوٹ کر لی گئی۔ تینہ تاریخ آئی لیکن اس دن اتنی
ہوا بھی نہ چلی کہ جس سے ایک مٹی کا دیال گھل ہو سکے۔ جب
تاریخ مقررہ پر کوئی طوفان نہ آیا تو بادشاہ نے پھر سے
دہلی میں انوری کو میرا بھلا کہا اور محمود غزنوی کے معافین
اور دہلی شہر والے بھی بھڑکے انوری کا مذاق اڑایا اس
واقعہ کے تعلق سے انوری کی جو کچھ لکھی ہیں انہیں ایک تاریخ نامہ

یا کاسرہ تاریخ تو دانی و انوری
انوری نے بھی اس بھوکا جواب کھتے ہوئے "وہ کہ
"وہ" سے بدل کر عجیب لطیف پیدا کیا ہے
یا کاسرہ تاریخ تو دانی و انوری
اس واقعہ کے بعد زمانہ گزر گیا نہ انوری باقی رہا نہ
محمود غزنوی۔ لیکن اہل حق کے محققین اور مودعین نے تحقیق کے بعد
اسکا انکشاف کیا کہ انوری نے جس تاریخ طوفان آنے کی

یہ عنوان حضرت مجذوب حیدر آبادی کی ملکیت ہے انکے روحانی
مشائخات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کر نہیں جرات نہیں
کر سکتے۔ ناظرین چاہیں یا وہ خود۔ روحانی نشریات میں ہم
مقامات اور واقعات فرمائی ہو کرتے ہیں اگر اتفاقاً مطابقت
ہو جائے تو کسی اسم خاص یا قیاس نہ فرمایا جائے (ایڈیٹر)

ایک نئی اور نوری بیٹر پر ہم روحانی نشر گاہ سے لول رہے
ہیں ابھی آپ روحانی قوال اینڈ پارٹی سے اکبر آبادی کی
نزل سن رہے تھے جسکا معرکہ تھا
تباہیں کیا تھیں آگست کے بعد کیا ہوگا
تیلو کھائیں گے انگریز فائنٹس ہوگا
اب شہر مایہ بخیر ہم دو واقعات معلوم، رسالہ صاحب کمالی
و عامل کمالی ملازمہ کی بیچ خاص عرف جھاڑو تارا۔ اطالوی میٹوں
لی پیش گوئی بطور قیامت پر تبصرہ فرمائیں گے
علامہ شیخ فاضل نے۔

کیفہ سعدی اینڈ پراڈکشن اسٹور

آسام اور دارالحکومت باغیچے راست منگو اکرا ہرن سے تیار کی ہوئی پاکوف

کیفہ سعدی اینڈ پراڈکشن اسٹور

ناپسی مارکٹ حیدر آباد میں مل سکتی ہے ادھر ہمارے پراڈکشن اسٹور
پتہ: نزدیکیات کے چہرے بازار سے اندازاً ۵۰۰ فٹ (۲۴۰۶)

باتا ہی نہ کچھ ہے۔ کیونکہ کل نہ تو بالنس رہے گا اور نہ بے گنی بالنس رہی۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس بجائے ہوئے بھوت کی لنگوٹی ہی اتارے کیونکہ کل نہ تو بھوت رہے گا اور نہ لنگوٹی۔ غرض کہ جس شخص جس میں بھارت حاصل ہے، جس کام سے اس کو دل چسپی ہے وہ اپنا کام پوری بھارت اور دلچسپی کیا بھول کی بجائے آج ہی انجام دے دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ مرکزی حکومت کے ۲۰۰ لاکھ لائسنس جو ۱۴ جولائی کے بعد ہی ہٹ کر لے سکتے تھے لیکن کل کا کام آج کرنے کے لیے ایک ارادے سے ۱۴ جولائی سے قبل ہی ہٹ کر لے پرمائل ہیں۔ ہمارے لیڈران قوم، جسے متعلق ابراہیم آبادی نے کہا تھا ہے

چودہ مہینے برداشت، لیڈر برآمد
اور ہمارے لیڈر پولش لاگزی میٹیا جٹے متعلق کیرداس
نے پیش گوئی کی تھی ہے

میں کالا، تن آجلا، بچے کا سا بھیس
تو سے تو کا کا بھلا اندر یا ہر ایک
اور ہماری مزدور تنظیموں کے کیولٹ رہا، جن کے بارے
میں کسی نے کہا ہے ہے

لیڈر کے لئے مزدوروں کو لڑواتے ہیں
بند کا کھاتے ہیں اور روس کے گٹن کاتے ہیں
غرض کہ یہ سب لیڈر، تیتا اور کامریٹ جو چکر چکر وقتاً
وقتاً، بالاقاطہ تقریر کرنے اور بیان دینے کے عادی تھے
اب ۱۴ جولائی والی قیامت کو محفوظ خاطر رکھتے ہوئے
ایک ہی نقطہ میں ماری تقریر جیٹا دینا چاہتے ہیں اور کھشت

پیش گوئی کی تھی یہ ٹھیک وہی تاریخ تھی جس دن ہر کو پیدا ہوا
اور یہ وہی بلا کو تھا جس نے اسلامی سلطنتوں کی اینٹ سے
اینٹ بکا دی۔ لاکھوں ہی آدمیوں کو قتل کیا اور ہزاروں
شعروں کو بے چراغ کر دیا۔ ان واقعات پر غور کیا جائے
تو معلوم ہوتا ہے کہ انوری کی پیش گوئی ضرور حقیقت پر مبنی
تھی۔ اس کا بخوبی حساب لگایا تھا۔ اسے جس ممکنہ توقع
عائدہ کو لوغان سے تعبیر کیا تھا وہ دراصل بلا کو کی پیدائش
تھی جو کسی لوغان یا دود باران سے کم نہ تھی۔

رومانی دنیا کے دوستو! الونک کے واقعہ کے پیش نظر
اطالوی صوفیوں کے گرو گھنٹال سٹریڈر ایمان کی پیش گوئی
کو غلط کہنا درست نہ ہو گا۔ بہت ممکن ہے کہ ۱۴ جولائی
کو کوئی بلا کو صفت بجس پیدا ہو اور وہ بڑا ہو کہ دنیا
پر قیامت طوعاے یا بہت ممکن ہے کہ کوئی امیدوارہ
دمجلس بلدی کی امیدوارہ ہیں، ۱۴ جولائی کو امید سے
دستے اور ایک مقررہ مدت کے بعد ایک ایسے سبوت
کو جنم دے جو دنیا میں قیامت پر یا کرنے کا موجب بنے
بہر حال یہ دنیا عالم امکان ہے اس میں ہر چیز ممکن ہے
اطالوی صوفیوں کی پیش گوئی چاہے سچی ہو یا جھٹی لیکن اس
پیش گوئی سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ جو لوگ آج کا کام
کل پر چھوڑ دیا کرتے تھے وہ کل کا کام ”آج“ اور آج کا
کام ”آج“ بھی نہ کرنے پرمائل ہو گئے ہیں۔ چونکہ لوگوں کو اپنی
زندگی کا بھرپور باقی نہیں رہا ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ
اس جاتی دنیا کا آخری نفارہ کریں۔ کیونکہ کل نہ تو سطر سے
کا اور نہ ناظر۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس جٹے ہوئے گھر کا

Manohar Lal Balmukand

9.3.613. CHAPPAL BAZAR HYDERABAD A.P.

• خالص خوشبودار اترسری بریانی کا چاول، اعلیٰ درجہ کا گن پوری چاول
• خالص مکہ کا گھی اور ریڑھ کا عمدہ تیل ہم سے خرید فرمائیے
• منج کی واجیت اور اردو پر فوری سپلائی کرنا ہماری خاص خصوصیت ہے

سرسا چیل بازار حیدرآباد راجپوت

ہیں کہ رشوت حقدار بھی ملے اور جہاں سے بھی ملے حاصل کر لیں وہ رات دن یہ شعر گنگھٹاتے رہے ہیں اور یہی گنگھٹا میں ہاتھ دھو رہے ہیں۔

لو جان بیچ کر بھی جو رشوت کا زر ملے
میں سے ملے، جہاں سے ملے جس قدر ملے
چنانچہ لائف انشورنس کے کوئی ڈویژنل افسر صاحب نے
جکی تخواہ ماہانہ صرف دو ہزار ہے۔ پانچ روپے رشوت
لی۔ اور محکمہ انداد رشوت سائنس کے عملی نے قیامت آنے
سے پہلے ہی ان کو گرفتار کر کے عدالت خسر میں پیش کرنے کی
جگہ ملے یہاں کی عدالت میں پیش کر کے کاغذ ولایت کر دیا۔ محکمہ کرشن
کنس کے ایک اسٹنٹ کمرشیٹل افسر صاحب اور دو انسپکٹروں
نے شاہ علی گڑھ کی کسی پولیس میں آخر کار ایک سو روپے بطور رشوت
حاصل کر لیا کیونکہ انکو خوف تھا کہ قیامت آنے کے بعد نیز رشوت
لینے کا موقع باقی نہ رہے گا بیان لیا جاتا ہے کہ دفعہ کریم نگر میں
کوئی کرشن کنس افسر صاحب میں جکی یہ آرزو ہو کہ قیامت آئیے پہلے
ان کو نائب نظامت مل جائے چنانچہ وہ حصول نائب نظامت کی سرکاری
کیلئے دفتر میں دو بار دورہ کا بہانہ کر کے حیدر آباد آتے ہیں۔ آم کے
آم، گٹھیلوں کے دام، انکو گورنمنٹ سے سفر خرچہ اور تھتہ بھی مل
جاتا ہے اور حصول نائب نظامت کی پیروی بھی ہو جاتی ہے
مختصر یہ کہ سیاسی لیڈروں یا سرکاری عہدہ دار ہر ایک شخص
کی یہ خواہش ہے کہ قیامت آئیے سے اپنے دل کی آرزو
نکال لے۔ زندہ لوگ تو بہر حال زندہ ہیں لیکن سنہا ہے کہ
مرد سے بھی ۴۲ جولائی والی قیامت آئیے پہلے اپنی تمام
حسرتیں نکال لینا چاہتے ہیں چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ

کئی بیانات دے دینے پر مائل ہیں تاکہ کل قیامت آجائے
بعد تقریر کرنے اور بیان دینے کی مسرت باقی نہ رہے چنانچہ
جس اخبار کو اٹھا کر دیکھئے ان ہی فیتاؤں اور کامریڈوں کے
بیانات اور تقاریر سے بھرا ہوا ہے۔ قسم قسم کے بیانات ہیں
اور عجائبات بھانت کی بولیاں۔ ایک کہتا ہے ہر نامی حق بجانب
میں دوسرا کہتا ہے علی پر میں طرفہ یہ کہ دونوں کے پاس
اندلال ہے۔ لفظ ٹرہ ہیں، اعداد و شمار ہیں، ٹھوس حقائق ہیں
تاہم بیکر نے والا بھی سمجھا اور تردید کرنے والا بھی۔ اجماع اور
نہ اور ہمارے شہر حیدر آباد میں، ہندی انتخابات کی بارش میں
جو فیکٹ پیدا ہو گئے ہیں یعنی جو مقررین اہل آئے ہیں وہ بھی
ہم اگر جوئی والی قیامت کے بعد نظر اتنا ٹرہ رہے ہیں کہ معلوم
ہو تاہم کہ آج فیکٹرا کہ بھر کبھی نہ ٹرہیں گے چنانچہ کل رات
ہی کا واقعہ ہے کہ کافی قبر کے قریب بدیر کی کسی مقب
شدہ امیدوار کے ایک ہزار مٹرس والے قسم کے کرایہ پر لائے
ہوئے بمقرر مقرر رات گئے تک ایسا ٹرہاتے رہے کہ
محکمہ والوں کی نیند اچانک ہو گئی، ان تقریر کرنے والے
صاحب کا نہ تو "شین قاف" درست نہ تلفظ نہ لب و لہجہ۔
نہ توان کو مبتدا کا پتہ نہ خبر کی خبر۔ ہر دو منٹ کے بعد تکیہ کلام
کے طور پر امیدوار کا نام لے رہے ہیں اور منہ سے جھاگ
آڑاتے جا رہے ہیں۔ جب تک ان مقرر صاحب کی زبان
بے لگام نے چلنے سے انکار نہ کیا اور سماعت کرنے والوں کی
نشتائے سماجی نہ خمی نہ ہو گئی یہ برادر ٹرہاتے رہے۔ ایک
طرف ہمارے مقرر ان بے شکام کا یہ عالم ہے اور دوسری
طرف ملک کے راہنما کو ام قیامت آنے سے پہلے ہی چاہتے

TEL: GHEEGHAR

PHONE: 4347

Dharamchand Agarwal
GENERAL MERCHANT

WHOLESALE DEALERS IN PURE CHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES
KARDI OIL, VANASPATI & REFINED OIL. CHAPRAL BAZAR HYD.

خالص گھی، گیہوں، روا، میدہ، چاول، دالیں، کرڈا، مٹنیں اور لہسن تیلوں کے ٹھوک اور چکر ہو پاری

دھرم چند اگر وال جنرل مرچنٹ

حیدر آباد

چپل بازار

ہر مکمل مسجد الماس چاندی کے بانی سیدی الماس کی قبر سے
رہائی کو یہ آواز آرہی ہے

اجلی فرار، صاحب فائق پڑھیں
مچھو مچھو بھی ہمارا نشان رہت رہے

ایکزار قریبی میٹریم، روحانی لشکر گاہ سے بول رہے ہیں
آپ علامہ شیخ ابو الفضل جبارو تارا سے تقریریں رہے
نئے اب ہمارے نشریات کا وقت فتنہ ہو چکا ہے ہمیں آئندہ
مکتبہ تک کے لئے اجازت دیجئے۔ جئے ہند!

برق و برقی

سلام

یونید، عزم حسینی پناہ سکھ، کسریٰ کا گانا گویا رہے
ہزاروں کے کواٹل کے کچھ دغیر، کچھ میں کوئی دہلی کا بچہ سکھ
نئی کی آل تھو حسین دنیا میں، سوال کیا کوئی بیت پڑھنا سکھ
غم حسین کا عابد گول پہ تھایا تیر، کہ بہرل کچھ وہ تازیت نہ سکھ
خدا ترس ہو کیسے جو خوش ترس ہو، وہ چھوٹا بیگیا کو کچھ خوش کو پاسکا
کوئی تباہ و جہل کیسی ہی تھویر، شبیلہ بن مقفور اگر بنا نہ سکھ
بعیدہ بلال حسن قریب آئے، قریب کے کچھ ہیں کو با نہ سکھ

ڈانچ آئی کچی اہل مدق پر اسے برق
گھر گھر لے جہاں سے کچھ بنا نہ سکھ



یوں تو سب بڑا تھاتے
ہیں مگر کام کی غولی،
دودھ کی پاندی اور کھڑی
کھانسی سبت کے لٹا سے ویٹنڈ، زینت، فیورلوا
اور اوٹیکا کے اصلی کل پینڈے فراہم کئے گھڑی
اور اصلی حالت میں پیش کرنا صرف ماہرین فن
کھڑی ساز ہی کا کام ہے۔ اگر آپ اپنی غیر چالو
کھڑی کو چالو اور اصلی حالت میں چاہتے ہیں

(تلق)

ریڈیو ٹیلی ویژن گریٹ سلطان جہاں
تقریریں لائے جہاں کھڑی کا دستری
بہترین اور لائق پراہم پائے اور
ہمارے شوروم میں تھو لی اور تھو
کھڑیاں بغیر فروخت ہو جھڑتی ہیں

امیر چمکنی

حیدر آباد
چھیل گورہ۔ جئے آباد

آسام، نیلگری اور دارہنگ کے باغات سے راستہ آمد کی ہوئی ماہرین فن
کے ہاتھ سے تیار کردہ مازہ و نم پائے یہاں تھی ہے اور ہمارے پہلا ڈیزائن اسٹوریس
آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے نفع پر خرید فرمائیے
ایک قریب کا شریف آوری آپ کو ہمارا مستقل گاہک بنا دے گا!



برطانیہ کی خبریں!

تعلیمی ڈاکٹر جھابیر کے دورہ پر!

ہندو یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور کاسن ویلے تعلیمی رابطہ یونٹ سے ڈاکٹر ڈاکٹر وی۔ ایس۔ جھا اب جوائے ویلز کا دورہ شروع کریں گے جو چار روز تک جاری رہے گا۔ موصوف ویلز یونیورسٹی کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹی کے کالجوں کا سائنس کے علاوہ تعلیمی ماہرین کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی کریں گے۔ یہ یاد رہے کہ کاسن ویلے تعلیمی رابطہ یونٹ کاسن ویلے تعلیمی کونسل کی سفارشات پر قائم کیا گیا تھا۔ کاسن ویلے گذشتہ سال ماہ جولائی میں آکسفرڈ میں منعقد کی گئی تھی۔ یہ یونٹ کاسن ویلے ملکوں کے درمیان تعلیمی تالیف میں کو فروغ دیتا ہے اور ایک دوسرے کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں مدد دیتا ہے۔

برطانوی ہوائی جہازوں کی آمدات

خریداروں میں ہندوستان کا تیسرا نمبر!

برطانیہ میں ہوائی جہاز بنانے والوں کی انجمن نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ چالیس سال کے پہلے پانچ مہینوں میں جن ملکوں نے برطانوی ہوائی جہاز خریدے ان میں ہندوستان کا نمبر تیسرا تھا۔ ہندوستان نے زبردست غرصہ کے دوران میں ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۴ء کی مدت کے ہوائی جہاز برطانیہ سے

درآمد کیے تھے۔ اربنٹائی نے ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۴ء اور سیٹیزینٹ نے ۱۹۵۴ء تا ۱۹۵۵ء کی مدت کے ہوائی جہاز برطانیہ سے خریدے۔ ہندوستان کے بعد امریکا (دو-ایس-ای) نیوزی لینڈ اور کینیڈا کا نمبر آتا ہے۔ برطانیہ کے فضائی بحریہ کے خریداروں میں ہندوستان کا نمبر چوتھا تھا۔ امریکا، کینیڈا اور فرانس نے اس سے زیادہ فضائی (ایم) خریدے تھے۔

نیم فلاح و بہبود ہندوستانی ماہر بریتانیہ میں

سوشل سروسز کا مطالعہ!

معلوم ہوا ہے کہ انڈین سوشل سروسز ویلفیئر بورڈ کی گرانٹس کمیٹی کے چیرمین مسٹر جان الف بلسمارہ نے برطانیہ کی سماجی فلاح کی سروسز کا مطالعہ قریب قریب مکمل کر لیا ہے۔ موصوف کو برٹش کونسل نے اس مطالعہ کے لئے ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران میں مسٹر بلسمارہ پیشینہ قومی جیمہ کی وزارت (سوشل) قومی امدادی بورڈ، وزارت صحت، وزارت مکانات، ہوم آفس کے شعبہ اطفال اور سماجی سروسز کی قومی کونسل کے ذمہ داروں سے تبادلہ خیالات کرچکے ہیں۔ ان تنظیموں سے علاقائی دفاتر کے کام کا جائزہ لینے کے لئے وہ ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے رہے ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران میں انہوں نے بتایا ہے کہ بریتانیہ قومی جیمہ کی وزارت کے کام سے بہت متاثر ہوں۔ اس نے تمام سروسز سے زائد لوگوں کے ریکارڈ بہت اچھی طرح رکھے ہوئے ہیں۔ برطانیہ سماجی سروسز کا وسیع تجربہ رکھتا ہے اور میرا مال آنا میرے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ مسٹر بلسمارہ نئی عمر ۶۰ سال ہے۔

لکھیوانہ اصل حق کا ترجمان اور سماجی زندگی کا اخبار

قطع

یہ آب و تاب ہے دیرِ نجف میں || دُرِ غلطاں بھی بستہ ہے صدف میں

زواید جتنے تھے اعداد سے بھی || یہ کیسے آگئے دیکھو حذف میں

(آمدہ از تہذیب بانگ)

ملاوہ کی صنعتیں کام کرنا شادی شدہ

آئین کی تعداد میں اضافہ! گھر کے کام سرانجام دینے کے علاوہ گھر سے باہر ملازمت کرنے والی شادی شدہ خواتین کو ملاوہ کی صنعت میں بہت کم تنجی۔ مثال کے طور پر ۱۹۶۳ء میں ۱۰ فیصدی مزدور طبقہ شادی شدہ خواتین پر مشتمل تھا جن کا محسوس ہونے لگا کہ عورتوں کو ملازم رکھا جاتا تھا وہ بہت کم دیتے تھے۔ جنگ کے بعد عورتوں کے روزگار کا سادہ اڈھا بچا ہوا ہے۔ صنعتوں اور تجارتی اداروں میں شادی شدہ عورتوں کا تناسب اب کافی بلند ہے۔ تعلیم اور فنی تربیت نے ان کے لئے نئی راہیں کھول دی ہیں۔ گھر کے بہت سے کام اب کمیشنوں کی مدد سے سرانجام دیتا ہے جن کے نتیجے میں گھر پر ان کو گھر سے باہر ملازمت کرنے کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے۔ ملاوہ کی کو بلند کرنے سے لے کر وہ خود بھی کاما جاتی ہیں۔ ملاوہ کے برطانیہ کا ۲۲ فیصدی مزدور طبقہ شادی شدہ عورتوں پر مشتمل تھا۔ اور اس وقت ان کی تعداد ۳۰ فیصدی تک پہنچ چکی ہے۔

نابیناؤں کی فلاح و بہبود کا کام

کامن ویلتھ سوسائٹی کی نمایاں کامیابی!

نابیناؤں کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے والی رائے کارن سوسائٹی نے اپنی ۱۰ویں سالانہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ اب ایک تحریک کی شکل اختیار کر رہا ہے اور وہ انسانی زندگی کے پہلے دس برسوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

سوسائٹی کی تین کامن ویلتھ کے مختلف ملکوں میں اندھے پن کے مسئلہ کا مطالعہ کرتی رہی ہیں۔ آنکھوں کی بڑی بڑی بیماریوں کی روک تھام کے منصوبے زیر غور ہیں۔ کامن ویلتھ کے آنکھوں کے ملکوں میں نابینا کسانوں اور دستکاروں کے لئے تربیتی اسکیمیں جاری کی گئی ہیں جو مستقبل میں متعل راہ ثابت ہوں گی۔ سوسائٹی کے ملک کے میراں نابیناؤں کی فلاح و بہبود سے متعلق صلاح و مشورہ دینے کے لئے کامن ویلتھ کے تقریباً پچاس ملکوں میں گئے ہیں۔ متعدد زبانوں کے بریل حروف تیار کر لئے گئے ہیں۔ ایک فنڈ قائم کیا گیا ہے جس میں سے ان لوگوں کو دلالت دینے جاتے ہیں جو اندھے پن کی بیماری کو کم کرنے کے لئے کوئی ریسرچ کرنا چاہتے ہیں یا نابیناؤں کی فلاح کو فروغ دینے کے لئے تربیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ سوسائٹی نے بھی بہت قریب ایک تربیتی مرکز کے قیام میں مدد دی ہے۔

برطانیہ میں صفائی اور حفظان صحت کا پانچویں

ہندوستانی پبلک ہیلتھ انجینئر کا خراج تحسین

حکومت مغربی بنگال کے پبلک ہیلتھ انجینئر مریشٹن کمار گھوشال نے برطانیہ میں صفائی اور حفظان صحت کے جدید معیار کی بہت تعریف کی ہے۔ موصوف عالمی صحت ادارہ کے ولیفہ پر گزشتہ دو ماہ سے برطانیہ میں صحت کے مسائل اور ان کو حل کرنے کے طریقوں خصوصاً پانی کی بہم رسانی، گندے پانی کی نکاسی وغیرہ کے جدید ترین طریقوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ وسط اگست میں واپس ہندوستان سے قبل مرگھوشال نیدر لینڈز، مغربی جرمنی اور یوگوسلاویہ بھی جائیں گے۔

قطع

محسن نگر اد میں جب گل کی سواری آئی
سچے مرغان چن باد بہاری آئی
سرسبز زہاد کے یہ پی کے سے غم غم
آج مستی بھی عجب طاری و ساری آئی

(آواز ہندی باغ)

برطانوی سیاست میں نوجوانوں کا حصہ

از قلم: آرمانڈ گاؤفرے

(جرنلسٹ و فیچر رائٹر)

برطانوی ہاؤس آف کامنز میں اس وقت ایک عنصر کافی ہے جسے ہم "قرب قرب جوان" کہہ سکتے ہیں۔ اس کے ۳۰ ممبران ہیں سے متعدد ممبران کی عمر چالیس سال سے اور بعض کی تیس سال سے بھی کم ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر برطانوی نوجوان یہ دعوے کر سکتے ہیں کہ ان کا کافی حد تک ان کے خیالات و نظریات کا مظہر ہے۔ کئی ہزار برطانوی نوجوان ۲۰ سال کی عمر کے بعد ملک اس سے بھی کم عمر میں سیاسی باریوں سے ملحق تنظیموں میں شامل ہو کر پارٹیکس میں سرگرم حصہ لینا شروع کر دیتے ہیں۔ کنزرویٹو پارٹی کے ایک بیان کے مطابق نیک کنزرویٹو آرگنائزیشن شے ممبروں کی تعداد ۱۵۰,۰۰۰ ہے۔ یونیورسٹیوں میں کام کرنے والی کنزرویٹو انجمنوں کے ۵,۰۰۰ ممبران اس کے علاوہ ہیں۔ نیک کنزرویٹو آرگنائزیشن کی شاخیں تمام انتخابی حلقوں میں کام کر رہی ہیں۔ لیبر پارٹی کی یوتھ تنظیم "نیشنل ایسوسی ایشن آف سٹک لیبرز" ہے۔ لیبر لیڈر کے بھی ایک یونین ہے۔ ان دونوں کے ممبروں کی مجموعی تعداد ۱,۰۰,۰۰۰ ہے۔ تقریباً ایک تہائی ممبر شہر لیبار مشنل ہے۔ لیبر پارٹی کی نوجوان تنظیموں نے بھی ارتقاء میں نمایاں کام کیا ہے۔ ۱۹۵۵ء میں لیبر نوجوانوں کی لیگ

توڑ دی گئی تھی۔ کیونکہ لیبر پارٹی کے لیڈر ملک کے سالانہ انتخابات میں غیر موثر اور بے معارف واقع ہوئی تھی۔ اس کی جگہ نوجوانوں کے نوجوانوں کے شعبے قائم کیے گئے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں ان ممبروں کے ممبران کی مجموعی تعداد تقریباً ۱,۰۰,۰۰۰ تھی۔ کچھ عام انتخابات کے بعد نوجوان سوشلسٹ نام کی ایک تحریک چلائی گئی تھی۔ اس کے ممبروں کی تعداد اس وقت تقریباً ۵,۰۰۰ ہے اور مستقبل میں اس میں اضافہ ہونے کی امید ہے۔ کنزرویٹو اور لیبر پارٹیوں کی نوجوان تنظیمیں سوشل تقاریر میں اشتہار کرتی ہیں۔ اور ایسے جلسے بھی منعقد کرتی ہیں جو صرف سیاسی بحث مباحثہ کے لئے وقف ہوتے ہیں۔ انتخابی ممبران میں کنزرویٹو پارٹی کی نوجوان تنظیمیں اپنے اخراجات خود برداشت کرتی ہیں۔ اور مرکزی فنڈ کو بھی روپیہ دیتی ہیں۔ اپنے امور کا کنٹرول ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ لیبر پارٹی کی نوجوان تنظیموں پر پارٹی کا کنٹرول کچھ زیادہ ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے "لوگرگروپ" کی داغ بیل آج سے ۹ سال قبل ڈراگٹی تھی۔ اس کا حقد یونیورسٹی گریجویٹوں کو اس بات کی ترغیب دینا ہے کہ وہ پارٹی کے کام سے دل چسپی لیں۔ اس کے ممبران مطالعہ اور ریسرچ کر کے نئے تصورات پیش کر سکتے رہتے ہیں۔ اس گروپ کی پہلی میٹنگ لندن کے اسٹوڈنٹس میں واقع "کواسٹ یونیورسٹی" میں ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا نام "یوگرگروپ" رکھا گیا ہے۔ اس کا "کراس" نام کا اپنا ایک رسالہ بھی ہے جس میں بعض اوقات ایسی تجاویز پیش کی جاتی ہیں جو نقد پسندی کی راہ سے بہت دور ہوتی ہیں۔ اور جن کو دیکھ کر بعض ٹوری حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ گروپ کی جانب پارٹی کاروبار ایک پیفٹ سے لے کر ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "ٹوری پارٹی کی محنت مند فکر ایک حوصلہ افزائی بنی ہوئے گروپ کی موجودگی ہے" یہ گروپ ملکی امور اور پارٹی کی پالیسیوں سے متعلق ایک درجن

قطع

کوئی گل آج تروتازہ گلستا میں نہیں
ایک پروانہ بھی اب شمع شیتا میں نہیں
جبے رخصت ہوئی یہ فصل بہار عثمان
مئے کشی جیف کسی روز زمستاں میں نہیں

(آدمہ ازہری باغ)

اور ہم آخری منٹ تک فہم کا داخلہ منظور کر سکتے ہیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اعلیٰ قسم کی سائنس و ٹیکنالوجی کے درمیان مقابلہ ہو۔

لندن میں ہندوستانی یوگی

اپنے فن کا مظاہرہ کرے گا
معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی یوگی بڑے گے۔ ایسے آئینگر ۳ جولائی کو لندن یونیورسٹی کے سینٹر ہال میں اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ معروف لندن میں اس فن سے دل چسپی لینے والے لوگوں کا تہمتہ ہے رہے ہیں۔ ۲۲ جولائی کو لندن کے ہیپ سٹڈن ٹاؤن ہال میں ہندوستانی گویا سوانی و بھگداس کی اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ نین دیگر موسیقار ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ان دونوں پروگراموں کا انتظام انڈین میوزک سوسائٹی کیا ہے۔



سروجنی دیوی رود سکندر آباد

فون نمبر (۶۵۵۰)

لذیذ و خوش ذائقہ اشیاء خورد و نوش

کیلئے تشریف لائیے!

دیکھ کر حیرت منگ کر رہ جائے۔

شخصی آزادی کی مانگ

تقریباً ایک سال ہوا برلن پارٹی کے ۳۸ نوجوانوں نے "آر بیس گروپ" کی بنیاد رکھی تھی۔ گذشتہ ماہ جنوری میں اس نے "انٹرنیشنل گروپ" نام کا پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں خوسے کے پالیسی پر حملہ کیا گیا تھا۔ گروپ کے ممبروں کی مذمت کی گئی تھی۔ اور ہر قسم کی شخصی آزادی کی مانگ کی گئی تھی۔ لیبر پارٹی کا گروپ اور نیو آر گروپ سے ملنا جلتا کوئی گروپ نہیں ہے۔ ۶۹ میں گروپ نے یونیورسٹی کے نوجوان گریجویٹوں کی ایک جماعت کے "یونیورسٹی لیفٹ ریویو" نام کا ایک رسالہ جاری کیا تھا۔ اس کا نام کا ایک کتب خانہ ہو چکا ہے جس میں ہر ہفتہ بحث کیے جاتے ہیں۔ یہ گروپ لیبر پارٹی کی پالیسی پر اکثر تنقیدیں کرتا ہے۔ ایک اور سوسائٹی "میں سوسائٹی" کے ممبروں کی بہت بڑی تعداد نوجوانوں پر مشتمل ہے اور اس کی طرف سے شائع ہونے والے ہر تین پمفلٹوں میں سے دو پمفلٹ ۵۳ سال سے کم عمر کے ممبروں کے لکھے ہوئے ہیں۔

ایڈنبرا کا بین الاقوامی فلمی میلہ

ایڈنبرا میں ۲۱ اگست تا ۱۰ ستمبر جو بین الاقوامی فلمی میلہ ہو رہا ہے اس میں ۳۰ سے زائد ممالک اپنی فلمیں پیش کر چکے ہیں۔ ان فلموں کو ان بڑے بڑے زمروں میں ریت دی جائے گی۔ ڈاکیومنٹری، فکشن، آرٹ، کارٹون، فلم و ڈراما۔ میلہ کے سیکرٹری نے ایک انٹرویو کے دوران بتایا ہے کہ فلمیں دنیا کے تمام حصوں سے بھیجی جا رہی ہیں۔

قطعہ

بادِ نوروز بھی گلریز رہی || سے بھی ساغر میں بہت تیز رہی
کہتا جاتا ہے غمِ فخر سے آج || ہر طرف شہریتِ تبریز رہی
(آمدہ از ندی باغ)

دو ہفتے تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد یہ اثر تیزی سے جاتا رہتا ہے۔

• ہند میں ایک ہی تار کے ذریعہ برقی رو کا سنا تجربہ!

دھندلا دیں ہمارے آنتھی ٹیوٹ آف جھکا لو جی کے دو سائندہ انڈوں نے بجلی کے امریکی انجینروں کو بتا دیا کہ دو دراز دیہی علاقوں میں بجلی پہنچانے کا ایک غیر معمولی اور کفایت شعارانہ طریقہ استعمال کیا جائے گا اور ہندوستان میں خوراک کی نازک صورت حالات کو بہتر بنانے میں اس کی بڑی اہمیت ہوگی۔ برقی رو پہنچانے کا مجوزہ طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی تار کے ذریعے جسے زمین میں انارکرواپسی رو پیدا ہوگی اور اس طرح صرف ایک ہی تار سے مطلوبہ مقام پر کم لاگت پر بجلی پہنچائی جاسکے گی۔ اسی قسم کا طریقہ کار ریویری انڈیا۔ آسٹریلیا اور مغربی کینیڈا میں بھی رائج ہے اور اب ہندوستان میں بھی سائندہ ان ایک ہی تار کے ذریعے بجلی پہنچانے کا اولین تجربہ کرنے لگے ہیں۔ کم لاگت علاقوں میں اس طرح سے بجلی مہیا کرنے پر بہت کم لاگت آئے گی۔ جو کہ بدستور فی تاروں کے ذریعہ بجلی پہنچانے کے مقابلے میں ۲۵ سے ۳۰ فیصد تک کم ہوگی۔ بجلی کو سامان بھی کم لگے گا۔ اور مکاناتوں میں بجلی کی دھنگ کرنے پر بھی تقویٰ ناکت آئے گی۔ اس طرح دیہی لوگوں کو بہت سستے داموں پر بجلی ملی سکے گی۔ توقع ہے کہ یہ تجربہ ہر پہلو سے کامیاب رہے گا۔

• ایک راکٹ اور دو مصنوعی سیارے

ایک کی بجائے دو کی پرانی کہاوت کو اس خلائی

دور میں نئے معنی کا جامہ پہنایا گیا۔ افغانیوں امریکی سائنس دانوں نے ایک ہی راکٹ کے ذریعہ دو مصنوعی سیارے مدار پر پہنچائے۔ یہ سنا کامیاب تجربہ سبب کیناڈا کے رائل ٹیڈیوٹ میں طے میں آیا۔ اس اہم کارنامے کی سائنسی اہمیت کے متعلق کسی مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا جاسکتا۔ یہ پہلے ہے کہ امریکہ اور روس دونوں نے ایک وقت دو دو مصنوعی سیارے داغے ہیں لیکن اب تک دوسرا ہمیشہ ہی ہیکار رہا ہے خود دوسرے مرحلے پر ناکام رہے۔ امریکہ کا یہ جدید ترین کامیاب کارنامہ ایک بالکل الگ کھائی پیش کرتا ہے۔ سب سے اوپر کے راکٹ پر ایک بڑا اور اس کے اوپر ایک چھوٹا سا مصنوعی سیارہ رکھا گیا تھا۔ یہ دونوں سیارے مطلوبہ مرحلے پر پہنچ کر راکٹ سے الگ ہوئے اور ہر ایک اور دھماکے نے ان دونوں مصنوعی سیاروں کو بھی ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ چھوٹا سیارہ بڑے سیارے سے کٹ کر اوپر کی طرف اڑ گیا۔ دونوں مصنوعی سیاروں کو صحیح مصنوعی "جہازدان" تصور کیا جاسکتا ہے۔ ان کا مقصد ہی سمندری اٹلانٹک اور آسٹریلیا کے درمیان میں مدد کرنا ہے۔ حامل کر بڑا مصنوعی سیارہ ٹرانزٹ ایسے خلائی جہازوں کے پورے نظام کا پیشرو ہے جس سے ہر موسم میں سمندری اور ہوائی جہازوں اور بالآخر خلائی جہازوں کے سفر کے متعلق صحیح صحیح معلومات حاصل ہو سکیں گی۔ اب تک امریکہ نے جننے مصنوعی سیارے داغے ہیں موجودہ جدید ترین مصنوعی سیارے سمیت ان کی تعداد ۱۲ تک پہنچتی ہے اور غلامی اس وقت تک ۲۶ مصنوعی سیارے پہنچائے گئے ہیں۔ ان میں سے چارہ مصنوعی سیارے بھی مدار پر گھوم رہے ہیں۔ ایک سیکر سے معلومات ابھی تک نشر ہو رہی ہیں۔ ان کے علاوہ امریکہ سورج کے گرد مدار پر دو مصنوعی سیارے بھی چکا ہے۔ روس نے صرف ایک مصنوعی سیارہ آفاقی مدار پر اور ایک راکٹ فائبر میں بھیجا ہے امریکہ کا آفاقی مصنوعی سیارہ پام کرڈر جیل سے بھی زیادہ بلندی پر چل رہا ہے جو ایک بے مثال تاریکی کا نام ہے۔

قطع

آسمان پر چمکتا تارہ ہے باغ میں بھی عجب نظر رہے
سنا ذہن کام کے لئے دیکھو آج سب سے استعارہ ہے
(آئندہ از ندی باغ)

پال۔ ایل۔ فورڈ

تحقیف اسلحہ کا امریکی پلان اور روس

جنیوا میں تحقیف اسلحہ کا فرانس سے جسٹ ویٹ بلاک کے پانچ ملکوں سے مابیندے اٹھ کر چلے گئے تو وہ جانتے تھے کہ امریکہ تحقیف اسلحہ کے سلسلے میں ایک نیا اور اہم پلان پیش کرنے والا ہے۔ ان حالات میں ہو سکتا ہے کہ کمیونسٹوں نے یہ کارروائی جان بوجھ کر کی ہو۔ تاکہ امریکہ بین الاقوامی سمجھاؤ کو گھٹانے سے لئے تحقیف اسلحہ کی جو سمجھدہ پیش کرنے والا ہے ان میں رکاوٹ ڈالی جائے۔ اگرما سکو بھی امید رکھتا تھا تو یہ بے سود ہی کیونکہ امریکہ نے اس صورت حال کے باوجود جنیوا میں اپنی تجویزیں پیش کیں اور ساتھ ہی دنیا کے پریس اور ریڈیو شیڈنوں کو تفصیل مہیا کیں۔ اس طرح امریکہ کی تجویزیں ساری دنیا کے سامنے آئیں۔ اگر جنیوا کا فرانس کے اوتوار کے بعد بھی سو ویٹ بلاک کا فرانس میں واپس آنے سے انکاری رہا تو امریکہ اپنی تجویزیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کرے گا۔ موجودہ امریکی پلان میں تحقیف اسلحہ کا مسئلہ حل کرنے میں پیش قدمی کے بھاری امکانات پائے جاتے ہیں۔ اس میں امریکہ کی طرف سے بات چیت کے انداز میں اہم توازن پایا جاتا ہے جس سے دس ملکوں پر مشتمل کا فرانس میں تحقیف اسلحہ کے سلسلے میں حقیقی پیش قدمی ہوئی تھی۔ اگر کمیونسٹ کا فرانس سے واک آؤٹ نہ کر گئے ہوتے تو امریکہ پچھلے سو مواد کو یہ نئی تجویزیں پہلک کے

سامنے نہ رکھتا بلکہ جنیوا کا فرانس میں پیش کرتا۔ جنیوا میں جارحانہ رویہ حکومتوں یعنی برطانیہ، فرانس، سوویت یونین اور امریکہ کی سرپرستی بھی حاصل تھی۔ جب امریکہ کی یہ تجویزیں دس ملکوں کی طرف سے مشترکہ طور پر پیش کئے جاتے پر غور فرماتے تھے۔ کمیونسٹ نمایندے سوویت روس کی اہمائی بیگانہ سے باہر جارہے تھے۔ امریکی تجویزوں کا بنیادی خاکہ ۱۹۶۱ء مارچ کے پانچ ملکوں پر مشتمل اتحادی پلان سے ٹکوس مدد کے مشابہ ہے جس میں کہا گیا تھا کہ تحقیف اسلحہ تین مرحلوں میں عمل میں لائی جائے اور قدم بہ قدم معاہدوں کے ذریعہ اس کی تصدیق کی جائے۔ ہر حال ۲۰ جون کی روسی تجویز کے جواب میں کئی نئی اہم تجویزیں پیش کی گئی تھیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ وہ اصول قبول کیا گیا تھا جو اصل میں فی پیش کیا تھا اور جسے ۲۰ جون کی روسی تجویزوں میں غاص طور پر شامل کیا گیا تھا۔ ایسی ہتھیاروں کو گرانے اور بچانے والے ذرائع مسدود کئے جائیں۔ یعنی مائلوں، راکٹوں، اور ہوائی جہازوں۔ آبدوز جہازوں۔ اور ہوائی اڈوں وغیرہ پر پابندی لگائی جائے۔
۲۔ ایٹمی ہتھیار بردار ذرائع پر کنٹرول لئے فوری اقدامات شروع کرنا اور موقع پر جان کر اتفاق و تصفیہ کے مطابق مائل اڈوں، ہوائی اڈوں، آبدوزوں اور دوسری متعلقہ بھری بندرگاہوں معاہدہ کرنا۔ منظم بین الاقوامی معائنے کی عدم موجودگی میں بھی امریکہ اس بات کے لئے تیار ہے کہ سو ویٹ مشاہدین امریکی مائل اڈوں مثلاً کیسب کینا ووالہ معاہدہ کریں۔ بشرطیکہ روس بھی اپنے مائل اڈوں کے معائنے کی اجازت دے۔
۳۔ عام تحقیف اسلحہ کے نصب العین

قطع

وقت فرقت کا جاں گداز ہے کیا
پنج اوقات میں سنو یہ ذرا
نہیں کھلتا ہے آنحراز ہے کیا
شیخ کی دیکھ لے نماز ہے کیا
(آملہ از نداری باغ)

ہندوستان میں تعلیمی معلومات کی بڑھتی ہوئی مانگ

اس میں کوئی شک نہیں کہ کاغذی معلومات کی قیمت کی کتابوں کی اشاعت نے کتابوں کی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ حال میں لندن میں پیشی ٹیگ ٹیگ کی طرف سے ایک نمائش منعقد کی تھی جس میں امریکائیوں نے کاغذی معلومات کی پیش کی تھیں۔ اس قسم کی برطانیہ میں جو کتابیں شائع ہو رہی ہیں ان کی سائنس فروخت تقریباً کروڑ پتی بینکوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع میں ستر (۱۰۰) سے ایلین میں شروع کیا تھا۔ اور اب اس قسم کی کتابیں بہت سے ملکوں میں شائع ہو رہی ہیں۔ گڈ سائنس برطانوی کتب فروشوں نے جتنی کتابیں فروخت کیں ان میں سے ۱۰ فیصد سے زائد کتابیں برآمد کی گئی تھیں۔ غیر مالک میں صرف "بینکوں" کتابوں کی بکری ۵۵ لاکھ تھی۔ برطانیہ کی قین سب سے بڑی فروشوں نے ۱۹۵۹ میں تقریباً ۱۰ لاکھ کتابیں فروخت کیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مغربی افریقہ اور ہندوستان میں کاغذی معلومات کی قیمت تعلیمی معلوماتی کتابوں کی مانگ بہت زیادہ ہے۔

کئی کھیل کی جائے۔ یعنی تمام صلیب فوجوں اور ہتھیاروں کو ترک اور منسوخ کر دیا جائے۔ اور صرف ایسی فوجیں وغیرہ رہنے دی جائیں جو بین الاقوامی امن یا فوج کے لئے مقصود ہوں یا سنگی باشندوں کی اندرونی سلامتی کے لئے ضروری ہوں۔

چارم — تحفیف اسلحہ کی کسی بھی تجویز کے متعلق بینکوں مطالعہ کرنا جو کسی بھی مرحلے پر تحفیف اسلحہ سے تعلق رکھتی ہو۔ اس میں پہلے اتحادیوں کی پوزیشن یہ تھی سو آئندہ ملکوں نے جو بلڈن پیش کیا ہے اس کی طرف پہلی دو تجویزوں کی روشنی میں تجویزوں کا سامنا کرنا چاہیے۔ ایسی حالتوں کی کامیابی کے لئے فنی تحقیق و مطالعہ نہایت اہم ہے۔ مثال کے طور پر جینو میں ایٹمی تجربوں پر پابندی کوئی خرابی کے متعلق بات چیت میں جو پیش قدمی ہوئی ہے وہ بھی بھی ممکن نہ ہوئی اگر ایٹمی تجربوں پر کٹرولی کے امکان کا یقین کرنے کے لئے ابتدائی تحقیقوں کا تفریس نہ ہوئی۔ کیمونسٹوں کے فنی مقاصد کو ۱۹۵۱ء میں یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ چونکہ روس امریکا کی فنی تعاون کا سامنا نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے یہ قدم اٹھایا۔ ذمہ داری سے امتداد کرنے کی خواہش کے سلسلے میں شاید اس سے بہتر نمونہ کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ روسیوں کے بلڈن کے جواب میں امریکا ایسا نیا پلان پیش کرنے والا تھا جس پر زیادہ سنجیدہ بات چیت کی ضرورت تھی مگر روسیوں نے بات چیت ہی سے سودا کی اختیار کر لی۔

پنیر ایرانی

مقوی اور داتین رکھنے والی پنیر ایرانی سے اپنی جسمانی قوت کو مضبوط کیجئے۔
 حاجی لطف اللہ ہمدانی چنگوڑہ۔ حیدرآباد

جہلمہ نما و نرم آرا

نئے نئے ہاتھ
 گراؤں میں شاہد روضہ حیدر آباد ۱۹۵۱ء

قطعہ

دل کو میر سے یہ انتظار ہے کیوں
 دیکھ کر آمد محترم کو
 شکل سیاب بقدر ہے کیوں
 آج ہر ایک سو گوار ہے کیوں

(کلمہ از نذری مانا)

پس منظر

تحقیف اسلحہ کا۔ امریکی اور روسیوں

اب کہ روسی ہلاک کئے واک اوٹ کے نیچے کے طور پر جنیوا کی تحقیف اسلحہ کا نفس ملتوی ہو گئی ہے۔ تحقیف اسلحہ کے اہم مسئلہ سے متعلق امریکہ اور روس کی پوزیشن جاننے کے لئے دونوں فریقوں کے موقف کا موازنہ مفید ثابت ہو گا۔ ایسا موازنہ بعض کوئی علی مشق نہیں ہے کیونکہ اب کہ روس نے جنیوا بات چیت کو نام نہاد یا ہے تحقیف اسلحہ کا مسئلہ بلاشبہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں زیر بحث آئے گا جس کا اعلان ستمبر میں ہو رہا ہے۔ روس نے ۲۲ جون کو جو تازہ ترین پلان پیش کیا تھا امریکہ اس سے جواب میں ۲۷ جون کو جنیوا میں اپنا پلان پیش کرنے والا تھا۔ لیکن اس وقت تک بات یہ ہے کہ کمیونسٹوں امریکی پلان کو دیکھا تک نہیں۔ اس سے پہلے کہ یہ تجویز پیش کی جاتی وہ کانفرنس سے اٹھ کر چلے گئے۔ حالانکہ انہیں بتایا گیا تھا کہ امریکہ اس روز اپنی تجویز پیش کر رہا ہے۔ صورت حالات یہ ہے کہ دونوں فریقوں کے دستور کار میں متعدد امور پر مشابہت پائی جاتی ہے۔ چونکہ ان کے نظریوں میں ابھی تک وسیع اختلافات موجود ہیں اس لئے آئندہ بات چیت کو فہم جیلنگ کا سامنا ہے۔ تاہم اگر روسی ہلاک اس کام کے لئے ڈٹ جائے تو ان اختلافات کو دور کیا جاسکتا ہے۔ دونوں فریقوں میں پانچ کلیدی امور پر مشابہت پائی جاتی ہے۔

اول۔ دونوں فریق تسلیم کرتے ہیں کہ فوجوں

اور ہتھیاروں کو بڑے پیمانے پر ختم کیا جائے۔ دوم۔ دونوں فریق تحقیف اسلحہ کے بعد اس کو برقرار رکھنے کے متعلق بین الاقوامی شہنشاہ کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ (لیکن اس شہنشاہ کی تشکیل اور ہمارے کردگی کے متعلق ان میں اختلافات پایا جاتا ہے)

سوم۔ دونوں فریق ایٹمی ہتھیار "گرانے کے ذرائع" مزانوں، ہوائی اڈوں، ہوائی جہازوں اور جہازوں وغیرہ کی طرف کافی توجہ دیتے ہیں (لیکن ان میں ان ذرائع پر کنٹرول کے اقدامات کی ترقی اور اوقات پر اختلاف پایا جاتا ہے) چہارم۔ دونوں فریق تسلیم کرتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیاروں کی ذخیرہ اندوزی کو روکنے کا مسئلہ اہم ہے اور اس پر فوجیوں کا جائزہ۔

پنجم۔ دونوں فریق تسلیم کرتے ہیں کہ اتحادی ہتھیاروں تحقیف اسلحہ کے پلان کی تعمیل میں اہم رول ادا کرنا چاہئے۔ مگر چار امور ایسے ہیں جن پر دونوں فریقوں میں بنیادی اختلافات موجود ہیں۔

اول۔ آزاد دنیا نے ایک ہندریع دستور کا اختیار کرنے کا جو سمجھا دیا ہے امریکہ نے اسی کے مطابق اپنی نئی تجویز پیش کی ہے جو کہ اس خیال پر مبنی ہے کہ حکومتوں میں اتحاد صرف اس طرح قائم ہو سکتا ہے کہ آئندہ قدم اٹھانے سے پہلے یقین کر لیا جائے کہ پہلا قدم واقعی ممکن ہو چکا ہے۔ اس کے برعکس روسی پلان تحقیف دستور کار پر مبنی ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ پہلے قدم ہی میں دنیا کے بیشتر مزانوں، فوجی ہوائی جہازوں اور بحری جنگی مشینوں کو تباہ کر دیا جائے۔ دوم۔ کنٹرول اور معاہدے کے بنیادی معاہدے کے بارے میں امریکی پلان میں آزاد دنیا کے اس اصول کی موازنہ طاقت کی گئی ہے کہ موثر نگرانی کے لئے تمام فردی ذرائع کا معاہدہ کیا جائے اس کے برعکس روسی پلان میں معاہدہ

قطع

رنگ گل کو گلاب میں دیکھا || کیف کو بھی شراب میں دیکھا
شرح باب بنف میں اے غماں || رمز کو بھی کتاب میں دیکھا
(نکھو اندری باغ)

کارخانوں اور بندرگاہوں جیسے مخصوص رقبوں تک محدود ہے۔ روسیوں کی رائے ہے کہ جب تک تخفیف اسلحہ عمل میں نہ آجائے فیض کارروائیوں کی تلاش کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ دوسرے الفاظ میں معائنہ کے سلسلے پہل کی آزادی نہایت محدود ہوگی۔ کوریائی جنگ کے بعد معائنہ کے بارے میں روس کے دستور کار کی ہی بنیاد رہی ہے اور بنیادی طور پر یہ دستور کار موزوں معائنہ کے واقعی معیاروں کے خلاف ہے۔

موسم۔ نئی تجویز ایسے اقدامات پر مشتمل ہے جن سے اچانک حملوں کو روکا جاسکتا ہے (ہوائی اور بری معائنہ ہوائی جہازوں کی پروازوں کے متعلق اطلاع اور رادار اور دوسرے برقیاتی آلات کے استعمال کے ذریعے) ان اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ ہتھیاروں میں تخفیف کے پیچیدہ معاملے پر سمجھوتے کے اسکاں سے پہلے ہی اچانک حملوں کے خطرہ کو فوری طور پر کھینچا جائے۔ روسی تجویز میں ایسے اقدامات کو نظر انداز کیا گیا ہے جن سے اچانک حملوں کا خطرہ دور ہو سکے۔

چارم۔ امریکہ اور آزاد ممالک کا دستور کار غلطی ہے۔ جس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ کسی بھی ممکن اقدام پر سمجھوتہ کر کے تخفیف اسلحہ کا آغاز کیا جاسکتا ہے روسی دستور ابھی تک یہ ہے کہ تمام سمجھاؤں کو قبول یا مسترد کیا جائے۔

امریکہ اور آزاد ممالک کا دستور کار اس یقین عملی پر مبنی ہے کہ تخفیف اسلحہ کی اشد ضرورت ہے اور کہ جہاں تک ممکن ہو اولین اقدامات جلد کئے جائیں۔ جن ابتدائی اقدامات کا سمجھاؤ دیا گیا ہے ان کی فہرست بلاشبہ طویل ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ مسائل داغنے والے فن مقاموں اور ہوائی د

بحری اڈوں کے متعلق باہمی سمجھوتہ ہو جائے ان کا موقع برساتا ہے۔ یہ سمجھاؤ جسے امریکی تجویز میں شامل کیا گیا ہے آزاد دنیا کی اس ہم کی توین کرتا ہے جو وہ ہتھیاروں پر کنٹرول کے متعلق مخصوص اقدامات فوری طور پر عمل میں لانے کے سلسلے میں شروع کرنا چاہتی ہے۔

- (۲) اچانک حملوں کی روک تھام کے متعلق اقدامات
- (۳) غلامیوں اچانک ہلاکت کے ہتھیار جمع کرنے پر پابندی
- (۴) اچانک ہتھیاروں کے مسائل کی تیاری پر پابندی
- (۵) مسائل داغنے کی تجویزوں کے متعلق پیشگی اطلاع
- (۶) مروجہ ہتھیاروں اور فوجوں میں کسی کا آغاز امریکہ اور آزاد ممالک کے دستور کار کے تمام بڑے پہلوؤں کا مقصد خاص طور سے جنگ کی روک تھام کرنا ہے۔ اس تجویز کے ابتدائی مرحلے میں اچانک حملوں کی روک تھام کے اقدامات سے جنگ چھڑنے کا خطرہ کم ہو جائے گا۔ درمیانی مرحلے میں ہتھیاروں میں تخفیف اور اس کے موزوں معاملے سے کچھ بھی ملک کی طاقت اتنی نہیں رہ جائے گی کہ وہ جنگ شروع کرے۔ آخری مرحلے میں اس برقرار رکھنے والی میں الامورائی مشیر کی اچانک طاقت سے کسی بھی فساد کو کچل سکے گی۔ اس میں متعلقہ جینیو اسکا فرنس میں برطانوی نمائندے ڈیوڈ آرمسٹرانگ کی رائے کو جاننا باعث دل چسپی ہو گا۔ تخفیف اسلحہ عمل کی حالیہ نشستوں میں یہ واضح ہو گیا تھا کہ روس اپنی نئی تجویز کے بنیادی امور کے متعلق سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چنانچہ اب اس نے کوشش کی ہے کہ مغربی اتحادیوں کی نئی جوابی تجویز کو کسائی نہ جاسکے۔ تاہم نئی تجویز کو عمل کی نگاہ سے چھپائے رکھنے کے متعلق روس کی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ بعض شخص امید کر سکتا ہے کہ روس کو دبرطانیوی نمائندے کے اعلان میں (جلد اپنی انتہائی فخر ذمہ دارانہ کارروائی کا احساس ہو گا اور وہ تخفیف اسلحہ کی مساعی میں ایک بار پھر شامل ہو جائے گا۔

قطع

محل کو بھی ذیہ سار میں دیکھا || دل کو بھی کب قرار میں دیکھا
جلد آوصاف میں غسلی کو بھی || مرد میدان ہزار میں دیکھ
(آمدہ از ندیری پاشا) (دلگنید)

مفاد کی فکر کرتے ہیں ان کے مفاد میں آپ کا مفاد بھی چھو جائے تو اور بات ہے اسی لئے ہمیشہ ایسی ترکیب سوچتے کہ وہ دوسرے کو غامدہ پہنچا دیں اور ان کے ساتھ ہی ساتھ آپ کو بھی غامدہ پہنچ جائے تو آپ یقیناً کامیاب رہیں گے

مشہور ہے کہ محترم میں حضور غفران مکان پہنچے محل پر رونق افروز تھے بچے رنگ (سوانح) ہو رہے تھے حضور اسے شہزادیاں بب ہی ساتھ تھے سانسے تمام خاتونوں کا مجمع تھا ایک نو عمر بچہ اپنی انگلی پر پیش ٹیچھے کھڑا تھا شہزادہ کو دیکھ کر ہاتھ ایک کس شہزادے کی نظر پل پل پر پڑی تو پسند آ گیا اور شہزادہ بلند اتھال میں کے لئے چلے گئے، لوگ دور سے اس بچہ کو دیکھ کر انٹرنیاں دیکھ کر ہلکے ہلکے ہاتھ اس نے انٹرنیوں کے غرض میں ایک آدھ سا ہلکے زور سے افسر فیکٹ کو معلوم ہوا تو انٹرنیوں نے بچے کو بلوایا اور چار چھ لکٹ اس کی طرف بڑھا کر کہا یہ لے کر ہل دو گئے؟ بچے نے لکٹ لے لے اور خوشی خوشی ہل دو کر دیا، حضور مرحوم کو اس معلوم کی یہ ادا انٹرنیوں نے کداسے بہت کچھ سرفراز فرمایا یہ بالکل نصیاتی معاملہ تھا۔ بچہ بھلا اپنے ذاتی شوق کے ساتھ انٹرنیوں اور دو بیوں کی کد کھدکنا لکٹ لے اس کا سن بھاتا کھا جاتا تھا اسلئے اس نے لکٹ لیکھ لیکھ دے دیا

آپ کا بچہ لکٹ لیکھ دے گئے اور آپ جانتے ہوں کہ وہ لکٹ لیکھ نوشی نہ کرے تو آپ اسے بھی جوڑی نصیحت اور ڈانٹ دیں گے لکٹ لیکھ نوشی سے باز نہیں رہے سکتے۔ چاہے آپ کو قین کے مضر اثرات پر سمجھ دیں جاتے شہزاد کی خرابی پر تقریر کریں یا تمہا کو نوشی کا اثر سمجھتا ہے کہ لکھ لکھ

فائدہ

از جناب تمکین کاظمی صاحب

دنیا میں لوگوں سے آپ کو واسطہ پڑتا ہے اور میں لوگوں سے آپ کو کام لینے ان کی پسند طبعیت، رحمان کا خیال رکھتے تو پھر آپ کا میاں یقیناً سے در نہ ناکامی میں کوئی شہید نہیں آپ کو چاہے آپ کو کہ پسند ہو یا چاہے، چاہے آپ کا فی کے رسیا ہوں یا دوست کے۔ مگر جب آپ چھلکاں پلٹے جائیں تو آپ کی آنکھیں، جائے اور دوست پر پھیلی ہیں آپ کی وہ اناسن بھاتا کھا جا ہی پسند کرے گی اور اسی کو کھائے گی اور آپ کو مجبوراً آنا یا کچھ بھی گل (دکانے) پر لگانا پڑے گا

آپ کو کسی نے لٹ جا رہے سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ ولسن، لیڈون، کلین شاہیے لوگ تو ناکام رہے اور انہیں گوشہ نشین ہونا پڑا اگر آپ اب تک برسرِ اقتدار ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔؟ تو لٹ جا رہے نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے وہی کیا جو چھلکاں پلٹنے والے کرتے ہیں۔ میں نے عوام کو ان کا سن بھاتا کھا جا دیا اور وہ میرے مسخرہ گئے یہی میری کامیابی کا راز ہے

دنیا میں ہر شخص اپنی اہم صرف اپنی مزدوریات میں نظر رکھتا ہے اسے دوسروں سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، آپ کے اغراض و مقاصد سے دوسروں کو کوئی دلچسپی نہیں وہ چلے اپنے



شہزاد احمد شاہ

منقل دروازہ دبیر پورہ حیدر آباد

یہ وہ ایرانی طرز کی مشا و پاک بوش ہے جسے افتتاح کا آپ کو انتظار تھا

یہاں آرام اور دارجلنگ کے باغات کی در آمد کردہ چائے استعمال کی جاتی ہے
• خوش ذائقہ چائے • تمکین و شیریں لوازمات • اور امی مشروبات کے لئے
اپنے دوست احباب کے ساتھ تشریف لائے اور چائے کا حقیقی لطف اٹھائیے

شہرت دہی کر سارا حیدر آباد گونج گیا۔ پرو فیئر اعداد و شمار یہاں پہنچ کہا ہے ”ہماری جیسی خواہش ہوتی ہے ویسا ہی فصل ہم سے سرزد ہوتا ہے اسی مقصد کو دلف و الدوا ایس نے یوں ادا کیا ہے ”چاہے کسی زبان میں گفتگو کجائے مگر ہم جیسے ہونگے ویسے ہی الفاظ جاری زبان سے ادا ہوں گے“ یہ ہمارا نصیحت اور علماء کے اقوال تھے ہندوستان کا جاہل بوڑھا اسی بات کو اپنی طرز میں کہتی ہیں

وہ جیسی نیت ویسی برکت

برکات میں ہماری خواہش، ہمارا جذبہ، ہمارا ارادہ، ہمارا کلام کو تار رہا ہے اگر آپ کسی شخص سے مطلق ہمدردی نہ رکھتے ہوں اور نہ آپ کے دل میں اسکی غرت و احترام ہو تو صرف کلام سنانے کی غرض سے بھیجی جاتی ہیں کہ آپ اس کے پاس جائیں اور جیسی ہی چلتی چڑھتی باتیں کریں اس کے دل پر آپ کوئی اثر نہیں ہو سکتا اس کے کیونکہ آپ کو اس سے ہمدردی یا دلچسپی نہیں ہے اور آپ اس کے مداح اور بھی خواہ جی نہیں اور جو غرض آپ بجا رہے ہیں وہ صرف آپ کی ذاتی غرض ہے اس میں اس شخص کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ اسکی دلچسپی کا معاملہ ہے اسلئے آپ کی ناکامی یقینی ہے

مخلاف اسلئے آپ اس شخص کے حالات و اضلاع اور حال چلن دلچسپیوں سے واقف ہو جائیں اور اپنے دل میں اس کے لئے جذبہ ہمدردی پیدا کریں آپ خود اس سے دلچسپی لیتے ہیں اور اسکی دلچسپیوں میں آہستہ آہستہ شریک ہوتے ہیں تو آپ حد فیض کامیاب ہونگے۔ دنیا میں جتنے لوگوں نے کامیابی حاصل کی ہے وہ سب اس حقیقت سے واقف تھے کہ وہ دوسرے کی خواہشات اور جذبات کو پیش نظر رکھ کر کام کیا جائے

حلقہ نکھ میں گزرتے ہوئے چوڑے گا۔ بخلاف اس کے اگر آپ باتوں باتوں میں بچہ کو یہ یاد کرادیں کہ آپ بڑے اچھے اسپورٹس مین تھے، ہاکی، کرکٹ، فٹ بال اور دوسرے کھیل نہایت عمدگی سے کھیلتے تھے، تو گزرتی دوڑ اور دوسرے کھیلوں میں بہتہ اول آتے تھے، مگر جو بھی سگریٹ کی عادت پڑ گئی اس شخص نے گھٹا اور آپ نہ تو ان کھیلوں میں حصہ لینے کے قابل رہے اور نہ بھڑکے ہیں۔ اس پر آپ کا بچہ غور کر لیا اور خود بخود سگریٹ چھوڑ دے گا

حالی ہی میں ملی جاتی نامی ایک ایرانی پہلوان حیدر آباد گئے تھے۔ میرے دوست مرزا سیف علیک کے بچے صبح دیر سے جاگتے اور کھانا کم کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے ان بچوں کو ملی جاتی کے کورٹ دکھائے اور کہا تم لوگ بھی جلد اٹھا کر دو اور تھوڑی سی ورزش کر لو اور خوب کھایا کرو تو ایسے ہی بن جاؤ گے جیسا کہ اس تھاٹھے کے دیکھنے کے بعد سے مرزا کے لڑکے نہ صرف صبح اول وقت جاگتے بلکہ ورزش بھی کرتے اور کھانا بھی خوب کھاتے ہیں ان کا وزن دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔ آپ نے اب ایک چوکھو کہا ہے وہ کسی نہ کسی خواہش ہی کے تحت کیا ہے اگر کسی کا و فیئر میں کوئی ہماری جندہ دیا ہے تو اپنے نام و نمود اور تواضع کی خواہش میں دیا ہے۔ اگر خواہشیں الدین موعوم حیدر آباد کے ایک نیک ولی بزرگ تھے انھیں مکہ مدینہ کے غرباء سے سبھی ہمدردی تھی پیچھے بڑے غلوں سے نہ صرف خود رو میہ ہواتے بلکہ عزیز و اقارب، دوست و احباب سے جندہ بھی ہواتے تھے بارہا لوگوں نے اسے بھی شہرت کا ذریعہ بنا لیا ایک شہریر و گھٹڑیٹ بزرگ نے ہمدرد میں رو پے کر ایک ایک مکان وقف کر کے دے



اگر خواہی غذا بائی مرغین بڑا درمنٹ کینے بہر خوردن
خورد و نوش کی بہترین اشیاء اور اصلی ایرانی زعفران کی برائی کینے تشریف لیتے

روم کے درمنٹ کمپیوٹر سیف آباد حیدر آباد

کامیابی لیتی ہے۔ اسکاٹ لینڈ کا ایک نفس لڑا تھا اس نے ایک
آزادی لڑائی شہرت پر کام شروع کر کے دنیا کے بڑے آدمیوں کی
صف میں جگہ پائی اور آخر میں ۱۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی عظیم الشان
فیزات کی ہے وہ صرف چار سال معمولی تعلیم پاسکا تھا مگر وہ لوگوں
کے فرائض کو سمجھنے اور وہ کام لینے کے اصول ۱۳ سے معلوم تھے
کاروباری کی صلاحیت کا اندازہ اس واقعہ سے کچھ کہ ایک عزیز
کے دو لڑکے ایک یونیورسٹی میں پڑھتے تھے جنہوں نے ایک مدت
سے اپنی ماں کو خط بھی نہیں لکھا تھا بیچارہ ماں مانتا کی ماری ان
بچوں کا خط نہ آنے پریشان تھی کاروباری سے اس نے چھکایت
کی تو کاروباری نے کہا کہ میں شریعہ ان لڑکوں سے بغیر خواہش کے
ختم ہو گیا تھا ہوں چاہتے تو وہ لڑکی بازی لگائی تھی اور کاروباری
نے جس سے ان لڑکوں کا رشتہ تھا ایک مختصر خط ان کے نام
لکھا جس میں رادھہ کی باتیں تھیں اور آخر میں یہ جملہ لکھ دیا تھا
کہ میں تم دونوں کے لئے دو چک ادک ادک بارنچ پارچ ڈالر
کے بیچ رہا ہوں مگر نہ تو چک اسکے ساتھ ہی رکھے اور نہ علمدار
ہی بھجوائے اس خط کے پہنچنے ہی جواب آیا جو پیارے چچا سے
بشروع ہو کر چک نہ بننے کی اطلاع پر ختم ہوتا تھا
امر یہ کہ مشہور ماہر عملی لغیات ڈی جی کارنگ نے اپنا
ایک دلچسپ قصہ بیان کیا ہے کہ برصغیر میں موسم سرما کے آغاز
پر دیوارک کے ایک بڑے ہوٹل کے رقص کے ہال میں بیس روز
تک کاروباری کا تقاریر ہو کر لگتی تھیں اور کئی سال سے یہ معمول
جاری تھا ایک سال جو ہی موسم سرما کا آغاز ہوا اور کاروباری نے
تقریروں کے انتظامات شروع لئے تو ہوٹل کے منجھرنے اطلاع

دی کہ اس جگہ کا کرایہ جو کاروباری استعمال کیا کرتا تھا نہیں لگنا چاہتا
دیا گیا ہے تقاریر کے انتظام کو سٹرپر وگرام انتہائی کہ نہیں تک
جب تک کہ عین ظاہر سے کہیں لگ کر کرایہ ادا کرنے کے لئے کاروباری
کسی طرح تیار نہ تھا مگر ہوٹل کے منجھرنے کو اسکی کیا بدھائی وہ اپنا
فائدہ دیکھ رہا تھا کہلی اور مغرب الغضب نفس ہوتا تو بھرنا
اور یا تو جا کر منجھرت لڑتا یا دوسرے ہوٹل میں انتظام کر لیتا
مگر کاروباری آخر کار پہلی تھا اس نے ہنایت سجدگی سے دودن
تک اپنے غم کو فرو کیا اور جب طبیعت پر غم غالب نہ رہا
تو منجھرنے ملاقات کی اور کہا آپ کی شکایت کو میں نہیں جانتا
کیونکہ اپنے ادک کا فائدہ کرنا آپ کا فرض ہے مگر آپ نے
جو اس قدر افسانہ کر دیا ہے اسکے نفع و نقصان کو بھی غور کیجئے
یہ کہ کاروباری نے کاغذ کا ایک تختہ لیا اور اسکے بیچ میں
ایک لکیر کھینچ کر ایک خانہ نفع اور ایک نقصان کا بنا دیا اور اسے
اس طرح بھرا

نفع	نقصان
رقص کا وہ ہال جو آپ مجھے کرایہ پر دیا کرتے تھے اسے کسی رقص و سرود کے جلسے کے لئے دے کر آپ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جگہ تقریر سے زیادہ کرایہ رقص و سرود کی محفولوں کے لئے مل سکتا ہے اسلئے آپ	مجھ سے زیادہ کرایہ حاصل کرنے کی کوشش میں آپ یہ کرایہ بھی بکودیں گے کیونکہ میں اتنا زیادہ کرایہ ادا نہیں کر سکتا اسلئے مجھے دوسری جگہ تلاش کرنی پڑے گی میرے جگہ تقریر پر بڑے بڑے منظم رادھہ تعلیم یافتہ لوگ آتے ہیں جن کی وجہ سے آپ کے


فیصل خانہ عظیم روبرو گوشہ محل بائی اسکول حیدر آباد

میں

آپ اپنے دوست احباب کیساتھ تشریف لا کر چائے
کالٹ اٹھائے یہاں آپ کو تازہ، خوش ذائقہ اور لطف
درجہ کی چائے جو آرام اور نیلگی کے خاص باغات سے منگوا کر تیار کر رکھی
جاتی ہے ملے گی

آپ کے ضروریات کی سر چیز ہمارے پراویژن اسٹور میں دستیاب ہوگی

سٹی کیفے اینڈ پراویژن اسٹور



میں نے دیکھا ہے بالی مجھے تعادیر
کئے دے تو آپ کا بڑا نقصان
ہوتا ہے

ہوئی کی شہرت خود بخود ہوتی
ہے اگر آپ کسی اخبار میں پانچ
ہزار ڈالر خرچ کر کے اشتہار
بھی چھاپیں تو بھی جلد مغرب
میری تقریریں آتے ہیں ان سے
ناامد آپ کسی طرح نہیں ہلا سکتے

حاصل کرنا چاہتے ہیں اسلئے ناکام رہتے ہیں۔
یہی اصول میں عاقل، مدتی محبت، خدو کھبت، عزیز
فروخت، بر معاملہ میں کامیاب رہا ہے۔ انکوں کا رویہ ایسا ہے
جو ان اصولوں سے قطعاً ناواقف ہیں، انکی دانست میں کچھ
رہیں چلو کہ خفاک آواز میں بھٹک چڑھنا کہ ایک سے لگھو کر نا
بڑی خاص بات ہے اس پر عمل کرتے اور اپنی ناکامی پر روتے
ہیں، ہزاروں وکیل محض اسلئے ناکام ہیں کہ وہ نہ تو اپنے
موکل کے نقطہ نظر کو سمجھتے ہیں اور نہ محکام عدالت کے، جس کا
نتیجہ ان کی ناکامی ہے۔ بیشتر ڈاکٹروں اور محکموں کا بھی یہی
حالی ہے یا تو نہایت خشونت آمیز لہجہ اختیار کر کے مریض کو
پریشان کر دیتے ہیں یا اتنے متین اور کم گو کہ نہ جانتے ہیں کہ بیمار
میں مریض سے گفتگو ہوتی ہے اور پھر سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑی
حداقت کی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض غیر مطمئن چلا جاتا
ہے اور پھر کبھی ان کی صحت تک نہیں دیکھتا

میرے دوستوں میں اس وقت تک ایسے ہیوں
حضرات موجود ہیں جو مثلاً پیش کے با ستر ہیں، ایک صاحب
باقاعدہ معیم اور خاندانی طبیب ہیں، سرکاری معیم ہے، محل
لازمت چوڑا کر خاتمی مطلب کرتے ہیں، تجربہ خاما اور سوچہ
بوجھ اچھی ہے مگر طبیعت میں ایک قسم کا اجنبی پن ہے مریض
سے کھینٹ نہیں بناتے، ہی محقق اور غیر نفسی گفتگو کرتے ہیں
جکی وجہ سے اس حداقت کے باوجود ان کا مطلب ناکام
ہے، بخلاف ان کے ایک اور صاحب ہیں جو کچھ ادھر ادھر
کے نسخے اور اپنے ذاتی مطالعہ یا بدولت طبیب بن گئے، ایسے
بدمعے علاج کر لیتے ہیں، سنجیدہ اور کچھ بڑے لوگ تو کم

کسارتی نے یہ کاغذ ہوئی کے شجر کے حوالہ کر کے اس
سے خواہش کی کہ اس پر صحرانورد کے جواب دے اور خود
چلا آئے، نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی روز شجر نے کارنگی کا اطلاع
دی کہ کچھ نئے نئے سو فیصد اضافہ کے پچاس فیصد اضافہ پر یہ فیصد
آپ ہی لو کہ یہ بڑا چال ہے گا
دیکھا آپ نے میں کارنگی نے کس جگہ سے کام نہایا
اس نے اپنا بیسے تیار دیا اور اس کے بعد ہوئی کا نقصان بھی
تیار دیا، ہوئی کا بیسے ان تقاریر کا وجہ سے بصورت شہسیر
چور ہا تھا وہ واقعی غیر معمولی خاص اسلئے میر نے اسکی اہمیت
محسوس کی اور پچاس فیصد اضافہ پر معاملہ ہو گیا
کاربر آری ایک فن ہے اسکو وہی شخص سمجھتی ہے
حاصل کر سکتا ہے جو ان کی تعلقات کو خوشگوار بنانا چاہتا ہو۔
ہنر مند خود نے بیسے کہ اس کا مہیا حاصل کرنے کی اگر کوئی
کھیل ہے تو دوسروں کے زائدہ نظر کو سمجھنے اور اسکے اور اپنے
نواہ نظر سے جلد حالات پر غور کرنے کی قابلیت کا پیدا کرنا
ہے۔ یہ بڑی بدمعہ صافی بات ہے ہر شخص اسکو سمجھ کر اس
پر عمل کر کے کامیاب ہو سکتا ہے، ۹۹ فیصد اسکو چھوڑ کر کامیابی


روح ناریل پر یونانی ادویات سے تیار شدہ

ایلیک براہمی آیل

• بالوں کو بڑھاتا ہے • بالوں کو چمکاتا ہے • بالوں کو سیاہ رکھتا ہے
• دروند کو فوری ہند کرتا ہے • دماغ کو تازہ رکھتا ہے • قیمت فی شیشی (۵ روپے)

اسٹاکسٹ

مدینہ ہول چھری گلی جامعہ درآباد





کے گولڈ میڈل کے جرنل سکریٹری نے تباہ کن مرکزی ملازمین کی مجوزہ عام ہڑتالی سے غذائی صورتحال متاثر ہو گئی۔ جرنل سکریٹری صاحبہ کے اس نئے انجمن پر حکومت ہند کو چاہیے کہ وہ موصوف جرنل سکریٹری صاحبہ کی خدمت میں قبل پڑھ کر پیش کرے۔

موتے پن کو دور کرنا امریکس ایک اہم مسئلہ ہے۔ اور ہمارے بیان ڈبے پن کو دور کرنا ایک مسئلہ ہے۔ سچ ہے۔ ہر قوم و ہر ستے۔

نرمل عادل آباد کا سرکاری دواخانہ اور زچگی خانہ بغیر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کے چل رہا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ فوراً ڈاکٹر صاحب اور لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کو رخصت یا قبل و طبع دے دے تاکہ دواخانہ حسب حال ان کے زیرِ چلا رہے اور حکومت کے اخراجات میں کٹاوت پیدا ہو۔

آسام میں سرکاری زبان کے ٹھکڑے میں (۲۷) افراد زخمی ہوئے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ آسام کی سرکاری زبان بہت ہی دیر ہے جب ہی تو لوگ زخمی ہوئے۔

جن شکوہ کی جانب سے کھڑے ہوئے تمام امیدوار ملوی انکشن میں پارٹنر بنیں۔ تین کی نمائندگی منظم ہو گئی اور ایک جن سنگھ امیدوار نے انکشن گج سے صرف (۲۱۵) ووٹ حاصل کیے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ (۲۱۵) ووٹ بھی امیدوار صاحب کے اہل خاندان کے ہونگے۔

بلدی انتخابات میں شری رحمت علی (کانگریس) کو اپنے حریف کے مقابلے میں صرف (۱۶۷) ووٹ کم ملے اگر (۲۶۰) کے آگے ایک صفر بڑھا دیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ (۲۶۰) ووٹ کم ملے۔

مخدہ شہری کمیٹی کانگریس کا مقدمہ لگے۔ یعنی "اجتماع مذہبی" کا اٹھنا شل نہیں کی جائے گی۔

اسٹنٹ ڈویژنل منیجر (ترقیات) کو عین رشوت لینے وقت گرفتار کر لیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ موصوف کی ماہانہ تنخواہ "صرف" دو ہزار روپے تھی اب بھلا بچا ہے رشوت نہ لیں گے تو اس قلیل تنخواہ میں اپنا پیٹ کس طرح پالیں گے۔

مشہور دورے سوامی اسٹنٹ کمیشنر لکس افسر اور مسٹر گڈے راؤ انسپکٹر کمیشنر لکس کو عین رشوت لینے وقت ایک ہوٹل میں گرفتار کر لیا گیا۔ نتیجہ ہے کہ کمیشنر لکس افسران سپر لکس کا بقایا وصول نہیں کر سکتے لیکن رشوت آسانی سے وصول کر لیتے ہیں۔

ڈپٹی چیف منسٹر شری رنگا ریڈی کو موصوف کی ڈائمنڈ جو بلی کے سلسلے میں بھر ایک بار روپوں میں تو لایا گیا لیکن چاہیے تو یہ تھا کہ موصوف کو سر آغا خان کی طرح بیروں اور پلانٹیم میں اگر ہیں تو کم از کم سونے میں تو لایا جاتا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ عام بیروکاری اور گرائی نے حیدرآباد کے مالدار لوگوں کے پلٹے شک کو دیتے ہیں۔ اسی لئے وہ سونے میں تولیے کی جراثیم نہ کر کے نہ جاتے ہیں اس موصوف پر تفتی سید محمد عباس کا یہ شعر کیوں یاد آتا ہے۔

یا ہوسنجوگی، بی قدر و مقداریم ما
چون ترازو سے دیا رخصت ملی کاریم ما

جرمنی کے ماہرین نفسیات دیکارڈوں کے ذریعہ بالکلوں کا علاج کر رہے ہیں۔
تین ہمارے ہندوستان میں تو لوگ غلی بیکارڈ سنسنیشن کر پاگئے ہوئے جا رہے ہیں۔

علی بن موسیٰ یغیری سبھا توین سبھا
دو فرشتی و ازنگی سبھا توین سبھا
شاگرد آپ کو غماں ہی کہتا ہے ہرگز

روزنامہ



ایڈیٹر: سید مصطفیٰ شیرازی
مقام اشاعت: جادرگھاٹ ٹیکسٹ فیکٹر آباد (۲) اندلیا

سلام

(مقطع)
ہیں اشکبار لالہ وریاں چمن کے ساتھ
آلفت ہماری ابن علیؑ کے لئے سُنو
بہہ کر خرم غدیر سے اعلانِ جانشین
نفل بھی سیاہ پوش ہیں کہتی ہے یہ صبا
لالہ اگل رہا ہے جو یہ خونِ منہ سے آج
نعلِ یمن بھی مار کے رسیں کو حسرتا
بادِ بہار روتی ہے ٹپکِ حق کے ساتھ
قائم ہے دیکھ آج بھی قوجا توین کے ساتھ
مستی بڑھانی اُسے شرابِ کُن کے ساتھ
ناتم کُناں ہے لالہ بنگال چمن کے ساتھ
بلبل بھی کرتی آہ و فغاں نثرن کے ساتھ
آنسو بہاے جاتا ہے بڑے عدل کے ساتھ

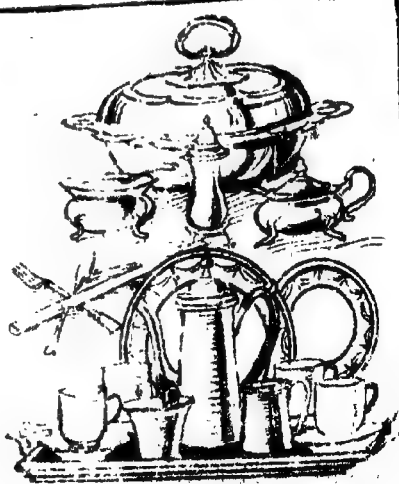
(مقطع)
مخصوص ہو گیا ہے میں غماں بہ کیا کہوں
یام حسین ابن علیؑ کا دکن کے ساتھ
(لاکھ پڑ)

جلد ۱۲
روز جمعہ
۲۳ جولائی
۱۹۶۰
۲
۲۶
محمد الحام
۱۳۸۰
شمارہ
(۳۷)

کرایہ پر حاصل کیجئے

- شادی بیاہ کے لئے شامیانے، فرنیچر، کراکری وغیرہ
 - اسٹیج ڈراموں کے لئے اسٹیج ڈیکوریشن ماحولیات
 - جلسوں وغیرہ کے لئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
 - تاریخی اور شہنشاہی فلموں کے لئے بہترین فرنیچر اور شامیانے وغیرہ
- علی برادر سن پرائیویٹ لمیٹڈ - معظّم جاسی مارکٹ

Ali Bros. PVT. LTD.
PHONE NO 5050



سخت مشکل ہے ہاشم علی پسر سابق بریکڈیر برادر حبیب کے عقد ثانی میں کہ زوجہ اول اشرف بیگم کا طلاق مشہور ہو گیا ہے

فرمایا جو جو ہلاق کے تھے وہ پوشیدہ نہیں رہے بلکہ آشکارا ہو گئے۔ لہذا اس کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص اپنی لڑکی اس بدنام چوکے کو دینے پر تیار نہ ہوگا۔ بقول۔ اگلا گیا بچلا ہوشیار۔ لہذا نہ کوئی حیثیت والا اس کام کے لئے آگے بڑھے گا اور نہ میسرم کا بوان کہ بھی خیال خام نے اس کے سر میں سما کر اس کو آج یہ روزِ مذہب کیا یا کر اس کی اچھی خاصی زندگی دیا ۶ سال کی ہاشم زدن میں برباد ہو گئی۔ لہذا عین امور کو پیش نظر رکھتے اسکے باپ سے کہلے دو متوسط حبیب محمد کہ وہ خود کوئی لڑکی اس کے لئے چاہت قرابت سے ہو یا جان پر جان اشخاص کی تجویز کو کہ مجھے اطلاع دیں اور ساتھ ہی میری چیز کو اس چوکے پر نہ ہر کیے اور اگر ممکن ہو تو لڑکی کی تصویر تیار کر اس کا عہد یہ دریافت کریں قبل عقد تاکہ بھر کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔

۱۔ آخر میں یہ کہہ بیٹھیں۔ یہ کہتا کہ اشرف بیگم کو بوان میسرم کی لڑکی تھی (مگر دادی زور آدیکیم زوہد احمد بن جان نثار رنگ درجہ تھی۔ اور یہ لوگ طبقہ شرفا سے تعلق رکھتے ہیں اور عند الضرورت ان کی آمد و رفت لذت باغ میں ہے) تاہم اس کا چہرہ جاذب نظر تھا۔ اور سحر طبقہ کے اصحاب نے اس کو دیکھ کر کہا کہ بہت کم ایسی جیسہ لڑکیاں نظر آتی ہیں۔ چاہے بڑے گھر کی ہوں یا چھوٹے گھر کی۔ اس سے بحث نہیں۔ خدا کہہ یہ کہ جب اس لڑکی کے دو تین محل اسقاط ہوئے تھے تو اس بیچوہ کی زبان سے یہ جملہ نکلا تھا کہ کاش وہ کثیر جاتی تیرہ تھو بعض اسکے دندہ رہا۔ لہذا اب اس حرکت سے بہ آسانی قیاس ہو سکتا ہے کہ ہاشم علی کے لئے ہرگز موزون نہ تھی بلکہ اگر میں اسکے عوض کسی دوسرے ذی کبردار لڑکے کیساتھ اس کا عقد پڑھ دیتا تو زون و شوہ کی زندگی میں آرام سے بسر ہوتی اور ان مصائب کا سامنا نہ ہوتا۔ مگر افسوس کہ غیب کی خبر کس کو تھی۔ اس کا انجام بڑے ٹھیکہ اور لڑکی کی زندگی برباد ہو گئی۔

دیکھو میرے خیالات ہاشم علی کی ماں کے نسبت بھی اچھے نہیں ہیں جو غالباً اپنے بیٹے کے خیالات فاسدہ کی وہ تائید کرتی تھی اور نہ سائیکہ اسکا وطن چھوڑ آیا وہیں سے بلکہ بیرون ملک سے ہے۔ اس کے معاملہ نور علی نور تھا۔ یعنی اس کو یہاں کے باشندے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ بلکہ اجنبی تھے۔ لہذا ان سے از خاندان ڈاکٹر لطیف سعید مرحوم جو نہ ریاضات کی تربیت میں رہے۔ جو جسے ذاتی مقام سے متعلق میں نے اپنے خیالات لکھ کر نظام گزٹ یا شیراز میں شائع کیا تھا۔ خدا مرحوم کو مغفرت فرمے۔

مرحوم ۲۰ جولائی سن ۱۳۴۰ء

(آء از خدی باغ)

معاہدہ نکاح شبیر علی برادر علمبردار سپران حکیم سید علی منشا ایدو گٹ موم

فرمایا یہ ہونے کے قبل یہ ہر دو بھائی ایک مکان میں (در مدرسہ عالیہ) رہتے تھے جبکہ دونوں کی متاثر زندگی نہیں ہوئی تھی۔ مگر جب اول الذکر کا عقد ہو چکا تو جس نے علمبردار سے کہا کہ یہ کم رسن ہے نا بڑا کار اور ابھی اسکی گھرداری ہوئی ہے لہذا وہ شبیر علی کو (جو اوسکی خدمت میں تھا بھائی کے مکان کے عازمی) اسکو وقتاً فوقتاً متاثر زندگی کس طرح سے میان بیوی کی پتھرنا چاہیے اوس کے گھر میں آمد و رفت رکھ کر وہ مشورہ دے۔ اور دوسرے امور متعلقہ کی نگرانی بھی کرے۔ یہ سنکر علمبردار نے مجھ سے کہا کہ سرکار! تنگ کے حالات دوسرے تھے غیر متاثر زندگی کے۔ اور اب اوسکے گھر میں (یعنی شبیر علی کے) زوجہ آگئی ہے۔ لہذا اوسکی آمد و رفت اسکے گھر میں مناسب نہیں ہے گو وہ اگر اوس کا بھائی تھا تو وہ دوسری چیز تھی اس کے علاوہ اگر وہ ایسی آمد و رفت رکھے گا تو دنیا اس کو کس نظر سے دیکھے گی۔ لہذا وہ بے ضرورت ایسی پیچیدگیاں پیدا کرنا نہیں چاہتا ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے چونکہ وہ گھرداری کے قبل مجرد اوس کے ساتھ یعنی بڑے بھائی کے مکان میں رہتا تھا۔ اب بھی سرکار! اوس کو اجازت دیں کہ خدا ضرورت علمبردار کے گھر میں آیا جایا کرے تو زیادہ بہتر ہو گا وغیرہ یہ سنکر اس لو کے کی دُور اندیشی پر میں نے آفرین کہا اور اوس کی تجویز کے مطابق کام کرنے کے لئے شبیر علی سے کہدیا۔ چنانچہ ایسا ہی عمل ہوتا تھا۔ الحاصل یہ فہم ہو گیا کہ یہاں فہم ہوا۔ مگر کہتا ہوں دنیا میں ایسے کم نمٹ لوگ بھی ایسے حزم و احتیاط کو پیش نظر رکھ کر کام کرتے ہیں جیسا کہ علمبردار نے کیا تھا۔ برخلاف اسکے افسوس یہ ہے کہ دوسرے طرف ہاشم علی پسر بیکڈیر اور قطب علی پسر بشیر الدین کے گھر کے کیا حالات تھے وہ لکھکر شیراز میں بیان کیا تھا جس کی تکرار کرنا یہاں نہیں چاہتا جو کہ حد درجہ شرمناک تھے۔ بقول۔

بہ بین تھا دست زہ از کجاست تا بجائے

مرفوم ۲۰ جولائی ۱۹۶۰ء

(آمد از ندیری باغ)

قطع

کیسا پوشیدہ راز ہے اپنا || جائے پستی فراز ہے اپنا
کسی کو معلوم کیا ہے پردہ میں || کس سے راز و نیاز ہے اپنا
(آمد از ندیری باغ)

معاملہ پرورش معصوم اولاد چاہے اولاد عمدہ داران صرف خاص ہوں جو گنتی میں چند ہیں یا اولاد خانہ زادان جو گنتی میں زائد ہیں

فرمایا فی جوڑہ ازدواجی (یعنی زن و شوہر) کا اذوقہ جو کچھ مقرر ہوا ہے ٹرسٹ میں اس میں گنجائش اتنی نہیں ہے کہ والدین اپنی اولاد کے معاملات کو سنبھالیں۔ لہذا اس کے مد نظر صرف اولاد کی حد تک اس بار کو مرنی و سرپرست خود کاٹھا لیا ہے تاکہ اس وجہ سے والدین کو اپنی زندگی کرنے میں سہولت حاصل ہو۔ دراصل ایک ٹرسٹ میں تو بھری بہت گنجائش رکھی گئی ہے۔

دوسم یہ سب لڑکوں کی زندگیاں نڈری باغ میں درجہ اول کی ہیں جسکے وہ چند سال سے عادی بن گئے ہیں۔ لہذا اس پیمانہ سے گری ہوئی زندگیوں کو یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ طرزِ رہائش ان سب کی اس نوع کی ہے کہ چند سال سے اسکے یہ جو گرن گئے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ انکے خیالات میں بھی بلندی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ کس خوشگوار ماحول میں یہ اسوقت میں اور اسکی نوعیت کیا ہے۔ البتہ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں مرنی و سرپرست نے اس قسم کی زندگیاں ان کو عطا کیا یعنی اسکو اوچانہ کرنا تھا۔ بلکہ متوسط درجہ کی رکھنا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے ناممکن تھا۔ ورنہ اگر انکو مل ملازمین کی زندگی دیتا تو میرے مشہور آفاق گھر کی توہین ہوتی جسکو میں کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ چاہے زمانہ انقلاب کا ہوتا یا نہ ہوتا یہ میرے خیالات پر اثر انداز نہ ہوتا۔ خیر اب جو کچھ ہو گیا ہے اس میں میں کم و بیش نہیں کر سکتا بجز این کہ موجودہ پیمانہ کو بحال رکھوں۔

آخر میں فرمایا اگر میں یہ کہوں تو میری تعلی ہوگی کہ ان لڑکوں کے معاملات میں وسعتِ نظر سے کام لیا تھا جس سے سبہ واقف اصحاب کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر چیز مثل آئینہ سامنے موجود ہے۔ بقول۔ عیالِ راجہ بیاں۔

معلوم ۲۳ جولائی ۱۹۷۲ء

(آندہ از نڈری باغ)



کشمیر ہاؤس

امرتسری باریک چاول

اغلی درجہ کا امرتسری باریک چاول کہیںئے کشمیر ہاؤس بیگم بازار کیڈت حاصل فرمائیے
اس کے علاوہ اعلیٰ ایرانی کشمیری زعفران۔ اعلیٰ شاہ زہرہ۔ خشک میوہ جات، گرم پٹا
کرانہ کا قراحد مرگزن
آرڈر پر سسٹائی کی جاتی ہے۔
کشمیر ہاؤس۔ بیگم بازار حیدر آباد۔ فون نمبر (۵۹۸۰)

ذاکری محمد علی پسر ذکی خوشنویس (مقیم بڑا دواخانہ ندری باغ)

فرمایا دو چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ اس کے باپ کی زبانی سن کر یہ اپنے نکلے کے چند گھروں میں (نزد مسجد اٹنا عسری) ایام عزائم میں منبر پر بیان کرتا ہے میں نے دیکھنے کے لئے یہ کیسا ہے ایک وقت بڑی دیوڑی کا مجلس میں۔ اور ایک وقت نیاز خانہ مسجد جو دی میں سنا تھا تو وہ ایک حد تک اچھا تھا (اسکی معلومات کی حد تک) مگر اس کے ساتھ ہی وہ اس قابل نہیں ہے کہ پڑے جاسیں جہاں قابل سامعین کا کثیر جمع ہو۔ منبر پر بیان کرے کلامی اسکی دیانت اس میں پیدا نہیں ہے۔ بہ ہر حال اگر اس کو ذاکری بننا تھا تو اس کی مشق کر کے یہ جڑا افتیان کرنا مگر مشکل یہ ہے کہ یہ آسان نہیں ہے بلکہ دشوار ہے۔

دیگر میں نے اس کا بھی احساس کیا ہے کہ اس کے مذہبی خیالات محدود ہیں یعنی اس میں وسعت نظر نہیں ہے۔ یہ این وجہ کہ اس ماقول میں اس کی پرورش نہیں ہوئی تھی۔ لہذا جب تک یہ بات بیدار ہو کوئی آزاد مشرب فکر نہیں نکلتا۔ کیونکہ جس قسم کی آب و ہوا میں یہ سانس لے گا اسی کا اثر اس کے خیالات پر پڑے گا۔ خلاصہ یہ کہ اس انقلاب کے زمانہ میں ہر قوم و مذہب و ملت میں مذہب سے دوری ہوتی جا رہی ہے اور مذہب صرف برنامہ رہ گیا ہے یا جس فرقہ سے اس کا تعلق ہو اس کا نام لیا۔ بسکر اپنی زندگی بسر کر رہا ہے اور جبکہ ہر ایک اپنے وسائل زندگی کی تلاش میں سرگرداں ہے تو ان حالات میں مذہب کے طرف کون فوج کرے گا جبکہ زمانہ گذشتہ جو اس کے لئے موزوں تھا وہ انقلاب عالمگیر کی وجہ سے باقی نہیں رہا ہے بلکہ نظریا دل و دماغ سے غائب ہے۔ خدا فضل کرے۔

مرقوم ۲۰ جولائی ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذر کا باغ)

قطع

شادی ہوئی ہے آج عجب دھوم دھام سے || تحفہ تہی غیش کی بھی پیا۔ صبح و شام سے
پردہ میں چھپ کے تاکے رہتا یہ رات دن || جلوہ عروس کا بھی نمایاں ہے بام سے
(آمدہ از نذر کا باغ)

تبصرہ بر معرضہ زوجہ قطب علی پسر بشیر الدین عہدہ دار صرخاص (پیش شدہ در نذری باغ)

فرمایا گذشتہ ہفتہ شیراز میں اسی مسئلہ مذکورہ سے متعلق نذری باغ کا مضمون شائع ہوا تھا (جو کہ حقائق پر مبنی تھا) اسی مسئلہ میں یہ آیا تھا جسکی نقل شیراز میں طبع ہو رہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ معروف میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ حقائق کے سراسر خلاف ہے جسکا ثبوت لیس۔ مین۔ ریڈی کے ریکارڈ پر ہے متعلق حملات پولیس جسکو غلط کہنا محمول کا کام ہے ہی نہیں اگر ضرورت ہوگی تو مخالف حیثیت کے نوٹ کے جو اسی حلقہ میں رہتے ہیں۔ وہ گواہی دینگے کہ ان سب کے مکانات ایک دوسرے کے محاذی ہیں کیا دنیا میں رشتہ داریاں ہوتی ہیں کہ ایک اپنا گھر دار چھوڑ کر دوسرے کے گھر میں اپنی آمد و رفت کا آؤہ بنائے دن رات۔ دوسرے طرف مکان کی چار دیواری میں کیا کیا ہوتا ہے گھر کے باہر کے لوگوں کو کیا معلوم ہو۔

دوم اگر ہاشم علی تعلیمی مشورے لینے قطب علی سے آیا تھا تو پہلے لینے اور دینے والے کی علی قابلیت کو کنسی ایسی تھی جو مسئلہ ہو۔ اسے علاوہ کیا ہاشم علی کا استاد اس کام کے لئے موجود نہیں تھا کہ وہ یہ کام پڑوسی سے لےتا تھی کہ شنب استغلاط محل کا واقعہ اشرف بیگم کا (زوجہ ہاشم علی) وہ تو مستند تھا ڈاکٹر واکھرے کا بچپن خود دیکھا ہوا الحاصل چھوڑی کے معروفہ میں جو چکر لکھا گیا ہے وہ اعذار لنگ ہیں اور حقائق کی پردہ پوشی کی گئی ہے جو سراسر ناقابل قبول ہیں اس کے علاوہ یہ بھی مضحکہ خیز ہے کہ اپنے ہاتھوں مشتبہ حالات پیدا کرنا اور اس کے بعد پاک مانی کی قسم کھانا یہ عجیب و غریب منطقی ہے نہ دیدہ نشیند۔

بہر حال معروفہ کا جواب دیدیا کہ آئندہ سے ایسے کو معروفہ داخل ہونگے تو اسکا نتیجہ بظاہر ہوگا بلکہ قطب علی اور اسکی زوجہ کو نذری باغ سے خارج کر دیا جائیگا

دیگر ہاشم علی کو چند ماہ قبل اس کے ہی حرکات نامرزا کی وجہ سے اس کے بڑے بھائی کے ہاں پاکستان لینے مقصد سے بھجوا رہا تھا جو کہ وہاں لازم تھا (جبکہ اسکی زوجہ کا طلاق ہو گیا تھا) اور اسکا علم اس کے باپ بریگڈیر کو تھا مگر مزید ایک موقع دیا کہ اگر اس کے بعد وہ اپنے کردار بدکی اصلاح نہ کر لیا تو پھر حیدر آباد سے یقیناً روپوش ہو جائیگا یہ سمجھ کر کہ وہ نذری باغ میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ آخر میں ایک فقرہ لکھ کر اپنی تحریر ختم کر تا ہوں کہ ہاشم علی کا چہرہ اسکی عمر کم ہونے سے جاذب نظر ہے بلکہ چہرہ قطب علی جو نہ صرف عمر میں اس سے بڑھا ہے بلکہ در اعطاط عمر میں قدم رکھتا ہے لہذا یہ تعاقب سے میرا کیا قصد ہے سبب ازمناس انھیں سمجھ جائیگے کہ اس میں کیا دیر پوشیدہ ہے لہذا اسکی شرح کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ بقول شوخی مستحق دار کہ در گفتن نمی آید۔

معرض ادب

پیر و مرشد۔ ادباً عرض کرتی ہوں کہ باندی اخبار شیراز مورخہ ۲۰ محرم بروز جمعہ برہنہ - مہینہ محرمت امام حسین علیہ السلام کہے۔ اور انہیں کی یہ باندی نام یوا ہے۔ انہیں کی روح پاک کی قسم کہا کر عرض کرتی ہوں کہ ہاشم علی پانچ چھ سال تک میرے مکان کے بازو مکان میں مقیم رہا اس عرصہ میں اس کا آنا جانا میرے مکان میں بالکل نہ تھا۔ ہاشم علی کے مدرسہ عالیہ سے چلے جانے کے چند روز قبل جو رمضان کا مہینہ تھا چند روز تک تیسرے شہر کے پاس روزہ کو لکر آتا تھا۔ تھوڑی دیر میں مکان میں کرسیوں پر بیٹھ کر تعلیمی مشورہ لیا کرتا تھا۔ کیونکہ میرے شوہر قطب علی ایف اے ہیں۔

۴۔ میرے شوہر کی غیر موجودگی میں کبھی نہیں آیا اس لئے کہ قطب علی باہر آنے کے عادی نہیں ہیں۔ مگر دیکھنے والوں نے اس واقعہ کی سرکار کو اجلاہ دی آنے جانے کی مدت تک قوی معیت تھی۔ کئی ایسے لوگوں نے جو واقعات سرکار سے بیان کئے وہ بالکل غلط ہیں۔

فصل اس بارہ میں حلف کرنے تبارہوں ہنہا کر گیلے بالوں سے قرآن شریف لیکر بیٹھی ہوں۔ میرا ہاتھ کسی کو روانہ فرمائیں تو ان کے سامنے حلف لے لوں گی۔ ہاشم علی میرے رشتہ کا بھائی ہے۔ پہلے بھائی بھائی دھا اور اس وقت بھی بہ خدا سگے بھائی کی طرح ہے۔ جو حقیقی بات تھی اپنے مالک سے حلفاً عرض کری ہوں۔ میرا مالک نہ تھا اور میں

نرمادہ حداد سد۔ فقط

فدویہ باندی توڑا سا بیگم زو جہ قطب علی مقیم پور عالیہ
بتاریخ ۱۰ محرم ۱۳۸۰ قمر ۱۹ جولائی ۱۹۶۰ء
نقل آمدہ از نداری ماغ

قطر

ہوئی ہے نہرِ رواں آج حوضِ کوثر سے ۥ ملا ہے قطرہِ شبنم بھی غنچہ تر سے
ہوا میں کہتا ہے گلشنِ مثالِ بادِ سحر ۥ اُڑی ہے ملبیلِ شیدا بھی آج تو پر سے
(آمدہ از نذرِ گلبارغ)

محسن

ہر منقبت حضور پر نور حضرت اعلیٰ اقدس اطلال اللہ عمرہ

(از غلام صادق علی)

مگر حق بات تو یہ تھی اڑے بکھر کے ٹکڑے
ہوئے کیونکر لعینوں سے تن شبیر تھے ٹکڑے

نظارہ ہو چکے تھے جسم پر تنویر کے ٹکڑے
نہ کیونکر ہو گئے خود آپ ہی شمشیر کے ٹکڑے

کہ وہ تھے احمد مختار کی تصویر کے ٹکڑے

قد و خالِ ستِ والا تھا سب نور حقیقت کا
جدِ سطین نے پایا تھا نصف نصف حضرت کا

محکم شاہ دین حق تھے آئینہ رسالت کا
نہیں مکن بشر یہ اہو اس شکل و شبابت کا

حقیقت میں وہ تھے اس ماہ پر تنویر کے ٹکڑے

جو ان کا ہے قسم اللہ کی وہ سب علی ہے
جہنم میں نہ جائیگا کبھی یہ میرا دعویٰ ہے

غلام شہر و شبیر پر سایہ خدا کا ہے
ذرا نامح میری شن لے اگر کچھ کہنے آیا ہے

پڑ ہے اکبر ربی جو آیتِ ظہیر کے ٹکڑے

ہر اک منزل پہ بھی تہا تھے نالاں حضرت عابد
اٹھاتے تھے اسیری کی جو کڑیاں حضرت عابد

غم و کلفت سے تھے کیا کیا ہر سال حضرت عابد
رہے جہوں زنداں پا بجولاں حضرت عابد

توان کی پے کسی پر روتے تھے زنجیر کے ٹکڑے

بلند یا پر ابھی آجائے میرا طالع انور
لبا خلاص سے بوسہ دوں رکھوں سرِ آنکھ پر

مرا بخت رسا ہو جائے یا وراے مرے سرور
یہ قولِ صدق ہے شاہد ہے میرا خالق اکبر

اگر مل جائے اے شاہ تری تحریر کے ٹکڑے

گہن آیا تھا جیسے آسمانی مہ کے سینے پر
چڑھا تھا جس گھڑی شمر ستار شہ کے سینے پر

شہ دیں مطلق تھے ہرستم کو تنہا کے سینے پر
پئے آزار تھا کم بخت بد خو رہ کے سینے پر

تو کر دالے کسی نے کیوں اس خضر زری کے ٹکڑے

نہ جانے کس کے قور بار میں رہتا ہوا عثمان
محمد کی زکا و لطف کا صدق ہے عثمان

یہ کچھ تو ہے جو ہر سوند کرہ تیرا ہے عثمان
نہ جانے کون سے جلو کوں پہ تو شید ہے عثمان

جو ملتے جاتے ہیں تجھ کو تری تقدیر کے ٹکڑے

(آمدہ از زندان باغ)

شرحِ حقیقت

فرمایا قادر علی ہرادر حسین علی دیم محمد پر نڈر گھاسٹ) کی سابقہ زوجہ کا واقعہ جو سنا تھا (حیدر علی کی دُفتر دیدار النساء بیگم کا جسکا صلح یہ معافی زہر ہو گیا تھا جس کو کچھ عرصہ ہوتا ہے) حمزہ بیگم کی ماں اپنی لڑکی قادر علی کو دینے پر راضی نہیں تھی کہ وہ خائف تھی کہ کہیں اسکی لڑکی کو بھی ایسی مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسکے بعد میں چاہتا تھا کہ قادر علی کو اسکے چچا عثمان علی (بیاد رُطف علی) کی لڑکی دُوں جس کا نام محمودہ بیگم تھا۔ مگر اس لڑکی کے والدین بھی معاملہ مذکورہ کی وجہ سے خائف تھے اسلئے وہ راضی نہیں ہوئے لڑکی کی ماں کا نام حسین بیگم ہے جو نذری باغ میں آمدورفت رکھتی ہے) اسکے ہوا مجھے معلوم ہوا کہ ایک زمانہ سے ان دو بھائیوں کے آپس کے تعلقات اچھے نہیں تھے کہ ایک کے گھر میں دوسرے کی آمدورفت نہیں تھی۔ نظر آں ان سب رُکاوٹوں کو دیکھتے ہوئے قادر علی کو میسر م کی لڑکی دینے پر مجبور ہوا جس کا نام لیلا بیگم تھا۔ جسکا عقد بھی ہو چکا ہے۔ دوسری طرف پہلو کے جو جوڑے ہوتے ہیں وہ ایک دن آپس میں مل کر رہتے ہیں۔ جب کہ یہ تقدیر میں ایسا لکھا ہوا ہو۔ بہر حال یہ معاملہ ختم ہوا۔ اور اب صرف یہ ہونے ہے کہ قادر علی سلامت روی سے اپنی زندگی بسر کرے تاکہ آئندہ وہ پھر مشکلات میں نہ پھنسنے کہ حالات دُنیا بدلتے ہوئے ہیں۔ لہذا ہر چیز میں حُزم و احتیاط کی سخت ضرورت ہے اور میں نے اس کے گھر کی نگہ الٹی کا بھی انتظام کر دیا ہے اور اس سے نچل لیا ہے کہ آئندہ وہ اپنی زندگی نیک روی سے بسر کرے گا۔

آخر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ گور بیگم بیگم کے جہدار کی لڑکی ہے مگر صورت نکسل اور کردار کے یہ نظریہ ہر طرح سے قادر علی کے لئے موزوں تھی جسکو سپرنٹنڈنٹ نے دیکھ کر اسکی تعریف کئے تھے۔ الحاصل خدا کو بخشنے

تھا وہ آخیر ہو کر رہا۔ زیادہ تَمَّتْ بِالْخَيْرِ (منقول از نظامِ گزٹ)

مرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ء

قطع

آج کیوں پھول گلستاں میں نہیں || آب بھی تو درِ غلطاں میں نہیں
خونِ دل خونِ جگر کے مانند || رنگ بھی غسلِ بدشاں میں نہیں

(آجہ از نذری باغ)

پابندی ایام عزائے محرم در کربلائے معلیٰ (صرف دو ماہ محرم و صفر)

فرمایا شہید یار جنگ سے مجھے معلوم ہوا جو کہ کئی دفعہ زیارت کئے تھے کہ وہاں یکم محرم سے یکم ربیع الاول تک یہ پابندی ہے۔ (نہ کہ مزید ۸ ربیع الاول تک جس کا رواج صرف ہندوستان میں ہے) یعنی اون کا کہنا تھا کہ ایٹ ۱۰ ماہ تک۔ از یکم ربیع الاول تا آخر ذی الحجہ گند اطرہ سے سرخ رنگ کا پھر رات کو ہوتا ہے جو کہ علامت ہے شہادت امام ہمام کی۔ اور صرف دو ماہ محرم و صفر سیاہ رنگ کا پھر رات کو سوگ کی علامت ہے۔ یعنی خلاصہ یہ کہ وہاں یکم ربیع الاول سے سب امور حسب عادت جاری رہتے ہیں اور سوگ برخاست ہو جاتا ہے اس کے بعد کہ ہندوستان میں جو مزید (۸) یوم بڑھادیئے جاتے ہیں تو ہر ربیع الاول کو شہادت امام دوم ہے۔ اور ہر ربیع الاول کو شہادت امام یازدہم ہے تاکہ یہ دو مواقع بھی ایام عزاداری میں شریک ہو جائیں تو پھر ۹ ربیع الاول سے قطعی ہو جاتی ہے۔

فلا فرمایا یہ تو صاحب موصوف کا بیان تھا مگر میرا عقیدہ دو لہن یا شاہ مرحومہ کے ساتھ ہوا تھا زمانہ گذشتہ میں جبکہ مرحوم سرکار بقید حیات تھے تو وہ بعد از بعین ۲۰ صفر تھا یعنی ۲۱ صفر ۱۳۲۲ ہجری کو۔ مقررہ لوازمہ لاشہ کے ساتھ عدنان باغ میں جبکہ خود بدولت موجود تھے، اور کسی غرض سے دو دن تک لنگ کوٹلی میں قیام کئے تھے۔ جبکہ عام طور سے سوگ کا زمانہ اربعین تک خیال کیا جاتا ہے نہ کہ اس سے زائد مدت کیلئے۔ خصوصاً اکثریت واک طبقہ کے ہاں۔ اور نظام مرحوم سرکار کا خاندان حنفی المذہب تھا جو کہ پوشیدہ نہیں۔ بلکہ آشکارا ہے اور جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد فرمایا گو میرے گھر میں پابندی ۸ ربیع الاول تک ہے کسی خوشی کی تقریب نہ ہونے کے لئے۔ مگر تاہم میرے خیال میں اگر کبھی عند الغرورۃ عقد یا کوئی تقریب ۲۱ صفر کو ہو جائے جبکہ زیادہ لحویل الملت تک انتظار رکھنا نہ ہو تو چند ان قباحت نہیں ہے۔ یعنی صاحبان آزاد مشرب اس کو اس حد تک سو ادبی یا سنی ایام عزائے محرم نہیں سمجھیں گے۔ بشرطیکہ موقع آج ہو۔ جبکہ اس کرنے پر مجبوری محسوس ہو۔ بہر حال یہ مختلف خیالات ہیں ان کے اور ہر شخص چاہے وہ فریقین سے ہی کیوں نہ ہو۔ جیسا چاہے عمل کرنے کے لئے مجبور نہیں بلکہ آزاد ہے وہیں۔

بمقام تاریخ خفہ مذکور ۶ اپریل ۱۹۶۰ء

مرقوم ۶ جولائی ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گڑٹ)

اعلان

موزون نسبت فخر تاج بیگم معمرہ (۱۷ سالہ) دختر حسین علی خان مرحوم از خاندان ہرہائس آغا خان مرحوم بہ غلام علی معمر ۲۰ سالہ نمبرہ خورد صدم جنگ جاگیر دار مرحوم و بہادر خورد غلام عسکری مقیم مدرسہ عالیہ اسراہ کی مال جس کا نام زینب بیگم ہے جو کہ بچی خانہ کے قریب میں مکان ہے وہاں مقیم ہے۔ اسکے علاوہ اس کا کم سن بچہ جس کا نام آغا اسماعیل علی ہے معمر ۱۱ سالہ لائن بائیں میں شریک ہے مقیم موثر خانہ نذری باغ۔ اور اس کی چھوٹی بہن معمرہ ۱۲ سالہ مقیم نذری باغ ہے جس کا نام شہین بیگم ہے۔ یہ سب بچے میرے زیر سرپرستی ہیں کہ ان کا باپ عہدہ دار نظامیہ ایٹ اسٹک نظام میں۔

یہ اول الذکر لڑکی وجیتہ ہے اور اس کا بچی چہرہ ہے۔ بعد عقد غلام علی جدید تعمیر کردہ مکان مدرسہ عالیہ میں مقیم ہوگا۔ جبکہ بعد ختم آیام عزائم قریب میں۔ اس کا عقد ہو گا تاکہ بڑے بھائی کی قربت میں رہے۔ اور ساتھ ہی اس کی ساس بھی اپنی چٹی کے مکان میں موجودہ مکان سے جو کہ عارضی ہے منتقل ہو جائے گی۔ کیونکہ چند سال پیشتر غلام عسکری کی ساس بھی اپنی بیٹی شہینا بیگم اور داماد کے گھر میں تھی مگر بعض وجوہ سے اس وقت وہاں نہیں ہے بلکہ اپنی دوسری شادی شدہ لڑکی کے گھر میں ہے (یعنی فیاض علی خان مرحوم سابق جاگیردار کے مکان میں درحد و درزید نشی)۔

ف۔ خلاصہ یہ کہ یہ سب لوگ امامیہ مذہب سے ہیں اور نیک کردار ہیں۔ اور انقلاب زمانہ کی وجہ سے قابل امداد ہیں۔ کہ ان سب کا تعلق طبقہ شرفیہ سے ہے جنگ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ مرحوم حسین علی خان آغا ناصر جنگ مرحوم کا بیٹا ہے (مثلاً محمود علی مفید قلم پر نذر گھاٹ) زیادہ بہ طبع شاہ شہیدان کر بلا یہ ایک جانی زوجین کی سازگار ثابت ہو۔ اور ساتھ ہی بار آور بھی۔ یعنی وکر۔

دیگر یہ حسین اتفاق ہے کہ دونوں بھائیوں کی زوجگان ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو مثال حیثیت کے ہیں (منقول از نظام گزٹ) مرقوم، جولائی ۱۹۶۰ء

پائلونا

یو ایسرفونی یاریکی ڈیگاسس، دونوں کیلئے بہت اچھی

اور کامیاب ہے

لاکھوں مریض اس سے آرام و راحت حاصل کر چکے ہیں۔ خون آتا ہے تو بند ہو جاتا ہے اگر عیاسین کی تصفیت ہے تو اسکے استعمال سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ایک گولی ایک شام پانی سے استعمال کریں۔

قیمت پیکٹ ۲۰ گولی۔ خاں ۱۲ رچیدر آباد میں ہر کمپٹ سے مل سکتی ہے۔

تیار کردہ: ایلپا فارما عہدہ ایرانی محلی حیدر آباد دکن

PILONA



موجودہ (۱۴) لڑکے مقیم مدرسہ عالیہ

فرمایا چند سال قبل یہ کم عمری کی وجہ سے لائن بائیں بشریک تھے۔ مگر اب اس شعور کو پہنچ رہے ہیں۔ اور کردار کے لحاظ سے بھی اچھے ہیں۔ چنانچہ ان کی چھ فکریہ ہے۔ ان کے لئے اذوقے مقرر کر کے کی (توسط ٹرسٹ) اور ساتھ ہی ان کے ازدواجی جوڑے تجویز کرتے ہیں کہ اس وقت بعض لڑکے ہم غریبوں سے منسوب بھی ہو چکے ہیں۔ اور بقیہ وہ بھی اسی تعریف میں آنے والے ہیں۔ لہذا اگر حرم و احتیاط کے ساتھ یہ لڑکے اپنی زندگی بسر کریں تو ان کو بھی وہی چیزیں زمانہ قریب میں ملکر رہیں گی جو ان کے عمر بڑے بھائیوں کو ملی تھیں۔ یعنی فوارہ متالی زندگی۔ جس سے میں غافل نہیں ہوں بلکہ باغیوں۔ بشرطیکہ نیک روی سے یہ رہیں اور اپنے کردار سے میرے لطف و کرم کا خود کو مستحق بنائیں کیونکہ اس وقت یہ سب فوہیز ہیں جو کل بڑے جھاڑ بننے والے ہیں اور یہ روزانہ سلام کے لئے پابندی سے آتے ہیں کیونکہ یہ میری نظر کے سامنے ہیں اور یہ چیز ان کے حق میں ایک دن مفید ثابت ہو کر رہے گی۔ بقول۔ دیر آید۔ درست آید

مرقوم ۸ جولائی ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گورٹ)



روزِ زو

حیدر آباد کا خوبصورت ترین کیفے

متصل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن حیدر آباد

• فرسٹ کلاس مقام • تازہ دم چائے • مغرب قلب شروایت لاد

• پراویژن کاشاندار مرکز

زمانہ اور فیملی کیلئے خصوصی انتظام



زمانہ اب بھی ہے قوم کا خون ہے گھبراہٹ میں خورشیدِ حق، لگا رہے ہیں راتیں

شہیدان

سید محمد شیرازی
لائیو لائیو لا لیف الا و لا سار

عوامی حکومت کی پیشانی کا پران

ایک مقامی خبروں کے حوالے سے متعلق روزناموں میں یہ خبریں ملتی ہیں کہ یہاں جو لائیو کو رکھنا تھا نا ہی ملک کو جو ان کلیہ اناٹ کے قریب راستہ چلتے ہوئے لڑکھڑا کر گر پڑا اور آنے جانے والوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ راہ گزروں کے استفسار پر اس نے بتایا کہ وہ مسلسل فاقوں سے نڈھال ہے یہ معلوم کر کے چند لوگ کھانا لانے کے لئے دورے لیکن کھانا لانے سے قبل ہکا بکا ٹرپ ٹرپ کر اس دنیا سے چل بسا۔ "جید آباد کی تاریخ کے اوراق اُٹتے چاہیے، شخصی حکومت کے دور میں کئی بڑے قحط آئے، وہاں میں، موسمی بڑی کا سبیلاب آیا لیکن بھی کسی آنکھوں نے نہیں دیکھا کہ کسی ان کے مسلسل فاقہ کشی کے باعث مر کر

پکڑا توڑ دیا ہو۔ آج شخصی حکومت باقی نہیں رہی، جاگیردارانہ نظام ختم ہو چکا۔ ایسی ریاستوں کا وجود باقی نہیں۔ ہم آزاد ہو چکے اب عوامی اور جمہوری حکومت سے عوامی حکومت کا زیادہ اگلا ڈھک ہم پر کر دوں روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ طریقہ کاشت میں عصری طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ بہت سارے بھرمو قے زیر کاشت لائے گئے ہیں۔ کر دوں روپیہ کے فرقہ سے آبپاشی کے سینکڑوں جڈ بنائے گئے ہیں۔ جس لوگوں میں زمین تقسیم کی گئی ہے عوام کے ہمدرد اور ہی خواہ، عوام کی جانب سے عوام پر حکومت کر رہے ہیں۔ ان سب تر قیوں، کوششوں اور منصوبوں کے باوجود شہر حیدر آباد میں آدھرا پیریش کے مدد عام میں ایک ان، ایک، نو جوان ان، مسلسل فاقہ کشی کا پ لا کر رہ جائے۔ یہ واقعہ عوامی حکومت کی پیشانی پر ایک بڑا داغ نہیں تو اور کیا ہے؟

شہر حیدر آباد میں کئی رہاوی اور سیاسی انجمنیں ہیں

غریب غیر سولٹی

کارخانہ ہمارے ہے کہ خدا کی قسم میں نے تمہارے بیت المال سے اپنی ذات پر کچھ خرچ نہیں کیا۔

جو عوام سے لاکھوں روپیہ چند وصول کرتی ہیں۔ حیدر آباد میں سینکڑوں عوام کے خادم اور ان نیت کے ہمدرد موجود ہیں۔ سینکڑوں موٹیل رہتا رہیں۔ عایدان بنگلے بناتے اور پچاس پچاس ہزار کی موٹروں میں دفناتے پھرنے والے لاکھ لکھ لکھ روپیہ خرچ ہیں۔ ان سب کی موجودگی میں اس "روشن دور" میں ایک انسان فاقہ کشی سے مر جائے۔

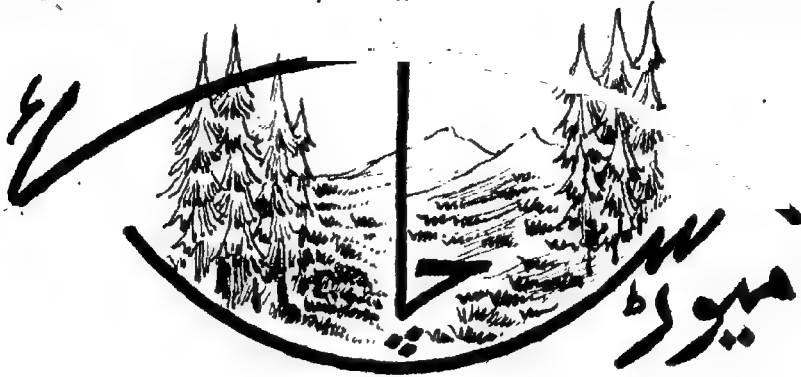
کیا یہ آزادی، جو لی آزادی نہیں؟ کیا عوامی حکومت کے یہ نمائندے خود غرض اور خد پرست ہیں؟ حکومت غیر ضروری عمارتیں، کھیل کے میدان اور تھیٹر بنانے پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ ناچنے اور کھانے کی سہ ہستی پر کروڑوں روپیہ بر باد کیا جا رہا ہے جو انی اندر عمارتوں کے افتتاح کے لئے دورے کر کے تھکتے اور سفر خرچ کے عنوان سے لاکھوں روپیہ بر باد کر رہے ہیں۔ احد ہزاروں تعلیم یافتہ نو جوان بیروزگار ہیں۔ ہزاروں بیروزگار نو جوان فاقہ کشی میں مبتلا ہیں۔

حکومت چاہت عوامی ہو یا شخصی، جمہوری ہو یا آمرانہ، جس حکومت میں عوام کو روزگار اور دولت نہ مل سکے وہ حکومت کبھی بھی اچھی کہلائی جانے کی مستحق نہیں۔ ہنسی معلوم آج رکھنا تو کی طرح ہے ہی نو جوان ہیں جو فاقہ کشی میں مبتلا ہیں؟

کیسا ان حالات میں ہماری حکومت کا یہ فرض نہیں کہ وہ تھیٹروں، کھیل کے میدانوں اور ناچنے کھانے کی سرپرستی میں جو روپیہ بر باد کر رہی ہے اس کو عوام کو روزگار دلانے اور دشمنی منشیوں پر صرف کرے۔!

شاعر قوم مسلمی انبندی

کی بناء کردہ مجلس ۲۸ محرم الحرام رات کے (۸ بجے) در حینہ فخر قوم نواب غایت جنگ بھادر مقرر ہے



ہمیشہ استعمال کیجئے

جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے ہر جگہ مقبول ہے۔

سول ہسٹری بیورس

ایورسٹ ایجنسیز

جی۔ پی۔ او لین جیڈ ر آباد

فون نمبر (۵۹۰۰)



سروا

میلہ

سوچی
آٹا

استعمال کیجئے

تیج گاندھی اینڈ کمپنی

جی۔ پی۔ او لین جیڈ ر آباد

فون نمبر (۵۹۰۰)

علامہ شہید ابی کی ایک دوسری مجلس

خدا کی حمد و ثناء اور محمد و آل محمد پر درود و سلام کے بعد

مسلما سلام آپ کو یاد ہو گا۔ زندگی دنیا بھر لذت کے نہیں، لذت کی تین قسمیں ہیں۔ لذت جسمانی و دہری، لذت نفسی لذت عقلی و لذت جمعی و دہری اکل و شرب کی تکمیل۔ لذت عقلی قلب چاہ و اقتدار۔ ان دونوں میں انسان کیسا تھوڑا ان شریک ہے۔ تیسری لذت طلب علم۔ علم و ادراک کی تلاش میں کھنا، شرافت علم کو جاننے کے لئے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ ہمارے ہاں ہمیشہ موجود ہے یا معدوم۔ موجود کو معدوم پر شرف۔ موجود غانی ہے یا غیر غانی یعنی قوت غنی ہے یا نہیں، نا حاسہ ہے یا غیر حاسہ۔ حاسہ کو غیر حاسہ پر شرف ہو گا۔ اب حاسہ عاقل ہے یا جاہل، عاقل یا علم ہے یا جاہل۔ کو شرف سے صاحب علم اشرف ہو گا۔ ہر ذات علوم کئی قسم کے ہیں۔ علم ادراک، علم انفس و آفاق و عالم کا موقوفہ جیسے اشرف ہوتا جائے گا علم کی شان مل ہوگی جس کی سب سے زیادہ اشرف علم خدا شناسی۔ کائنات میں اشرف ترین وہ ہو گا جس کو علم قدر شناسی ہو۔ عالم عقل میں، بشریت میں، کائنات میں ایک ہی انسان ہے۔ علم کا دار ہے۔ وہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ

ہے۔ عالم اشرف ترین صفات علم۔ عالم اشرف ترین موجودات۔ عالم علم خدا شناسی۔ عالم وہ جس کو علم خدا شناسی عقل سے نہیں آیا علم کی دو قسمیں ہیں۔ علم معنوی، علم حضوری۔ یہ علم کائنات میں کسی کو اس شان سے عطا نہیں ہوا۔ یہ منزل ہے علم حضوری کی کہ ہر شے ماضی۔ علم خدا شناسی انبیاء و مرسلین کے لئے ہے۔ یہ پوچھا ہے دور علم خدا شناسی لے اسرار سے مراد کو معلوم کرنا اس منزل پر پہنچا ہو گا۔ اگر میں ایک دھماکے جیسے آج کے مسائل خودت کرنے کی عزت حاصل کروں جو اس قدر میں ہیں کہ انہیں بطور درس پڑھنا چاہیے۔ حسین ابن علی کا رکھ رہا رب العزت میں یوں عرض کرتے ہیں میرے ہر درکار دلیا تیرا غیر مجی ظاہر سمجھا جا سکتا ہے۔ تو کیاں ہے گزیری بارگاہ میں دلیا ناگہ ناؤں۔ وہ آنکھیں اندھی ہو جائیں جو جتنے نہیں دیکھ سکتیں اس بندہ مومن کے کاروبار پر بار ہو جائیں جس کو تو نے اپنی محبت سے بچھڑا دیا۔ اس نے کیا یا یا جس نے تجھ کو بایا۔ اب وہ منزل ہے جس کو اس نے کیا کو یا جس نے تجھ کو بایا۔ اب وہ منزل ہے جس کو استدلال میں پیش کرنا چاہتا ہوں عرض کرتے ہیں دور میرے ہر درکار تو نے اپنے آپ کو ہر شے میں پہنچوایا کہ میں نے ہر چیز میں تجھ کو دیکھا، دعا و طویل ہے سلسلہ جاری ہے۔ پہلے تجھ کو رکھنا۔ نیزے واسطے سے اشیائے عالم کو دیکھا۔ علم معنوی وہ کہ آثار و عقل ہے۔ خالق کائنات بعد اس منزل میں ایک ہستی کائنات میں فائز ہے جسے خدا نے جن لیا اپنے امر کی حفاظت کے لئے اگر واقعی لذت عقلی کی طلب ہے اور انسان منزل طلب علم میں آگے بڑھنا چاہتا ہو تو سیر کمال کے فعل کے لئے اپنی آنکھوں سے اسلام کو دیکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ تاریخ

تقریب قیام فرمائی عالیجاہ اب کاظم نواز جنگ سہار اور المعروف بہ عثمانی پاشا دام اقبالہ

”بہ قصیر عثمان کا شیخ“

زوالطاف شبہ عثمان علی خاں آصف سابع کو علی پاشا بہ قصیر بہ شکوہ و پر جلد آمد جو کہ دم نکر تاریخ نزولش اندر آن ایوان کو بر طعمہ فاد خلوصاً خالد بن الولید سال آمد

گذر از انبیا سید کاظم معین قرعابدی سلمہ

(آئینہ انذری تاریخ)

۲۲ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ ۲۷ جون ۱۹۸۲ء

ہدایت سے بلند ہو کر دیکھا جائے۔ جب ہم اسی نظر سے دیکھتے ہیں تو اسے ہدایت میں گمراہ لانا چاہتے ہیں۔ بہت سی ٹھوکی جلتی یادیں سرسبز ہوتی ہیں۔ آپ کو اپنے امر کا محافظ کہا جاوے گی کی تعریف قرآن نے یہ کی ہے۔

اسے رسول ان کے طرف میں ابھی تک ظن جاوے گی ہے۔ کہتے ہیں ہمارا بھی کچھ اس میں دخل ہے۔ کہو اے رسول! امر، اللہ کے لئے ہے۔ امرالحی میں کسی کو دخل نہیں۔ جو دخل دے اسکا جاوے گی ثابت۔ آیت کی تفسیر میں بھی سن لیں۔ کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی۔ اس بارے میں نازل ہوئی۔ سب متفق ہیں کہ جنگ امد کے دن رسول نے فرمایا کہ اس مقام سے نہ ہٹنا۔ اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ انہوں نے جگہ چھوڑ دی۔ اور بھاگتی ہوئی فرج کا پیچھا کیا۔ بھاگی ہوئی فرج ہماروں کے پیچھے سے پلٹ پڑی اور لوگ گھبرائے جنگ معلوم ہو گئی جو کچھ رخ گئے وہ ان سے اور بہت دیر سے آئے اور کہا۔ یا رسول اللہ! آپ اپنے راز میں ہم کو شام کیوں نہیں لگتے دلی کھول کر باتیں کیوں نہیں کرتے، انجام سے واقف کیوں نہیں کرتے۔ کہو امر اللہ، اللہ کے لئے ہے۔ حکم اس کی طرف سے، اطاعت تمہاری طرف سے، امر حق میں مداخلت، جاوے گی۔ یہ قرآن مجید کی اصطلاح ہے۔ امر جب اللہ کی ہے ہو تو محافظ امر کوں؟ امر، اللہ کے لئے ہے۔ عامل ہر وہی جو اسکا طرف سے آئے، منتخب ہو۔ صاحب امر وہ جو امرالحی کو عوام تک پہنچائے اور اپنے پیغمبر کو دخل نہ دے۔ اپنی خواہش، اپنی آرزو اور اپنی تمناؤں کو دخل نہ دے صاحب امر وہ جو امر کا محافظ ہو۔ یہ نہیں کہ خدا نے یہ کہا میں۔ کہہ رہا ہوں

یہ سمجھنے کا حق نہیں۔ امر حق کے مقابل اجتماع نہیں ہوگا۔ دور تشریح وہ جہاں صاحب امر معصوم، دور تدوین وہ جہاں وہ محافظ رہے۔ دونوں میں فرق یہ کہ صاحب تشریح عامل وحی رہا۔ اور تدوین میں محافظ امرالحی۔ ہر قدم پر یہ گئے کہ یہ روایت میں اپنے جد سے کہہ رہا ہوں راوی کوئی اور نہیں۔ وہ اپنے کے سلسلہ میں کوئی غیر معصوم نہیں۔ زمانہ دور تدوین میں وہ یہ نہیں کہتا کہ میں کہتا ہوں۔ وہ یہ کہتا ہے کہ صاحب تشریح نے پیغمبر اسلامؐ۔ میرے جد نے یہ کہا جیسا کہ جہت تشریح و تدوین میں اختلاف نہیں آیا۔ تدوین کے بعد جب زمانہ اجتماع کا آیا تو اتحاد معصوم کی بنیاد ہو تو ایسی صورت میں انتشار پیدا نہیں ہوتا بلکہ میں اختلافات نہیں ہوتے۔ فیکہ ایک ہوئی تھی جو آپ نے کہا وہی بیٹے نے کہا، وہی پوتے نے کہا۔ اولیٰ نے جو کہا آخر نے وہی کہا۔ سلسلہ فیکہ میں یکسانیت وہم آہنگی ہے جہاں اس طرح کی ہم آہنگی پائی جاتا وہاں میں کتنا میں انسان کو بیٹے جو وہ خود غرض کے بعد اس سلسلہ فیکہ کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں یہی وہ منزل فکر ہے جسکو ہم جوت صادقہ کا پیدائش سے سمجھتے ہیں یعنی سلسلہ فیکہ کا ہم آہنگ ہونا اور ایک ہی راستہ پر چلنا۔ ایک طرف تو سلسلہ اور ایک طرف سلسلہ فکر یہ کہنے کے اسے راویوں نے سنا کسی نے پیچھے ہوئے، کسی نے کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا۔ مسجد میں دیر سے آیا کسی عمل کو نہیں دیکھا۔ کوئی مسجد کے باہر تھان کو دوسروں سے نقل کیا جو سنا تھا پوری طرح افضل نہ کہ سکا۔ نتیجہ یہ کہ سب میں اختلاف ہو گیا، سبوں نے روایات کو رسولی تک پہنچا لیکن اختلاف موجود۔ کیوں؟ اس کے نگاہ معصوم سے نہیں دیکھا۔ ہم معصوم سے علم معصوم

اگر آپ نے

ہما تما گاندھی روڈ سکندر آباد اے۔ پی فون (۵۱۱) میں



کچھ کھانا نہیں کھایا ہے اور جائے نہیں پلا ہے تو آپ کھانوں اور پائے کے حقیقی ذائقے سے واقف ہجائیں۔ صحت اور خوش فہواؤں، مفرح قلب و دماغ مشروبات و آسکریم کا لطف پیرائے کیفے میں تشریف لاکر اٹھائیے اور ضروریات کی ہر چیز ہمارے پیرائے میں اسٹور سے واجبی دام پر خرید فرمائیے

سے استخراج نہیں کیا۔ زمانہ اور آگے بڑھا اب امتحان نفس معصوم پر ہنس سکا۔ ایک ہی عمل میں متعدد اختلاف تھا کہ کس قول پر امتحان ہو۔ اس مجتہد نے اس قول پر اور اس مجتہد نے اس قول پر امتحان کیا ایک کی بات دوسرے سے ملکر انی ایک قول دوسرے سے ملکر آیا۔ زمانہ بڑھتے بڑھتے گہتر فرسے ہوئے ہر فرقہ کا کتبہ فکر (Kalam-e-Fikr) بدل گیا۔ سب کا دعویٰ یہ کہ ہم رسول کے پیرو ایک طوائف ہی اختلاف، ایک حکم امتداد ہی اتحاد۔ یہ بھی وہ سلسلہ فکر، اتحاد فکر، موقع ملتا تو ایک ایک تاریخ سے آشکار کرتا۔ محقر یہ کہ سلسلہ میں دنیا سے مہجر اسلام کا سایہ اڑاؤ گئے۔ سلسلہ میں نکلا ہر کا طبعی طور پر مبنی خدمت ہو سکتی تھی وہ باب مدینہ علم نے کی یہ کہہ کر اس دن موجود تھا جب کوئی نہ تھا میں نے اٹھتے ہوئے بیٹھے ہوئے، سفر میں، وطن میں، ہجرت میں وحب میں، صلح میں، خوشی میں، غمی میں، شہت ہوئے، سکر اتے ہوئے دینی سے محبت بہتر کوئی جان نہیں سکتا۔ ادھر اب میں دیکھا کئی دیکھا ہے اب ایک دیکھنے والے نے روایت کی اپنی بیٹے حسن سے حسن کا زمانہ فتم ہوا ۵۵ھ انہوں نے میں سے روایت کی۔ زمانہ فتم ہوا سلسلہ حسن نے زین العابدین سے۔ زمانہ فتم ہوا ۹۲ھ زین العابدین نے محمد باقر سے۔ زمانہ فتم ہوا سلسلہ محمد باقر نے بعض صادق سے۔ زمانہ فتم ہوا ۸۸ھ جعفر صادق نے موسیٰ کاظم سے۔ زمانہ فتم ہوا ۱۱۵ھ امیر مومنین کاظم نے علی رضا سے۔ زمانہ فتم ہوا سلسلہ علی رضا نے محمد تقی سے۔ زمانہ فتم ہوا سلسلہ محمد تقی نے علی نقی سے۔ زمانہ فتم ہوا سلسلہ امیر مومنین نے روایت کی موسیٰ عسکری سے۔ زمانہ فتم ہوا سلسلہ مراد دور دومین

فتم۔ یہ بھی تدوین فکر میں لگائیت، امام حسن ابن علیؑ سے روایت محمد باقرؑ بن یعقوب علیؑ، شیخ صدوق، شیخ مفید، ترمذی، احمد بن حسن طوسی، شیعہ اول تک۔ شیعہ اول نے پیغام پیغمبرؐ تو محمد باقرؑ جلیؑ تک سلسلہ۔ ان کے بعد فیض کا شان و فتح مرتضیٰ شیخ محمد جوادؑ، مرکار میرزا تہا۔ مرکار میرزا نے پیغام امتداد پروردگار تک سلسلہ۔ یہ ہے سلسلہ فکر سلسلہ سے سلسلہ تک، اگر امتحان ہے تو معصوم کے کلام پر۔ اگر تدوین ہے تو فتم سے ارشاد ہے

بنوت ہادقہ نے بے یوشادہ ہے اسلئے باقی ہے حافظہ جانتے تھے کہ ان کی دہاد وادیاں کیا ہوا۔ اسی لئے کسی معصوم نے اختلاف نہیں فرمایا

جس کسی عمل یا عینہ کو اس گروہ میں یا نیکے صحابہ سے کسی کسی کتاب میں ایک آدھ روایت نظر آئی کوئی عقیدہ ایسا نہیں ہے جسکی بنیاد خواہش نفس پر ہو۔ مخالفت پر ہو۔ مثال کے طور پر امام مالک علیہ الرحمۃ کے پیرو فرماتے ہیں کہ کوئی روایت ایسی نہیں جس سے نماز کی حالت میں اہتمام کو کھلے رکھنے کے بجائے بازو رکھنے تھے۔ ان کے راویوں نے رسولؐ کو بازو بازو کر پڑھتے ہوئے دیکھا ان کے عقاید وکالیے ہیں جہاں نفس رسولؐ پر بنیاد امرت

سلسلہ سے سلسلہ ہر نیک نہیں آپس اختلاف نہیں ہے چیز ماہد الانیاز ہے۔ اسکا روح رواں کیا ہے ہ کوئی معصوم شکار و غائبانہ منت نہیں۔

پیغمبرؐ کی ذات کو اچے جو خیر موجودات، اللہ تعالیٰ کا سات اول امر ازل، بیع ازل، صاحب ابد، نوحی فیض اکمل ہے



بیکری اینڈ پراویشن اسٹور

ہمما قدام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروب، سوڈا و اسٹرا اور اسلکیم کا

مشائے اسٹور

بیکری اینڈ پراویشن اسٹور


اسٹیٹ ٹیک۔ ہاید روڈ۔ حیدر آباد۔ فون نمبر ۷۷۸۸۳۴

رحمت اللعالمین ہے، اس ذات کا خیال اپنے نفس پر بھی نہ کرنا یہ
 سمجھ کر وہاں بشریت نئی۔ اتنا سمجھ لو کہ کسی بشریت نئی و مطلق
 میں انسان کی تعریف کیا ہے؟ یہ کہ وہ جو ان سے مطلق۔ اس
 مطلق کے لفظ سے مراد انسانیت کو بلند کر دیا مطلق
 مطلق نے نوع جو ان کو بہت کر دیا۔ اگر ایک بھائی دوسرے بھائی کو
 جو ان کے توڑنے لگے گا۔ آپ نے کہا کہ جو ان مطلق ہے جہاں
 مطلق فعل آئی، جس بدلی، نوع بدلی، اسی طرح نئی بشر، قرآن
 نے فرق بنادیا۔ قل انما علی البشر علیکم یوحی الیہا۔ تعریف
 کا ہر ہوئی۔ فرق نمایاں ہو گیا کیا پھر بھی بشر سمجھو گے؟ جب
 اپنے آپ کو جو ان نہیں سمجھتے تو نئی کو بشر سمجھ کر کیا ہے؟
 آپ بھی بشر ہیں ہی کو بھی بشر مانتے ہیں، وہاں اس ملک الہ
 رحمت اللعالمین اسی بشر کو ایسا بھی دیکھا ہے؟ یہ بشر عالمین
 کے لئے لفظ رحمت۔ ایسا بشر انبیاء، پیغمبر، خدا پر گواہ۔ اس
 شان مبارک کہ جب قرآن مجید میں توصیف ہوتی ہے تو یہ چلتا ہے
 و ما یشاقق الرحمن من یعد ما جاءہ من... الخ
 محمد رسول ہے بیکر کہ چلے۔ ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے بعد جان
 ایمان کے راستہ سے ہٹ کر چلے، ہماری توفیق ہدایت نہیں ہوتی
 توفیق ہدایت پڑاٹے تو ہدایت قدرت چھوڑ دے
 اے حبیب وہ جو ہے میں تجھ سے سچو موڑ کر مار رہا
 ہے۔ چلے وہ تجھے بار بار لکھتا ہے، سجدہ پر سجدہ کہتے مگر
 میرے حبیب وہ بندگی پسند نہیں جس میں تو نہیں۔ یہ آپ ہی جیسا
 بشر تو ہے۔ اس منزل کا انسان آپ ہی جیسا بشر ہوتا ہے نا؟
 رسول نے اس محلہ میں سجدہ نہادی۔ ہم اس محلہ میں سجدہ نہائیں گے
 خدا نے فرمایا، اے حبیب! جو سجدہ تجھ سے ہٹ کر بنے

ہمارا گھر نہیں (سودہ توبہ) مسجد خراک بیان دیکھ لیا انسان
 کامل آپ جیسا بشر ہے؟ چکا ہو کہ ہوا۔ اسی و حرم میں م ہے
 اور یوحی الیہا کو چھوڑ دیا۔ فعل کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر فعل پر
 بندہ شروع ہو گیا۔ سمجھتے ہیں تو کیوں؟ پھر سے میں تو کیوں؟
 وہاں دواؤں سے پھر لے ہو کر سلام کیوں کیا؟ انی تو گو د میں
 کیوں اٹھایا؟ ان کو کبھی میں اپنے کا نہ ہوں یہ کیوں سوار کیا؟
 بچوں کے لئے اونٹ کیوں بن گئے؟ بہت بندہ سوار ہو جانے پر
 نماز میں تاخیر کیوں کی؟ ہر عمل بندہ کی منزل پر لگایا دنیا بشریت
 کا منزل کو مانتی تو کبھی نہ پوچھتی، سقوط کی منزل نہادی،
 اختلافات کی وجہ تلوار ہوں۔ کہ نئی کو فقط بشر مانا جس نے
 رسول کی اطاعت کی۔ کسی استثنائے بغیر و صلیح اللہ
 قرآن مجید میں کسی مقام پر منزل بشریت میں اتباع الہی نہیں
 ہے۔ اطاعت اور اتباع الگ الگ چیز ہیں۔ اطاعت وہ
 کہ ہر حکم پر سر خم کر جائے، اتباع وہ جہاں سمجھ میں نہ آئے
 کسی کا عمل سمجھا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پیغمبر تو اطاعت کا
 حکم لائے ہیں، پیغام پہنچانے آئے ہیں۔ مفقودات سے
 محبت سمجھ لیا۔

ذات واجب اور تم عاشقِ محبت کرنے لگے ہو
 پیمان نہ سکوا سکوا ہو گئے کیا؟ آواز آئی کہ وہ اس رسول
 مسجد کے گوشوں میں بہت سے دیوانے جمع ہو گئے ہیں۔ اللہ کی
 محبت کا دعویٰ ہے تو میری اطاعت کرو و منزل فکر اور پسند
 ہوئی۔ تم دوست نہیں رکھ سکتے۔ یہاں لفظ اتباع استعمال
 ہوا کہ میری پیروی کرو۔

(باقی آئندہ)



لذیذ ہوتش منقش مقوی، و عجیب ترین اور نادران دکھائیں کھانوں، بچا، کافی
 اور مشہور بات کا مشاہیر مدد کر
 روزہ امپلائمنٹ پمپنچ آفس فیریت آباد!
 فون نمبر (۳۷۷۳۳۳)

بائبل کے اوراق میں واقعہ کربلا کا تذکرہ!

مولوی حسین صاحب منوی

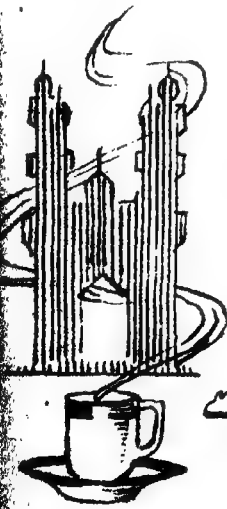
تھارے بیچ بود و پاشی رکھا ہو کسی طرح کا کام نہ کرے
کیونکہ اس روز تمھارے واسطے تم کو پاک کرنے کیلئے
گناہ (قربانی) دیا جائیگا۔ تم اس دن اپنی اپنی جانوں کو
دھو دینا یہ دائمی قانون ہے (ایجاد باب ۲۹) آیت ۲۹

ایک دوسرے مقام پر یہ الفاظ ہیں۔
اور خداوند کے مومنین سے کہا کہ اسی ساتویں مہینہ کی دسویں
تاریخ کو گناہ (قربانی) کا دن ہے یعنی ان دن قربانی
دی جائیگی، اس روز تمھارا مقدس مجمع ہوا رہم اپنی اپنی
جانوں کو دھو دینا اور خداوند کے حضور انھیں قربانی گزارنا
تم اس دن کسی طرح کا کام نہ کرنا کیونکہ وہ گناہ کا دن ہے
میں خداوند تمھارے خدا کے حضور گناہ دیا جائے گا
جو شخص اس دن اپنی جان کو دھو نہ دے وہ اپنے لوگوں
میں سے کاٹ دیا جائیگا یعنی وہ اس امت کا فرد نہ
رہے گا اور اسے مرتد سمجھا جائے اور جو شخص اس
دن کسی طرح کا کام کرے اس میں اس کے لوگوں سے فنا
کر دیں گا۔ تم کسی طرح کا کام مت کرنا تمھاری سکونت
گاہوں میں پشت در پشت سلا ہی آئین رہے گا تمھارے
لئے خاص سبت کا دن ہو۔ اس میں تم اپنی اپنی جانوں کو

بائبل میں اکثر مقامات پر ملوہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
کے شہیدانہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق بھی پیشگوئیاں
مختلف الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔ یہاں حضرت ان میں سے
اکثر پیشگوئیوں کو جناب عیسیٰ علیہ السلام نے یہ متعلق کرنے کی کوشش
کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی جناب عیسیٰ
پر پوری نہیں آتی بلکہ تاریخ کے بلا سید الشہداء جناب امام حسین
ہی پر وہ تمام پیشگوئیاں صادق آتی ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں
سے چند کو ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین تمھارے اس
بیان کی تصدیق کر سکیں۔

شہادت

خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کی معرفت رسول موعود
کی پیشگوئی کے ساتھ ساتھ نبی اسرائیل کو ایک ایسی شخصیت
یعنی شہید اعظم سے بھی روشناس کرا دیا تھا چنانچہ عاشرہ
کی یادگار منانے کے لئے نبی اسرائیل کو یہ ہدایت دی گئی تھی
وہ اور تمھارے لئے یہ ایک دائمی قانون ہوگا ساتویں
مہینے کی دسویں تاریخ کو تم اپنی اپنی جانوں کو دھو
دینا اور اس دن کوئی خواہ ولیبی ہو یا پرہیزگار جو



چیلر آباد

چیمپل گوڑہ۔ حیدر آباد

آس مہنگری اور داد جنگ کے باغات سے لاسرے برآمد کی ہوئی ماہرین
کے ہاتھ سے تیار کردہ تازہ دم جہائے یہاں ملتا ہے۔

ہمارے پریویشنر اسٹور سے آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے نرخ پر خرید فرمائیے
ایکجہٹہ کی تشریف آوری آپ کو ہمارا مستقل گاہک بنا دے گی!

کے کنارے ایک ذبیحہ مقرر ہے۔

(۱۰۲ - باب ۴۶) آیت ۱۰۲

پس یہ کفر قرآنی یا ذبیحہ فرات کے کنارے ہو رہی
ہیمنوں کے حساب سے ساتویں عید کی دسویں تاریخ کو ہونا چاہیے
نیز یہ کچھ ایسا المناک اور درد انگیز واقعہ تھا کہ اس کی یادگار
منانے کے لئے ایک مخصوص طریقہ مقرر کیا گیا اور آئندہ نسوں
کو بھی یہ سوگ اسی طرح برقرار رکھنا ہے کی تاکید کی گئی۔

سال شہادت

آگے چل کر بائبل میں ایک پیشگوئی اور پتہ جو لفظ ہر
اس واقعہ شہادت سے متعلق نہیں معلوم ہوتی لیکن نتیجہ میں
سوائے اسکے اور کسی واقعہ کا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کچھ ہے:-

”اے دانی ایل تو اپنی راہ کے کیونکہ یہ باتیں آخری
وقت تک ہندو سر پر رہیں گی۔ اہد بیت لوگ پاک
کے چاہنے والے یعنی بیت سے لوگ راہ حق پائیں گے
اور مصاف و بڑا حق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے
رہیں گے اور شریروں میں کوئی نہ سمجھے گا یہ واقعہ ہمیں
آگے اور جو وقت دانی قرآنی موقوف کچھائے گی اور
وہ آجائے والی کیرہ چیز نصیب کچھائے گی ایک مقرر
دوسو قوسے دن ہونے“

(دانی ایل باب ۱۲ - آیت ۹)

ایک دوسری کتاب میں ”وہ آجائے والی کیرہ جیسر

نصیب کچھائے گا کی بجائے دوسرے شخصوں کے قتل شدہ کے الفاظ
ہیں۔ ہر حال اگر دونوں ہی کو صحیح سمجھ لیا جائے تو نفس واقعہ کوئی
اثر نہیں پڑتا

یہ صاف ظاہر ہے کہ دانی قرآنی کے وقوف ہونے کے ۱۹۹۰ء
دن کے بعد کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آئے گا اور وہ عوام الحی کے
ذریعہ اسکا اس شہرہ کے ساتھ اعلان ہائے حق سے ہی جزو ہو کر رہ
جاتی ہے۔

دانی قرآنی دینے وہ قرآنی دوا ہمارے نبی امیر اہل
شریعت کے بموجب بیت المقدس میں ادا کیجاتی تھی واقعہ اس
باجل کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیر باجل کا واقعہ ۱۹۹۰ء
باساتھ ق۔م میں رونما ہوا۔ جب بیت المقدس شہر باقی
ہو کہ لفظ قرآنی کے ہاتھوں سہار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو جو
اس شہر میں آباد تھے قید کر کے باجل لے گیا۔

اس سال یعنی ۱۹۹۰ء آری یا اس وقت ق۔م کے ۱۹۹۰ء
دن کے ارد گرد تاریخ کسی مشہور واقعہ کا پتہ نہیں دیتی جیسر کل
پیشگوئی کا اطلاق ہو سکے لہذا اب ضرورت ہوئی کہ دن کی مقدار
معلوم کچھائے

اہل علم اور محققان دان حضرات پر یہ بات بخوبی روشن
ہے کہ دن کی مقدار دراصل مختلف حصص ارض پر کم و بیش ہے
خط استوا پر دن ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے جبکہ قطبین پر یہی دن ایک
سال کا ہوتا ہے لہذا اب ۱۹۹۰ء دن کو ۱۲۹۰ سال قرار دے
کر شمار کیا جائے تو واقعہ مذکور ۱۹۹۰ء آری ۱۲۹۰ء یعنی ۱۹۹۰-۵۹



راولے گاؤن

ہائی کلاس کنفیشنرز - سوئٹس اور ٹانی خصوصی قسمیں

لاکھوں لاکھوں بونٹانی خوبصورت ڈبوں میں

سول ایجنٹ سید احمد علی پٹیش :- ایم۔ وی۔ ایڈوانسڈ ٹیکنیکی سٹڈی کال کراچی بازار

آدمی میں آخر سنہ ۱۰۰۰ یا ۱۰۰۱ سنہ ہوتا ہے اور تاریخ اسلام سے واقفیت رکھنے والے حضرات پر روشن ہے کہ آخر سنہ ۱۰۰۰ میں یزید علیہ السلام تخت نشین ہوا اور شروع سنہ ۱۰۰۱ میں واقعہ کو بلا کا ہونا کہ واقعہ رونما ہوا جس میں امام حسین علیہ السلام دریا نے غزوات کے کنارے عاشور محرم کو شہید کئے گئے۔

پس وہ "عاجلے والی کچھ چیز" غلاوت نیز یہی ہوتی ہے جو سنہ ۱۰۰۱ میں نصیب کی گئی اور مسیح شہزادے کے قتل سے مراد شہادت مسیح ہی ہے۔

اب سنہ ۱۰۰۱ میں بھی اسکو شمار کر کے دیکھ لیا جائے ہم تباہی کے سنہ ۱۰۰۱ م میں دائمی قربانی موقوف ہوئی تھا یہ واقعہ سنہ ۱۰۰۱ م + ۱۲۹۰ یعنی سنہ ۱۳۹۰ ع میں رونما ہوتا چاہیے مگر ایسا نہیں ہے۔

جس پر ۲۲۰۰ ع تک گنایا گیا ہے مسیح قری تاریخ سے لکھا ہوا ہے تاکہ تو صاحب درست رجا۔ اس سال مسلمانین نے مسیحین قری تاریخ کو ناپا ہے جسکی قبل سنہ ۱۰۰۰ سے قبل نہ ہو سکی بلکہ مذکورہ بالا پختہ گوئی پوری ہونے میں صرف ۳۰ سال باقی رہ گئے تھے اس سال میں سے ۳۰ ہفتہ (سین ہفتی و قری کا فرق) یعنی تقریباً دس سال کم کر دیئے گئے گویا اس واقعہ کو اب ۱۰۰۰ سال کے قبل سنہ ۱۰۰۰ ع میں رونما ہونا چاہیے اور یہی صحیح ہے دیکھئے تاریخ زوال دیتا ہی دوم از گین ۱۰۰۰ م بطور تذکرہ جسکی بموجب واقعہ کہ سنہ ۱۰۰۰ ع میں ہلور پند ہوا۔

دانی ایل نی کی مذکورہ بالا پختہ گوئی کا ذکر خاتم علیہ السلام نے بھی کیا ہے جب جناب مسیحی نے اپنے شاگردوں کو دس دنیا

میں اپنی دوبارہ آنے کی خبر ان الفاظ میں دی کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ ہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتے (یعنی میری دنیا میں دوبارہ آئیں) اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ خدا نے یقین و بدایت یعنی رسولی موعود کا ہنام (محمد ثانی) امام محمدی آخر الزماں کا ہلور نہ ہو جائے۔ (صحیح باب ۲ آیت ۳۰)

تو ان گروہوں نے سوال کیا کہ ہم کو یہ تو بتا دیجئے کہ یہ باتیں ہونگی کب؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟

لیو ریو مسیح اس پر جواب دیتے ہیں:-

خبردار کوئی غم کو گمراہ نہ کر دے یعنی وقت کا تعین نہیں ہو سکتا کیونکہ بہت سے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور تمام لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گمراہ نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقعہ ہونا ضرور ہے لیکن اسوقت دنیا کا فائدہ ہونا بہت سے جھوٹے ہی اٹھ کھڑے ہونگے اور بہتوں کو گمراہ کریں گے (آنا تو ملتے جلتے آئیں گے زمانہ ہے اور نبی اور مسیح کے دعویدار بھی بہت ہو چکے ہیں شہدائے ایک مثال مسیح قادیان کی چارے سے مانتے ہیں) اور بے دینی کے پڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا اور باطنی کی اس خوشخبری کی سادہ تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب کو سونا

روغن ناریل پر یونانی ادویات سے تیار شدہ!

ایلیا براہمی آئیل

• بالوں کو بڑھاتا ہے • بالوں کو ہلکا کرتا ہے • بالوں کو سیاہ رکھتا ہے • در دسر کو فوری بند کرتا ہے • داغ کو تروتازہ رکھتا ہے • نخی شیشی ہر

اسٹاکسٹ
دین ہوئل پھر گئی جید آباد



کے لئے گواہی ہو۔ تب فاتحہ ہوگا دینی دنیا کا فاتحہ یا قیامت آنے سے قبل حکومت الہیہ یا اسلامی سلطنت کا شرق و غرب عالم میں پھیل جانا اور سب قوموں کا ایک مذہب پر آنا ضروری ہے اور اس زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ ہمام رسول موعودؑ کا آمد کے ساتھ ظہور فرمائیں گے (متی باب ۲۴ آیت ۴ تا ۱۴) چونکہ ان الفاظ سے بھی تعین زمانہ نہیں ہو سکتا تھا اور نہ موعودؑ نامی نشان ہی بتایا گیا تھا۔ لہذا مزید فیصلہ تباہی گئی۔

پس جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو حکما ذکر دانی میں بھیجی معرفت ہو ائمہ مس تمام میں گھڑا دیکھ لیجئے جب وہ زمانہ آجائے کہ خدمت رسولؐ آئے تہہ رس عہدے پر مزید بلیڈ چھن چو جائے اب زمانہ کا تعین ہو گیا کیونکہ کم از کم ستر یا ۸۰ عرصہ تک تو بیت میں چا گیا جیکے بعد ان نشانات کو تلاش کرنا باقی رہ گیا جنہیں جناب عیسیٰؑ بیان فرما چکے ہیں مادر اب یہ سلسلہ بیان میں آ رہا ہے (توجہ ہو دیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر کھائیں جو کھٹے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو بھیجے نہ ان سے اور جو حکیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو بھیجے نہ لوٹے گرانوس ان پر جوان دونوں میں طمہ ہوا اور دھو پلائی ہوں (توجہ نہیں جو یہ اشارہ حضرت ربؐ وادہ واجدہ حضرت علیؑ اصغرؑ کیجا اب ہو کیونکہ بقول انہوں نے امام کے ساتھ اس وقت سفر کیا جب حضرت علیؑ اصغرؑ عرف (۳۱) دن کے تھے۔

پس دعا کرو کہ تم کو جلاوطن یا سبت کے ہتھ بھگانا

نہ بڑے کیونکہ اس وقت ایسی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہ ہونی نہ بھی ہوگی (بیشک شہادتیں بہت پیش کی گئیں لیکن اس نوعیت کی شہادت جس میں نے پیش کی اسکی لپکر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی)

اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی نشہ نہ پچتا مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیگے (یعنی اگر یہ کام کا دور طے نہ ہو جاتا تو مومنین و مومنات باطل خدائی کی رویت جاتے مگر ائمہ اہلسنت یا آل رسولؐ کے مدد میں ہی ائمہ کے دو حکومت کو کم کر دیا جائے گا) اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیحؑ یہاں سے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا (یعنی اس وقت بھی میری آمد نہ ہوگی بلکہ ایک عرصہ کے بعد جب ہمام رسول موعودؑ کا زمانہ آجائے گا) کیوں کہ جو کھٹے مسیحؑ اندھوٹے بن جائیں گھٹے ہوں گے اور ایسے بڑے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں (بجائے کہ تم ہی ایسے بھی ہو گئے جو معجزات بھی دکھائیں گے سب بقول ائمہ مذکورہ ہونگے جو کھٹے۔ اب تو بخدا وہاں کے لئے کوئی دلیل جوت باقی رہتی نظر نہیں آتی۔ دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ (ہمام رسولؐ یا امام مہدیؑ) برابان میں سے تو باہر نہ جانا و بخود کو بھڑوں میں سے تو یقین نہ کرنا کیونکہ بیت پہلی پورب سے کو نہ کر پورب سے کچھ تک دکھائی دیتا ہے ایسے ہی ابن آدم (ہمام ہمام رسول موعودؑ ہونے کی بناء پر امام مہدیؑ کو بھی ابن آدم کہا گیا ہے) کا آنا ہوگا جہاں مردار ہے وہاں کبھی

• ترغن سائیں • دم کا مرغ • اوٹین کا حلوہ • مزیداری • بانی • طرح طرح کی شمشانیاں

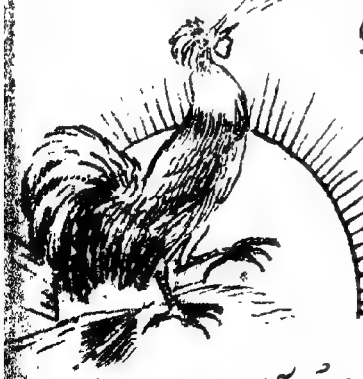
• مزیدار بھواری • طرح طرح کی شمشانیاں • لینڈ باہر کا لالین

• لگی کا گوشت • چو قسم کی آٹکریم

تیار کیا ہوا ایک مشہور بات کا بتانا نہ من کر

یوسفیہ ہوٹل اینڈ
کولڈرنک باؤس

بس اسٹانڈ افضل گنج۔ میدان آباد



مجمع ہوجائیں گے (۱) طلب یہ کہ تم ٹکڑے کرو جیب وہ یعنی امام
مصدقؑ اپنے گوشے نو شرقی غرب عالم خود ہی منور ہوجائیں گے
اور تم کو کسی سے نہ مانے یا سمجھانے کی اور پہنچوانے کی ضرورت
باقی نہ رہے گی پرستشمنی خود جان لے گا کہ یہ امام ہیں
(منہج باب ۲۴ آیت ۱۰ تا ۲۸)

انکے بعد جناب میں نے پھر اسی مقام سے اپنی تقریر
مروج کی واقعہ کے بعد ہوگا کیا کیا تاکہ لوگ اس زمانہ کو
بہتر سمجھ سکیں آپ فرماتے ہیں:-

اور فوراً ان دونوں کی نصیحت کے بعد (یعنی واقعہ کے بلا کے
بعد ہی) سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ
دے گا اور نارسے آسمان سے گریں گے اور آسمان کی قوتیں
مٹ دی جائیں گی (تاریخ اسلام جانتے والے تفہات ان واقعات
کی تصدیق یہ آسانی کر سکیں گے) اور اس وقت ابن آدم کا
نشان آسمان پر دکھائی دے گا! یعنی شہادت حسینؑ کے بعد ہی
رسول اسلامؐ کی صداقت ظاہر ہوگی کہ رسول موعود بھی آیا اور
انکے لئے ہوئے احکام بھی تھے۔ اور اسکا خدا بھی سچا کہو نہ
اگر ان میں صداقت نہ ہوتی تو رسولؐ کی عزت و اسرار کی
گودیوں میں دن رات پلے پلا وجہ اپنا گھر نہ لٹا دیتا یا دھوا
اشارہ اس سے یہ بھی ہو سکتا کہ اس واقعہ شہادت حسینؑ
کے بعد اب وہ نشانیں ظاہر ہونامشروع ہونگی جو بھی ظہور
امام محمدؑ کے متعلق بتا چکا ہوں ان کو تم دیکھتے رہنا اور
اس وقت زمین کی سب قومیں جھٹکی میں لگی دیکھنے پر قوم و
ملت کے لوگ شہادت حسینؑ سے متاثر ہو کر اپنے اپنے موملہ
اور رسم و رواج کے مطابق ماتم و عبادت کر سکیں گے اور

اتنا کہ ہو چکے تھے بعد ابن آدم (جہنم رسول یا امام محمدؑ) کو
بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آنے
دیکھیں گی (یعنی ظہور امام ہوگا) اور وہ عمر شریف کی بڑی آقا
کیا تھا اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ (فرشتے) ایک بکرہ بڑا
کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک
رجح کر سکیں۔ (یعنی تمام مومنین صالحین اور مقدس لوگوں کی نصیحت
ہوگی اور وہ پھر اس دنیا میں اپنے جائیکے تاکہ امام زمانہ کو
اور اسکی شان حکومت کو دیکھ کر نطف اندوز ہوں اور اپنے
میرا بھل اٹھائیں جناب میں نے آج بھی اسی وقت ہوگی)
(منہج باب ۲۴ آیت ۲۹ تا ۳۱)

جناب میں نے علیہ السلام اپنے اس بیان کے بعد ایک مرتبہ
پھر زور دے کر فرماتے ہیں:-

(لوگو! میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک یہ سب باتیں
نہ ہوئیں یس (یعنی آدم) ہرگز یہ تمام نہ ہوگی آسمان اور
زمین ٹپ جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹپیں گی۔
لیکن اس دن اور اس گھڑی آدم جہنم رحل موعود
امام محمدؑ کے جن کے ماتھ میرا انداز مقدس ہے) کی بابت
کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بھرا گلاب (جو نہیکہ
جناب عیسیٰؑ کی دوبار آمد بہ حیثیت امت محمدؑ کے ہونے کو بھی
خدا آنجنابؑ نے جناب محمد مصطفیٰؐ کو یاب ہکر لپکا راست) یعنی
رسول موعود بھی جائیں گے یہ سب کچھ وقوع پذیر ہوگا لہذا
اب تم انکے آنے تک صبر کرو۔ وچہرہ آکر تم کو اسکی بابت
میں معلومات فراہم کرے گا (منہج باب ۲۴ آیت ۳۲ تا ۳۳)
ختم شد

Sight of India RESTAURANT

لائٹ آف انڈیا رستورانٹ

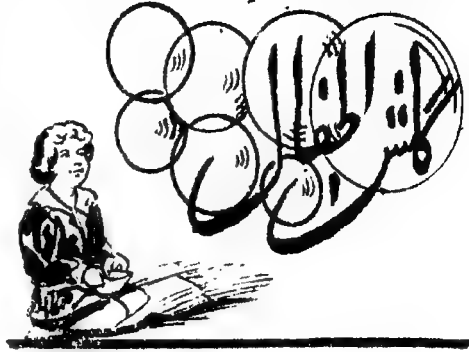
سر و جی ویلی ہاسٹل فرسٹ لائٹسز جیڈ آباد

جب بھی حاجے کے لئے آپ سر و جی ویلی ہاسٹل آئیں تو لائٹ آف انڈیا رستورانٹ تشریف لائے
میں آپ کی تیار خدمت کے لئے ایک اسپرٹری رستورانٹ چائے کافی اور بھاجام کے مشروبات
لیمنیڈ، میٹو وغیرہ موجود رہتے ہیں

ہمارے پراپرٹیز میں اسٹو سے آچکا قدرتی پانی کی پمپیں بازار کے دام پر خریدی جاتی ہیں

زربین اقوال

مذہب اسلام کے نازک مسائل سمجھنے کے لئے کافی علمی قابلیت اور
پختہ فکر کی ضرورت ہے (سرکار حق آگاہ)



پہنڈ قاتلانِ امام حسینؑ

از سید طاہرہ بیگم

(۱) حرط ابن کاہل۔ یہ عمر ابن سعد کے ہمراہیوں میں تھا اس نے ہی تیرسہ شہید سے پہلے امام حسینؑ اور علقوم علی الصغیرؑ کو چھیدا

(۲) حصین بن نمیر۔ یہ بھی عبداللہ ابن زیاد کے ہمراہیوں میں تھا اس نے امام ہمام کے دم میں ہمارک پر تیر مارا تھا۔

(۳) عمر بن سعد۔ یہ امیر فحار کا بیٹا تھا۔ اس ملعون نے پہلا تیر لگا امام ہمام پر چھینک کر سب کو گواہ کیا کہ کیا تھا کہ دیکھو سب سے پہلا تیر میں نے چلایا ہے

(۴) اسحق بن اسحق۔ یہ عی اللہ کمال کی بیوی کا بھائی تھا اس ملعون نے بعد شہادت امام حسینؑ ہمیں گھر کو گھولوں کی ٹاپوں سے پامال کیا تھا

(۵) شمر ثقیف وہ شتمی تھا جسے امام حسینؑ سے جنگ کرنے کے لئے ابن زیاد کو بہت شہ دی تھی اور اپنے دستِ نجس سے بوسہ گاہ بخوی پر پھری چلائی تھا۔

(۶) سنان ابن انس۔ اس نے امام حسینؑ کے نیزہ مارا تھا اور امام مظلومؑ کی لاش بٹھ کر کیا تھیلے ادلی کر کے اٹھوٹھی اور زہرہ آتاری تھی

(۷) حکم بن طیفیل وہ ملعون تھا جس نے حضرت عباسؑ کے فرقہ مبارک پر غود مار کر زخمی کیا تھا اور اسی صدمہ کے سبب حضرت عباسؑ گھوڑے سے زمین پر تھوڑا کرے گئے تھے۔

(۸) محمد بن حجاج۔ یہ ملعون خوج ابن سعد کا سردار تھا اور اس نے امام حسینؑ پر تلوار چلائی تھی

(۹) قرہ ابن منفذ۔ یہ ملعون قاتلانِ حضرت علیؑ کے میں سے ایک تھا اس ملعون نے جیشکلی جیش کی پشت مبارک پر نیزہ مارا تھا

(۱۰) یزید بن مضر۔ یہ ملعون حبیب ابن مہر کا قاتل تھا

(۱۱) حارث بن مران یہ ملعون غائب شاہ کوئی نام امام حسینؑ کا قاتل تھا

(۱۲) عثمان مرادی۔ یہ ملعون عبدالرحمن بن مسلم کا قاتل تھا

(۱۳) خولی۔ یہ ملعون خوج ابن سعد کا امیر تھا اور اسے وقت آخر

امام مظلومؑ کے معلقوم پر تیر مارا تھا جس سے امام مظلومؑ کی

حالت خیر ہو گئی تھی علاوہ ازیں اس مردود ازلی نے حضرت عثمان

ابن عفانؑ کو شہید کیا تھا اور اسی نے فرزند رسولؐ کا سر کو نیزہ

پر بلند کر کے خچیر کی تھی نیز اہلبیتؑ کی ردائیں اور زیورات

اسی نے چھینی تھیں

(۱۴) حارث بن نوفل۔ اس ملعون نے حضرت امام مظلومؑ کی بردا چھینی

(۱۵) حادث بن البتیر۔ یہ شخص بھی قاتلانِ امام مظلومؑ میں سے تھا

(۱۶) عبداللہ ابن ابد۔ یہ وہ ملعون تھا جسے فیض امامؑ کو آگ لگانے

(۱۷) مالک بن البتیر۔ یہ شخص بھی قاتلانِ امامؑ میں شریک تھا

روانگی

(۵)

یزید ایران کے ستھور و معروف حافظ علامہ ابوالمظاہر آقائی شیخ محمد منتظری اور جناب متطاب آقائی شیخ محمدی اسلامی جو چند روزہ قیام کے لئے حیدرآباد آئے تھے دو شہ کو بیڑم وطن بھی روانہ ہو رہے ہیں۔ گذشتہ یکشنبہ کو آقا بایان مذکورہ کے اعزاز میں مدینہ ہوسٹل میں منجانب آقائی جناب ابط اور شہید کو گرانڈ ہوسٹل میں منجانب آقائی علی آقا کاشانی ایک پر تکلف ظہرانہ ترتیب دیا گیا تھا۔ اول الذکر مدینہ ہوسٹل میں آقائی سین ضابطہ نے اور ثانی الزکریاؑ مدینہ ہوسٹل میں آقائی مد علی رضا دین

کے ہمال میں جناب آقائی رحمت اللہ علیہ ان ہر دو علماء پر عالیقدر

کوہ جامو عثمانیہ رکھلایا۔ جامو عثمانیہ کو تلکد صاحبان معزز نے مساجد

کیا کہ اس شان کی جامو پوری دنیا میں ہیں۔ اس پر ائمہ المذہب نے کہا کہ

یہ ایک صحیح تنقید ہے یہ ہمارے سرکار حق آگاہ حضور نظامؑ کی

زندہ جاوید یادگار ہے۔ انامہ شہدائے علم و علی باجا کو سر مغزہ دیکھ کر

صاحبان مسزے تلکد حسین و آفرین زبان پر جاری فرمایا۔ مولوی عبدالقادر صاحب

مدد جامو در زوالی صاحب مدد کرتا تھا جامو نے آقا بایان کو مٹوگا پڑھ

فرمائی۔

یک خط

14.7.60

میر میر گرامی بھائی عزیز شیراز آقا کی بھائی صاحبہ شہزادی
بہنو سیدہ خاطر محترم را بخیر میدارد. از اینکه نامری محترمہ ۹-۵-۶۰
ایجاب، ترقیب اثر داده و یکیدہ باقی قلم فاضل محترم آقا کی
مکین کاظمی را، در مجلہ شیرازہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ
نکری گم، و نیز از آنجا کہ برہری انکار مردم و روشن ساختن
اوصاف جمعی بر ہندو صاحبان قلم و روزنامہ نگاران ہست
از اینرو استدعا می کنم بفراتر از زیریں این بندہ توجہ بخود،
قرین مہرت و اتمام فرمائید۔

رجوع شود بہ شمارہ (۳۵) شیراز متعالی آقا کی
تکین کاظمی تحت عنوان "دولت شہزادہ کی بیداری" آن اشعاریکہ
رونگی شاعرانہ بنیایا مسرودہ دی گویہ دو بوی موی مولیان آید ہی
این مولیان کینت، کہ این اندازہ مورد ملاحظہ و توجہ بن احمد رامانی
لحدہ است و تانہ "آب جیون باہر بھادری" خاں را نامیاں آید ہی
این کلام "دخک" یعنی چہ و مطلبش چیست؟ روشن فرماید، بیش ازین

تقدیم وجود مبارک را، از طریق ادبہ دور واسو، فیروہایت
شہزادہ از خداوند توانا خواہم۔

بالتقدیم اقربان ماتہات
احمد علی دہتانی۔ کیلہ فرہوہ۔ میر پورہ

والشہزادہ محترم حضرت کرم آقا کی احمد علی دہتانی
جوابا عرض میشود کہ در متعلق آقا کی تکین کاظمی بعنوان "دولت شہزادہ
کی بیداری" اشعار روگی کہ نگاشتر شدہ است معرہ دولیان
بجائے بولے جوئے مولیان آید ہی "بولے موئے مولیان آید ہی"
علا بطرح شدہ است۔ دیگر اینک "دخک" یعنی اسب تیز رفتار
است و شاعری گوید کہ دریائے جیون باہر بھادری این بھادری نا
کچر اسب تیز رفتار ناچا آید۔ یعنی پایا ب است

بالتقدیم احترامات شایستہ
سیدہ صاحبہ شہزادی
مدیر "شیراز"

آلوٹیک ممبر شہزادہ کی بھائی

ہماری دیانتداری و کامیابی کا بچن ثبوت ۶ ہزار ممبران ایم سی ایس۔ ہم نے ایک ضعیف عرصہ میں اہل ملک کی جو
خدمت کی ہے وہ اخبار پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔

ہم اپنی اس اسکیم سے نہ صرف بیروزگاری ختم کر رہے ہیں بلکہ آجکے صاحب ہائے دنیا نا، آجکے نوہنوں کو
اطلے سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں آسانیاں پیدا کرنا، آجکی ان بیابانیوں کی شاہدوں کا بندوبست کرنا، غرض کہ
آجکی زندگی کو ایک مکمل زندگی کے سانچے میں ڈھالنا ہی ہمارا نصب العین ہے۔ آپ صرف آٹھ روپے ۸۵ نمے پیچے
خرچہ فرما کر نوہزار جیسی تشریف قسم بغیر کسی زحمت کے گھر بیٹھے حاصل فرما سکتے ہیں۔ پس آج ہی آٹھ روپے
۸۵ نمے پیچے دفتر ہذا پر مبنی آرڈر کر کے رسید اور اپنا مکمل نام و پتہ میں بھیج دیجئے

میر باسط علی خاں

صنف "دکھن کن" و پروان ٹریم، سی سی
گلزار حوض۔ حیدر آباد

تفصیلات کے لئے (۲۰) نمے پیچے کے ٹکٹ روانہ کرنا ہوگا

پس منظر

تحقیق اسلحہ کا نفرنس اور سوویت روس

ایسا دکھائی دیتا ہے کہ روسیوں کے طور طریقوں میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جب مارشل اسٹالن سوویت یونین کے سیاہ و سفید کے مالک تھے تو ان کے نمائندے میں انا تواری کا نفرنسوں سے آنے والے داک اوٹ کیا کرتے تھے۔ اب کہ نکلٹا کھروشچوف کرنا دھرتا بن گئے ہیں۔ ان کے مقرر کردہ روسی نمائندوں نے بھی انا تواری کا نفرنسوں سے واک اوٹ کرنے کی عادت اپنالی ہے۔ پیرس میں جب سربراہوں کی کا نفرنس شروع ہوئی تو مقرر کھروشچوف نے اس سے واک اوٹ کیا۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے کا نفرنس شروع ہونے سے پہلے ہی کا نفرنس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور اب جیووا کا نفرنس سے روسی نمائندوں کے واک اوٹ کر دیا ہے۔ حالانکہ اس کا نفرنس میں تحقیق اسلحہ ایسے اہم ترین مسئلہ پر بات چیت ہو رہی تھی۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ روسی وزیر اعظم اور ان کے ساتھی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اجنبی بن ڈالنے کا ہنر کئے بیٹھے ہیں۔ مثال کے طور پر اس گفتگو کو زیر غور لائیے ہو مقرر کھروشچوف کے قول اور فعل میں پایا جاتا ہے۔ اپنی دونوں بکار دست میں تقریر کرتے ہوئے روسی وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی کمیونزم کو پراس دھردا بائی کے جھنڈے تلے منظم ہونا چاہیے۔ انہوں نے بین الاقوامی معاملات کے بارے میں ”نرم“ رویہ اختیار کرنے کی تلقین کی اور سخت ”رویہ“ کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے

تحقیق اسلحہ کی ناگزیر ضرورت کو تسلیم کیا اور یونین کے اس نظریے کو قصہ پارینہ قرار دیا کہ کمیونزم اور پیمیل اند کے درمیان ”جھانک“ تھا دم“ ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیووا کا نفرنس کے روسی ڈیلیگیشن کو ہدایت بھی کی کہ وہ تحقیق اسلحہ کی بات چیت سے الگ ہو جائے۔

اس واک اوٹ سے قطع نظر روسیوں کے اعلان کی یہ رسم ظاہری ہی ملاحظہ فرمائیے کہ وہ تحقیق اسلحہ کا مسئلہ اب اقوام متحدہ میں لے جائیں گے۔ روسیوں کے سلسلہ واک اوٹ کی ابتدا اقوام متحدہ ہی سے ہوئی تھی۔ اور تو اور انہوں نے خود اقوام متحدہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ تحقیق اسلحہ کے مسئلہ کو حل کرنے کی بہتر سی غالباً اس ادارہ سے باہر کی جاسکتی ہے۔ اور دس ملکوں پر مشتمل تحقیق اسلحہ کمیٹی اقوام متحدہ سے باہر خاص طور پر اس لئے قائم کی گئی تھی تاکہ ماسکو کی خواہش کے مطابق ایسی کا نفرنس بلائی جائے جس میں آزاد ملکوں کے مساوی نمائندگی ماسکو ہو۔ چنانچہ سوڈن یونین کو یہ بڑی رعایت دی گئی کہ وہ پانچ کمیونٹ ممالک کے نمائندے کا نفرنس میں ہیوندے۔ حالانکہ ایک طرف آزاد ممالک کے پانچ نمائندے تھے وہاں دوسری طرف کمیونٹ ممالک کے ہی اتنی ہی نمائندے بات چیت میں شامل کئے گئے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ شعلہ لگتی۔ لندن اور پیرس کی حکومتوں نے محسوس کیا تھا کہ اگر روسیوں کو مساوی نمائندگی دی جائے تو شاید وہ زیادہ سنجیدگی سے بات چیت کریں۔ ماسکو ابھی تک یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ تحقیق اسلحہ کی کامیابی کا خواہاں ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ کسی ڈیپلیکیشن کو ایک ایسے مرحلہ پر جنوا کا نفرنس سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ جب امریکہ کا نفرنس میں تحقیق اسلحہ سے متعلق اپنی نئی تجاویز پیش کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ فرانس کے ڈیپلیٹ جوش موسی نے روسی ڈیپلیٹ

قطع

عجیب رنگ ہر اک چھل کا گلاب میں تھا || سرور و کیف پئے با دہش شراب میں تھا
بیاں میں ذات علی کے کہ کیا مفت قحی علی || ہر ایک رمز نہاں آج یہ کتاب میں تھا

(آئندہ از نذری باغ)

انہی اس اقدام پر نظر ثانی کریں جو انہوں نے جلد بازی میں کیا ہے۔

دو مجلسیں

۲۳ محرم کورات کے پا ۸ بجے حسینہ خرقوم نواب غایت جنگ بہادر میں منجانب نواب میر محمد ملاق خان رضوی امانت خانی مجلس سالانہ منعقد تھی نواب میر محمد باقر صاحب باقر امانت خانی نے نیامرشدہ در حال شہادت شہزادہ قاسم ابن حسن علیہ السلام گوشت گزارا معین فرمایا درود پڑھا حسینہ سے احسن کی دعا بلند تھی۔

۲۵ محرم الحرام صبح کے ۹ بجے شریعت کدہ مولوی سید عبد اللہ صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ واقع کوہاڑی مجلس خزانہ منجانب نواب سید عبد الوہاب صاحب فرزند مولوی سید عبد اللہ صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ منعقد تھی۔ حضرت سید ابوالحسن الشہید بہیرن صاحب ملنگ صاحب شراہ کے فرزند مولوی سید فنیاد الحسن صاحب ملنگ مدرسہ الواعظین لکھنؤ نے فضائل و مناقب سید الشہداء و محققانہ انداز میں بیان فرمائیے۔ بعد ختم مجلس فراوان مثنوی کے لئے ہر شخص دسترخوان بنام "مذہب حسین" بنئے مجھے تقریباً ایک ہزار مومنین تبرک سے مستفیع ہوئے اللہم زد خرد۔

قبلہ نماز زم آرا

ملنے کا پتہ

گرانڈ ہوٹل غابرود ڈ۔ حیدر آباد ملہ انڈیا

گٹیشن سے اس اقدام کو ایسی حرکت قرار دیا ہے جس کی بین الاقوامی معاملات میں مثال نہیں ملتی۔ بہر حال ایک آ صاف ہے۔ وہ یہ کہ اگر روسیوں کا قطع تعلق کچھ ہے فیصلہ کن اور صحیح ہے تو تحقیف اسلحہ کی بات جیت کی تاریخ میں یہ ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ جہاں تک اتحادیوں کا تعلق ہے انہیں روسیوں کے اقدام سے سخت اخوس ملکہ مدد پہنچا ہے سنا تھا ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ روسیوں کے طور طریقے نئے ہیں۔ پیرس میں کھروشیچوف نے جو مظاہرہ کیا اس کے پیش نظر جینوا کا فرنس کے اس انجام کا اندازہ لگانا غالباً مشکل نہیں تھا۔ امریکی ڈیپارٹمنٹ کے ڈیڈر فیلڈرک ایم ایٹن نے صورت حال کو اختیار کے ساتھ ایسے انداز میں پیش کیا ہے جو موجودہ حالات میں منبط کی بہترین مثال تصور ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ روسیوں نے اسی مقصد سے اپنا ڈیپارٹمنٹ واپس جینوا بھیج دیا تھا۔ جس مقصد سے وہ پیرس گئے تھے وہ یہ ہتھ کر چکے تھے کہ وہ بات جیت نہیں کریں گے۔ بلکہ اس میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ وہ کسی فیصلہ پر پہنچنے کے مقصد سے نہیں بلکہ فیصلہ کو رد کرنے کے مقصد سے یہاں آئے تھے۔ جس طرح مشرکھروشیچوف نے سربراہوں کی کانفرنس کو تار پھٹا کر دیا۔ اسی طرح روسیوں نے دس ملکوں کی جینوا کانفرنس کو ناکام بنا دیا۔ ظاہر ہے کہ وہ کسی ایسی سنجیدہ بات جیت کو ناکام بنانے کا ہتھ کئے ہوئے ہیں جس میں باہمی اختلافات کو دور کیا جاسکتا ہے۔ جینوا کے منظر میں آج اگر کوئی جو مصلحت افزا بات نظر آتی ہے تو وہ امریکہ برطانیہ فرانس۔ کینیڈا اور اٹلی کا یہ ظم ہے کہ وہ سوویت یونین پر تحقیف اسلحہ کے تیش سنجیدہ رائے اختیار کرنے کی ضرورت حرام کرنے کی کوششیں برابری رکھیں گے چنانچہ بائیسوں اتحادی ملکوں نے بات جیت کو معقول غرض تک چلی نہ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ شاید روسی

قطع

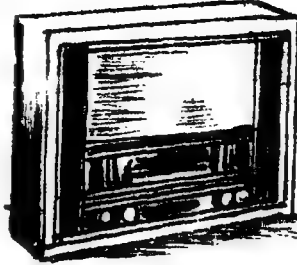
یہ نقش قاتی جو دنیا سے بے ثبات میں تھا
نظر بھی چاہیے دیکھ کہ کہاں ہے پوشیدہ
عجیب نہر ملا آب بھی فرات میں تھا
ہر ایک دشمن سطر رسول گھاش میں تھا
(آمدہ زندری باغ)

لیڈرو انہیں ڈولے ہوئے ہاتھوں سے سینہ چمال ہوا
غصہ بھرنا ملک کا گوشہ گوشہ۔ اور جیت جیت
فرط انداس سے چرواہوں کا موبہ موبہ۔ رنگ نکال ہوا
اب جاب سمیر صاحب مرکزی ملازمین کی ہڑتالی پر
بقرہ نشر فرمائیں گے
جاب سمیر صاحب :-

ہمارے وطن ہندوستان جنت نشان میں جب تک کہ
سیاسی پارٹیوں کا وجود نہ تھا، عملی ہڑتالی تو ہڑتالی، ہڑتالی
کے نام سے ملک کسی کے کان آشنا نہ تھے۔ ہڑتالی کا لفظ
صرف طبی لغات اور قریبا دین میں ملا کرنا تھا جسے ذیل میں درج
ہوتا۔ ہڑتالی سادہ، ہڑتالی وقتی از حد نام، مقبل و
مخرب، قسم قاتل۔

ہڑتالی بمعنی "Knee" ہمارے ملک میں کبھی متھلی
ہی نہ تھا۔ لیکن جب سے سیاسی پارٹیاں وجود میں آئیں، ہڑتالی
کی تیاری عام ہو گئی۔ گنگوہیس ہو یا گینگوہیس پارٹی، مزدور
تنظیمیں ہوں یا ملازمین کی انجمنیں، جب تک ان سیاسی پارٹیوں
اور لیڈروں کا وجود نہ تھا، نہ تو ملک میں ہڑتالی ہوتی تھی
نہ تو راج پور، زانثار نہ خلفار۔ ان مخالف کی دشمنی میں
اگر کوئی یہ کہے تو غلط نہیں کہ ہڑتالی کی یہ لعنت ہمارے میناؤں
اور لیڈروں ہی کی لائی ہوئی ہے۔

اے بادشاہین ہمدرد و درہ تست
کودای سے پہلے ہڑتالی کے حربے کو غیر ملکی حکمرانوں کے
خلاف استعمال کیا جاتا تھا لیکن اب اس عوامی رد ہوا ہڑتالی
کے حربے کو عوام ہی کی جانب سے عوامی حکومت کے خلاف



خالد علی

ناشر :- مجذوب حیدر آبادی

یہ عزمان حضرت مجذوب حیدر آبادی کی ملکیت سے اسکے روحانی
سکاشات کے متعلق ہم کوئی رائے طے نہ کر کے کی جرات نہیں کر سکتے
ناظرین جابیں یا وہ خود روحانی نشریات میں نام مقامات اور
واقعات فرضی ہوا کرتے ہیں اگر اتفاقاً مطابقت ہو جائے تو
کسی اسم خاص کا قیاس نہ فرمایا جائے (ایڈیٹر)

ایک ہزار فیڈ کا میٹر پر ہم روحانی نشر گاہ سے بول رہے
ہیں ابھی آپ ساروں پر ناما زحیدر آبادی کا مستند اسکی
رہے تھے نیکے چند شعر یہ تھے :-

طبقہ عمال کا پیر مائی ہڑتالی ہوا۔ جینا نکال ہوا
نکد آٹے کا ہوئی اور غم دال ہوا۔ ملک نکال ہوا
تم کو ہڑتالی سے لانا فائدہ جہاں ہوا۔ امن پامال ہوا
ہائے اے لکم و کئی تیرا نکال ہوا۔ عقل نکال ہوا
یہ کدورت بھری لغت بھری تقریر سے۔ اور نظر برداشت

پیر بادشاہی

مقتل بادشاہی عاشور خانہ ٹیکورٹ روڈ حیدر آباد سے
جب کبھی آپ گزریں گے تو کسب کی سونڈھی بوتے آپکو آواز آئیگی

کبات نان ایرانی پہ از مرغ و بہ از ماہی، نینو گلشن بیا گر تو کیا بے سخ میوزاہی

استعمال کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر ہم اپنے حجر سے آپ ہی خود کچی کر لے سکتے ہیں۔
تھاری جلد یہ اپنے حجر سے آپ ہی خود کچی کر لے گی
جو شاخ نازک پہ نشیمن بنے گا ناپائیدار ہوگا
ہونٹ بھی اپنے اور دانت بھی اپنے والا معاملہ ہے
لازمین کو ہڑتال پر لگانے والے بھی ہمارے ہی یا سہیل
ہیں۔ اور ہڑتال ہو جانے کے بعد بیلانے اور غاصبت
کروانے والے بھی سہیل ہیں۔ ساری خرابی کا سبب
یہ نہیں بلکہ اپنے ہی میں ہے۔

ہر کس از دست غیب نالند
سعدی از دست خویش غریب

اس وقت ہڑتال کے تعلق سے ملک میں دو مکتب خیال ہیں
ایک ہڑتال کے تئید، دوسرے ہڑتال کے مخالف، طرفہ
ماجہا یہ کہ دونوں کے پاس دلائل ہیں۔ انما نہیں، بلکہ میں
اور اعداد و شمار۔ ایک مکتب ہڑتال حق بجانب ہے دوسرا
کہتا ہے ہڑتال غیر انسانی ہے۔ غلط ہے، ہڑتال کی تائید اور
ترویج میں دیے ہوئے مختلف اور متضاد بیانات کو بڑھ کر
ٹھنڈے دل سے غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ ہر مکتب خیال
کے تائیدے اور ہریان باز لیڈر نے صرف اپنے مفاد کی
حکمت سے واقعات اور حالات کا مشاہدہ کرتے بیان دیا
ہے۔ کسی نے بھی عوامی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے
دل اور ضمیر کے عدسوں سے جی ہوئی ملک آنکھوں پر لگا کر
حالات کا مشاہدہ کرنے اور دل کی بات زبان پر لانے کی جرات
نہیں کی۔ غرضی نے کیا بات بھی ہے۔

از ملک شیش بیج نکلتا بد بیج

لغی ز جگر تراش بد دیدہ بین

یہ بات دو اور دو چار کی طرح مسلم ہے کہ موجودہ ہڑتال
کی ایک دلی ہوئی چنگاری کو ہوا دینے اور بجھ گنتی ہوئی آگ
میں تبدیل کرنے والے ہمارے مفاد پرست، ناہاجت اندیش
لیڈر ہی ہیں۔ اگر یہ لیڈر غریب چند تانیوں کے حال پر
رحم کر کے تعزیر بازی، الجھن سازی، ہنگامہ فواری اور
افزار ہمدازی سے پرہیز کریں تو نہ صرف موجودہ ہڑتال کی
آگ بجھ کر بجھ جائے بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہڑتال کے
سارے امکانات ختم ہو جائیں گے۔

یہ آئے دلی کے فسادات ختم ہو جائیں

زباں کی تیغ کو لیڈر اگر خلاف کریں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرکز کی لازمین کی ہڑتال
واجبی یا غیر واجبی۔ اگر ہم قبل از قبل واجبت یا غیر واجبت
کا حصلہ کر کے آگے بڑھیں تو ہم کسی صحیح نتیجہ پر نہیں
پہنچ سکتے۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے فردی ہے کہ غیر جانبدار
ہو کر کالی احتساب نفس کے ماتحت جانچ کریں میں متعمر نے
جب ”ولعائے باہم“ کی عینک لگا کر، ”غیر جانبداری“ کے
چراغ کی کوڑھٹھا کر ”اچھا“ کی خود دینی سے حالات کا
جانچ لیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ:-

(۱) لازمین کو ہڑتال نہیں کرنا چاہیے تھا

(۲) لازمین کو ضرور ہڑتال کرنا چاہیے تھا

(۱) لازمین تو خواہ اور گروانی الوں میں اضافہ کے لئے
اسلئے ہڑتال نہیں کرنا چاہیے کہ ہمارا ملک غریب ہے

MANOHAR LAL BALMUKAND

3-3-613. CHAPPAL BAZAR HYDERABAD, A.P.

خالص خوشبو دار امرتسری برائی کا چاول، اعلیٰ درجہ کا گھن پوری چاول
خالص مکہ کا گھی اور کڑوا کا عمدہ تیل ہم سے خرید فرمائیے
منفع کی واجبت اور آؤ پر فوری بلائی گونا ہماری خاص خصوصیت ہے

چیل بازار حیدر آباد ای پی

گھر گھر

ہماری قومی آمدنی قلیل ہے، موجودہ حالات میں ہماری حکومت اپنے ملازمین کو اس سے زیادہ تنخواہ ادا کرنے میں دے سکتی۔ حکومت کی آمدنی کا زیادہ تر حصہ منعوہ بندی سے لگا ہوا ہے۔ یہ منعوہ پائے تکمیل کو پہنچنے کے بعد اگر ہم نہیں تو ہماری آئندہ نسل ضرور اس سے فائدہ حاصل کرے گی، ملک سے بیرون کاری اور گرانے دور جو جائے گی، خوشحالی کا دور دورہ ہوگا اس لئے ان حالات میں برطانیہ کرنا ملک کے معاشی حالات کو ابتر سے ابتر بنانے کے مترادف ہوگا

(۲) ملازمین کو ضرور برطانیہ کرنا چاہئے لیکن تنخواہ اور گرانے والوں میں اخافہ کے لئے جس ملک سے رخصت ستانی، بے ایمانی، نا امانی، اقرباء پروری، فرقہ داریت، جو بزار داری اور علاوہ کو دور کرنے کے لئے خود غرضی و ذرا و، بے ایمان اور جو عہدہ داروں کی رخصت ستانی کا پرمہ چاک کرنے، ان کو ہر تہا کہ سزا دلانے ان کو اقسامی کی کمیوں سے بنانے کے لئے برطانیہ کرنا چاہئے۔ قومی زندگی کے ہر شعبہ میں پھیلا ہونے والے ایمانی کے انسداد کے لئے برطانیہ کرنا چاہئے۔ قانون کا عدم احترام اور نا امانی کے خلاف برطانیہ کرنا چاہئے۔ کانگریسی و ذریعوں کی اقرباء پروری اور اجاب نوازی کے خلاف برطانیہ کرنا چاہئے۔ فرقہ داریت بھلا کر اپنی سیاسی دوکان چمکانے والے لیڈروں کے خلاف برطانیہ کرنا چاہئے۔ کانگریس کے خدو میں بڑے بڑے خدے دینے اور بے دھڑک پور باناری کرنا ہے دشمن قوم غاصر

کے خلاف برطانیہ کرنا چاہئے، خود غرضی، بے ایمان اور ناپسندیدہ دشمن علاوہ کے کا دوبارہ کرنے والوں کے خلاف برطانیہ کرنا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ کی بڑی بڑی تنخواہوں اور مجبوں کے خلاف برطانیہ کرنا چاہئے

یاد رکھئے! جب ملک میں خود غرضی، پور اور رخصت کرنے والے باقی ہیں ملازمین کی تنخواہوں اور گرانے والوں میں کٹا اخافہ بھی اگر کیا جائے تو معاشی بے ایمانی ہی دہر ہو سکتی ہے اور ملازمین خوشحال ہو سکتے ہیں۔ دیکھیں کو خوشحال بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ رخصت خواروں اور بے ایمانوں کو حکومت سے بنانے کے لئے برطانیہ کرنا چاہئے اس مقصد سے ہر طرف اپنی تنخواہ بڑھانے کے لئے برطانیہ کرنا۔ ایک خود غرضی سے زیادہ اور کچھ نہیں!

ایک زاروری میٹر ہم دعوای شہزادہ سے بول رہے ہیں۔ اچھی جناب مقصد صاحب برطانیہ کرنا یہ پتھر فراہم تھے اب ہمارے شریات کا وقت فتم ہو چکا ہے۔ ہمیں آئندہ ہفتہ تک کے لئے اجازت دیجئے۔ جے ہند

• سائب • بھو • چھوہندر • جو • دیوا • کتا • لے اور
• محال • ڈی • بیاری • دوسر • درجہ • نظر • ڈاکٹر • دیرہ • کا

دعا سے علاج

سید ابوالطالب موسوی

گھر لا پتہ: ۶۴-۱۲-۲۲ کو پٹہ داراب جنگ یا قوت پورہ
دفتر کا پتہ: علی برادر س پرانیو پٹہ لیڈ، منظم ہا ہما ڈاکٹ

TEL:- GNEEGHAR
PHONE:- 4347

DHARAMCHAND AGARWAL

GENERAL MERCHANT

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MANDA, SOY, PULSES, KARDI OIL, VANASPATI & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR HYDERABAD. A.P.

خالص گھی، مکھن، میدہ، روا، چاول، والیس، کرٹا، کاتیل اور دلیانسی تیلوں کے ٹوکے پیلر جوہا

دھرم چند اگروال جنرل مرچنٹ

چل بازار

میرنی جہنم نشاۃ کبریٰ از عزان میں

نہ وہتے ہیں اہلبیت مصلحتی زندان میں



ما تم الجنبتین علیہ السلام

تاریخ ۲ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ بوقت (۷) بجے شام حسینہ فرقوم لواب قنیت فک مجادام آقا

مجلس عزاء وسینہ زنی وسواری علم مبارک مقرر است

عمدة الذاکرین جناب مولوی میر اقبال علی صاحب بدی بیان خواہند فرمود
امید کہ از شرکت حقیر اسر فراخواہند فرمود۔ اجودکم علی اللہ

عباس شہابی غریک سرگروہ کبروہ جعفری ابن آقا سید محمد علی شہید عرف علی آقا موم و مغفور
برادر زادہ حقیقی حاجی آقا سید محمد جعفر المستعدی موم و مغفور سرگروہ کبروہ جعفری

ایک سو نوہ فاقہ سے چھوڑا جاوے علی آقا کی شمع کو سر فراز فرماوے

①

رباقتا

آیا ہوں کہ مرجاؤں تری آفت میں
مرتا ہوں کہ جاں پاؤں تری آفت میں
کر فضل کہ معراج مودت میں جائے
مولا مریے کیا لاؤں تری آفت میں

از
ذاکر
آل
یلین

③

کیا ذات ہر اک نبی نے پائی تیری
دیتا ہے معیت میں دھائی تیری
خالق کو جو کامل ہے بھر دے تجھ پر
دو جگ میں ہے یا عسلی خدائی تیری

سید

②

سجاد

اے رب کے دلی عسلی۔ امانی ربی
اے عبد خدا نجا کے صاحبی ربی
ڈرتا ہوں تیرے عدل سے رحمت فرما
اللہ کے اے اسم گرامی ربی

حسین
جناب
نگین

④

واللہ حسین نفس یزداں واللہ
دیو معرقتش عقول میراں واللہ
ہر قطرہ خون پاک او ہمہ اوست
غیرش نبود نہ راہ عرفاں واللہ

پس منظر

امریکہ کا صدارتی انتخاب اور کھروشچوف

(۱)

یہ حوصلہ افزا بات ہے کہ روسی وزیر اعظم کلتا کھروشچوف نے بالآخر آزاد انتخابات کے تصور کی تصدیق کی۔ درست ہے کہ وہ سوویت یونین میں اس کے سیاسی نالی ملک میں ایسے انتخابات کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن وہ کم سے کم یہ تو محسوس کرتے ہیں کہ امریکہ میں آزاد انتخابات مانع ٹھک ہیں۔ مسٹر کھروشچوف نے یہ اظہار میں اقوام کی کمیونزم سے لیڈروں کو مخاطب کرتے ہوئے کیا جو پچھلے دنوں نیا یارک میں جمع ہوئے تھے۔ بلاشبہ کھروشچوف نے یہ بھی واضح کر دیا کہ وہ امریکہ کے صدارتی چناؤ پر اثر انداز ہونے کی کوشش جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (یاد رہے کہ صدارتی چناؤ آئندہ نومبر میں ہو رہا ہے) روسی وزیر اعظم نے یہ اشارہ کیا کہ وہ امریکہ میں کسی قسم کا صدر چاہتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق امریکہ کا دنیا میں ایسا آدمی ہونا چاہئے جو ان غلطیوں کو درست کر سکے جو امریکہ کی موجودہ حکومت سے سرزد ہوئی ہیں۔ اور یہ غلطی کیا ہیں؟ دنیا بھر میں کمیونزم کی پیش قدمی کی مخالفت۔ مسٹر کھروشچوف نے صدر آئزن ہاور کو اپنا میرے برائے بنا دیا ہے۔ وہ یہ حقیقت نہیں سمجھتے کہ دنیا بھر میں لاکھ کروڑوں لوگوں کے لئے آئزن ہاور کا نام ہی اس کا مناس ہے نہ ہی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسٹر آئزن ہاور کی رہنمائی ہی کی بدولت جزوی طور پر کمیونسٹوں کا پھیلاؤ روکا جا سکا ہے۔ لیکن اگر مسٹر کھروشچوف اس وقت برسرِ اقتدار ہوتے جب مسٹر آئزن ہاور کے پیشرو مسٹر ٹرومن امریکہ کے صدر

تھے۔ تو وہ ان سے بھی اتنے ہی بگڑ بیٹھے۔ کیونکہ مسٹر ٹرومن بھی کمیونزم کے اتنے ہی زبردست مخالف تھے۔ کس بارے میں انہوں نے ہی اس ضرورت پر زور دیا تھا کہ اتحادی اقوام کو کوریا پر کمیونسٹوں کے حملے کی مخالفت کرنی چاہئے۔ چنانچہ ٹھک مذاققی معاہدہ۔۔۔ ناٹو کا خلق ہے مسٹر ٹرومن نے اس کی تکمیل میں اہم کردار انجام دیا تھا۔ اس تنظیم کی بدولت ہی یورپ میں مغرب کی طرف روسی سفارتی قلم بولے ہوئے ہیں۔ مسٹر ٹرومن کی ہدایت کے تحت امریکہ کے شعبہ خارجہ ایسے روسی قوتوں کو براہ راست فتنے پر مجبور کیا تھا۔ مسٹر ٹرومن ہی فتنے جنہوں نے یونان کو امریکی اتحاد پر تھکا حکم دیا تھا۔ جب وہاں کمیونسٹ گوریلہ جنگ ہو رہی تھی۔ ان کی ہدایت پر ہی یورپ کی اقتصادی بحالی کے لئے ملکی مدد معروضی وجود میں آیا تھا۔ اور انہی کی قیادت میں امریکہ نے برلن کی ناک بندی کو ناکارہ بنا دیا تھا۔ اس مسئلے پر بھی بات کو بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ مسٹر ٹرومن ڈیڑھ سو کوشہ پارٹی کے نائبین سے تھے جو مسٹر آئزن ہاور کی رہی چھٹا دن کی سیاسی حریف تھے۔ اصل میں روسی وزیر اعظم امریکہ کی صدارت کر سکتا۔ ایسے آدمی کو دیکھنے کے خواہاں ہیں جسے وہ خطرناک و مرغوب کر سکیں۔ لیکن انہیں صدارت کے امیدوار ہونے میں ایسا ایک ہی آدمی نہیں ملے گا۔ ڈیو کرٹ ہو پھرے لیکن، مسٹر آئزن ہاور کا جانشین کمیونسٹوں سے پیچھے ہٹنے کا اتنا ہی زبردست مخالف تھا۔ ہو گا جتنا کہ موجودہ صدر یا مسٹر ٹرومن تھے۔ جو شخص ہی امریکہ کے سیاسی مسئلہ اور اس کی سب سے بڑی شخصیت سے واقف ہو۔ اسے اس بارے میں رتی بھر شبہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسے ہے کہ گھریلو معاملات اور بعض بین الاقوامی امور کے تین اختلافات ہوں، لیکن اس بات پر بھی متفق ہیں کہ آزاد دنیا کو کمیونزم سے بچا کر رکھنا کلتا کھروشچوف

قطعہ

ہر طرف سنبھرا ہوا ہے دیکھ لے برتا ہے | ہوتی ہے بارش بھی دیکھ تو مسلسل رات
دائے رکھا تھا جو اعدائے بھی نیریزیں || ہو گیا پیدار دل بھی اور غبار اس گاہک سے
(بقیہ درج ذیل صفحہ)

امریکہ کی موجودہ یا آئندہ حکومت اور دوسری مختلف حکومتوں کے ساتھ مل کر اپنی نیک نیتی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ بین الاقوامی کانفرنسوں سے واک آؤٹ کرنا بیٹا روس کے ٹیک ارادوں کا ثبوت نہیں۔ نہ ہی ان کوششوں سے ثبوت ملتا ہے جو بقول صدر آئرن ہود روس کی طرف سے امریکہ کے معاملات خاص کر آئینوالے انتخابی اثر انداز ہونے کی غرض سے کی جا رہی ہیں۔

ہے، جہاں تک امریکنوں کا تعلق ہے، وہ کسی ایسا سیدھا گوہر داشت نہیں کریں گے جس کا خیال اس کے برعکس ہو اس کا ثبوت قریباً قریب ہر ہفتے اس سروے کے نتائج سے ملتا ہے جو ملک بھر میں رائے مار جانے سے لے کر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ امریکہ کے لوگوں ہاں کے لیڈروں کی اس خواہش میں کسی قسم کی کمی ہوتی ہے کہ اس کو برقرار رکھا ضروری ہے۔ امریکی آزادی اور اس کے برابر خواہاں ہیں اور وہ ساری دنیا میں اس چاہتے ہیں۔ اور یہی وہ منزل ہے جسے حاصل کرنے کے لئے ہر امیدوار پورے جوش و خروش اور طاقت سے اپنی کوششیں جاری رکھنے کا حلف اٹھا چکا ہے۔ اس سلسلے میں اس بات کو دماغ میں رکھنا چاہیے کہ امیدوار ہر ایک گنتا ہی سرگرم ہو۔ انتخاب کے بعد اسے اور اس کے رفقاء کا کوئی حکومت کے سربراہان قرار آنے سے پہلے اہم مسائل سے متعلق پالیسیوں۔ رہنکاروں۔ حردی اطلاعات اور پس منظر سے واقف ہونے کا پورا پورا موقع دیا جائے گا۔ زیادہ ہے کوئی حکومت جنوری میں تمام مسئلوں کا کرے گی، گھبراہٹوں جو ور نے اپنی پریس کانفرنس میں واضح طور پر یہ وعدہ کیا (اور کہا کہ میں اپنے جانچنے کے ساتھ ذاتی طور پر ملنے اور تھکیل سے بات چیت کرنے کو تیار ہوں۔ اس طرح جو بھی امریکہ کا پناہ مند منتخب ہوگا اسے کسی بھی ایسی تجویز یا تجاویز کے پس منظر سے اچھی طرح واقف کرایا جائے گا جو اچانک سرگرمیوں کو اس کے سامنے رکھیں اور جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے۔ البتہ ایک بات یقینی ہے۔ وہ یہ کہ اگر مسٹر کھوشن جو فائبر ہائی سے برائے وجود دہائی کے خواہاں ہیں تو اس کی ٹیکس سٹیم نہیں۔ اگر وہ سچے سچ چاہتے ہیں کہ دنیا میں کشیدگی اور تنازع ختم ہوتی چاہیے تو وہ

ہر قسم کے نفیس شاپا اور اعلیٰ درجہ کے لوانی مرکبات املی و طبی اجزاء کا بہترین طبی و کیمیاوی اصول پر تیار کیے جاتے ہیں

محزن ہندوستانی اوویہ

غزا خانہ روڈ میاں پل حیدر آباد ۲۔



ترکی سیکل مار



یوسف بانار اندرون پل نوخیز آباد
سیکوں موٹر سیکوں اور موٹر سیکل رکتوں کی پرہیزگار دکانگ و فرہ کا کام ہنایت
الطینان عین طریقیہ باجرت واجبی و مدہ کا پابندی کیسا تھ انجام پاتا ہے ایک مرتبہ کام لے کر الطینان کر لیجئے۔

پروپرائٹرز محمد عون افندی

قطع

چمکا ہے دین حق کا رسالہ کتاب سے
عصمت بھی دونوں جہاں کی مثالیں کیا ہوں
پھیلا ہے علم دین کا بھی تو تراب سے
معلوم ہو گیا ہے میں بھی کتاب سے

پس منظر کیوبا اور امریکہ!

امریکی حکومت اور امریکی عوام اقتصادی جارحیت کو لاطینی امریکہ کے لوگوں - جن میں کیوبا کے یوگ بھی شامل ہیں - کے ساتھ دوستی کی سبب سے برعکس تصور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ متواتر اشتعال انگیزی اور امریکی شہریوں کی جائیداد کی قبضی کے باوجود حکومت امریکہ نے ایسی کوئی بھی کارروائی کرنے سے احتراز کیا ہے جسے دور سے بھی اقتصادی جارحیت کا نام دیا جاسکتا ہے۔ حکومت امریکہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی خود مختار حکومت کو جائیداد ضبط کرنے کا حق حاصل ہے اگر اسے یہ یقین ہو کہ اس سے عوام کو فائدہ ہو گا لیکن یہ کارروائی لازمی طور پر قانون اور معاہدے کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اسی اصول کے مطابق امریکہ اس حق پر زور دے رہا ہے کہ اگر دنیا کے کسی بھی حصے میں امریکوں کے ساتھ نا جائز سلوک ہو رہا ہو تو اسے انہیں بچانے کے لئے قانون کے مطابق ضروری کارروائی کرنے کا پورا پورا حق ہے۔ اور اس کارروائی کو اقتصادی جارحیت کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ اگر سیدھے سادے طریقے سے بھی ان کارروائیوں کا جائزہ لیا جائے جو کیوبا کی موجودہ حکمران ٹولی نے کی ہیں تو اس بات کا پتہ چلے گا کہ اقتصادی جارحیت "در اصل کہاں شروع ہوئی" (۱) کیوبا کے حکام نے امریکی شہریوں کی پراپیوٹے جائیدادوں، زمینوں، مکانوں، کارخانوں - بینکوں میں جمع ہوئے اور دوسرے مالی واسطوں کو ضبط کر لیا ہے۔ اس میں ملکی مالکوں کے حقوق کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ اور انہیں کسی

طرح کا سوزوں اور منصفانہ معاوضہ بھی نہیں دیا گیا۔ یہاں تک کہ ان امریکی مالکوں کو نوٹس اور رسیدیں دیئے بغیر نکال دیا گیا۔ اس طرح بہت سی صورتوں میں ان امریکوں کی غیر محرک محنت اور سرمایہ ایک ہی ضرب میں تباہ کر دیا گیا ہے اور انہیں اس سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جہاں کمیونسٹ لگائی ہوئی ہیں وہ جائیداد کے معاملے میں بہت ہی قلیل اور کم ہیں۔ اور ان کی ادائیگی کیوبا کے لیے عرصے کے بانڈوں کے ذریعہ کی جائے گی۔ (۲) یکطرفہ طور پر بہت زیادہ قیمتیں مانگتے ہوئے ہیں۔ اور اس میں متعلقہ پارٹیوں کو سماعت کا موقع بھی نہیں دیا جاتا۔ اس طرح امریکوں کا دس کروڑ ڈالر سے بھی زیادہ سرمایہ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ (۳) کسی قانونی اور باغابطہ اختیار کے بغیر امریکی بیوروکریسیوں کے ریکارڈ کیوبا کی فوج نے ضبط کر لئے ہیں۔ جو سالہا سال کی نگار محنت، وسیع اور بھاری اخراجات پر مبنی حقیقت اور بیانیہ کا نتیجہ تھے۔ (۴) امریکی بیوروکریوں کو ضرورت سے زیادہ علم رکھنے پر مجبور کیا گیا اور ٹیکرہ طور پر انہیں بڑھتی ہوئی جس سے بہت سے تجارتی ادارے دیوانہ بنائے گئے۔ (۵) جن امریکوں کی جائیداد ضبط کی گئی ہے انہیں قانونی یا حکومتی معاہدے کے تحت اپنے حق میں انصاف کرانے اور ضروری جارہے ہوئے کرنے کے ذرائع سے محروم کر دیا گیا ہے اور کیوبا کے جوں کو دھمکانا دی گئی ہیں کہ اگر انہیں ان لوگوں کی درخواستیں قبول نہیں اور ان سے اس حق کو تسلیم کیا تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ (۶) ہمال وغیرہ برآمد کرنے والے امریکوں کو رقمیں ادا کرنے کی ہمانت کی گئی ہے حالانکہ ان کی بڑی بڑی رقمیں بقایا ہیں۔ انہیں کہا گیا ہے کہ جب تک وہ کہے

قطع

جلوہ بھی لطف کا نگاہ میں ہے
کہتا جاتا ہے ماتم شیر
دہد بہ اور تخت جاہ میں ہے
شان بھی جامہ سیاہ میں ہے

(آدم لکھنوی)

موجودہ کیوبا کی حکومت کے یہ طریقے کیوبا کیوں اور
تسلطانی ڈکٹیٹروں کے بعض بدترین طریقوں اور تکنیکوں
کی یاد دلاتے ہیں۔

لندن میں کامن ویلتھ آرٹسٹوں کے فن پاروں کی نمائش

لندن کی روڈ آرٹسٹ گیلری میں بت تراشی اور مصوری
کی ایک نمائش شروع ہوئی ہے جس میں چار کامن ویلتھ آرٹسٹوں
اپنے فن پارے پیش کئے ہیں۔ نمائش کی رسم افتتاح ہندوستانی
ہائی کمشنر مامور برطانیہ سر جے کشنمی ہند نے ادا کی
تھی۔ اپنی افتتاحی تقریر میں سر ہند نے مذکورہ گیلری کو اس
بات پر مبارکباد دی کہ اس کی بدولت کامن ویلتھ ملکوں
کے آرٹسٹ ایک جگہ جھک ہو کر اپنے فن کا مظاہرہ کر سکتے
ہیں۔ ہندوستانی ہائی کمشنر نے اس بات پر اپنے اظہار
کا اظہار کیا کہ اب بہت سی ہندوستانی خواہ مخواہ آرٹسٹ
کے میدان میں داخل ہو رہی ہیں۔ لندن کی نمائش میں ہندوستان
کی دو خانوں آرٹسٹوں نے اپنی تخلیقات پیش کی ہیں۔ ان میں
ایک تو برطانیہ دیورپ میں ہندوستان کے کٹمن منزل
برائے سائنسی امور کی بیوی مرزا سموا نا تھو اور دوسری
نئی دہلی کی سرودھینی چادر ہیں۔

کمیونیٹی مائینٹ کامال کیوبا میں نہ لاتے رہیں۔ جتنا وہ
پہلے لایا کرتے تھے۔ انہیں نفاذ یارقیں ادا نہیں کی جائیں گی
جسٹ ٹریڈ سے چھوٹے چھوٹے بیوپاریوں کو ایک ایسی
حکومت کی مالی امداد پر مجبور کیا جا رہا ہے جو بظاہر خود
نہی کیوبا کیوں سے خالصتہ پرکھا ہوئی ہے۔

لندن کیوبا میں جو امریکی لوگ اجرتوں پر کام کرتے
ہیں انہیں انصاف اور مساوات کے اصولوں سے محروم
کے ہیں اور انہیں حکومت کی مقرر کی ہوئی اجرتوں میں
کیوبا کی موجودہ حکومت کو جبریہ یہ فیصلے یعنی جزیہ کیوں
رہنوں کی صورت میں ادا کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اگر
کوئی شخص یہ جزیہ ادا کرنے سے انکار کرے تو اس کے
خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

(۸) جو امریکی شہری کیوبا سے رخصت ہونا
چاہتے ہیں انہیں اپنا معمولی گھریلو سامان بھی اپنے ساتھ لے
کر اجازت نہیں دی جاتی۔

(۹) امریکی بیوپاریوں کو باہر سے خام مال لانے پر
مجبور کیا جاتا ہے اور مالک کمپنیوں کو کوئی معاوضہ نہیں دیا
جاتا۔ انہیں دھکی دی جاتی ہے کہ حکم عدول کی صورت میں
حکومت خود مدافعت کرے گی۔ اور کیوبا میں ان کی جائیداد
تصرف میں لائی گی۔

(۱۰) امریکیوں کی جائیداد پر سرکاری قبضہ کرنے
کی نیت سے کارخانوں، کمپنیوں اور تجارتی اداروں میں
حکومت اپنے آدمی داخل کر دیتی ہے جو یا تو خزانہ کمپنیوں
کے خلاف جوڑے مقدمے چلاتے ہیں۔ مثلاً الزام لگایا جاتا
ہے کہ وہ حکومت کی سرکاری زمینیں غلاف ہیں۔ ان کی مالی حالت
بگڑا رہی ہوئی ہے انتظامی خرچہ بیان پائی جاتی ہیں۔ جیسے ادا
نہیں کرتے وغیرہ وغیرہ غرض کہ اس طرح کے الزاموں سے
ان کمپنیوں پر قبضہ کرنے کے بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔

پندرہ ایرانی مقتول اور حیاتین رکھنے والے
قوت کو معذور دیکھئے۔

حاجی لطف اللہ محمدانی!

۳۳ء۔ بازار نقیابان، چنگوڑہ، حیدرآباد



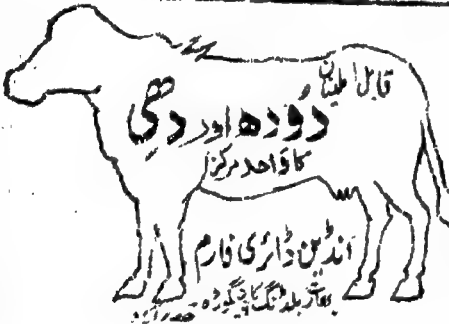
قطع

کیسی یہ آج خمیر ناب بنی کس کے ہاتھوں سے یہ شراب بنی
کہتے جاتے ہیں یہ حروفِ قلم لکھتے لکھتے غجب کتاب بنی
(آمدہ از تدری باغ)

برطانوی معیشت کی حال

ماہ جون کے آخری دنوں میں حکومت برطانیہ نے ایشیا اور سرکاریہ کی مانگ کم کرنے کے لئے بعض دوسرے اقدامات کا اعلان کیا تھا۔ اس نے بینک شرح ایک فیصدی برآمد کر چھ فیصدی کر دی تھی۔ اس سے قبل بینکوں سے کہا گیا تھا کہ وہ پیسے سے زیادہ رقم بینک آف انگلینڈ میں جمع کرنا مقصد یہ ہے کہ صنعتوں اور برائٹیوں افراد کو زیادہ رقم مل سکے۔ حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ ۶۱-۶۲ء میں ملک سیکڑ میں سرمایہ کاری کی سطح اتنی ہی رکھی جائے جتنی گزرا اس سال ہے۔ حکومت کے ان اقدامات کی وجہ سے مانگ داغ ہے۔ پچھلے کچھ مہینوں سے برطانیہ کی اقتصادی سرگرمیاں برقی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہیں۔ کارخانہ دار اپنے اس درمیان اور حوصلے کر رہے تھے۔ پرچون کاروبار زوروں پر تھا قلوں پر ایشیا سے کاسلڈ بھی بہت بڑھ گیا تھا۔ مزدوروں کی قلت محسوس کی جا رہی تھی۔ علاوہ ازیں برطانوی درآمدات میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا تھا۔ اور برآمدات اس حقیقت کے باوجود کہ بین الاقوامی تجارتی حالات سازگار تھے، کافی طور پر نہیں بڑھ رہی تھیں۔ حکومت اقتصادی سرگرمیوں کے پھیلاؤ کو ضبط میں لانا چاہتی ہے تاکہ ایشیا کی قیمتیں بڑھنے نہ پائیں۔ اور زیادہ ایشیا برآمد کی جا سکیں اس کی پالیسی برقی تقسیم کے اقتصادی رجحانات اثر انداز ہوئے ہیں۔ لیکن اہم ترین وجہ غالباً یہ ہے کہ برطانوی برآمدات میں اتنا اضافہ نہیں ہوا جتنی کہ مالیہ مہینوں میں امید کی جا رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ گھریلو یا کمند کی مانگ ابھی تک بہت زیادہ ہے۔ برطانیہ کا اقتصاد

نظام مخلوط قسم کا ہے۔ بعض اقتصادی سرگرمیاں حکومت کے اپنے ہاتھ میں ہیں اور یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اس کی یہ سرگرمیاں ایشیا کی مانگ میں بے حد اضافہ کر دیتی ہیں اگر حکومت کو ملے اور بجلی کی ہم رسائی، مکانات، انجین پاور، سرنگوں کی تعمیر، شہریوں کی تعلیم وغیرہ پر موجود بروز زیادہ روپیہ خرچ کر رہی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ برائٹیوں صنعتوں میں سرمایہ کاری کی رفتار بہت تیز ہو تو معیشت پر بوجھ بڑا ایک لازمی بات ہے۔ ۵۹ء کی آخری سہ ماہی میں سرکاری سرمایہ کاری ۵۰۰ لاکھ کی آخری سہ ماہی کی سرمایہ کاری سے بہت فیصدی زیادہ تھی۔ اس سال بھی اس میں خاصا اضافہ ہو رہا ہے۔ اگلے سال حکومت اس اضافہ کی روک تھام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت کو مستقبل کے بارے میں اپنا اندازہ لگانا پڑتا ہے اور اس اندازے کی بنیاد پر وہ فیصلے کرتی ہے۔ اسے اپنی پالیسی کو حالات کے مطابق دھنا پڑتا ہے۔ اگر اس سال بعد میں یہ محسوس کیا گیا کہ معیشت کو اٹھارنے کی ضرورت ہے اور نہ کہ اس پر مزید پابندیاں لگانے کی تو حکومت کے پاس ایسے کئی اقتصادی ہتھیار ہیں۔ جن کا مدد سے وہ اپنا یہ مقصد حاصل کر سکتی ہے۔ (جون کننگھم، ماہر معاشیات)



قطع

کیسا یہ بیمار بھی اچھا دوا سے ہو گیا || کیسا یہ بھی کیسا یہ دستِ شفا سے ہو گیا
شکر ہے تمہاں کہ آخر دیکھتے ہی دیکھتے || کام اپنا آج تائیدِ خدا سے ہو گیا
(آمدہ از ندی باغ)

جان کیری گن

امریکی جہنڈ میں کچا سوار سٹا

۱۵) م۔ جولائی کو امریکہ بھر میں کچا سواروں والا جہنڈا لہرایا جا رہا ہے۔ گزشتہ برس ۹۴ ستاروں والا جہنڈا امریکی طور پر پہلی بار فلیڈلفیا کے آزادی ہال میں لہرایا گیا تھا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں شروع میں ۱۳ ستاروں والا جہنڈا لہرایا گیا تھا۔ جب کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ ۴۸ ریاستوں پر مشتمل تھا۔ جہنڈے کا ۹۴ واں ستارہ اس حقیقت کا مظہر ہے کہ الاسکا اب امریکی یونین کی ۴۹ ویں ریاست بن چکا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں آئی تھی۔ لیکن کچھ عرصے سے خود ارادیت کی فوجیں اتنی تیزی سے سرگرم عمل ہو گئی ہیں کہ اب ۹۴ ستاروں والا جہنڈا اعلیٰ میں آبا ہے جو م۔ جولائی کو پہلی بار آزادی ہال پر لہرایا جائے گا۔ کیونکہ قانون کے تحت یہ لازم ہے کہ کسی ریاست کے امریکی یونین میں شمولیت کے بعد ہی نیا جہنڈا پہلے پہل آزادی ہال پر لہرایا جانا چاہیے۔ جہنڈے کا کچا سوار ستارہ ہوائی کی علامت کی گنتا ہے جو پچھلے سال ریاستہائے متحدہ امریکہ میں شامل ہوئی۔ اس کے پیش نظر امریکی عوام اس م۔ جولائی کا یوم آزادی نہایت جوش و خروش کے ساتھ منا رہے ہیں۔ مغربی اہل سامین کو ۸۴ برس پہلے کی م۔ جولائی کی یاد دلائیں تھے۔ جب آزادی کی دستاویز کی منظوری سے امریکی نوآبادیوں کو حکومت کے متعلق خود ارادیت کا حق

ملا تھا۔ وہ الاسکا اور ہوائی کے عوام کو بھلا زندگی آزادی اور تلاش مسرت کے متعلق اس دستاویز کے اصولوں کی یاد دلائیں گے۔ اس تاریخی موقع پر آزادی ہال میں ایک بھاری تقریب منعقد ہو رہی ہے جس میں ہزاروں افغانی جمع ہیں تھے۔ اس سے آزادی کے متعلق فلیڈلفیا کی سالانہ ہفتہ وار تقریب اختتام پذیر ہو جائے گی۔ لیکن شاندار تقریب الاسکا اور ہوائی کی ریاستوں میں زیادہ جوش و خروش اور دھوم دھام سے منائی جائے گی۔ گزشتہ برس م۔ جولائی کو الاسکا کے بازاروں میں آتش بازی کی گئی تھی۔ گھڑیاں بجائے گئے تھے۔ اور رقص و موسیقی کے مناظر ہرے ہونے لگے چونکہ الاسکا کے عوام پر ریاستی امور کی ذمہ داریاں آپڑی ہیں اس لئے کلن ہے کہ ان کے جوش و خروش میں قدرے کمی آجائے لیکن چونکہ انکی ۲۴ سالہ امیگن پوری ہو گئی ہیں۔ اس لئے یہ متعلق وجہ خیال کی جاتی ہے کہ الاسکا کے لوگ انچہ ریاست کی دوسری سالگرہ کا زیادہ جوش و خروش سے فریضہ منائیں گے۔ اس بار ہوا لاسک کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے جس کی مختلف نسلوں پر مشتمل آبادی نے دوسرے سابقہ علاقوں کے باشندوں کی مانند جواب امریکی یونین کا حصہ بن چکے ہیں۔ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ریاستی امور کی ذمہ داریاں نبھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ریاست کے درجے کے متعلق ہوائی کے عوام کی امیدیں گزشتہ ۲۲ برس کو برآئی تھیں۔ اس مختصر عرصے میں ثابت ہو گیا ہے کہ ان کی امیدیں حق بجانب تھیں۔ سرزمین امریکہ کے صنعت کاروں، تاجروں اور سیاست دانوں نے قانون ریاست میں غیر معمولی دل چسپی لی ہے۔ اور جزیرے کے عوام ہوائی کی سیاسی بولچہ کے اقتصادی اور سیاسی نتائج پر غور کر رہے ہیں۔ اس یوم آزادی کے متعلق ان کی خوشی قابل فہم ہے

قطعہ

دنیا کا رنگ دیکھ لے شام و چگاہ میں || ہم نے بھی سر کو رکھ دیا ہے سجدہ گاہ میں

بنکر یہ نور سبط پیمبر کا چرخ پر || چمکے آفتاب بھی آبر سیاہ میں

(آدمہ از نذر بارغ)

مائین سٹائن کی نظریہ اضافیت کا نازک خلاء پر ہونے والا

پچھلے دنوں امریکی ماہرین طبیعیات اور ریاضی دان اس نئی یادگاری تصوری کے اعلان سے چونک اٹھے جس میں ایکسٹرانوں اور پروٹونوں کی ساخت کی توجید کی گئی ہے۔ کو لمبا یونیورسٹی کے ماہر طبیعیات اور اس تصوری کا تجربہ رکھنے والے ڈاکٹر لائیڈ وٹوز نے کہا کہ اس دریافت سے آئین سٹائن کے نظریہ اضافیت کا ایک نازک خلاء پر ہونے والا ہے۔ اگرچہ یہ تصوری صرف ریاضی کے خشک اعداد و شمار کی زبان میں بیان کی جاسکتی ہے تاہم انگریزوں اور یہودیوں کو کششِ ثقل سے بندل بہ کر اس کی کچھ تشریح ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر وٹوز نے کہا کہ اس قسم کے نئے تصور آنے سے سائنسدان مادے کی بنیادی غایت اور فطرت سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے۔ نئی تصوری سے نیوکلئیر کششِ ثقل کی تین سو برس پرانی تصوری کا بھی بحث و اعتراض کا موضوع بننے لگی ہے۔

مچھل اربیل دورستار کی تصویر

علم طبیعیات میں ایک ادیشی قدرتی ہیملین آئی ہے۔ ماؤنٹ پالومر دورستار کے ذریعہ ۶۔ اربیل دورستار کے تصویر کشی کی گئی ہے۔ اس سے پہلے صرف ہزاروں اربیل کے فاصلے پر واقع ستارے کی تصویر لی جاسکتی تھی۔ جو ستارہ اب دریافت ہوا ہے یہ بظاہر زمین سے روشنی کی

نصف رفتار کے حساب سے دور ہوتا ہوا جارہا ہے۔ امریکی سائنس دانوں کی اس نئی سالانہ اجلاس میں ذیل کی کئی دریافتیں اور ایجادات کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ ایک ایسی دوادریافت ہوئی ہے جو ان جگہوں کو مل کر دیتی ہے جو رگوں میں خون جھن سے بہتے ہیں۔ اس سے پہلے کھینکے بننے سے ہزار ہا لوگ یا تو موت کا شکار ہو جاتے تھے یا غریبوں کے لئے ناکارہ ہو جاتے تھے۔ بعض مہموروں میں ان جگہوں کو اپریشن سے نکال دیا جاتا تھا۔

آنکھ کی رسولی

ایک ایسی مشین بنائی گئی ہے جس سے آنکھوں پر شعاعیں ڈال جاتی ہیں۔ جن کی گہرائی سے آنکھ کی رسولی پتھلی جاتا ہے۔ پتھلی پر جو پتھلی چھا جاتی ہے اسے بھی قسم کردہتی ہے۔ اور بینائی صاف ہو جاتی ہے۔

۲۔ ایک نازک اور حساس آواز تیار کیا گیا ہے جس سے آنکھ کی ایک بیماری گھو کو ما کا اسنادائی مرنے لگی ہے۔ پر پتھلی گھسکتا ہے۔ آغاز میں یہ مرض قابل علاج ہوتا ہے۔ سابقہ آوازوں کے مقابلے میں یہ زیادہ درست اور آسان کر کے میں آسان ہے۔ اس سے مریض کو بھی کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔

خوف اور غصے سے فالج

اس بات کا پہلی بار سائنسی ثبوت ملتا ہے کہ خوف اور غصے سے فالج کا حملہ ہو سکتا ہے۔ حیوانوں پر تجربوں سے

قطع

پھیلی خوشی ہے آج جو یہ شبِ بَرکات
کہتا ہے یہ فریضہ حج بھی جہاں سے آج
درجہ بلا ہے زہد کا صوم و صلوات سے
اسلام پھیل جاتا ہے دیں کے تبارک
(آلہ اندری باغ)

برطانیہ میں روزگار کی صورت حال وزارت محنت کی سالانہ رپورٹ!

برطانیہ کی وزارت محنت کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سال ملک میں صنعتی شعبہ گریہوں کی رفتار بڑی تیزی سے بڑھتی رہی تھی۔ ماہ نومبر میں ہر روزگار لوگوں کی تعداد ۸۵۰۰۰۰ ۳۴ تک پہنچ گئی تھی جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ سال کے شروع میں تقریباً ۶۲۱۰۰۰ بے روزگار درجہ کے تھے۔ لیکن سال کے اختتام تک تقریباً ۲۰۰۰۰۰ لوگوں کو روزگار مہیا کر دیا گیا تھا۔ عام طور پر سال کے آخری مہینوں میں بے روزگاری بڑھ جاتی ہے لیکن گذشتہ مہینے برسر روزگار لوگوں کی تعداد دہائیے کسی بھی سال کی بہ نسبت زیادہ تھی۔



سروجنی دیوی روڈ اسکندر آباد
فون نمبر (۶۵۵۰)

لغیہ خوش ذائقہ اشعار خود دوش
کیلئے تشریف لائیے۔

جس طرح جیٹے کو غصے یا خوف کی بیچانی حالت میں ایڈرٹائین مارمول خون میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سے دماغ کی درندہ اور دشمن سکڑ جاتی ہیں جس سے باعث خون دماغ میں داخل ہونے ہو سکتا اور خالص کا عمل ہو جاتا ہے۔

سائنسدانوں نے تحقیق سے پتہ لگایا ہے کہ جسم میں ایسے قدرتی مادے پیدا ہوتے ہیں جن سے اولاد پیدا ہونے لگتی ہے۔ امریکی ہندوستانی اور فریج سائنسدانوں نے تحقیق کر کے پتہ چلا ہے کہ جن کے باعث محنت مند ہونے کے باوجود وہ اولاد پیدا نہ کر سکے۔ یہ مادہ بظاہر جسم کی موت کو تھپک کر دیتا ہے۔

ہر ویڈیو ریورسٹی میں بین الاقوامی مباحثہ کے دوران انڈیا کی ذہنی قوت کا ذکر کیا گیا۔

۱) جسم میں یہ دین کیونکر بنتی ہے اس کا پتہ لگایا گیا ہے۔ ایک سوریوٹی کیمیاوی مادہ۔ ریورسٹی ٹیکنیکل اسڈ (پروٹین تیار کرنے)

وہ اے اجزاء کو غلوں کے پاس بھیج دیتا ہے اور وہ ان میں جذب ہو کر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ عملی تجربے سے ایک تیسری کی تصدیق ہوئی ہے کہ جسم کے کیمیاوی عمل بہت بڑے تھیں (سرطان) کے مریض کا اعداد ہو سکتا ہے۔ کیمسٹر کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ غلوں کی نشوونما میں آئے رکھنے سے پیدا ہوتا ہے جو اس قدر شدت سے بڑھ جاتے ہیں کہ یہ مریض کی موت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ دیکھ دینے والے سائنسدان نے بتایا کہ سخت تجرباتی حالت میں یہ پہلی بار کیمسٹر کے نشوون (ریشوں) اور غلوں کو ایسی ایسی غذائی صورت میں لاسکا ہے اور اس طرح مریض پر برق پو پالیا گیا ہے۔ یہ تجربہ ایک پودے پر کیا گیا تھا اور اب مہیاؤں اور پھر انسانوں پر تجربہ کیا جائے گا

قطع

نکھرا گلوں کا رنگ ہے فصل بہار میں
عنبہ بھی بلکہ رنگیا مشک تیار میں
کتنی کہتی جاتی ہے قسمت ہر گھڑی
واحد عدد بھی رکھتا ہے وقت ہزار میں
(آموہنری باغ)

ممبروں کا فرداً فرداً خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ انہیں آرام سے بیٹھایا جاتا ہے، انہیں سوسائٹی کی کارگزاری پر رائے زنی اس کی اصلاح اور بہتری کے لئے تجویزیں پیش کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ جیسا کہ مسٹر سیکین سمجھتے ہیں، ایہ بات لازمی ہے کہ ممبروں کو اپنے دل کی بات ظاہر کرنے کی ترغیب دیا جائے۔ تاکہ سب کا تعلق نگاہ معلوم ہو سکے اور سوسائٹی اپنی طرح کام کرنے سے قابل ہو۔ اس کا بہترین طریقہ ہے کہ ممبروں کو چوتھے چوتھے گروہوں میں انگوٹھا کیا جائے۔ جہاں وہ کچھ بندوں اپنے خیالات کا اظہار کریں کیونکہ کوآپریٹو انجینس ہی ممبروں کی طرح اپنے اپنے ممبروں کی سوجھ بوجھ اور معاہدات کے تناسب سے ہی بنتی ہیں۔ تحفہ یہ کہ کوآپریٹو یونین نے جو تربیتی پروگرام جاری کیا ہے وہ کوآپریٹو تحریک کا ایک اہم حصہ ہے تاکہ ہندوستان ادا دباہی کی انگوٹھ کی ترقی اور کامیابی یقینی ہو جائے۔

ممبر شپ انگوٹھ میں انڈیا ہیزبرگ کوآپریٹو انجینس کے رکن بنانے کی تربیت دینے والے مسٹر جان ایک سیکین گل ہند کوآپریٹو یونین کے ساتھ پیچیدہ دو برس سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات میں کہا کہ وہ انگوٹھ میں یہ پیش بھی کر سکتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں کوآپریٹو تحریک کا مستقبل بہت روشن ہے اس میں بھاری امکانی قوت ہے اور کارکنوں میں بھی اس تحریک کو مقبول بنانے اور فروغ دینے کا بڑا جوش اور سرگرمی پائی جاتی ہے۔ مسٹر سیکین نے ۳۵ برس پہلے ملے انجینٹ کے طور پر کام شروع کیا تھا۔ (یہ عہدہ ہندوستان کے بلاٹک ڈیولپمنٹ آفسر کے مساوی ہے) اور اسی زمانے سے امریکن زرعی کوآپریٹو تحریک سے وابستہ ہیں۔ آپ چند رنگ کے تربیتی ادارے میں طلباء کو تربیت دیتے انکوآپریٹو مساک پر بحث مباحثوں اور عملی تجربے کرانے میں حصہ لیتے اور اپنے مشوروں سے مستفید کرتے ہیں۔ آپ اس بات پر فخر بھی طور پر زور دیتے ہیں کہ کوآپریٹو انجینس کے ممبروں کو یہ محسوس کرانے کی ضرورت ہے کہ یہ انجینس ان کی اپنی ہیں اور انہیں کا حساب بنانے میں ان کا اپنا فائدہ ہے۔ کوآپریٹو انجینس جمہوریت کی عملی صورت ہے۔ اور اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس کے ممبر اسے اپنی ملکیت سمجھتے اور اس میں اپنی شرکت محسوس کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ اس طرح ذاتی طور پر مشاہدہ کرنے اور عملی طور پر ہاتھ سے کام کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ زیر تربیت طلباء عملی طور پر دیکھتے ہیں کہ کوآپریٹو انجینس کے ممبروں کا اجلاس کس طرح بلانا چاہیے۔ اجلاس میں صدر یا سیکریٹری ممبروں کو بتاتے ہیں کہ انہیں کس طرح کام کرنا چاہیے۔ اور ان کے لئے کیا کچھ مفید ہے



خالص میدہ کے خستہ نان شیرمال
تنوری روٹی۔ اور دیگر شیراز
لہارت و پاکیزگی کے ساتھ تیار
افزائے
آرڈر پر سپلائی کئے جاتے ہیں۔

حیدرآباد کی یکم صد سالہ
دوکان نان منشی صاحب
عویلی قدیم حیدرآباد

قطعہ

شیم گل بھی مہیا کہتی ہے چمن میں رہی || ادھر بھی بوئے بنفشہ عجب سمن میں ہی
یہ کہتی جاتی ہے تہنیل بھی چمن بستان میں || پیار گل کی بھی آمد یہ بہترین میں رہی
(آمدہ انڈیا ہائی)

ان سے نہجئے

از جناب تمکین کاظمی صاحب

بدگالی | بدگالی کہتے ہیں برائے انداز گالی دینے کو، بدگوئی اور گالی سارو ارج معنی دل آزاری کی غرض سے ہوا ہے اسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بری بات کہہ کر دل دکھایا جائے۔ کہیں نے مرزا غالب کو گالی کچھ بھیجی تھی جس پر گویا کوٹھنوالہ نے اپنے ایک خط میں لکھا ہے کہ اس شخص کو گالی نہ بھیجی بلکہ آتی پھر گالی کی نفیس یوں دیاں کی ہے کہ بچہ کو ماں کی گالی دی جاتی ہے جو ان کو حمد و یا بہن کی اور بوٹے کو بیٹھی کی۔

اس سے مافلا ہوتا ہے کہ جس عمر میں جو جذبات شدید ہوتے ہیں انہیں ہمیں کو دل آزاری کرنا مقصد ہے۔ بچہ چونکہ ماں کو زیادہ چاہتا ہے اس لئے دل کی گالی سے اس کے جذبات کو برا سمجھنے لگا جاتا ہے اور اس سے بے انتھا دل آزاری ہوتی ہے، اس طرح جوانی میں بہن یا بیوی سے بری صحبت ہوتی ہے اور ان دونوں کی بھڑائی کو ان ناموس شخصیتوں سے اس لئے ان دونوں سے کچھ برائی کا اعتبار تکلیف دہ اور جھڑپا میں میچان پیدا کرنے والا ہوتا ہے، بڑھاپے میں بیٹی کے متعلق بڑے الفاظ سن کر بھی اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی بچپن میں ماں اور جوانی میں بہن یا بیوی کے متعلق سننے سے ہوتی ہے

یہ تو تھا گالی کا فلسفہ مگر لوگوں کو جو گالی بچنے کی عادت پڑ جاتی ہے وہ مہم آدھیں صحت اور گندے ماحول کا نتیجہ ہوتی ہے یہ عادت بڑی آسانی سے بڑتی اور بڑی مشکل سے جوتی ہے، بد نصیب سے والد مرحوم کے ایک دوست کا کثیر کلام ایک شخص کی گالی تھی میں سے سن سن کر یہ گالی میں نے بھی سیکھ لی تھی اور بچپن ہی میں تنکو کر گالی دینا شروع کر دیا تھا والد کے بعض احباب غصہ مائندگی مجھے چھیڑ کر یہ گالی سناتے تھے ہمیں میں کو مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکا۔ والد کی ڈانٹ اور والدہ کی ڈیٹ ہی تک معاملہ ہوا مگر جوان ہو کر اس گالی کے کارن مجھے بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔ اب بھی بعض دفعہ بلا ارادہ یہ گالی میرے منہ سے نکل جاتی ہے میں سے مجھے بے انتھا کوفت، شرمندگی اور تکلیف ہوتی ہے بعض بڑے لوگوں کی زبان پر بھی گالیاں چل رہی ہیں کام چور اور بد معاش لوگوں پر بھڑا ہوتے ہوئے اکثر لوگ گالی کے عادی ہو جاتے ہیں چنانچہ امراء میں یہ عادت اسی طرح پڑ جاتی ہے۔ فوج اور پولیس کے عہدہ دار اس کی کچھ پروا نہیں کرتے ان کی زبان پر گالیاں عام طور پر ہوتی ہیں، بعض شاہ عود، ادیبوں اور ٹیڈ ول کی زبان بھی اسی سے آلودہ رہتی ہے۔ اکثر بزرگوں کی زبان پر میں نے اس ناہنجار کا بھڑا پایا ہے نام میں لکھا اس لئے کہ یہ خطائے بزرگان کو نقص خاطر است

بچپن اور نوجوانی میں یہ عادت گالی گلوچ کی عادت پڑ جاتی ہے اگر اس زمانہ میں احتیاط کیجائے اور زبان کو ترنگا جائے تو یہ عادت جوت سکتی ہے اس عادت کو جھوٹے کا

خرد و سلفیہ اینڈ پراڈرین اسٹور

منتقل دروازہ و پیر پورہ حیدر آباد
یہ وہ ایرانی طرز کی مشروبات ہیں جسے انتہائی شہرت حاصل ہے
یہاں آرام اور دارجلت کے باغات کی درمیانہ جگہ استعمال کی جاتی ہے
• خوش ذائقہ چائے • تمکین و شیرین لوازمات اور • اصلی مشروبات کے لئے
آپ اپنے دوست احباب کی تشریف لائے اور چائے کا حقیقی لطف اٹھائیے



آج کل کے طریقہ یہ ہے کہ وہ صحبتیں ہی ترک کر دی جائیں جن میں نکاحی گوج ہوئی ہے۔

حدیث شریف میں منافق کی جو صفیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک نکاحی بھی ہے۔ سرز اسباب کے کیا اچھی بات کہی

ہے۔ وہ بھی خیریش بدنام نہ لایا تاکہ جو کہیں زر و قلوب بہر کس کہ دی بازید ہر حال نکاحی اور بدگوئی بہت بری بات ہے اس سے

بچنا ہر شریف آدمی کے لئے لازمی ہے، بدگلوئی کے ساتھ ہی ساتھ

بدگلوئی بھی عام ہو گئی ہے۔ یہاں کسی کا ذکر آیا اور لوگ خواہ مخواہ اسکی بدگلوئی کرنے لگے چاہے اس شخص سے ذاتی طور پر تعینت

ہو یا نہ ہو، اصولاً کسی کی بدگلوئی نہ کرنی چاہیے، چاہے وہ اس سے کتنی ہی دور ہو، اگر آپ کو کسی سے ذاتی طور پر بغض و

بغض ہو اور آپ بعض جذباتی انتقام سے متاثر ہو کر ایسا کر رہے ہوں تو ایک بات بھی دوسکتی ہے اگر آپ اسے معاف کر دیں

اجا سکی زیادتی کو بھول جائیں تو یہ آپکی بلند اخلاقی، بلند کرداری اور اعلیٰ ظرفی ہوگی ورنہ اس بدگوئی پر آپ کو کوئی فائدہ نہ پڑ سکے

گناہ بشریہ آپ صرف وہ واقعات بیان کر دیں جن سے آپ کوئی نقصان نہ پہنچا ہو مگر ایسی صورت میں کہ جب کہ آپ کو کسی سے کوئی

نقصان نہ پہنچا ہو اور نہ آپ اس سے زیادہ واقفیت ہی رکھتے ہوں۔ بدگلوئی کے لئے یہ بھی بدترین حرکت ہوگی اور

بدگلوئی سے یہ بات عام ہو چکی ہے جہاں چار و دیو کی کرشمیں کسی نہ کسی کی بدگلوئی شروع ہو جاتی ہے

میں نے اکثر ایسے لوگوں کو بدگوئی کرنے سنا ہے جو فرمایا ایک اور آپ کے گمانے کے تعلیم و تربیت یافتہ بھی ہیں

مگر تو تم عیاں یا متغیر بیگماری کے طور پر بدگوئی کئے جاتے ہیں۔ یہ عادت بہت بری ہے، گناہ بے لذت اسی کو کہتے ہیں۔ اس عادت کی بدولت آدمی ہمیشہ گھائے میں رہتا ہے اور اپنے بہترین دوستوں کو کھو سنے کے علاوہ اپنے لوگوں کی دوستی سے نہ صرف محروم ہو جاتا بلکہ دشمنوں کی ایک طاقت بھی تیار کر لیتا ہے اسلئے اس عادت کو کوشش کر کے چھوڑ دینا اور اپنی زندگی بدل دینا چاہیے۔

اگر کسی صحبت میں بدگوئی ہو رہی ہو اور آپ وہاں جا پہنچیں تو اسکیل قطعاً جتنہ نہ لیتے بلکہ ان لوگوں کو متنبہ کئے

دور نہ خود وہاں سے سرگرم ہائیے یہ عادت رفتہ رفتہ اتنی برتر جاتی ہے کہ بدگوئی کے بغیر نہیں رہی پڑتا۔ پہلے فیروں کی ہر

دوستوں اور عزیزوں کی اور آخر میں ماں باپ ہو چکا ہوتا ہے کہ بدگوئی کرنا یہ ناپائیدار ہے بعض لوگ بدگلوئی سے ہونے میں مل کر

ان میں یہ عادت راسخ ہو گئی ہے جہاں جیسے ہی بدگوئی کرتے ہیں اسلئے لوگ ان سے بہت دور تھے اور سخت نفرت کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ وہ مسلمان سب سے بہتر ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ بدگلوئی اور

بدگوئی کے ساتھ ہی ساتھ بدگلوئی بھی ہے جو ایک اخلاقی بیماری ہے جس شخص کو اپنے آپ پر بھروسہ ہونا چاہئے کہ ہر حال اور

اخلاق میں قیام پاں ہوں وہ عام طور پر بدگمان ہوتا ہے اور ہر شخص سے متعلق بدگمانی کرتا ہے۔ بدگمان شخص کسی سے بھی مطمئن نہیں رہ سکتا۔ ہر شخص سے ڈرنا اور ہر ایک کے متعلق گمان بدگلوئی ہے چونکہ وہ خود قابل بھروسہ نہیں ہوتا



اگر خواہی غذا ہائی مرتیں بیاد رمنٹ کیفے ہر فردوں

محدود و خوش کی بہترین اشیاء اور اعلیٰ ایرانی دھڑوں کی برائی کے لئے تزیین کیے

برو برو رمنٹ کمپنڈ سیف باو جید باو فون ہیر (۳۱۵۴)

اسے کسی پر مجبور نہیں کرتا ایسا شخص نہ تو کسی بگڑت ہو سکتا ہے اور نہ کسی کو دوست بنا سکتا ہے اس سے نہ عزیز و اقارب ہی خوش رہ سکتے ہیں اور نہ بیوی بچے ہی، یہ نہایت ہی بڑی اور بڑی خطرناک فعلیت ہے ایسا زندگی سزاوار ہے تو بدگمانی سے دور رہیے۔

غیبت، بدگوئی سے بدتر ہے۔ بدگوئی اور غیبت میں فرق ہے، بدگوئی ہر شخص کو برا کہنے اور برا چھینے بھڑ جانے والے جو آہستہ آہستہ کسی بڑائی کو لے کر کہتے ہیں اور غیبت صرف اپنے اپنے دلوں کا ہوتی ہے۔ غیبت اور بہتان میں بہت ہی کم فرق ہے ایک حدیث شریف میں اسکی تشریح یوں کی گئی ہے

حضور نے فرمایا دو لوگو! تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے؟ پھر فرمایا ”تمہارا اپنے (دوست) بھائی کو ایسی بات سے یاد کرنا جو اسے ناخوش کچے (غیبت ہے)۔“ کہنے نے عرض کیا وہ اگر میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جو میں ہوتا ہوں؟ تو ارشاد ہوا ”اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہے جو تو کہتا ہے تو خیل غیبت ہے اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے جو تو کہتا ہے تو یقیناً تو نے اپنے بھائی کو اٹھایا ہے“ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رانی کی توہم اللہ تعالیٰ قبول فرمائی ہے، مگر غیبت کرنے والے کا تو بڑی قبول نہیں ہوتی۔ ان بڑائیوں سے جو نہایت بے لذت اور بدترین بنائیاں ہیں اپنے آپ کو بچائیے!

آج کل ایک عام مرض اکڑفون ہو گیا ہے اکڑفون اب دیکھو پرتا اٹھتا پھرتا ہے گواہیت

اطیم کی بو شہت ہی لگتی، چہرے کو فنا غالب علم ہو چکا تھا عوام مگر اکڑفون کا یہ عالم کہ شہاد اور بہان بھی اس کے آگے مانتے تھے، یہ بے مائیگی اور بہت فطرت کی دلیل ہے اپنے خاص کمتری کو اس طرح چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ہم چوسن و بیکرے نیست!

چونکہ ایسے لوگ خاندانی، علمی، مالی اور دینی اعتبار سے مدد دہ یا مال ہوتے ہیں ان میں کوئی بات قابل ستائش نہیں ہوتی اسلئے اکڑفون سے اپنے آپ کو دھوکہ دے دیتے ہیں کہ ہم بڑے ہیں۔

دنیا کے تمام مذہب میں ایسے لوگوں کی خدمت کی گئی ہے اسلام نے بھی ایسے لوگوں کو تہنہ راسے جانچ کر خدمت شریف میں آجے کہ ”جو اظہار کر کر کے دلائل و الاہت میں داخل ہو کر دجو اظہار سنگدل اور درشت مزاج کو کہتے ہیں) ناہرے کو اکڑفون کرنے والا سنگدل بھی ہوگا اور درشت مزاج بھی، اور نہ شریف اور نیک دل آدمی اس قسم کا ہو ہی نہیں سکتا، بھڑ اور فروغی اسکی طبیعت میں ہوتی ہے۔

دست ہونی کہ سنگم جی کے پیلے میں بچوں کے لئے کھڑا خرید لے لیں بھی چاہئے، ایک میرے ملاقاتی بزرگ اپنے نو جوان پوتوں کو ساتھ لے کر کھلتے پھرتے تھے اور بچے ادھر ادھر ہوسکتے تھے جہر سے ملےک بلیک ہوتی تو ان بزرگ نے وہ بچوں کو میرے ساتھ کر دیا ہم بچوں کو میلہ دکھاتے پھر بے کھجک ایک صاحب مجھ اکڑفون کو میڈ کی شیر دانی بہت دھوپ کی ٹیک لگائے ارنے کھینے کا طرح گردی اٹھائے بڑی ہی رونمائی کیا تھ سارے سے گڈ سے، محل ہی ان بزرگ نے خاص مجھ



پہ

فیل خانہ قدیم روہڑے گوشت محل ہائی اسکول حید آباد

میں آپ اپنے دوست صاحب کے ساتھ شریف لا کر جائے کا حقیق لطف اٹھائیے

ہاں آئیے تاکہ ہم خوش ذوق ادا علی ورجہ کی چائے جو آرام اور تھکائی کے خاص خاص بات سے

تھک کر تیار کر دینی جاتی ہے اسی کے مزہ دیاں کی ہر چیز ہمارے پراویرن اسٹوریس واپسی دام پر دستیاب ہوتی ہے

اگر فون کو دیکھا تو بے ساختہ فرمایا میاں! یہ کوئی کم ذات معلوم ہوتا ہے یا ذوی ایک اور بزرگ چل رہے تھے انہوں نے کہا آپ کا خیال صحیح ہے اسکا آپ کو جو ان ہے، ایک صاحب جو گھٹنوں پر رہے تھے کچھ اٹھانے کے لیے اس گفتگو میں رفتہ رفتہ چوڑا ہوتا رہا اور دیکھ کر اس کے متعلق گفتگو ہوتی رہی، اگر یہ شخص اتنا اگلا کر نہ جلتا تو لوگوں کی نظر میں بھی نہ پڑتا اور نہ کو جوان زادگی بحث میں آتی اسکی آنکھوں نے نہ صرف اس کی کم ظرفی کا بھانڈا بھونڈ دیا بلکہ حسب و نسب بھی ظاہر کر دیا


اس طرح لوگ اپنے ہاتھوں آپ پر نام ہوتے اور اپنی اصلیت ظاہر کرتے ہیں۔ شریف آدمی اگر فون سے کام نہیں لیتا اس میں غرور اور انکاری اور غمناکی ہوتی ہے اس لیے اس بڑی بدلت سے بچنے کی کوشش کیجئے اگر خراب سمجھتے ہو جیسے یہ کمزور کیا پیدا ہو جائے تو اسے فوراً دور کیجئے **چھوڑ دینا** خفیہ الحرفی اور چھوڑ دینا بات ہے، کسی کو متوجہ کرنا اور کیا کسی کی نقل اتارنا بہت نازیبا ہے۔ اگر ہر یہ ایک دلی کی معلوم ہوتی ہے مگر اس سے نتائج بہت بُرے نکلتے ہیں۔ اس مذہب عادت سے بچنا چاہیے۔ میں نے کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کی مگر کس الزام سے بچ نہ سکا کیونکہ ایک چھوڑے کو جوان میرے فون کو دے تھے ان کی وجہ سے مجھے جہانم ہونا پڑا، اسکی نفیس یہ ہے کہ نواب چٹاری جب بہاؤ صدر اعظم ہو کر آئے تو میری بیٹھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے بہت خواہیں۔ ایک عرصہ تک میں فحقی کی وجہ سے معلوم ہو سکی، بالآخر میرے ایک غایت فرما

نے مجھ کو ان کے پاس تہہ دارانہ طبیعت سے کام کرتے تھے تھیں تاکہ آپ نے معونات ملک کی نمائندگی میں نواب صاحب کیجیے میں کو ان کی نقل اتار رہا ہے اور دل غائبی چھوڑا فون کا فون بھی لوگوں کو سنایا ہے اسے نواب صاحب آپ سے بے احتیاط ہیں واقعہ یہ تھا کہ اس سال میرے نمائندگی کے اعلان میں ایک قدم نہیں رکھا تھا اور نہ ہی نواب صاحب کو بدل پٹے دیکھا تھا اور اگر دیکھتا بھی تو میری کیا فضاہت آتی تھی کہ جو اس طرح نقل کرتا، مزید تعقیب میں نے دریافت کیس تو معلوم ہوا کہ نواب صاحب کے کوئی مصاحب جو ان کے کچھ تھے ان حرکات کو دیکھ رہے تھے اور انہوں نے اس شخص کا نام جو یہ حرکات کر رہا تھا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تکلیف کاٹھی ہے۔

اب فرمائیے! میرے لئے کیا چارہ کار صاف ان مصاحب سے لٹا چکا یا تو معلوم ہوا وہ یو۔ پی چلے گئے۔ بدلت تک یہ محبت بھری میری سمجھ میں نہیں آئی کہ میرے خلاف کوئی سازش کیجئے تھی یا اتفاقی بات تھی، میری حالی اسکا انجمن میں سال ڈیڑھ سال گذر گیا، ایک روز میرے ایک دوست راستہ میں مل گئے جنہوں نے میرے ساتھ میرے فون کو دیکھ کر تعجب کا ہدیہ کو دیکھا تو کہنے لگے آپ اس قسم کے چھوڑے لوگوں کو ساتھ کیوں رکھتے ہیں؟ یہ لڑکا بہت ہی چھوڑا ہے۔ میں نے بوجھ کیا چھوڑ دینا کیا اس نے فون انہوں نے بتایا کہ معونات ملک کی نمائندگی میں اس نے نواب صاحب چٹاری کی اس طرح نقل کی تھی اور یہ یہ کہا تھا، میں نے انہوں نے تکلیف سے بوجھ کر فون ہونے پر اقرار کیا کہ واقعی ایسا ہوا تھا اب معاملہ میری سمجھ میں آگیا، ان کی چھوڑی حرکات نے دیکھ کر میرا نے ان کا نام دریافت کیا ہوا، اور کسی نے تکلیف کہہ دیا ہوا

کیفیت

جو اب گلشن کشمیر ہے یہ کیفے پارک۔ بگ بون کے باغ کی تصویر یہ کیفے پارک۔
 جو راجا پیل چادر گھاٹ سڑک اعظم چاہی فون نمبر (۸۷۸)
 لاریز کھانوں، معراج مشروبات اور ذائقہ دار چائے کے لئے آئیے اور اپنے
 دوست احباب کو گھوڑا مشربو کی دعوت دیجئے (میدان اب انجمن)





حب عادت قدیم ۲۹ محرم احرام شام کے پہلے بجے
مجلس عزائے سالانہ مقرر ہے

مومنین یہ وقت شرکت فرما کر ممنون فرمائیں

خدیجہ حیدر حسین عظیم

پتہ: ۲۵۰، ۹۶، ۹۶ کوچہ کبیل پولش اندون یا قوت پورہ



۲۹ محرم المظفر مجلس عبادت عظیم بوقت ۹ صبح مجلس عزائے سالانہ مقرر ہے

عہدہ الذکرین مولوی میر تقی علی صاحب زیدی بیان فرمائیں گے

امیدواران تشریف آوری

فرزند ان جناب مولوی ناسیر صاحب قبیلہ

پتہ: ۲۴-۱۷ کلاس سکان آرائش - کیت باسٹی -

اور جب صاحب نے لوہا صاحب کو یہ واقعہ سنا یا اور اس
چھوٹے کام نام تھا نا چاہا تو لکھنؤ میں نہ ہوتا اور ایک
بڑا کام نام جو گوش زد تھا ان کے منہ سے نکل گیا اب میں
اس واقعہ کی صفائی بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ مجھ کو سوائے انام
کا نام سن کر لوہا صاحب نے میری برنامی کی داستان بھی سنی ہوگی
اور مجھے جھال کا لاشا بنا کر پیچھے لٹکانا پسند نہیں کیا ہوگا اسلئے
میرے درپے آزار نہیں ہوئے اب اگر انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ
وہ شخص چین نہیں بلکہ لکھنؤ سے تو ملکت ہے کچھ نقصان پہنچا دیتے
اسی دسے میں نے خاموشی اختیار کی مگر لوہا صاحب کی عقل کی
وجہ سے مجھے خاص نقصان پہنچا۔ اعلیٰ الہی اور اسطو جاہ دارالہمام
ان کی سوانح عمری میں نے بڑی سخت سے لکھی تھی جو سراسر اکبر
نے بہت پسند کیا تھا اور مختلف اصحاب سے اسکے منتقلی رائے
دریافت کرنے کے بعد طاعت کئے اعداد دیا ہی چاہت
تھے کہ خلیفہ چھٹا لکھی اور سراسر اکبر نے اختتام جنگ پر اعداد دینے کا
دھوکہ کیا تھا۔ چھٹا صدارت میں پھر میں نے کاروائی نازہ کی
لوہا صاحب نے بارے غصے کے نام لکھ کر دی اس طرح نہ صرف
میری کتاب کا سارا کھٹائی میں پڑ گیا بلکہ میری ترقی کے مواقع
بھی باغی سے نکل گئے کیونکہ بیشتر عہدہ دار ہائے تھے کہ صدر اعظم
مجھ سے غلام ہیں اور میری ترقی ان کی ناخوشی کا باعث ہوئی۔
دیکھئے ایک چھوٹے سے چھوڑین کی حرکت میرے لئے
کتنی خطرناک ثابت ہوئی اس چھوڑین سے لکھنؤ کو تو کچھ فائدہ نہیں
ہوا مگر میں بڑا نام ہو گیا۔ اگر میں محتاط ہوتا اور ایسے چھوڑوں سے
رہلے نہ رکھتا تو مجھے یہ نقصان نہ پہنچتا۔ آپ بھی احتیاط کیجئے نہ تو
خود چھوڑین اختیار کیجئے اور نہ چھوڑوں سے دوستی یا عقارت کیجئے
(دعائی آئندہ)

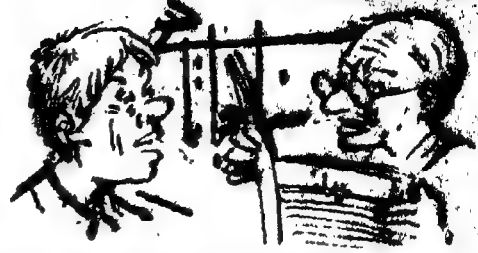
کیفہ سعدی اینڈ پراڈکٹرز اسٹور

آسام اور دارجلنگ کے باغات سے راست منگو اکو یا ہر فن سے تیار کی ہوئی چائے
صرف

کیفہ سعدی اینڈ پراڈکٹرز اسٹور

ناپلی مارکٹ حیدر آباد میں مل سکتی ہے اور ہمارے پراڈکٹرز اسٹور سے آپ کی
فرماریات کا ہر شے بازار سے اور ال خرید فرمائیے فون نمبر (۲۴۰۶۰)





مسترد کے ۳۰۰ اکائیوں نے کانگریس پر
شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے
پٹل اکانگریس کی آمدنی میں بربابی اکائی
ہر جگہ ایک سو میں آنے کا خلاف ہوا۔

روس کے وزیر دفاع مارش مالینکو نے کہا کہ مغربی
جنگیازوں کا مقابلہ کرنے کے لئے روس کو جنگی
تہذیبوں بڑھانی پڑے گی۔
یعنی یہ تحریف اسلحہ کی پیش رفت ہے۔

روس نے کانگریس کے آزاد ہونے ہی، سائنسی اور
فنی امداد کا پیشکش کیا ہے
کیونکہ ”ماہی قلا دہائی کم نمی خورد۔“

سینا پور میں ایک جوان مرد عورت نے بیک وقت
ایک نہ دو پورے چار بچوں کو جنم دیا ہے
آفرین باد برین بہت نہ ابدن تو

لندن میں دس لاکھ کوتر دہائی کا بلدیہ کے
ایک مسکن بن گئے ہیں۔
ہم جیتے ہیں کہ یہ ”امن کے کوتر“ ہوں گے

خبردار کے ایک مصنف شیخ سلیمان کے گھر میں
ہوئی، چودھام حق مال و اسباب اٹھا کر لے گئے
پولیس نے شیخ سلیمان کا بیان لیتے ہوئے
دریافت کیا کہ جو وقت آپ کے گھر میں چھڑی ہوئی آپ
کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے؟ شیخ سلیمان نے جواب
دیا: میں اپنے کتب خانہ میں بیٹھا تھا اور اپنی کتاب
”اب چوروں کا وجود نہ رہا“ کا سوواہ ذرست کر رہا تھا۔

مرکزی ملازمین کی مشترکہ مجلس عمل کے پیر میں
ایک سربراہ نے ”کمیٹی کے رولز“ کا پتہ لگایا
ہم جیتے ہیں کہ انہوں نے جو اے نے قاعدہ کے
کان میں کہا ہوگا۔
لین سربراہ نامہ بان مہربان رہبان
کس را خبر کن کہ گامی غریب است

ابن اتحاد اشراء کا جبرہ اجلاس اور جوانی کو مستعد ہوا
ہم جیتے ہیں کہ اس اجلاس میں شعراء کے کام اس
مسئلہ پر غور فرمائے ہونے کے قیامت محقق کی قیامت
ہے بربا ہوتی ہے یا امانوی صوفیوں کی بیان کردہ چنان کے کرتے
ہے۔ ۱۔

ضلع مسکور کے کیڈیٹ کارکنوں نے کیونٹ پارٹی
یہ سٹیفنی ہو کر کانگریس میں شرکت کا اعلان کیا۔
”دل دل سے بچے، کھائی میں پھینے“
شہید اسی موقع پر کہا جاتا ہے

لندن میں دنیا کے ماہرین جمع ہو کر بچوں کے جرائم
کے بارے میں غور کریں گے
ہماری رائے میں اس اجتماع میں نیویارک کے
ان فلم ہڈوں کو بھی مدعو کیا جانا چاہیے جو جرائم اور ضیاع پر
فلیش بناتے ہیں۔

مرط مسود احمد غور شہید اور سٹریج ندائی نے
کیونٹ پارٹی کو استغفہ دے دیا۔
این ہم رفت و آن ہم رفت
درپے جہانان جان ہم رفت
رفن وہ رفتن وہ رفتن وہ رفتن وہ

بھارت سرکاری ناچ اور سنگیت کی باورٹی سرکاری
خرچ پر سنگیوں کے دورے پر روانہ ہوئی
بھارت اور کوٹے ٹھکانے والے سرکاری
مرف پر غیر مالک کو جاسکتے ہیں لیکن ہندوستان کے
سیکڑوں ذہن غالب علم سرکاری خرچ پر اعلیٰ تعلیم کے
مغربی مالک کو کھانے ترکتے ہیں

علی کی معنوی پیروی سچا توہین سمجھا
وہ فرشتوں کی وارفتگی سمجھا توہین سمجھا
مٹا کر آپ کو عثمان بنی کھٹا ہے ہر اکے

شیراز

ایڈیٹر: سید مصطفیٰ شیرازی مقام اشاعت: چادرگاہے ٹیمپ حیدر آباد (۲) لاہور

ہمارے سچے دوستوں کی طرف سے
نیا کراچی صوفی مکتب کو ہمارے راجہ درویش صاحب
۶۵ غزل ۲۹

(مطلع) مدح و توصیف کہ در لیل و نہایت کریم
جان ناب رُخ بشیر نثارے کریم
خورده صہبا غنچہ کف پیر مغال
این چہ سنی تو نگار باہ بہارے کریم
کو چہ گردی کہ ندانیم چہ چیز نیست
بر در باب نجف ماکہ قرار کریم
از کف این و دیگر آن ہمہ آزاد شدیم
ہمستہ کردہ نگر تو کہ چہ کارے کریم

(مقطع) شیوہ بندگی ماکہ میان شد عثمان
این چہ اعلان کہ از کلب نگارے کریم

جلد ۱۲
روز
جمعہ ۲۷
مئی ۱۹۶۰
۲
۳
ذیقعدہ الحرام
۱۳۹۰
شمارہ
(۲۹)

کرایہ پر حاصل کیجئے

- ۔ شادی بیاہ کے لئے شامیانے و فرنیچر کرا کر وغیرہ
- ۔ اسٹیج ڈراموں کے لئے اسٹیج ڈیکوریشن کا قیام
- ۔ جلسوں وغیرہ کے لئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
- ۔ تاریخی اور شیش فلون کیلئے بہترین فرنیچر اور اسٹاچو وغیرہ

علی برادرس پرائیویٹ لمیٹڈ
Ali Bros. PVT, Ltd.

PHONE No 5050



عزاداری امام کر بلا

فرمایا چند سال قبل جبکہ عاشور خانہ جات تعمیر ہوئے تھے تو اوس وقت ضرورت محسوس کر کے چند ماتمی گروہ کو بلا یا جانا تھا جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ اس میں ہمہ قسم کے اشخاص شریک رہنے سے وقتاً فوقتاً فتنے رونما ہونے شروع ہوئے یا ہمہ قسم کے معانین اخبارات میں طبع ہوئے یا لگی کوچوں میں اس کے تذکرے ہوئے۔ ان حالات کو دیکھ کر مناسب یہی سمجھا کہ اس طریقہ کو سدود کر دیا جائے۔ دوسرے طرف جب خانہ زادوں کا معاملہ درپیش ہوا تھا تو قریب قریب سب راکے فوجہ پر لٹھا اور مہذب طریقہ سے مات کرنا شروع کیے۔ ایسی حالت میں جب گھر کے بچے یہ کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں تو پھر غیروں کو جن کے لئے لکڑا رہے تھے وہ نہیں ہو سکتا اور ان کو بلانے کی کیا ضرورت؟

الحاصل جب سے یہ طریقہ رائج ہوا تو سب خرابیاں دغ ہو گئیں اور اس کا اطمینان طریقہ پر عمل رہا ہے۔

دیگو۔ عزادار زمرہ میں جب مجالس ہوتے ہیں تو جو شخص چاہے یہاں شریک ہو سکتا ہے۔ مگر باوجود کسی قسم کی ممانعت نہ ہونے کے بہت کم لوگ شریک ہوتے ہیں جن کا عدم وجود برابر ہے۔ اس کے سوا اپنے عشرہ محرم میں جو طرف مجالس ہونے سے یہ لوگ مختلف جگہ شریک ہوتے ہیں اس لئے بھی یہاں ان کو شریک ہونے کا موقع نہیں ملتا۔ خلاصہ یہ کہ کوئی شریک ہوں یا نہ ہوں مراکسم عزاداری گھر والوں کے پورے ہو جاتے ہیں تو پھر دوسروں کو دعوت دینے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے علاوہ میرے گھر کے مجالس میں شریک ہونے والوں کے لئے چند شورو طوقا عند مقرر ہیں۔ لہذا جب تک ان امور کی پابندی نہ ہوگی باہر والے آ بھی نہیں سکتے۔

خلاصہ یہ کہ حالات دنیا بدلے ہوئے ہیں لہذا ان کو سامنے رکھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بے ضرورت کوئی فتنہ یا شور و شغب برپا نہ ہو۔ جس کا السداد از حد ضروری ہے۔

مرقوم ۲۴ مئی ۱۹۹۱ء

(آئندہ از نذری باغ)

مربی و سرپرست کا عزم بالجزم

فرمایا حال میں یعنی دو تین ماہ کے عرصہ میں جتنے صاحبزادیاں نذری باغ کا عقد ہوا ہے صرف انہیں کی مدت تک مجھے دیکھنا ہے کہ مابین فریقین کس قسم کی متبادل زندگی رہتی ہے۔ اور اگر اچھا ٹا کوئی غیر خوشگوار بات پیدا ہوگی جس میں شوہر ان بے قصور سچے جائیں تو اس صورت میں مجبوراً مجھے دوسرا انتظام کرنا ہوگا جیسا کہ صاحبزادگان مکان گاف کیلئے کیا تھا تاکہ لڑکوں کی زندگی معیشت میں نہ پڑے۔ دوسرے طرف اولاد کا معاملہ ہے۔ لہذا تاریخ عقد سے کم از کم دو سال یا زیادہ سے زیادہ تین سال گزرے بعد بھی نتیجہ اچھا برآمد نہ ہوگا تو اس وقت بھی حق اولاد کی خاطر مجھے دوسرا انتظام کرنا ہوگا۔ کس لئے کہ مذہب اسلام میں عند الضرورت ایک سے زائد نکاح کی اجازت ہے۔ بہر حال جیسے حالات پیش آئیں گے اس کے مطابق کام ہوگا۔ اس لئے سرپرست جس قدر ضرورت تھی چند سطور لکھ کر اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ تاکہ معاملہ صاف ہو جائے کہ میرا ارادہ کیا ہے اور کیا ہر وقت کرنا چاہوں۔

فصل میرے خیال میں یہ لڑکے خوش قسمت ہیں کہ ان کے شہود و بہبود کا اس قدر خیال خسر کہ ہے کہ بغیر کسی تحریک یا درخواست وہ ان امور پر نظر رکھتا ہے۔ ہاں ایک بات دامادوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ ٹیکہ کھوا رہ کر خسر کے دل میں جگہ پیدا کریں تو اس وقت یہ چیز انہیں کے حق میں مفید ثابت ہوگی۔

رقم نم ۲ مئی ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

اصلی و لائی مرغیوں کے لئے

کھانے اور بچانے کے لئے شوقین حضرات انڈے ہمارے پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ پائش و ہارٹ اینڈ بلیک بسلور ڈار ککس، کیمپن و ہارٹ اینڈ بلیک، آرٹیکلس، اسپائش بلیک مونارک، گل ہارس، بھ آر پکلس، بھ گل ہارس، بھ راک، اور دیگر عمدہ اور بڑھیا نسل کے مرغیوں کے انڈے ہمارے بیان و اچھی قیمت پر اور عیار نئی کے ساتھ فروخت ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس کمرغیاں اکثر نیشوں میں اول نمبر کے انعامات حاصل کر چکی ہیں۔ آل انڈیا نمائش مرغیاتی نے ہماری مرغیوں کو اول انعام کا ستم قرار دیا ہے۔ گل ہند نمائش معنوعات ملکی نے بٹ پیٹ ڈان برڈ آف دی شو ہارس آف برائٹرو کی کپ کے علاوہ زیادہ انعامات حاصل کرنے پر احمد انڈیا کی شیلڈ بھ عطا کی ہے۔ عمدہ بھداشت اور اچھی کھادگی کے وجہ ہمارے کمرغیاں ستوی اور چھاتی رزرو و ضیاء کبیر رکھنے والے انڈے دیتی ہیں۔

ولسم پولٹری فارم ویکیف دانشاہ پلج حیدر آباد



آغا شیخ ابوالقاسم خراسانی

کرایا گو انکو میں ایک زمانہ سے جانتا ہوں جنکے والد آغا محمد علی صاحب خراسانی تھے جو کہ مجتہد تھے تمام نزدیک سے انکو جاننے کا مجھے موقع نہیں ملا تھا جیسا کہ چند ماہ سے حاصل ہے تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ ذی علم ہونے کے علاوہ طبیعت میں سنجیدگی ہے۔ اور رفتار و گفتار میں ثقہ پن ہے۔ اور ساتھ ہی یہ ضرور زمرہ وفاداروں میں ہیں۔ یعنی برعکس اسکے یہ اُن اشخاص میں نہیں ہیں جو ہوا کا رخ دیکھ کر چلتے ہیں یا جندہ زر کہلاتے ہیں۔ اس کے سوا انکی طبیعت میں قناعت بھی ہے اور شور و شغف سے بالکل علیحدہ ہیں جس کا ثبوت مجھے امور مذکور سے مل گیا ہے۔ اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ عدن باغ کے صاحبزادوں کو غریبی و فارسی کی تقسیم دینے کے لئے ان سے بہتر مجھے کوئی دوسرا شخص نہیں مل سکتا۔

بہر حال مجھے امید ہے کہ یہ بیچے ایک دن اپنے اُستاد سے علی فیض حاصل کر کے اُستاد کا نام نکالیں گے کہ میں نے جو کچھ سوچ سب کچھ تقسیم کا انتظام کیا تھا وہ ایک دن ضرور بہتر نتائج پیدا کرے گا۔
بقونہ و کرمہ۔

مرقوم ۲۲ مئی ۱۹۶۷ء


(آمدہ از ندری باغ)

کشمیر ہاؤس

امرتسری باریک چاول

اعلیٰ درجہ کا امرتسری باریک چاول کیلئے کشمیر ہاؤس بیگم بازار کا ہدف ماحل و مائیے
اس کے علاوہ اصلی ایرانی و کشمیری زعفران، اصلی شاہ زبیرہ، خشک میوہ جات
گرم مصالحہ و کسرانہ کا واحد مرکز
آرڈر پر سپلائی کی جاتی ہے!

کشمیر ہاؤس بیگم بازار حیدر آباد فون نمبر (۵۹۸۰)



حکمی افندی قدیم نمکوار کا مضمون

فرمایا زمانہ قریب میں نذری باغ کے حالات سے متعلق جس کا اس کو عینی مشاہدہ ہے کہ یہاں اسکی آمدور ایک زمانہ سے ہے (علاوہ اسکے ۵ یا ۱۵ سال سے اس کا کم سن بچہ جس کا نام علی خیر ہے زمرہ خانہ زادوں میں شریک ہے) بلا ناگ آمیزی یا چالوسی یا جلب منفعت جو کچھ حالات ہوں گے وہ آزادی سے بیان کرے گا جبکہ زمانہ شناس یا حق گو اصحاب اس کی داد دے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

دیگر زمانہ قریب میں یعنی ماہ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ میں اس کے بچہ کا عقد بھی ہونے والا ہے جس کی نسبت بھی ہو چکی ہے اور اس کے قیام کے لئے مدرسہ عالیہ میں (در ثقیب) مکان بھی تعمیر ہو چکا ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ نیک کردار ہے اور نذری باغ کے قواعد مقررہ کی پابندی کرتے ہوئے اپنی زندگی خاموشی سے بسر کر رہا ہے اور طبیعت میں فتنہ و شر نہیں ہے جو کہ خود اس کے شرع سے ظاہر ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ اجماعاً لڑکا ہے

مرقوم ۲۴ مئی ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)



بغرضِ قسم مصمصام شیرازی مدیرِ شیراز ہفتہ وار

فرمایا پرچہ شیراز مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۰ء زیر عنوان ”یاد رکھیے“ پر صفحہ ۱۲ آغا سید اللہ محی کو جس بھاری بھر کم لقب سے یاد کیا گیا ہے اس کے وہ دراصل مستحق نہیں تھے بلکہ دوسرے جید علماء یا مجتہدین تھے جن کا پایہ دنیا سے علم و فضل میں نمایاں تھا۔ لہذا آئندہ سے ایسے اُمور پر غور کر کے انہیں القاب سے اون کو نوازاجائے جس کے لئے وہ موزوں ہوں۔ کیونکہ بے ضرورت ایسے الفاظ لکھنے سے چاپلوسی معلوم ہوتی ہے۔

بغیر بہر القاب گران ہر کے موزوں بنو

مُسکود مولوی اصغر حسین صاحب جب کبھی بغرضِ صیغہ نکاح دیوڑھی آئیں تو اپنے کس بچہ کو ساتھ نہ لائیں کہ ایسے موقعوں پر معصوموں کی موجودگی مناسب نہیں ہے البتہ اگر مجلس عزاء ہو تو وہ بات دوسری ہے۔ اس کا خیال رہے۔

مرقوم ۲۲ مئی ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

فرائض بزرگ خاندان مکمل

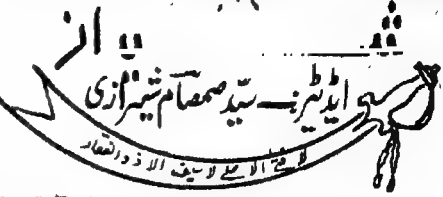
- فرمایا شکریہ کہ میری لڑکیوں کو ذی کردار شوہر ملے (اچھے خاندانوں کے) جبکہ لڑکوں کو عزت ملی کہ میرے خاندان سے وابستہ ہو گئے (ازدواجی رشتہ سے) اور لڑکیوں کو قسمت سے وہ شوہر ملے جو ان کے حق میں ایک نعمت تھی و بس۔
- مُسکد رایت رہ یہ مصمصام شیرازی غلی پاشاہ کو میر داماد نہ کہے شیرازی بلکہ پاشاہ داماد لکھنے جو کہ بہتر اور موزوں لقب ہے۔

مرقوم ۲۳ مئی ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

اخبار شیراز آپ کا اور صفحہ آپ کا اخبار ہے۔ اخبار شیراز کی فلاح و بہبود کا اخصار آپ کی ذات خودہ صفات پر ہے۔ اخبار شیراز کی توسیع اشاعت نہ ہمارا تھا بلکہ ان کا فیاض شیراز کے گرتے ہوئے مالید کو سمجھنا ہے۔

نہیں اپنی حق ہے قوم کی آواز ہے



سلسلہ

آفاقی رستم کی فی مدد انجمن مالکان ہوٹل و شیرینی فروشان
کی جانب سے انجمن کے جلسہ عام مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۰ء کی قرارداد جو
باتفاق آراء منظور ہوئی تھی بغرض ان وقت میں وصول ہوئی جو
”سیراز“ مورخہ ۲۰ مئی میں شائع ہو چکی ہے
سلسلہ کیس کے تعلق سے مالکان ہوٹل و شیرینی فروشان
کو آئے دن جو مشکلات پیش آتے ہیں اور بغض غلط اندیشیں، جلد باز،
اپنے حدود و اختیارات سے تجاوز ہو جانے اور غیر معاملہ فہم عہدیداران
کی وجہ سے جو غیر ضروری پیچیدگیاں اور مشکلات کھڑے کئے جاتے ہیں اس
کے پیش نظر، انجمن کی قرارداد اس قابل ہے کہ اس پر کثیر سلسلہ کیس آؤ
وزیر فیما کس غور کریں۔

یہ عجیب بات ہے کہ ہمارا ملک ایک، دستور ایک، لیکن
ایکے باو صفہ بر صوبے میں دستور کے تغیرات جدا جدا اور قانونی
دفعات کا لٹا ڈانگ، چانچو بھیجی میں جانے اور مشروبات
پر سسٹم کیس میں سے اور اشیائے خورد و پیاز پر اذروں ایک دہیرہ فروخت
کی حد تک سسٹم کیس صاف ہے لیکن آغز ہارپور لیس کا داد آدمی
نہ الیہ یہاں نہ صرف چار اور مشروبات پر سسٹم کیس ہے بلکہ
انہی خورد و پیاز پر چاہے اسکی فروخت ایک دہیرہ سے کم ہی کیوں ہو
سسٹم کیس مالک کیا گاہت پھر لطف کیا بات ہے کہ وہ شیرینی، لوکالے
پینے کا اشیاء میں شامل کیا گیا ہے حالانکہ کھانے پینے کی اشیاء کی قیمت
میں پادل، روٹی، کچلے، ٹوٹی روٹی اور مالح و غیرہ ہی آسکتے ہیں
کیونکہ رضا اعداد ثابت ہونے کے لئے کوئی شخص ٹھکانی استعمال نہیں
کرتا بلکہ کچھ بھار یا کسی تقریب وغیرہ میں ٹھکانی استعمال کرتا ہے
اس اعتبار سے ٹھکانی کو کھانے پینے کی اشیاء میں شامل کرنا قانون
کی غلط تعبیر کے سوا اور کچھ نہیں

دستور ہند ان نون کی طبعاتی قیمت نہیں کرتا دستور کے سامنے

خطیب فیر سلونی

ارٹا دفرا تے ہیں کہ خدا کا علم کفیات اور جزئیات پر مدد کا ہے
اور وہ ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کا عالم ہے۔

چھوٹا اور بڑا سب برابر ہیں لیکن اسکو کیا کیا کہ سسٹم کیس کے ارباب
آفندہ دستور کو سمجھتے ہی نہیں چنانچہ ہوٹل اور ٹھکانی کے کاروبار پر (۲۵) ہزار
تک فی روپیہ دو سسٹم اور نانہ از (۲۵) ہزار روپیہ پانچ روپیہ تین
سسٹم کیس مالک کیا گیا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ General Goods
کیلچ Commercial Taxes کا عام شرح سے دس نرارت
زیادہ (Turnover) پر فی روپیہ دو سسٹم لیا جاتا کہ نہ تو
بہتر قرار ہے اور دستور بند کی روشنی میں ہر تاجر کیا تو چاہئے وہ چھوٹا
بڑا برابر اسکی مدد سلوک ہو۔

توان سسٹم کیس کی رو سے ہر تاجر کو اسے Turnover
یا Annual Turnover کہنا پڑتا ہے Return داخل کو نکالنا
پابند کیا گیا ہے جب مالکان ہوٹل و شیرینی فروشان اپنے حقیقی ہمارے
محلو سے سخت داخل کرتے ہیں تو غیر معاملہ فہم عہدیداران سسٹم کیس میں اپنی
کارکردگی دکھانے کے لئے تاجر کے حقان کا اس کی بغیر تختہ میں درج
شدہ Turnover کو دلوڑھا بانڈوں کو کے Ascendment
کرتے ہیں فرض ہے کہ Turnover کو دلوڑھا بانڈوں کے حصول
و جو بات نہ کہ ہر سسٹم کے جاتے ستم بالائے سمیہ کہ اجلاس جمع کے
خوف کوئی نہیں بھی نہیں کہ کتا کیس سسٹم کیس میں اپنی داخل
کرنے کا پہلی شرط یہ ہے کہ متعلقہ محلو کا مال ادا کر کے اس میں داخل کیجئے
جب تک محلو ادا ہوا نہیں ہوتا تو اس کی کم مراد سے تجارت کو نوازے
جو بارہی نہ تو دلوڑھا اور دلوڑگی محمول داخل کر سکتے ہیں اور نہ اپنی کر سکتے
ہیں۔ ایسے جو باری عموماً اپنا دلوڑگی نکال کر دکان بند کر کے بیٹھے جاتے
ہیں حکومت نے سسٹم کیس میں ہوٹل کو انصاف رمانی کے لئے مقرر کیا ہے
لیکن قبل از نسل کا مل کیس ادا کرنے کی ممکن العمل شرط کی وجہ سے اکثر
جو باری انصاف سے محروم رہتے ہیں

اگر حکومت کو واقعی انصاف رمانی مقصود (ادھمیت
میں ہے) تو حکومت کو چاہئے کہ ٹریبونل کے شرائط میں سہایل سے
پہلے سسٹم ادا کر دینے کا شرط کو منسوخ کر دے۔

اپنے کے سلسلے میں یہ امر بھی تاجروں کے لئے کیف دہ ہے
کہ مال کیس ادا کر کے اپنی کوئے اور اپنی میں تاجر کے مانتی ہند ہوتے
کے بعد زیادہ ادا شدہ کیس واپس نہیں لیا جاتا بلکہ آئندہ سال کے
حاج میں محوب کیا جاتا ہے یا کسی اور سال کے حاج میں محوب کرایا جاسکتا
ہے جب زیادہ جمع شدہ کیس کا واپسی کے لئے عہدیداران سسٹم کیس کو

توجہ دلائی جاتی ہے تو یہ جواب طلب ہے کہ **Refund** کے تحت زیر
 طبع ہیں جو بے کے بعد انڈیکس واپس کیا جائیگا لیکن برسوں گزرنے
 کے بعد بھی **Refund** کا نوٹ نہیں آتی
 محکمہ ٹیکس کی جانب سے **Evasion C.T.O.S**

اور اس کا تعلق کیا گیا ہے لیکن دیکھا جا رہا ہے کہ
Evasion C.T.O.S ہمیشہ اپنے حدود اختیار کو
 پھانے کے عرق قانونی کوشش کرتے ہیں۔ اختیارات کے ناجوروں کا جامہ
 پوشی لگاتی ہے، ان سے محکمہ ٹیکس کو کھاتی ہے اور ان کے
 پوچھا پٹ کے مقامات پر جوتے ہیں کہ داخل ہوتے ہیں۔ اوپر ان کے
 یہ جھوٹا سیس ٹیکس کے قانون کی نگرانی کرنے کا بجائے ناجوروں کو
 پریشان کرنا اور ستانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

جہاں تک جمہور داران سیس ٹیکس کے بارواں لوگ اور
 بے ضابطگیوں کا تعلق ہے جو کہ کثیر سیس ٹیکس سے تاجر معقول کو عام
 طور پر یہ توقع ہے کہ ان کے دور کثرتی میں مذکورہ بالا تمام بے
 ضابطگیوں دور ہو جائیں گے اور جہاں تک قانون میں ٹیکس کے دفعات
 میں تو یہ سب کا تعلق ہے ہم وزیر فیض کو اس خصوص میں ترجیح
 کرتے ہیں کہ وہ شری مہاراجی ڈپٹی مرکزی وزیر فیض کے حالیہ
 تیار ہوئے روٹن میں سیس ٹیکس کے قانون میں ترمیمات کر کے تاجر طبقہ
 کا کام بے چین کو دور کریں۔

دست برداری

میں نے انتخابات بلوئے مقلد دار انتہاء کے سلسل میں نو اب یحییٰ پاشا تھا
 و صدر ایڈیٹ شید کا فونٹس کے حق میں دست برداری کا فیصلہ کیا ہے لہذا
 میرے وہ تمام دوست اجاب فحیوں نے مجھے اپنا حقیقی ووٹ دینے کا
 وعدہ کیا تھا و میرا کہ کم لو اب یحییٰ پاشا صاحب کو اپنا حقیقی ووٹ دے
 گئے انہیں کامیاب اور مجھے شکستہ اور فرامیں لاگو ہیں نے مقلد دار انتہاء کے
 لئے نو اب یحییٰ پاشا صاحب کو شکست دیکر انتہائی دورانیہ شی اور تو کو شکست دیا
 ۷۵/۱۱/۱۹۹۰
 سید محمد عام شیراز کا

مضمون شائع ۵ ستمبر ۱۹۹۰ء
 بلکہ نالغ شدہ مورخہ ۲۰ مئی در شیراز شری فیض

فرمایا اس اعلان کے بعد چند غرض نذری باغ میں
 پیش ہوئے ہیں جن میں طلبکار لڑکوں کی عمریں (۳۰) کے
 اندر رہنا لگی گئی ہیں۔ دوم جو حالات لڑکوں کے بیان ہوئے
 ہیں انکی پہلے چھان بین ہونا ہے کہ یہ کہاں تک صحیح
 ہے۔ اس کے سوا ایک بل بورڈ سے صحت سے متعلق شری فیض

پیش ہونا ہے۔ اس کے علاوہ یکشت (صفحہ ۵۵) نقد
 بابت زمرہ معجل کیا ادا ہو گا اور کردار سے متعلق
 اطمینان کی طرح سے دیا جائیگا تحریری اور ایسا طلبکار
 کی کوئی ذاتی جائیداد یا آمدنی کسی قسم کی ہے یا نہیں
 جب تک ان اہم امور کی چھان بین ہو کر نتیجہ اطمینان بخش
 ثابت ہو نذری باغ کوئی کام نہیں کر سکتا کہ اس معاملہ

کی اہمیت پر بھی ہوئی ہے دوسرے طرف بغیر یہ منازل طے
 ہوئے کسی کو کوئی قطعی جواب نہیں دیا جاسکتا کہ آجکل
 حال دنیا کیسے بد ہے میں یہ بھی سانس میں لہذا جو کام وہ
 حرم و اقباط کیا گیا جائیگا تاکہ کسی لغزش سے زمرہ معجل لڑکی
 کی زندگی تباہ نہ ہو
 (آدہ از نذری باغ)

قطع

جو صدق زباں سے کبھی بولا نہیں جاتا
 کم ظرف کو میزوں میں بھی تو لا نہیں جاتا
 جو سامنے آسکے جو ہر ہمزاز کسی کا
 ہر راز کو تو دیکھ لے کھولا نہیں جاتا

(آدہ از نذری باغ)

لاجواب قربانی

از ڈاکٹر راہا لکھنؤی پروفیسر تاریخ

تاریخ میں عظیم ترین کرداروں سے واقف ہے ان میں امام حسین علیہ السلام بھی ہیں۔ غالی ہو کر لاغالی تک پہنچ جانا محدود ہو کر لامحدود کو پاننا بھی انکی زندگی تھی۔ وہ تھے نوابک مزدگار انہوں نے اپنی بختی کو وسعت دیکر پوری کائنات بنادیا اس طرح وہ غالی انسانیت کی محترم امید بن گئے جس ان کی زندگی بناتی ہے کہ ان کی طرح دیوتا ہو سکتا ہے۔ امام حسینؑ کسی عہد کے ہیں نہ کسی ملک کے۔ ارضی مہندیاں انکی عظمت کو محدود نہیں کر سکتی ہیں۔ وہ عام قوموں اور عام زمانوں کے پیرو ہیں۔ یہہ کیوں؟ اسلئے کہ وہ اس بلند ترین معیار حق کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے جو عام نوع انسانی کے دل میں مستقل طور پر گہرے ہوئے ہے اسی کے لئے بھڑے اور اسی کے لئے مرے۔ انکے لئے حق یا دین کی کتابوں میں پڑھ لینے کے لئے نہ تھا نہ اسلئے تھا کہ خدمت کے لمحوں میں اطمینان کے ساتھ اسے سوجا جائے حق تو اسلئے ہے اسلئے اپنی زندگی نیا لیا جائے اسے اپنی روح میں مستقل رکھا جائے تھی امام حسین علیہ السلام کے خون میں جاری تھا اور انکے تمام ہستی کا ایک لازمی جزو تھا حق کو گونہ گونہ پورست والی زندہ چیزوں کی طرح زاری طور پر سنبھالنا چاہیے یہ نہ ہونا چاہیے کہ وہ ہماری مفہوم نہ ہو گا ایک جزو دین کرہ جائے پاپیے کہ زندگی کا ہر لحظہ حق ہو جائیے کہ اس میں دم بھر کے لئے بھی لغزش نہ ہو۔ چاہیے کہ بالکل اسی کا مور ہے امام حسینؑ حق کا فیضی شعلہ بن کر چمکے جس سے نور بھی پھیلا اور حرارت بھی۔ انکی شجاعت کا حرارت نے انکے دشمنوں کو مہلک کر دیا انکی بے مثال شخصیت کا ضو نون نور آج بھی خیال کی دنیا کو روشن کئے ہوئے ہے ذیل کی چند تفصیلات سے ظاہر ہو گا کہ امام حسینؑ کیونکر اپنے تمام افکار و اعمال میں ایک انسان کامل ٹھہرتے ہیں انکے والدین کو ان حضرت علیؑ کی شہادت انکے حقد میں آئی تھی حضرت علیؑ نے اپنی زندگی اس مقدس مقصد کے لئے وقف کر دی کہ رسول کے اصولوں کے مطابق کہہ اور پیروی و انصاف کی حکومت قائم کر دیں مگر انکے دشمنوں کی طاقت بہت زیادہ تھی۔ ۲۷ جنوری ۶۱۱ء کو مسجد کوفہ میں نماز کی حالت میں قتالی کے ایک دار نے انکا کام تمام کر دیا

انہوں نے اپنے بیٹوں کو تاکید کر دی تھی کہ طاقت کے خلاف علی کی جنگ کو جاری رکھیں

تحت خلافت جو غالی ہو گیا تھا اسکے لئے اہل کوفہ کی متفقہ رائے سے امام حسنؑ کا انتخاب کیا گیا مگر ابھی انہیں اپنی فوجوں کو از سر نو ترتیب دینے کا وقت بھی نہیں ملا تھا کہ دشمنوں کی فوجیں ان پر چھا گئیں اور انہیں امیر معاویہ کو خلافت سپرد کر کے مدینہ میں خانہ نشین ہونا پڑا۔ معاویہ کے بعد بکر دار بنے جس نے خلافت کو فعب کر لیا اس شخص کی بد اطواری اور نے نوبت اسلام کی لٹھی کی تھی اسکے عہد میں حالات تیزی کیسا تھو خراب ہوتے چلے گئے۔ اب اسلام کی قسمت پر غور کرنے کے لئے امام حسینؑ ہی صرف ایک مسلمان رہ گئے تھے اس شدید غور و فکر میں انہیں نہ دن کو میں تھا نہ رات کو نیند آفر کار انہوں نے طے کر لیا کہ جہر کبھی بھی جو میں غاصب مزید کی سنگین فوجوں کو مقابلہ کر کے حق کی قربان کاہ پر اپنی جان کی قربانی پیش کر دینگے عقیدے کی ناقابل معطل طاقت نے انہیں اکسا با اور انہوں نے اپنے عزیزوں اور توں اور بھائیوں کی ایک بھٹی سی جماعت کو میکہ مدینہ سے کوچ کیا انہوں نے کر بلا کے مہاجرین میں اپنے خیمے نصب کئے۔ دشمن نے دریائے فرات سے پانی بھرنے کے ذرائع معدوم کر دیئے انفرادی مقابلوں میں غلطی کی قوت ناقابل شکست تھی کیونکہ اس میں قاتل مطلق کا وہی حرارت شامل تھی۔ لیکن دشمن کے تیر اندازوں نے ایک محفوظ مایہ سے ایک ایک کر کے رپ کو قتل کر ڈالا یہاں تک کہ رسول کو نو اسہ دین کا تمنا محاذ پر نہ گنا نہ حملہ سے حال بلب ہو کر انہوں نے اپنے کو مشکل دریا تک پہنچا یا کہ ایک لہند یا لست ایسا خلق ترک کر میں لیکن دشمن کے تیر اندازوں نے اسکا بھی اجازت نہ دی۔ انہوں نے انکے بیٹوں اور بھتیجوں کو انکے آغوش میں قتل کر ڈالا جب انہوں نے زندگی سے ہاتھ دھو کر نیرید یوں پڑا خری حملہ کر کے انہیں بر طرف پیچھے ماریا لیکن زخموں کی کثرت سے امام حسینؑ غل غل کھا کر زمین پر گر پڑے قاتل کا مجمع دور ڈرا اور انکا سر کاٹ لیا انکی لاش کو پامال کر ڈالا اور انکی تدفیل کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا

اصول کی پیروی میں ایسی زبردست قربانی تاریخ میں اپنا جوا نہیں رکھتی امام حسین علیہ السلام انسانیت کے ایک بڑے پیرو میں جکی یاد کو ہر زمانے اور ہر ملک میں سنانا چاہیے وہ اب بھی ایک زندہ طاقت ہیں جس سے منسوب موتوں میں ہم کو مدد ملنا چاہیے جسکی ادھم کو اس طرح سنانا چاہیے جس طرح فطرت اپنے دوستوں کی یاد سنانے سے غیر غالی عظمت کے اعزاز میں یاد دہار کر تقریریں کر دین میں رہنا چاہیے سورج کی طرح چاند کی طرح، مومنوں کی طرح، مدد و جزیر کی طرح اسی با قاعدگی سے لڑنا چاہیے کہ انہیں یہی طریقہ جو جس غالی ان نے اپنے اندر غیر غالی مودہ دیکھ سکتا ہے۔

میکند

از آقا سیّد علی رضا حسینی نسب یزدی
 و غمِ تاسیلِ خون از چشمِ ما سر میکند
 دین و دلِ دراز کفِ ما آن نگار بی وفا
 بر نیاید از سنّانِ گیسو در جنگِ پشن
 کشتیِ ظلمِ بشر افتاده در دریایِ حرص
 عاقبتِ بادِ ستِ مظلومِ کشتِ روزگار
 اصلِ نورانی بدستِ آورده آخر میرد
 غالی را یک زمان در خون شناور میکند
 رفت آید بارِ قیامِ بد اختر میکند
 آنچه با ما لشکرِ مژگانِ دلبر میکند
 کس نداند کی کجا این ملک لنگر میکند
 خاک غم در کاسِ فراقِ شکر میکند
 از ریخِ مس آن سفیدی را کہ سر میکند

ہر کہ را باشد حسینی ذرہ ای در کالبد

جو ہر علم و ہنر اورا توانگر میکند

مرکزی سیرۃ الزہرا کمیٹی کی صدر پر آقا حسین صاحب کا انتخاب

حیدرآباد۔ ۲۵ مئی۔ مرکزی سیرۃ الزہرا کمیٹی کے جلسہ انتخابی۔ منعقدہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۶۰ء میں منعقدہ طور پر آقا حسین صاحب معتمدانہ کو صدارت کیلئے منتخب کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا مرحوم صدر جناب سید محمد صاحب قادری ایڈیٹر اخبار سلطنت کے ایصالِ ثواب کیلئے خاتمہ خوانی کے بعد قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔ معتمدی مایہ پر مولوی میر چراغ علی صاحب رضوی ازرق نظامت پر لواب سید احمد صاحب حقیق دانی زادہ لواب سالار جنگ ثالث مرحوم کا انتخاب عمل میں آیا۔ جلسہ انتخابی نے سائنہ حسین عقد علی و زہرا کے لیے تبرائے ۲۲ بجے ۲۹ مئی سنہ ۸ ساعت شب بمقام حسینہ فخر قوم لواب غنائیت جنگ بہادر مقرر کر دیے اتفاق کیا آخر میں منتخب صدر نے بیکو گوشہ رسول حضرت فاطمہ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی مقدس سیرت اور اس پیام کو جو اسلامی سرمایہ ہونے کے علاوہ معاشی، معاشرتی اور اخلاقی فلسفہ کا سرچشمہ ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچانے کے لئے سعی مسلسل کا عہدہ لیا۔ معتمد مولوی مولوی فرید ابو الحسن صاحب تبریزی کے شکریہ کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کی گئی۔

یادداشت نماز عید النبی دربار حسینی واقع اندرون احاطہ دیوڑھی نواب پورہ جنگ مہم جوئی قدیم میں بروز عید فیکر پچھو ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



جشن عقد مبارک

مخدوم کوئین و مولائے متقیان

زیر انتظام مرکزی سیرۃ الزہراء کمیٹی

بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۶۷ء روز یکشنبہ بوقت (۸) صبح
حسینہ خرقوم نواب عنایت جنگ بہادر میں منعقد ہے۔ امید کہ حضرات بہاندی وقت
تشریف لاکر خادما کی کوئی فرمائش
نظام العمل

نشان سلسلہ	اساتذہ اکرامی	عنوان	وقت مقررہ
۱	جناب رضا حسین صاحب	قصیدہ خوانی	۱۰
۲	جناب یحییٰ عباس قادری صاحب	قصیدہ نقدی اور سیرۃ	۱۰
۳	مولوی سید غلام حسین رضا آقا صاحب قند	جشن عقد مبارک	۳۰
۴	جناب باقر انانت خانی صاحب	قصیدہ	۱۰
۵	مولوی سید محمد صادق صاحب قند	فنائی قدوسہ کوئین	۳۰

چشم بہرام
حسین ضابطہ

نسیب احمد
خادم خصوصی سیرۃ الزہراء کمیٹی

صدر سیرۃ الزہراء کمیٹی

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

۷۰ رمضان ۱۱۹۹ کو سرکارِ حق آگاہ کیا کہ خیرا دی عہدت انشاء و سبک ماجہ کا عقد مبارک ماہِ جزادہ نواب نظام علی خاں صاحب
فرزند خا جہادہ نواب و امفی میخان صاحب کے ساتھ کنگ کوٹھی مبارک میں انجام پایا۔ (۱۰) بجے سرکارِ حق آگاہ کی سواری بذریعہ دست
چہرہ حضرت خیرا دی پاشا صاحبہ رونق افروز کنگ کوٹھی مبارک ہوئی۔ یا شاہ و اماں و ماہِ جزادہ نواب کاظم نواز خنگ بہادر در علی پاشا
نے استقبال شاہانہ کی عزت حاصل کی۔ ذیلی مر اسم کی انجام دی کہ بعد محفل عقد منقحہ ہوئی دو طرفہ کبیر فست حاتم العلماء و مولوی آقا
شیخ ابوالقاسم صاحب قبلہ اور پنجاب عروس ام المجددہ والجا عت مولوی سید امیر حسن صاحب قبلہ بخجی نے مہر النکاح جاری کیا اور خطبہ
ارشاد فرمایا۔ اقامت عقد پر سرکارِ حق آگاہ نے دولہا گل بوٹیاں گاہ اور دولہا نے تھہر بوس ہو کر خورگزداری اس پر سرکارِ حق آگاہ
نے انھیں دعا سے سرفراز فرمایا۔ دولہا کے والد بزرگوار نے سرکارِ حق آگاہ کی خدمت میں قدم بوس ہو کر تہنیتی کی عزت حاصل
کی۔ محفل عروسی میں اراکین خاندان سرکارِ حق آگاہ کے علاوہ نواب زین الدین خنگ بہادر، مولوی تہاب علیہا صاحب داس پیر ذیلہ پاشا، شرف
الحاج مولوی عبد الستار صاحب منقحہ پیشی اور خان بہادر سہیل بی تا راجور والا مستقر ششیں اور دیگر عہدیداران پیراٹوٹ اسٹیٹ
سبھی شریک تھے۔ مقور خنگ راجہ دین دیال اینڈ سنس نے مختلف زاد یوں سے محفل عقد کی متعدد تعمیریں کیں۔ شرکاء محفل کے لئے
چوتھکھٹ اسٹیم بم کا انتظام تھا۔ اسی سلسلہ میں ایس۔ الریان و ناٹیلی اور دارالینا حماد دارالافتاء کے بچوں کے لئے مسجد جودی میں
دستر خوان چنے گئے تھے۔

بسم اودارہ "ستیزاز" کی جانب سے سسر کا رقی آگاہ کی خدمت میں فخر و رجب میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ " مبارک شاد کا دختر تر اسر کا رقی آگاہ " عرض کرنے کی غرضت حاصل کرتے ہیں رخصت اور دنا عالم لطیف چہارہ معصومین علیہم السلام سسر کا رقی آگاہ کو شہنشاہ اراکان ملکا اقبال و شہنشاہ ایران فرخندہ خاں کے سردار پر حدودی مالی سلامت و باکراحت ملنے اور سسر کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرنے کے

این دعا از سن و از چمد چهاں آیین باد

ہم کو چاہیے کہ ہم اپنے سرکار حق آگاہ کی میتی جاگتی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے عیدِ برات اور دُعاِ عیامہ میں ہر طرح کی سادگیاں کا مظاہرہ کریں۔ سرکار حق آگاہ نے سادگی کو بلا وجہ اختیار نہیں کیا اس عمل کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے سرکار کے عمل کو اختیار کریں تاکہ اسرا ضلے جاتے جو برائیوں پیدا ہوتی ہیں اس سے محفوظ رہ کر ناقابلِ برداشت معاشی پریشانیوں کا شکار نہ ہونے سے بچ جائیں۔

رہے تاج ولایت سے سر پر
چودہ معلوم ہوئے تیرے یاد

بادولک شکست و دولک اجلال
تو سلاطین رہے صد ہجری سال

(ید مصفا میں شہزادی)

ڈاکٹر جان ٹی ریڈ

میں وطن دوسروں کی نظروں میں

(۱)

میں اس ہفتے ایک کتاب پڑھا ہوں جو طبیعت کو ابھارتی ہے لیکن ساتھ ہی اس سے کچھ کوفت بھی ہوتی ہے اس کتاب کا نام ہے "ہم دوسروں کی نظروں میں" یا "امریکہ دوسرے ملکوں کی نگاہوں میں" یہ کوئی نیا نیا کتاب نہیں بلکہ ایک کلاسیک کتاب ہے جس میں امریکہ کی سیاست کے بعد ان مضامین میں اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ اور امریکہ کے متعلق اپنے اپنے ممالکوں کی عام رائے پر بھی تبصرہ کیا ہے۔ مجموعی طور پر امریکہ کے مطالعہ کے لئے یہ ایک عمدہ کتاب ہے۔ ان بیرونی مشاہدین نے جو تعریف یا نکتہ چینی کی ہے۔ اس سے ہماری تہذیب کے ایسے مختلف پہلوؤں پر تازہ بصیرت حاصل ہوتی ہے جن کے متعلق ہمیں شک سے آگاہی ہے یا جنہیں ہم ایک مسئلہ امر سمجھتے ہیں۔ بے شک مجھے اس مجموعہ مضامین کے اس باب سے خاصی دل چسپی پیدا ہوئی جو ایک ہندوستانی سٹراٹےژی گورنر نے لکھا ہے۔ ان کے خیالات دوستانہ اور بالمعنی تعلیم ہوئے۔ ہندوستانیوں اور امریکیوں کی بعض یکساں خصوصیتوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ دونوں ملکوں کے لوگ ہمان نواز، خوش باش اور سماجی میل ملاپ کے وقت بے تکلف اور آپس میں باتیں کرنے کے مشتاق ہوتے ہیں۔ بہر حال ان دونوں کی فطرت کی گہرائیوں میں ایک طرح کی غمناک فکر مندگی بسی ہوئی جاتی ہے۔ دونوں قومیں سخت الشعوری طور محسوس کرتی ہیں کہ زندگی میں کچھ معنی

ہونے چاہئیں اور یہ معنی حاصل کرنے کی کوشش کی ضرورت بعض اوقات نہایت عجیب مقامات اور نہایت غیر اغلب حالات میں ظاہر ہوتی ہے۔ امریکی کردار کا یہ ایک ایسا عنصر ہے جس تک شاید ہی کسی غیر ملکی کی نگاہ نگاہ پڑے۔ اور یہ بات بڑی فرصت بخش ہے کہ ایک ہندوستانی نے ہی اس سے بھانپا ہے۔ ایک اور صفحہ پر مشرقی روایات کی قدر کم و مدت آمیز لہجے میں امریکی لوگوں کی زندگی کی یکسانیت کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ ایسی خصوصیت ہے جس پر بہت سے مشاہدین اتفاق کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ یہ تقریباً ایک فرسودہ بات بن چکی ہے۔ اگرچہ بعض امریکی نقادوں نے بھی امریکی کردار اس حینہ خصوصیت پر بحث کی ہے پھر بھی ہم میں سے اکثر اپنے تجربے کی روشنی میں حیران کن باتیں ہیں۔ میں اس پر مستعد بالمعنی طور پر جوہر کر سکتا ہوں تبصرہ کروں گا۔ بے شک امریکہ میں اس آگاہی دینے والی یکسانیت کے متعلق تاثرات کا ایک خاص سبب رسل و رسائل کے ذریعہ وسیع اشتہار ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن دیکھنے، بورڈوں پر چسپاں کئے ہوئے اشتہار پڑھنے، میگزین وغیرہ کے مطالعہ سے جو متواتر فقرے اور فقرے ذہنوں پر نقش ہوتے ہیں اور جس کثرت سے امریکہ میں اشتہار بازی ہوتی ہے اس سے یہ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے کہ امریکی لوگ مصنوعی انسان ہیں اور یہ سچی بات ہے کہ جن اشتہار کی اشتہار بازی ہوتی ہے انہیں کارخانوں میں لاکھوں لوگ کرتے ہیں۔ اور غالباً کئی فورمیاں ایک آدمی پر پیسٹ و دانت صاف کرنے کا سلیبم استعمال کرتے ہیں جو نیو یارک میں رہنے والا شخص۔ فلوریڈا کا ایک نو عمر (فرانس یا ہندوستان کے نو عمروں کی مانند) وہی کوکا کالہ پیتے گا جو سنوٹا کا (دکا پیتے گا)۔ اسی وجہ سے

قطع

مثالِ حیدر و صفدر کوئی جہاں میں نہیں
مماثلت بھی کوئی اُن سے غرضائیں نہیں
ہمیشہ ملکہ رہے ایک روح دو قالب
سوکھ نام علی کوئی بھی آداں میں نہیں
(آندہ از نداری باغ)

برطانیہ میں ہندوستانی انجینئر کا مطالعہ کولمبو منصوبہ کے تحت کورس

ساذتہ اسٹریٹن ریلوے (انڈیا) کے ڈسٹرکٹ انجینئر مٹری۔ ایس چودھری ان دونوں کولمبو منصوبہ کی فنی تعاون کی اسکیم کے تحت برطانیہ میں انجینئر سازی کے کارخانوں کی تنظیم کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ایک اسٹریٹو کے دوران میں موصوف نے بتایا ہے کہ ان کارخانوں میں کام کرنے والے لوگ اپنے اپنے میدان میں خود فیصلے کرتے ہیں۔ اور بظاہر ان سے کام کی نگرانی کوئی نہیں کرتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ دل چسپی اور خوشی کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔

منشی کی طنائی جنگ کے نمایاں کارکن

برطانیہ میں منشی آلات تیار کرنے والوں کی طرف سے ۴۳۵ صفحات کا ایک مینڈیٹ شائع کیا گیا ہے جس میں اس صنعت کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور خریداروں کو ضروری معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ مینڈیٹ کے پچھلے ایڈیشن کی سات ہزار کاپیاں ستر سے زائد ملکوں کو بھیجی گئی تھیں۔ مینڈیٹ میں بتایا گیا ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد اس صنعت نے بے حد ترقی کی ہے مذکورہ آئٹم ۱۵ فرموں کی جن میں بگ بگ، ...، م لوگ کام کر رہے ہیں۔ نمائندگی کرتی ہے۔ یہ فرمیں سال میں ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ کا کاروبار کرتی ہیں۔

امریکوں کے گھرانہ رونی طور پر ایک دوسرے سے مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن غائب جرمی اور جاپان کے گھروں سے زیادہ نہیں۔ یقیناً یہ ایک سطحی معاملہ ہے۔ غیر صنعتی سماجوں میں بھی روزمرہ کی زندگی کے رہنے سہنے اور تفریح میں آگے دینے والی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ لیکن جو بات اس سے بھی زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ کیا لوگ ذہنی اور روحانی طور پر بھی معیاری بنتے جا رہے ہیں۔ اس میں جلد یا بجا تجزیہ سے غلط یا کم سے کم جزوی جواب مل سکتا ہے۔ امریکہ میں بھی اکثر ملکوں کی طرح بلاشبہ بعض مشترک نظریے پائے جاتے ہیں جن کی اکثر اوجھڑائیاں ہوتی ہیں۔ امریکہ کی غالب اکثریت جمہوریت میں مشترک یقین رکھتی ہے۔ اور اسے لوگوں کے اتحاد اور اکٹھے رہنے کا عمل اور باہر طریقہ سمجھتی ہے۔ یہ اور بات دوسرے مشترک نظریے ایک ایسے ملک کو متحد بنانے کے لئے ضروری ہیں جس میں جیسوں نسلوں اور قومیتوں کے لوگ بستے ہیں۔ لیکن اس بنیادی یکسانیت کے درگت سامریکی امتیاز پسندانہ طور پر انفرادیت پسند ہیں۔ وہ اپنے مذہبی اعتقادات آری موسیقی اور ادب میں اپنے ذوق اور شوق کا اصل وقت صرف کرنے کے طریقوں، بڑے آدمیوں کے متعلق اپنی رائے کے اظہار اور دوسری کئی باتوں میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ وہ سیاسی اُمیدواروں۔ دینیات، بد مذہب مت، بچوں کی تعلیم دینے کے طریقوں اور دوسرے درجنوں موضوعات پر لامتناہی طور پر اور بعض اوقات اچھا فامی کرنا کرتی ہیں۔ اس وجہ سے ہری طرح ادسٹ امریکی کسی قدر ناراض ہو جاتا ہے جب کوئی سیاست اسے صدق دلی سے سماج کو اکٹھا کرنے والی یکسانیت کا حامل قرار دیتا ہے۔

قطعہ

دل کو سرور آگیا سن کر نوید سے
پھیلی خوشی ہے آج سنو یوم عید سے
افسانہ محبت و الفت تر ہے نصیب
طے آج ہو گیا ہے یہ گفت و شنید سے
(آمدہ از نذری بارغ)

آندھرا بننے سے پہلے آندھرا بننے کے بعد!

(صافیت میں استعمال ہوئیوالی چیزا شیاؤ کی حد تک اعداد و شمار)

کل۔ لینے بہت زیادہ دونوں کی بات نہیں بلکہ ۱۹۵۶ء میں حیدرآباد میں اخبار کا گند چائنا کی قیمت کھلے بازار فی ریم (مٹلہ) دس روپے تھی

آج۔ روٹی اخبار کا گند کی قیمت فی ریم (مٹلہ) بائیس روپے ہے

کل۔ طباعت کے اخراجات فی پتھر (مٹلہ) چار روپے ہوتے تھے

آج۔ طباعت کے اخراجات فی پتھر (مٹلہ) دس روپے ہیں

کل۔ ساپی نوئیس کو فی جڑ (مٹلہ) پانچ روپے دینا پڑتا تھا

آج۔ ساپی نوئیس کو فی جڑ (مٹلہ) دس روپے دینا پڑتا ہے

کل۔ اخبار تقیم کندہ کو ماہانہ (مٹلہ) دس روپے دینا پڑتا تھا

آج۔ اخبار تقیم کرنے والے کو ماہانہ (مٹلہ) تیس روپے دینا پڑتا ہے

بین تفاوت رہ از کجاست تا یہ کجا

کہیں! ہم آج خوشحالی میں یا کل خوشحالی تھے آج کا دور روشن دور ہے یا گند مستند

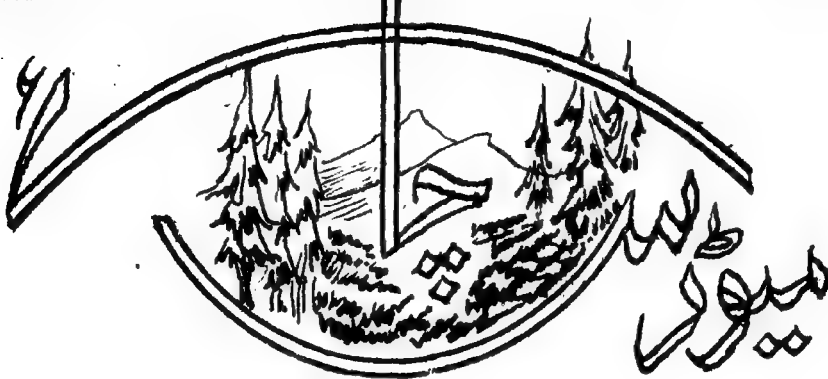
”کل کا دور روشن دور تھا“

اطلاع عام ہمارے شہر کا، انجمن مالکان ہوٹل و شیرینی حیدرآباد

ذریعہ ہذا جمیع شہر کا، انجمن مالکان ہوٹل و شیرینی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میونسپل کارپوریشن بلدہ کے خلاف مختلف عنوان کے متعدد ٹیکسیس و حصولی حاصل اور اسمیں سے مافی اور خلاف آئین دن دوئی زیادتی اور بعض عمال سررشتہ کے غیر نالائستہ عمل کے افساد و رفع شکایات اور ہر منزل الفاف میں چارہ کار قی نوئی و حصول وادری کھلے میرا محمد علیا صاحب جو اسکا میونسپل کارپوریشن کے عرصہ دراز تک وکیل و شیر قی نوئی رہ چکے ہیں اب انجمن ہذا کے بحیثیت شیر قی نوئی دائر وکیلٹ جزاات حاصل کئے ہیں۔ لہذا اس خصوص میں پیشہ وراوی ٹیکسی، سالانہ منیس لائسنس، کسی اور ادوہ میں کوئی اور یہ عنوان مختلف حاصل کردہ منیس یا ٹیکسی کے سلسلہ میں کوئی عذریا عمال محکمہ کے کسی طرز و طریقہ کی نسبت شکایات ہوں وہ انجمن ہذا میں خوری رجوع ہو جائیں تاکہ رفع شکایات میں تیزی سے اقدام شروع کر دیا جائے اور سالہا سال سے اس قسم کے استعمالی کا سد باب ہو سکے

سید محمد حامد زیدی

مفتی انجمن مالکان ہوٹل و شیرینی حیدرآباد



ہمیشہ استعمال کیجئے

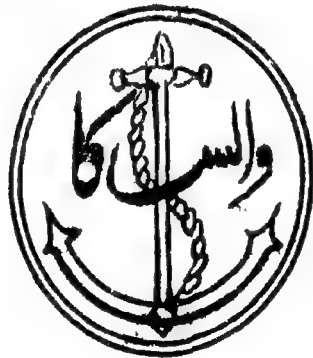
جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے ہر جگہ مقبول ہے
مٹو کی ڈبھڑی میٹو

ایورسٹ ایجنسز

فون نمبر (۵۹۰۰)

جی۔ پی۔ او لین جیڈ آباد

روا
میدہ



سوجی
آٹا

استعمال کیجئے

تج گاندھی اینڈ کمپنی

فون نمبر (۵۹۰۰)

جی۔ پی۔ او لین جیڈ آباد

اعلیٰ حضرت نظام اپریٹ و کیٹ کا عائد کردہ الزام اور بنیاد ثابت (سٹی پولیس نے چیف سٹی مجسٹریٹ کو اپنی رپورٹ پیش کر دی)

تین سو خانہ زادو اور خانہ زاد یو۔ (۵۰) صاحبزادو اور صاحبزادیوں اور محل کے کئی ملازمین بیانائے

بنایا گیا ہے۔

پولیس کی تحقیقات کے عدالت کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے مسٹر ہنٹے ٹائیڈو مددگار کو قوال کو مقرر کیا تھا سرٹیفیکٹ نے دو الزامات یعنی جس بے ماہ اور ان اشخاص کو غلاموں کی طرح رکھنے پر تحقیقات کیں۔ انہوں نے تقریباً ۳ سو خانہ زادو اور خانہ زاد یوں تقریباً ۵۰ صاحبزادوں اور صاحبزادیوں نیز محل کے کئی ملازمین کے بیانات قلمبند کئے۔

پس منظر نقل مکمل ہوئی اور فوراً ہی عدالت کو پیش کر دیا گیا کیونکہ رپورٹ پیش کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ مئی تھی۔ مسٹر کیٹ کی یہ شکایت ایک خدمت مختلف منازل سے گذرتی رہی۔ اپریل ۱۹۵۵ء میں اس کو مسٹر کو دیا گیا جبکہ کو قوال بلکہ نے اعتراض کیا تھا کہ حضور نظام چونکہ ریاست حیدر آباد کے راجہ برکھ اور دستور سے صدر ہیں اس لئے ان کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن اس وقت

حیدر آباد۔ ۲۰ مئی۔ حیدر آباد سٹی پولیس نے کل مسٹر بیگسکر اور چیف سٹی مجسٹریٹ کو اپنی رپورٹ پیش کر دی جس میں بتایا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام پر مسٹر بیگسکر ایڈوکیٹ کا عائد کردہ یہ الزام ثابت نہیں ہوا کہ حضور نظام نے تنگ کوٹھی میں تقریباً ۳ سو مرد اور عورتوں کو جس بجائیں غلاموں کی طرح رکھا ہے۔ مسٹر کیٹ کے دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری کے تحت عدالت کو ۲۷ اپریل ۱۹۵۳ء کو اطلاع دی تھی کہ حضور نظام نے جو اس وقت ریاست حیدر آباد کے راجہ برکھ تھے۔ اپنے محل کو حقیقی معنوں میں جہنم میں بدل دیا ہے جہاں کہے کہ تین سو عورتیں (۱۰۰) مرد اور لاشیں چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو غلاموں کی طرح رکھا ہے۔ اور ان کی موت و حیات پر حضور نظام ہی کو اختیار حاصل ہے۔ ان بدقسمت اشخاص کو اپنے مسائل میں اپنی کوئی مرضی نہیں ہے۔ یہ عورتیں وہ ہیں جنہیں بطور تحفہ پیش کیا گیا، اغوا کیا گیا یا خرید لیا گیا ہے۔ ان کا تعلق مختلف طبقات و مذاہب سے ہے۔ اور تمام غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان

قطع

دیکھ کر رتبہ علی کا دل میں جلتے ہی رہے ۥ دیکھتے ہی دیکھتے یہ ہاتھ نلتے ہی رہے
مشغلہ گورگیا بیکار بن کر آخر شش ۥ این و آل میں آج دل بھی تو پہلے ہی ہے

(آدمہ از ندوی باغ)

ازالہ غلط فہمی

اتن:۔ مہن افندی سرگروہ گروہ باقی حضرت ابوالفضل العباسؑ
بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۶۱ء محکمہ خفیہ پولیس بلوہ (جرائم)
کے عہدہ داروں کے طلبی پر میں دفتر کش پولیس بلوہ پر گیا تھا
جہاں کسی معاملہ میں میرا بیان قلمبند کیا گیا۔ اس واقعہ سے
میرے دوست و احباب و نیز اقارب میں غلط فہمیاں پھیلی
ہوئی ہیں۔ جس کو صاف کرنا میں ضروری خیال کرتا ہوں۔
خفیہ پولیس کے عہدہ داروں نے مجھے کسی مقدمہ کے
سلسلے میں کنگ کو کچی کے خانہ زادوں کے حالات اور واقعات
دریافت کئے۔ میں جواب دیا کہ جہاں تک مجھے علم ہے خانہ
زادان ندی باغ بہت آرام و آسائش سے ہیں۔ جن کو اپنے
گھروں میں نہ یہ آرام میسر ہو سکتا تھا اور نہ کھن تھا۔
اس کے بعد خفیہ پولیس کے عہدہ داروں نے مجھ سے
دریافت کیا کہ میرے مائے گروہ ابوالفضلؑ میں اور اعلیٰ حضرت
کے مابین کوئی اختلافات ہونے لے یا کیا۔ اور کیا ابھی وہ
قائم ہیں وغیرہ۔ اس پر میں نے جواب دیا کہ معمولی اختلافات
مذہبی معاملوں میں اکثر ہوا کرتے ہیں لیکن اس سے سرکار سے
ہماری وفاداری پر متی بھر بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔
بہر حال اسی قسم کے مجھ سے سوالات ہوتے رہے اور
میں نے صاف صاف جوابات دیکر عہدہ داران خفیہ پولیس
بلوہ کو مطمئن کر دیا جو الزامات کنگ کو کچی کے متعلق تراشے تھے
اور تراشے جاتے ہیں اوسیں کوئی اعلیٰ نہیں ہے بلکہ خدا کا
نیچہ ہے۔ میرا تعلق بالمراسہ کنگ کو کچی سے کسی قسم کا نہیں ہے
تاہم جس حد تک مجھ کو معلومات ہیں اوس حد تک صبر و صراحت
یا وضاحت کر دیا ہوں۔ یہ بھی میں نے صاف کر دیا کہ میں بی بی
کیسکر صاحب ایڈوکیٹ سے واقف ہوں اور نہ کبھی میرا ان سے

کے چیف سٹی جھڑپٹ نے تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے
کہا تھا کہ یہ معافی صرف اس عہدہ پر فائز شخص کو حاصل
ہے نہ کہ اس عمارت کو جس میں وہ مقیم ہے۔
اس کے خلاف حضور نظام نے
پائیکورٹ کا فیصلہ پاییکورٹ سے رجوع کیا جس نے
موصوفہ کی حمایت میں فیصلہ سنایا۔ میٹر کیسکر نے سپریم
کورٹ میں درخواست پیش کی اور چونکہ اس اثنا میں
حضور نظام حیدر آباد کے راج پر کچھ نہیں رہے اس لئے سپریم
کورٹ نے چیف سٹی جھڑپٹ کو حکم دیا کہ وہ میٹر کیسکر
کی مہیا کردہ اطلاع پر کارروائی کریں۔ اس کے مطابق پولیس
کورٹور میں پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

ترکی سیکل مار



یوسف بازار اندرون پل نو حیدر آباد
سیکوں اور موٹر سیکلوں اور موٹر سیکل
رکناؤں کی ریپرنگ اور کلرنگ وغیرہ کا
کام نہایت عمدہ اطمینان بخش طریقہ پر باجرتہ و اجرتہ وعدہ کی
پابندی کے ساتھ انجام پاتا ہے۔ اگر تہ کام لیکر اطمینان کر لیجئے۔
پروپرائٹرز۔ محمد عون افندی

ہر کسی قسم کا ربط رہا ہے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ
میں نے بی۔ بی۔ کیسکر صاحب سے کنگ کو کچی کے متعلق
کسی قسم کی گفتگو کیا ہوں تو وہ سراسر جھوٹ ہے۔ فقط۔
(منقول از نظام گزٹ) ۱۹ مئی ۱۹۶۱ء

قطع

مذہب عشق و محبت کے پیام آتے رہے
اک علی ہی تھے نبی کے صہراور عمزاد بھی
لب پہ میرے دیکھ لے کس کس نام آتے رہے
یوں تو دنیا میں بہت قائم مقام آتے رہے
(آلہ افندی باغ)

پال۔ ایل فورڈ

جاسوسی کا الزام۔ پس منظر

واشنگٹن۔ ۱۲ مئی۔ روسیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے روس کے وسط میں سو رد لووسک کے نزدیک ایک امریکی ہوائی جہاز مار گرایا ہے۔ اس اونچی واردات کی تہ تک پہنچنے کے لئے دونوں ملکوں کے سیاہی نظاموں کا موازنہ کرنا ضروری ہے۔ امریکہ ایک کھلا سماج ہے۔ اگر وہاں آزادی کو برقرار رکھنا مقصود ہے تو اس میں بعض خامیاں ناگزیر ہیں۔ مثال کے طور پر سائبریس کو وہ تمام اطلاعات ملنی چاہئیں جن کا اُسے ملکی بحث پر اپنا اقتدار رکھنے کے لئے ضرورت ہے پریس سے کوئی بڑی بات چھپانا ناممکن ہے۔ امریکہ کے کسی بھی حصے کے صحیح نفعے آسانی سے دستیاب ہیں۔ امریکہ میں جو نظام رائج ہے اس میں صنعتی مقامات، فوجی ٹھکانوں، فوجوں کی تعداد، پیداوار اور دوسری اقتصادی باتوں کے متعلق معلومات آزادی سے شائع کی جاسکتی ہیں۔ درحقیقت غیر ملکی جاسوسیوں کو یہاں وہ اطلاعات حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی جو عام طور پر روس میں حاصل نہیں کی جاسکتیں۔ کئی بار امریکہ پر بعض اس لئے تکتہ جینی کی گئی کہ اس نے اطلاعات کی اس آزادی پر فخر بھی پر پابندی نہیں لگائی۔ اس کے برعکس روس ایک بند سماج ہے جو آہنی پردہ کے پس پشت ان تمام حقائق کو لیے غریب سے چھپا رہا ہے یعنی وہاں خفیہ پولیس کا دور دورہ ہے۔ پریس اور

ریڈیو پر حکومت کا کنٹرول ہے اور اقتصادی اعداد و شمار غلط انداز میں پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ بذات خود کوئی نئی بات نہیں۔ لیکن کافی عرصے سے یہ دلیل دی جا رہی ہے کہ روس میں ایک نئی بلکہ ڈرامائی طور پر ایک نئی بات عمل میں آئی ہے۔ اس نئی بات کا ماخذ وہ رازداری ہے جس سے روس کچھ عرصہ سے فائدہ اٹھانے لگا ہے۔ چنانچہ اس نے فوجی طاقت کے متعلق اپنی رازداری سے فائدہ اٹھا کر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو مزاحمتی حملوں کی دھمکیاں دیں شہرہ برقع کر دی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس دور میں ایچی حملوں سے لاکھوں زندگیاں آٹا فانا شاہ ہو سکتی ہیں۔ یقیناً کوئی بھی ملک خواہ اس نے کتنی ہی صمیم ارادہ کیونکر رکھا ہو کہ وہ کبھی جنگ کا آغاز نہیں کرے گا۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اس صورت حالات کو قبول نہیں کر سکتا۔ اور اس کا

انتظار نہیں کر سکتا۔ بیٹھا رہے اور اس پر وار ہو جائے یعنی پرل ہاربر کی وارنٹ کا اعادہ ہوم چنانچہ بلے غریب سے یہ سوال دریافت کیا جا رہا ہے کہ نیت و ناپود کرنے والے اچانک حملے کے امکان کو روکنے کے لئے کیا کچھ کیا جاسکتا ہے؟ سرسری طور پر کئی راہیں کھلی ہوئی معلوم ہوں گی۔ اگرچہ کئی بار مطالبہ کیا گیا ہے تاہم امریکہ آزادی کے ساتھ ان اہم معلومات کی فراہمی کا فیصلہ نہیں کر سکا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب اس قسم کی اطلاعات کو شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی لیکن کیا یہ مسئلہ کا جواب ہے؟ خود امریکہ کی رازداری سے اچانک حملہ کرنے کے متعلق روس کی صلاحیت کو کم کرنے میں مدد نہیں ملے گی۔ شاید روسی تب اس بات سے ڈری گئے جس سے وہ آج جانتے ہیں کہ انہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی وہ امریکہ کی طرف سے اچانک حملے سے ڈر رہے ہیں اور اس صورت حال سے روس کی احمقانہ جنگ کی روک تھام

قطع

حیف ہے آپ کوئی تنکا بھی نشیمن میں نہیں
داند اک گندم خالص کا بھی خرمن میں نہیں
اُرد گئی سمت نجف یا کہ خراسان کی طرف
روح پاکیزہ کو بھی دیکھ لے مدفن میں نہیں
(آمدہ از ہندی باغ)

کی بجائے جو حملہ افزائی کا زیادہ امکان ہے۔ لہذا امریکہ کے لئے رازداری اختیار کرنا ایک بے معنی روش ہوگی۔ لیکن اس سے ہم کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگر امریکہ بھی اپنے ارد گرد آہنی پردہ ڈال لے تو آخر میں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ امریکہ کو ایک ایسے حکومتی نظام کے تحت رہنا ہو گا جس سے وہ قطعاً نفرت کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں امریکہ کو رازداری کی ضرورت کی اڑ میں اپنی آزادی اپنے عقائد اور ان نظریوں کو ترک کرنا ہو گا جن پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ یہ بلاشبہ نہ صرف ایک نا ممکن اور ناہیات بات ہے بلکہ اعترافِ شکست کے مترادف بھی ہے۔ تب بھر کیا اقدام کیا جائے؟ صرف اسی فارمولے حقیقی مسئلہ حل اور اس کی امید ملتی ہے کہ دونوں طرف سے رازداری ختم کی جائے یا کم از کم اس حد تک ختم کی جائے کہ اس سے اچانک حملہ ہی نا ممکن ہو جائے۔ انہی خیالات سے متحرک ہو کر امریکہ نے پچھلے برسوں میں کئی تجویزیں پیش کیں۔ جیسے ”کھلے آسمانوں کی تجویز“ فوجی عملوں کے متعلق معلومات کا تبادلہ، اچانک حملے کے خلاف معائنے کے خطوط کا قیام، امریکہ اور روس میں زمینی اسکپڈوں کی تقرری، تحقیقِ اسلحہ اور ایٹمی تجویزوں کا التوا اور اس کے ساتھ ہی توثیق وین الا قوای کنٹرول کے نظام کا قیام اگر روسی شہادت کرتے ہیں کہ امریکہ نے محض فوجی معلومات فراہم کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی ہیں تو اس کے جواب میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ توثیق اور کنٹرول کے اقدامات صرف روس ہی میں نہیں بلکہ امریکہ میں بھی کرنے کو کہا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ معائنے کے اقدامات کی بات امریکہ کے لئے اتنی نئی نہیں ہوگی جتنی روس کے لئے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ اس سے امریکہ نہیں بلکہ روس ان ذرائع سے محروم ہو جائے گا جنہیں برصغیر کا ر لاکر وہ اکثر دنیا کو سزا ملنے کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے

لیکن یہ تمام باتیں اصل مقصد کے علاوہ ہیں۔ اصل مقصد کی بڑی بڑی باتیں یہ ہیں کہ (۱) روس نے اب تک کسی قسم کے معائنے کے نظام کو مسترد کر دیا ہے۔ اور (۲) اس دور میں جب مزاٹلی حملے کے سکا بھی امکانی شکار کو ۳۰ منٹ سے زیادہ وقت کے لئے انتہاء نہیں ملتا۔ بجاؤ کا واحد اُمید ان فیض اطلاعات پر مبنی ہے جو امکانی حملے کے مافذ کے قریب اور اس حالت میں روسی علاقے میں فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ ہے بنیادی مسئلہ جسے امریکہ حل کرنا ہے۔ چونکہ روس حملے کے بین الاقوامی نظام کی تجاویز کو متواتر مسترد کرتا آیا ہے اس لئے امریکہ نے اس مسئلے کو صرف اس طریقے سے حل کرنا۔ جو باقی رہ گیا تھا۔ یعنی اس کے ہوائی جہازوں نے جو اسکا کی غرض سے اڑائیں کیں۔ باقی باتیں غیر متعلقہ ہیں۔ ۱۹ ویں صدی کا یہ ضابطہ کہ ہر شخص جاسوسی میں معروف ہے لیکن کوئی بھی اسکے متعلق بات نہیں کرتا۔ اب رفتہ رفتہ متروک ہو رہا ہے۔ جلد ہی نگرانی کرنے والے معنوی سیارے زمین کے گرد گھومیں گے اس کے علاوہ جب جاسوسی کا ذکر ملتا ہے تو روسی ہی میں جو معاف ضمیر سے اس سلسلے میں شکایت نہیں کر سکتے۔ ایسی ہیبت سی دزدان ہیں۔ جن میں روسی ایجنٹوں کو آکسٹر لیا، کنیڈا۔ خود امریکہ اور دوسرے ملکوں میں موقوفہ پر بکرا چلے یہ تمام باتیں اور یو۔ ۲۔ ہوائی جہاز سے متعلق ہیبت سے دوسرے سوالات پردہ اسرار میں چھپے ہوئے ہیں۔ لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ آج اجماعی تباہی سے تحفظ حملے سے پہلے ہو سکتا ہے۔ حد شدہ ہوئے کے بعد نہیں۔ آج امریکی یو۔ ۲ سے مشن ایسی جاسوسی سرگرمیاں بقا کی لازمی شرط ہیں۔ بلاشبہ کوئی بھی شخص یہ دلیل دے سکتا ہے کہ دنیا اور روس کے لئے اس حقیقت کو سمجھنے کا یہ سببوں وقت ہے کہ دونوں اطراف میں معائنے کا نظام عالم جدید کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔

قطعہ

مثالِ خضر بھی آبِ حیاتِ بلکے رہا || شبِ بَرّات کو حکمِ نجاتِ بلکے رہا
جدا بھی ہو نہیں سکتے کہ غیر منفک تھی || ہمیشہ ذات سے نورِ صفاتِ بلکے رہا
(آدہ ازندری باغ)

یہ سائنس کی دنیا

مخول میں متواتر ستاروں اور ستاروں

امریکی ہوائی فوج نے ایک ایسے تجربے کی کامیابی کا اعلان کیا ہے جس میں ایک شخص نے ایک مخول میں جو اندر سے بند تھا ایک ہفتہ گزارا۔ اس مخول میں وہ قطعاً ایک کیمیکل کے ذریعہ آکسیجن حاصل کرتا تھا۔ یہ تجربہ ڈیٹن (ادیاہو) کے نزدیک رائٹ ایرڈو پلینٹ مرکز میں کیا گیا اور یہ اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو امریکہ نے انسان بردار مخولوں کو مصنوعی ستاروں کے ذریعہ ظلام میں بیچنے کے سلسلے میں تیار کیا ہے۔ اس تجرباتی مخول میں ایک ایسا عمل شامل تھا جس سے اس کے اندر بیٹھے انسان کا پیشاب اور سانس کے بخارات پینے سے پانی میں منتقل ہو جاتے تھے۔ تاہم اس تجربے میں صرف چھ اونس ایسا پانی بچا گیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ اپنی قسم کا پہلا تجربہ تھا۔ اتنا طویل المیعادی تجربہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا گیا۔ اس مخول میں ایک انجینئر کو داخل کیا گیا تھا۔ جب اسے باہر نکالا گیا تو ہوائی فوج کے ڈاکٹروں نے اسے ”فٹ“ قرار دیا۔ اس نے بتایا کہ

اسے معمولی درد پشت کے سوا کئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ مخول میں سات دن اور سات راتیں متواتر رہنے سے وہ ورزشیں نہیں کر سکا جس سے اسے درد پشت کی شکایت ہوئی۔ یہ مخول ٹو فٹ لمبا اور سات فٹ چوڑا تھا۔ اور ایٹمس فرائل کے اگلے سکر سے مشابہت رکھتا تھا۔

بادلوں کے متعلق دلچسپ انکشافات

موسموں کی جانچ کرنے والے امریکی مصنوعی ستار ٹائرس اول نے سطح زمین پر بادلوں کی سطح کے متعلق دلچسپ انکشافات کئے ہیں۔ یہ مصنوعی ستارہ یکم اپریل ۱۹۶۰ء کو داغا گیا تھا۔ تب سے اس کے دو یسٹلی ویزوں بادلوں کے مختلف علاقوں کی... سے زیادہ تصویروں بھیج چکے ہیں۔ ان میں انتہائی دلچسپ انکشاف یہ ہے کہ بادل بھونک رہے ہیں جیسے کہ کچھ ہوجاتے ہیں اور آندھروں کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ بعض جگہوں کا قطر ۱۵۰ میل سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان تصویروں سے پہلی بار پتہ چلا ہے کہ غیر منطقہ حارہ کی آندھیاں بھی منطقہ حارہ کی آندھروں کی مانند ہیں۔ اس سے پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ ایسے جگہ دار بادل صرف منطقہ حارہ کے طوفانوں اور آندھروں میں پائے جاتے ہیں۔ موسمیاتی فکے کے افسر اعلیٰ رچرڈر فرکا بیان ہے کہ ان تصویروں کا باقاعدہ معائنہ شروع کر دیا گیا ہے۔ تو قہرے کو آنے والے چند مہینوں میں

پیشہ کیلئے انڈیا پر اوٹن اسٹور

لذیذ صحت بخش مقوی ویکٹیرین اور ناز ویکٹیرین کھانوں
چائے کافی اور مشروبات کا
سٹانڈارڈ مرکز!
ریورکو ایمپلائمنٹ اس پیج آفس خیریت آباد
فون نمبر (۳۷۳) ۳۷۳



مخلافہازوں کے معائنے سرنگ

امریکہ میں ایک ایسی سرنگ قریب الاختتام ہے جن میں آواز کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ہواؤں کو گھارا جاتا ہے۔ اس سرنگ میں متعلقہ راکٹوں کا ایسے حالات میں معائنہ کیا جائے گا جو بیرونی غلاف کے کنارے پر پائے جاتے ہیں۔ یہ سرنگیں جن میں آواز کی رفتار سے تیز اور آواز کی رفتار کے برابر ہواؤں کو گزارا جائے گا۔ خلائی سفر کے بعض مشکل مسئلوں کو حل کرنے میں مدد دیں گی۔ یہ ٹونٹ ان عظیم ترین ۲۲ سرنگوں اور تجویاتی خانوں میں سے ہیں جو تھامس (ٹینسی) کے نزدیک ام ہزار ایکڑ کے آرٹلڈ انجینئرنگ ترقیاتی مرکز میں بنائے گئے ہیں۔ اس غیر فوجی مرکز کو امریکی ہوائی فوج ان ہوائی جہازوں اور خلائی راکٹوں کا ان ان سے پہلے معائنہ کے لئے استعمال کرتی ہے جو برآمدن تحقیق اور فوجی دفاع کے لئے بنائے گئے ہیں۔ یہ سرنگیں ہمہ گیر نوعیت کی ہیں۔ جو مشین ان سرنگوں کو بجلی مہیا کرتی ہے وہ شانہ اتنی بڑی ہے کہ پہلے کبھی نہیں بنائی تھی۔ یہ مشین سمندری ہواؤں کے جھونکوں سے ٹیکر غلاف کے سرنگ میں پائے جانے والے طوفانوں تک کے برابر ہوا کی رفتار میں تیزی و سستی پیدا کر سکتی ہے سائنسدان

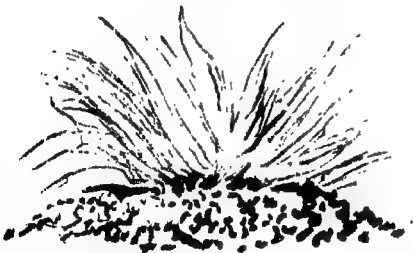
تمام قسم کے فضائی عملوں کے متعلق۔ ایچے موسکوں سے ٹیکر طوفانوں کی ابتدا و تکمیل اور حتیٰ انتشار تک پیشگوئیاں کی جاسکتی ہیں۔ امریکہ میں معائنہ کے بعد یہ مشین دوسرے ملکوں کے سائنسدانوں کو بھیجا جائے گی۔

مصنوعی ستارہ اور جہاز رانی

امریکی بحریہ کا مصنوعی ستارہ ٹرانزٹ علاقہ کا میانی ہے غلاف میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ ستارہ چکر کاٹتا ہوا غلاف کی طرف بڑھا تھا۔ ۳۶۔ ۱ بج ڈائریکٹ کا یہ مصنوعی ستارہ پہلے ایک منٹ میں ۱۰۰ چکر کاٹتا تھا اور بعد میں اس کے چکر کی تعداد ایک منٹ میں چار ہو گئی۔ یہ تجربہ امریکی بحریہ کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اس تجربے کا دوسرا مقصد بھی پورا ہو گیا ہے۔ اور اس سے جو اطلاعات نشر ہو رہی ہیں۔ ان سے اس کے مدار کا صحیح پتہ لگ سکے گا۔ مدار کے متعلق صحیح معلومات سے جہاز رانوں کو مستقبل میں اپنے سفر یا ڈرٹان میں بھی صحیح مقام کا پتہ مل سکے گا۔ اور جہاز رانی میں بہت سی سہولتیں حاصل ہوں گی۔ ۳۶۵ پونڈ وزنی یہ مصنوعی ستارہ ۱۳ اپریل کو داغیا تھا۔ توقع ہے کہ یہ تقریباً ۱۶ مہینے تک مدار میں رہے گا۔ اس کے چار ریڈیو ٹرانسمیٹر کیسیائی اور شمسی ریڈیو سے کام کرتے ہیں۔ شمسی بیٹریاں تب تک کام کرتی رہیں گی جب تک مصنوعی ستارہ غلاف میں موجود رہے گا۔

فلڈ سیرکٹن ایل حق کا ترجمان اور صاحبان ذوق کا اخبار

A.C. CHAR COAL DEPOT.



متصل ہمدرد دوا خانہ ٹریڈ بازار۔
ہمدرد آباد۔

کوئلہ ادر حورا

آپ کو ہر وقت ملیگا

ہم سے ڈاجی قیمت پر طلب فرمائیے

اے سی چار کوئل ڈپو

ایک لاکھ فٹ سے بھی زیادہ بلندی تک ماکٹوں کی مصنوعی پروازیں دیکھ سکیں گے۔ جس سے معلوم ہو سکے گا کہ وہ زمین کی فضا سے کیونکر باہر جاتے ہیں۔ اور اس میں کیوں کر دوبارہ داخل ہوتے ہیں۔ ان ہوائی جہازوں کو جن ہوائوں میں سے گزرنا ہوگا۔ ٹرانسونک یونٹ میں ان کی رفتار ۱۰۰۰ میل فی گھنٹہ اور سوبرسونک یونٹ میں ۳۰۰۰ سزاسپیل فی گھنٹہ ہوگی۔ ان تجربوں سے ہوائی جہاز کے عمل کا تعین کرنے کا قیمتی وقت کی بچت کرنے اور زندگی کا تحفظ کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ ۸۳ فٹ لمبی شین ویسٹنگ ہاؤس الیکٹرونک کارپوریشن نے بنائی ہے۔ اور یہ ۲۱۶۰۰۰ ہارس پاور پیدا کرتی ہے اس میں ۸۳۰۰۰ ہارس پاور کی ۲۲۵ ٹن کی دو موٹرں ساتھ ساتھ رکھی ہوئی ہیں۔ اور ۲۵ ہزار ہارس پاور کی دو ایسی موٹرں ہیں جن سے شین کام شروع کرتی ہے۔ دونوں بڑی موٹرں میں ۱۲۲ ٹن کے راکٹ ہیں۔ جو ایک منٹ میں ۶۰۰ بار گردش کرتے ہیں۔ چوتھوے شین بہت شور پیدا کرتی ہے اس لئے تجربہ کرنے والی شین ۴۹ ہزار انچ کے الگ تنگ مرکز میں نصب کی گئی ہیں۔ جو ہوائیہ کی حقیقی و ترقی سے تعلق رکھتا ہے۔ زیادہ تر تجربے رات کو اس وقت کئے جاتے ہیں جب چاند گھروں پر کم بوجھ ہوتا ہے تاکہ ہوائیہ کرنے والی شین کو چلانے سے لے بھاری مقدار میں بجلی بھیا کا جائے۔

• زندگی اور نسلی نظام کو سمجھنے کے تجربے

کولمبیا یونیورسٹی کے دو سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ انسانوں کی مانند پودوں کو بھی دو ایٹموں کا لٹ بڑ جاتی ہے۔ اس دریافت سے زندگی اور نسلی نظام کی نوعیت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد

ملے گی۔ سائنسدانوں نے معلوم کیا ہے کہ ایک فٹے والے پودے پر سٹرپیٹو مائی سین کے استعمال سے ایک حیرت انگیز نسلی نظام عمل میں آیا۔ لیکن یہ پودا سٹرپیٹو مائی سین کا اس قدر مادی ہو گیا کہ جب اسے یہ دوا ملی بند پڑ گیا تو وہ مر گیا۔ اس حقیقہ و مطالعہ کے متعلق ڈاکٹر رونقہ سچنے جرائیمیا کے ماہروں کی میٹنگ میں اہلکار پورٹ میٹنگ کی یہ حقیقہ و مطالعہ کو لمبیا یونیورسٹی میں انجام دیا گیا جہاں کوہے یونیورسٹی جاپان سے آنے والے ایک سائنس دان ڈاکٹر یوشی ہیرو سوبو نے اس کام میں مدد دی۔ یہ حقیقہ نسلی نظاموں کے متعلق ایک طویل المیعادی حقیقہ کا حصہ ہے۔ جو امریکہ کی پبلک ہیلتھ سروس اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیڈیٹس کے مشترکہ اہتمام سے عمل میں لایا جا رہا ہے۔

• زہرہ میں پانی کی موجودگی

امریکہ کی آپٹیکل سوسائٹی کی میٹنگ میں ڈاکٹر جان سٹرانگ نے بتایا کہ نومبر ۱۹۶۹ء میں سطح زمین سے تقریباً ۱۵ میل کی بلندی پر انسان بردار غول سے زہرہ کے جوہر کا رڈ تیار کئے گئے تھے ان کا مطالعہ کرنے والے سائنسدانوں نے زہرہ کی فضا میں پانی کے بخارات کی پیمائش کی ہے۔ یہ زہرہ پر پانی کی پتلی علامت ہے۔ زہرہ کی فضا میں پانی کی جو مقدار پائی گئی ہے وہ زمین کی بیرونی فضا میں پائی جانے والی پانی کی مقدار سے چار گنا ہے۔ اور یہ پانی اتنا ہی اؤپکی سطح پر ہے جتنی سطح پر زمین کے بادل۔ چند سائنسدانوں کا خیال ہے کہ زہرہ میں بعض قسم کی زندگی موجود ہو سکتی ہے۔

الاسی انوار آپ کا اور صرف آپ کا اخبار ہے

قطع

محمد کا خلیفہ جبر علی کوئی نہیں دیکھو
یہ کس کی شائیں اتری پوچھو تم بھی فراق سے
بجز عزا کے حقاوی کوئی نہیں دیکھو
کہ آیت اس طرح ہرگز حلی کوئی نہیں دیکھو
(آمدہ از نذرین باغ)

زرین اقوال

ہر شخص بندہ زربنا ہوا ہے اوروں کے رخ پر چلنے والا ہے
(سرمہار حق آگاہ ۱۵)

کرنا وغیرہ

اوپر بتائے ہوئے عادات و اطوار میں تاؤ تم میں کوئی
کون سی باتیں موجود ہیں، اگر ان میں سے ایک بات بھی چھوٹ
گئی ہے تو تمہیں آج ہی سے اپنا نیا چاہیے تاکہ تم آئندہ
میں کہ تمہارا اور مقبول آدمی بن سکو اور دنیا تمہیں بڑا آدمی
کہہ سکے۔ جن بچوں میں اوپر بتائی ہوئی ساری کی ساری باتیں
پانچ سائیکل وہ ایک ایک دن فروز ترقی کر چکے اور دنیا
والے ان کی صورت دیکھتے ہی پکارا میٹھی گے
اے سوشل زہوش مندی
ی تافت ستارہ بلندی

صحیح جو آروزہ کر کے شیرازہ منت حاصل کیجئے

- ایک غلطی بھی ہو تو ایک سال کے لئے صحیح جواب بھیجئے دلوں کے نام افروز
شیرازہ منت دار جو قیمت چارہ کیسا جائے گا (ادارہ)
اصلی نام کیا ہیں؟
سرمہار حق آگاہ ۱۔ شیرازہ نواب اعظم شاہ بہادر، شیرازہ نواب
۲۔ اعظم شاہ بہادر، شیرازہ نواب کرم شاہ بہادر، شیرازہ نواب شرف شاہ بہادر
۳۔ بہار شاہ کن کے ہیں۔
۱۔ امیر اعظم ۲۔ سید الشہداء ۳۔ مخدوم ۴۔ علاء الدین
۵۔ شاعر ابلیس
یہ کتابیں کس نے لکھی ہیں؟
۱۔ نواب البیاض ۲۔ گلخانہ دیوتا ۳۔ یوسف زلیخا
۴۔ شاہنامہ ۵۔ انوار سہیلی
یہ کون تھے؟
۱۔ خیانت الدین بلبن ۲۔ علاء الدین خلجی ۳۔ رضیہ سلطانہ ۴۔ نور النساء
۵۔ محمد تغلق ۶۔ غنیمت خاں عالی ۷۔ نعمت خاں عالی ۸۔ ہیرم خاں
۹۔ محمود تغلق ۱۰۔ نادر شاہ

کشت الحبال



ستارہ بلندی

بچو! کہتے ہیں تو ہمارا پروا کے چکے چکے پات "جو
درفت آگے چل کر چلتا ہوتا ہے اسکے بول پر شروع ہی
سے تردد نازک اور ہنگامہ نایا ہوتا ہے۔ اس طرح جو
بچے مستقبل میں بڑے آدمی بنتے ہیں وہ ہمیں ہی سے زمین اور
ہشتیار، اچھی صفات اور عادات کے حامل ہوتے ہیں
ایک بار تم سب اپنی اپنی ٹیٹھائی ٹھکانی کا جائزہ لو
اور اپنی روزمرہ صفات اور عادات پر غور و نظر ڈالو
اور اسکے بعد دیکھو کہ تم شیک اور ترقی کے راستہ پر
گامزن ہو یا نہیں۔ جو بچے بڑے ہو کر ترقی کرتے اور
بڑے آدمی کہلاتے ہیں ان میں ہمیں ہی سے یہ عادتیں اور
صلہتیں ہوتی ہیں۔

(۱) وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور جھوٹے آدمی کی صحبت میں
نہیں رہتے

(۲) بڑے سے بچے میں اپنی جماعت کے تمام بچوں میں افضل
و ممتاز رہنے کی کوشش کرتے ہیں

(۳) پڑھنے لکھنے کے علاوہ وقت کی پابندی کے ساتھ کھیلوں
میں بھی تندی سے حصہ لیتے ہیں

(۴) وقت پر سوتے اور وقت پر اٹھتے ہیں

(۵) بزرگوں کا کہن کبھی نہیں مانتے

(۶) صفائی اور صحت کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں

(۷) اپنا کام ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کیا کرتے ہیں

جو بچے کو پالنے والا نہیں سکا اور اسکی دھونا،

کو بیٹ پر یا اماری میں سلیقہ سے جانا۔ اپنا اپنے

آزاد سما لینڈ کی تعمیر ترقی (از قلم: کلفرڈ اسٹمف)

برطانیہ نے اپنے ماتحت علاقوں کو آزادی دینے کی جو پالیسی اختیار کی ہوئی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر برطانوی سما لینڈ ۲۶ جون کو آزادی حاصل کرے گا۔ یہ فیصلہ اس کا فرنس میں ہوا ہے جو ابھی ابھی لندن میں ختم ہوئی ہے۔ اس میں برطانوی وزیر نوآبادیات سٹر آئن اسکاوڈ اور برطانوی سما لینڈ کے چار منتخب وزرائے شریعت کی تھی۔ سٹر محمد حاجی ابراہیم اگلے نے جو سما لینڈ وفد کے لیڈر تھے، اس بات پر اپنی خوشی کا اظہار کیا ہے کہ ان کا ملک یکم جولائی سے پہلے ہی آزاد ہو جائے گا۔ یہ وہ تاریخ ہے جب وہ اور ان کے ساتھی اپنے ملک کا الحاق ہمایہ ملک سمالیہ کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔

حالیہ کا فرنس کے دوران میں سٹر محمد حاجی ابراہیم نے کہا تھا کہ یہ حکومت برطانیہ نے ہماری فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے لئے جو کام کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ واضح ہے کہ برطانیہ اور سما لینڈ کے تعلقات نہایت دوستانہ ہیں۔ برطانیہ دوستی کا حق برابر ادا کرتا رہے گا۔ سٹر اسکاوڈ نے آزادی کے پہلے سال کے دوران

میں سما لینڈ کو ۵۰۰۰۰۰ روپے امداد دینے کا تجویز پیش کیا ہے۔ اس میں سے نصف رقم ترقیاتی اسکیموں پر صرف ہوگی۔ علاوہ ازیں برطانیہ اس ملک کی فوجوں کی تربیت کے لئے برطانوی افسران کی خدمات مستعار دینگے آزادی کے بعد بھی کچھ مدد تک برطانیہ کے سول افسران ملک میں خدمات سر انجام دیتے رہیں گے۔ امداد کی ان پیشکشوں سے ظاہر ہے کہ سما لینڈ کوئی خوشحال ملک نہیں ہے اور یہاں تربیت یافتہ لوگوں کی کمی ہے۔ چنانچہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ برطانیہ کا یہ زیر حمایت علاقہ آزادی حاصل کرنے کی دوڑ میں مشرقی افریقہ کے دیگر برطانوی علاقوں سے آگے کیسے نکل گیا۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہاں کی آبادی میں نسبتاً زیادہ یک رنگی پائی جاتی ہے۔ تقریباً سب باشندے مسلمان ہیں۔ کینیا کی طرح وہ نسلی مسائل سے دوچار نہیں۔ سما لینڈ کو جلد آزادی ملنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کا ہمایہ ملک سمالیہ یکم جولائی کو آزاد ہو رہا ہے اس پر اقوام متحدہ کی طرف سے اعلیٰ حکومت کو تار ہا ہے سما لینڈ سے یہ زیادہ بڑا اور زیادہ خوشحال علاقہ ہے۔ لندن کا فرنس میں شرکت کرنے سے قبل برطانوی سما لینڈ کے لیڈر غیر سرکاری دورہ پر مومبا ڈیسو (سمالیہ کی راجدھانی) گئے تھے اور انہوں نے سما لینڈ کی حکومت سے بات چیت کا بھی اور فیصلہ کیا تھا کہ وہ دونوں ملکوں کو مل کر ایک ”وحدانی“ جمہوری اور پارلیمنٹری ریپبلک قائم کریں گے۔ مومبا ڈیسو کا فرنس کے بعد سما لینڈ کی آزادی کے امکانات پر سوچ بچار کرنے کے لئے وہ

نیوگلشن

متصل بادشاہی عاشورخانہ نیوگلشن روڈ حیدرآباد سے جب کبھی آپ گزریں گے
تو کباب کی سوندھی بو سے آپ کو آواز آئے گی

کباب نان ایرانی بہ از مرغ و بہ از مایہ و نیوگلشن بیا اگر تو کباب سیرخ سیرخوایی

اس میں مرحومہ بیڈی ماؤنٹ سین کو سفید لباس میں سینٹ
جون ایبلیس بریگیڈ کی سرسٹینڈنٹ کی حیثیت سے
ایک بجے سے پانچ گھنٹے دکھایا گیا ہے۔ تصویر کی ایک خاص
بات یہ ہے کہ اسے ایک ایسے فوٹو سے تیار کیا گیا ہے
جو بیڈی ماؤنٹ سین کی اچانک موت سے چند روز قبل
ملا یا میں لیا گیا تھا۔ ہندوستانی مصور کی بنائی ہوئی
یہ تصویر وزیر اعظم ہرونے برطانیہ سے روانہ ہونے
سے قبل روزمرے کے میز کو پیش کی تھی۔ اسے اس کی کوشش
کے دفتر میں ایک نمایاں جگہ پر لگایا جائے گا۔

برطانیہ میں طباعت کا ایک انسٹی ٹیوٹ

برطانیہ میں طباعت (پرینٹنگ) کا ایک انسٹی ٹیوٹ
قائم کیا جا رہا ہے جس کا مقصد اس صنعت کے معیار کو
بلند کرنا ہے۔ یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ اس صنعت میں ایسے
لوگوں کی کمی ہے جو طباعت کی جدید تکنیکوں سے کام لے سکیں
جوڑہ انسٹی ٹیوٹ طباعت کے اعلیٰ معیاروں کی روشنی
میں اسید و ارون کا اقتان کیا کرے گا۔

برطانیہ کی طرف سے نا بھریا کو امداد

ایک نئے معاہدے کے تحت برطانیہ نا بھریا کو آزادگی کے بعد ایک کروڑ
میں لاکھ پونڈ قرض دیگا۔ یہ قرض بیس سال کے دوران قسطوں میں
چکایا جائیگا۔ یہ یاد رہے کہ نا بھریا اس سال یکم اکتوبر کو آزاد ہو رہا ہے۔

لندن گئے۔ لندن کا نفرس اُن کی اپنی درخواست
پر منعقد کی گئی تھی۔ برطانوی شمالی لینڈ اور سماییہ
میں مجوزہ الحاق سے پیش نظر بعض شمالی باشندوں نے
تدفیق طور پر بعض دیگر ملکوں کی شمالی اقلیتوں کو بھی
اپنی یونین میں شامل کرنے کے متعلق سوچنا شروع کر دیا
تھا۔ اس تصور کو ان ملکوں خصوصاً آئو پیانے ملک
شعبہ کی نگاہ سے دیکھا۔ جہاں تک برطانیہ کا تعلق
ہے، وزیر اعظم ہیرلڈ میکلیں نے واضح کر دیا ہے کہ
برطانیہ کسی ایسے دعوے کی جس کا فرانسیسی شمالی لینڈ
یا کینیڈا ایسٹو یا کی علاقائی سالمیت پر اثر پڑتا ہو
حمایت نہیں کرے گا۔ اگر متعلقہ حکومتوں اور متعلقہ
باشندوں کی خواہش ہو تو اس معاملہ پر غور ہو سکتا
ہے۔ ورنہ نہیں۔

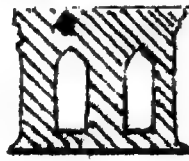
لیڈی ماؤنٹ سین کی روغنی تصویر

ہندوستانی مصور کی طرف سے بھینٹ۔

ایک ہندوستانی مصور کے قبضے سے روزمرے
نام کے برطانوی شہر کو ایک ایسی قیمتی چیز مل گئی ہے
جو اسے اپنے ایک نہایت عزیز اور ممتاز شہر کی
سما یاد دلاتی رہے گی۔ یہ چیز ایک بڑے سائز کی روغنی
تصویر ہے جو مصور ایس۔ این۔ سوالی نے بنائی ہے

حیدر آباد

حیدر آباد



چیل گورہ

آسام نیلگیری اور دارجلنگ کے باغات سے راست برآمد کی ہوئی ماہرین فن کے
ہاتھ سے تیار کردہ تازہ دم چائے یہاں ملتی ہے۔ ہمارے براؤن اسٹور
آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے ترغیب فروغ دے رہا ہے۔
ایک مرتبہ کی تشریف آوری آپ کو ہمارے اسٹور کا ایک بھلا



ٹیلی ویژن — تعلیم کا نیا ذریعہ

تعلیمی ہمسازگی کے خلاف جو ہم کشمردہ ہے، تعلیم کے روایتی طریقہ اس کی فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اب سوزوں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین تعلیم اب ٹیلی ویژن کو اس مقصد کے لئے استعمال کرنے کے تجربے کرنے میں مصروف ہیں۔ ہندوستان کی مثال لیجئے۔ اندازہ ہے کہ یہاں کے لاکھوں کروڑوں ان پڑھ بالوں کو ٹیلی ویژن سسٹم کے ذریعہ سات بنیادی زبانیں سکھائی جاسکتی ہیں۔ اور فی کس دس سینٹ سے بھی کم لاگت آنے گی۔ ذیل کے مضمون میں انہی تجربوں پر کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ جدید ٹیلی ویژن کا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟ دانشمندان کو نئی (مغربی میری لینڈ) کے طلباء اپنی جماعت میں بیٹھے تھے کہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ویت نامی آرٹسٹ کے نمونوں کی بھرپور تصاویر ہندوستان کی ترقی پر خود ایک ہندوستانی نوجوان کی بحث، اندونیشی ناچ کی خوبصورتی اور سن اور اس قسم کے کئی دوسرے مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے آئے۔ جس پروگرام کے تحت امریکی طلباء یہ سب کچھ دیکھ

تھے۔ اس کا عنوان تھا۔ ”پڑوسیوں کے ساتھ ایک ساتھ“ جس میں ان ۳۵ نوجوان ٹیلی ویژنوں میں سے سات مہانوں حصہ لیا جو ۱۹۶۰ء کے یوگیا رسک ہیرڈ فورم کے سلسلے میں یہاں آئے تھے۔ پروگرام دیکھنے والوں کی تعداد ۸۰ سو سے زائد تھی جو امریکہ بھر کے اسکولوں کی ساتویں، اور آٹھویں جماعتوں کے طلباء اور طالبات پر مشتمل تھی۔ امریکہ میں ایک ہفتے میں چار دفعہ ایک ایک گھنٹہ کے لئے کوئی ایک اسکول سسٹم کے ساتویں اور آٹھویں درجہ کے طلباء کے لئے ٹیلی ویژن کے پروگرام کا انتظام کیا گیا ہے جن کے دوران میں طلباء کو انگریزی اور سوشل سائنسز سے متعلق مضامین پر پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ طلباء یہ پروگرام اپنے اپنے آڈیٹوریم میں بغور دیکھ لیتے ہیں۔ پروگرام کا انچارج ایک فائنل اسکول ڈائریکٹر ہوتا ہے۔ پروگرام کے خاتمہ پر طلباء کو تقریباً ۳۵-۳۵ کے گرد پوچھ میں تعلیم کیا جاتا ہے جو ٹیلی ویژن پر دیکھے گئے پروگرام پر بحث کرتے ہیں۔ ان مضامین میں طلباء کے تجربے شامل ہوتے ہیں۔ دانشمندان کو نئی اسکول سسٹم کے تعلیمی نصاب میں ٹیلی ویژن سے جو فائدہ اٹھایا جا رہا ہے، اس کی کئی ایک مثال ہے۔ ہر درجہ کے طلباء کو ہر ہفتے ٹیلی ویژن کے ذریعہ کوئی نہ کوئی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ تجرباتی منصوبہ ستمبر ۱۹۵۶ء سے چالو ہے۔ اور ہر جگہ ماہرین تعلیم اور معلمین کی نگاہیں اس کے نتائج کا جائزہ لے رہی ہیں۔ دنیا میں تعلیمی ہمسازگی کے خلاف جو جہاد شروع ہے

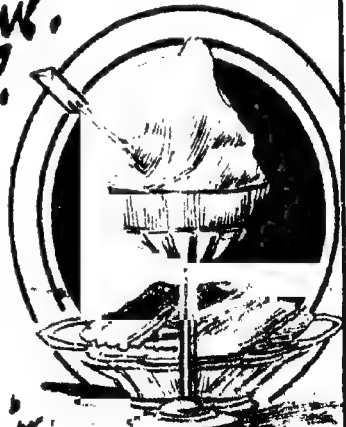
مہنگی بیکری اینڈ پرائیویٹ اسٹور

ہر اقسام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا وائٹ

اسکوکھ کا شانداز دھڑکنے

مہنگی بیکری اینڈ پرائیویٹ اسٹور

اسٹیٹ بینک عابد روضہ آباد فون نمبر (۳۴۸۷۷)



روایتی تقسیم طریقیے اس کی فوری نوعیت کو پورا کرنے کے لئے اب سوزوں نہیں۔ چنانچہ اس عالمی مسئلہ کو پیشی ویزن کے ذریعہ حل کرنے کا امکان دنیا کے ہر براعظم کے مابین تقسیم کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ ہندوستان بھی کی مثال لیجئے۔ اندازہ ہے کہ لاکھوں بالوں کو پیشی ویزن مسلم کے ذریعہ سات نیا دکاز باؤں میں بڑھانے لکھنا سکھایا جاسکتا ہے اور کہ ایک آدمی کی تقسیم پر دس سینٹ سے کم لاگت آئے گی۔ فورڈ فاؤنڈیشن کی ایک گرانٹ کے تحت چار امریکی پمپلی سرمدیوں میں ہندوستان آئے تھے جنہوں نے حکومت ہند کے ساتھ پیشی ویزن کے ذریعہ ہندوستان کے ان لوگوں کو جو آن پڑھ میں زیور تقسیم سے آراستہ کرنے کے سوال پر بات چیت کی۔ ایشیاء، آفریقہ، یورپ اور امریکہ میں بھی اس طریق تقسیم کے تجربے کئے جا رہے ہیں۔ امریکہ کے ۵۶ سے زیادہ اسکولی اضلاع اور تقریباً ۱۲۰ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اب اس طریق تقسیم پر عمل ہو رہا ہے۔ واشنگٹن کوئی پراجیکٹ اس سلسلے میں سب سے بڑا اور وسیع منصوبہ ہے۔ امریکہ کے تقریباً تمام حصوں اور سمندر پار ملکوں میں ہر سال تقریباً ڈھائی ہزار اشخاص اس پراجیکٹ کے عمل کو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر ادرعام طور پر پیشی ویزن پروگرام برپا ہوئے ہیں۔ اگر پیشی ویزن نہ ہوتا تو واشنگٹن کوئی کے اہلکار طلبہ کیلئے دوسرے ملکوں کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا کیسے ممکن تھا؟ ۹۔ واشنگٹن کوئی کے منصوبہ کی معیار پانچ سال

جس کا اہتمام فورڈ فاؤنڈیشن اور ریڈیو ایکٹر، ٹیکس، ٹیلی ویزن سینٹر، ٹیکس، ایسی ایجنٹ نے مل کر کیا ہے واشنگٹن کوئی کو اس تجربے کے لئے کون منتخب کیا گیا۔ اس کی ایک جزوی وجہ اس کا قریباً مختلف صنعتیں اور دیہاتی علاقوں میں پھیلی ہڈی کی گونا گونی ہے۔ کوئی میں جو واشنگٹن سے اندازاً آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے، چالیس ہزار کی آبادی ہے۔ یہ منصوبہ ہیگرس ٹاؤن میں زیر تجربہ ہے جس کی بناء پر اس کا نام ہیگرس ٹاؤن رکھا گیا ہے۔ شروع شروع میں چوٹے چھوٹے برائے اس کا تجربہ کیا گیا جو ہر سال وسیع ہوتا رہا ہے۔ کوئی کے ۳۳ سکولوں کو ایک تار کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ بلا دیا گیا ہے۔ اس طرح ہیگرس ٹاؤن کے آرٹ میوزیم، لائبریری اور دیگر کمیونٹی مراکز کو اس سسٹم سے ساتھ بلا دیا گیا ہے۔ اکثر پروگرام پیشی ویزن مرکز سے نشر ہوتے ہیں۔ مرکز دو معمولی ایک منزلہ عمارتوں پر مشتمل ہے جو ہیگرس ٹاؤن کے تعلیمی ہند کو اور ٹیکس کے ہے۔ دوسری عمارت میں پانچ سٹوڈیوز، ایک فلم لائبریری و پراجیکشن کا کمرہ، چند ایک دفاتر اور ماسٹر کنٹرول روم ہے۔ پانچوں سٹوڈیو بیک وقت بھی پروگرام پیش کر سکتے ہیں۔ پانچوں کے لئے پیشی ویزن پر خاص پروگرام پیش کر سکتے ہیں۔ پانچوں کے لئے پیشی ویزن پر خاص پروگرام پیش کئے جاتے ہیں جن میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ اہم ٹیکس کے ریٹرن (کس طرح ترتیب دیے جاتے ہیں۔

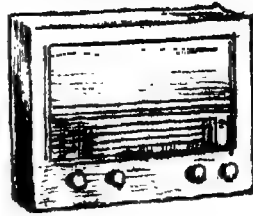
کیفے سعدی اینڈ پراڈیژن اسٹور

آہسام اور دارجلنگ کے باغات سے راست منگو کر ماہرین سے تیار کی ہوئی چائے

کیفے سعدی اینڈ پراڈیژن اسٹور

نام پلی مارکٹ جیکر آباد فون نمبر ۶۰۶۳ میں مل سکتی ہے۔
اور ہمارے پراڈیژن اسٹور سے آپ کی ضروریات کی ہر شے
بازار سے (درزات خرید فرمائیے !





روحانی علاج

ناشر: مجذوب حیدر آبادی

یہ عنوان حضرت مجذوب حیدر آبادی کی ملکیت ہے الی کے روحانی مشاغفات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کرنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ تاہم یہی جانیں یا وہ خود - روحانی نشریات میں نام، مقامات اور واقعات فرضی ہو کر سکتے ہیں اگر اتفاقاً مطابقت ہو تو کسی قسم خاص کا قیاس لگایا جائے (ایڈیٹر)

ایک نوری چتر پر ہم روحانی نشتر کاہ سے بولی رہتے ہیں، ابھی آپ مشہور جغرافیہ عالم سے معاف کیجئے! ستیاج عالم مسٹر - کوٹلی کا آجینائی کے برادر بھتیجی مسٹر ساری کاٹا کے بولنے پر وضیر بادعانی سا این چائی کا کھانا تحقیقاتی مقامی رسی رہتے تھے جس کا عنوان تھا "تنگی ادب کا جغرافیہ" - مینا کہ ہم نے قبل ازیں اسون کی کہ ہے ہمارے آئینہ پر وگرام میں علامہ مورخ خاں کی پوٹو لگا کر تاریخ جہاں اپنا تحقیقاتی مقالہ سنسکریٹ جگہ عنوان ہے "ہندی زبان و ادب" قسمل تاریخ میں "ہیں امید بلکہ آشا ہے کہ آپ یہ مقالہ سنسنے

کے لئے اپنی اپنے آپ کی طرح بھڑا اور کباب - سبج کی طرح چھوڑنے دیتے

پھر روحانی ریڈیو ہے اس سے ہندوستانی - میاری وقت کے مطابق ٹیک بولنے آٹھ بجے ہیں، اب آپ مسٹر بے جہاں دوان پوری کی زبانی منتخب خبریں سنیں گے۔

نئی دہلی - چین اور ہندوستان کے درمیان کیلے جانے والا مفت روزہ کیڑی فاسل آج برابری پر ختم ہو گیا۔ چین کی جارحانہ ٹیم کے کپتان مسٹر جو - این - لائی اور ہندوستان کی مسلح لیڈر ٹیم کے کپتان مسٹر ہنروتھے - شیوچون کاٹھری میں بنایا گیا ہت کریموں کے کھلاڑیوں نے ایتھل کے دوران پناہیت ہی "نوتری" اور دھاندلی کا شکار کیا۔ کوٹلی کاٹا برابرا ہوا کہ چینی کھلاڑی گواڈ کے ہندوستانی حدود میں آکر "جو جو" کرنے لگے تو ہندوستانی کھلاڑیوں نے انھیں بنایت ہی گناہ آغوشی کے ساتھ ابھی گرفت میں لے کر معاف کر دیا۔ چینیوں نے اپنا "ڈم ٹوٹ" جانے کے وجود پر ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے مرغ کی ایک ٹانگ کے اصول پر ٹانگ پہلاتے ہوئے اپنی شکست قبول کرنے سے انکار کیا، یہاں اب اعتراض کریں گے کہ چینیوں کی ٹانگ کہاں ہوتی ہے میں کہہ دوں کہ ہوتی ہے - اگر بیک ہتھی مٹھی کی طرح مہرجم اور بکر بار کی طرح مہرجم رپورٹ ہوئے۔ بھائی یا ایک بے لاک ایک بار ہندوستانی کپتان نے یہی کہیں کوٹلی کوٹلی کی درمیانی بیکر کے قریب اسکل بچھا کر ایسا دبوچ لیا کہ چینی "ہیں ہیں" کرنے لگے لیکن جاووں خانے چت ہو جانے کے باوجود چینی پوتا نے یہ کہہ کر اپنی بارمانت سے انکار کر دیا کہ ان کی ٹانگ ادبھی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ چینی

فیل خانہ قدیم روپر گوست محل ہائی اسکول حیدر آباد

یہی آپ اپنے دوست احباب کی تہہ تشریف لاکر جائے کا حقیقی لطف اٹھائیے یہاں آپ کو تازہ، خوش ذائقہ اور اعلیٰ درجہ کا پیلے جو آلام اور ٹیکڑی کے خاص خاص باغات سے منگو کر ہر صبح سے چہار گائی ہائی ہے مختار ہے وزیر آپ کے ضروریات کی ہر چیز کا سب پر اور تھلا اسٹوریج و اجی دام پر دستیاب ہوتی ہے !!

کھلا دیا، گرفت سے بچنے کے لئے اپنے جھون پر "ایلوٹ از ڈی" کا
خس لگا کر آئے تھے ایلوٹ از ڈی کا تیل غلے سے ان کو یہ خاصہ ہوا
کہ جب کھیل کے دوران دیگر ممالک کی رائے کا یہ کامبرائٹ اور بیکی
پارٹن جونی تو جھینوں کے جسم پر بچنے لگے کی طرح بالی کا ایک قطرہ
بھی نہیں ٹپکا۔ بلکہ تمام بالی ان کے جھینوں پر سے پسلی گیا ہر حال کبھی
کا یہ فائز اہل بیت کا عہد ہوئے بغیر برابر ہی بر ختم ہو گیا
مذہبانی شہ کے کتب خانے اعلان کیا ہے کہ ممکن ہے کہ کبھی کے اس
کھیل کے تلخ فیصلہ کے لئے وہ آئینہ بھی اپنا ٹیم کیا قد بیکٹ روانہ
ہوئے

اسکو۔ آج مشرخر۔ و خجیف نے روس کی مشہور دو ٹوکی
شراب کا ایک گونٹ لیکر، چنڈ یا سموتے ہوئے مرکب دیا اور غیر
مرکب کی طرح پراساں کیا کہ وہ ریش و ریش و ریش کے مدارقہ جوڑے
سے مستحق ہوئے۔ یا مستحق کو دئے گئے۔ مشرخر۔ و خجیف نے کچھ باتوں
اس سلسلہ میں یہ بیان منافی بھی پیش کیا کہ مارشل و ریش و ریش نے
چند روز قبل پنجالی صحت کے باعث حدادت کے قہر سے
شکوہ و شش کو پینے کی درخواست کی تھی تو م کے آگے نہیں۔ بلکہ
بکتر خ۔ و خجیف کے آگے استغنی پیش کرتے ہوئے انہوں نے
ہائینڈری سو زوگوار کیا تو یہ قطع سنایا تھا

ہوش و عا اس و تاب و توان و وف جانچکے

اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

آگے میں کو وزیر اعظم روس نے کہا کہ اگر وہ روسی
پارلیمنٹ، عرف خرجیف اسٹڈی کی پرائیوٹ لٹیک کے آگے اپنا اپنا

استغنی یعنی نہ کوئے تو انھیں "بابہ ریت و گری ریت" بدست ہو گیا
کے اسوئس میں مل کر بیت المعذورین میں بیٹھا دیا جاتا ہے کہ ان کی فکر
شریف میں کم سو برس ہو چکی ہے۔ وزیر اعظم است جب اپنا گیا کہ
در شرف اپنی صحت اور اپنی مصلحت کے اعتبار سے اور شخصہ ہی بغیر
جاستہ دیکھیں گے تو وزیر اعظم نے کہا کہ اس سوال کا جواب دینا کیونکہ
امول کے خلاف ہے۔ ہر حال۔ ایک بیٹھا شاہ و اداریت کا نوہ نسخہ
والے گواہ کیا ہے کہ جب مارشل و ریش و ریش کو صدارت کو الوداع
کہہ کر جانے لگے تو انکی زبان پر یہ مصرعہ تھا

اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنا خوشی چلے

بوسہ کی اطلاع میں کیا گیا ہے کہ کچھ خرجیف نے اپنے ایک پارلر
کا مرید لیوڈیریزینف کو کرسی صدارت پر برا جان کر وہاں

لسدن۔ بھارت کے پرمہان نتریا جوا بھی اپنی بھارت
میں تھے اور چند منٹ پہلے جہانگ کا ٹیک کے رقبہ ٹرچو ایوانی
سے دلنشند گفتگو "میں معروف تھے پھر سے ان کو زندہ لایا گئے
لسدن میں وہ اس کانفرنس میں حصہ لیں گے جس دنیکے مارے
ہوئے بڑے وزیر سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور بات کا ہنگامہ اور دانی
کا پس انداز نہ کیجئے۔ دنیا کے بڑے وزیروں کی اس آٹھک ٹھیک سے
دنیا کی خوشحالی کے بڑے بڑے اہلئے اور عدم خوشحالی کا مجموعی
چھوٹی توقعات والہ ہیں۔ ہر حال۔ موجودہ سیاسی حالات
کے پیش نظر ابھی وٹو کی گئی نہیں بنا چکا تھا کہ یہ آؤٹ کس کروٹ
بیٹھے گا، بیٹھے گا بھی، یا شتر غریبے ہی دکھاتا ہے۔ گاہے گاہے
جوڑ و کانفرنس کب، کہاں اور کیوں کر منعقد ہوگا۔ ۹

قطعہ تاریخ تقرر نواب مہدی نواز جنگ بہادر بعدہ گورنری گجرات

از مصور شعر نواب میر محمد باقر صاحب المانت غانی

بندوں کی عزتیں ہیں بیشک عطا داور
چیتے نہیں ہیں ہرگز حسن عمل کے جوہر

آتا ہے وقت جدم بننے میں کام سدا
ذاتی لیا قوتوں کا بھارا ہے دنگا

روح صبی نے باقر خوش ہو کے یہ صدا دی
مہدی بنے ہیں اپنے گجرات کے گورنر

نوٹ:- صبی سے مراد مولوی مرزا بہادر علی صاحب قیل مرحوم بابی مدرسہ باب العلم اور عبادت خانہ ہے

برطانیہ کی خبریں

ہندوستانی بحریہ کیلئے برطانوی جنگی جہاز

معلوم ہوا ہے کہ "بیماس" نام کا طیارہ شکن جنگی جہاز برطانیہ میں تیار ہو چکا ہے اور وہ جلد ہندوستانی بحریہ کے خوالہ کر دیا جائے گا۔ یہ جہاز کمانڈر بی۔ سی۔ کیورس کے ماتحت ہوگا۔ اور اس کا عملہ ۱۱ افسران اور ۱۹۹ بحری جوانوں پر مشتمل ہوگا۔ غلہ کے بہت سے سمیران کو برطانیہ میں مخصوص تربیت دی گئی ہے۔

آل انڈیا ریڈیو کے عہدیدار کی طائفہ بندی

آل انڈیا ریڈیو کے عہدیداروں کے پروڈیوسر کی جانب سے سرائیم۔ بی۔ سوماسندرم متعدد دیگر ملکوں کے ریڈیو افسران اور منتظین کے ہمراہ لندن میں۔ بی۔ بی۔ سی کی طرف سے شہر دیکھنے گئے ایک کورس میں حصہ لے رہے ہیں۔ بی۔ بی۔ سی اس سال پہلے ہی اس قسم کا ایک کورس منعقد کر چکی ہے۔ تربیت یافتہوں کو بی۔ بی۔ سی کے نشریاتی طور طریقے سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ ریڈیو آرٹ ریڈیو بات چیت، منگیزین پروگرام اور اس قسم کے متعدد دیگر موضوعات پر توجہ دیئے جاتے ہیں۔ تربیت یافتہوں کو عملی مشقوں میں بھی حصہ لینا پڑتا ہے۔ مذکورہ کورس چھ ہفتے کا ہے اور ۲۲ جون کو ختم ہوگا۔

ریڈ مارکول اینڈ پیٹنٹ ایجا دوں کا تحفظ لندن میں

لندن میں ۳۰ مئی تا ۴ جون لندن میں ڈیوک آف اینڈنبرگ کے زیر سرپرستی ریڈ مارکول، پیٹنٹ ایجا دوں اور صنعتی ڈیزائنوں کی بین الاقوامی اکادمی کی ۳۰ ویں کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں ۴۰ سے زائد ملکوں (بشمول ہندوستان) کے نمائندے شرکت کریں گے۔ کانفرنس میں بعض دیگر موضوعات کے علاوہ صنعتی ڈیزائنوں کے بین الاقوامی تحفظ، ایجا دوں، ریڈ مارکول کی حفاظت کی تجویزوں اور ایجادات کو پیٹنٹ کرانے کے قوانین میں یکسانیت پیدا کرنے کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات ہوگا۔

سرطان کی نوب سستانی سائنسدان کو قلیف

بریتش میموریل فیلوشپس نام کے برطانوی ٹرسٹ ڈاکٹر جمشید رستم ڈانا کو ایک قلیف عطا کیا ہے۔ جس کی مدد سے وہ لندن کے انسٹی ٹیوٹ برائے فلی ریسرچ میں اپنی تحقیقاتی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں گے۔ موصوف گذشتہ وار سال سے وہاں ریسرچ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ڈانا بھی ڈینیورسٹی اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس (بنگلور) کے ڈگری یافتہ ہیں۔ امریکہ اور فرانس میں مطالعہ کرنے کے بعد وہ برطانیہ گئے تھے۔

لکھنؤ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیکھنے

کنفدرل ریڈیو ایریاں سلور

متصل دروازہ دبیر پورہ حیدر آباد

یہ وہ ایرانی طرز کی صاف و پاک بوتل ہے جسکے افتتاح کا آپ کو انتظار تھا۔ یہاں آئیام اور دار حلقہ کے باغات کو درآ کر وہ چاک استعمال کی جاتی ہے۔ خوش ذائقہ چائے، ٹینک و شیریں لوانزات اور اعلیٰ مشروبات کیلئے اپنے دوست احباب کے ساتھ شریفانہ اور چائے کا حقیقی ٹھکانہ ملے گا۔



اپنا بسانا از جناب تمکین کاسسی منیا

ڈوبل کاریگے بنوایا رک پوسٹ آفس کے ایک وجہی کرنے والے اہلکار کے مہر و نیت پر رحم کیا کر اسکے بالوں کی تعریف کی تھی اور اس تعریف سے وہ اہلکار بہت خوش ہو گیا تھا، یہ تعریف میرے ہندو تھا کہ ایک روز مجھے راشننگ آفس سے اپنا کارڈ بدلانے کا ضرورت پڑی دفتر میں بیٹھا تو پورا دفتر میرے لئے اجنبی تھا راشننگ آفس کو میرے طعانی تھے مگر اس روز وہ غائب تھے اور وہ سب لوگ۔ یہ سب کہ میں اور ایک سے ایک بدعت نظر آ رہے تھے میں نے پورے دفتر کی ایک چکر لگائی ایک نوجوان بہت ہکا و بال بال نہ صرف، اس نے لالہ کے ہونے بلکہ ہونٹوں پر لکھا اور وہ پڑی جائے بیٹھے تھے مجھے یہ لکھا تھا جی ادا بہت پسند آئی اور میں نے ان سے پوچھا، میاں! یہ ہونٹوں کی طرف سے لکھنے کے لئے کیا کم تھے جو آپ نے ناخن بھی لال کر لئے وہ میاں صاحب شرارت لے لیتے مسکراتے رہ گئے، وہ تھوڑی دیر میں مجھ سے اتنے، نہیں ہو گئے کہ نہ صرف مجھے ایسی کرسی پر بٹھا کر میرا کارڈ دے مجھے لادیا بلکہ میری خاطر عذرات بھی کی اس طرح میرا کام یہ آسانی نہیں گیا، ان سے مرا ہم بھی ہو گئے جواب تک میں اب نہ تو اس کے ہونٹوں خوں چکان ہیں اور نہ انگلیاں دکھا، مگر محض غریب اور سر راست

وقت میں چوہا قاتی ہیں۔

اگر آپ کے جذباتوں میں کسی کی دل افزائی ہو رہی ہے اور آپ کا کچھ خارج ہو رہا تو پھر آپ یہ بھی نہیں؟ اگر آپ لوگوں سے خاصاں آجاکر کو کے دکان میں اور ان کی سبھی تعریف کریں اور شخص کا دل افزائی کرتے جائیں اور انہیں اس کی اپنی نمایاں شخصیت کا احساس پیدا کرادیں تو آپ کے دوستوں کا طلقہ دل بدن و بیعت سے وسیع تر ہو جائے گا اور آپ کے تراج اور خیر خواہ دل بدن بڑھنے ہی جائیگا یعنی انہی کے ہمیں "انسان فطرتاً تعریف و توقیف کا مست زاد و فزا ہندوستان" ہو جائے۔ آپ اسکا خدا نہیں کہوں پوری نہیں کہتے؟

نہرا دل والی بیٹی کی تعلیم چٹان۔ رشتہ خاں ہوا ان میں اور کئی سوس سوسے میں میں، وہ آتا ہر وقت ہندوستان میں، مگر ان میں سے کوہ جوی پر اور یہ غیر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام میں دی تھی زحمت نہ ہوتا، تکلیف نہ کہ، براہ ہر دانی، اور اب کوہ، شکوہ، غایت، نوازش، ہر دانی جیسے اگر آپ اپنے کاروبار میں اس کو نہیں کر لیں اور بلا تخصیص، اس کا استقلال خارج ہے کہ میں تو اسے دیکھیں گے کہ کتنا عجیب و غریب اثر چوہا ہے

ہاں کہیں سے کوہ آپ واقف ہی ہونگے ہونٹ چوٹی کو ناولوں میں تھا۔ ایک سمجھائی ہوا کا بیٹا تھا، اس نے رشتہ مند سالی کی سیر میں کی تھی مگر مہلے وقت دینا کے متوال تر میں متعین میں اسکا شمار ہوتا تھا، آپ جانتے ہیں یہ درجہ کس طرح حاصل ہوا تھا؟ اس کو روز میں لکھوں اور مدد قیامت سے ڈھکی چھکی اسے گناہنے لکھ رہی اور روز میں کی تمام لکھیں یاد کیا تھیں، ایک، روز اسے روز میں کی شاعر کا پر ایک تعریفی خطوط لکھا اور روز میں کو بھیجا دیا اور روز میں کو یہ مصنفان تھا بسند آیا اس

LIGHT OF INDIA RESTAURANT

لائیٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ سرجنی دیوی ہاسٹیل فرسٹ فلائسٹر زمیڈر آباد
جب کبھی علاج کے لئے آپ سر دیوی دیوی ہاسٹیل آئیں تو لائیٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ میں لائیے جہاں
آپ کا میزبان کے لئے ایک، بسٹرک، خوش ذائقہ جانے کافی اور مہنگا م کے مشروبات کیونکہ
دست و پیر موجود رہتے ہیں
ہمارے پوراؤنڈ انڈیا ریسٹورانٹ آپ کا مزوریات کا ہر چیز بازار کے دام پر خرید کرنا ہے!

کے ہر غصے پر یہ مخالف دکن سمجھ رہا تھا اسکی باجیس کھلی جارہی تھیں اور ہر گڑھی غر و مہرت لشکر و فرات کی نظر سے لٹ و لود کھٹا جاتا تھا

تو ٹھہری دیر کے بعد رات شادی ہوئی تو جیوری کے اس رکن نے سب سے پہلے غم کی رہائی کی رائے دی، یہ تھا ایک اونٹ کا شکر اور تیز کاسا، سچ اور ارکان جیوری متفق تھے صرف ایک رکن کی مخالفت سے اس مقدمہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا تھا۔ اگر وہ مخالف رائے دیتا تو بھی لاش و کی جیت ہی تھی، مگر لاش و نے جو ایک کامیاب پیرسٹر اور ایک اعلیٰ درجہ کا نفیات ان تھا ایک شخص کو بھی غم لے رہے نہ دیا اور اس پیکلے ہونے کو بھی راہ پر گھلایا مگر حسب تسخیر عالم کے ارادے سے کوچ کرنے لگا تو اسی نے اسکو سے پوچھا۔

”ہم نے جو ارادہ کیا ہے اور جس میدان میں قدم رکھا ہے اس میں دیرت اور دشمن ہرگز وہی نہیں ان سے کس طرح بچ سکتا ہوں؟“ اس نے جواب دیا ”وہ حق اور انسان دشمن ایگری کو کہو کہ وہ تم کو ذلیل و خوار نہ کر دے، اگر کوئی دشمن ہو جائے تو اُسے اپنی طرف متحول رکھو اور دلوں کی بازی سے دورت بناؤ، دوست کی عزت کو نہ کہ دوستی سے بھرنا چاہئے“

سکندر نے پھر خواہش کی کہ اور کچھ فرمایئے تو اسکو نے کہا ”دشمن سے غافل نہ رہنا چاہئے وہ کیا ہی کیوں ہو، جب تک حرب زبانی اور تیز زبانی کے کام نہ کھاتا ہے درشت کوئی نہ کر دے“ اگر آپ بھی عملی تسخیر کرنا چاہتے ہوں تو اس باب کو غور سے دیکھئے اور اپر عمل کیجئے یہی تسخیرِ قلوب کا عمل ہے اور اسی سے

دنیا سحر ہو گئی ہے اقبال نے بڑی جرات سے کہا ہے سہ
ابھی سحر ہے ہیرانِ خرقہ پوش میں کیسا؟

کہ اک نظر میں جوانوں کو رام کر گئے ہیں
ہیرانِ خرقہ پوش کی نظر میں بھی سحر ہے کہ وہ نہ صرف یاد و دوا
ورد کر گئے اور ماحولِ القلوب کا دکھ کتنے بکدا پستہ دل کو رُت و فتن سے
سمو کر گیتے اور ہر ایک سے محبت و شفقت سے پیش آنے لگی دلوں کی کرتے
اور دلِ افزائی سے انھیں اپنا بناتے ہیں سچی اور گتے بدی بھی میران ہے کہ
ہیں سخون کو اپنا بنا کر تک نہیں آتا

بنانے والے آئینہ بناتے ہیں پھر سے
چاہے اقبال ہوں یا سخی دونوں بھی نفیات دان تھے اسی میدان
کا مرد عرف ایک دماغ ہی ہوا جسے غم سے کسا ہے
وہ خند خویش تو اسے دماغ کھو نہیں پروا

مزاج بگڑے ہوئے سیکڑوں کی سوار ہے
اور دماغ نے، اتنی اپنی نفیات والی اور خورقِ تسخیر سے اپنی زندگی
کا سیلاب اور کامران بنائی تھی، دنیا میں بغیر کو اپنا بننا کمال ہے اور
جو لوگ اس غم سے واقف ہیں وہ بھی انسان ہیں اور ان کی زندگی نہایت
کا سیلاب بہتی ہے آپ اگر اس غم میں کمال پیدا کرنا چاہتے ہوں تو سب سے
پہلے اپنے اخلاق و عادات درست کیجئے، انشت و برعادتیں یکسانیت
اور طبیعت میں صلابت پیدا کیجئے، لطف و مدارات کو نہ وہ بنائیے، ماحول
شیرازی نے اس دریا کو کہ نہتے میں چنہ نہ کر دیا ہے

آمالِ شری دو گیتا لقیلا میں دو حرفت
با دو شان تلفت با دشمنانِ دارا
اپر اگر آپ عمل کریں تو دشمن دوست بھی بنائیے

(ایضاً شمسہ...)

شیراز



جو آپ شین کشمیر ہے یہ کیسے پاکر دھن کی بارغ کی تھویر ہے یہ کیسے پارک

چو را حاصل چادر گھٹا طے طرک اعظم جاری فونی نمبر (۸۷۸)

لذیذ کھانوں، مشروبات اور دھندلے دار چائے کیسے کیئے اور اپنے

دوست احباب کو کھواہا شریو کی دعوت دیجئے۔ (عبدالوہاب ایضاً)

جان لی ریڈ

ہندو اور امریکہ میں مفاہمت

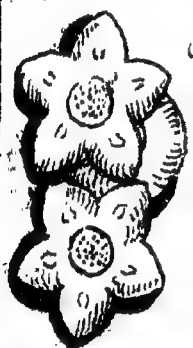
دہلی کے بہت سے ڈپو ریٹ تجارت کو فروغ دینے
 یا سکا رہنما نے کامیابی کے لئے اور اتفاقاً دیہاتوں کو ترقی دینے
 کے مقصد سے اپنے مختلف فرقوں کی ایجاد دہلی میں سخت روڈ ہو چکی
 کہ ہے ہیں یہ تمام کو شیشی قابل تعریف اور لازمی ہیں لیکن میرے
 پیچھے ایک کھیر لی آنا شے کے لئے اپنے امریکوں کی صحبت یا مفاہمت
 ہے جس سے ہندوستان یا امریکہ کے درمیان تعلق تعلقات کو فروغ
 دینے میں مدد فرمیں۔ ہندو سماج کو یہ یاد رکھنے کے لئے ہندو سماج کی
 پہلے چھوڑ دے۔ ہندوستان میں ہندو سماج اور امریکی قانون کو ترقی دینے
 کے کام میں ہندو سماج کو ہندوستانی طلباء سے تعاون کر رہے ہیں انہوں
 نے ہندوستان کے دیہات میں روٹائی دہلی ایک ہندوستانی اور ہندو
 کامیابی دیکھ کر ہندوستان کی ترقی و خوش و خرمی سے بیان کیے اس
 کے لئے وہ دہلی میں مالی میں متعلقہ ایک ماحولہ درجہ پریم ہے۔ یہ
 بنیاد شام جو ہے جس میں ہندو سماج نے غیر حاضر کی شیشی میں انہوں کے
 مشورے پر ہندو سماج کی ترقی و خوش و خرمی اس ماحولہ میں ہندو سماج کی
 نے ہندوستانی سماج کی بعض ہندوستانی کی شان۔ سوکھ کا شہادہ کیا ہے
 اور اس سے سمجھ رہے ہیں انہوں نے ہندو سماج کی ترقی و خوش و خرمی اس
 ماحولہ کی ایک بار اپنے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی اس ماحولہ کی
 ماحولہ ہندوستانی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی (نویارک)
 لیا ہے۔ ایک اور امریکی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے
 ماحولہ ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 امریکی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 سماج کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 ہندوستانی اور ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے
 دلچسپ انداز میں ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے
 ہندوستانی ایک فلم بنائی تھی جس کا نام تھا "ہندو اور امریکی" اسے امریکی
 نے ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 ہندوستانی ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی

اور اسے کئی ماحولہ ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے
 ہے اور اسے ہندوستانی کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے
 لے چکے دکھائیں۔ ان میں سے بعض ہندوستانی بنیاد ہندوستانی میں
 ہیں کہ ان کا موضوع بنیاد و کشش ہے۔ ہندوستانی کے فوٹو گرافر نے
 لیکن اور محنت سے انکی تصویر کی ہے اس کی ہے۔ ہندوستانی کے فوٹو
 تصویر اور کاپیلا بھر کہ اپنے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے
 کے ماحولہ کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 ہی لوگوں کی انفرادی کوششوں کی ترقی و خوش و خرمی سے ہندوستانی
 کی بدولت ہندو اور امریکی کے درمیان تعلق مفاہمت کا بنیاد لیا گیا ہے
 کام دھیرے دھیرے عمل میں آ رہا ہے۔

درد الہندی لکھی

کا واحد مہکتا

انڈین ڈائری فارم جاتا ہندو کا جگہ جگہ یادگار



خالص میرہ کے خستہ نان و شیرمال
 تنوری روٹی اور دیگر اشیاء طہارت
 اور پاکیزگی کے ماحولہ اور روڈ پر
 سپردی کئے جاتے ہیں !!!
 حیدرآباد کی ایک سالہ

دکان نان منشی صاحب

حویلی قدیم حیدرآباد

سید مصطفیٰ شیرازی

ایک تاریخ گو کی حیثیت سے

(از سید طاہرہ بیگم)

بہ حیثیت محدث نگار، بہ حیثیت مورخ، بہ حیثیت طنز و مزاح نگار، بہ حیثیت تذکرہ نویس، بہ حیثیت بچہ نگار، بہ حیثیت شاعر اور بہ حیثیت ذاکر سید مصطفیٰ شیرازی کے کئی ایک روپ ہیں۔ وہ ایک زمانہ تک اپنی ادارت میں، اردو، فارسی زبان میں "سید الاخبار" ہفتہ وار نکالتے رہے جس کا پیشانی پر یہ شعر درج رہا جو آج بھی زبان زد خاص و عام ہے۔

دشمن باطل ہے یہ حق کا علمبردار ہے
خبر خواہ ملک و مالک سید الاخبار ہے

اب ایک عرصہ سے وہ اردو اور فارسی میں "شیراز" ہفتہ وار نکالتے رہے ہیں۔ جو نہ صرف ہندوستان و پاکستان بلکہ ایران، مصر، عراق، عرب، افریقہ، جرمنی اور لندن میں بچہ پڑھا جاتا ہے۔ ان تمام ممالک میں "شیراز" کے قارئین موجود ہیں شیرازی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اخبار "شیراز" علحوضت حضور نظام کا سچا خدمت گزار اخبار ہے۔ اس کے ادارہ پر لکھا ہوا یہ شعر ہر ہفتہ نئے عہد و نیا کی تجدید کرتا ہے۔ اس اخبار کو "الحکومت حضور نظام" کا سرپرستی اور قلمی معاونت کا عزت حاصل ہے۔

ترجمان اہل حق ہے قوم کا آواز ہے
میر خواہ شاہ حق آگاہ یہ شیراز ہے

بہ حیثیت مورخ مصطفیٰ شیرازی نے "بادکار سلور جوبلی" جیسی دقیق تاریخ بارہ جلدوں میں لکھی۔ سید الاخبار اور شیراز میں جیسے ہوئے مضامین موصوف کے طنز و مزاح کے کامیاب نمونے ہیں۔ موصوف کی دہریہ سنا میں "سباغ و لکشا" اور "مستیر عالم" ڈاکیومنٹری

ایک تذکرہ نویس کی حیثیت سے موصوف کے نام کو برقرار رکھنے کی محاسن ہیں۔ جو توگ آج سے ہشتی پستیں پر سہا سہے انہیں منبر پر بہ حیثیت ذاکر شمس لکھے ہیں۔ وہ ان کے انداز خطابت کو جانتے ہیں اگرچہ کہ ان کی مادری زبان "فارسی" ہے لیکن یہ "اردو" ان کی اپنی زبان کی طرح نہایت فصیح بولنے اور لکھنے میں۔ بہ حیثیت شاعر انہوں نے اردو اور فارسی میں نوحہ، سلام، مرثیے، قصیدے، مثنوی، ہجو، حزن اور غزل غرض کہ تمام اصناف شعری میں طبع آزمائی فرمائی۔ لیکن یہاں صرف ان کی تاریخ گوئی پیش نظر ہے۔

مصطفیٰ شیرازی کی تاریخ گوئی کی ابتدا از زمانہ قبل علمی سے ہوتی ہے۔ شروع ہی سے انہیں فن تاریخ میں مہارت حاصل ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء میں جب موصوف گورنمنٹ ہائی اسکول جالندھر میں زیر تعلیم اور پرنس مدرسہ مرحوم محمد مارڈیوس کیمتال تھے تو اس وقت بعض تقسیم انعامات میں راجہ سرکس پرشاد پھاراجپانی پیشکار و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی تشریف لائے تھے۔

مہاراجہ آجپانی کی تشریف آوری کے سلسلے میں مصطفیٰ شیرازی نے آغا ابدیہ علی باریہ تاریخ نگار بنائی۔

چونکہ یہ آغا صدر درگاہ

سید مصطفیٰ در کتب شفقت

سال اسفہال ہر یادگار

خیر مقدم شاد و الا جاہ لغت

۱۳۵۶ھ

آجپانی مہاراجہ ان کی اس بدیہ گوئی کو دیکھ کر کہبت خوش ہوئے اور انہیں شاد منشی طلب کر کے بطور مسند ایک اسٹریٹی دی۔ مہاراجہ آجپانی کی اس حوصلہ افزائی کی بدولت مصطفیٰ شیرازی کا آج تاریخ گو مشہور اسکے صفت اول میں ستارہ ہے۔

۱۳۵۳ء میں جب نواب یوسف علی خان راجہ راجہ شمس الدین مرحوم صفیو رپ سے واپس حیدرآباد تشریف لائے تو مصطفیٰ شیرازی نے یہ تاریخ نگار بنائی۔

یوسف والا بہ وقت بلوہ مگر رشہ در درگاہ

مقدمش یا رب مبارکہ باد ہر جہل وطن

مقدمش را سال در بحر نہ توئی مصطفیٰ شمس

یوسف رونق فرد آہ شیراز پے در درگاہ

۱۳۵۶ھ

اسی تاریخ پر نواب سالار جنگ بہادر نے
جائیں روپیہ مصمّم شیرازی صاحب کے نام روانہ
کئے۔ لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے رقم واپس کر دی کہ
میں نے کسی حملہ کے لئے یہ تاریخ نہیں مقرر کی ہے۔ لیکن نواب
سالار جنگ کسی کو دیکھ کر واپس لینے والے نہیں تھے
انہوں نے رقم مکرر روانہ کرتے ہوئے تاکید کھلا بھیجا کہ
رقم وصول کر لی جائے چنانچہ قبول کر لی گئی۔
مصمّم شیرازی نے نواب سالار جنگ بہادر
کی ایک سالگرہ کے موقع پر جو تاریخ بھی تھی وہ درج
ذیل ہے۔

شوال کے مہینے میں بدر تمام
چشم و چراغ ہے ہی قمار ملک کا
نواب میر یوسف علی خان کے رخ
اقبالِ مہر کی اہلی دو چند ہو
سر سبز دشت و خرم آباد رہیں خواہش ہماری تہہ سے ہی لوگ
مصمّم سال جن گروہ کا پرکھ نذر
لکھ۔ آج نوب سالگرہ پر مبارک

۱۳ ۵ ۵۳

اس تاریخ سے خوش ہو کر نواب صاحب مرحوم
سید الشعراء نواب شہید یار جنگ بہادر کو (۳۵۰)
روپیہ یہ کہہ کر دیئے کہ یہ رقم بطور صلہ مصمّم شیرازی
کو پہنچا دی جائے چنانچہ سید الشعراء نے اسی روز یہ رقم
مصمّم شیرازی کو پہنچا دی۔

یوں تو مصمّم شیرازی نے سینکڑوں تاریخیں
کبھی ہیں مگر اعلیٰ حضرت حضور نظام اور فائزادہ شاہی
کے تعلق سے شادی اور غم کے ہر موقع پر فارسی اور اردو
نظموں کے علاوہ متعدد تاریخیں کہہ کر اپنی عقیدت اور
دعا کیشی کا ثبوت دیا ہے۔ حقیقت میں سبھی دعا کو شش و ہفت
ہے جو خوشی کے موقع پر شادمان اور غم کے موقع پر ملول
ہو۔ ان تاریخوں میں مصمّم شیرازی کے فن کی بلندی
اور ان کا خلوص دونوں نمایاں ہیں۔ حقیقت میں فنکار
کا خلوص ہی وہ چیز ہے جو اس کے فن کو دوام بخشتا ہے
تاریخیں ملاحظہ ہوں۔

عقد شہزاد سمان و ان شان
ہو گئے کئی دفعہ بفضل الہ
نہیں ہیں اعظم و عظم جاہ

خوب مصمّم نے بھی تاریخ
عقد شہزاد سمان خلق پناہ
۵ ۵ ۱۳

نہیں سے حیدر آباد بدلا مصمّم شیر خوار کی شہزادہ
نواب مکرم جاہ بہادر کی آمد پر
در دکن شہزادہ فرخ سرخوش آمد
پنجشنبہ بیت و چارم ماہ صوم و قنم
خرم و سر سبز بادشاہ دکن از مقدس
مرحبا اہلا و سہلا اسے چراغ دودمان
تقدیر طاق کن شاد زور و خوش باغ
از رہ صدق و صدا ہر مکرم جاہ ما
مقدمش راسالہ مصمّم در مجر
بارک اللہ در دکن رشک قمر خوش آمد

۱۳ ۵ ۵۲

وفات نواب صلابت جاہ مرحوم
یوم جمعہ ذیقعدہ وقت غمراہ
یعنی از مرگ صلابت جاہ جنت بارگ
داد لیا نور عین دوم غمراہ کن
گرچہ رفت پیش بی دال امحاکم
گفت مصمّم حزن در مجر سال وفات
رفت از دنیا صلابت جاہ ما دا حسرتا

۱۳ ۵ ۵۲

تاریخ وفات صفت مجرین کی گئی ہے جس میں ایک لفظ بھی
بہر کا نہیں ہے۔

وفات احمد الشیخ امروہ

جہلائے آبد گشتہ ازین دار فنا
یوم شنبہ غرہ ذی الحجہ وقت غمراہ
زین غم بنت جنا ب صفت غمراہ کن
ملفت اندر مجر مصمّم سال ارحمال
خواہر شاہ دکن واصل بحق شدہ آہ

۱۳ ۵ ۵۲

اعلیٰ حضرت بندہ کمالی کی سلور جوہلی کی تاریخ

ہو مبارک تجھ کو اے شاہ خوش اختر جوہلی
اس مبارک رسم گاہے آج گھر گھر جوہلی

اس خوشی کا سال اے مصفا شہزادی یکہ
ہے ہمارے آصف ہفتیم کی سلور جوبلی
۲۲ ۵ ۱۳

تاریخ تعمیر ادیسال درباغ عام

آصف سابع نظام الملک سلطان اعظم
ذات شاہی پر نہ ہو کیوں زائل ملک کو
علم و دانش کا شغف رکھتے ہیں سلطان اعظم
شہر کے میں مدینہ میں عراق و روم میں
برائے پاک امتدنا ابد زندہ رہے
اس شہ عالی کے زرین دور میں باغ دکن
کے کسے ہو گئے تعمیر قصر و امکنہ
تکم قلم سے شہنشاہ ہما یوں فال کے
میں نے اور ہفتیم نے مصفا ملکہ کو
سُن کے مصرع اس سے میں نے بھگنا آباد ہاد
”آصف ہفتیم کی سلور جوبلی کی یادگار“
۵۲ ۵ ۱۳

تاریخ وفات نواب جواد جاہ مرحوم

اے واکبر اصل دکن غم بہم شدہ
از دل قرار دے غم بھر سیر برقت
۱۵ ماہ جون عزت زعفر شریف شاہ
جواد جاہ فوت دل خسرو دکن
۱۵ ۵ ۱۳
مصفا سال مجھے این گفت فی ابد یہ
جواد ما رواۃ باغ ارم شدہ

تاریخ انتقال مادر دکن نور اللہ مقدہا

جز خدائے ماند در جہاں کسی باقی
نا تم خستہ خوں بی رنگی شہدہ
۱۵ ۵ ۱۳
ہمد ہتھان آہ، یاد و غریبان آہ
قدش بطیبت دل در زمانہ بیماری
۱۵ ۵ ۱۳

سال انتقال اور در قسم جہاں مصفا
مادر دکن رحلت آہ از جہاں فرمود
۶۰ ۵ ۱۳

تعمیر عزا خانہ زھرا

بیا تعریف تیری ہم سے کیا ہو آذ عثمان
عزاداری میں شاہ کرنا کی تعریف کر
نہری ہر ایک شکل کو کہیں مشکل آنا
بہت اچھی جگہ کی تعریف ہر عزاداری
عزا خانہ بنا کر اپنے دار السلطنہ میں
بیاد مادر عالی بہ حکم آصف سابع
کہا مصفا شہزادی نے سسہ تعمیر کرائی
مکہ ہے نور گر کی بہ عزا خانہ ہے زھرا
۶۰ ۵ ۱۳

دیگر تاریخ عزا خانہ زھرا

بنوایا ہے کیا خوش ہنشاہ دکن نے
احسن کی افلاک سے آتی میں مدینہ میں
رست اسکو نظر آنے لگا گنبد گردون
تعمیر کی بنیاد اسکی روز بڑی ہے
۶۰ ۵ ۱۳
مصفا نے تعمیر کی تاریخ یہ کی مراد
ہم پایہ فردوس عزا خانہ زھرا

دیگر تاریخ تعمیر عزا خانہ زھرا

کرد عزا خانہ زھرا بنا
خانہ مصفا ہے سال کائنات
۶۰ ۵ ۱۳

تاریخ وفات نواب کاظم جاہ مرحوم

بستہ دووم از محرم یزد دہ سنہ
تکم مصفا فرین منقول انتقال
۶۰ ۵ ۱۳

تاریخ انتقال ہر شخص اعظم الہیہم ملک کن
ماورقہ شہزادگان و الاشیاء القابیم

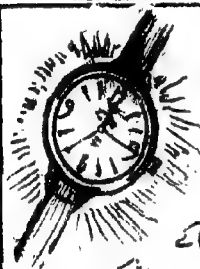
از وفات مادرش بهر دوکان چشم
نگذارد و کن جیوه عات کرده احوال
ز امر قبر رسول و حاجی بیت الشرف
بیگم بنده قسمت بی بی نعمت لای
است شریک ندی آصف جعفر به تو
شاه حق آگاه و ایار به بدو طبر حیل
گفت اندر معجمه مصفا سال احوال
یا تو شاه و کن مشد را بی فصلدیرین

۱۳۵۴

تاریخ صنعتی و علم حضرت بندگان عالی در صنعت پرورش

فدیه فرخ عالم میکند بر نصیحت مکارها
ازین هد آفرین بر تبت سرکارها
روغن بزم سبوت بامه میران دلا
شاه حق آگاه و الله حضرت مکارها
خفته خیمه تنگ فرید و نازش بشوین
از به عالم نزد تر شوکت مکارها
هم در سعاد و طفت و غفلت و بیدار
حالم طعم هم نباشد صورت سرکارها

عالمی شرمندہ احسانی بایان او
بہر زہرا ہر احمد پیغمبر و علی
شہ شہ شہ شہ خفا را دل و فزا را
۱۰۱ است صبا از غایب مدد دعا و صلوات
مہم میکند مقام شیرازی عالم
۱۰۲ خسرو مازندانی و لطیف و پند
قابل تقلید عالم سیرت سرکار
روز افزون باد یا ربیع سرکار
چون بگوش آمد فیدمخت سرکار
۱۰۳ و عن کن یا بعد ادب و در خدمت سرکار
تا بد آباد یاد اغرت سرکار
۱۰۴ بار لہا آفتاب غرق تابندہ باد



راول گھاٹ

ہائی کلاس کنفکشنرز سوئٹس اور ٹافی
 خصوصی قسمیں
 لاکو بون بون ٹافی (خوبصورت ڈبوں میں)
 پی۔ وی۔ ہائلنڈ اینڈ کمپنی
 منسل دیوڑھی کمال خان بیچم بازار



انور غایت اللہ

سجھوتہ

افراد مقبول احمد — باب
بیگم مقبول — ان
سہیل — بیٹیا
ستارہ — بیٹی
اور عصمت — بہو
(زمانہ ہی آپ کا اور ہمارا)

{ متوسط کھانے کا ایک کمرہ اس کمرے میں تین دروازے ہیں اور دو دیوے ایک دروازہ اندر کی طرف سے بند ہے دوسرے دونوں دروازے کھلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک اس کمرے کو عصمت کی خواب گاہ سے ملتا ہے اور دوسرا برآمدہ میں ملتا ہے وہ بچے اور دروازوں پر نہیں پڑے گئے ہیں جسکا رنگ شاد کثرت استعمال سے الٹ گیا ہے کمرہ سستے قسم کے فرنیچر سے سجایا گیا ہے دیواروں پر چند تصویریں آویزاں ہیں ایک طرف بند دروازہ سے قریب ایک بڑی میز ہے جوشا بدایہی اپنی خریدی گئی ہے اس پر کب کبیں ہیں اور جن بھرا دوا اور انگریزی کتابیں ملکی ہیں دیوار پر

پرانے قسم کی گھڑی لٹک رہی ہے اس وقت چوبیس بج رہی ہے اس وقت روٹنی چورہی سے اسات انازہ دیتا ہے کہ شام کے چوبیس بج رہے ہیں پردہ اٹھنے پر قبول احمد لڑکتے ہیں جو ایک آرام کو کسی پریشانی سے نام کا انگریز کا اجڑا ہوا رہے ہیں غرقو یا ماٹھ سالی، مہر کے بال بید ہیں آجکلہں پر ٹیک ہے مگر تا با انجا مہر سے ہٹے ہیں انکیوں کے درمیان جفا ہوا سکوت ہے {

بیگم مقبول — (عصمت) اسے جن — ادھن نہ جانے کھت کہاں لگیا (بیگم برآمدہ کی طرف سے کمرے میں داخل ہوتی ہیں)

مقبول — (انجا پر سے لگے ہیں ہائے بغیر) کیا ہو گیا؟ جن کو شاید

سہیل نے کہیں بھیجا ہے
بیگم — (نوجھے سلوہٹے لیکن میرا خیال تھا کہ ایک تک لوٹ آتا ہوگا کجوت جہاں جانتے وہیں مر جاتا ہے)

مقبول — آگے لگا اس سے تمہیں ایسا کوئی کام پڑے گی ہے

بیگم — بھ کوئی خاص کام نہیں صرف راضی والے کے ہاں سے

ایک آٹا نہیں دیا تاکہ کاجی کو انعام ہو سکے۔ دیو کی کے

ہاں سے ایک کپڑے ہیں آئے۔ تم بیٹھے اخبار پڑھا

کر دو (مقبول اخبار ایک طرف رکھنے کے بعد چمچہ انا کر کمرہ پر غصائی)

مقبول — (انکڑا لے کر) اب کو بیگم! تمہیں مجھے کیا شکایت

ہے دیو جیے بیگم کا صغی سے سیرا (سو) آتا نہیں آتا تو نہیں

پیرا لکی کوئی بات ہے دوکان رات کے آٹھ بجے تک ملتی رہتی

ہے میرے کپڑوں کی جی ایسی کوئی جلدی نہیں بل کہ لے آئیگا

جن — اب رہا چینی کا مسئلہ تو سہیل سے کہو نہ لگا وہ کل

اسکا اعظام کر دینا اسکا ایک دوست راننگ میں اسے مڑ گیا ہے

سیرا ڈرائیو کپے انیڈر پراوٹرین اسٹور

ہاتما گاندھی روڈ سکندر آباد لے - پٹی فون نمبر (۱۱۵)

میں

کھانا نہیں کھا یا ہے اور چائے نہیں پی ہے تو آپ کھانوں اور چائے کے حقیقی ذائقہ سے سوائف ہو جائیں صحت اور قوت بخش غذاؤں، مقوی قلب و دماغ مشروبات و آٹو کیریما کالٹ پیراڈرائیو کپے میں کثرت لاکر اٹھائے اور ضروریات کی ہر چیز ہمارے پراوٹرین اسٹور سے واجبہ دام پر خرید فرما سکتے



(دو ٹیک دو بارہ ٹکا کو افکار اٹھاتا ہے)

بیگم

نہ جان! بس قرد و گرد گئے انہی بوی سے فرستے
تب تا ۹ دن جرد قریں رہتے ہیں تا کہ قرد و گرد گئے انہی بوی سے فرستے
بوی کے کرے میں گھٹنوں گھر گھر ہوتے پھر پکے سے پکے
پکے جاتے ہیں جو سے تو باتیں کئے اسے ہفتہ دو گرا۔

مقبول

(بات کاٹ کر) سنا۔ سنا۔ سنا۔ سنا۔
بہن! دیتیں وہ آخر کچے ہی ہیں انکی عمر ہی کیلے آہستہ آہستہ
ذنداروں کا احساس ہو جائیگا تا دی کو مرنے چاہیے تو مرنے
پس ابھی کچھ دن انہیں آزادہ کے مائل ہیں دو بیگم!

بیگم

یہ جی ہاں ہے جیسے اس عربی ہمارے ہال کا دل لیں ڈو
وہ بچوں کی مائیں بناتی ہیں!

مقبول

یہ (خوار) میرا خیال ہے چوٹے پر کوئی چیز مل رہی ہے۔
تھیں بونیں آئی؟

بیگم

بیگم ہاں سو گئے انکی خوشی کوئی ہیں اور پھر جھٹکا ہیں
یہ ہائے اللہ۔ قید مل گیا۔ خدا غارت کوے اس میں
کے بچے کو!

(دو تیز سے ہی جاتی ہیں مقبول سکھانے اور وہ دوبارہ
افکار کا مطالعہ شروع کر دیتے برآمدہ کی طرف سے سہیل اور
عصمت داخل ہوتے ہیں کہ وہ مقبول کو دیکھتے ہیں تو لڑکھڑکیے
مڑک جاتے ہیں اور پھر تیز رفتاری سے نواہ کاہ کی طرف بڑھتے ہیں
مقبول: خدا ہمارے ساتھ ہیں، ہائے اللہ! بس! مجھے تم سے
کچھ کہنا ہے۔
دونوں فوراً رک جاتے ہیں سہیل: بابا! وہ دیکھتے ہیں پھر عصمت کو

(اندھا جانے کا اشارہ کرتا ہے)

مقبول: بیٹو! بس! (وہ قریب موز پر بیٹھا ہے مقبول
افکار رکھ دیتا ہے) آج تم جلد لوٹ آئے!

سہیل

عصمت کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اب جان!
نہ طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس نے اپنی اچھی سے بھی کہا! تھیں
نفعت سے کام نہیں لیتا چاہیے جیسے! بہو پر لے گئی تو لڑکی
ہے اگر خدا نخواستہ انکی طبیعت زیادہ بگڑے گی تو ہم کبھی کبھار
ٹیک نہیں دیکھ سکیں گے

مقبول

سہیل: مہا فیکے! اب جان! اس گھر میں کسی کو میری نکیسے اور
نکیسے کے پاس عصمت کے بارہ میں کچھ سننے کے لئے وقت ہے
پھر ایسی معمولی معمولی باتوں کے لئے اس کا وقت کیوں ضائع
کروں؟ (وہ اٹھ کر جانے لگتا ہے)

مقبول

بیٹو! بس! اب جان! عصمت کرہ میں تھیں
نہ (خفیف سہی دھکا ہے) بیٹو! تاہم۔ ہو کو انکے کرہ
میں کوئی گناہ نہیں جا چکا سہیل: بیٹو! تاہم) میں دیکھ رہا ہوں
آج کل تم میں بہت سی تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ آج کل ہمارے
لے میرے مائے لگی ہوئی باتیں کس مجھے معلوم ہے تم نے خدا
اور انہیں کیا میکنے (نہی سے) جاتے ہو تم نے مجھے لگا دکھ
پہنچا یا ہے؟

سہیل

سہیل: مہا فیکے! اب جان! میں سخت ختمہ ہوں آج صبح سے
خود میرے سر میں ڈھانکھا سا درد ہے آج دفتر سے آنے کے بعد
میں نے عصمت کو خلاف بہت خاموشی دیکھا تو مجھے سخت کوفت ہوئی

مقبول

سہیل: مہا فیکے! اب جان! میں سخت ختمہ ہوں آج صبح سے
خود میرے سر میں ڈھانکھا سا درد ہے آج دفتر سے آنے کے بعد
میں نے عصمت کو خلاف بہت خاموشی دیکھا تو مجھے سخت کوفت ہوئی

Manoharlal Balmukand

3-3-613- CHAPPAL BAZAR HYDERABAD A.P.

خاصیت خود شہید اور ام تیری برائی کا چاول۔ اعلیٰ درجہ کا گنپوری چاول

خاصیت مسک کا کھی اور کڑھکا عمدہ شیش ہم سے خرید فرمائیے

منہج کی واجیت اور آڈر پر فوری پلائی کرنا ہماری خاص خصوصیت ہے

چیل بازار حیدر آباد اے پی

تھا۔ اسے وہ چار سے لگی کسی نے پوچھ کر بھی نہیں دیکھا اس
گھر کے ماحول نے اسے چس کر دکھایا ہے آج جان!
مقبول :- تو اسے بھی اس گھر سے نکالیں پیدا ہو گیا ہیں!! (دو
پکر سوچ رہا ہے)

سہیل :- (اپنے کان سے بغیر اس کا شہ وہ مجھے اپنا ہزار باری میبت
نہرہ چہ کہ وہ کسی سے کچھ نہیں کہتی آج جان! کسی کی شکایت
بہن کر کئی بس بیٹہ آذر وہ رہتی ہے اسکا یہ باری اسی
اداس کا نتیجہ آج جان! -

مقبول :- سہم!!! (سوچتے ہوئے) میں دیکھ رہا ہوں سچ چرچ
عصمت اس گھر میں خوش نہیں!

سہیل :- میں بھی اس نتیجہ سے پہنچا ہوں آج جان! اسی نے کل
سے سوچ رہا ہوں ذہن قریب ایک مکان لے لوں
مقبول :- (حیرت سے) سہیل ۹۹۹

بیگم :- (مقبول سے) اب آیت کجنت تو؟ ساری ہڈیاں مل
کر خاک ہو گئی تو تو نے اب صاحب، اس گھر کا تو با دا
آدم ہی نرالہ ہے (وہ یہ کہتے ہوئے کمرہ میں آجاتی ہے)
مقبول :- (اداسی بھری میں) تو تم بھی تنگ آ گئی ہو اس گھر سے؟

بیگم :- (نندہ سانس لیکر) جو جگہ جی چاہے کہو
پریشان ہو کر، کون اس گھر سے تنگ آ گیا ہے؟ تم کیا
کہہ رہے ہو!؟

مقبول :- سہیل دفتر سے قریب علیحدہ مکان لے رہا ہے
بیگم :- (حیرت سے) علیحدہ مکان لے رہا ہے؟ آخر کیوں؟

وہ بیٹے کو دیکھتا ہے جو خاموش بیٹھا انہوں نے ماضی کاٹ
رہا ہے! (اداسی) اب سہیل تو نوبت اب یہاں تک پہنچ گئی!؟
مجھے سسے ہی تنگ تھا۔ یہ دل را اسکا کھڑ بھڑ۔ یہ سازشیں
آخر تنگ لاکر ہی رہیں۔ جاؤ بیٹے جاؤ۔ سو ق سے علیحدہ
مکان لے لو اور اپنی جیتسی کے ساتھ جاؤ اور میں ہموڑ جاؤ۔
اب رہ گئے ہم دونوں۔ ہم یہیں کسی نہ کسی طرح زندگی کے
دن پورے کر لیں گے کھیں باری میبتوں سے کیا؟ تمہیں اپنے
مدرے اندر سے تے مطلب ہے؟

مقبول :- چپ ہو جاؤ۔ تم اس ملکہ کو نہیں سمجھ سکتیں!
بیگم :- جی ہاں! میں نہیں سمجھ سکتی لیکن تم تو جھوٹے ہونا! میں شروع
ہی سے جھجھکی آتی ہوں کہ لاڈلی کوسر نہ چڑھاؤ لیکن میری کوئی
شے تب نہ۔ جی وہ میرا ہوا نہیں۔ بیٹی اسے اس گھر کا ذہنیت
اب دیکھ لیا نا۔ خاندان کا ناک نے تمہارے اس لائق بیٹے کو
ایسا سبق پڑھایا کہ آج برقرار دار علیحدہ مکان لے رہے ہیں

سہیل :- (خندہ بابت سے) وہ سچ خاندان کی ناک ہے اتنی!
یہ اداس تہ ہے کہ آپ لوگوں نے اسکا قدر نہیں کی اور اسے
گھر کی علامت سمجھا

بیگم :- (اداسی میں) ہم نے اسکا کیا کیا؟ جب کہ گھر کی علامت سمجھا خدا
ایسا اولاد نہ دیا تو اچھا آج لائق بیٹا اپنی بیوی کی حمایت
میں دامہن کی خوب عزت کر رہے ہیں

سہیل :- آپ کے جوجی میں آئے کیئے اتنی؟ آپ لوگوں نے میری بیوی
کا خوب تذکرہ کیا اپنے والین کا اکوئی بیٹا ہے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے

TEL:- GHEEGHAR

PHONE:- 4347

Dharamchand Agarwal
General Merchant

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES,
KARDI OIL, VANASPATHI & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR HYD. A.P.

خالص گھی، کھیول، میدہ، رو، چاول، دالیں، کر، لکھتیل اور ریفائنڈ تیلوں کے
ٹھکانے ورجنیر میو بیٹری

پیشہ بازار دھرم چند راگروال جنرل مرچنٹ حیدر آباد کین

آپ لوگوں نے اس سے بہت پیچھا کر لیا، کھیلنے دھواٹے، چوڑی ہینڈوایا
اس سے جی نہ بھرا تو دن رات طے دینے لگے۔ میں کہتا ہوں بھر
کی ہی آخر کئی حد پہنچے گی!

بیمگم (دبلا کر) ارے واہ، اسے لڑا کے واہ۔ کھیلنے تیری یوگا
سے کھیلے دھواٹے؟ وہ ایک دن یہ لڑائی غالب رہیں تو میں نے
ذرا اپنا ڈوپٹہ دھوئے کے کھدیا تھا جو خدا کے نعل سے ڈو
دون کے لئے دھویا گیا۔ اور میں کہتا ہوں تمہاری جیتی بیگم
نے ایک دن چھپا بیگم کا آخر کس پر احسان کیا؟ آخر میں
اسے پکا پکا کر جو کھاتی ہوں۔ اس دن باورچی بھاری لڑائی تو
صلی سے میں نے بیگم صاحبہ کو ہڈیا دیکھنے کے لئے کھدیا تھا جسکے
آج بول طے دے جا رہے ہیں

مقبول (داندہ لگی سے) بس اب پیچ ہو جاؤ۔ ان باتوں سے
کما کما لہو۔ اگر تمہارا چوڑا رہے اس گھر میں اپنا دم
گھٹا محسوس کرتے ہیں تو وہ شوق سے بیٹھو مکان کے کتے ہیں
آج تک اس گھر میں سب آزاد رہے۔ اس گھر میں آج تک
کسی کا آزادی پر انداز نہیں عائد کیا گیا نہیں نہ رو کو بیگم
یہ چاہ رہی ہیں اچھے رہیں۔ ہمارے لئے بس یہ کافی ہے۔
(وہ اٹھ کر درج تک جاتا ہے اور بارہ دیکھنے لگتا ہے بس
اپنے پاس کے خیمات کی ناک پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے لیکن
نام کام رہتا ہے۔ ان کا قصہ بڑا حال ہے۔ لیکن مقبول کی
خاموشی سے متاثر ہو کر وہ بھی خاموش رہنا سہرا لگتی ہے
وہ کہہ رہی جی جاتی ہے کہ وہ میں خاموش ہے۔ کیا ایک ڈانٹ کا
سکا پر وہ پٹاڑ عرصت اس کی پر آ جاتی ہے لیکن مقبول کو دیکھ
کہ وہ ہنس نہ لگ جاتی ہے)

مقبول (داندہ سے) آؤ بیٹی! کہہ کہہ کیوں گئیں؟ (درا کر بس
سے) میں جیتا ہوں بسیل دیکھو جس کیٹے لایا بھی بائیں؟
راہ دروازہ کی طرف مڑتا ہے بسیل کچھ کہنا چاہتا ہے لیکن پھر
کچھ سوچ کر کہہ جاتا ہے مقبول اپنے ہونٹوں پر اندر دہ
مکڑا ہنس لے، دونوں کو دیکھتا ہے اور چارچرخ سے چو جاتا
ہے)

بسبیل (بڑھاپا عرصت سے) وہ بڑھاپا ہے (بسبیل اس کی
قریب ہو کر صدمہ زبر بڑھاتا ہے)

عصمت: میں اپنے کو نہ تھا۔ واٹھو کس کی بول بسیل! انہ جاتے
اتنی مجھ سے کیوں خفا ہیں آج تک ابھی میں نے انکی صدمہ صدمہ
ہیں کی بوجھ میں نے لڑائی پھر نہیں کیا تھا وہ صرف آٹھ نوٹوں کی
لئے کہیں پھر لڑا وہ مجھ سے نفرت کیوں کرتی ہیں بسبیل؟

(وہ بے عدا اس لڑائی ہے)
بسبیل: میں خود نہ سمجھ سکا عصمت! لیکن خدا را تم پھر
بھر دوسرے دیکھو میری محبت پر بھر دوسرے رکھو۔ میں نہیں ہینہ
خوش دیکھا جا تا ہوں تم جیسے یہاں آئی ہو ہینہ اندر وہ
رہتی ہو مجھے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے عصمت۔ آخر
میں نے ہو کیا کیا ہے۔ بناؤ عصمت؟

عصمت: (دیکھ کر) میں خود نہیں جانتی کہ مجھے کیا ہو گیا ہے
مجھ یہاں ہر طرح کا آرام ہے۔ پیار بھرا احوال اور محبت کوئے
واٹھو پھر اور!!

بسبیل: (خوش) دن رات ملاقاتیں نہایت ہی خود غرض ماس!
عصمت: نہیں بسبیل! یہ نہ کہو۔ آخر وہ ہمارا بزرگ ہیں۔
کئی تک میں سمجھاتا کہ اسے میں ایسی ہی باتیں سوچا کرتی تھی
لیکن اب وہ بات نہیں رہی بسبیل! جب سے مجھے اس کا
احساس ہو گیا ہے کہ جلد میں خود بھی مارنے والی ہوں نہ رہے
ہینہ نصرت لٹورائے بدل گئے ہیں۔ مجھ میں ایک عجیب سی تبدیلی
پیدا ہو گئی ہے بسبیل!

بسبیل: (خوش سے بے اعتبار) عصمت! آج عصمت؟
عصمت: (داندہ لگی سے) ہاں بسبیل! (بسبیل اسے لڑائی ہے)
بسبیل: (داندہ سے) میری اچھی عصمت! آج میں بہت خوش
ہوں ڈیرے کیا آتا اور آپا اس راز سے واقف ہیں؟

عصمت: نہیں!
بسبیل: (بھڑا ہوا) میں کبھی آؤ اس نہیں رہنے دوں گا
عصمت: (داندہ لگی سے) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اپنی رہتی
اور اس رہتی ہوں میں چاہتی تو ہوں کہ جیتہ نہ رہوں لیکن
جائے کیوں یہاں میرا اصل جی نہیں لگتا بسبیل۔ جب تک تم
دفتر سے نہیں لوٹتے وقت گزرتا جاتا نہیں میں نے کئی بار کوشش
کی کہ اتنی کی جگہ کیوں کی ان کی ملاقات کی پرواہ کئے بغیر نہیں
خوشی زندگی گزاروں لیکن ان کی بیعتی ہوئی اندر میرا خون
کے وہاں میں میرے منہ سے بھی کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔ اور پھر اتنا
فصلہ میں مارے مگر کوسر پر اٹھا جاتی ہیں۔ میں کوشش کرتے
پاؤ چوڑا ہوتا کروں کو ایک دور میں کر سکا بسبیل!

بسبیل: میں اس کے لئے نہیں دوسرا دوسرا بھڑاتا
عصمت: (داندہ لگی سے) لیکن اتنی تو مجھے قصور روا ہے حق
ہیں۔ شادی سے پہلے میں نے ان کوئی ایک مجھ سے دینا لیا
رہی تھی بسبیل! میں اپنے گھر اتنی کو کھڑکے کرتے دیکھتا تو
میں تامل سے سہانے خوابوں میں کود جاتی۔ میں سوچنے لگتا وہ

وہ دلی دور نہیں جب میرا بچہ اس کا گھر پہنچا جہاں میں مالک ہوں گی
جہاں میں اُمّی کی طرح حکومت کر سکو گی جہاں بھر پر کسی طرح کی
پابندیاں نہیں ہونگی۔ لیکن یہاں آنے کے بعد۔۔۔
(وہ دُک ہاتی ہے اور کھٹے کھٹے سے انداز میں کڑی کو دیکھتے
نگھٹتے ہیں جو دیوار پر ٹکڑے ٹکڑے کا رہا ہے)

سبیل :- (آہستہ سے) یہاں آنے کے بعد تمہاری تمام آرزوئیں تم
ہو گئیں تمہاری جین تھوڑوں کا گلو گلوٹ دیا گیا

صمت :- (خندانہ لہجہ میں) نہ گھری میرا ہوا اور نہ گھر والے
میں اپنے گھر کی مالک تو کیا لازم بھی نہ بن سکی شوہر ضرور میرے
میں لگائیں ان کا نہیں ہوں مجھ پر ہر طرح کی پابندیاں عائد ہیں
اور۔۔۔ اور ناخوشی وجہ ہے کہ میں یہاں دم گھٹا ہوں
کرتی ہوں ہیں اور برآمدہ کی طرف سے بیگم اور مقبول اٹھ کے
بولنے کی آمادگی ہو چکی ہے ناٹائی رہی ہے وہ بیوقوف آرہے ہیں)

سبیل :- اُمّی اور ابا آپ ہیں شائد
(وہ کچھ ہٹ کر بیٹھ جاتا ہے مقبول اور بیگم پہنچ پڑتے ہیں
ان کے ساتھ تارہ ہے)

ستارہ :- (نگھٹے ہوئے لگتی ہیں) بھائی جان!!
(وہ تیزی سے آگے بڑھ کر بھائی سے پرٹ جاتی ہے اور
بھوٹ بھوٹ کر رو رو لے نکلتی ہے)

سبیل :- (پریشانی ہو کر) بات کیا ہے تارہ؟ تم بیکار لیفر
اطلاع دینے کیے آگئیں؟ لطیف کہاں ہیں؟

بیگم :- (دُغمت سے) خدا غارت کرے اس بد سگش کو!!
مقبول :- خدا کے لئے صبر ہے کام کو بیگم دیوں اسے کوئے سے
کیا فائدہ؟

بیگم :- میرے دل کو ٹھنڈک تو ہو گی

سبیل :- (کچھ نہ سمجھ کر) آخر بات کیا ہے ابا جان؟

مقبول :- لطیف دوسری نادی کو رہا ہے ہیں۔ اسے تارہ کو
یکے بیچ دیا ہے

سبیل :- (غصے سے) بد سگش کیس کا۔ اسے یہ آخر کیا ہو گی؟
یہ ایک اسے جو کیا کب؟

بیگم :- کیا ہوا؟ اس رزلی کا داغ خراب ہو گیا جس نے میری بچی
لگتی ہے ان ٹکڑوں کے یہاں اسے پل بھر کو بھی میں نہیں ملا
وہ گھر کی مالک تو کیا لازم ہے جی لگتی اس سے برتن دھوائے گئے،

برتن منجھوائے گئے، سالہ بچا دیا گیا۔ تو یہ! میری بھولی
بچی کے ذرا ہاتھ تو دیکھو سبیل۔ سالہ بیٹے بیٹے بچا لے گئے
ہیں اور تارہ کی تھیلیاں دکھائی ہیں سارہ مونے پر بیٹھے رو رہی
ہے صحت انت و صدمہ دے رہی ہے

مقبول :- میں میرے بچے کے تیار نہیں کہ اس میں تارہ کا کوئی نقص نہیں
تارہ سے ہو یا وہی غیلاں ضرور ہونی ہو گی کبھی وجہ سے
لطیف نے یہ قدم اٹھایا۔

ستارہ :- (روئے ہوئے) میں آؤں کب تک معصیتیں اُٹاؤں؟ وہاں
جا کر میں نے خود کو کھرک کر لازم سے بدتر پایا۔ مجھے امید تھی کہ کم از
کم میں اپنے شوہر پر حکومت کر سکوں گی لیکن لطیف تو بس اپنی اُمّی
کے ہیں آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی اُمّی! انہوں نے آج تک مجھے
اپنی خواہ لا کر نہیں دی

بیگم :- تنخواہ لا کر نہیں دی؟ اسے لوسے تو کیا کھجٹ اپنا مال کو
دیا کرنا ہے

ستارہ :- ہاں اُمّی۔ تنخواہ خود لے کر اپنی مرضی سے خرچ کر لیا آؤں
میرے دل پر یہ مدد گناہ ہے سب باتیں مجھ سے برداشت ہوئیں اور
ایک دن میں نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں اس گھر کی مالک ہوں لازم
نہیں اس پر وہ بہت جگڑے گئے لیکن اس گھر کی مجھے مالک اُمّی ہیں
اور ہم سب صرف ان کے فرما پر ہمارے ہیں مجھ سے صرف اُمّی ملتی
ہوئی کہیں نے غصے میں اُمّی کو برا بھلا کہا جس پر اُمّی نے بہت
گھر تھیں پھرے اور انہوں نے مجھے یکے بیچ دیا (وہ دوبارہ
مدد لے نکلتی ہے صمت اسے دلا ہے دیتی ہے اڈرا سے اپنے
ساتھ لجاتی ہے۔ ص)

قطع

دکھائی دی بھی نہ لیلے قریب محل کے
بجی ہے شمع بھی دیکھو قریب محل کے

جہاز غرق ہوا جب قریب ساحل کے
نشاط و عیش بھی غائب آج جاں کیا تھ

(آمد از تذکرہ بارغ)

سہیل :- دیکھ لیا نا اقی! میرا خیال ٹھیک نہ
مقبول :- ستارہ نے سمجھتے وقت کی۔
بیگم :- اے لو۔ اب تم بھی چلے میری چکی کو تصور وار چھڑاؤ؟
 ستارہ نے ٹھیک سے تو کیا تھا آخر ایک دل میں بھی آندہ نہیں ہیں
 ارمان ہیں۔ آخر وہ کہ تک اپنے ہی گھر میں لازمہ نہ رہتی؟
سہیل :- اب آیا یہ مسئلہ آج بھی سمجھیں وہیں پہ چاہوں آخر صحت
 اس گھر میں کہ تک لازمہ نہ رہے گا اقی؟
بیگم :- بلے اور سن لو۔ اب چھوٹی گئی ہے یہ لڑکی آئے (مقبول سے)
 سن رہے ہو تم؟ اب میں کھٹکے لگا ہوں (انکی نظروں میں۔)
مقبول :- (آہستہ سے) یہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے جس طرح تمہاری تار
 کے دل میں حکومت کرنے کی آواز ہے وہی آواز وہی آواز وہی
 کے دل میں بھی ہوگی آخر وہ بھی انسان ہے ایک پہلو میں
 بھی جو ان دھڑکنے والا دل ہے
بیگم :- (دفعہ سے) اب تم بھی ہوا کی طرح نداری کرتے ہو ایک
 ہے۔ اس گھر میں سب اچھے ہیں ایک میں بھی بری ہوں خدا مجھے
 موت ہی تو نہیں دیتا (وہ روٹنے لگتی ہے)
مقبول :- (ڈانٹا کی) اب تم کون بحث کسے میری باتیں بچے بغیر
 خود کو۔ کسے نہیں۔
بیگم :- دیکھتے ہوئے لکھو! خود کو نہ کو سول تو اور لکھو کہ مل
 اس دنیا میں اب ہے کون؟ ایک بیٹا تھا وہ بھی ناواقف
 لکھو! یہی گناہوں پر ناپ رہا ہے لکھتے!
سہیل :- (دفعہ سے) جو میں آئے بیٹھے اکی! میں نے یہ باتیں ہیں
 تو آپ کو بری لگتی ہیں جو دونوں واقعہ ہے میں اکی! اس لئے
 معصم ارادہ کر لیا ہے کہ اب علیحدہ کر لے کر رہوں گا میں
 جا رہا ہوں اسکا خودی انتظام کر لے (وہ دروازے کی طرف ہٹتی ہے)
مقبول :- (آہستہ سے) سہیل!!!
 (وہ دلی بھر کے لئے رک جاتا ہے لیکن پھر نہ راہیں بھرے ہو جاتا ہے)
مقبول :- (آہستہ سے) دیکھ لیا نا تم نے؟ آخر وہ چلا گیا اب سے

چند گھنٹوں کے بعد اس گھر میں ہم خوار و جائیکہ بیگم انشا پتہ رہی
 اب ہمارے ماتھر رہنا پسند نہ کرے
بیگم :- (دل کر) چلے دو اس کھیت کو بھی۔ انہوں نے ہی تو اسے
 پال پال کر بڑا کیا ہے ہم کون ہوتے ہیں لکھتے؟
مقبول :- (دافو کی کیا تھا) یہ تم کہہ رہی ہو؟ ان کے بے جانے کے
 بعد کیا یہ گھر بچے کے لائی بھی ہوگا؟ گھر کی رونق تو بچوں
 سے ہوتی ہے جب یہاں بچے ہی نہیں ہونگے تو یہ گھر۔ گھر نہیں
 قبرستان معلوم ہوگا جہاں انسان نہیں بقیہ رہا وہیں بھی کھیت
 بھرتی ہیں
 (وہ الجھ کر دیکھ کر جاتے ہیں اور باہر دیکھنے لگتے ہیں)
بیگم :- (ڈونٹے ڈرتے) کیا وہ بچے ہیں جو بڑا ہو چکے
مقبول :- ہاں! اب وہ یہاں ہے جا کر رہی بیگم میں سہیل سے
 خوب واقف ہوں۔ (دفعہ سے) اکی! چلے جانے کے بعد
 ہماری زندگی بے کیف ہو جائیگی اور جب بھی انگریز رانوں
 میں جیں بچوں کی یاد تازے کی تو بے اختیار ہم ایک دوسرے کو
 تباہی کا ذمہ دار چھڑائیں گے بیگم! خود بخوار دل میں ملاپیت
 کر لیا بیگم۔
بیگم :- (گنگے ہوئے لکھو!) تم مجھ سے ہی ذمہ دار چھڑاؤ
مقبول :- ہاں! کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ مجھے معلوم ہے تم نے جہاں
 بوجھ کر یہ نہیں کیا۔ یہ ایک فطری بات ہے لیکن پھر بھی اس
 تباہی کی ذمہ داری تم پر آتی ہے۔ تم صحت سے محروم ہو
 بری ہو تم میں اس سے زیادہ ابتر راہ اور قرانی کا جذبہ ہونا
 چاہیے تھا لیکن انوس کہ سہلے تم سے زیادہ قربانیاں دیں
بیگم :- (آہستہ سے) تمہیں میں معلوم وہ مجھے قہری عزت آخر وہ
 بڑی سستی ہے لیکن تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ شادی کے بعد وہ
 کتنے بددل لگتی ہے
مقبول :- تم غلط کہہ رہی ہو! شادی کے بعد وہ اپنی بدلتی تھاری

قطع

جو ہنر ہو گئی پیر سر پر پانی کی
 ہوئی ہے ختم بھی رُوداد اس کہانی کی
 بیٹے ہیں غش میں جو سوئی تو بخوبی چھائی
 نہ آئی کان میں آواز کن ترانی کی

(رُوداد از غزل کاغذ)

مال کی تک غیر منافی ہے

حکمرانوں پر ملک کے ملک کو اہ اپیل کی خواہاں بن سکے
 ٹا۔
 حکمرانوں پر ملک کے ملک کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ چند
 اور جہ کریں اور جب ذیل محاورے شروع دفعہ کے س
 توہراتے رہیں

"دیر آید درست آید"
 Haste makes waste.

مقدمہ شہری کمیٹی کے قاتلانہ نشان "ترازو" کو گزشتہ
 ہدیہ نے شروع قرار دیا ہے
 ہم سمجھتے ہیں کہ "ترازو" میں "پاسنگ" ہو گا جو
 ہی تو یہ شروع کی گئی

دوسرے روزہ منڈل کا گولس کمیٹی کے ایکٹیو ممبر شریانی
 کا گولس سے میلہ ہو کر جس اتحاد المسلمین میں ش
 ہو گئے
 انتخابتہ جیتنے کے لئے ان کی کچھ نہیں کرتا

خوشیوں کا سورج طلوع ہوا

سرحدی دیوٹی روڈ سکندر آباد فون نمبر (۶۵۵۰)
 لکھنؤ خوشیوں کا سورج طلوع ہوا خوشیوں کے لئے تشریف لائے

ہر قسم کے نفسی شایانہ علاج درجہ کے یونیورسٹی کے طبی
 اجزاء کیساتھ بہترین طبی و کیمیائی اہول پر تیار کئے جاتے ہیں

محزن ہندوستانی ادویہ

عزرا روڈ نیپال میڈیکل کالڈ
 (مستط)



جاسوسی طیارے کے حادثہ کے بارے میں امریکی حکومتی
 آف ایسیٹس میٹر ہرٹ غامض ہیں
 سمجھ و ادب میں تب ہی تو خاموشی میں دونوں موجودہ حالات
 میں میٹر ہرٹ کی ہر بات "شر" سمجھی جائے گی۔

مستند امور خارجہ پاکستان نے امریکی میڈیا اداروں سے
 اپیل کی ہے کہ پلٹ ورتے ہوئے جاسوسی طیارے کا
 اڈان کو اتنے دن ہو گئے ہیں مگر امریکہ نے غذائی اور
 مالی امداد کے وعدے کو پورا نہیں کیا ہے
 اگر وہ جلد از جلد اپنے اس وعدے کو پورا نہ کرے تو
 آئندہ سے امریکہ اپنی بددلی سے روس کو نشانہ بنانے کے لئے
 پاکستان کا نشانہ استعمال نہیں کر سکے گا۔

بھاگڑا ڈیم میں آگ لگ گئی

"تھانہ پانی میں چنگاریاں ہیں"

چلڈرنس فلم سوسائٹی کا مسلم "پاپولر" ہوتا تھا۔
 میٹر ہرٹ ڈسٹری بیوٹرز کا کام کیا
 کام نہیں کیا۔ لیون بیٹے۔ اداکار کا

ایک عورت جبکہ سسے سے جا رہی تھی جس ایک وقت فریڈ
 جا رہی تھی کو جنم دے کہ امتحان کو گئی
 سمجھ میں نہیں آتا کہ اس موقع پر اس عورت کے
 شوہر کو ہوسہ دیں یا مبارک کہیں۔

بدریں سالانہ گولڈ میڈل کا فاتحہ ہو گیا اور شریانی
 نے بدھ بدھ پر اقتدار حاصل کر لیا
 اب دیکھا یہ ہے کہ حیدر آباد کے دو گوسفند بدھ کی

محفوظ رہی ہیں کہ چھوٹے چھوٹے شیراز اور صنعت دار چادر ہمارے ملک کے لئے ایک نیا دور سے شروع ہوا۔

علی کی معنوی پیغمبری، انہیں سمجھا دے اور عشق کی داری میں سمجھا تو جس سمجھا
شاگرد آپ کے عثمان ہی کہتا ہے ہر اک

شہزاد

ایڈیٹر: سید مصدق شیرازی مقام اشاعت: ہادر گھاٹ کیت جیدر آباد ۲۵، انڈیا

سلام

(مطلع) ہوئے ہشیار جب مکر و دغا سے
علی کو فاطمہ کو اور حسن کو
جلی آوازِ لوحِ یوم عاشور
حسین ابن علی کو کربلا میں
یہ زائر کہتے ہیں بعدِ سفر آج
مرضوں کو یہ کہتا ہے مطب آج

(مقطع) نظام آصفِ سابع کو دل سے
عقیدت ہے امام مرتضیٰ سے

(آئینہ انڈری ماخ)

مرقوم ۱۰ اگست ۱۹۶۷ء

جلد ۱۲
روز جمعہ
۱۲ اگست
۱۹۶۷ء
۲ صفحہ
۱۸ صفحہ
۱۳۸۰ شماره
(۲۰)



Ali Bros.
PVT. LTD.

PHONE NO. 5050

کرایہ پر حاصل کیجئے

- شادی بیاہ کیلئے شامیانے فرنیچر، کرا کر دیو
- اسٹیج ڈراموں کیلئے اسٹیج ڈکوریٹ کا قیام
- جلسوں وغیرہ کیلئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
- تہذیبی اور سوشل فنون کیلئے بہترین فرنیچر اور اسٹاچویر وغیرہ

علی برادر س پرائیویٹ لمیٹڈ - معظم جاہی ملکٹ

ضمیمہ مضمین شائع شدہ در نظام گزٹ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ء (متعلق صعوبتیں بر موقع حج حجاز)

فرمایا سبز خانہ ندی باغ کے ایک متوسط درجہ کے عہدہ دار جو کہ وظیفہ یاب ہیں یہ بھی بعض حج و زیارت اس سال گئے ہوئے تھے جو چند تبرکات لیکر ندی باغ آئے تھے تو برسیل تذکرہ میں نے وہاں کے حالات دریافت کیا تو کہا سرکار گری کی ایسی خدمت تھی جو بیان یا برداشت سے باہر تھی خصوصاً کوہ عرفات پر جس سے متعدد حاجی بالوں کو لٹکنے سے بایچش ہے۔ ٹائٹفائیڈ سے ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ راستہ کی زمیں بیلوں میں سوزہ بھی کلیف دہ تھا کہ راہ ہموار نہ ہونے سے یعنی پہاڑوں کا آثار چڑاؤ ایسا تھا جو ناقابل برداشت تھا چنانچہ وہ کہتے تھے کہ مصائب کے زد میں مثل دوسروں کے وہ بھی آگئے تھے یعنی ٹائٹفائیڈ میں مبتلا ہو گئے تھے کہ ان کی جان بڑی کی امید کم تھی مگر فضل ہوا (یہ کیقدر معترف تھے اور جہاں دیدہ تھے)

یہ قصہ شکر میں نے کہا کہ یہی ایسی زمیں ہیں کہ بجز غریب و بیمار یا بھرم گہرے افراد انکو برداشت نہیں کر سکتے کہ ان چیزوں سے انکو اونکی تمام غریب سائبہ نہیں پڑا تھا اور نہ ایسے غیر خوشگوار ماحول میں وہ بریل پائے تھے کہ عادت کو بھی بڑا دخل ہے جس کو طبیعت ثانیہ کہا جاتا ہے۔ بہر حال باوجود ان مصائب کے جنکو قسمت میں حج و زیارت سے مشرف ہونا لکھا ہوتا ہے وہ اس سے کسی نہ کسی طرح سے مستفیض ہوتے ہیں چاہے اس راہ میں وہ زندہ رہیں یا نہ رہیں وہ دوسری چیز ہے۔

دیگر اونکی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ اس سال کم و بیش دو لاکھ حاجی تھے جس میں سے کم و بیش ۳۰۰ سو انہیں مصائب مذکورہ کا شکار ہونے تھے یعنی انتقال کر گئے تھے اور جو بیمار پڑ کر صحت یاب ہوئے انکو بھی اچھی خاصی کوفت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہر حال مذہب کے ادائے فرائض میں آرام و غیر آرام، یا راحت یا غیر راحت کوئی چیز نہیں اور جو زیادہ پیش نظر نہیں رہتی ہے۔ الا اوس صورت میں کہ دوسرا طبقہ ہو جس کی تشریع اوپر بیان ہو چکی ہے۔ لہذا اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

مرقوم ۱۰ اگست ۱۹۶۰ء

(آئندہ از ندی باغ)

قطع

دل کو آکر مرے تڑپا بھی گئے ڈھانک کر منہ کو وہ شرابا بھی گئے
نہد و تقویٰ سے کنارہ کر کے آج ہم جام کو چھلکا بھی گئے
(آئندہ از ندی باغ)

تشریح حیثیت اشرف بیگم از علاقہ میسر م سابق زوجہ ہاشم علی پسرانی برید سید احمد (مقیم زیر سرپرستی نذری باغ)

فرمایا زمانہ گذشتہ میں جبکہ مکان گاف کے صاحبزادوں کے عقد ہو رہے تھے حویلی قدیم میں (قبل پولیس اسٹیشن) اوتھو اگر یہ لڑکی مذکورہ دوسرے لڑکیوں کے ساتھ میسر م کے آتی بشرطیکہ یہ سن رشد کو پہنچ کر متاثر زندگی کے قابل سمجھی جاتی تو میں ضرور دوسرے مثال حیثیت کے لڑکیوں کے ساتھ اسکو بھی انتخاب میں شریک کر لیتا کہ اسوقت جتنے مکہ مد صاحبزادوں کے ہیں اونکی حیثیت بھی کم و بیش یہی ہے جو طبقہ نثر فاو سے تعلق رکھتے ہیں۔ ورنہ اگر یہ بات پیدائش ہوئی تو آج انکو موجودہ پوزیشن مکان گاف میں نہ ملتا۔ اور نظام کی بیویں نہ کہلاتیں۔

خلاصہ یہ کہ باوجود اس کے جو کچھ کہ بیان ہوا ہے اگر لڑکی کا سابق شوہر ہاشم علی ہو یا اسکے قرابتدار ہوں کی نظر میں لڑکی کی کوئی قابل توجہ حیثیت نہیں تھی بلکہ گری ہوئی تھی تو اوتھو ایسا سمجھنا جو خیال عام سے زیادہ نہ تھا نذری باغ کے خیالات پر کچھ اثر نہ ڈالنا اور نہ لڑکی آج نذری باغ میں نظر آتی۔ یہ ہر حال جبکہ اسکے معاملہ کی یکسوئی ہو چکی ہے تو مناسب سمجھا کہ اس قضیہ نامرضیہ طلاق کے ساتھ یہ چند سطروں بھی ریکارڈ پر درج ہو اپنی تشریح آپ کر رہے ہیں۔ جو دوسرے طرف مرنی و سرپرست کے مسلم کے گلے ہوئے لڑکی کے خاندان کے لئے مایہ ناز و شرف بھی ہیں۔

بہ قول۔ کلا و گوشت دھقان بہ آفتاب رسید

مرفوم ۱۰ مارچ ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

کشمیر ہاؤس

امرتسری باریک چاول

اعلیٰ درج کے امرتسری باریک چاول کے لئے کثیر باؤں بیگم ہاؤس کی خدمات حاصل فرمائیے اس کے علاوہ اعلیٰ ایرانی و کشمیری زعفران اعلیٰ شاہ زہرہ خلیفہ بیوہ جات گرم مصالحہ و گرانہ کا

احمد مرگن

کشمیر ہاؤس بیگم بازار حید آباد فون نمبر ۵۹۸۰

آمدہ کے وقت اخبار کشمیر از کا حوالہ ضرور دیجئے۔ آرڈر پر پٹائی کیجا جائے۔



رفع غلط فہمی خانہ زادان مقیم نذری باغ

فرمایا ان کو عہدہ داروں کی لڑکیاں ہیں نہیں دے سکتا تا آنکہ انکی حیثیت مماثل اول الذکر نہ ہو ورنہ یہ ازدواجی جوڑے نہ سوزوں ہونگے اور نہ ان کا دکھاؤ اچھا ہوگا۔ اس کے علاوہ عہدہ داروں کی حیثیت زمانہ گزشتہ میں اپنی مدت تک کچھ نہ کچھ تھی۔ مگر انقلاب کی وجہ سے یہ غائب ہو گئی ہو یا اس گھانا آبا ہو مگر خلاف اسکے وہ لڑکے جو اس تعریف میں نہیں آسکتے ان کی حیثیت تو نہ اول کچھ تھی اور نہ اب کچھ ہے یعنی اگر فرضاً کچھ ہے بھی تو کوئی گنتی و شمار میں نہیں آسکتی۔ دیگر کچھ افسوس ہے کہ بعض مجبوروں کی وجہ سے قادر علی (برادر خوردمین علی مقیم قلعہ پرنڈر گھارٹ) کو میرا کی لڑکی دینا پڑا اور نہ اگر دختر حیدر علی کا واقعہ پیش نہ آتا تو دوبارہ اسکے عقد کی ضرورت نہ پڑتی مگر خیر جو کچھ ہوا وہ ٹھیک ہوا۔ منکر دو جاہر عہدہ داروں کی لڑکیاں اس وقت زیر سرپرستی نذری باغ ہیں مگر سر دست جلدی نہیں ہے ان کی غموں کے لحاظ سے ہذا بروقت ان کے لئے بھی سوزوں جوڑے جو یز یونگے یعنی عہدہ داروں کے لڑکے۔ آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اصف علی لڑکا جو کہ زمر دبلیگ منلوہ کاظم جاہ کے فاندان ہے یہ مقیم نذری باغ اسکی حقیقت میں سکینہ بیگم کو پا ہا تھا کہ اگر کلن ہو تو بڑے گھرانے میں ڈول دیکھ لڑکی کے قزاقندار بھی اپنی جگہ کچھ نہ کچھ حیثیت رکھتے ہیں جس سے انکار نہیں ہو سکتا، مگر قسمت نے یاوری نہیں کی اس لئے معاملہ نہ بن سکا۔ خیر بروقت اس کے لئے بھی اگر ممکن ہو گا تو لڑکی کو کچھ نہ کچھ مزید پوزیشن بلکہ رہے گا جس کی تشریح بروقت کروں گا کہ یہ موقع اس کیلئے نہیں۔ زیادہ۔ خدا غیب سے اس کو یہ شرف دے جس کی وہ ضرورت تھی ہے (نذری باغ کی نظریں) بعونہ و کریمہ میں نے اس کے بڑوں سے اس کا وعدہ کیا ہے۔

مرفوم ۱۰ اراکٹ ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)



رادا کے کاؤن

ہائی کلاس کنفکشنز۔ سوئٹس اور ٹافی خصوصی قسمیں

لاکو بون بون ٹافی

نوجوانوں میں

سول ایجنٹ - ایم۔ وی مائیکنڈ اینڈ کمپنی

برآمدہ ہر پریش - متصل دیوڑی کمال غابیم بازار

جیک راکہ آرڈر کے وقت اخبار میلز کا حوالہ دے دیجیے

ریکارڈ کر دار سکنین نذری باغ

(چاہے اولاد عہدہ داران ہوں یا خانہ زادان اس سے بحث نہیں)

فرمایا ہر ایک کا جس نوعیت کا رہا ہے چاہے خوب یا زشت میرے قلم کا لکھا ہوا دفتر پیشی نذری باغ میں موجود ہے جس کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر دفتر ٹرسٹ میں بھی میری دستخط سے دیا گیا ہے۔ یعنی وہی بین جو کہ نظام گزٹ میں ہوں یا شیراز میں ملے ہوئے ہیں۔ لہذا کہیں اس چیز کو فراموش نہ کر دیا جائے کہ یہ چیزیں رفت و گذشت ہو گئیں ہیں۔ نہیں بلکہ ہر چیز از جز و تا کل مثل پر موجود ہے۔

بمصدقہ داشتہ آید بکار

دیگر اس معاملہ کو چھوڑتے ہوئے جتنے عرایض روزانہ چاہے نہ سنا گزشتہ کے ہوں یا حالہ نذری باغ میں پیش ہوتے ہیں اسکی مثل بندی ہو کر دفتر پیشی میں دہرے ہوئے ہیں۔ اور وقت ضرورت میری طبیعی پر چند منٹ میں دفتر پیشی میرے ملاحظہ میں پیش کرتا ہے۔ لہذا میرا خیال ہے کہ جس طریقہ پر میرے دفتر پیشی کا انتظام ہے شاید کسی اور جگہ ایسا نہ ہو۔ یعنی اس میں ابتری ہو۔ یا امثلہ مکمل نہ ہوں یا بے ربط سلسلہ کے ساتھ نیم درون و نیم بیرون مثلوں کی تیاری ہوئی ہو۔ مگر دفتر پیشی کو تازہ ہے کہ ان امور میں او سرانمبر اول ہے کہ ہر چیز با ضابطہ باقاعدہ یہاں موجود ہے۔ جو دوسری جگہ یہ نظر نہ آئے گا۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ میرے قلم کے لکھے ہوئے نوٹ ان امثلہ پر شامل ہیں جو نفس معاملہ کی شرح کرتے ہیں وہ بھی واضح طور پر جس میں کسی قسم کا ابہام نہیں ہے۔

مرفوم ۱۰ اگست ۱۹۹۶ء

(آئمہ از نذری باغ)

قطع

بارِ غم کو بھی اٹھایا جاتا || آنکھ کو ہم سے پلایا جاتا
کہہ کے زمرم ہے یہ عیدوں میں کبھی || شیخ کو بادہ پلایا جاتا
(آئمہ از نذری باغ)

اجرائی اذوقے برائے متاثر اولاد غمدہ داران صرفیہ (جو گنتی میں چند ہیں میقم نذری باغ)

فرمایا اس کا اب وقت آگیا ہے کہ اسی ماہ اگست ۱۹۶۶ء سے تقسیم شروع ہونے والی ہے اسی طریقہ پر جیسا کہ کثیر التعداد خانہ زادوں کے نام ہوئی تھی جس کو چند ماہ کا عرصہ ہوتا ہے۔ مگر دوسرے طرف اس کے علاوہ بچے ان لوگوں کو دوسری شکل میں مدد دینا ہو گا کہ بغیر اس کے ان کا کام نہیں چل سکتا (جس طرح سے کہ خانہ زادوں کو دی گئی تھی) اور ۶ ماہ کے عرصہ میں معلوم ہو جائے گا بعد امتحان کہ یہ گہرداری کر سکتے ہیں یا نہیں وہ ہی اس رنگ کا جس کے برصوں سے یہ عادی ہو گئے ہیں۔ مگر دوسروں کی بھی ہو گئی ہے اور کہتے ہیں کہ اگر سرکار ہم کو دوسری سبقتیں نہ دیتے تو یہ کام قطعاً ہم سے ناممکن تھا۔ اور آں حالیکہ سرکار نے ہماری کم سن یعنی معصوم اولاد کی پرورش کی ذمہ داری خود اٹھاتے ہیں جس کے ہم سب وابستگان غیر مسئول و مشکور ہیں گئے۔ یہ شکریں نے کہا کہ گو ان کا کہنا ایک حد تک ضرور قابل غور اور سمجھنے تاہم انکو گھر چلانے کی صلاح ہی خود میں پسند کرنا چاہیے کہ زمانہ کے حالات دیگر گوں ہیں۔ لہذا انکو اطمینان رکھنا چاہیے کہ ان کی طرز زندگی پر میری نظر رہے گی اور عند الضرورت ان کو ضرور مشورہ اور مدد دہن کا کام یہ سب لڑکے میرے خاندان سے وابستہ ہو چکے ہیں اور میرے گہر نذری باغ کو اپنا گھر سمجھتے ہیں جس سے ساتھ ان کا سود و بہبود و فدرت نے اپنے مصالح کے تحت وابستہ کر دیا ہے۔ مگر ایک شرط کے ساتھ یہ کہ یہ سب بیک کردار رہ کر جبکہ اپنا لجا و دادی سمجھیں تو سب مشکلات ان کے انشاء اللہ آسان ہوتے رہیں گے۔ لہذا خائف رہنے کی ضرورت نہیں۔

مرقوم ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطع

یاد کیا رہتی یہ دنیا بھی تو قائم نہ رہی || مہر و الفت کو بھی دیکھو تو یہ دائم نہ رہی
تو روزہ غائب جو ہوا دورِ خمر کے باعث || آج دنیا میں بھی کچھ وقعتِ مائم نہ رہی
(آمدہ از نذری باغ)

نذری باغ کو آئندہ کی دردمبری سے نجات

فرمایا دو غمزدار ادرا پس کے اور ایک ابن غمزدار کے معاملہ کی یکسوئی ہو چکی دیکھو کہ مددگار
(H. R.) (H. R. S. H. B.)
ایک کا معاملہ اس وقت میرے زیر غور ہے جس کا تعین قریب میں ہو جائیگا۔ سچ ہے دنیا کی مثل کرتے پرانے میں
فرق ضرور ہے یعنی یہ دو یکساں نہیں ہیں بلکہ جدا جدا۔ ایسی حالت میں نذری باغ میں وہ افراد ہیں جو ہر رنگ
ہوں تاکہ وقتاً فوقتاً غیر خوشگوار واقعات و قوعائیں نہ آئیں۔

رہا خانہ زادوں کا معاملہ تو ان کے بڑے نظام کے نمکونار تھے اور کسی دوسرے دونوں چاہے یہ بول یا
ان کا اولاد وابستہ ہیں۔ نظر برآں ان کی مدد دنیا کی وہ مثل صادق آتی ہے۔ یعنی

ماہدہ الطافیہ علقہ گوشتیم

اس لئے جب معاملہ اس نوعیت کا ہے تو ان کے آقا و مالک کو ان کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے بہ نسبت دوسروں کے
جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ البتہ اولاد عہدہ داران صرف خاص اس تعریف سے فارغ ہے۔
خلاصہ یہ کہ جو کچھ یہ لکھا ہے اس کی تشریح کسی موزوں وقت آئندہ شیش آڑ میں کروں گا تاکہ اس مسئلہ پر مزید
روشنی پڑے۔ لہذا اس دست جلدی نہیں۔ بقول "دیر آید۔ درست آید"

مقام اراکٹ ۱۹۶۷ء

(آمدہ از نذری باغ)

اصلی دلائلی سر عینوں کے اندر

کھانے اور بچانے سے لئے شوقین حضرات اندھے ہمارے پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ پالش و ہائٹ اینڈ بلیک، سٹورڈ اور
کنکس، کمپاٹن وائٹ اینڈ بلیک، آرٹیکس۔ اسپاٹ بلاک مونا کا۔ گک ہارنسی۔ بلف آرٹیکس۔ بلف گک ہارنسی۔ بلف واکر
اور دیگر عمدہ اور بڑھیا شیش سے مرغیوں کے اندھے ہمارے یہاں واجبی قیمت پر اور گیارہ فی سہ ماہہ فروخت ہوتے ہیں ہمارے
پاس کی مرغیاں اکثر نائیٹوں میں اول نمبر سے اٹھاتی ہیں۔ اصل کرکٹ ہیں۔ آل اینڈ نائیٹ
فرغیاٹانے ہماری مرغیوں کو اول انعام کا سہتی قرار دیا ہے۔ کس ہند نائیٹ معنوی
ملکیت بٹ پٹ دان برڈ آف دی شو ہارنسی آف برار فوئی کب سے علاوہ زیادہ اٹھات
ماصل کرنے پر الحمد للہ کی شیلڈ بھی عطا کی ہے۔ عمدہ بگھدا شفت اور اچھی بگھا دیگی کا وجہ
سے ہمارے یہاں کی مرغیاں معوی اور حیاتین رکھنے والے (اندھے) دیٹی ہیں۔



نسم پولٹری فارم وکی لیف دلفشاہ پٹی عین آباد

ترجمانِ اہل حق ہے قوم کی آواز ہے
خیر خواہ شاہِ حق کا ہے پیرِ ارازمہ

شہسیداز

ایڈیٹر: سید مصدق شہسیدازی

لاہور، اٹلی لاہور لاہور لاہور

۵ اگست

آج ۲۱ اگست ہے آج سے تین دن بعد ہم آزادی کا یہ دنوں سال نہ جشن منائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے جو کچھ سال کی اس مدت میں زراعت، صنعت و حرفت، تجارت، تعلیم، قومی محنت، فوج کی قومی زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی کی ہے۔ لیکن اپنے دل سے سچی محبت رکھنے والا اور انسانی پیشگی کا مقدس جذبہ اپنے دل میں رکھنے والا کوئی شخص یہ کہنے سے نہیں بچتا کہ ہم حیات کی ہر موڑ پر قومی زندگی کے ہر شعبہ میں اور بھی نمایاں سے نمایاں ترقی ملی اس سے کم مدت میں کرتے اگر اقتدار کی اعلیٰ کرسیوں پر نااہل، مفاد پرست اور خود غرض عناصر کا قبضہ نہ ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کانگریس کی صحیح رہنمائی مسلسل مدد و حمایت اور انتھک سیاسی وجہ سے ہندوستان کو آزادی کی نعمت عظمیٰ ملی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ملاحوف تریدیہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ آزادی ملنے ہی جب اس عظیم ملک کا نظم و نسق اور اقتدار کانگریس کے ہاتھ میں آیا تو چند ایسے عناصر کا نکلنا جس میں پیدا ہو کر اقتدار پر قابض ہو گئے جنہوں نے ہمیشہ قومی مفاد پر اپنے مفاد کو ترجیح دی۔ جنہوں نے قابو پا کر اقتدار کے نشہ میں وہ سب کچھ کیا جس کو رشوت خیزی، خلیات، غلبہ، اقربا پروری، جناب نوازی اور چور بازار کی سسر پرستی کا نام دیا جاتا ہے۔ انتہا یہ کہ یہ کہتے ہوئے سرگرم محسوس ہوتا ہے کہ خود کانگریس نے کانگریسوں کی بنیے اعتدالیوں کے غم انگیزوں اور شکایتوں کی چٹان میں اس کے لئے ایک شیل ٹھکانا نام کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا۔ لیکن بالآخر دیگر زبان میں یہ تسلیم کر لیا کہ کانگریس

خطیب منبر سلوٹی

کا ارشاد مبارک ہے کہ فلولات کے لغائن خانی کے کمال کا پتہ دیتے ہیں۔

ایسے عناصر در داخل ہو گئے ہیں جن کے افعال و اعمال کی عدالتی حقیقتات اور اسناد کی ضرورت ہے۔
مہا تھما جی نے آزادی سے قبل ایک مرتبہ کہا تھا کہ ہمارا معاشرہ غریب کو غریب تر اور امیر کو امیر تر بنا رہا ہے۔ یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ آزادی کے بعد آج بھی وہی استعمال اور وہی غیب جاری ہے۔ آج ایک کانگریسی وزیر کا لڑکا استحقاق اور ملاجست کے بغیر ملک کے ہر مقابل میں ہر انٹرویو میں جا رہے وہ ملاجست کے لئے ہو، کسی قومی اعزاز کے لئے ہو یا اعلیٰ تعلیم کے لئے ہو۔ محض اثرات کی بناء پر منتخب ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک اوسط درجہ کے شخص کا لڑکا ملاجست، استحقاق اور میرٹ Merit کے باوجود نہ تو اعلیٰ تعلیم کے لئے منتخب ہو سکتا ہے اور نہ اعلیٰ ملاجست کے لئے۔ ہمارے طریقہ حکومت کو اور ہمارے سماج کو سوئٹس سماج اور سوئٹس طریقہ حکومت بنانے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ لیکن سوئٹس سماج جب ہی بن سکتا ہے جب اقتدار زیادہ سے زیادہ غیر مرکوز ہو۔ جب استعمال، انا، لغائی اور بے ایمانی ختم ہو جائے۔ جب حکمران جماعت میں دوسروں کیلئے ایثار کا جذبہ پیدا ہو۔ شری راہگو بال جاری نہ اپنی ایک حالیہ تقریر میں اس حقیقت کو بے نقاب کیا کہ جمہوریت میں کوئی ایک جماعت موروٹی طور پر کانگریس نہیں ہوتی۔ اگر عوام موجودہ کانگریسی حکومت کو غیر کارکرد اور نااہل سمجھتے ہیں تو وہ بہت ہی آسانی سے ان کو اقتدار سے ہٹا سکتے ہیں۔ شری راہگو بال جاری کا یہ جملہ عوام کے موجودہ احساسات کا صحیح آئینہ دار ہے۔ ابھی باقی سسر سے اونچا نہیں ہوا ہے ابھی وقت ہے کہ برسرِ اقتدار جماعت صحیح تنقیدوں کے آئینہ میں اپنے چہرہ کے دھبوں کو دیکھے۔ اور آئینہ پر چیں یہ چہنیں ہونے کی بجائے اپنے چہرہ کے دھبوں کو محسوس کرے۔

دوسری سیاسی جماعتوں کو بھی چاہیے کہ وہ

حق تنقید کر کے اور کانگریس کی برائی بیان کر کے

بائی برائی

فضیلت الیمن زیارت

از آیۃ اللہ فی الامام مجتہد الاسلام حضرت امام محمد تقی صاحب
(مجتہد العصر والزمان)

اگر چیکر شخص دین کا اقرار کرنا اور آخرت پر اعتقاد رکھنا اسلام کو ضروری ہے لیکن پورا اسلام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ اسکے ارکان پر بھی پورا پورا ایمان ہو حقیقت میں ارکان اسلام پر ایمان لانا وہ عالمی سرمایہ ہے جو اگر اعتقاد پیدا کر کے دلی کو منور کرتا ہے اور انسان کو مومن بنا کر کرامت گذار ہونے پر تیار کر دیتا ہے۔ ایسا ان ارکان ایمان پر عمل کرنے اور ان کے حقوق کو ادا کرنے میں خصوصاً حق ولایت کی ادائیگی میں دستی کو تاپے اور نہ کسی کی بروا کر تپے اور ارکان ایمان جیسا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ولایت۔ ولایت سے مطلب محبت الیمن ہے اسے خداوند عالم نے رسالت کی اجرت قرار دی ہے۔ پس محبت الیمن اجرت رسالت پر بیکیا و جسے کوئی عمل عبادت اسکے بغیر ناقص قبول نہیں ہوتی۔ پس جو شخص اسلام کا دعویٰ تو کرتا ہو مگر اسکے دل میں محبت الیمن نہیں تو ایسا شخص حقیقت اسلام اور روحانیت ایمان سے محروم ہوتا ہے، جب وہ دنیا سے جاتا ہے تو بغیر ایمان کے جاتا ہے۔ قل لا اسئلكم علیہ اجر الموعود فی القبر لی۔

یعنی (اے رسول) تم کہو کہ اس تبلیغ و رسالت کا ذوی القربی کی محبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں چاہتا (سورہ شوریہ آیت ۲۳) نازل ہوئی تو صحابی حضرت رسول نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ کون آپ کے اقرباء ہیں؟ میں نے محبت و رسالت کی اجرت قرار دی گئی ہے آپ نے فرمایا۔ علی، فاطمہ اور اسکی اولاد (حسن و حسین)۔ ابتدائے اسلام سے یہی ایک تمام علمائے اہل اسلام متفق ہیں کہ مذکورہ آیت الیمن کی شان میں نازل ہوئی۔ اور حضرت رسول نے ان چار تہوں۔ علی، فاطمہ، حسن و حسین کو اپنے الیمن کے عنوان سے پکارنا فرمایا۔ نزول سورہ۔ آیت بطریق تلامذہ فرمائی۔ اکثر علمائے اہل سنت نے بھی اپنی اپنی تفسیر اور کتابوں میں لکھا ہے کہ آیت موعودہ ان ہی چاروں بزرگواروں (الیمن) کی شان میں نازل ہوئی ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی نے اپنی تفسیر جلد دوم صفحہ ۳۳۳ میں امام جلال الدین سیوطی شافعی نے تفسیر درمغور جلد ہفتم (۱۱) صفحہ ۱۱۱ امام فخر الدین رازی شافعی نے اپنی تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۱۱۱ نظام الدین بیضاوری نے غرائب القرآن میں ۱۱۱ جلد ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱ شافعی نے جامع ایمان میں جلد ۲۵ صفحہ ۲۵، جلال الدین خضریٰ محمد ابن عمر نے تفسیر کشف جلد سوم صفحہ ۱۱۱، ترمذی نے کتاب جامع صفحہ ۱۱۱، شیخ نیکان ضعی نقشبندی نے جامع الموت صفحہ ۱۱۱ ابو بکر شہاب الدین شافعی حرزی کتاب زخمت الادویہ صفحہ ۳۳۳ محی الدین طبری نے زمرائے العقبی فی المناقب ذوالقرنیا صفحہ ۱۱۱ کے موعود اور بھی بہت سے علمائے اہل سنت نے متفقہ طور پر اپنی اپنی کتابوں میں درج کیلئے کہ مذکورہ آیت ان ہی بزرگواران (الیمن) کی شان میں نازل ہوئی ہے اور بتایا ہے کہ محبت الیمن اسلامی فرائض میں سے ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ محبت الیمن



A.C. CHAR COAL DEPOT

کیلڈ وچورا

آپ کو ہر وقت ملے گا !
ہم سے واجبی قیمت پر طلب فرمائیے

لے۔ سی۔ چار کول ڈپو متعلیٰ مسدود و خانہ ترپ بازار حیدر آباد

اور ولایت اہلبیت کمن ایمان ہے چنانچہ ابو بکر حزن شامی نے
شفقت الہی ص ۱۴ پر روایت بیان کی ہے کہ ان ن تبت تک من
بہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک دل میں علی اور ان کے اہلبیت کی محبت
موجود نہ ہو۔ اور دوسری روایت میں جس کو فریقین نے اپنی اپنی
کمانوں میں درج کیا ہے کہ حضرت رسول خدا نے ارشاد فرمایا ہے اپنی
اولاد کا تربیت، محبت علی و اہلبیت اور تعلیم قرآن پر کیجئے اور
طہری نے مجمع ایمان میں بیروت میں چھپی ہوئی جلد پنجم ص ۲۹ حضرت
رسول خدا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص
صفا اور مروا کے درمیان میں ہزار برس، ہزار برس، ہزار برس
تک عبادت کرے یہاں تک کہ وہ سو کی ہوئی مشک کے مانند
ہو جائے مگر ہمارے (اہلبیت) کی محبت ایک دل میں نہ ہو
تو خدا اس کو معذ کے بل آتش جہنم میں ڈال دیگا پھر آنحضرت
نے اہلبیت مودت و تلاوت فرمائی۔ پس اسی سبب مودت و تلاوت
و محبت خاندان رسالت دکن اسلام اور حقیقت ایمان سے اور
اس پر اعتقاد رکھنے کے علاوہ اس پر عمل کرنا بھی ہمارا فرض ہے
اس لئے کہ محبت کے معنی صرف یہ نہیں کہ اسکا اظہار کیا جاوے
بلکہ لازمی بات یہ ہے کہ اس کے آثار بھی ظاہر کئے جائیں۔ پس
اندرونی محبت تب ہی مفید ہو سکتی ہے جب کہ ظاہر میں اس کے
آثار بھی نمودار ہوں پس اس سے معلوم ہوا کہ دل میں موجود شدہ
محبت اہلبیت کو مفتح پر عمل ظاہر کرنا واجب ہے۔ اہلبیت
کو یاد کرنا، ان کے مبارک نام پر حیرات کرنا، ان کے حقوق و
فہم کو، اگر نا، انکی اولاد کے نام و نیک کرنا، ان کے فضائل و
منافقت سنا، اور سنانا، بچانا اور چھپوانا اور اسکی تشریح اور
تبلیغ کی طرف خود بھی توجہ دینا اور دوسروں کو توجہ دلانا،

محبت اہلبیت کی نشانیاں ہیں۔ دوستداران اہلبیت کو چاہیے
کہ وہ ان ہجر گواروں کو ہمیشہ یاد کریں اور ان پر درود و سلام
بجھیں۔ درود کی اہمیت کو دیکھئے کہ اس کے بغیر نماز قبول ہی نہیں
ہوتی۔ (۵) وقت کی نمازوں میں (۹) درود واجب کئے گئے
ہیں۔ اتنی حد تک وہ واجب ہے کہ اگر ایک پڑھنے کو جان
بو چھ کر ترک کیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے، ایک علاوہ
جب تکھی نام رسول سنا جائے تو اس وقت آنحضرت اور ان کے
اہلبیت پر درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے
پس! معنی محبت یہی ہیں کہ موقوفوں پر اس کے آثار
کو ظاہر کیا جائے۔ حضرت رسول اکرم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قنارت
کے دن عاق والدین اور شرابی اور ہمارا نام سن کر ہمدرد پڑھے
وہ اسے لوگ میری ملاقات سے محروم رہیں گے۔ اہلبیت کے لئے
خاص حقوق ہیں جو مسلمانوں پر خدا نے قرار دیئے ہیں جملہ ان کے
یہ ہیں کہ ان کا توسل اختیار کیا جائے اور ان پر درود و سلام بھیجا
جائے اور انکی زیارت کی جائے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے
روایت ہے کہ ہر نام کے لئے اپنے حقوں اور شیعوں پر خاص
عہد ہے۔ جو انکی قبر کی زیارت کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ یہی
سبب ہے کہ شروع میں شیعیان آل محمد زیارت کے طریقے
پابند تھے اور ان کے لئے تکلیفوں کی کوئی پروا نہیں کرتے تھے
اور ان کے بارے میں خصوصاً زیارت امام حسین علیہ السلام کے متعلق
بہت سی روایتیں وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول خدا نے
ارشاد فرمایا کہ جو کوئی معرفت کے ساتھ حسین کی زیارت کرے
تو اسکو ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور فرمایا کہ
جان لو کہ جس نے حسین کی زیارت کی تو گویا میری زیارت کی۔


کے اہلبیت پر اور شریعت اسلام

لذیذ بحث بخش، مقوی، توجہ دہن اور زان و جھپٹیں کھانوں، چاکرانی
اور مشہور بات کا شاندار مکتبہ

روبرو ایمپلائمنٹ

چین آفس نیریت آباد

فون نمبر (۳۴۷۷۳)



وہ بھی ہے۔ اور دوسری روایت میں فرمایا جو شخص غنائے آب کو ہمارا شیعہ گمان کرے مگر مرتے دم تک زیارت قریشین نہ کرے تو (جان لو کہ وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے) اور اگر وہ جنت میں جائے گا بھی تو اس کی حیثیت اہل جنت کی جہان کی سی ہوگی۔ الخضر زیارت امام حسین کے بارے میں بہت سی روایتیں وارد ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر روز خصوصاً شب جمعہ مستحب ہے اسکے علاوہ اور مخصوص اوقات ہیں۔ جن میں زیارت قریشین کی تاکید کی گئی ہے جیسے کہ ماہ رجب کی پہلی شب اور دن ماہ رجب المرجب کے ۵۱ کا دن۔ ماہ شعبان المعظم کی پندرہویں رات (شب براء) اور دن ماہ رمضان المبارک خصوصاً پہلی اور شب ہائے قدر۔ عید الفطر کی رات اور دن عرفہ (دیکھ کر یوں) رات اور دن عید قربان کی رات ماہ محرم خصوصاً عاشورہ کی رات اور دن قریش کے چہلم کے دن خاص طور پر زیارت امام حسین بجالانے کے بارے میں روایات وارد ہوئی ہیں اور امام حسن عسکری سے روایت ہے کہ مومن کی (۵۱) غلامتیں ہیں۔ رات اور دن میں ۵۱ رکعت نمازوں (دیکھ) اور ان کی فوائلی کا پڑھنا، دہانے یا تھیں انگوٹھی کا بننا، سجدہ میں صفحہ کو زمین پر ملانا ہر نماز میں سوروں کی بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا اور جہلم میں قرآن قریشین کی زیارت کرنا۔ پیارے بھائیو اور بہنو! سب سے پہلے جس نے شہادت امام حسین کے بعد زیارت قریشین کی اور وہ صحابی بزرگ جناب جابر ابن عبد اللہ انصاری تھے۔ شہادت امام حسین کے بعد عالم اسلامی بہت فخر و

اس نے خدا کی زیارت کی۔ یعنی خدا کی رحمت سے مالا مال ہوا۔ اب خدا پر لازم ہے کہ اس پر عذاب آتش جہنم نہ کرے اور یہ بھی جان لو کہ اس (امام حسین) جسے قبہ میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور اس کی مٹی میں شفا ہے اور انہ ان کا ذریعہ سے ہوں گے۔ اور حضرت محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کو ہدایت دو کہ وہ حسین کی زیارت کو جائیں اس لئے کہ زیارت قریشین کرے حق تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اس کی روزی کو بڑھاتا ہے اور اسے بری موت سے بچاتا ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی عمر فروغ کرے اور زیارت امام حسین نہ کرے تو گویا وہ متوفی رسول میں سے ایک حق ترک کر دیتا ہے اور حق رسول خدا کی طرف سے ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرمایا کہ جو شخص فی داریا، خود بخائی، اور شجر کا خیال نہ لگائے جوئے زیارت قریشین کو جائے تو اس کے سارے عمل دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ بالی سے کپڑا پاک و عاف ہو جاتا ہے۔ اور خدا اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر غور و فکر کا ثواب لکھتا ہے۔ اور فرمایا کہ کسی شخص کو سزا دار نہیں ہے کہ وہ چاروں کی زیادہ مدت سے زیارت قریشین ترک کرے اور غنی سال میں دو مرتبہ اور غریب ایک مرتبہ امام حسین کی زیارت کرنے ہارون بن فارح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود جان بوجہ کر امام حسین کی زیارت کو ترک کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا

پائلونا

یواسبر فونی یاری (سپاس) دونوں سے لئے بہت اچھی اور کامیاب دوا ہے۔ لاکھوں مریض اس سے آرام و راحت حاصل کر چکے ہیں خون آنا جو قیہ بند ہو جاتا ہے اگر گیس کی تکلیف ہے تو اس سے استعمال سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ایک گولی نیم ایکٹام پانی سے استعمال کریں۔
فی پیکٹ (۲۰) گولی (۱۰) حیدر آباد میں ہر گیسٹ سے مل سکتی ہے

تیار کنندہ: ایلین فارما سٹل ایرانی علی حیدر آباد



ہو جاؤ کہ بدعت گمراہی کا سبب بن کر رہتی ہے۔ اور ہر گمراہی کا انجام (بالاخر) آتش فہشم ہے۔ پیارے بھائیو! اور ہمنوا مذہب کو اس طرح زہمہ کرو سو مذہب کے اوپر کوئی داغ نہ لگے جائے اور دشمن اس کا مذاق نہ اڑائے اور نہ کہے کہ یہ کیسی قوم ہے جو ہر جگہ اپنے خیال سے زار بناتی رہتی ہے۔ ایسے موقع پر علما نے دین کا فرض ہے کہ وہ قوم کی صحیح رہنمائی کریں۔ چنانچہ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب بھی بدعت ظہور پذیر ہو تو عالم کو چاہیے کہ وہ اپنے علم کا ہر کمرے (حق) بات بجا دے، اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس پر عذاب کا لعنت ہے۔

بقیہ ادارہ

کی بجائے خود عوام کے تعلق سے غوس کام انجام دیں۔ ملک کے ترقیاتی اور خوشحالی کے کاموں میں متکومت ہو جائیں اور ان کی صحیح رہنمائی کریں۔ جشن آزادی کے اس مبارک موقع پر اگر ہر مسلمان بہ عہد کرے کہ وہ معاشرہ کے بہتری کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے گا تو یقیناً ہمارا ملک ہر سال خوشحال سے خوشحال تر ہوتا جائے گا۔

شاہدائے کربلا

مہر صفر المظفر



بواسطہ خاتمہ حضرت میرزا مہدی اقبال علی اللہ تعالیٰ
کوچہ ایران محلہ کے قریب ویکے فیس برہانہ۔

امیدوار سرفرازی

محمدی عابدی

ہو چکا تھا۔ اویسیوں پر مختلف مصائب ڈھائے جاتے تھے۔ اس کے باوجود جناب جابر حبیب اہلبیت کے مقابلے میں بڑی استقامت اور غلبہ کی پروا نہ کرتے ہوئے۔ بخا ہاشم وغیرہ کے کئی لوگوں کے ساتھ جابر کربلا روانہ ہوئے۔ اور جہلم کے دن وہاں پہنچے اور بعد میں اہلبیت بھی شام سے واپس کربلا تشریف لائے۔ اور ان کی جناب جابر سے ملاقات ہوئی۔ اور قیامت مرا عالم برپا ہوا۔ ان سب نے کچھ وقت گریہ و زاری میں بسر کیا پس مناسب ہے کہ دوستان اہلبیت رسولؐ جہلم کی رات اور دن کو یوم غم سمجھیں اور اسے رنج و غم میں بسر کریں۔ اور اسی دن زیارت امام حسینؑ بجالائیں جیسے کہ جناب جابر اور ان کے دوستوں نے زیارت کی۔ نیز حضرت امام جعفر صادقؑ سے بھی اسی دن زیارت فرشتے کے متعلق روایت وارد ہوئی ہے۔ زیارت سے پہلے غسل کرنا اور زیارت کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اگر کربلائے معلیٰ جانا ممکن نہ ہو تو جہاں کہیں بھی ہو وہاں سے امام حسینؑ کے روضہ کی جانب رخ کر کے زیارت بجالائے ”عباد“ جو جناب جابر کے ساتھ تھے روایت کرتے ہیں کہ ماہ صفر کی بیسویں تاریخ کو جب ام ”غازیہ“ (کربلا) پہنچے تو جابر نے سب سے پہلے آپؑ فرات سے غسل کیا پھر پاک و معاف لباس زیب تن کیا اور محمدؐ سے خوشبو طلب کی میرے پاس ”سعد“ (ایک قسم کی خوشبو) تھی میں نے اسے پیش کیا! انہوں نے اسے جسم پر ملا۔ پھر برہنہ ازار حسینؑ کی طرف چلے جب قبر سے سرہانے نزدیک پہنچے تو وہاں کھڑے ہو گئے اور میں مرتبہ اللہ اکبر کہا۔ اور بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش میں آئے تو زیارت میں مصروف ہوئے۔

محرم بھائیو! اور ہمنوا! خاندان رسالت کے دوستو محبت اہلبیت میں عرف حضرت رسولؐ خدا اور ائمہؑ ہی کی پیروی کرو اور ہرگز ہرگز اپنے خیال سے کسی جگہ کو مزارعت بناؤ۔ اور جو جگہ کے معجزوں کے نام سے مشہور ہے اس کے متوالے اور دیوانے مت بنو۔ اگر اللہ اور بدعت سے بچنے دو۔ حضرت رسولؐ اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ بہترین ہدایت ہدایت محمدؐ ہے۔ اور بہترین کتاب کتاب خدا ہے۔ اور بدترین چیز بنی ہوئی چیز ہے۔ (جسے مذہب اور اعتقاد میں داخل کیا جائے) ہوشیار

علا شیدہ الی کی ایک مجلس

خدا پر حمد و ثنا اور محمد پر درود و سلام کے بعد

کائنات کا ذرہ ذرہ متحرک ہے۔ ہر ذرہ کی فطرت میں حرکت ہر ذرہ کی خلقت میں حرکت کو ودیعت کر دیا گیا ہے، وہی حرکت اسکا اپنا سفر جاتا ہے کل فی فلک لیجوز۔ ہر چیز اپنے دار پر تیر رہا ہے، ہر چیز اپنے مرکز پر متحرک ہے۔ کل کی منتہی کیلئے کہ ہر شے اپنے وقت معلوم تک ۱۲ جہاں متحرک ہو رہی ہے۔ والشمس تجزی، آفتاب اپنے مستقر کی طرف جاری ہے، متحرک ہے۔ یہی مقدرات عظیم و عظیم سے ہے۔ ذرہ سے آفتاب تک، تراب سے ثریا تک، ارض سے سماں تک، ہر چیز متحرک ہے۔ ہر کوئی ایک ایک لونڈ حرکت کو ثابت کرتا ہے، حرکت کے بغیر کچھ نہیں، حرکت میں طلب سے اور طلب بغیر مطلوب کے ثابت نہیں، طلب کے لئے مطلوب کا ہونا لازم، طلب اسی وقت جبکہ مطلوب ہو، یہ نہیں کہ طلب سے ہوا اور مطلوب بعد، ظاہر ہے کہ آفتاب کو پیدا کیا ہے انہیں حرکت ہے تو آفتاب کے وجود سے پہلے مطلوب کا ہونا لازم، طلب گاہے کو طلب کے آثار و انجام یہ اعلان کر لے ہیں کہ وجود مطلوب طالب سے پہلے ہونا چاہیے

وجود مطلوب کو طلب کرنے والوں سے پہلے، طلب کرنے والوں کے ساتھ ساتھ اور طلب کرنے والوں کے بعد

پاتے ہیں، کوئی نہ تھا تو وہ تھا، کچھ نہ رہے گا تو وہ رہے گا اور اگر کچھ ہے، مہیوم خیال و گمان میں تو آگے، ساتھ ساتھ مطلوب میں خیال میں رہے، اس کائنات کو بیکار نہیں بنایا گیا۔ ما جان خلق کی تعریف قرآن اس طرح کر رہا ہے

الذین یخیرون الذلہ... صا جان فعل وہ ہیں یو ذکر الہی بکالتے ہیں۔ کبھی کھڑے ہو کر کبھی بیٹھ کر، کبھی پہلو بدل کر راتوں میں شکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس کائنات کو بیکار نہیں بنایا، کائنات ہے مقصد نہیں، سوال یہ ہے کہ مقصد پہلے ہے یا کائنات پہلے؟ اگر مقصد پہلے نہیں اور کائنات پہلے ہے تو فعل عمت اور بیکار، منزل تک پہنچنا چاہتے ہو تو مقصد کو پہلے ماننا پڑے گا

مواہبہ شلا، ہمارے نبات، حیوان اور انکی حد آخر پر انسان۔ جماد میں جمود، نبات میں نمو، حیوان میں قوت ارادی اور انسان میں قدرت معلوم۔ انکے دائرے میں کوئی ایسی شے ہے جو مقصد خلقت قرار پائے، پھر کہ مقصد نہیں بنایا، اسلئے کہ اعلیٰ ہوتے ہوئے ادنیٰ میں مقصد نہیں بنائیوں کے ہوتے ہوئے پیسوں میں مقصد نہیں۔ نبات کے نمو کے سامنے، جماد کے جمود کے سامنے اشرف ہی مقصد ہوگا ارذل نہیں۔ حیوانیت میں قوت ارادی موجود ہے اسلئے نبات مقصد خلقت نہیں، جبکہ انسانیت کی حالت شاعرہ موجود، حیوان مقصد خلقت نہیں ہو سکتا۔ اگر انسانیت کی حالت شاعرہ موجود تو کیا ہی انسان جو ظالم بھی ہے، مظلوم بھی، عالم بھی ہے جاہل بھی، خدا کو ماننا بھی ہے مجاہدینے والا بھی، احسان فراموش اور محسن بھی، تو مصلحت

اگر آپ نے پیراڈائٹیکل اینڈ پراڈیٹل اسلور

ہما تہا گاندھی روڈ سکندرا آباد اے۔ پٹی فون نمبر (۱۱۵) میں

کبھی کھانا نہیں کھایا ہے اور چائے نہیں پی سہ تو آپ کھانوں اور چائے کے حقیقی ذائقے سے واقف ہی نہیں، صحت اور قوت بخش غذاؤں، مضر قلب و دماغ مشروبات اور الکحیم کا لطف پیراڈائٹیکل میں شریف لاکر اٹھلیتے اور

ضرورت کی ہر چیز ہمارے پراڈیٹل اسٹور سے واجب و امیر خرید فرمائیے



ان میں سے کون محمد ابن عبد اللہ ہے ؟ موالید ثلاثہ کی موجودگی میں اگر ان میں مقصد خلقت ہو سکتا ہے اگر وہی سب کچھ ہے اور اگر ان میں مقصد خلقت آدم و عالم ہے تو ان اقسام میں کوئی ایسی ہستی موجود قرار پائے گی جنہیں کوئی نقص و بربادی نہ ہو اور جس سے کوئی استغناء و علی نہ ہو، شرافت و ہائستہ ہو جائے تو نقص کا نام نہ ہو، گمان و شبہ بھی کسی کمزوری کا، کوتاہی کا، کمی کا نہ ہو۔ ایسی ہستی کو نکالیں تو ہونڈی بن جائے جس پر شرافت فہم ہو۔

طریقہ معاشرت، عادات، اخلاق، خصلتیں، کرامتیں صداقت کا جو ہر قسم ہو جائے، جتنے بھی صفات کا تصور دہن آتا ہے اس میں آسکتا ہے ہر صفت وہی فہم ہو، اسی کو مقام خاتمیت کہتے ہیں۔ اسی منزل خاتمیت پر جو ہستی ہو گی وہی مقصد آدم و عالم، اسکا وجود اگر مقصد سے تو خلقت سے پہلے ثابت، خلقت کیسا تھو ثابت، خلقت کے بعد ثابت ہو ہی مطلوب ہے۔ حرکت اشیاء و عالم کی اسی کی طرف ہونا چاہیے کیونکہ وہ مقصود اول ہے، بعد خلق ہونے والوں کو اسی کی طرف جانا چاہیے۔

ارادوں کی واپس اسی کی طرف، یہاں یہ احتمال ہوتا ہے کہ خدا کا ذکر تو نہیں۔ ذکر خدا نہیں، خدا خالق ہے، ذکر اس کا لہذا ہندگی کا ہے کہ مقصد خلقت سے، مطلوب الہی قرار پائے، کمال بندگی مجرور نہ رہے بلکہ جہنم بن کر آئے اسکا کمال ہر دور اور ہر وقت میں رہے اسلئے ایک ایسی حقیقت کا وجود ثابت ہے جو اول ہو

ہر گز نہ ہو، ہر جگہ ہو، خالق نہ ہو بندہ ہو۔ خالق کو کس طرح سمجھ سکتے؟ خالق خیال و گمان سے باہر ہے جہاں تعریف ہو بچ سکتی ہے، جہاں فناء کی مذمت وہ نظر سے نظر نہیں۔ اسلئے نالک ہر دور میں اسکا وجود دیکھتا ہے۔ مطلوب ہو اور اپنی طرف دنیا کو نہ بلائے یہ ناممکن۔ اگر کوئی مقصد خلقت، کائنات و مطلوب، آدم و عالم ہو تو لازماً ہے کہ وہ بلائے اپنی طرف لیکن خود میری طرف نہ آئے۔ ہر دور میں ہر وقت میں، ہر زمانہ میں آواز دیتا رہے کہ ادھر آؤ ورنہ عقل انسانی نقص، جذبات قوی، بھجک جانے کا ہر وقت امکان اسلئے دینی کی ضرورت ثابت۔ فقط یہ نہیں کہ دینی اسے بلکہ یہ کہ جہر دینی آئے وہ بلائے۔ کون سیکار تائے و حکو اذن ہے۔ انا اسر لکنت شاہدا و مستبوا و نذر عرا میں آج صبح۔ ہم نے تجھ کو رسول نہیں بھیجا، مگر مشر و نذر بنا کر، اللہ کی طرف بلائے والے، تجھ کو بنایا اُنہی چلتا ہوا روشن آفتاب۔ کون ہے وہ مقصد اور اسکا طرف دعوت دینے والا اسکے اذن سے ؟ شفاعت کے لئے اذن، اطاعت کے لئے اذن، رسالت کے لئے اذن، دعوت کے لئے اذن، لہذا عجیب گفتگو ہے۔ در اعی الی اللہ یہ آخر نڈ۔ کوئی، اعلیٰ نہیں بن سکتا۔ قرآن کو اسلام ماننا ہے تو پھر اسلام کا فہم ہونا، اذن دیا گیا ہوا ہونا ثابت، امت بتا چکی ہے کہ اللہ نے اذن دیا تھا اپنے حبیب کو، اگر اس سلسلہ دعوت کو جاری رکھنا ہے تو سلسلہ علم کو بھی جاری رہنا ہے، سلسلہ دعوت کا جاری ہونا لازم مقصود ہے تو مقصود کا وجود لازم، پکارنے والا لازم، تو اذن لازم

بہٹی بیکری اینڈ پراوٹرین اسٹور



بہم اقام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروبات، سوڈا، امرا و شکریہ
نشانہ امتو حقہ کتہ

بہٹی بیکری اینڈ پراوٹرین اسٹور!

اسٹیٹ بینک عابد روڈ۔ حیدرآباد فون نمبر ۳۸۷

قدرت پر اعتراض نہیں، بلکہ نکتہ پر اعتراض نہیں، اس کی عظمت میں شک نہیں۔ اتنی سی بات پر شک کوہر اقدار تو لے سکتا وہ دم کو کیوں دیا؟ عظمت کی قسم تھا کہ نکالے، یہ قدم کو نکالے ہے کہ اب سب کو بھگا دوں گا۔ لیکن شیطان اپنی مدد سلطنت سے واقف ہے، اپنی قوت کا احاطہ ہے، کد رہا ہے۔

لیا اس کو نصیحتاً جمعین الاعباد ک المخلصون... سب کو بھگا دوں گا لیکن ان کو نہیں بھگی نیس خالص میں عبادت کے لئے نیت کا اخلاص لازم رہا جانتا تھا کہ غافل بندے اس کے پیچھے نہ آئیے۔ بھگتا کس واسطے؟ وفال الشیطان..... الا شیطان کہتا ہے، اللہ کے جو وعدہ کیا وہ سچا اور جو میں نے وعدہ کیا وہ وعدہ جھوٹا ہو گیا۔ ہا کلا ان اللہ و علم ہی و الخلق۔ میری سلطنت و اقتدار د حکومت تم پر نہ تھی، میں نے تم کو بھگا رہا، تم نے نیک کیا، جواب دیا۔ میں کیا کروں؟ آج کے دن مجھے علامت نہ کرنا اپنے نفسوں پر لغت کرنا۔ شیطان دامن بچا کے چلا۔ ماننے والے یہ سمجھ رہے تھے کہ آخری دن کسی نہ کسی استدلال سے خود کو بچائے گا، منطبق کچھ کام آجائے گی۔ نارت منقبت، روضہ اولیٰ تو منطبق تھی، اس نے دامن بچا لیا، میری خطائی بیا تھی، میں نے فقط بھگا رہا تو تمہارے کان بھرے تو نہ مجھے حق بھی تو بھگا رہا تھا۔ اگر میں تمہا بھگا رہا تو دلا ہوتا اور تم چلے آتے تو میں قابلِ ملامت تھا، میں ذمہ دار تھا، لیکن حق کی آوازیں ہر طرف بلند رہیں۔ عناصر، مرکبات، اجسام، اولیا، انبیاء، اوصیاء سب کی آوازیں بلند تھیں، مگر تم ایسے ہوئے نکلے کہ آبی آوازوں پر اس میں صرف میری آواز پر

اور سدا اذن بھی لازم، سدا اذن کا کیا طریقہ ہے؟ میری منزل آگے ہے۔ محقر یہ کہ اسلام میں اذن سب سے پہلے کس کو دیا؟ خدا کے پاس ہے کہ محمد بن عبد اللہ کو اذن ملا۔ بیت قرآن تلاوت کر چکا ہوں، در اسحیٰ الی اللہ۔ اذن جو دیا گیا اسی کو دیا جو اسیر۔ خواہشات لغائی، غلام خواہش بشری نہیں، جو اپنی مرتبی و خواہش نہیں رکھتا، ایسے ہی بندہ کو اذن دیا گیا جو اشرف ترین صفات علم کا حامل۔ مرکز کائنات، خود محفوظ، دنیا کی حفاظت کرنے کا دلوئی کرے، خود معصوم ہو، دوسروں کو راہ ہدایت بتلائے، صاحب اذن اول پیغمبر اسلام۔ اگر سدا دعوت کو باقی رہنا ہے تو سدا اذن کو باقی رہنا ہے۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ خدا کیسے حکم دیتا ہے۔ نیک کیا فرمان دیتا ہے؟ ہم نے نیک کو مجسم میں دیکھا، مگر ہم نے اس کے کسے کو مان لیا۔ ہم کو بھگا لیا کہ یہ خواہش نفس سے بات نہیں کرتا۔

اس سدا اذن کیسے معلوم ہو؟ اس طرح کہ اذن پایا ہوا۔ اگر کسی کو لہذا دیوے تو اسی کو کہتے ہیں لیکن معصوم۔ پھر اذن پانے والا اذن دیدے تو سدا دعوت بھی باقی اور سدا اذن بھی۔ یہ ہے نبوت صادق کا دوسرا شاہد۔

اسی اذن اور اسی دعوت پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اس منزل فکر پر دعوت حق کو ثابت کرنا ہے، حق کا آواز بلند، حراعی الی اللہ موجود۔ لیکن بھگائے والا کوئی اور مجھے ہے ارشاد باری ہے۔ جب بندگی کی منزل پر آنا تو اس بھگارے والے کی طرف دھیان نہ دینا، بھگارے والا شیطان غلام چاہتا ہے کہ شیطان کے پیچھے سے تم کو بچائے، شیطان کو ٹھکارت کس بات کی ہے؟ شکوہ اللہ سے کیا ہے؟ بھگارتہ کون ہے؟



LIGHT OF INDIA

RESTAURANT

لائٹ آف انڈیا ریسٹورانٹ سرحدی دہلی ہاسٹل فرسٹ لائبریری حیدر آباد

جب کبھی علاج کے لئے آپ سپرہ جی دہلی ہاسٹل آئیں تو لائٹ آف انڈیا ضرور تشریف لے لیں یہاں آپ کی میزبانی کے لئے ایک پلیٹری، خوشنما لکھ چلے، کافی اور ہر اقسام کے مشروبات مثلاً ٹیمپو، دسٹو وغیرہ موجود رہتے ہیں اور ہمارے پرائیویٹ سٹور سے آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے دام پر خرید فرمائیے

پر ایک کہا۔ میں قابلِ سلامت نہیں، آج اپنے نفسوں پر سلامت کرو۔ شیطان بہت جاننے والا ہے، راز ہائے قدرت کو جانتا ہے، عمر بہت بڑی ہے۔ بڑی قدیم مخلوق ہے، فرارِ دان قدرت بھی ہے، مگر اتنے نقطہ سلسلہ اقتدار میں، باوجود اس عقل و منطق کے یہ نہیں کہتا کہ غیر شرعی طرف سے یہ راستہ نہیں نکلتا، یہ منطق کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آتی، باوجود ان ساری چیزوں کے جاننے کے وہ تو بھی کہتا ہے، مجھے سلامت نہ کرنا، اپنے نفسوں پر سلامت کرنا، میری کوئی سلطنت نہیں، حد و سلطنت یہ کہ نقطہ دعوت، ایک طرف یہ پکار ہے، ایک طرف حراختی الی اللہ یا ذنہ۔ دونوں میں فرق کیا ہوا؟ وہ اذن سے پکا ذنب ہے، یہ بغیر اذن کے پکارتا ہے، باور کیجئے! جو بغیر اذن کے پکارے وہ دعوت نہیں، اپنے نفسوں پر سلامت کرنا ہے کہ ہم کون؟ بغیر اذن پکار رہا تھا اور قرآن کہ رہا ہے کہ داعی الی اللہ۔ پکارتا ہی اذن کے ساتھ سلسلہ دعوت، اذن کو جاری رکھتا ہے، اگر دعوت حق مسلسل نہ ہو تو خلق محروم، ہدایت اسلئے کہ دعوت شیطانی مسلسل ہے۔ بے اذن کوئی پکار رہا ہے تسلسل باطل کے متقابل تسلسل حق پائے۔ داعی الی اللہ کو پائے کہ وہ بھی پکارتا جائے اور سلسلہ حق کو مسلسل کرتا جائے، اسلئے غیر ختم کے میدان میں تسلسل دعوت حق، سلسلہ اذن پکارتے والی آواز جاری ہے مسلسل ہے۔ وہاں پکارتے پر دوڑنے والے اپنے آپ پر سلامت کریں گے، یہاں جانے والوں کو ناز ہے مطلوب کی طرف، مقصود کی طرف، سیر صحیح ہے، کمالی سفر ہے، اذن حق سے بھلا رہا ہے، دعوت حق جاری ہے۔ میں

اپنی منزل پر طوالت کا باعث نہیں ہوں۔ جذبات میں جن کو کانوں میں رکھنا چاہیے۔ انسان سمجھ کر ہے، عبادت کرے، بجھ بھلائے، رات بھر جائے، دن بھر روزہ رکھے، ساری باتوں کے باوجود اگر شرک کرے تو عمل جبط، باطل، سارے عبادتیں ختم۔ لعن الشریک ليعملن محمدک۔ قرآن آواز دے رہا ہے، یا ایہا الذین آمنوا لا تکرہوا ما امرکم به۔ ہر دار الی کا آواز سے آواز اونچی نہ ہوائے کہ حراختی الی اللہ یا ذنہ۔ اسلئے ہر آواز کو تابع آواز بنی ہونا چاہیے۔ منزل اگر ذمہ میں ہے تو پھر کبھی۔ پکارتے والے نوائے منزلوں سے مختلف مقام سے آواز ملندہ کر رہے ہیں کہ آؤ، ادھر آؤ، حق کی طرف آؤ۔ اسکی آواز سے تابع ہو کر جنسی آوازیں بلند ہوں وہ حسب حق کی طرف ہونگے، حکمِ ارشادِ افادیت۔ ہے۔ سورہ الشعراء کی آیتیں بار بار پڑھیں و الشعراء یستعظمون الفادین۔ الحمد للہ الہم فی کل واریمون والحمد للہم لعلہم ما لا یفلحون۔ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وضرکروا للذین کتبوا و انفقوا من بعد ما ظلموا۔ وسعلم الذین ظلموا انہم منقلب ینقلبون۔

خاعود کی بیرونی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں اسے رسول! کیا تم نے نہیں دیکھا؟ یہ بیروادی میں گہوڑے پھرتے ہیں، جو کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ افسانہ کی ذمت سن کر سلطان بہت خوش ہوئے لیکن بد قسمتی قرآن پڑھنے والوں کی یہ کہ یہاں آیت ختم نہیں ہوئی۔ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات، لیکن وہ جو ماہان ایمان میں

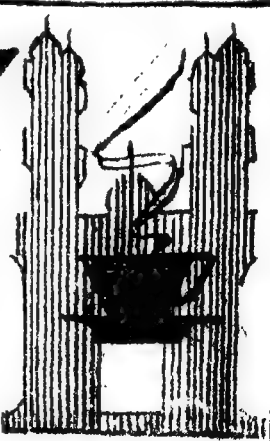
حیدر آباد

پینچسل گورنر - حیدر آباد

آسام، نیلگھی اور حار جنگ کے باغات سے راست برآمد کی ہوئی ماہرین کے ہاتھ سے تیار کردہ تازہ دم جھائے یہاں ملتی ہے اور

ہمارے پراڈیشن اسٹور سے آپ کی ضرورت کی ہر چیز بازار کے نرخ پر خرید فرمائیے

ایک مرتبہ کی شریف آوری آپ کو ہمارا مستقل کلاسیک نماد ہے گا



مدرس، مرثیہ، سلام، فوج، دیباچی، نظم اور تقریروں کی صورت میں یہ پیغام سنایا جا رہا ہے، مطلب یہ کہ باطل کو وزن نہیں۔

انتقامِ مظلوم کیا ہے؟ حسینؑ کی بات پر جھانکے
 ذرہ ذرہ میں چمک اٹھے، ارواح میں سما گئے، اجسام میں
 اتر گئے۔ کر بلا کو اجماع ریاضت نیاں، تمنا ہی روضہ تمام
 ارواح میں درپائیں۔ وہ قوت تھی اثر پذیر کی کہ اگر عالم
 جموں کیا ہو گئی، غن تعلیم ہو کہ تدریس، کلام ہو کہ منطق،
 فلسفہ ہو کہ حدیث، کسی میں لطف نہیں آتا غیر ان کے تذکرہ کے۔
 عجب منزل ہے۔ توحیح بھی کسی مقام پر سب اہل آسمانی
 چراغ ہوتا ہے تو حسینؑ کی قربانی کا تذکرہ کر کے مثالیں دیا
 جاتی ہیں۔ اب تو ہم واقعی قابلِ ملامت ہیں کہ اس قدر انتقام
 مظلوم کے باوجود باطل کی آواز پر دوڑیں۔ واقعہ کر بلا نے
 ان آوازوں کو مسلسل کر دیا۔ انتقامِ مظلوم جاری ہے کسی
 پردہ چاکر چلے غرض کروں اور دعا کروں، مجھے نہیں معلوم کہ
 ابولہب کی موت پر کتنے مرتبے کے گئے۔ واقعہ کر بلا کے
 بعد ادا بد میں اسنے الفاظ کا استعمال ہوا کہ شہریت کے بغیر
 غزل کہنے والوں کو لطف نہیں ملتا جب تک اس واقعہ کا ذکر نہ ہو
 مثال کے طور پر

چلے میں تیر خازے پر پا آئے تھے لیکو دفن کا حشر
 قبر تھا رکھی مرقی، آؤ مجھ جساں نہ نصرا
 انتقامِ مظلوم ہے، قید خانہ زندان، سجدہ زیرِ خضر
 شمشیرِ صم، کعبہ حجت، گنجاہ حجت، قربانِ محبت، یہ
 سارے اصطلاحات ادب کو کہاں سے لے؟ پیر تاج پیر کیسے ہیں

جنوں نے عمل صالح کیا اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرتے ہیں،
 جب ان پر ظلم کیا جائیگا تو انہوں نے بدل لیا۔ آیت یہاں ختم نہیں
 ہو رہی ہے ارشاد ہے **وَسَيُجْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا عَلٰی**
مَنْظُوبٍ يُنْقَلِبُونَ ظلم کر گئے، والے جان لیں گے کہ ان کو کس
 جگہ لوٹایا جائے گا۔

مظلوم کی فوج سا اعلان، مظلوم، بھی اور فتح بھی؟ انتقام
 حیات، اعلان وجود اپنے آپ کو سنانا، اپنے ہونے کا ثبوت
 دینا، مظلوم کی نفرت اس طرح کیجئے تو وہ شہر جیکھنے والا
 ہر وادی میں گھومتا ہے، مظلوم کا انتقام کر رہا ہے۔ اعلان
 حیات نے اعلان وجود کیا۔ یہ توحیح آواز حق جو اذن کیا تھا
 جاری رہی۔ انتقامِ مظلوم سزا ہے یہ تک جہنم کی۔ دوسرے باطل
 پکارے اور صرخت انتقامِ مظلوم پکارے۔ حق دکھائی نہیں
 دیتا، مظلوم کے پردے میں حق پہچانا جاتا ہے

انتقامِ مظلوم، لازم۔ اسلئے جو آواز نہیں گونجی
 تاریخ میں نہ سہی، سموات میں محفوظ رہے گی، سب کو سنائی دے گی
 نظام یہ کہتے ہیں کہ ہمارے قانون تک نہیں پہنچتی یہ سچے کے
 لئے کہ وہ آواز جو صرخت، کسی مظلوم کا انتقامِ مظلوم اور
 قرآن مجید نے سورۃ الشرح میں انتقامِ مظلوم کو مجبوراً
 قرار دیا ہے۔ ظلم کو یوں والے جان لیں گے کہ ان کو کس کردہ
 پلٹا یا جائے گا۔ مردوں میں پکارنے والا اپنے اپنے طریقہ سے
 پکار رہا ہے، ایک آواز حق ہے جو باطل کے مقابل پکاری
 جا رہی ہے

اور باطل صرف ایک ہی مرتبہ پکارے گا کہ جنت کرو،
 حق آج تک پکار رہا ہے۔ خواب و بیدار سے انتقام کے پیر ہیں،

روغن ناریل پیو نانی ادویات سے تیار شدہ!

ایلیکس ایرامی آیلین

• بالوں کو بڑھاتا ہے • بالوں کو چمکاتا ہے • بالوں کو سیاہ رکھتا ہے

دیرینہ اور فوری بند کھاتا • داغ کو تیز آواز دھکا • قیمت فی شیشی صبر

اسٹاکندرش

دینہ ہو ٹی پھر گئی۔ حیدر آباد



زیر شیر ستم میر تڑپا گیا ۹
سرجی سلیم جنت میں بلا گیا

شعور میں یہ کس کے روح پر تک دی، جان والوی ۹ باطل
مذکورہ نہ سلام کو نہ مذکورہ کو زور دے گا۔ لیکن حق سنا کر وہ
موم کو غمزد کرتا ہے۔ شاہی طاقت کے باوجود خرد حق نے
ہم زمین العابدین میں اسلام کی شان میں قید رکھا۔ یہ بھی ایک
استغفار مظلوم ہے۔ جو ان کی میت پر حسین ابن علی کا ناجی
استغفار مظلوم۔ جو ان کی میت پر اس طرح جن کرنا۔

اے چاند! کیا چھوٹی سی عمر تھی تیری۔ مصلح سحر کے
یہ جگہ کر غائب ہو جاتے ہیں، اسی طرح علی اکبر، ہم سیری
ہو گئی ہیں آکر چلے گئے۔ یہ بھی انتقام۔ ریت کا مریب
ہو گیا کی لاش پر۔ یہ بھی انتقام مظلوم ہے۔ آج کل مظلوم کا مرثیہ
نہایت سے ہے۔ جب قافہ کو بلاست لٹ کر مدینہ پہنچا ہے
تو سیکرہ نے بھی مرثیہ کہا ہے۔ عابد یار نے مرثیہ کہا ہے
خاموش لیل فی دمشق..... انا زین العابدین علیہ السلام
یہ شعرا انتقام مظلوم ہے۔ یہ دعوت حق ہے۔ جو سرشوں
کے دل پر شعرو سخن کے ذریعہ سے برابر ہوا ایک پورچہ رہی
ہے۔ کل کے دن کوئی نہ کہنے کہہ لے نہیں سنا۔

محرم کا زمانہ تھا۔ خرابیاں لکھ سر زمین تھی۔ درمیں
انت امام میں حاضر تھے۔ وہیں نے مرثیہ کہا جس شان سے
سبہ کہا انت امام ہی جانتے ہیں۔ فاطمہ..... بیت فاطمہ
کہا گیا تھا۔ امام کے ساتھ۔ امام نے بھی ایک شعر کا اضافہ
کے اے فاطمہ! دیو آسمان کے تارے زمین پر بکھر گئے
تھی انتقام مظلوم۔ میرا پیغام یہ ہے۔ اس آواز کو باقی رکھو

عم حسین میں جو کچھ کہا جاتا ہے اسکو سمجھنے کا کوشش کرو
اسی میں جانتے، اسی میں زندگیت کہیں کسی
اند جگہ یہ درد نہیں لے گا۔ تقریر کا آخری جملہ۔ جب قافہ
لٹ کر مدینہ آیا۔ بشیر اس نے کہیں نے جب سزا دی ام مظلوم
کا آواز سنائی تو فرار ہی نہیں۔

ہلکے نہ جیدنا..... مدینہ بڑی صبروں کے ماتھم
آئے ہیں۔ جب چلے تھے ہماری گودیاں بھری ہوئی تھیں اب
واپس ہوئے ہیں تو ہماری گودیاں خالی ہیں۔

مجلس عزائانی زھرا

مرکز کی کمیٹی سبقت الزھرا کی جانب سے ۱۴ صفر
کورات کے ۸ بجے فرقوم نواب غنائت جنگ بہادر
کے حسینہ میں جلس عزائبر ہوا تھا۔ اس مجلس کو پاکستان
کے جوان سالانہ کر مولوی سید عباس حیدر صاحب نے
اے نے غائب کیا۔ بیان اچھا اور مجلس کا مباح رہا
اہل مجلس میں سے جن لوگوں نے علامہ رشید ترائی کی مجلس
آج سے ۲۵ سال پیشتر سنی تھی ان کا کہنا یہ تھا کہ
اسا معلوم ہو رہا ہے کہ علامہ رشید ترائی بیان فرما رہے
ہیں۔ مولوی سید عباس حیدر صاحب مولوی سید
صاحب زیدی فرزند ڈاکٹر میر احمد علی صاحب زیدی
کے داماد اور مرحوم آقا کا شیخ سعادت علی کے نواسے
داماد ہیں۔ اس لحاظ سے مولوی سید عباس حیدر صاحب
سید اشوار نواب شہید یار جنگ بہادر اور مولوی
مذاہب یوں علی بیگ صاحب کے قریبی طہنیز
ہوتے ہیں۔

قلبہ نمای رزم آرا

مظہر مانتہ۔ گراں تہوئی بوسہ بلڈنگ عابدروڈ جید آباد۔

قطعہ

نام و نشان عشق سنا ہے جہاں سے آہ
بزاہد بھی اور زبیدی عید غدیر میں
نقشہ کا نام رہ گیا یاد بجاں سے آج
بدست ہو گئے ہیں سے ابرو ایں آج
(آدمہ انڈری، نا)

شہادِ عظمیٰ کا واقعی منظر!

از جناب ساجد رضوی صاحب!

واقعی شہادتِ امام حسین علیہ السلام کو تیرہ سو برس گزر چکے مگر یہ واقعہ اپنے ہمہ گیر اثرات اور عالمگیر تاثرات کی بنا پر آج بھی اتنا ہی نتیجہ فیزا بعیرت افروز اور حیات پرور ہے جتنا آج سے تیرہ صدیاں پہلے یعنی سلسلہ میں تھا۔

حسین ابن علی کا ہم بلا قید زمان و مکان جذبہ فطرت کی ایک مقدس ترین امانت ہے، شعور انسانی کے لئے ایک ایسا نماز اور قابلِ فخر سرمایہ ہے۔ متمدن اقوامِ عالم کی زندگی کا اعلیٰ نصب العین ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حسین ایک ایسے فنا بعدِ حیات اور دستورِ زندگی کا نام ہے جس کو اپنا کر قوانینِ انسانی ارتقاء کے سراج کو پاسکتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ اور انسانی مشاہدہ آج اس بات کا گواہ ہے کہ کسی بھی مرنے والے سے ہمدردی نفس ایسے ذاتی کارناموں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً کسی مرنے والے کے خدمات اس کے گھر کی چار دیواری تک محدود ہوتے ہیں تو اس کا ہم بھی اسی چار دیواری کی حد تک محدود ہوتا ہے۔ کوئی مرنے والا اپنے قبیلہ یا شہر کا محسن ہوتا ہے تو اس کا شوک بھی اسی طائفہ سے اس کے خاندان، قبیلہ یا پھر اس کے شہر کی حد تک مٹا جاتا ہے۔ کوئی مرنے والا کسی ایک ملک کا رہبر ہوتا ہے تو اس کی خبر موت کے بعد، نعتاً پورا ملک بلا کسی پس و پیش کے ٹھٹھکیں اور سوگوار ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مرنے والا تمام نئی نوع انسان کا بھی گواہ ہو اور ہر ذی حیات کا سہا ہمداد اور خیر خواہ ہو تو لازماً فطری طور پر کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے ہم میں اشک انشال و پاک مگر بیان ہو جائے گا۔ تمام نوع انسانی اس کی قبر شہیدانہ دستِ شکر ٹھٹھکیں اور سوگوار ہو جائے گی۔ ہر ذی حیات اور ہر باشعور اپنے اس محسن اعظم کا غم منائے گا۔ اگر کوئی جماعت یا قوم اس کے برعکس عمل پیرا ہو تو اس کی جماعت یا

اس قوم کے اس عمل کو قانونِ فطرت کے خلاف سمجھا جائے گا قانونِ فطرت سے بغاوت اور اختلاف کو دنیا کے ہر دین ہر مذہب اور ہر ملت نے ناقابلِ معافی گناہ قرار دیا ہے۔

حسین کسی خاص جماعت یا کسی خاص فکر و نظر کے لئے والے طبقہ کی ملک نہیں۔ وہ کائنات کے ہادی و رہبر ہیں۔ انسانیت کے نفس ہیں اور امام المشرق والمغرب ہیں۔ انہوں نے ہر دور اور ہر زمانہ کے لئے بلا تخصیص مذہب و ملت اور بلا تفریق رنگ و نسل کے ایسے حقیقی افروز، حریت پسند، حیات آفریں آسان اور دائم ترین عملی نمونے پیش کئے کہ جب تک دنیا میں انسان باقی رہے گا حسین کی یاد اور ان کے زیریں کارنامے باقی رہیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حسین سے دنیا کی ہر قوم کو فخر و غرور ہمدردی اور خاص دلی عقیدت ہے اور اس کی پاکیزہ سبوت کی روشنی میں قوموں کے کردار میں اور مستقبلِ فخر و فلاح ہے۔

حسین کے درد میں ہر خاص کا دل تڑپا ہے اور ساری دنیا ان کے غم سے متاثر ہے اگر ہم شہادتِ حقیقی کے روحانی افلاقی، سماجی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور ادبی پہلوؤں اور گوشوں پر بلا تعصب سمجھنے کیلئے ساتھ غور و فکر کریں تو ہاں ساری اس حقیقت پر افروز نتیجہ برپائے ہیں کہ حسین روزِ عاشور میدانِ کربلا میں بینِ دل کی بھوک آند پاس کے عالم میں نہ صرف منصب رسالت و امامت کی غائبانہ گہرائی سے ملے بلکہ اسلامی اصول و قوانینِ حقانی و بعائت اور احکامِ الہی کے حفظ کے ساتھ ساتھ گہرے کردار انسانوں کو راہ حق و صداقت پر لانے کے لئے اپنے فکر کے خون سے جگہ جگہ نشانِ منزل بنا رہے تھے۔

اعلائے مظلہ الحق سے ملے آپ نے باطل کی طاقت کے سامنے اپنا سر نہیں جھکا بلکہ سکرستے جھٹکے مردان و ہر اپنی اور اپنے گروہ کے پاؤں کی قربانیاں باجگاہِ اجدیت میں پیش کر کے دینا فطرت یعنی اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بجا لیا۔ وہ اسلام جو ساری قوم کے لئے ایک پیکرِ پیامِ رحمت و مساحتی ہے اس کی فطرت بھی۔ وہ اسلام جس نے انسان کو انسان سے روشناس کرایا دوسرے الفاظ میں قوانینِ ابدی کے

کو شکست فاش ہوئی اور عدم تشدد کو فتح و نصرت
ملوکیہ کی طاقتیں قابلِ نفرت قرار پائیں۔ حشمت اور
حشمت کا الہی پیغام آج بھی عالمِ انسانیت کے لئے قرۃ
امتیاز اور ستارۂ در ہے اور رہے گا۔
حشمت کے پیغام عدم تشدد میں انسانی زندگی
کے جملہ مسائل کا حل موجود ہے بشریکہ آدمی خود فکر
اور تفکر و تدبیر سے کام لے۔

مجموعہ کا نام حشمت ہے۔
آج حشمت ہم میں نہیں ہیں مگر ان کے علمی اقتدار
ہمارے لئے مشعل راہ ہے جو سنے ہیں اور ان کے بلند پایہ
افلاکی کارنامے قدم قدم پر آج بھی ہماری رہبر ساری
اور رہنمائی کر رہے ہیں۔ یہی فلسفہ شہادت ہے اور
اسی لئے ہم حیات الشہداء کے قائل ہیں۔ یہی قرآنی دعویٰ
ہم ہے اور ہمارا ایمان و عقیدہ بھی۔

باطل اکثریت کے مقابل شہنشاہ اقلیت حشمت
ابن علی نے خلافت میں کربلا کے میدان میں پرچم حق کو
چند کر کے اپنے نانا محمد مصطفیٰ کے دین کو بچا لیا۔ اور
اپنے بوسے گھر کو ہمارے مسروغن کی بازو کا گڑ سباری
دیا کہ دیکھو دیکھو ایسی عظیم الشان قربانی ابتداء
آفرینش سے آج تک نہ بھی پیش ہوئی ہے نہ آئندہ
کبھی پیش ہوگی۔

حشمت نے ذمت کی زندگی پر عزت کی موت کو
ترجیح دی۔ اور عنوان جہاد بدل کر ظلم کا جواب غلطی
سے اور تشدد کا جواب عدم تشدد سے دے کر سرمدی
فتح حاصل کر لی۔ دنیا کی زکاہوں نے دیکھ لیا کہ تشدد

ہر قسم کے نفس کشاں اور اعلیٰ درجہ
کے یونانی مرکبات، اعلیٰ و قوی اجزاء
کے ساتھ بہترین اعلیٰ اور نیمادوں
پر تیار کئے جاتے ہیں۔



مخزن ہندوستانی ادویہ
ملا خانہ روڈ، نیپال حیدر آباد دہلی

کھنڈ

خوبصورت شہر حیدر آباد کا خوبصورت ترین ٹیف


مرمتصل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن حیدر آباد

مہ فرحت بخش مقام - تازہ دم پکا - مفرح قلب طرقات

اور

مہ پراویشن آشور کا شاندار مرکز

مہ زمانہ اور غم کیلئے خصوصی انتظام



تھامس جے مارشل

صدارتی انتخاب

ڈاکٹر مارشل کی جاگرتی ہو (ہوائی) کے ایک ڈیپٹی سیکرٹری ہیں۔ مسٹر ڈیپٹی سیکرٹری لوکن (کنساس) کی ایک مسٹر ڈیپٹی قانون ہیں۔ والٹر ایم۔ سیمپسن سیکرٹری کے ایک ریٹائرڈ سیکرٹری ہیں۔ جفری ایف۔ لائیو کے ان کے گھر ایک دوسرے سے ہزار میل دور ہیں۔ پینے کے گلاسے بھی یہ اتنے ہی دور ہیں۔ ان کو آپس میں کبھی میل نہیں ہوا ہے اور غائب ہو گا بھی نہیں۔ لیکن آج یہ ان ۳۱ سو سے زائد ڈیپٹی کیٹوں میں شامل ہیں جو شیکاگو میں ری پبلکن کنونشن میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کے نمائندوں کی حیثیت سے وہاں جمع ہیں تاکہ اس شخص کو نامزد کریں جس کے متعلق انہیں امریکہ کا نیا صدر بننے کی امید ہو۔ یہ ایک بھاری ذمہ داری ہے اور ہر شخص اس میں اپنی عزت افزائی سمجھتا ہے۔ ان کی یہ ذمہ داری کئی برس پہلے سے شروع تھی۔ جب انہیں اپنی اپنی ریاستوں میں صلیب کنونشنوں کے لئے اور وہاں سے پرنسپل کنونشنوں کے لئے چنا گیا تھا۔ شیکاگو کے کنونشن میں امیدوار عدالت کو نامزد کرنے کے بعد کنونشن برادر کو جب غم ہو گا تو پھر ان کی یہ ذمہ داری ختم نہیں ہو گی بلکہ حقیقی معنوں میں ان میں سے ہر ایک کی ذمہ داری بڑھ جائے گی اور انہیں اپنے اپنے ضلعوں میں اپنی اپنی پارٹی کے امیدوار کے حق میں پوری سرگرمی سے انتخابی مہم چلائی پڑے گی۔ ڈاکٹر جانگ

(ڈیپٹی سیکرٹری) چینی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ اور اس بات میں پختہ یقین رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کا انتخاب ہر شخص کے ذہن میں داخل ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہوائی کے علاقوں میں پھیلے چائیس برس سے ریاستی سیاسیات میں مصروف رہے ہیں ڈاکٹر جانگ کا کہنا ہے کہ اس سرزمین سے کوئی ایک سو میل دور ہوائی جزیرے میں بھی لوگوں کو یہ احساس ہے کہ آئندہ مارشل سولہ کے لئے ان کی حکومت کس طرح کی ہو گی۔ چونکہ میں یہاں ہوائی میں اپنے ضلع کی ری پبلکن پارٹی کے نمائندے کی حیثیت سے آیا ہوں میرا کام یہ ہے کہ بہترین امیدوار کو ٹکٹ دیا جائے۔ ہوائی سے ۱۲ نمائندے آئے ہوئے ہیں اور اگرچہ ہم کسی خاص نمائندے سے وابستہ نہیں تاہم ہم میں سے اکثریت مارشل کی حمایت کریگی۔ ہوائی امریکہ کی تازہ ترین ریاست ہے اور ڈاکٹر جانگ اس بات پر بڑا فخر محسوس کر رہے ہیں کہ انہیں بھی ڈیپٹی کیٹ چنے جانے کا شرف حاصل ہوا ہے مسٹر جانگ کنساس ریاست کے چھٹے ضلع سے کنونشن کے لئے چیلے مارچ میں نمائندہ منتخب ہوئی تھیں۔ ان کے لئے یہ ایک بھاری عزت اور حیرت کی بات تھی۔ مسٹر جانگ نے کہا کہ ہمارے ضلع لیڈروں کو معلوم تھا کہ میں سیاسیات میں مدت سے دل چاہی لیٹا ہوں لیکن یہ توقع نہیں تھی کہ مجھے ڈیپٹی کیٹ چنا جائے گا۔ اگرچہ مسٹر جانگ اپنے کام کے دنوں سے یعنی آج سے بیس برس پہلے سے سیاست میں مصروف تھے مگر اب اس نام پر پہلا موقع ہے جب انہیں ڈیپٹی کیٹ منتخب کیا گیا ہے۔ مسٹر جانگ ایک بڑے کامیاب ماں باپ کا کہنا ہے کہ ہر ایک امریکی ماں باپ ہر ایک شہری پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ انہیں بہترین حکومت حاصل ہو اور بہترین اشخاص اسے چلا سکیں۔ میں بھی اس کام میں اپنی بسا کٹ مطابق حصہ لوں گی۔ مسٹر جانگ نے بتایا کہ کنساس سے ۲۲ ڈیپٹی کیٹ منتخب ہوئے ہیں۔ ان پر یہ پابندی نہیں کہ وہ

قطعہ

این عیش و مسترت کہ برآہمہ عید است
این شکیل حسین نیز نگر تو پئے دید است
اعلان کند بہار ان بہ عناد دل
دردا منہ گلچین بہ چمن گل ہم چید است

(آدمہ زندگیا باغ)

اگرچہ جھوٹا سا ہے لیکن وہ بھی موثر آواز رکھتا ہے یہ گروپ کو متشخص کر رہا ہے کہ ڈیلی گیشن سب سے زیادہ کوئی ادارہ کے حق میں اگر عداوت کے لئے نہیں تو نائب عداوت کے لئے ووٹ دیں۔ اس جوش و فروس کے پس پردہ قابل اور بیدار مغز بڑی سنجیدگی سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جس کے لئے اس منتخب کیا گیا ہے۔ ری پبلکن پارٹی کے لئے اس منتخب کی ایک خاص اہمیت ہے جس سے ہر ایک ڈیلی گیشن کا کام ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں آج سے ایک موبوٹل پیشتر ری پبلکن پارٹی کے اڈیں کامیاب امیدوار لبرل لیکن امریکہ کے صدر بنے گئے تھے۔

صرف کسی خاص امیدوار کے حق میں ووٹ دیں۔ لیکن ہم میں سے اکثر نائب صدر نہیں ہی کو ووٹ دیں گے۔ حالانکہ دوسرے امیدواروں کے متعلق بھی وہ دل چاہی بانی جاتی ہے۔ نائب صدر کی نامزدگی کے سلسلے میں ڈیلی گیشنوں میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ لیکن اکثریت کا خیال ہے کہ نامزد امیدوار عداوت ہی کو اپنا ساتھ منتخب کرنے کی اجازت دینی چاہیے۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ کونسی عداوت کے بعد آپ کیا کریں گی تو آپ نے کہا کہ جدوجہد کا آغاز ہو گا۔ مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا کروں گی تاکہ آئندہ جنوری میں ہمارے ٹکٹ پر چنے جائیوں۔ اس شخص ہی واسٹنگٹن میں عداوت کی کرسی سمجھائے سیکڑ میں ڈاٹسمیٹ اپنی ریاست کی ری پبلکن پارٹی کی طرف سے پچھلے موسم بہار میں ڈیلی گیشن چنے گئے تھے۔ وہ سیاست سے ہمیشہ دل چاہی لیتے رہے ہیں۔ پچھلے چند برسوں سے اس میدان میں زیادہ سرگرمی دکھانے لگے ہیں۔ اور نیشنل کونینشن میں پہلی بار شامل ہو رہے ہیں۔ مسٹر سمیٹھ کا اظہار ہے کہ امیدوار عداوت کو نامزد کرنے میں مدد دینا بڑی عزت ہے ہم بہترین امیدوار کو نامزد کریں گے۔ ہم اس بات کا یقین بھی نہیں کئے ہوئے ہیں کہ دوسرے انتخاب میں اسے کامیابی حاصل ہو۔ ورمائوٹ سے ہمارے جو ڈیلی گسٹ آئے ہیں انہیں اگر کوئی ہدایت نہیں دی جائے گی تاہم ہم سب سے بڑی امید ہے کہ حق میں ووٹ دیں گے۔ یہی بہترین شکل میں ڈیلی گیشن کے اراکین جب سے حال جمع ہوئے ہیں۔ نیویارک کے گورنر راک فیلاور سب سے بڑی امیدواروں کے حامی ان پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ ان کے حق میں ووٹ دیں۔ ایک اور گروپ



خالص میدہ خستہ نان شیرمال۔ تھوری روٹی

اگر

دیگر اشیاء لہارت و

پاکیزگی کے لئے تیار اور آرد پر

سجائی گئے جاتے ہیں۔

حیدرآباد کی یکفقد سالہ

دوکان نان منشی صاحب

حوالی قدیم حیدرآباد۔ (۲)

قطع

این مژدہ جاوید بگوشتے خبر آورد || این بوئے چمن گفت صبا ہم سحر آورد

درویشم گھما کہ عنادل ہمہ شادان || این برگ دیگر بارنگر تو شمع آورد

(آدہ از نندری باغی)

دربار حسینی کی ایک مجلس

دربار حسینی میں ہر روز رات کے آٹھ بجے مجلس غزائے سید الشہداء ائمہ نواب ایرانیاں مقیم حیدرآباد دوسکندر آباد ہوتا ہے۔ ایران زدکوں نے ان کے جوان سال عالم اشرف العالم آقا ی سید عبد الرحمن مکتوباتی مجلس کو مخاطب فرما رہے ہیں۔ ایرانیاں مقیم حیدرآباد دوسکندر آباد کے علاوہ مومنین حیدرآباد میں آپ کا بیان سننے مجلس میں شریک ہو رہے ہیں عالم نہاد مولوی سید عباس حسین صاحب قبلہ آقا ی سید اسد اللہ رشتی سید ابوالغین آقا ی سید شاہ عباس مغوی آل لیس، مولوی سید تقی حسن صاحب دقا اور سید محمد علی زیدی معتمد اسٹیشننگ کالفرنس پابندی کے ساتھ شریک مجلس ہو رہے ہیں۔ آقا ی مشکواتی پیغمبر آخر الزماں کے حالات زندگی نہایت شگرف و بسط کے ساتھ سبلیس اور عام فہم طور پر بیان میں بیان فرما رہے ہیں۔ مصائب سید الشہداء بیان کرنے کا انداز خاص ہے موصوف کا بیان سننے سے نفقہ رکھتا ہے۔ آپ حیدرآباد میں چند روز اور مقیم ہیں۔ مدینہ بلڈنک مکہ شہری منزل پر آپ کا قیام ہے آپ ممتاز ایرانی صاحب فیر تاجر آقا ی حسین قابط جن کی مہمان نوازی کی دھوم حیدرآباد کے باہر پہنچ چکی ہے کے مہمان ہیں۔

ملیکتہ العرب

آپ کا نام تاقی قدیمی تھا آپ خود کی بی بی تھیں آپ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ کی سب سے بیٹی اور بی بی زوجہ تھیں۔ جناب رسول خدا نے آپ کی زندگی میں کوئی دوسرا عقد نہیں فرمایا۔ آپ بی بی عورت تھیں۔ جناب رسول خدا پر ایمان لائیں۔ رسول خدا پر جسٹم آپ کی ذات بخود عظمت پر فخر و مباہلات کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔
”خدیجہ اس وقت جب سب لوگ جھکو چھوٹا ہوا کرتے تھے جب محمد پر ایمان لائیں اور جبکہ سب نے

ترک سوالات کی انہوں نے اپنا مال سزا دے دیا۔“
آپ ملیکتہ العرب کے لقب سے مشہور تھیں۔ تمام رؤساء عرب ادا اشرف مجاز آپ کو اپنے جلالہ عقد میں لانے کے خواہش مند تھے آپ نے سارے پیغامات کو رد کر دیا۔ یہ حقیقت ہر دم نہیں کہ آپ ہمارے پیغمبر (محمد مصطفیٰ) کے عقد میں ہوا کرتے تھے آپ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ شیبہ تھیں اور رسول اکرم سے کئی سو برسوں کے عقد میں آج بھی تھیں ایک بہت بڑی زیادتی ہے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ نے دوشیزگی کی حالت میں سے غیر معروف اور غیر ممتاز اشقی میں سے عقد کر لیا مگر ہوا ہونے پر اپنی بلند ہو گئیں کہ شیبہ عرب اور اشرف قریش کے پیغامات قبول کرنا تو بڑی بات ان کی خواستگار کی ہوتی وہ خواہش اعلیٰ نہ تھیں۔ یہ ماننا ہوتا ہے کہ آنحضرت سے نکاح کے وقت جناب خدیجہ دوشیزہ تھیں اس سے پہلے آپ کسی سے ہی عقد نہیں فرمایا تھے پیغامات ٹھکراتی رہیں نہ صرف مجاز بلکہ تمام جزیرہ العرب میں حوائے آنحضرت کے کوئی ایسا نہ تھا جو آپ کے خواہش کرنے کا اہمیت رکھتا ہو آپ کی خواہش نے آنحضرت کا انتخاب فرمایا۔ البتہ آپ ماس مبارک کی زیادہ ہوتی تھا۔ آنحضرت کی زوجہ بننے کے بعد آپ نہ صرف ملیکتہ العرب ہی رہیں بلکہ سیدۃ النساء العالمین ہو گئیں۔ شیخ ابو جعفر کی کتاب الفقیہین، سید مرتضیٰ علم الہدی کی کتاب الشافی، ابن شہر آشوب، مازندرانی کی کتاب المناقب، شیخ مفید کے سرور، محمد بن عبد الرحمن اصحابی کی کتاب البدیع، ابو القاسم کوئی کی کتاب الاستبصار اور محمد بن عبد الرحمن الطبرسی کی الکمل الہدائی اس خصوص میں قابل ملاحظہ ہیں۔ صاحبان مذکور کی تحقیق ہے کہ جناب خدیجہ رسول اللہ کے عقد کے وقت دوشیزہ تھیں۔ آپ کی اکوٹی ماہ جزا جناب فاطمہ زہرا صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا تھیں۔

اربعین

۱۲ ہجری المظفر ۱۰ کے (۱۰) بجے
حسینی کو بھی کھلا جائے گا
السید حسن نجفی کے
پیشوا مولوی سید علی نقی صاحب قبلہ طاب ثناء

زرین اقوال

نوشہ قدر کو کوئی مٹا نہیں سکا کہ وہ آخر ظاہر ہو کر رہتا ہے
(سیرکار حق ۱۳۴۰ء)



گلش اطفال

عمر میں شہادت پائی بیس سال اور مہینے آپ نے
امامت کی۔ ہر صفر ۱۲۲۰ھ کو آپ کی شہادت
ہوا قی ہوئی۔ مامون بن ہارون (ارشید نے آپ کو
زہر دیا جسے شہید کیا۔ شہید مقدس میں آپ کا
مزار پاک ہے جس پر غم و غم عام ہے۔
فی الحقیقت کر

یک لطاف مرقد سلطان علی موسیٰ رضا
ہشت ہزار و ہشت صد و ہشتاد و چ اکبر

امام علی رضا علیہ السلام

(از سید طاہرہ بیگم)

آپ کا اسم بھارت "علی"، آپ کی کنیت شریف
ابوالحسن۔ ابوعلی، آپ کا لقب منظر رشتہ، فی مثل
رشتہ، و فی ہے۔ آپ کے والد بزرگوار امام موسیٰ
کاظم اور آپ کی والدہ ام ابین ہیں۔ آپہ ارد بقیمہ
سلاطینہ روز جمعہ بدینہ طبع میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
ولادت کے زمانہ میں منصور دوانقی بادشاہ تھا۔ آپ
کی بیوی مامون کی بیٹی ام جمیعہ تھیں۔ آپ کے فرزند
امام محمد تقی علیہ السلام ہیں۔ آپ نے ۵۵ سال کی

رباعی

اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں شبیر
فرزند بی جان علی ہیں شبیر
آدم سے بھی پہلے تھے خلیفہ حق کے
واللہ امام ازلی ہیں شبیر
(سید مصباح شیرازی)



• مرغ سائیں • دم کا مرغ
• اوچلن کا جلوه • مزیدار برائی
• طرح طرح کی سٹیاں • لذیذ پائیاں
• گلن کا گوشت
• چھ قسم کی آنکریں
• تازہ اور املا مشروبات کا نشانہ دار مکن
یوسفیہ ہول اینڈ کولڈرنک ہاؤس
سینا ہاؤس
حمید آباد

المی منطق

از مولوی مرزا عصمت اللہ بیگ صاحب مرحوم

مولوی مرزا عصمت اللہ بیگ صاحب مقصد بڑے
خوبیوں کے انسان تھے۔ مزاج سے خاص دکھاؤ تھا۔ مزاج
مزے کی باتیں کرتے تھے زبان نگارانی تھی۔ گفتگو سننے
کو بی چاہتا تھا۔ دہلی کے رہنے والے تھے حیدر آباد
میں آباد ہو گئے تھے۔ اردو ادب میں ایک خاص مقام
کے حامل تھے۔ مرحوم نہ صرف مزاجیہ نگار تھے بلکہ ایک
بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ مرحوم کا نظریہ کلام سننے سے
تعلق رکھتا ہے۔ فارسی سے بھی آپ کو دلچسپی تھی اردو
میں بھی ایجادیں کرتے تھے۔ لکھنؤ سے ہماری مرحوم
سے دوستی تھی۔ گفتگوں مرحوم ہمارے مبلغ میں گزرتے
تھے مرحوم جو کہ خود ایک بلند پایہ فن نگار اور مزاجیہ
نویس تھے اس لئے وہ ہمارے روحانی ریڈیو کے نشتر
کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے تھے۔
مرزا حیدر آباد کا آپ کے فرزند ارجمند ہیں
آپ نے اپنے والد مرحوم کا مزاجیہ کلام شیراز کے
لئے بیچنے کا کام سے وعدہ کیا مگر ایک وعدہ سے بچوں
نہ بچوں کی فکر میں خدا انہیں اس فکر سے نجات دے۔
(سید محمد امین شریانی)

گرنے سے وجوہ اپنی زبان میں اس طرح بڑا بڑا کر
ادا کر رہا ہے۔

محکمت درکزی نے سلی دیا و ڈال کر ہم سے
ہماری محوریں باہمی تناقص اور غارمی
انکوائ پیداکر دیا۔ اس سے قانون جاذبہ
کے تحت جس کو یونٹ ثابت کر چکا ہے تو ان
میں مل افراق و تعالیٰ پیدا ہو گیا جس نے
تحت کی جانب ہیں اتنا قہمنا کہ اس محمودی
مقام سے جسے کہڑے کی تینڈی کہتے ہیں
مزاحمت میں آئی اور ہمارے سر کا تعاد
ہو گیا۔

باب سے اس کی یہ بکرائی کیفیت نہیں دیکھی گئی۔ وہ فوراً
لنگ کر ایک بڑا رستی لایا اور اسے سروے میں ڈالکر
کہنے لگا کہ بیٹا ہوش میں آ۔ جو ہوا سو ہوا اب اپنے
بول جا اور اس کا سرا معنوی طرکے میں ابھی مجھے
ادھر کھینچ لیتا ہوں۔ منطقی لڑکے نے پوچھا کہ باوا جان
رستی کسے کہتے ہیں؟ باب نے جواب دیا کہ بیٹا رستی
وہ چیز ہے کہ کوئی طرے میں گرے اور خود نہ نکل سکے تو
وہ اس کا سرا بلکہ کر ادھر آجاتا ہے۔

منطقی بیٹے نے اسی طرح سرے لٹکے ہوئے کہا کہ آگئی
ایسی مینکائی جو بڑے بڑے کارکیوں نہیں لائے جس کی
برقی قوت یا محرک چرخوں کے نظام سے میں خود بخود
باہر آجاتا اور رستی کا سرا پکڑنے کی محبت سے پچ جاتا
باب نے جواب دیا کہ بیٹا اتنا تریا از غنائی آورده
شود مارگزیدہ مردہ شود۔ ان چیزوں کے فراہم کرنے
میں وقت اور روپیہ درکار ہے۔

منطقی بیٹے نے کہا کہ پہلے تو یہ بتائیے کہ وقت کے کیا
بیسے ہیں؟

باب نے جواب دیا کہ وقت تو ایک ایسی نعمت
ہے کہ جس کو میں تم جیسے بے کاروں پر صرف کرنا نہیں چاہتا
اب برقی قوت کی فراہمی اور محرک چرخوں کی تیاری
تک تم مزے سے بیٹھ پڑے ہو۔ اس لئے تم جیسے منطقیوں
کے لئے اس سے بہتر اور کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ یہ
کہہ کر باب تو فوراً چکر ہوا اور منطقی بیٹا گردے کی پتہ
میں اسی چکر میں پڑا رہا کہ گرنے کا کیا سبب ہے!!

ایک منطقی شام کے وقت گردن چمکائے اپنے
خیالوں میں ڈوبا ہوا کچھ سوچتا چلا جا رہا تھا۔ سامنے
ایک گہرا گڑھا تھا۔ پاؤں پھسلا اور اڑدھم کر کے
سرے کی بل گرا۔ اور پتہ میں جا لگا۔ اس کے پاپ نے جب
سنا تو ہلکا ہلکا بھاگتا۔ ہانپتا کانٹا گر رہے بر آیا اور آواز
پر آواز لگانے لگا کہ چو بیٹا نکلو اب سب تک کہو میں
پڑے رہو مجھے۔ مگر صدا طوئی کی سننا کھوں ہے نفار خانے
میں۔ وہ تو اپنے خیالات میں غرق تھا اور پتہ میں لگا ہوا
اپنے اس (چانک) تلا بانو کا کھانے کے اسباب پر غور
کرتا رہا۔ باب نے کان دھ کر مشق فرماتا کہ وہ اپنے

منجانب انجمن مالکان ہول شیرنی فروشان حیدرآباد جمع مالکان ہول شیرنی و سیکریز و بسکٹ ورس حیدرآباد

واقع ۶ مارچ ۱۹۶۰ء

ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ محلہ بلدیہ سے متعلقہ ادارہ بٹا شریک انجمن ہذا کو جس قدر شکایات ہول اسکے اندر آئیں گے سید احمد مہدی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ کے انجمن ہذا حلفانہ طور پر ہذا مالک کی ہے چنانچہ بلدیہ میں کام جاری ہے مندرجہ یادداشت شکایات کے محلہ بلدیہ سے فی الحال پیٹھ وراٹھیں متعلق خواہش کی ہے کہ ایسے تجارتی عہدہ جگہوں کا روبرو یا ایک سے زائد کاروبار میں حصہ داریاں ہیں ان کا سودا مطلوب ہے اس مراحت و ثبوت کے ساتھ کہ انکی ماہانہ مجموعی آمدنی کیا ہے اگر کوئی انکم ٹیکس یا سیس ٹیکس کا سالانہ ریکارڈ رکھتا ہے تو وہ اسکے ذریعہ اپنے ماہانہ آمدنی کا تعین بخوبی کر سکتا ہے۔ اور اس خصوص میں بلدیہ میں ایک ہفتہ میں رجوع ہونے کی مدت دیکھی ہے جو بہت کم ہے تاہم اس سلسلہ میں توسیع مدت کے واسطے بلدیہ کو عہدہ تحریک کی گئی ہے۔

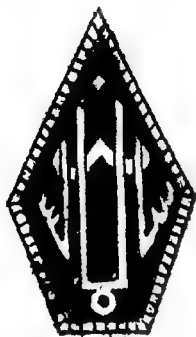
پیٹھ وراٹھیں کا مجددہ منظورہ جدول یہ ہے۔

معمول ششماہی	معمول سالانہ	ماہانہ آمدنی
۳ روپیہ	۶ روپیہ	۱۰۰ تا ۲۰۰ روپیہ
۶	۱۲	۲۰۱ تا ۳۰۰
۹	۱۸	۳۰۱ تا ۵۰۰
۱۸	۳۶	۵۰۱ تا ۸۰۰
۳۶	۷۲	۸۰۱ تا ۱۰۰۰
۵۰	۱۰۰	۱۰۰۱ تا ۱۵۰۰
۷۵	۱۵۰	۱۵۰۱ تا ۲۰۰۰
۱۰۰	۲۰۰	۲۰۰۱ تا ۲۵۰۰
۱۲۵	۲۵۰	۲۵۰۱ تا ۳۰۰۰

انکے دیکھنے سے ہر ممبر انجمن ہذا بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ اس پر ملنے والی آمدنی موجودہ معمول پر عاید ہوتی ہو سکتی ہے یا نہیں کیونکہ سو روپیہ سے کم آمدنی پر معمول پر عاید ہوتی نہیں ہوتا اور اگر کسی پر عاید ہوتا بھی ہے تو زیادہ تو حاصل نہیں کیا جا رہا ہے یا جب قدر آمد سابقہ تو وصول نہیں کیا جا رہا ہے اگر کسی پر موجودہ معمول کے تحت عاید نہیں ہوتا یا اگر ہو بھی سکتا ہے تو بہت خفیف مگر اسکو نظر انداز کر کے سابقہ ہی تو وصول نہیں کیا جا رہا ہے پس اس خصوص میں اگر کسی ممبر انجمن کو کوئی دقت واقع ہو یا کچھ استفسار کرنا ہو یا کسی قسم کے تعاون و رعایت کی ضرورت ہے تو وہ باوقاوت دفتر انجمن ہذا کے دفتری رجوع ہو کر رہی و ہدایا حاصل کر سکتے ہیں اور انجمن صاحب قرار دے گا تو وہ کالٹ بھی انتظار کریگا۔

سید محمد حامد زیدی جنرل سکرٹری

سرور کائنات مفرح موجودات حضرت محمد مصطفیٰ



۲۸۔ صفرا المظفر تام کے (۶) بچے

بشریعت کہہ مولوی سید عبد اللہ صاحب قبلہ علی اللہ مقامہ
واقع کوچہ ایرانی مجلس غزائے

اسماء و اکر فرازی

خسین یاشام

اسلام شیعہ کا انفرس

کا نون کا ایک ہنگامی اجلاس ذاب سید حسن شاہ صاحب
 صدر ایسٹینٹ شیعہ کا نون کے دکن بندہ پر مارا گت کو ہنگامہ
 کی حقیقت ہوا۔ اجلاس کی عداوت ذاب صاحب فرمائی۔ جلسہ کا
 آغاز جمعہ الوداعین آقا ی سید شاہ عباس سفیر ری آلین کی
 قرات سے ہوا۔ اس جلسہ میں ہندوستان کے محمد اعظم علیہ السلام
 مولوی سید کبیر صاحب قبلہ گنبد حضرت آقا ی سید ابراہیم
 رشتی، مولوی سید امیر حسن صاحب قبلہ محی امام الجمعۃ والجمعیۃ
 مسجد جعفری، مولوی آقا شیخ ابوالقاسم خراسانی، مولوی سید تقی
 حسن صاحب وقفا متحد ادارہ جعفری، ذاب صاحب علی نفا جلیب مدد آل
 انڈیا شیعہ کا نون مولوی سید باقر حسن صاحب بدکٹ پروفیسر
 میر محمد علی مولوی سید حسن صاحب مولوی سید علیہ دکن ہائیکوٹ مولوی سید
 علیہ مدد آل مولوی سید محمد باقر مولوی میر محمد علیہ مولف ہمنگ کو تواری مولوی
 سید عباس حسن صاحب فریکل انٹر کٹر مولوی میر عباس علیہ مولوی کوہ شریف
 کھٹی سید محمد علیہ زیدی سید ایسٹینٹ شیعہ کا نون شریک تھے۔ اس اجلاس کے بعد
 موقوفات میں فیروزہ عداوت کا دل اور شیعہ کا نون سے باکھٹ کیونکر ہو
 سکتی تو یہ کیا گیا۔

ظہرانہ

۱۸ اگست دن کے ایک بچے مدینہ بلائے گئے تیسرے منزل پر جو ان سال ایرانی عالم آقا ی سید عبدالرحمن مشکو آقا سے ساتھ تناول ماحض کیے آقا ی حسین قباطی عالم نہامہ آقا ی سید عباس حسین رشتی، آقا ی سید محمد شہزاد آقا ی سید احمد حسین حرمانی، مولوی سید قتیب حسن صاحب قاسمی معتمد مدرسہ جعفریہ دارالشفاء اور سید سید محمد علی صاحب زید معتمد اسٹیٹ شیعہ کالغرض کو مدعو فرمایا تھا۔

ایک مجلس!

۱۲ صفر کو رات کے ۱/۴ بجے الامام ملامنشی مرحوم
واقع اندرون کمان ایچی بیگ سنڈی میر عالم مجلس عزاء
مغنیاب مولوی سید ہادی علی پاشا صاحب برہان پوٹی
مجلس کا آغاز وزیر علی، سالم علی، معصم علی اور شام حسین
صاحبان کی مرثیہ خوانی سے ہوا۔ یہ مجلس جب محفل یزید
میں داخل حرم ہوئے "کے مرثیہ کے لئے" موقوف ہے۔ جب
آخری مرثیہ خوان یہ شعر
سکھدے کوئی علی ہے یہ ذار الشام میں
نرسنت کا داخلہ ہوا دار عالم میں

پڑھا ہے تو اہل مجلس پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور وہ عیناً
 کسی آواز میں بلند ہونے لگتی ہیں۔ مرثیہ نوائی کے بعد عقدہ
 الخیر کا کس مووی میراقبال علی صاحب زیدی نے شعر مذکورہ
 بالا کو اپنے بیان کا عنوان قرار دے کر معاً سب اہل محرم بعد
 مشہد دست سبط رسولی ماکرم ایسا سہ اختصار اور پردرد لہجہ
 میں بیان فرمائے فہم بیان پر نئی نمودار ملی کجا پر جو ششام
 ہوا۔ بعد فہم مشہد زنی بانی مجلس نے شعر کا ترجمہ اور
 ماتم دارالاشرف لکھنے دیکر سب کے لئے نیاز کے کتبہ نون
 مجھے تبرک سے منتفیض ہو کر شعر کا ترجمہ اور مجلس گھوڑا پس ہونے
 کے لئے کہہ رہے تھے۔ خدا بانی مجلس کو سال آئندہ اس سے
 زیادہ فہم کی عطا فرمادی میں حصہ لینے کی تو میں غلام رہا۔

طیلس ایران اصل سے ہاتھ رہا اور چکان نور کا اختراع

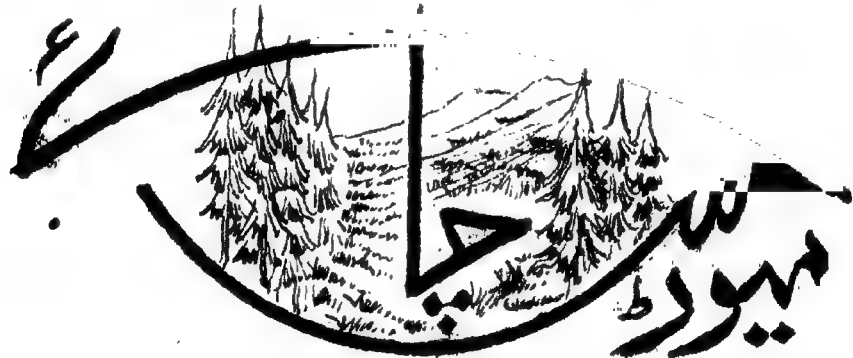
روا
میدہ



سوچی
آٹا

ہمیشہ استعمال کیجئے
ایچ۔ گاندھی اینڈ سنی

جی۔ پی۔ او۔ لین۔ حیدر آباد۔ فون نمبر (۵۹۰۰)

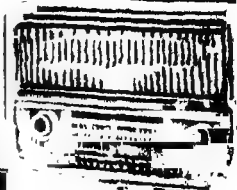


ہمیشہ استعمال کیجئے
جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے ہر گھر مقبول

سول ٹریڈ ایسوسی ایشن
ایورسٹ اینڈ سنی

جی۔ پی۔ او۔ لین۔ حیدر آباد فون نمبر (۵۱۰۰)

رجسٹرڈ



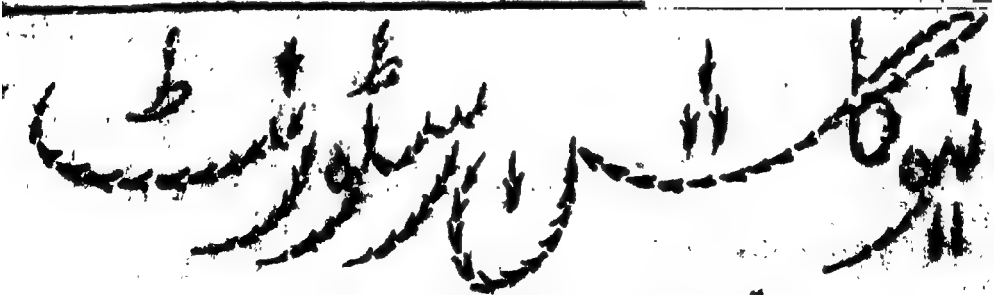
ناشر: محمد وہاب حیدر آبادی

مریخ میں آباد ہو گئے تھے۔ اپنی جائز سیاست زمین کے پل میں مریخی زبان میں ایک تقریر فرمائی تھی۔ جس کا ترجمہ (ڈاکٹریٹک) ترجمہ دنیا کی مشہور سداول (۳۵۳) نیاؤ میں (پہا خراج لندن) ملکہ ہندی) مریخ کی نشر گاہ سے نشر ہو گا۔ چلے اب ہم آپ کو مریخ لے چکے ہیں۔ کوئنگ کوئنگ زوزو زو۔ یہ نشر گاہ مریخ ہے۔ اس وقت کچھ بھی نہیں بچے ہیں۔ لیجئے وقت کو جاؤ کر دیا گیا ہے اور آگے بڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ اب آپ اپنی اپنی لہجہ کی زبانوں میں (پہا استغاثہ ہندی) مشہور کتاب سٹیج مشرق آفاقی بھلائی کی تقریریں سنئے۔

مشرق آفاقی بھلائی۔ ہمارے مقبرہ پروگرام کے بموجب میں اور میری معاشرہ شریک شریقی مریخ کی ایک ٹانگہ خیال کی وفات سے چلے والی اڑن فطری میں پیٹھ کر زمین پر ایک جگہ میں اترتے ہیں پر اترتے ہی ہم نے سب سے پہلے ماننے انکس شعلہ طریقہ عمل سے اڑن فطری کو انسانی نظروں سے پوشیدہ کر دیا۔ تاکہ زمین پر رہنے والے آدمی اڑن فطری کو دیکھ کر پریشان نہ ہوں۔ اڑن فطری کو نظروں سے غائب کر دینے کے بعد ہم نے جگہ سے گزرنے والے ایک گڈ مریخ سے مشرق نام دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اس ظہر کو اندر پروردی کہتے ہیں۔ جب ہم نے ماحول پر نظر دوڑائی تو وہ افقی چاندوں طرف الہ ہوا نظر آیا جس سے یہ پتہ چلا کہ زمین پر رہنے والے آدمی بھی تک معنوی سیوریج بنائے ہیں کا مبادی ہیں ہوا ہے جب ہی تو ہالہ ۲۴ مئی ۱۹۶۱ (۱۲) تھیں مڈن ریل ہے

یہ منہ افتر محمد حیدر آبادی کی ملکیت ہے انکے روحانی مکاشفہ کے متعلق ہم کوئی سارے ظاہر کرینگی جرات نہیں کر سکتے ناظرین جانش یا وہ خود۔ روحانی شریات میں نام مقامات اور واقعات فرمیں ہوا کرتے ہیں اگر آفاقی مصلحت ہو تو کسی ام خاص کا قیاس نہ فرمایا جائے۔ (ایڈیٹر)

ایکیز اوزی میٹر پر ہم روحانی نشر گاہ سے بول رہے ہیں۔ ابھی آپ بد حال خان تو آل اینڈ باری سے غائب کی غزل سن رہے تھے جس کا ایک شعر تھا ہے
لکھنا فلد سے آدم کا سنے آنے تھے لیکن
ہستہ بے آبرو ہو کر ترے کو چہ ہم کھٹے
اے وا کو جہ سے ہم کھٹے
ابھی ابھی ہیں مریخ سے ایک کائناتی پیام وصول ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مشہور کائناتی سٹیج مشرقیوں سانگ کے سگڑ پونے کے سگڑ پونے مشرق آفاقی بھلائی جن کے جد امجد تقیم مریخ و کرۂ ارض ہو (Particular Mass & Universal Globe) کے ہنگامہ میں بطور شریقی



متصل بادشاہی عاشور خانہ ہائیکورٹ روڈ حیدر آباد سے
جب کبھی آپ گزریں گے تو کباب کا ٹونڈی ہوئے آپ کو آواز آئے گا
کتاب نان ایر لئی یہ اندر ہے ہوا زماہی و نیو گلشن یا اگر تو کباب سیرج نیو ہاہی

عقل خانے ایجاد نہیں ہوئے ہیں۔ مریخ میں تو ایک بین دہی
ہی انسان شعاعی عقل خانے اور بجانب کے عقل خانے میں
بیچ جاتا ہے جہاں ایک منیٹ میں اس کے سارے مسامات
صاف ہو جاتے ہیں۔ اور عقل کرنے میں جو وقت برباد
ہوتا ہے وہ بچ جاتا ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اندھیرا رنگ
کی عورتیں اپنے اپنے مکانات کے محن میں کوئی عقل
چھڑک رہی ہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ یہ شاید کوئی جراثیم کش
قلیل ہے۔ لیکن قریب پیچ کر جب ہم نے بغور دیکھا تو
معلوم ہوا کہ وہ عورتیں ہمیں اندھ گھٹنے کے فضلہ کو بانی میں
ٹلا کر چھڑکاؤ کر رہی ہیں۔ یہ منظر دیکھتے ہی میں متلی نسی
ہونے لگی۔ زمین پر ایک چیز ہیں اور دوسری عجیب وغریب
نظر آتی وہ یہ کہ ٹوٹی مایا آگ روشن کر کے فضا کو کاپن
سے سموم کر رہے تھے اور اس آگ پر آلو بوندنا
اٹلی سائبر دیوہ پکار رہے تھے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ
زمین کے رہنے والے ابھی تک جانوروں کی طرح اناج
ترکاری اور پتے پالے منہ کے ذریعہ جہا جہا کھانے
اور پکانے میں اپنا وقت برباد کرنے کے عادی ہیں۔
مریخ والوں کی طرح وہ سیوؤں کی روع اور ضروری
وٹمن کا انجکشن ہفتہ میں ایک بار نہیں لیا کرتے۔ اس
عمل کی بجائے وہ چکانے میں پبانے میں، پھلے میں اور
فضلہ خارج کرنے میں اپنا وقت اور توانائی برباد کرتے
ہیں۔ لوگوں کو اٹلی سائبر کھاتے اور سیوؤں کی طرح لکھلی
کرتے ہوئے دیکھ کر جب ہم آگے بڑھے تو زمین پر ایک
بڑی غارت نظر آئی۔ یہاں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ زمین

اور بارہ گھنٹے رات۔ جنگل سے لکڑی کر "خود کار مشین" کے
ذریعے پرواز کرتے ہوئے جب ہم شہر میں پہنچے تو ایک عجیب
چیز نظر آئی جیسے مشین کے سب لوگ سو رہے تھے معلوم ہوا کہ
زمین پر رہنے والے آدمی اپنی نصف عمر سونے میں صرف کر دیتے
ہیں۔ وہ مریخ کے انسان کی طرح سال بھر میں ایک بار عقلی
عقل تنویم سے صرف چند گھنٹوں کے لئے شکون اور آرام حاصل
نہیں کرتے بلکہ ہر روز چھ سات گھنٹے غیر فطری طور پر سونے
میں گزار دیتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ اندھیرا پردیش کے اکثر
لوگ کھڑکھا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ ہم نے اس خیال سے کہ
کوئی ہیں مریخ کے لباس میں دیکھ کر اجنبی حلق نہ سمجھنے
دو کھڑکھ پوشوں کے جسم سے جو فٹ پاتھ پر سو رہے تھے، ہاں
اتار کر نو دہیں لیا۔ اور ان دونوں ٹنگ دھڑنگ کھڑکھ
پوشوں کو مل مانع انکس شعاع کے ذریعہ ان کی نظروں
سے پوشیدہ کر دیا۔ کھڑکھ نے ڈھنگ اور غلاف اصول عقل
صحت کرتے ہیں کہ جب ہم آگے بڑھے تو سورج نکل رہا تھا جسے
زمین پر قلع ہو رہی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ ہزاروں آدمی اپنے اپنے
بستروں سے اٹھ کر رخت حاجت اور عقل کرنے کے لئے سدا اول
اور نڈی کے کنارے جا رہے ہیں۔ یہاں یہ دیکھ کر تعجب ہوا
کہ زمین پر رہنے والا آدمی، سیوؤں اور بکریوں کی طرح غافل
خارج کرتا ہے۔ زمین والوں نے مریخ والوں کی طرح پسینے
کے ذریعہ فضلہ کو خارج کرنے کا طریقہ معلوم نہیں کیا ہے۔
اور حیرت یہ ہے کہ وہ سیوؤں میں کرکشن کرنے کے لئے نڈی
پر آتے ہیں اور نڈی کے پانی کو گھنٹہ لاکر دیتے ہیں۔ مریخ والوں
کی طرح ان کے پاس شعاعی اور بجانب کے سحر کے خود کار

MANOHAR LAL BALMUKAND

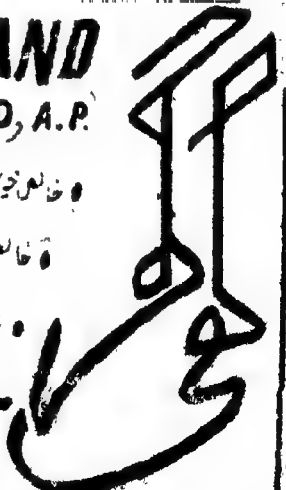
3-3-613-CHAPPAL BAZAR HYDERABAD, A.P.

• خالص خوشبو دار امرتسری بریانی کا چاول۔ اعلیٰ درجہ کا گن پوری چاول

• خالص مسکہ کا گنی اور کرڈ کا غدہ۔ تیل ہم سے خرید فرمائیے۔

• ترنگ کی واجبیت اور آرڈر پر فوری سپلائی کرنا ہماری عام نصیحت ہے۔

چیل بازار حیدرآباد اپ پی



پر پایہ کھود کر مٹی اور پتھر سے عمارت بنائی جاتی ہے۔
مریخ کی طرح معلق اور متحرک عمارتیں وہاں نہیں ہیں۔ عمارتیں
ایک سائے بورڈ آویزان تھا جس پر لکھا ہوا تھا "اور
ویدک دوا خانہ" دوا خانہ کا وجود اس بات کی گواہی
دے رہا تھا کہ زمین والوں نے ابھی تک امراض پر قابو
حاصل نہیں کیا ہے۔ وہاں لوگ برابر بیمار ہو ا کرتے ہیں
اور ابور ویدک دوا خانوں کے ذریعہ ان فوں کو مرنے
میں مکنہ سہولت پیدا کی جاتی ہے۔ دوا خانہ میں پہلے
ہم نے دیکھا کہ ویدکی صاحب بیٹھے بیماروں کی بعض دیکھ
رہے ہیں۔ اور خود کھانسی کھانسی کے علاج کے لئے آئے
ہوئے بیماروں میں دیکھ پھیلا رہے ہیں۔ ترپھوں اور
ماتروں کے مرتبان کھلے ہوئے دھڑے ہیں جن میں مکھیاں
اور کروڑوں جاپیم داخل ہو کر امراض مکتب کے نمبر
بنارہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایفہ دوا خانوں کو کھا کر بیمار
یقیناً مریں گے۔ اس طرح الٹی فی زندگی کی شکل خود
بخود آسان ہو گئی۔ ہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ زمین
پر رہنے والے انسان بیمار ہوتا ہے، پورٹھا ہوتا ہے،
اور پھر غیر اختیاری طور پر مرنے جاتا ہے۔ مریخ والوں
کی طرح وہاں کبھی بھی بیمار نہ ہونے، ہمیشہ جوان رہنے،
اور صحیح رہنا کارانہ طور پر ایثار کی نیت سے دوسروں
کے لئے جنگ خالی کرنے کا غلط اختیاری طور پر مرنے کا
طریقہ زمین پر ابھی رائج نہیں ہوا ہے۔ ابور ویدک دواخانہ
میں ہیں ایک بیمار نظر آیا جس نے ویدکی صاحب کو اپنا نام
این۔ کشی نارائن بیٹے ناٹی کشی نارائن حال سکونت

سلطان پورہ اور آبائی پیشہ اہلکار سازی بنایا۔
یہ شخص کسی جنسی مرض کا شکار تھا۔ ویدکی نے اس کے
مرض کی کیفیت متکثر فرمایا کہ تم نہ تو مرد ہونے عورت
تہااری قبض کا لقمہ نہیں ہو سکتا۔ ویدک طریقہ علاج
میں تو اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ عموماً ایسے
بیماروں کو "مکھیا برن" یعنی مکھیاں ڈوب کر مرنے
کی ہدایت دی جاتی ہے۔ مگر مکھیاں کے لئے چونکہ آلودہ آباد
جائز ہوتا ہے۔ اس لئے اگر تم طویل سفر سے بچنا چاہتے ہو
تو مریخ والے میں بھی ڈوب کر مریں گے۔ ویدکی صاحب
کی اس شخص اور طریقہ علاج سے یہ معلوم ہوا کہ زمین پر
رہنے والوں نے اب تک اپنی پسند کی جنسی اختیار کرنے
کا طریقہ معلوم نہیں کیا ہے۔ وہ بغیر کسی option
کے عمر بھر مرد یا عورت رہتے ہیں مریخ والوں کی طرح
دونوں حیثیتوں سے زندگی کا لطف اٹھانے کے لئے متوجہ
ہیں۔ ایک مرد اور پھر تو برس تک عورت رہنے کا طریقہ
انہوں نے ابھی تک معلوم نہیں کیا ہے۔

ایک نذر نوری ممبر ہم روحانی نشر کاہ سے بول
رہے ہیں۔ ابھی آپ نشر کاہ مریخ سے سٹر آفاقی بھلائی
کے تاثرات سیاحت زمین میں رہتے تھے۔ موصوف
سیاحت زمین کے بارے میں اپنے باقی تاثرات آئندہ ہفتہ
نشر فرمائیں گے۔ ہیں آئندہ ہفتہ تک کے لئے اجازت دیجئے
(جئے ہند)

شکریہ آپ کا اور صرف آپ کا اخبار ہے

TEL:- GHEEGHAR PHONE, NO. 4342

Dharamchand Agarwal
GENERAL MERCHANT

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES, KARDI
OIL, VANASPATHI & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR. HYD. A.P.


تمام مٹی گھنٹیں۔ میدہ، روا، جاول، دالیں، کرکڑ، تیل اور ریٹائن تیلوں کے ٹوک اور چلے ہو یادی

میں بازار دھرم چندا گروال جنرل مرچنٹ۔! حیدرآباد

معزز عدالت فوجداری بلدہ کے نظامت اول کا فیصلہ

حیدر آباد:- ۱۱ اگست ۱۹۶۰ء ملا علی ہے کہ شری بی. بی. کیس کا ایڈوکیٹ نے جو ۱۹۵۹ء میں تحت دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری ہند عدالت فوجداری بلدہ میں یہ تجزیہ کی تھی کہ کنگ کو ٹی میں بہت سے اشخاص کو جبراً غلام بنا کر رکھا گیا ہے و غیرہ یہ کارروائی عدالت العالیہ حیدر آباد تک جا کر عدالت العالیہ نے کنگ کو ٹی کو راج بھون قرار دے کر عدالت فوجداری مجاز تحقیقات نہ ہونے کے عذر سے کارروائی مذکور ختم کر دینے کی تجویز صادر فرمانے پر ہائیکورٹ کی اس تجویز کی ناراضگی شری بی. بی. کیس کے سپریم کورٹ میں مراجعہ دائر کرنے پر سپریم کورٹ نے یہ تجویز صادر فرمائی تھی کہ ”چونکہ اب کنگ کو ٹی راج بھون باقی نہیں رہی ہے عدالت تحت اب بعد تحقیقات قانونی تجویز صادر کر سکتی ہے۔ سپریم کورٹ کے مذکورہ صدر فیصلہ کی بنا پر ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ نے اس معاملہ میں بعد تفتیش عدالت میں رپورٹ پیش کرنے کیلئے کو تال صاحب بلدہ کو حکم دیا تھا، چنانچہ ناظم صاحب اول عدالت فوجداری بلدہ کے مذکورہ صدر حکم کی بنا پر کو تال صاحب بلدہ نے بعد تفتیش عدالت موصوف میں یہ رپورٹ پیش کی کہ شری بی. بی. کیس کے ”مذہب ذہب الزامات عاید کئے ہیں اور ان کے تائید میں کوئی محقق طور پر شہادت پیش کرنے سے قاصر رہا ہے اور نہ تفتیش پولیس میں کوئی ایسے واقعات پائے گئے۔“

ناظم صاحب اول عدالت فوجداری بلدہ نے رپورٹ پیش کردہ کو تال صاحب بلدہ سے اتفاق فرماتے ہوئے اس کارروائی کو ختم کر دے کر مکمل دائرہ فوجداری کے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا۔



کھڑوؤں کی پسند


لا آ سٹیل چالمسٹر چاکلیٹ چا

ہر گھر میں، ہر تقریب میں، ہر سوسائٹی میں، ہر پارٹی میں استعمال کی جا رہی ہے۔

اپنے قند کی ہر میوٹی بڑی دکان سے طلب فرمائیے

جینٹل نیلگوری بی امپورٹیم

مستقیم چابی مارکٹ سٹیلز ڈپو وائس حیدر آباد



وی۔ جے۔ ایف کھنڈے

آئرلینڈ کی نئی زراعتی یونیورسٹی جہاں بالکل نئے انداز سے تعلیم دی جا رہی ہے

آئرلینڈ میں ہندوستانی نوجوانوں کو دیہی خدمت و قیادت کی تربیت دینے کے لئے یونیورسٹی تعلیم کا ایک نیا سسٹم شروع کیا گیا ہے۔ اگرچہ دیر سے لاکھوں سے زیادہ نوجوان مرد اور عورتیں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ہندوستان کی ایم یونیورسٹیوں کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہیں تاہم ۲۵ چیدہ چیدہ طلباء بھی آئرلینڈ کی نئی زراعتی یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو ملک کی زرعی پیداوار بڑھانے کے کام کیلئے وقف کر دیا ہے۔ انہیں ایک ایسے بے مثل تعلیمی نظام کا پیشرو بننے کی غرض سے داخلے کے لئے شدید آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا ہے جو موجودہ رسمی قسم کی تعلیم سے قطعی مختلف ہے اور جس کے متعلق فلسفی، مصنف ہیریٹ سپینسر نے تھنرا کہا تھا کہ یہ بشر فساد کی تعلیم ہے۔ نئی یونیورسٹی ہمایہ کے سایہ میں ترائی کے ریاستی فارم میں واقع ہے۔ یہ اس عظیم ضرورت کا جواب ہے جو نوجوانوں کو ہندوستان کی زراعتی ترقی کے لئے دعا ہے۔ میں پوری طرح سمجھتا ہوں کہ نئی تعلیم دی جائے۔ مقصد یہ ہے کہ نوجوان کو سائنسی کھیتی باڑی اور اس سے متعلق دیگر معائنہ کی ٹولس تعلیم دی جائے اور نئی نئی معلومات کسٹھوں تک پہنچانے کے لئے تیار کیا جائے۔ دس برس

پچھلے ہندوستان کے نائب صدر ڈاکٹر ایس راہو گشی کی قیادت میں یونیورسٹی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ ملک کو جس تعلیم کی ضرورت ہے اور جو تعلیم ہمارے ہاں رائج ہے اس میں بہت بھاری فرق پایا جاتا ہے۔ ماہرین تعلیم نے نئے نئے تصوروں کی ضرورت کو تسلیم کیا اور ان کی تلاش شروع کر دی۔ انہوں نے امریکہ کی لینڈ گرانٹ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں سفید قسم کی تعلیم دینے کے متعلق ایک آزمودہ اور کامیاب سسٹم پایا۔ لینڈ گرانٹ اداروں کا تعلیمی نمونہ ایسے نوجوانوں کو جو اپنے ملک کی دیہی اقتصادی حالت کو ترقی دینے کے لئے تربیت دینے کے متعلق ہندوستان کی ضرورت سے ملے مثالی طور پر سمجھ رہے ہیں۔ ان اداروں نے امریکی زرعی زمینوں میں اعلیٰ مقام حاصل کیا ہے کیونکہ انہوں نے ان لوگوں سے رابطہ قائم کر رکھا ہے جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔ وہ امریکی زراعت کی کامیابیوں میں اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ اور ان کی بدولت ہی امریکی زراعت روایتی طریقوں کو ترک کر کے جدید سائنسی طریقوں سے فائدہ اٹھا رہی ہے لینڈ گرانٹ کالجوں کی تحقیقی معلومات کے استعمال سے امریکی زراعت نے جو عظیم ترقی کی ہے اس سے فوراً کچھ اور کچھ کم پیداوار میں دنیا بھر میں اولین مقام حاصل کرنے کے لئے امریکہ کو بڑا مدد ملتا ہے۔

نئی یونیورسٹی کا بنیادی تصور لینے بنیادی تصور اس کے بعد حکومت آئرلینڈ نے اپنی نئی اور امریکی لینڈ گرانٹ کالجوں کے نمونے پر ایک نئی یونیورسٹی کا خاکہ تیار کرنے کے لئے ایلی فونٹس یونیورسٹی کے ڈین ایچ ڈیوینا کی خدمات حاصل کیں۔ فکر و رابطہ کے ڈائریکٹر اور دوسرے ریاستی افسروں نے ان سے تعاون کیا۔ ڈیوینا کا خاکہ آج ایک حقیقت بن چکا ہے اور

قطع

بخف پر سایہ گستر ہے عجب قدیل نورانی || جن میں کرتی ہے باد صبا بھگ سنگ افشانی
خدا تو دیکھ لے چہرہ علی کا کھل کر نکھیں || قدم پر لوثی ہے غمت تاج سلیمانی
(آئندہ ازندری باغ)

دیا ہے۔

ٹیکٹیکل کوارٹریشن مشن کی امداد مشیر اس امداد

کا حصہ ہیں جو ہندوستان میں امریکی ٹیکٹیکل کوارٹریشن مشن کی طرف سے یونیورسٹی اور فارم کوہیم پہنچائی گئی ہے۔ جب یہ منصوبہ پہلے پہل شروع کیا گیا تھا تو ٹیکٹیکل کوارٹریشن مشن نے دیہی یونیورسٹی کی منصوبہ بندی میں امداد دینے کے سلسلے میں دو امریکی مشیروں کی خدمات حاصل کرنے کے لیے ۴۰۰۰ ڈالر دیئے تھے۔ بعد میں اس نے کتابیں، راشنی سامان، چارٹرڈ ہوائی جہاز اور چار مشیروں کی خدمات حاصل کئے اور دو ہندوستانی عطلوں کو امریکہ میں تربیت دلانے کے لیے ۲۰۰۰ ڈالر دیئے۔ یونیورسٹی کے شاندار ہندوستانی عملے میں ایسے بھی لوگ ہیں جو امریکی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں ذرا مٹی کاٹ کے ڈین ڈاکٹر آندر اوڈر جس یونیورسٹی کے ڈسٹنگ پروفسر بن چکے ہیں۔ سائنسوں اور انسانیات کے ڈین ڈاکٹر کے جی گوڈ کوٹا جی موٹا یونیورسٹی کے بی۔ ایچ ڈی جنہوں نے بعد میں الی ٹانس یونیورسٹی میں کام کیا تھا اور ویٹرنری سائنس کے ڈین ڈاکٹر ایم۔ آر۔ ڈھانڈا جنہوں نے مٹی کاٹ کے یونیورسٹی سے ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی ہے، کے نام قابل ذکر ہیں۔ یہ اعلیٰ قابلیت کا حامل علم مستقبل کے متعلق بہت پر امید ہے۔ عطلوں اور طلباء کے باہمی تعلقات۔ جیما پروڈر دیا جاوا ہے۔ ایک ایسا بنیادی عنصر ہے جو کامیابی کی امید دلاتا ہے۔ یونیورسٹی کا نصاب امریکی تنظیم پر مبنی ہے جس سے شاہد ہے اور تجربے کے ذریعے چلے گا اور اس کے دانش کو فوٹو دینا مقصود ہے۔ تجزیہ و تشریح کرنے کے لئے طلباء کی جو صلاحیت افزائی ہوئی ہے اس سے بڑھتی کے متعلق گورو اور دیارنی کا نظریہ زیادہ وسیع، واضح

ایک وسیع احاطے میں جو جوش و خروش سے چمک رہا ہے، شاندار عمارتیں اور تجربہ گاہیں بن چکی ہیں اور ایک معاری یونیورسٹی وجود میں آگئی ہے جسے مستقبل کی امید کا نشان کہا جاسکتا ہے۔ اسے جس اتفاق کہئے کہ ایک کم یونیورسٹی کا واسطہ چاند بھی ایک کم ہندوستانی ہے ان کا نام ہے مشرقی کے آئی سی ٹیونس آئی۔ اے ایس جو یونیورسٹی کو عالم خیل سے حقیقی دنیا میں لائے ہیں مشرقی سیٹونس اپنے یونیورسٹی کے دفاتر میں ایک بڑے کالج آکسفر میں جلس کے صدر تھے جو ایک ہندوستانی کے لئے ایک بڑا اعزاز تھا۔ علاوہ ازیں وہ ایشیا ٹک سپورٹس کلب کے بھی صدر تھے۔ وہ آج کل ایک بڑے بھائی کی مانند نوجوانوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں اور انہیں پڑھنے لکھنے، کام کرنے اور کھیلنے کی تحریک و ترغیب دیتے ہیں۔ اس اُبھرے ہوئے ادارے کے نظروں سے اور رہنمائی میں ۶۳ سالہ ڈاکٹر ڈیلاوی لیمرٹ شلری سیٹونس کی امداد کرتے ہیں۔ جو ابھی حال تک نیراسکا یونیورسٹی کے زراعتی کالج کے ڈین تھے۔ جن الاقوامی شہرت کے مالک دہنڈا زراعتی سائنس دان ڈین لیمرٹ نیراسکا یونیورسٹی کے ہی وفد کے صدر بنے جو ایک نئی تینڈ گرانٹ قسم کی یونیورسٹی کے قیام کے لئے حکومت ترکی کی مدد کرنے کے لئے ترکی گیا تھا۔ وہ بہت سے دوسرے اہم وفدوں کے بھی لیڈر رہ چکے ہیں۔ اور اس پہلے امریکی وفد کے بھی صدر بنے جو وفد کے تبادلوں کے سلسلے میں بد و حسن کیا تھا۔ یونیورسٹی میں مزید تین مشیر کام کرتے ہیں۔ ان کے نام ہیں سٹریٹ ابراہام سی ویب (تراتی فارم کے تنظیم کے مشیر) ڈاکٹر بال ڈی لیمر (ویٹرنری میڈیسن کے ڈین کے مشیر) اور سٹریٹ آری ویب (پیوندی گٹھ کے ماہر) ان تمام نے دیہی یونیورسٹی کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستانی اعلیٰ کورڈینیشن

قطع

کسی کی جو نظر برہم نہیں ہے
حسین ابن علی کا آج بھی تو
محبت میں مجھے کچھ غم نہیں ہے
کہاں اور کس طرف ماتم نہیں ہے
(آمد از ندی باغ)

بہتر روشن ہوتا ہے۔

محنت و مشقت کا پروگرام یونیورسٹی میں تربیت کا ایک لازمی جزو ہے۔ طلباء کو جسمانی مشقت کی علت کا احرام سکھایا جاتا ہے۔ یہ گاندھی جی کی تعلیم ہے۔ جس کی بہترین مثال اپنی زندگی سے ملتی ہے۔ گاندھی جی نے جنوبی افریقہ میں ٹالسٹائے فارم قائم کیا تھا۔ اور یہ قاعدہ بنایا تھا کہ یوجوان طلباء فارم میں اپنے ہاتھ سے کام کریں اور محکم بھی ان کے دوش بدوش کام کریں۔ یوپی کی زراعتی یونیورسٹی میں اسی اصول پر عمل پورہ ہے جہاں طلباء نے خزانے کے کھیتوں اس کے ڈیری اور مرغیوں کے فارموں میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ محکم طلباء کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ ان کی رہنمائی کر رہے ہیں اور اس طرح نفسیاتی طور پر انہیں سنبھال رہے ہیں کہ وہ محنت سے کام کرتے ہوئے خوشی سے غم مائل کریں۔ یہ دیکھنا ایک خوش کن منظر ہے کہ طلباء ملو آؤ آفتاب کے وقت بیدار ہوتے ہیں جب مقدس ویدوں کے الفاظ میں تمام زبانیں بیدار اور نمایاں ہوتی ہے اور وہ اپنے فنیو میں کاموں میں اپنی خفید طاقتیں نکال دیتے ہیں۔ ہفتے میں جتنے گھنٹے کام کرنا لازمی ہے طلباء کا بیشتر تعداد اس سے چار گھنٹے زیادہ کام کرتی ہے۔ ان میں جوش و خروش ہے۔ وہ جتنا کام کرتے ہیں اتنا ہی انہیں عوامانہ ملتا ہے یعنی وہ معمول علم کے ساتھ ساتھ روپیہ پیسہ بھی کماتے ہیں جو ایک اور امر کی نظر سے جیسے پہلی بار ہندوستان میں عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یہاں کا امتحانی سسٹم بھی امریکہ کے نمونے پر مبنی ہے۔ طالب علم کو یونیورسٹی میں قیام کے دوران میں وقتاً فوقتاً نمبر دیئے جاتے ہیں۔ اور ڈگری کے وقت امتحانی نمبروں میں ہر نمبر کا شمار ہوتا ہے۔ ان کے مختلف قسم کے

امتحان لئے جاتے ہیں جن میں نمبر مہلت کے امتحانات اور معی وغیرہ بھی ہوتے ہیں اور وہ جتنے گھنٹے لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک گھنٹے کے لیکچر کی تیار کی گئی ہے دو گھنٹے دئے جاتے ہیں۔ امتحان سے صرف چند روز پہلے راتوں کو جانگنے سے کام نہیں ملتا۔ اسی یونیورسٹی میں تزیین لگانے والوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یونیورسٹی کا جوسنوبہ بنایا گیا ہے اس میں زراعت اور حیوانوں کے علاج معالجے کے متعلق کالجوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ جب یونیورسٹی میں اس کی پوری طاقت کے مطابق کام ہو گا تو اس میں تقریباً ۲۵۰۰ طلباء ہوں گے۔ تیسرے پاس انصوبے کی ضروریات سے بہت جلد ہے کہ صرف زراعت اور مویشیوں کی دیکھ بھال کے فنیو میں شعبوں میں بلکہ تعاون، بیجاٹ راج اور گھریلو صنعتوں کے مختلف مختلف شعبوں میں بھی زراعتی گریجویٹوں کی مانگ بڑھے گی۔ یوپی کی زراعتی یونیورسٹی سے طلباء جو تعلیم و تربیت پائیں گے اس سے دھماکا ہوں گے لئے بہت موزوں ثابت ہوں گے۔ یونیورسٹی اپنے گریجویٹوں کو ملازمتیں دلانے کے لئے ایک شعبہ قائم کر رہی ہے۔ اس طرح دیہی یونیورسٹی نے ہندوستان کی تعلیمی ضروریات کو نئے سرے سے سمجھنے، نوع مردادہ خوروں کی نئی پود سے لئے ایک مکمل اور خوشحال زندگی کے متعلق ملاحظیں پیدا کرنے اور قدرت کے غیظوں کے دستورانہ استعمال اور زندگی کی نعمتوں کے حصول میں ان کی امداد کرنے کے لئے ہندوستانی منظر پر ایک نیا رخ کا آغاز کیا ہے۔

لشایو انہیں اشتہار دیکر اپنی جگہ کو فروغ دیجئے یہ ہر ہفتہ ۵۵، ۵۵، ۵۵ اشتہاری کی نظر سے گزرتا ہے۔ !

قطع

بہر ماہد شکر یوم شوم نیست
خوردن بادہ گہ مذموم نیست
ہر کتبے را بدان عثمان کہ آن
مثنوی مولوی روم نیست
(آمدہ از ندوی باغ)

انڈیا کی خبریں

۲ روپے ہے۔ برٹش انفارمیشن سرورسز ریڈنگ روم
انڈرا پیلےس۔ کھٹا سرکس سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

نوجوانوں کی عامی تنظیم کا گھانا میل

ایک اطلاع منظر سے کہ ۲۵ اگست ورلڈ
اسمبلی آف یوتھ کی کونسل کا جلسہ اکرا (گھانا کی راجدھانی)
میں ہو گا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اس ادارہ کی میٹنگ افریقہ
میں ہو رہی ہے۔ کونسل ورلڈ اسمبلی آف یوتھ کی انتخابی
کمیٹی ہے اور اس کی میٹنگ ہر دو سال سے بعد منعقد کی جاتی
ہے۔ پہلی میٹنگ سٹوٹن میں تھی جہاں میں منعقد کی گئی تھی۔
کونسل کا چیرمن ورلڈ اسمبلی کا صدر ہوتا ہے۔ اکرا کی
میٹنگ کا موقع جمہوری اقوام کی تعمیر میں نوجوانوں کا
رول ہے۔ اس میٹنگ میں تعلیم کے نئے عمدہ داروں کا
انتخاب بھی عمل میں لایا جائے گا۔ ورلڈ اسمبلی کے موجودہ
صدر منظر راوندرد (ہندوستان) ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ کے افتتاح کی ٹنگ فلم

حکومت برطانیہ کے فیصلہ کے مطابق برطانوی
پارلیمنٹ کے نئے اجلاس کے افتتاح کی ٹنگ فلم تیار کی
جائے گا۔ یہ اجلاس یکم نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ ملکہ مظفر
نے یہ فیصلہ منظور کر لیا ہے۔ ایوان کے لیڈ منسٹر آف اے ٹریسٹر
اپنے ایک بیان میں اس بات پر کہے کہ فلم برطانیہ اور کان وولین
ملکوں میں بہت پسند کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ایک فلم برطانیہ کا
سنٹرل آفس آف انفارمیشن اور دوسری ایک یونیورسٹی کی تیار کرے گی

نئی دوائیں دافعہ دوا کی آزمائش

حکومت برطانیہ کے تحقیقاتی مرکز واقع ولٹ شائر
میں ایک نئی دوا کی جانچ ہو رہی ہے۔ جس کے متعلق یہ دعویٰ
کیا گیا ہے کہ وہ انفلوزنزا، پولیو، کھسرا اور چیچک کی روک
تھام میں معاون ثابت ہوگی۔ نئی دوا کا نام انٹرفیرون
ہے۔ یہ دوائیں یا زہریلے مادہ کو روکتے
ہیں۔ برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل کے ڈائریکٹر اس کے
کا میاب تجربے کر چکے ہیں۔ اگر موجودہ تجربے بھی کامیاب
تو امید ہے کہ مذکورہ تحقیقاتی مرکز اسے تجارتی پیمانہ پر
تیار کرے گا۔

کامن ویلتھ سے متعلق ایک نئی باتوری کتاب

برطانوی ناول نویس اور حالات حاضرہ کے تبصرہ
کنار منسٹر ڈیڈلے بارکس نے کہا کہ کومن ویلتھ جس میں ہم رہتے ہیں
کے نام سے ایک نئی کتاب لکھی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس
برادری کی فوجیں کس طرح ایک دوسرے سے تعاون کرتی ہیں
اور کس طرح یہ برادری اپنی ارتقائی منزلیں طے کر رہی ہے۔
مصنف نے بتایا ہے کہ کامن ویلتھ ملکوں کی صرف دو مشترک
باتیں ہیں۔ اول یہ کہ ان ملکوں میں برطانوی باشندے رہتے
ہیں یا ان کا نظم و نسق برطانیہ کے ہاتھ میں رہا ہے۔ دوم
یہ کہ وہ سب ملکہ مظفر کو اپنے باہمی تعلق کی نشانی اور کامن
ویلث برادری کی سربراہ مانتے ہیں۔ کتاب میں اس برادری
کے مستقبل کا سوال بھی اٹھایا گیا ہے۔ یہ کتاب جس کی قیمت

قطر

چمن میں مرغ کا اک وقت آشیانہ تھا

بہار گل میں یہ کہتے ہیں ریزندہ سے

(آمدہ از ندیری باغ)

صدارتی انتخاب کاری پبلکن امیڈیٹ رچرڈ سن

مسٹر رچرڈ سن کو جو ۱۹۵۲ء سے مسلسل امریکہ کے نائب صدر چلے آ رہے ہیں 'ری پبلکن پارٹی' نے آئندہ نومبر میں ہونے والے صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار نامزد کیا ہے۔ مسٹر سن ایک ایک دو بار نائب صدر منتخب ہو چکے ہیں۔ مسٹر سن کو جن کی عمر ۶۸ برس ہے، ایوان نمائندگان اور سینیٹ کے ممبر کی حیثیت سے تین الیگٹوریٹ دوروں کی بدولت امریکہ کی خارجہ اور داخلہ پالیسیوں سے کافی واقفیت حاصل ہے۔ آپ کے عہدہ کے دوران میں نائب صدر کے عہدے کو کافی اہمیت حاصل ہوئی اور یہ گورنمنٹ میں ایک معروف ترین اور انتہائی بااثر عہدہ ہو گیا ہے۔ سن جنوری ۱۹۵۲ء کو یوربا لندہ (کیلی فورنیا) میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ اپنے والدین - فرینک سن اور ہٹا - کے پانچ لڑکوں میں دوسرے لڑکے ہیں۔ جانفشانی اور مذہب میں زبردست اعتقاد آپ کو اپنے والدین سے ورثہ میں ملا ہے۔ زندگی شروع ہوتے ہی سن کو انوسٹاک حالات سے دوچار ہونا پڑا جب آپ کا ایک چھوٹا بھائی سات سال کی عمر میں گردن توڑ بخار کا شکار ہوا اور بڑا بھائی ۸ سال کی عمر میں تب دق سے مر گیا۔ آپ نے واشنگٹن میں اپنی ابتدائی اور ثانوی تعلیم سکن سکرلی ۱۹۳۳ء میں واشنگٹن کالج سے ثانوی تعلیم ختم کرنے کے بعد آپ کو شمالی کیرولینا کے ڈیوک یونیورسٹی لاء سکول میں داخلہ کے لئے وٹھایا۔ ۱۹۳۷ء میں آپ نے اعزاز کے ساتھ قانون کی

ڈگری حاصل کی۔ کیلی فورنیا میں وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کے بعد آپ واشنگٹن کی ایک فیم میں ملازم ہوئے جو قانونی مشیروں کی فیم تھی۔ اور ایک سال کے اندر اندر آپ اس فیم سے حصہ دار بن گئے۔ اسی سال یعنی ۱۹۳۸ء میں اسکو کو آپ نے پیریشیا ریاں سے شادی کی جو واشنگٹن میں اسکول بچر تھیں۔ آپ کی دو لڑکیاں ہیں۔ پیریشیا اور جوئی۔ مسٹر سن نے پانچ سال تک واشنگٹن میں وکالت کی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ڈپٹی سٹی انارٹی کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ بعد میں آپ واشنگٹن میں پرائس ایڈ منسٹریشن کے قانونی عمل میں شامل ہوئے۔ یہاں پانچ ماہ تک کام کرنے کے بعد آپ بطور لیفٹیننٹ ڈی جج فیرسٹ امریکہ کی بحری فوج میں داخل ہوئے۔ اداگٹ ۱۹۴۰ء تک فوجی ملازمت میں رہے۔ آپ جنوبی بحران کا اہل میں ۱۳ ماہ تک رہے جہاں آپ نے دو فوجی سٹار اور دو سپاسا سے حاصل کئے۔ جنوری ۱۹۴۱ء میں جب آپ لیفٹیننٹ کمانڈر تھے آپ کو بحری فوج سے سبکدوش کر دیا گیا۔ بحری فوج سے سبکدوش ہونے سے کہ پہلے ایک ریلی پبلکن سٹی زن کمیٹی نے آپ سے جبری وورینر کے مقابلہ میں کانگریس کے انتخاب کے لئے کھڑا ہونے کی تجویز کی۔ چنانچہ آپ نے انتخاب میں ڈیموکریٹک پارٹی کے اس سرکردہ لیڈر کو شکست دی جو مسلسل پانچ بار کانگریس کا ممبر منتخب ہوا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں ایوان نمائندگان کی خارجہ امداد سے متعلق سلیکٹ کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے رچرڈ سن بیکس براعظم یورپ کے اقتصادی حالات کا جائزہ لینے کی فوج سے یورپ گئے۔ اس کمیٹی نے یورپ کی اقتصادی بحالی کے لئے مارشل پلان کو عمل میں لانے کے سلسلے میں سفارشات مرتب کیں۔ آپ نے ٹاؤنٹ ہارٹلے پیریشیا سن ایکٹ مرتب کرنے میں بھی حصہ لیا۔ ۱۹۴۶ء تک وہ

قطع

بلبل بھی نظر آتی ہے گھرائی ہوئی سی || ہے زگیں شہلا بھی تو شرمائی ہوئی سی
کہتی ہے یہی شب کہ سونو ماجرا دل کا || مژدہ بھی سحر کا تو ہے وہ لالی ہوئی سی
(آمد از نذر کا باغ)

اس قدر مقبول ہو چکے تھے اور انہوں نے اس قدر محنت سے کام کیا تھا کہ انہیں ایک اور بار دونوں پارٹیوں کی نامزدگی حاصل ہو گئی۔ مسٹر ٹکسن نے امریکن دشمن سرگرمیوں کے متعلق ایوان نمائندگان کی تحقیقاتی کمیٹی سے ملکہ ہس کیس میں جو کام کیا اس سے انہیں ملکہ ہس کی شہرت حاصل ہو گئی۔ انہوں نے انفرادی حقوق کا دفاع کیا کرنے کے لئے کانگریس کی کمیٹی کے مضبوطی میں اعلان کیا تھا۔ اس وقت انہوں نے کہا تھا: اس شعبے میں نہایت احتیاط سے کام کرنے کی ضرورت ہے جہاں کیس لگاؤ کے الزامات لگا کر کسی آدمی کی شہرت پر نفی اس لئے ضرب کاری لگائی جاسکتی ہے کہ وہ کیونسل سرگرمیوں میں رفاکارانہ طور پر شرکت کرنے والے کسی شخص کا کسی ایسے شخص سے امتیاز نہیں کر سکتا۔ جس نے معمولیت سے غیر دانستہ طور پر ان میں حصہ لیا ہو۔ ۱۹۵۰ء میں مسٹر ٹکسن کانگریس کے لئے ڈیموکریٹک پارٹی کی امیدوار خاتون ہیں لیکن ڈگلس کو ووٹوں کی بھاری اکثریت سے شکست دے کر کامیاب ہوئے تھے۔ ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں مسٹر ٹکسن امریکہ کے نائب صدر منتخب ہوئے۔ مسٹر آئزن ہاور نے اس عہدے کے لئے انہیں اپنا ساتھی منتخب کیا تھا۔ حال میں مسٹر ٹکسن نے نائب صدر کے طور پر امریکہ کے قیام و سازی کے کارخانوں کی طویل ہرتالی میں متفہم اور مزدوروں میں تعینہ کرانے کے لئے کلیدی رول ادا کیا تھا۔

• مائپ • پچو • چوچندر • چوہا۔ اور دیو اسکا
ماٹ لے۔ اور طلال۔ ڈبہ کی بیماری 'دوسر' درد
علم۔ نگر۔ ٹوہا وغیرہ کا

دعائے علاج سید ابوطالب موسوی

گھر کا پتہ: ۶۴-۱۲-۲۲ کوچہ داراب جنگ یا قوت پورہ
دفتر کا پتہ: علی برادر سن پرائیویٹ لمیٹڈ معظم جاہی مارکٹ



ترکی سیکل مارٹ



یوسف بازار اندرون ہل فوج آباد
سیکول، موٹر سیکول اور موٹر
سیکل رکٹ ڈن کی ریمپرنگ و ٹکنگ
وغیرہ کا کام نہایت عمدہ اطمینان بخش
طریقہ پر باخبر و امی وعدہ کی پابندی کے ساتھ ہر ہر مشتری
اجام پاتا ہے ایکڑ کام بیکرا طینا کر لیجئے۔ محمد عون افندی

خان بہادر احمد غلام الدین

یسوینڈ اور برف کبھی کی مقررہ قیمتوں پر ہم سے حاصل کیجئے
محمد عبدالقادر بیرلہ دروازہ چادر کشا حیدر آباد

قطع

بارِ اُلفت کو اُٹھا سکتا ہوں میں // عشق کا قصہ سنا سکتا ہوں میں
زادِ نادان کو کہتا ہے قلم // درسِ اُلفت کو سیکھا سکتا ہوں میں
(آمدہ از ندی باغ)

امریکہ کا صدر انتخاب اور عالم

جمہوریت میں رائے عامہ کا آخری اندازہ انتخابات دن ہی ہو سکتا ہے جب ووٹر اپنے اپنے ووٹ دے چکے ہیں۔ لیکن عوام کی رائے کا قبل از وقت اندازہ دگانا مدت مدید سے امریکی سیاسیات کا ایک جزو بن گیا ہے۔ اعداد و شمار کی بناء پر رائے عامہ جاننے کا موجودہ طریقہ ۱۹۳۲ء کے بعد ہی عام ہوا۔ اس سے پہلے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ رائے عامہ جاننے کے لئے عوام کی بڑی بھاری تعداد سے استفسارات کئے جاتے تھے۔ اور پھر کہیں جا کر کچھ اندازہ ہوتا تھا کہ عوام کا رخ کس طرف ہے لیکن یہ بھی کوئی کارگر اور درست طریق کار ثابت نہ ہوا۔ اس سلسلے میں لاطینی ڈائجسٹ کا طریق کار سب سے مشہور رہا ہے۔ ۱۹۱۲ء کے بعد سے صدارتی انتخاب میں اس کی قیاس آرائی صحیح ثابت ہوتی رہی۔ لیکن ۱۹۳۲ء میں اس نے پیشگوئی کی کہ الفریڈ ایم لینڈن کامیاب ہوں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ فرجین ڈی روز ویلٹ بھاری اکثریت سے صدر منتخب ہو ڈائجسٹ سے یہ غلطی ہوئی تھی کہ اس نے اپنے گاہکوں کی غلطی فون، ڈائریکٹری میں درج ہوں اور سوئس رکھنے والے لوگوں ہی سے استفسارات کئے تھے۔ اور کم آمدنی والے طبقوں کو نظر انداز کر دیا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی قبائ آرائی غلط ثابت ہوئی۔ اسی سال نئے سائیکلک طریقوں سے رائے عامہ جاننے کی کوشش کی گئی جو اچھی خامی نکالتی رہی۔ ان میں ڈاکٹر جارج گیلپ کی پیش گوئی زیادہ اہم

اور نمایاں رہی۔ ان دنوں وہ ایک ایڈورٹائزنگ کمپنی کے جوان سال سربراہ تھے اور اب امریکن انسٹیٹیوٹ آف پبلک اوپینین کے بانی اور ڈائریکٹر ہیں اور رائے عامہ دریافت کرنے والوں کے ذہن ہیں۔ ۱۹۳۲ء سے رائے عامہ جاننے میں لوگوں کی توجہ گیلپ، ایمر و پر آرچبالڈ کراپے اور یونیورسٹی مرکزوں اور پیوے لیگن بنائیت ماہرانہ اداروں کی طرف مبذول رہی ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے کمپنی سیمپلنگ کا طریقہ برتنا گیا۔ اس میں لوگوں کی بڑی بھاری سی تعداد سے اور بعض اوقات صرف ہزار دو ہزار اشخاص سے استفسارات کئے جاتے تھے لیکن یہ سب مختلف طبقوں، حلقوں، عمروں، پیشوں اور مذہبوں سے تعلق رکھتے تھے اور اس لئے ان کے مطابق انتخابات کے رجحان کا پتہ لگایا جاتا تھا۔ یہ طریقہ بھی صرف ۱۹۳۲ء تک ٹھیک طرح کام کرتا رہا۔ جب یہ پیش گوئی کی گئی تھی کہ تھامس ای ڈیوی ہیری ایسا ٹرومین کو شکست دیں گے۔ لیکن نتیجہ اس کے برعکس نکلا اور ٹرومین اکثریت سے جیت گئے۔ اس لئے اس طریق کار کو بھی بیکار قرار دیا گیا۔ لیکن اب رائے عامہ جاننے والوں نے اپنے طریقوں میں اور بھی اصلاح کی ہے اور اب "انکلی پچ" اور "تفادیر" حلقوں سے استفسارات کا طریقہ اپنایا جا رہا ہے۔ اس میں اول تو تمام شہروں، قصبوں اور دیہات کی فہرست بنائی جاتی ہے۔ آبادی کے تازہ خریں اعداد و شمار جمع کئے جاتے ہیں۔ پھر ان فہرستوں کو تین حصوں میں جدا مانا جاتا ہے شہریوں، چھوٹے قصبوں اور دیہاتی آبادی کے حلقوں پر مشتمل تین حصے بنائے جاتے ہیں "انکلی پچ" طور پر کوئی تعداد لی جاتی ہے۔ مثلاً ۵۴۵۔ پھر ان تینوں حلقوں میں سے ۵۴۵ میں اتفاقی حصے کو فہرستوں میں دکھایا جاتا ہے۔ یہ ہر مقامی علاقے کی فہرستوں میں دہرایا جاتا ہے۔ اس مرحلے پر نقشے ہوائی فوٹو، مردم

قطع

وَرُو دِ ماہِ محرم ہے یہ فرات نہیں
یہ یومِ آہ و بکا ہے یہ شبِ برات نہیں
پلٹتی جاتی ہے وہ گردشِ فلکِ کربلا
یہی سبب ہے کہ دُنیا کو بھی ثبات نہیں
(آمدہ از نداری باغ)



یوں تو سب ہی
بناتے ہیں مگر
کام کی خوبی
وعدہ کی پابندی

گھڑی

اور گھڑی کی مناسبت کے لحاظ سے دیکھو
زینت، فیور لوہا، اورادیکا سے اصلی کل پرزہ فراہم کرے
گھڑی کو امکا حالت میں پیش کرنا عرف ماہرین میں گھڑی ساز
ای کام ہے اگر آپ اپنی غیر مالو گھڑی کو چالو اور اصلی
حالت میں چاہتے ہیں تو۔

امیر چمکنی

ریڈنسی میں گیسٹ سلطان بازار تشریف لائے جہاں گھڑی
کی درست ترین طریقہ پر انجام پاتی ہے۔ اور ہمارے خورد
میں معمولی اور قیمتی گھڑیاں بڑا فروخت موجود رہتی ہیں۔

خود پیدا ہو کر

سرورجنی دیوی روڈ سکندر آباد

فون نمبر (۶۵۵۰)

لذیذ و خوش ذائقہ اشیاء خورد و نوش کیلئے

تشریف لائیے!

شمارہ کی سطح کی فہرستیں سب کا جائزہ دیا جاتا ہے
اور شہری، قصبائی اور دیہی علاقوں کی گنتی کی جاتی ہے
تعلیم بآل سے سرپرستی کا بیان ہے کہ ہم ہر ایک ناپید
کو نقصان سے مطابق ان گھروں کا صحیح پتہ دیتے ہیں۔ جہاں
جا کر وہ اُن سے استفسارات کرتا ہے۔ انتخابی پیشگوئی
کے لئے گیلیب سب سے چوٹے دو شرط کو آخری ملاقات
اور سوالوں کے لئے جنتا ہے۔ نمائندے کو ہدایت کی
جاتی ہے کہ وہ مقررہ وقت پر مقررہ گھر میں یا شاید ہر
دسویں گھر میں جا کر سوال پوچھے۔ اور اس طرح دوسروں
کے آخری رجحان کا پتہ جلتا ہے۔ اکتوبر کے آخری
دنوں میں قیاس آرائی کی جاتی ہے۔ اور یہ اس لئے کہ
مستقلہ میں پیش گوئی میں جو غلطی سرزد ہوئی وہ دو
بارہ نہ ہونے پائے۔ ۵۶-۱۹۵۲ء میں صدر
آئین ہو کر کے انتخاب کے بارے میں پیش گوئیاں
درست ثابت ہوئیں۔ اس طرح رائے عامہ جاننے اور
پیش گوئیوں سے دوسروں کی رائے پر بھی اثر پڑتا ہے
سب سے اہمکانی اسید واد رائے عامہ جاننے کے
لئے ایسے ہی ماہرین کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ اور
اس طرح اپنی کامیابی کا اندازہ لگاتے ہیں۔ اسی طرح
محکم اہم بینک معاملوں اور مسائل کے متعلق بھی رائے
عامہ جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان باتوں کو نظر
رکھ کر رائے عامہ جاننے کا یہ طریقہ جمہوری نظام کو
طور پر تقویت دیتا ہے۔

لکھنؤ میں آپ کا اور عرف آپ کا اخبار ہے شیراز اخبار
سیکس کا محلہ ہے اس کا محلہ لکھنؤ میں معلوم فرام کرے گا اور
دوسرے جرائم کے معاملہ سے بے نیاز کر دے گا۔ !!

قطع

چمن میں آئی ہے فصل خزاں گلاب نہیں
مہ صیام میں ساغر نہیں شراب نہیں
خبر نہیں ہے کہ کس بے خرد نے لکھا تھا
حرف لغو ہیں کچھ معنی کتاب نہیں

(آمد از اندری باغ)

آزادی افریقہ پر ایک نئی قوم کا طلوع از قلم: اسٹیلے مینر۔

سائبرس - ۶ اگست کو آزادی حاصل کر رہا ہے دوسرے ملکوں بطور خاص برطانیہ، یونان اور ترکی کی ایک نو اہمیت اس کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے اس بات کا حلف اٹھایا ہو اسے کہ وہ اس کی سالیٹ کو برقرار رکھیں گے۔ ان ملکوں نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ سائبرس کی تعمیر و ترقی کے لئے امداد دیں گے۔ چار سال تک برطانیہ، یونان، اور ترکی اس جزیرہ کے مستقبل کے بارے میں آپس میں کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکے تھے۔ ایک ایسا وقت بھی آیا جب سائبرس کے یونانی اور ترکی باشندوں کے درمیان فائدہ پہنچا شروع ہونے والی تھی۔ اس تلخ تھارے کا ختم ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ متعلقہ ملکوں نے دانشمندی سے کام لیا ہے۔ علاوہ ازیں سائبرس کے لیڈروں نے جس معاہدے اسپرٹ کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لئے وہ توفیق کے مستحق ہیں۔ سائبرس کے مسئلہ کا بے شک پہلو یہ تھا کہ شروع میں نہ تو اس جزیرہ کے یونانی باشندے اور نہ ترک باشندے آزاد کے خواہاں تھے۔ اور یہ بات بھی مشکوک ہے کہ یونان کے ساتھ الحاق کا مطالبہ یا اس جزیرہ کی تقسیم کا مطالبہ ان دونوں زونوں کی اکثریت کی حقیقی خواہشات کے مطابق تھا۔ ایک لحاظ سے آزادی ان پر دھمکائی گئی ہے کیونکہ مسئلہ کا دراصل یہی نظر آتا

تھا۔ اب اگر سائبرس کو ترقی کرنا ہے تو ہمارے باشندوں کو مافیہ کے بیشتر واقعات فراموش کر دینا ہوں گے۔

عظیم تبدیلیاں

آج سے تقریباً ۸۲ سال قبل یعنی ۱۸۷۸ء میں برطانیہ نے اس جزیرہ پر اپنا نظم و نسق قائم کیا تھا۔ اس وقت سائبرس میں صرف ایک ہی جس پر گاریاں دیوہ چل سکتی تھیں۔ اور یہ سٹرک بھی کچی نہیں تھی۔ آج جزیرہ ہمیں نہایت عمدہ سڑکوں کا جال چھا ہوا ہے۔ جگہ جگہ ہسپتال اور اسکول موجود ہیں۔ دیہات میں بھی بچوں کو نل میسر ہے۔ کسانوں کو آبپاشی کی اعلیٰ سہولتیں حاصل ہیں۔ ان کو مہا جیوں اور سود خوروں کے چنگ سے نجات دلائی گئی ہے۔ اس وقت جزیرہ میں امداد باہج کی سات سو سے زائد انجین کام کر رہی ہیں۔ طبریا کا جو صدیوں تک یہاں کے باشندوں کی جان کا دشمن بنا ہوا تھا، قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ بچوں کی شرح اموات غیر معمولی طور سے گرجی ہے۔ سائبرس اس وقت دنیا کے سب سے زیادہ صحت مند ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا معیار زیست مشرقی بحیرہ روم میں غالباً بے بلند ہے۔ بیشتر ترقی دوسری جنگ عظیم کے بعد ہوئی ہے۔ اور ۱۹۵۵ء (جب پہلی حکومت مال پیدا ہوئی) کے درمیان سائبرس کی حکومت نے تعمیر و ترقی پر ۶۰ لاکھ پونڈ سے زائد رقم خرچ کی۔ آج ہی سے تقریباً ۲۰ لاکھ پونڈ رقم برطانیہ یا یوں کہہ لیجئے۔ برطانوی فیکس دہندوں نے دی تھی۔ ہنگامی صورت حال اس سے بھی بڑے برقیاتی پروگرام کا سلسلہ منقطع کر دیا تھا۔ دہشت پسندوں کی کارروائیوں سے پورٹرم اور

قطع

عجیب شکل ہوئی دیکھ لے سنگار سے آج

عدو یہ کہتے ہوئے قتل ذوالفقار سے آج

عجیب بھول جھڑے خامہ نگار سے آج

یہ پوچھوں کس سے کہ میدان کلزار میں بھی

(آئندہ از نثری باغ)

تجارت کو بہت نقصان پہنچا تھا۔

برطانیہ کی طرف سے مالی امداد

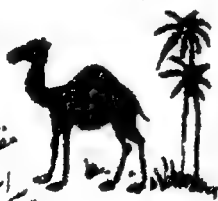
اب طے ہوا ہے کہ آزادی کے پہلے پانچ برسوں میں حکومت برطانیہ ساؤتھ افریکا کو ۱۶,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ مالی امداد دے گی۔ اس نے اس غرض کے بعد بھی امداد دینے کا اصول منظور کر لیا ہے۔ یہ امداد ۱۵,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ سے الگ ہے جو برطانوی اڈے سے متعلق مخصوص مقاصد کے لئے دیئے جائیں گے۔ اور یہ اڈے خود بھی ہر سال ساؤتھ افریکا کی آمدنی میں تقریباً ۱۵,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ کا اضافہ کرے گا۔ اگر یہاں سیاسی استحکام اور اتحاد برقرار رہا تو تجارت اور ٹوریزم کو پھر سے فروغ حاصل ہو جائے گا۔ ساؤتھ افریکا کے علاقہ قعین سب سے کامیاب فیصلہ کیا ہے اور اس فیصلہ کی وجہ بالکل واضح ہیں۔ اگر اس نے کامن ویلتھ کے ساتھ اپنا تعلق برقرار رکھا تو وہ مزید فوائد حاصل کر سکے گا۔ لیکن اس چیز کا فیصلہ تو بعد میں ہو گا۔ ۱۶ اگست کے بعد برطانوی قانون کے تحت ساؤتھ افریکا کو ایک آزاد کامن ویلتھ ملک تصور کیا جائے گا۔ اور یہ پوزیشن اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک بائیسندگان ساؤتھ افریکا اپنے ایمان مند گان کے ذریعہ فیصلہ نہیں کرتے کہ آیا وہ کامن ویلتھ برادری کا رکن بننا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر انہوں نے کامن ویلتھ کی مبری کے لئے درخواست دی تو اس پر کامن ویلتھ کے تمام ممبران خود کریں گے۔ ساؤتھ افریکا کو اب یہ دکھانا ہے کہ وہ ایک آزاد قوم کے طور پر محمد زبانی بسر کر سکتا ہے۔ اس کو یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ حکومت خود اختیاری کے اہل ہے۔

ہندوستانی دیہات کا اقتصادی سماجی سرو

برطانوی یونیورسٹی ٹیم کرکٹ

معلوم ہوا ہے کہ برٹش یونیورسٹی کے سات گریجویٹوں کی ایک ٹیم اکتوبر تا دسمبر ستارہ فتح کے دو واسطہ درجے کے دیہات کا اقتصادی اور سماجی سروے کرے گی۔ اس وفد میں یہ لکھاؤ مکمل انٹی جیوٹ آف پالیٹکس اینڈ ایکٹا مکس ہونے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ڈ۔ آر۔ گنڈ گنڈے کوئی ماہ تک قعد و کما جت کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے ان کو ہندوستان کے دیہی علاقوں سے متعلق کافی معلومات فراہم کی ہیں۔ مدہل ان گریجویٹوں نے عالمی دورہ کا ایک پروگرام بنایا ہوا ہے جس کے دوران میں وہ ۱۸ ماہ میں ۱۰۰ میل سافٹ طے کریں گے۔ وہ ۳۱ اگست کو دورے سے دہلی آئیں گے۔ یوں، میں روانہ ہوں گے۔ فرانس، جرمنی، ایڈگوسلاویہ، یون، ترکی، ایران، افغانستان اور پاکستان سے ہوتے ہوئے وہ ہندوستان پہنچیں گے۔ ان کے مطالعہ کا دوسرا علاقہ بلوچا (جنوبی امریکا) ہے برٹش یونیورسٹی اس ہم پر ۱۰,۰۰۰ پونڈ خرچ کر رہی ہے۔

پنیر ایرانی



مقوی اور حیاتین رکھنے والی پنیر ایرانی
سے اپنی جسمانی قوت کو مضبوط بنائیں گے
حاجی لطف اللہ مہمدانی چنگلوڑہ۔ حیدرآباد

قطع

آج خم میں بادۂ تازہ بنا
کاغذ بے رنگ بھی سادہ بنا
تاکہ یہ آسان ہو چلنے میں آن
واسطے منزل کے بھی جادہ بنا
(آمدہ از نداری باغ) (راستہ)

ہماری زندگی از جناب تمکین کاظمی صاحب

شروع ہی سے دکن کے ہندو مسلمان، دولت مند اور مرزا الحال تھے اسلئے ان میں امارت اور ریاست کا شائبہ موجود تھا۔ جاگیردار، سفیدار، سیٹھ، ماہوکار، سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے، البتہ عام سیدھی مادھی زندگی بسر کر رہے تھے، نہ صرف دکن بلکہ پورے ہندوستان کا یہی حال تھا، جہد اکبر سے قبل طرز تک یہ حال رہا مگر غدد کے بعد انگریزی حکمرانی شروع ہوئی تو ہندو، مسلمان دونوں کی سیٹی گر کر ہی ہو گئی اور دونوں طبقوں کے دماغوں سے امارت و ریاست کا غور نکل گیا۔ لیکن ریاستیں ہی حال میں ہیں جیسے پہلے تھیں جن میں حیدر آباد بھی تھا۔

سرسا لار جنگ کے نتیجے میں حیدر آباد کو محفوظ رکھی اسلئے یہاں کے لوگوں پر اسکا کوئی اثر ہی نہیں ہوا، طبقہ داری تعلیم یہاں بھی تھی، طبقہ علمی میں امراء اور جاگیردار تھے طبقہ متوسط میں سفیدار شرفاء اور اہل علم، طبقہ ادنیٰ میں اہل سیف، اہل حرفہ اور غریب۔

طبقہ علمی میں وہ ساری خوبیاں، عاداتیں اور رسم و رواج ہر تھے جو دنیا جہاں کے امیروں میں ہوتے ہیں، اس طرح متوسط

طبقہ میں وہ پوری سنجیدگی اور توازن تھا جو صاحب علم اور اہل فکر لوگوں میں ہونا چاہیے، تیسرے طبقہ کی حالت البتہ خامی گری ہوئی تھی اور وہ کمپرسی میں مبتلا تھا

یہ طبقہ داری تقسیم آج سے ۴۰ سال پہلے قائم تھی، امراء اپنے حال میں مست تھے اور متوسط طبقے کے لوگ اپنے حال میں گمن، اور ادنیٰ طبقہ بھی اپنی حالت پر فانی اور شاکر تھا، انگریزوں نے ہندوستان پر اقتدار حاصل کرنے کے بعد جہاں اور تعمیری کمپلیٹ لکھیں وہاں یہ تعلیمی جی کی کہ تعلیم عام کر دی اور دفتری ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک طبقہ پیدا کیا، یہ طبقہ ایک خطرناک مخلوق، جسے تحریک آزادی و مساوات شروع کی یہ وہاں حکومت سے تعلیمی اور سارے ہندوستان میں عام ہو گئی، چنانچہ دکن بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا اور یہاں کا متوسط طبقہ اور ادنیٰ طبقہ اس سے متاثر ہو گیا

اعلیٰ اور متوسط طبقہ میں ہر جگہ جوبلی دامن کا ساتھ رہا ہے جہاں کوئی اعلیٰ طبقہ کا شخص بگڑنا یا اس کی امارت ختم ہو جاتی وہ متوسط طبقہ میں آ جاتا اور بھی ایسا ہی ہوتا کہ متوسط طبقہ کا کوئی فرد ترقی کر کے اعلیٰ طبقہ میں پہنچ جاتا، اس طرح دونوں طبقوں کے افراد خاندان مشترک ہو جاتے اور وہ ان سے مراد سمجھنے پر مجبور ہوتا تھا، اسی قسم کی سیکرول مثالیں موجود ہیں کسی دوسرے خاندان کا ذکر کر کے لوگوں کو ناگوار کر دئے گا اس لئے مثال کے طور پر اپنے ہی خاندان کو پیش کرتا ہوں۔ میرے اجداد حضرت آصف جاہ کے اجداد کے ہوں جن تھے، آصف جاہ نے دکن پر تسلط کے بعد اہل وطن کو بلوایا تو میرے جدا اعلیٰ بھی آئے، اسلئے میرے خاندان اب بھی

مقتل دروازہ ویرلورہ حیدر آباد

یہ ایرانی طرز کی مٹا و پاک ہوٹل ہے جسے افتتاح کا آپکو امتنا تھا یہاں آسام اور درجہ جنگ کے باغات کا درآ کر وہ چلے آسمان کی جاتی ہے خوش ذائقہ چائے، تمکین شیر نکلوا زات اور اعلیٰ مشروبات کے لئے اپنے دوست احباب کے ساتھ تشریف لائے اور چائے کا حقیقی لطف اٹھائے



نوے فیصد کوئی گھرانوں کا یہی حال ہے بعض خاندان تو ایسے ہیں
 کہ متوسط طبقہ کو بھی چھوڑنا اور اعلیٰ طبقہ میں جانا پڑا اس طرح
 بکڑے ہوئے اسیر خاندان کے افراد جو اعلیٰ طبقہ سے قریب ہیں اور
 راسم رکھتے تھے مجبور و معذور تھے، مگر زمانہ کی روش نے ہر
 متوسط درجے کے نوجوان کو ایسی ڈگری پر لا کھڑا کر دیا تھا
 اور وہ اعلیٰ طبقہ کا دیکھ کر دیکھ کر ہلکے رنگ کے
 شروع میں جیوڑا ہوا کے ایسے افراد بن کر آئے ہیں جو
 روپے بھی بوڑھے نہیں تھے، مستحقین اور نکلنے والے گھروں پر دو
 ڈیڑھ موٹر ہیں تو مددگاروں کے گھر پر ایک ایک موٹر بھی اور
 منتقلین اور دیہیہ دوم کے ہنگاموں کے گھروں پر ایک چوٹی
 آسن ضرور تھی، چنانچہ مجبوراً غریب کے پاس بھی ایک ٹیولیر کار
 (Leather Car) پرائی تو دھرائی ہی سہی مگر بھی گھوڑا
 جو پٹرول پر راسن ہونے کے بعد مجبوراً نکال دینا پڑا، یہ المیہ
 ہمیں پریشم نہیں ہوتا بلکہ لباس، رہن سہن میں بھی اس پر غصہ ہے
 حیدرآباد میں بعض افراد نے اپنی ذاتی قابلیت و صلاحیت
 سے ترقی کا حتیٰ جوہر ادا کرنے سے قناعت نہ کی تھی۔ ان لوگوں
 کو وقعت نے غلامانہ اور غلامانہ بنیاد دیا تھا، ایسے لوگ
 عام طور پر اپنی تعلیمی چدر آباد کے قدیم اور اعلیٰ گھرانوں میں
 پایا جاتا ہے۔ تھے کیونکہ یہ طبقہ ان کی امارت سے مرہون تھا
 اسلئے ان کی یہ کوشش رہتی تھی کہ کسی اور نے یا متوسط طبقہ کے
 جوہار کو کاٹنا نہ کر دیا دے تاکہ یہ غریب بیوی کے غلاموں میں
 پڑا ہے، چنانچہ اس طرح اکثروں نے اپنی عاجز دایاں بے باقی
 کو درجہ ادنیٰ کے صاحبزادگان فرخندہ حالی کے گھر یا غلاموں یا غلاموں
 یہ نوجوان کچھ بڑے ڈگری یافتہ تو تھے ہی، غمراہانہ و انکسہ

بھی امارت لے گئی، چوں چوں خاندان پیدا گیا دولت نصیب ہوئی گی
 ۱۰۷۰ء میں یہ مد کا ہزاروں کا مسقب والہ مرحوم تک (۱۰۶۰ھ) روپے
 بن کر پہنچا، مگر دالہ مرحوم باوجود (۱۰۶۰ھ) روپے کے مسفیدار
 ہوئے کے سید یا رنگ کے یلانے اور بخت بلند جنگ کے نواسے
 تھے، مولوی سید عبدالرحیم اول فقہدار کی بیٹی اور مولوی سید محمد
 یوسف الدین کی بھانجی اُن سے بیاہی گئی تھیں۔ خاندان میں بہت
 سے خطاب یافتہ تھے جن سے برابری سے ملے تھے ظاہر ہے
 کہ (۱۰۶۰ھ) مد و دیڑی میں امیروں کی برابری کیا کر سکتے؟ مجبوراً
 وزارت کرنی پڑی، پرانی وضع کے آدمی تھے، خاندانی وجہات
 کا خیال، ذاتی رکھ رکھاؤ اور منعداری طبیعت میں تھی اس لئے
 ترقی کی کو جتنیں پیدا نہ ہو سکیں لینے خوشدہ چالوسی، سچی
 محارث، اپنی کارگزاریوں کا پرو پچھڑا نہ آتا تھا، اپنے باوجود
 موجود خدمت فقیدار ہونے کے مرنے تک مستقل تحصیلدار نہ
 ہو سکے اور مدد خزانہ داری مسلط سے آگے نہ بڑھنے پائے خواہ
 اور مسقب طاکر کو پانی سو ماہوار کی آمدنی تھی۔ اس قبل سب
 میں کیا امیرانہ طما تھ ہو سکتے تھے اسلئے امیر بن سکے نہ متوسلے ہے
 بلکہ درمیان ہی میں چھوٹے رو گئے، اُن دنوں بہ آمدنی ایک
 متوسط گھرانے کی خوش گذرانی کے لئے کافی تھی مگر امارت کا
 سودا جو سر میں تھا، جو بھی امیر عزیز گلبرگہ بیت گذرتا اُسے
 ہمان رکھتے، صوبہ داروں، نعلتداروں کی دعوتیں ہوتیں، اس طرح
 اپنی خواہش امارت کے جذبے کی تسکین تو کر لیتے تھے عجیب عالمی
 ہو جاتی، اس ہوئی شیخی اور متوسط طبقہ میں رہ کر امیرانہ خواب
 دیکھنے کا نتیجہ قرضے تھے جن کی وجہ سے موروثی اثاثہ ہاتھ
 سے گیا اور اولاد گھٹنے میں رہی۔



پہنچا اور ان لوگوں نے بھی سوار دو ایک آدمیوں کے ملک کا کوئی خدمت نہیں کی کیونکہ فقیر کی تو بچارہ نہ تھا، ملک نہیں ہاسکتا تھا پہلی ہی چول میں یہ لوگ کیا کام آد ہو سکتے تھے ان سے نہ تو اپنی اصلاح ہو سکتی نہ ہی اپنے ملک کی، البتہ دولت، اگر فوٹو خان و شوکت اور حکومت کے زعم میں ان لوگوں نے مشرف کو نقصان بہت پہنچایا۔

حیدر آباد میں قدیم مشرف و سوا منصب جاگیردار علی عہدوں کے اور کوئی خدمت قبول ہی نہ کرتے تھے، ہر جاگیردار اور مفید، ملازم سرکار ہوتا تھا، شاہنشاہوں، مولویوں، بیڑوں اور پروہتوں کو انعام، یونٹس وغیرہ مقرر تھے، دفتری اصلاح میں علی درجہ کے لوگ، البتہ مشرف کے متوسل درجے کے "راسم" اور ان کے مددگار "نفر" کہلاتے تھے اس سے دکنیوں کی پورٹوا ذہنیت کا پتہ چلتا ہے، قدیم دکنی مشرف دو سو ستر لاکھ روپے کی مالیت سمجھے جاتے تھے، چنانچہ میرا لارڈ جنگ نے تعلیم کا اور سٹے نئے دفاتر اور محکمے قائم کیے تو مشرفانہ ان میں ملازمت نہیں کی اسلئے ان میں مجبوراً باہر سے لوگوں کو لینا پڑا، چنانچہ ملازمت، محسن الملک، اعظم یار جنگ، ڈاکٹر سید علی بیگ ائی، فتح نواز جنگ، سوا طرح حیدر آباد آئے ان کے بعد تو ہر سال درستہ العظم ملک شدہ لے آئے گرا بجو میں حیدر آباد بھیجے مشرف کو دسے چنانچہ عزیز مرزا، مسعود علی، قطب یار جنگ، معشوق یار جنگ، ظفر علی خان، عبدالحی وغیرہ اسی سلسلہ میں حیدر آباد آئے، فوج اور پولیس کی ملازمت، وکالت بھی دکنی مشرفانہ میوب خیالی کرتے تھے

کی سچی، سفارش اور تنگ و دو سے ابھی خدمت پر فائز ہو گئے، ان سوسروالی انہی سے ترقی کرنے والوں کا حال جب ان کے خاندان و دلوں نے دیکھا تو انہیں بھی شوق چڑھ گیا کہ کہوں نہ ہم بھی ایسے ہی گھرانے میں مشرف دی گئے اور ابھی خدمت پائیں، چنانچہ ایسی جگہ میں انہوں نے اپنی طرز زندگی ہی بدل ڈالی، عمر بھر چک سٹے سے گھر اب ٹوئیڈ، بلک اور بس۔ اوپنٹے سے اور بارگشی چڑھاؤ کی جگہ بیلن کے شوز پاؤں میں آگئے، ہر معاملہ میں وہی روش اختیار کی، جو ان نو دوسرے عزیزوں کی تھی۔

ادنیٰ تعلیم کے عام ہونے ہی وجہ ان کے ایک نکتہ اپنے پیش اور کتب و ہنر کو ترک کر کے تعلیم حاصل کرنا شروع کی جن کا قطع نظر صرف ملازمت تھا، ہر ٹر حال، سنار، لوہار، جلاہ، خدمت گار، حجام، چویدار، فراسٹی کی اولاد میں پائے گئے حکومت نے وظائف مقرر کر دیئے، میس ساف کی دی اور زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں۔ ملک میں ایک ادارہ ایجوکیشنل کالفرنس کے نام سے قائم ہوا جس نے اس قسم کے نامار طلباء کو بڑی فراخ دلی سے وظیفے دیئے، اس طرح ان کے طبقہ بہت جلد ملی تعلیمت پرورد ہو گیا، یہاں تک تو ابھی بات صحیح، مگر پڑھو کچھ مگر اپنے پیش کو فروغ دینے یا ملک سے کام کرنے کی بجائے ان لوگوں نے اپنے موروثی پیشوں کو نہ صرف برباد کیا تھا جوڑا بلکہ نہایت شد و مدت ان کی مخالفت بھی کرنے لگے

اس میں شک نہیں کہ اس طبقہ میں خاصے قابل لوگ پیدا ہوئے اور انہوں نے بڑی ترقی کی مگر اس طرح ان کے ذاتی پیشے فنا ہو گئے جس سے ملک کا صنعت و حرفت کو بہت نقصان



فیل خا قدیم ویرے گوشتہ محلی اسکول حیدر آباد

ہیں کچھ ایسے دوست احباب کیساتھ تشریف لاکر جائے کالفرنس ٹھائیے یہاں آج کو تازہ، خوش ذائقہ اور اعلیٰ درجہ کی چائے بوا ام اور شکر کے ساتھ خاص اخلاص سے منگوا کر تیار کرانی چاہیے، یہاں سے اور ایک ضرورتی طور پر چائے پراؤٹین، شکر سے واجیادام پر خریدنے کے

ان غیر ناک واقعات کی تعمیل فصول سے بہر حال وہ اخلاق و عادات جو حیدر آبادیوں کے لئے باعث فخر و مباہات تھے سب جا چکے ، اب حیدر آباد ایک ایسی بوڑھے بوجھ پلکے چکے آگے کوئی اور صورت نہیں ، صرف ایک تنگ و تاریک پھر مذلت سے اور بس ! نہ جانے وہاں تک پہنچنے میں اور کتنے دن باقی ہیں ! ؟ (باقی آئندہ)

سے کیا کہ یہاں کی تو اداکارانہ لہجہ میں اور منہ سے جو الفاظ نکلیں گے وہ زیادہ تر فعلی سکا لے ہی ہونگے اور پھر گنگائی کی بھی تو وہی تیرو بانہ فحش کمانے ، ظاہر ہے کہ جس طبقہ کے نوجوان مرد اور عورتیں انھوں سے اتنا متاثر ہوں ان کے اخلاق اور کردار کا کیا حال ہو گا ؟

ہماری متفقہ انداز و ناما سازی کا قانون بناتی ہے مگر قانون طبعیوں اور عادات کو تھوڑا ہی بدل سکتا ہے کسی زمانہ میں زمانہ بڑا سمجھا جاتا تھا مگر اب ہمارے نوجوان طبقے میں زمانہ اور گریٹ نوشی دونوں برابر برابری ہیں ، مطرح ایک نوجوان اپنے کسی معر یز رنگ یا عزیز کو دیکھ کر جلتا ہوا سگریٹ چھتا لیتا ہے بالکل اسی طرح اس واردات میں بھی رکتہ کا پردہ حاصل ہو جاتا ہے

اس سب کا نتیجہ یہی ہے ہمارے زندگی پر باد کردی ہے اور ہمارے اخلاق و عادات ، رفتار ، گفتار ، کردار ، سب کا نذر ہو چکے ہیں ، ہر نوجوان مرد فعلی اداکار بننے کی دھن میں ہے تو ہر نوجوان لڑکی فعلی اداکارہ بننے کی تنگ و دو میں لگی ہوئی ہے اور اپنے آپ کو اس فن میں مل کے کئے دونوں بالکل تیار کر چکے ہیں گزشتہ سال کسی فلم چھٹی کے نمائندے فلمی جہروں کے انتخاب کے سلسلہ میں حیدر آباد آئے تھے مجھے یہ معلوم کر کے بے انتہا حیرت ہوئی کہ وہ خاندان جنہیں اپنی سرکردگی پر ناز تھا اور جو اپنی شرافت اور رفعت کے گن گنا کر کرتے تھے اپنی لڑکیوں کو پیش کرنے لگے ، انتخاب کنندوں نے مختلف طریقوں سے دیکھ پرکھ کر قیمت بھی چھوڑی مگر سنا ہے کہ چند ہزار کی تک اس میں معاہدہ نہ ہو سکا ۔



شراب العین ٹیمک پراویجس عزا مقرر ہے

مومنین وقت مقررہ پر تشریف لا کر خود کو مشابہ اور بندہ کو ممنون فرمائیں

امید وارسر فرازی

سیدہ شیر علی خاں عابدی

بدلوڑی قدم دیدمشید میخان مرموم ہندی میٹلم روبرو زیر لنگو
باندی وقت طوط خاطر رہے ؟

کیفہ سعدی اینڈ پراویژن اسٹور

آسام اور دارجلنگ کے باقائے ست سنگو اکراہرفن سے تیار کی ہوئی چائے

کیفہ سعدی اینڈ پراویژن اسٹور

ناپلی مارکٹ حیدر آباد میں مل سکتا ہے اور ہمارے پراویژن اسٹور سے آپ کی
مزد و بیات کی ہر شے بازار سے اور ان خرید فرمائیے فون نمبر ۶۰۶۴۴



NEW GRAND HOTEL

PHONE NO. 4575

JEIOTI JAM
(BID) 180113DVH

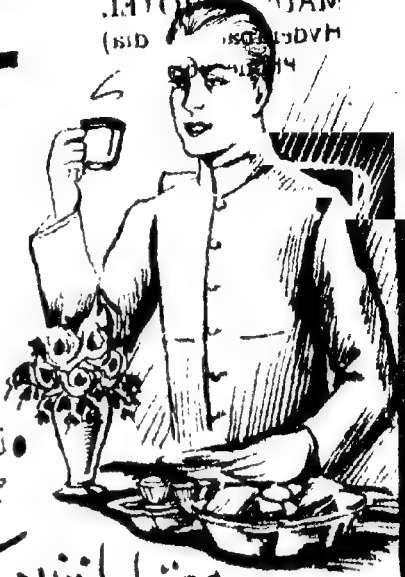
مانا کہ حیدر آباد میں سینکڑوں ہوٹلیں ہیں مگر
نیو گرانڈ ہوٹل انڈیا پراویژن اسٹورس

فون نمبر ۵۷۵۷۵۔ افضل گنج حیدر آباد دکن

• لغارت و پاکیزگی • باسابقہ طازمین • خورد و نوش کے بہترین اشیاء

• مفرح مشروبات خوش ذائقہ چائے اور

معقول انتظام کیلئے۔ اپنی آپ نظر ہے!



PHONE NO. 2372

EMERGENCY CAFE
ایمبا سی

چوراہا بشیر باغ حیدر آباد

انگریزی اور مقامی کھانوں اور بہترین انتظام کیلئے اپنی آپ نظر ہے
غافلکیاں سے کری پفس ہند گیر شہرت کے حامل ہیں۔

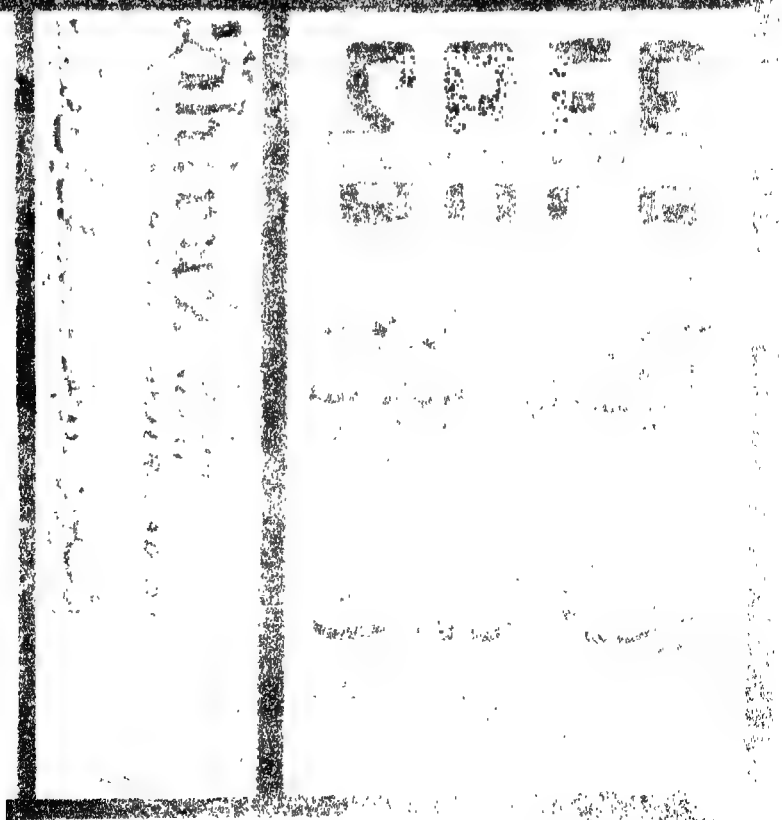
اگر آپ نے

ایمبا سی کیفے سے کری پفس نہیں کھائے ہیں تو گویا آپ نے کری پفس کھائے ہی نہیں!



Shiraz

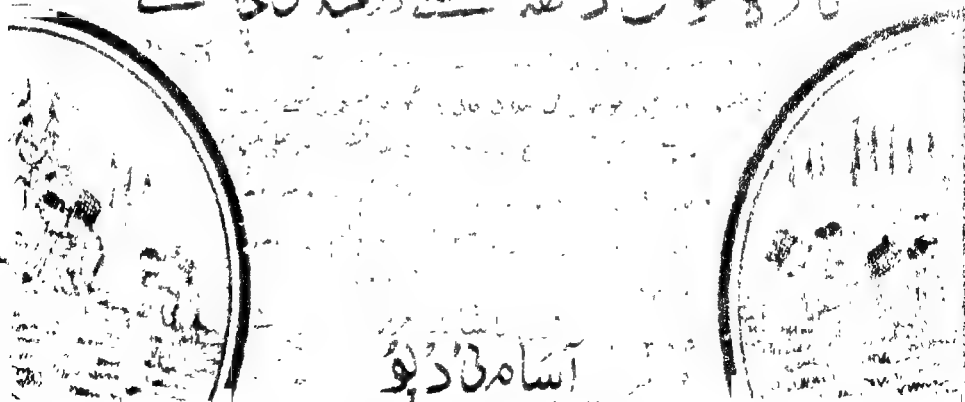
MADINA HOTEL
Hyderabad. (India)
Phone: 4686.





Assam Tea Depot

تازہ خوش ذائقہ اچھا درجہ کا ہے



آسامی دپو



و فور عشق کی داریں سمجھا تو میں سمجھا

کوئی بابِ نبیؐ کی ہندگی سمجھا تو میں سمجھا



علی کی معنی پیغمبری سمجھا تو میں سمجھا

شاہکار آپ کو غماں ہی کہتا ہے ہر اک سے

شہ یاز

ایڈیٹر: سید مصباح شیرازی پرنٹر: ایڈیٹر پبلشر

نقل سلام مطبوعہ در اخبار پیام مودہ ۵ ربیع المنبر مطابق یکم تیر ۱۳۴۳

سلام بہ پیشگاہ فلک اشتباہ علیہ السلام

دور میں بھی دیکھ کہ تم جا مل سکتا نہیں
نزع اعدا سے بھی لودام چل سکتا نہیں
مرکزِ نکسال سے بھی خام چل سکتا نہیں
قافلہ بھی آج سوئے شام چل سکتا نہیں
وہ کسی حالت میں زیرِ پا چل سکتا نہیں
بے سہارے سر کے بل سلام چل سکتا نہیں

ضربِ ف پر بادہ کُلفام چل سکتا نہیں
ختم کردی فتنہ سازی ستارے کے سر
سکہ ہر کھوٹا کھرا کس طرح نکلے ضرب سے
کتنی ہے بانگِ دروازہ و رو کے اپنے حال پر
آفتابِ منزلت کو کس طرح روکے کوئی
ہے فردِ اسکو بھی اک ہادی جی رہنے

(مطلع)

جو ہر اعمالِ صالحہ ذات میں جتنک نہ ہو
دیکھ لے غماں نمود و نام چل سکتا نہیں

مورثہ ۱۳۴۳

(آئندہ ازندری باغ)

جلد ۱۲
روز جمعہ
۲ ستمبر
۱۹۶۰ء
۲ ربیع الاول
۱۳۸۰ء
شمارہ (۴۳)

کرایہ پر حاصل کیجئے

- شادی بیاہ کے لئے شامیانے، فرنیچر، کمرہ وغیرہ
- اسپتالوں کے لئے اسپتال ڈیکوریشن کا سامان
- جلیوں وغیرہ کھیلنے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
- تاریکی اور کھیل فلموں کے لئے بہترین فرنیچر اور سامان وغیرہ

علی برادرس پرائیویٹ لمیٹڈ - معظم جاہی مارکت - لاہور

Ali Bros. PVT. Ltd.

PHONE NO. 5050.



درخواست یوس کان برائے قرضہ جسکی دکان عابد شاہ کے روپر ہے۔

فرمایا اس میں لکھا تھا کہ اس سے کاروبار نہیں چل رہے ہیں۔ لہذا (منسٹر) کا قرضہ اسکو دیا جائے۔ سبحان اللہ کیا یہ قول ریش ہے وہ بھی لاکھ دیکھ لاکھ سا انسان دکان میں رکھکر اور کاروبار چلتے رہنے کی قسم میں اسی درخواست کی جا رہی ہے۔ جو سترائٹرنا معقول ہے۔ چنانچہ جواب دیدیا گیا صرف خاص سود بہت کی دکان نہیں ہے۔ مثل موٹی لال یا بھگوان داس۔ یا نیت رام وغیرہ کہ اس قسم کا تین دین کرے۔ لہذا اگر درخواست گزار کو ایسے ہی روپیہ کی ضرورت ہے تو اپنی دکان کا اثاثہ زمین رکھکر بنک سے یا مذکورہ جوہریوں سے یا ٹاؤن وارڈوں سے جن کا ایسا سو روٹو پیشہ ہے قرض لے۔ کیونکہ حالات دنیا بدل جائے صرف خاص کا خزانہ خالی ہے۔ اور بغیر سٹاپائی قسط سول لڑٹ صرف خاص کے معاملات چلنا دشوار ہے۔ اس سے علاوہ بنک کا یہ قرضہ بھی ہے۔ ان حالات میں مناسب سمجھا کہ چند سطپر لکھکر اس مسئلہ پر ریشی ڈالوں تاکہ دوسرے اس قسم کی درخواستیں نذری باغ میں نہ پیش کر سکیں۔ اور نہ آئندہ سے ایسی درخواستیں قبول کی جاسکتیں جو سترائٹر بے منتظر یا مہمل ہوں۔ بلکہ ایسا کام کرنا نذری باغ اپنے پوزیشن کے منافی سمجھتا ہے کہ اپنی مسند شان جو ذکر زمرہ سا ہو کاروں یا گروہی گھانے کرنے والوں میں شامل ہو جائے۔ خود اندکڑے کہ ایسا موقع کبھی درپیش ہو۔ کیونکہ فرادین رہنے والا کبھی تشبیہ میں نہیں آسکتا جو منشاء قدرت کے خلاف ہے۔

مورخہ: ۱۹ ستمبر ۱۹۶۰ء

(آمدہ زلفہ رنگا باغ)

قطع

جامہ نو کو سلایا کس نے | آنکھ کو گل سے بلایا کس نے
سکہ قلب کو خالص کے بدوش || آج میسراں میں تلایا کس نے
(آمدہ زلفہ رنگا باغ)

صحت عمر نصر اللہ خاں المصطفیٰ نصیر یار جنگ مرحوم
پسر مبارک پیشکار آنجنابی، بطنی غوثیہ بیگم مرحومہ سنگدھ
(مضمون بر صغی ۳۱۰ دسمبر ۲۲ مورخہ ۱۹۶۶ء)

فرمایا ایک جگہ رہے بھائی کی عمر کا تناسب چوہے نے بھائی اقبال جنگ مرحوم سے کیا گیا ہے تو بھائی اسکا
عمر یہ یا ۱۰ سال زائد لکھنے کے سہوکتا بہت سے کم لکھ دیا گیا۔ اسکی صحت کر لیجائے۔
دوم۔ اس سے چوہے بھائی کی زوجہ دوم (پروردہ لڑکی سلطانہ بیگم ہمشیرہ مرحوم) جس کی عمر ۲۶ یا
۲۷ سال کی ہے جو کہ لا ولد ہے اور جس نے اس کی پرورش کی ہی اسکو آگاہ کیا ہے کہ اگر ممکن ہو تو (کیونکہ اسکی عمر
ایسی بیٹھنے کی نہیں ہے) کسی کے ساتھ خانگی میں اس کا عقد دوم بعد کم و بیش چھ ماہ دینے بعد ختم بندت (پڑھا
دیا جائے تاکہ اس کا ٹھکانہ جو جائے اس صورت میں اس کے اذوقہ کے لئے نڈری باغ سے انتظام ہو جائے گا۔
دوسرے طرف یہ اب حدود شادی خانہ فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ مانیتہ سانچہ کے بعد وہاں کے حالات سابقہ باقی نہیں رہے
میں بلکہ بدلے ہوئے ہیں۔ لہذا میری تجویز کے مطابق اگر عمل ہوا تو ہر ایک کے حق میں یقیناً مفید ہوگا اور یہ کارنامہ اب بھی
مورخہ ۳۱ مورخہ ۱۹۶۶ء

(آمد از نڈری باغ)

شیرھاؤس

امری باریک چاول

اعلیٰ درجہ کے امریکی باریک چاول کیلئے کشمیرھاؤس بیگ بازار
کی خدمات حاصل فرمائیے، اسکے علاوہ اعلیٰ ایرانی کشمیری زعفران، اعلیٰ
شاہ زیرہ خشک پیڑہ، چاکر کم معالجہ و کرانہ کاوا و اعدہ مرکب۔

کشمیرھاؤس بیگ بازار پید آباد فون نمبر ۵۹۵۰

آرڈر پر سہائی کی جاتی ہے۔
نوٹ۔ آرڈر کے وقت اخبار شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے۔



جواب تحریر سعاد جاہ پیش شدہ درندری باغ بہ سلسلہ مضمون نسبت سے صاحبزادیاں جوئیر پرس (یعنی رعیتہ بیگم سابقہ زوجہ مطلقہ)

فرمایا میں نے تحریر بھجوانے والے کے ہاں کہلا بھجوا دیا کہ یہ شکر یہ کامروضہ جو بزرگ خاندان
کے ہاں پیش ہوا ہے یہ قبل از وقت تھا۔ سگڑ ساتھ ہی اسکی توقع رکھی جائے کہ جوئیر پرس جو کہ
برادر بزرگ ہیں (بعد سینیر پرس) یہ ضرور میری تجویز پر غور کر کے ایک دن غل پیرا ہونے
اور دو برادر خورد عطا قی جس میں سے ایک اسوقت اس دنیا میں نہیں ہے یعنی کاظم جاہ دروم
ان ہردو کو سرفراز کریں گے تاکہ سلوک بزرگی کا مظاہرہ ہو اور ساتھ ہی انکی نیک نائی کا
باعث بھی کہ چھوٹے بیٹے بڑوں کے عنایت و کرم کے مستحق ہوتے ہیں وہیں۔
سورفہ ۳۰ سراجٹ ۱۹۶۷ء
(آمدہ ازندری باغ)

قطع

کیسا ہے مبارک باد کا قد بھی کیسا آج ہے شمشاد کا
مرتبہ خاک کشی میں رنگ سے مانی کہتا ہے سُنو بہزاد کا
(آمدہ ازندری باغ)

A.C. CHAR COAL DEPOT.

کوئلہ دچورا

آپ کو ہر وقت ملے گا۔!

ہم نے راجی قیمت پر طلبہ رانیے کوئل کی چھبائی ہماری
موصوفات سے ہے۔ خریدی سے پیدر ڈپو کا موڈو گرام دیکھو
اعیان کر سچے! کوئل سائے بھی بیان ملتا ہے۔

اے سی چار کوئل پو! ترب بازار حیدر آباد۔
منقول ہمدرد دوا خانہ

معروضہ ادب

بعد از آستانہ بوسی مودبانہ عرض ہے کہ سرکار نے ہر اہم خسروانہ و خصوصی شفقت غنایات بڑی دہداری و فراہم سہارک سابقہ و خالیہ متعلق تجویز نسبت دو فدوی زادے سیادت علیخان و میہانت علیخان اپنی پیمثال سرپرستی و منصب افتخارات بزرگوار کے تحت اقبائے نظام گزٹ و شیرازیں صادر فرمائے ہیں وہ ہر دو فدوی زادگان مذکور کے حق میں فانی نیک اور ان کے درخشاں مستقبل کی ضمانت ہیں جن سے وہ معزز و سرفراز ہوئے۔ آفریں دو نوں فدوی زادے مذکور فدوی ادراکینز نور النساء سلیم (مادر) سرپاسپاس اور کمال ادب و آداب و قدمبوسی عرض کرنے کی عزت و سعادت حاصل کرتے ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ وہ اپنے افعال و برکات سے سرکار کا سایہ ہمارے سروں پر دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین بجاء فتم المرسلین وآلہ الطاہرینؑ

زیادہ مداد

مرقوم ۷ ستمبر ۱۹۶۷ء

فدوی سعادت جاہ

از مکان گاف

نقل

سورہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۷ء

(آملہ از ندی باغ)

اصلی دلائلی مرغیوں کے انڈے

کھانے اور بچھانے کے لئے شوقین حضرات انڈے ہماری پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ یا شیڈ اینڈ بلیک سلورڈ آرنگس، کیمائین، جلائٹ اینڈ بلیک، آرنگس، اسپائٹ بلیک، مونارکا، لگ ہارنس، ہف، سٹیکس، ہف لگ ہارنس، ہف راک اور دیگر عمدہ اور بڑھیا نسل کے مرغیوں کے انڈے ہماری بیانیہ راجی قیمت پر اور بھاری کمی سے ساتھ فروخت ہوتے ہیں۔ ہماری پاس کی مرغیاں اکثر فائینوں میں اول نمبر کے انعامات حاصل کر چکی ہیں۔ آل انڈیا مائٹس مرغیوں کا چلندہ مرغیوں کو اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔ کل ہند مائٹس مصنوعی ٹیٹ ٹیٹ ڈون برڈ آف دی شو کا پرچہ آف برار تقریبی کہے علاوہ زیادہ انعامات حاصل کرنے پر الحمد للہ کی شیعہ بھی عطا کی ہے۔ عمدہ انجمن داشت اور اچھی ہمدانگی کی وجہ سے ہمارے بیان کی مرغیاں مقوی اور جیادین رکھنے والے انڈے دیتی ہیں۔



نسب پولٹری فارم وکیلف، ڈنشاہ، لے پی، حیدرآباد۔

وجہ نظم نیرنگ اردو بر موقع عید نہم

فرمایا میرا خیال ہے کہ ایک اچھا خاصہ عرصہ ہوا ہے جبکہ میں نے اسکو لکھا تھا وہ بھی اُنکل
غذوں یا اسٹرا کے کیا حکامات ناشائستہ ہوتے ہیں اس میں اسکی تفصیل درج ہے۔ مگر تب ہی
اسکی یہ گونزا صیغہ ہے (جو کہ نظم کی روح رواں ہے) تاہم مہذب پیرایہ میں ہے جسکو امید ہے کہ نقد طبقہ پر دمکر
خوب ہنسکر اسکی داد دے گا۔ خلاصہ یہ کہ یہ نظم چند پرانے پیشی کے کاغذوں کے بستہ میں تھی جو آج ان
کاغذات کی چھان بین میں نکلی ہے۔ جسکو استاد جلیل صاحب مرحوم کے فرزند اکبر صدیق احمد صاحب
(Bundke) صلاح دی ہے۔) لہذا ثیقین کے سامنے عید نہم کے موقع پر یعنی ہر ربیع الاول یہ آرہی ہے۔

بہتر حال میری تمام عمر میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ مجھے اس نوعیت کی نظم لکھنے کا موقع ملا تھا وہ بھی
ایک خاص برائی مزاج یا طیش کی حالت میں، جبکہ لکھنے پر میں مجبور تھا۔
زیادہ۔ عید نہم مبارک ہو گروہ حق گویاں و صداقت شناسان

سورہ ۳، آیت ۱۹۶ء

آدمہ از نذر کا باغ

قطعہ

پھیلا ہے کیف آج یہ جام شراب سے || معن چمن بھی بھر گیا رنگ گلاب سے
فرقاں یہ کہتا جاتا ہے دین نہیں آج || معن بھی قل ہوئے ہیں عجب بڑا تراب سے -


(آدمہ از نذر کا باغ)

اسٹورنٹ

لوپ کا سانچہ

پاکیزگی اور نفاست کے ساتھ نیسا رنگے ہوئے
• کھانوں • خوش ذائقہ چائے • تازہ مشروب
کا اندازہ یہاں آپ کہ تشریف آوری سے ہو سکتا ہے!

♦♦♦ ہمارے پراڈیژن اسٹور میں آپ کی ضرورت کی ہر چیز دستیاب ہو سکتی ہے!



نظم شیرینک مونس عیدم

(مطلع) شور برپا ہے آج غنڈوں سے
(بدعاش باغرام)

اپنے اعمالِ بند سے دُنیا میں
دُور ماسُجھا بھی کرتے ہیں فریاد
دال اور حُک رُوئی یہ کہا کر

رہے ناکام اپنے مقصد میں
کوڑی کوڑی کو جمع کرتے ہیں
ہر گلی میں یہ ہاتھ میں لیکر

فیتوں سے یہ کہتے ہیں تعویذ
تاکر کس نے یہ چٹا یا ہے
باز آتے نہیں شرارت سے

جن کو غیرت کبھی نہیں آئی
کیسا ناقص اناج ہے افسوس
کیسے احمق ہیں اور میں بے شرم

راتِ دین سنکے یہ کہانی بھی
بے وقوفی کی یہ دلیل ہے سب
مثلِ تھوڑے سے آج نہ اُستار

ناگ میں دم ہے ان نفسانیوں سے

پھوڑتے سر میں آج بندوں سے

لڑتے پھرتے میں یہ بتنگیوں سے

کیسے فریب میں آج خوشگوار سے
(موتے) (دکاندار)

جو نظر آر ہے میں سندوں سے

میں نے آج لکھنا شروع کیا ہے

خاک اڑا رہے ہیں اور جہیز ویل سے

بن لیا کام خوب لکھو (کام چھوڑ دے)

میرا ریلوے کارڈوں سے

مترجمی زمی ہوئے ہیں لہذا وہ سے

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے پہلے اس سے

دیکھا جاتا ہے ان کے حیل سے

بروئے پھرے ہیں انج دیووں سے
(موسیٰ مگرہی)

دل لرزتا ہے آج جنلوں سے
(لڑائی)

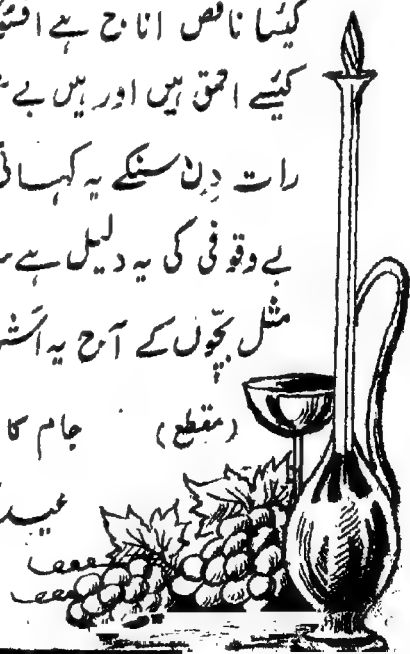
پھوڑتے سر کو ہیں یہ سنگوں سے

کھیلے رہتے ہیں یہ اندوں سے

(مقطع) جام کا دور کہتا ہے غماں

عید آئی ہے آج جنگوں سے

(گامده از نذری باغ)



تحریری معذرت نامہ سعید علی خاں داماد نظام (پیش شدہ درندری باغ)

فرمایا حال میں جو واقعہ ناہنجار اس سے طرف سے وقوع میں آیا تھا موٹر کے سلسلہ میں اس میں اپنے بچاؤ کے لئے دروغ گوئی سے کام لیا تھا۔ اور اصل واقعات کو رنگ دیکر دوسری شکل میں پیش کیا تھا اور دوسرے طرف ایس۔ این۔ ریڈی کی رپورٹ جو بعد کامل دریافت و تحقیقات پیش ہوئی تھی اسکی تکذیب کرتی تھی اور جو ہر طرح سے صحیح تھی وہ بھی دلائل و ثبوت کے ساتھ جس سے انکار ناممکن تھا کس لئے کہ معاملہ مذکور بند کوٹھری میں نہیں ہوا تھا۔ بلکہ علی ریڈی اس شہادت تھا۔ اور یہ اس وقت پیش متعلقہ دفتر پیشی میں موجود ہے۔ جو انشا اللہ آئندہ بروقت جبکہ اسکی ضرورت محسوس ہو شیراز میں درج کردی جائیگی جو معنی برحقاً ہے اور معاملہ مذکورہ پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ بہر حال سرت اس قدر کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ دیر آید درست آید

مرقوم۔ سہراگٹ ۱۹۶۰ء

(آئندہ ازندری باغ)



Lasa
Special Tea
TRADE MARK

کروڑوں کی پسند

لاسا اسپیشل چائے

ہر گھر میں۔ ہر تقریب میں۔ ہر سوسائٹی میں۔ ہر پارٹی میں
استعمال کی جا رہی ہے
اپنے محلہ کی ہر چوٹی بڑی دکان سے طلب فرمائیے
چینا نیلگری ٹی امپورٹیم
سیلس ڈپو آف فیس
معظم باہی مارکٹ
حیدرآباد دکن



LASA
Chocolate
FINE FLAVOUR
BEST COLORED
CHOCOLATE TASTE
SPECIAL BLENDED
High Quality Tea
TRADE MARK

حرکت نازیبا سعید علی خاں داماد نظام جو بوجہ اپنے گروار مذہب کے یہ عزت پائیکتا ہیں (مقیم نذری باغ)

فرمایا اس زمانے کی حرکت جو وقوع میں آئی ہے اس سے اسکو متنبہ کر دیا ہے کہ اگر آئندہ پھر ایسی سلسلہ جاری رہے تو مجھے سخت نڈار کرنا ہو گا جو اس کے حق میں ہرگز مفید نہ ہو گا اور نہ وہ نذری باغ میں رہنے کے قابل ہو گا۔ لہذا اسکو چاہئے کہ دیکھ بھیکہ آئندہ کام کرے ورنہ اس کا قیام نذری باغ میں نا ممکن ہو جائے گا۔

دیگیو۔ اسکی درخواست ہر حال میں صرف خاص میں کام سیکھے گا اسکو موقع دیا گیا تھا لہذا یاد آئے اس انتظام کو سدود کر دیا گیا ہے۔ البتہ آئندہ اگر اس سے رویہ میں اصلاح ہوگی تو اس وقت غور فکر ہو گا کیونکہ یہ نذری باغ ہے جلی کو چم کے مکانات نہیں ہیں وہ بھی کہنہ و بوسیدہ جس میں کوئے گمنامی کے اشخاص رہتے ہیں جن کا زمانہ میں نہ گنتی نہ شمار۔ بہر حال دوسرے لوگوں کے ساتھ اس کا جو انتخاب دامادی کے لئے ہوا تھا یہ دمایا اپنے آئین مذہب کے مد نظر اس کا مستحق نہیں تھا۔ خیر آئندہ اگر پھر ایسا موقع ہمدرد ہو گا تو اس مسئلہ پر روشنی ڈالوں گا۔ لہذا سردست اس قدر کافی ہے

تھلا صد یہ کہ اگر شرافت کا ان ن کو دعوے ہے تو اپنے اعمال و افعال سے اس کا ثبوت دے۔ ورنہ دہل صادق آجیو

”برعکس نہت نام نہ گئی کا فور“

زیادہ اس بقولہ پر نظر رہے کہ

”مکر دنی خویش آمدنی پیش۔“

(منقول از نظام گزشتہ)

مرفوع ۲۹ مارچ ۱۹۶۷ء



لاکھ کا ڈکٹ

ہائی کلاس کنفیشنرز۔ سوشل اور ٹانی
(مجموعی نسیم)

لاکو بون بون ٹانی

فوبورٹ ڈبوں میں

سول ایجنٹ ایم۔ دی۔ مائینڈ اینڈ کینی

ٹوٹ نہ آدہ کے وقت ایماں شیراز کا والد غور دیجئے۔
بر آئندہ صراحتاً مستعمل دیوٹی کمال ٹائیگر بازرارید کاہ

نظام کے دامادوں کی مساوی پوزیشن آئیں نہیں ہے (بلکہ یہ فرق مراتب ہے)

فرمایا حالات حاضرہ کے منظر اس چیز کی ضرورت محسوس کیا کہ اسکی بھی تشریح کر دوں۔ وہ یہ ہے کہ بعض ان میں کے خصوصیات کی وجہ سے سینیئر میں بالمتقابل دوسروں کے جو کہ جونیئر میں۔ مثلاً

- (۱) علی پاشاہ (پسر ماجد یار جنگ مرحوم) یہ این و جہ کہ اس بچہ کا تعلق خاندان سالار جنگ اول سے ہے
- (۲) نجیب یار جنگ بدو جسے میرا بھائی تھے ہونے کے (بلقی صابزادی داد و النساء بیگم مقیم بیگم پیٹھ)
- (۳) جگہ میں چھوٹا پکارتا ہوں

(۳) رشید جنگ (پسر ولی الدولہ مرحوم)

- (۴) گلہ زور نواز جنگ بوجہ ہونے پسر سالہ نظام دلیخے قدرت نواز جنگ (جودوہن پاشاہ مرحوم کے گھر میں پرورش پایا تھا زمانہ گزشتہ میں اور جگہ میں چھوٹا پکارتا ہوں۔
- (۵) محمود جنگ (پسر خیر نواز جنگ مرحوم) یہ بچہ میری بیوی چھوٹا پاشاہ مرحوم کی ماجزادی لیاقت النساء بیگم

مرحوم کا نواسہ ہے

الحاصل ان دہ کو چھوڑ کر دوسرے بالقی داماد جو ہیں ان کا نمبر دوسرے سے آدھ ڈرافٹ پر لیس میں۔ لہذا مجھے امید ہے کہ اس تشریح کے بعد آئندہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہیں رہے گی کہ ہر چیز کو اس طرح سمجھا گیا ہے زیادہ۔ الْعَاقِلُ لِكَفِّهِ الْأَشَارَةُ

مرحوم ۳ مارچ ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطع

خدا محفوظ رکھے چشم بد سے
ملح ہر قسم کی کہتی ہے دنیا
خصوصیت اور یہ بغض و خدشہ
بڑھی ہے دیکھ لے تو اپنا حد سے

(آرہ از نظام باغ)

خریدی موٹر کار کے استعمال متبادل صاحبزادیاں نذر باغ (اُن کے ذاتی پیسہ سے مندرج ٹرسٹ)

فرمایا اس مسئلہ کو بجا صاف کرنے کی جگہ ضرورت محسوس ہوئی۔ تاکہ صاحبزادیوں کے شوہروں کو اس کا علم ہو۔ یہ ان کے ذاتی پیسہ کی خریدی سے نہیں ہے۔ کیونکہ الونس دامادی میں اس کی گنجائش نہیں ہے بوجہ مقدار قلیل ہونے کے۔ دوئم ان موٹر کاروں کو جو کہ خرید کر وہ ٹرسٹ ہیں۔ ان پر صدر موٹر خانہ نذری باغ کی نگرانی رہے گا (تحت دفتر ٹرسٹ) کیونکہ موٹر کار کے شوہروں۔ کلینروں۔ پٹرول اور درستگی کا خرچ صاحبزادیوں کے علیحدہ علیحدہ ٹرسٹ سے ادا ہوتا ہے (مجموعہ رقم سے) جس میں ان کے شوہران دست اندازی نہیں کر سکتے کہ یہ امور اُن سے متعلق نہیں ہیں۔ ورنہ نتیجہ معلوم ہے۔

مخصوص دامادوں کو موٹر خانہ نذری باغ میں آنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ صاحبزادیوں کی موٹروں کو اپنے گھر پر روک رکھنے کی۔ کیونکہ یہ وقت پر استعمال کیلئے دی جائے گی۔ بعد ہ موٹر خانہ میں ان کا آنا ضروری ہے۔ خلاصہ یہ کہ سب امور پر نگرانی رکھنے کیلئے ایس۔ این۔ ریڈی سے کہہ دیا ہے کہ غیر معمولی واقعات کی اطلاع مجھے فوراً دے گا۔
(مقول از نظام گزٹ) مرقوم ۳۱ اگست ۱۹۶۷ء

قطع

چمن شاداب ہے یہ رنگ گل سے || اومرستی بھی پھیلی جامِ گل سے
مست چار سُو دیکھو عیاں ہے || عجب عیدِ نہم کے شور و غل سے
(آمدہ از نذری باغ)

بچپن کا جُور از وچین کا

یعنی صاحبزادی مشہدی بیگم اور محمود شاہ کا
بطنی نیلا بیگم اور بطنی سعادت النسا بیگم

فرمایا اول الذکر بچی جب تولد ہو کر کم و بیش ایک سال کی تھی۔ اومرستی موفرا نذر کریم تین سال کا تھا اور اس وقت نسبت ہو کر اور بچی کو محمود شاہ کا خطاب دیکر جدیدہ غفر محوی شاہ ہوا تھا۔ سب سے بڑا شکر ہے کہ ہر دو کو صاحب اولاد ہیں یعنی میرا نورسہ بیگم اور کم و بیش دسٹ ماہ کا ہے (مقیم عدن باغ) جو نانی و دادی دیکھ کر شادان ہیں کہ خدا نے انکو یہ دن دکھایا۔ اگلے بدھ کو نمازی ہر دو جہاں مسجد رہیں۔ نذر باغ معقول کو غلطیوں و توفیق جزیل نصیب ہے۔ نقدی نفوس قدسیہ۔
(آمدہ از نذری باغ) مرقوم یکم ستمبر ۱۹۶۷ء

The Nizam Sugar Factory Hyd.A.P.



مشرق کا اعلیٰ ترین کارخانہ شکر سازی

بلور کی طرح سفید شکر اور نیفا برانڈ کنفکشنری

خالص اور لذیذ سوٹس اور ٹافیز

جدید ترین اور آٹوٹیک پلانٹ پر صحت بخش طریقہ پر بنائے جاتے ہیں

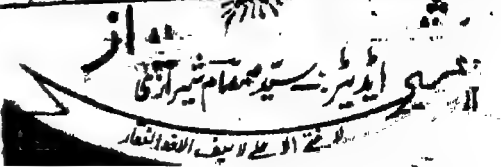
ایکبار کی آزمائش ہمیشہ کی پسند

کیبلس اور ٹیلیگرافس
"شوگن"

فون نمبرات ۳۱۷۷، ۳۲۰۵۹
۳۱۸۶، ۳۱۸۵، ۳۲۲۵۰

فیکٹری
شکر نگر (سٹرل ریلوے)
کنفکشنری
اعظم آباد - حیدر آباد

صنعتی دفتر
فتحیدان روڈ
پوسٹ بکس (۱۱۷)
حیدر آباد دکن



خلیفہ غیر مسلموں کا ارشاد مبارک ہے کہ خلیفہ جو حق کا ایک چہرہ ہے، جو پناہ اور جس کو باطل چاہے کیا وہ جہنم پہنچا۔

استعمال کر رہی تھی، جو مرد و ریت کے بعد ناکارہ ہو چکی ہو، نہ خریدیں۔

لیکن ہمارے ملک کا باوا آدم ہی خیر اللہ سے وہاں ہر اس آٹا کی اور ملائی کو، وہاں ہمارے اور عام طور پر فروخت کر کے اجازت سے جو نہ تو معروقات سے واقف ہوتا ہے نہ مرکبات سے، نہ کیمیائی تغیر و تاثر سے نہ تحلیل و تخریب سے، نہ کو نہ تو مروج کے طریقے معلوم ہوتے ہیں نہ ہی امراض کے نام ہر آٹا کی اور ملائی کو جانے آج کا کیموس وقت اور سچ امراض زمانہ ہے، اپنی ایجاد کردہ دوا کی تعریف میں وہ یہ بھی باندھا ہے، زمین و آسمان کے وہ قلابے ملائے کہ تو یہ بھی بھلی۔ ہر نئی دوا کا موجود ایسا دوا کے بارے میں یہ بتانے کہ یہ قلائد امراض کی یا قلائد امراض کی واحد، نہ مودہ، مجرب اور آخری دوا ہے۔ بعض تو یہ بتاتے ہیں کہ انکی ایجاد کردہ دوا جلد امراض کی واحد دوا ہے اور اس دوا کا نسخہ کئی مادیوں پر تیار کیا گیا جو نسخہ بتانے کے بعد باقیہ باقیہ غائب ہو گئے۔ وہ دواؤں کی یہ جوئی تقریباً بڑھ کر ہمارے بھوکے بھالے عوام دواؤں کو خرید لیتے ہیں اور ان دواؤں کے استعمال کے بعد انکی اصل مرض میں اتفاق ہونے لگا، بجائے دوسرے ملے اور پیچیدہ امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ہاری ان پیٹنٹ ادویات کے طبع میں نہ جانے ہر سال کتنے اموات واقع ہوتے ہیں۔ ان استحضاری پیٹنٹ ادویہ کی تیاری کے علاوہ دوسری چیز جو ہماری قوی زندگی پر ایک بدکار اور صحت مادم کو تباہ کرنے کا باعث بنے وہ ان دواؤں کے استحضارات ہیں جو دوا کی طرح سے بہنوں کا جلا بولکا، وہ مراد آباد میں مردہ زندہ ہو گیا اور آپ کو خدا کی قسم ضرور پڑ جائے، ان عوارضات سے شروع ہوتے ہیں اور پھر ان عوارضات کے متن میں جنسی امراض کی تحلیل، علامتیں، آثار، اندیشہ، ان کے اندر الہ کے لئے پیٹنٹ دوا استعمال کر کے سنا رہا ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ استحضارات ہڈی سے گزرتے ہیں اور غریب ہوتے ہیں جو دوسرے یہ کہ ان استحضارات کو کھانے کے بعد چارے کو جو ان طلباء استحضار میں درج شدہ علامتوں کو اپنے آپ پر منطبق کر کے اپنے آپ کو خواہ مخواہ بیمار

پیٹنٹ ادویات

ہمارے ملک میں شاید ہر کوئی فیہ الیا کرتا ہے جس میں ایک نہ ایک پیٹنٹ دوا (جو ہر مرض کا آخری، مجرب اور آزمودہ علاج ہو کر نکلتی ہے) ایجاد نہ ہوتی ہو۔ اور پھر چند ہضم عام کی صحت سے کھل کر اس دوا کے ایجاد کرنے والے منع ایچا مجرب دوا کے غائب نہ ہو جاتے ہوں۔ دیگر ترقی یافتہ ملک میں پہلے تو کسی غیر سبب یافتہ شخص کو باکی چیز معرفت خانگی اور اسے کو ادویات بتانے اور انہیں عام طور پر فروخت کرنے کی اجازت ہی نہیں دیکھائی اور جو ادویہ پہلے ہی سے ادویہ سازی کے لئے حکومت کی جانب سے اجازت یافتہ ہیں انکی نئی ایجادات کو پیٹنٹ کوٹنے، ادویہ سازی کے قانون کے تحت رجسٹر کر دینے اور عام طور پر فروخت کرنے کی اجازت صرف اسی وقت دیکھائی ہے جبکہ حکومت کے مجرب خانہ میں اس دوا کا کیمیائی تجزیہ کر لیا جائے اور یہ تحقیق کی جاتی ہے کہ اس کے اجزاء ان بیماریوں کے ازالہ کے لئے مفید ہو سکتے ہیں اور انسانی صحت پر اس دوا کا متضرر اثر کیا پڑ سکتا ہے؟ جس بیماری کے لئے یہ دوا ایجاد کی گئی ہے آیا اس دوا میں بیماری کے لئے مفید ہے یا نہیں؟ اس تجربے کے بعد ایک ٹریلر لودنگ کی رائے سے اسکی مقدار خوراک عمروں کے تفاوت کے لحاظ سے معین کی جاتی ہیں پھر یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ یہ مرکب دوا کیمیائی ترکیب کے بعد کتنی مدت تک اپنے اثرات برقرار رکھ سکتی ہے۔ ان تمام مرحلوں کے بعد تب کہیں جا کر دوا کو پیٹنٹ کوٹنے اور عام طور پر فروخت کرنے کی اجازت دیکھائی جاتا ہے اس طرح اجازت حاصل کرنے کے بعد ادویہ ساز ادارے، پیٹنٹ دوا کی تیاری کے بعد دوا کے ٹریلر لودنگ کی تیاری کی تاریخ اور سند درج کرتے ہیں تاکہ دوا خراب نہ ہونے والے ٹریلر لودنگ تاریخ دیکھ کر دوا خریدیں اور ایسا پیٹنٹ دوا کی مدت

ہونے کے بارے میں تصدیق کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ بینٹ ادو
سازوں کو پابند کر لیا جائے کہ وہ ادویہ کے ٹوکوں اور بوتلوں پر
وہ کی تاریخ تیاری لازمی طور پر درج کریں تاکہ طریقے واسطے
پڑانا اور ناکارہ اشیا کو خریدنے نہ پائیں اس سلسلے میں دیکھا جا رہا
کہ ایلو پیتھک بینٹ ادویہ پر تاریخ تیاری اور بینٹ استعمال کو درج نہ کیا
لیکن یونانی بینٹ ادویہ پر تاریخ درج نہیں کرتی۔ لہذا یونانی سرکیٹ
فروخت کی بیواؤں کو قانوناً پابند کیا جائے گا کہ وہ لازمی طور پر تاریخ تیاری
اور بینٹ استعمال درج کیا کریں۔ ہم یقین ہے کہ ہمارا کام نہایت اس بارے
میں جلد کوئی موثر قدم اٹھائے گا۔

تصور کرنے لگتے ہیں اور اسی تصور میں لیاقتی طور پر وہ بیمار ہو جاتے
ہیں۔ ان خالق پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہماری اسٹھائی
حکماء، وید اور ڈاکٹر اور عطائی ادویہ ساز برہمن سے قوم کے
لو جو ان کو تباہی قحط کے راستہ پر لیا جاسے ہیں کیا ان
عالات میں حکومت کا فرض نہیں کہ وہ غلط ادویات کی ادبجاء
فروخت اور اشتہار بازی پر قانوناً اقتدار حاصل کرے اور
صرف ان ہی دو اٹوں کو بینٹ کرنے اور فروخت کرنے کی اجازت
دے جن کے بارے میں ٹریڈ مارک بورڈ اور تجربہ خانہ سے مفید

ہمایون عید نہرا باد

متاع میکہ امروز دست حق پرستان است
کہ در این عید نہرا بادہ نوتی نفس قرآن است
دل بیت محمد مصطفیٰ مسرور شان است
کہ حب فاطمہ بنت محمد عین ایمان است
کہ دانش مایہ ناز جمیع دستداران است
علام شاہ مردان افتخار شہریاران است

تعالی اللہ و زجشن مرگ بدشعاران است
بدہ ساقی سے صافی کہ عید پارسایان است
جزاک اللہ نثار در غلبہ برین امروز
حدیث بفقہ ربی دلالت میکند بر این
خداوند اشہ مارا ہمایون عید نہرا باد
ہاواز دھل گویم کہ این سرکار حق آگاہ

ہر اے یک ادلے او بگردم وقف جان خویش

کہ اے مہم شہزادی شہم از حق شناسان است

ہمید نہرا جمیع خوانندگان گرامی مسعود و مبسارک باد

(ستیدہ مقام شیرازی)

مہارشیہ کی ایک اور مجلس

خدا کی حمد و ثنا اور محمد و آل محمد پر درود و سلام کے بعد

اب تک کسی نے مزدوری نہیں مانگی، کلمہ اعلیٰ حق کو بلند کرنے کے لئے ابراہیمؑ نے زمین اٹھائی تھیں۔ نور نے تکلیف برداشت کی تھیں، موسیٰؑ نے ترک وطن کیا اور معین بنی اسرائیل کے لئے وارپٹھکائے گئے، لیکن کسی نبی نے مزدوری اپنی امت سے نہیں مانگی۔ نبی کہتے ہیں کہ ان اجہای الا علی اللہ۔ ہمارا اجر خدا پر، ہمارا صلہ خدا سے گا۔ رسول اللہؐ نے اجر کیوں مانگا؟ اسلئے کہ سابقہ شریعت بدلنے والی تھی، مکمل نہ تھی، ہر زمانہ اور ہر ملک کے لئے نہ تھی۔ اگر مزدوری کو واجب کر دیا جاتا تو آنے والی آخری شریعت کے قائم ہونے کا کوئی امکان نہ ہوتا۔ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، موسیٰؑ، اسماعیلؑ، عیسیٰؑ، محمدؐ کے لئے امت سے تو انکی شریعت کو منسوخ کرنا عدلی انکی کے خلاف ہوتا، انکی پیروی کو آخری اور مکمل دے دینی پڑتی۔ مگر انکی شریعتیں منسوخ ہونے والی تھیں اور شریعت محمدؐ پر جاہلیت کی شریعت کو نا اللہ کی شریعت بن چکا، اسو اعلان کے ساتھ کہ حلال محمد اللہ یوم القیامت، حرام محمد اللہ یوم القیامت۔ ایسے ہی باطل کی آوازیں بلند ہوں گی کہ سلسلہ حق رک جائے، ختم ہو جائے، قدرت نے چاہا کہ باطل کی آواز

کو بند کر دے، حکم ہوا، اے حبیب! اجر رسالت لگادو اور کہو کہ ہمارا حکم ہے۔ قلمیات اہل کلمہ میں اجری۔ الم کہہ دو اے رسول! میں کوئی اجر کیسے نہیں مانگتا، مگر جو رب کی طرف جانا چاہے مزدوری دے۔ یہ کوئی گھراٹھے کی بات نہ تھی، رسول نے دولت اولاد، دولت مال اور دولت زندگی نہیں مانگی۔ مزدوری میں صرف قرنی کی محبت، قرنی کی موت، طلب کی سلسلہ حق کی دعوت، حق کے پیغام کو قبول کرنے کی آواز دینا، جاہلی کے باطل کی آواز ترک کرنے، مزدوری دینے والے حق سے قریب ہو جائیں۔ کسی اور کے قرنی کی محبت کو واجب نہیں کیا، انکے قرنی کی محبت کا حکم دیا جو رحمت اللعالمین سے خاتم النبیین ہے۔ اس منزل پر آواز دے گی۔ قلم لا اسلمکم علیہ اجی الا ہود تہ فی القرآن۔ کہہ دو اے رسول! میں ہود کی گمراہیوں میں تم سے اجر رسالت کی مزدوری مانگا مگر موت و محبت والی میرے قرنی کی۔ عجب منزل فسر ہے۔ دعوت حق کا پیغام ہے۔ دور تشریح گزارا، دور تہنہ۔ وہ زمانہ جس میں خلافت شریعت لازم، اور جبکہ لئے صحت لازم نہ معلوم کا ہونا ضروری، اسلئے محبت ضروری۔ دور تہنہ گزارا، دور اجتہاد آیا۔ کار رسالت اگر باقی ہے تو اسکی ضرورت کا اد اگر ناجی لازم ہے۔ دیکھنا یہ کہ اجر رسالت کیسے واجب کون ہو جو ہے؟ کوئی موجود ہے کہ نہیں؟ موجود ہے۔ وہ باقی ہے کہ نہیں؟ ماری کھڑا غلامیہ کہ حقیقت محمدیہ باقی ہے کہ نہیں؟ اگر باقی نہیں ہے تو نہ رسالت موجود، نہ قرآن نہ معجزہ، نہ تغیر اسلام کی تسبیح باقی، اور اگر حقیقت محمدیہ

پیرا اسٹیر کیفے اینڈ پرائیز اسٹور



ہماتما گاندھی روڈ سکندر آباد اے۔ پی فون نمبر (۷۱۱۵) میں کچا کھانا نہیں کھایا ہے اور چائے نہیں پی ہے تو آپ کھانوں اور چائے کے معنی والے سے واقف ہی نہیں۔ محبت اور قوت بخش غذاؤں، مغز و دماغ مشروبات اور الکیم کا لطف پیرا اسٹیر کیفے میں تشریف لاکر اٹھائیے اور اپنی ضروریات کی ہر چیز چائے پرائیز اسٹور سے واجی دام پر خرید فرمائیے۔

کا وجود ہے تو مجھ کے ساتھ مسجد نما ہونا ضرور ہے بلکہ قرآن سے ثابت ہے کہ حقیقت محمدیہ باقی عصمت خاتمہ الیہ عادت جدیدہ کے ساتھ علم حنیف کے ساتھ شجاعت حبیبہ کے ساتھ عبادت سجود کے ساتھ مانر باقریہ کے ساتھ انار حبیبہ کے ساتھ علوم کاملہ کے ساتھ رنج رضویہ کے ساتھ جدو تہذیب کے ساتھ لغات لغویہ کے ساتھ جہت شکر کے ساتھ اور غیت الہیہ کے ساتھ یہ مجھ کے قریب ہیں۔ محمدیہ نہایت میں، متعدد غفلت، (الغفلۃ النایت) سیر کمال اس مدبر کا ختم ہو جاتی ہے۔ ہم سب کو ترقی میں خدا بخش، انسان بنائے، انسان کا وجود لازم، تو میری ترقی سیر کمال انسان لازم۔ جو سلسلہ انبیا کا آدم سے خاتم تک کا اس میں وحدت فکری ملتی ہے۔ وحدت فکر کا وہ ایک ایسا سلسلہ ہے جو ٹوٹنے نہیں پاتا، اس سلسلہ پر اعتراض کہ وہ معلوم نہیں، عجیب بات ہے۔ ایسے اگر مان لیا جائے تو پھر خدا کی عدالت معرض بحث میں آ جاتی ہے۔ خدا قادر ہے۔ ہاں ہے، مگر چاہے چاہے ہو جائے تو کوئی لے کر دیکھنا یہ ہے کہ وہ قدرت کا استعمال کس طرح کرتا ہے، عقل سلیم تو یہ چاہتا ہے کہ راہ عدل، میزان عدل اس کے ہاتھ سے چمکے نہ جائے۔ عزیزان گرامی! غور سے سنئے، بڑا اہم مقام ہے۔ دعوت فکری بہت بلند ہے۔ ذات باری کا ذکر ہے، اسکی ذات واحد، یگانہ ہے۔ وہ محمد ہے۔ خیال و گمان و دھم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ جہاں صفات میں ذات، اسکی ذات میں عدل،

توحید، عدل کے ساتھ، خدا کا علم قسمل، تو میری ترقی میں دشواری نہیں ہوتی۔ قطعاً ان فی ناقص، اسے ضرورت تھی کہ عالم کو سمجھا۔ علم و حکمت کو لے کر سمجھا، اپنے معائنات کا منظر بنا کر سمجھا تا کہ وہ ہر بات کو سمجھ سکے، ہر چیز پر روشنی ڈال سکے۔ کوئی عقلی اس سے نہ ہوتا کہ ہمارے لئے لطیف بن جائے۔ غور سے سمجھ لیجئے اچھا ہے ہم، حق سے قریب تر آ جائیں، عقل تو یہ کہتی ہے، ایسے پیچھے جانے والے کو خطا کار نہ ہونا چاہیے، اگر وہ ایسا نہ ہو تو اسکا اعتبار کون کرے، اسکی بات میں وزن کہاں سے آئے؟ خدا کی عدالت کا تقاضا یہ کہ اسکی پیغام کا عقلی سمجھا ہو، خطا کار نہ ہو۔ اسکا ثبوت یکہ آدم سے خاتم تک دیکھ ڈالئے، وحدت فکر کا ایک سلسلہ آجکے گا۔ محمد ابن عبد اللہ پر دعوت، عقلیت، فہم، مگر سلسلہ کو باقی رہنا ہے۔ دعوت حق باری سے، فکر نہیں سکتی، ایسے میں نبوت جب عرض میں جانے لگی تو ولایت بن کر جائے گی، نبوت حجاب ہے، ولایت حجاب کو اٹھ دیتی ہے۔ وہی کلمہ صحت ہونا ضروری، ورنہ سلسلہ فکری میں وحدت باقی نہیں رہے گی، نہ ہی پیغام حق مسلسل رہ سکے گا۔

آقا سید علی خاں خٹری کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ پس جدید آباد میں دفن ہیں۔ بڑے پائے کے بزرگ تھے۔ ان کا ایک شعر بدیہ پیش ہے۔ فرمائیے:۔

احد ما عرفنی لکنت لکشف، فکشف غمہم و کشف کنت علی

تو ت، دعوت علم و معرفت و سکون، ولایت، کشف حجاب، ولایت دعوت جلال، جہاں تلخ چمکے اوجھ و باطل کے فرق ظاہر کرے

بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی

بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی

ہر قسم کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروب، سوٹا و آٹا، سکیم کا مشاغلہ و موکمنہ

بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی بھتی

اسٹیٹ بینک، عابد روڈ، حیدر آباد، فون نمبر (۷۷۸۸۸۸)




نبوت منزلی، ولایت تادیل، نبوت، شہادت کا وہ پرکھن منزل
جہاں خبر ہو چکا ہے۔ ولایت وہ جہاں خبر ہو جانے والے کے بعد اتھان
لگا جائے۔ نبوت، خلق مجسم، ولایت، قربانی، جلال کی منزل،
محمدؐ کیلئے، اسلئے کہ حال معبود۔ محاب کی منزل ہی کیوں؟
اسلئے کہ نبوت میں نظر۔ عرض میں جائے تو ولایت، طوبی ترقی حتم
نبوت۔ عرض میں جب ولایت جاتی ہے تو اسی سطح پر جاتی ہے،
جو سطح ختم نبوت کی ہے۔

فریضہ حج سے واپسی ہو، ربیت تپ رہی ہو، بالان
شتر کا خبر ہو، ختم نبوت کا ہاتھ ہو۔ کسی کو بند کیا جائے اور آواز
دی جائے کہ اگر میں اولیٰ بالمعرف ہوں تو یہ بھی اولیٰ بالمعرف،
ولایت کو اختیار دل گیا، آؤں دینے والے کے اذن دیدیا۔ اب انکی
منزل کو دینا منزل میں کر سکتی۔

عزیزان گرامی! احوال سے ہر حکم
آج کسی کا وقار نہیں۔ القابات حکومت، اقتدار، دولت، تخت و
تاج، بڑے بڑے جاہ و ختم والے سب ختم ہو گئے لیکن ولایت
کا چراغ باقی رہ گیا۔ کس کے لئے قوت لگائی گئی؟ پانی کی طرح رو بہ
بہا بہا گیا، حکومتوں نے اٹری چوٹی کا زور لگایا کہ ولایت کی منزلت
گمراہی میں۔ حدیث کا نہیں، روایات کو رسولؐ تک پہنچا لیں،
اشرفیوں سے حدیث بنائے والوں کے دامن بھر دیئے گئے، عوام
کے میوؤں کو خرید لیا، کہاں تک عرض کرنا جاؤں؟ دھڑو برس تک
یہ حکم عام تھا کہ بزرگ مولیٰ پر ماکر علیؑ کو کاپاں دی جائیں۔ سب تسلیم کیا
جائے، تاریخ، اسلام کو اسے کہ چھوٹو برس تک کوئی مانا اپنے
پچے کا نام تھا، حسنی یا حسنین نہ لکھ سکتا۔ یہ سب کچھ ہوا، مگر حق کی

آواز نہ مٹ سکی۔ حق کا بول بالا ہو کر رہا نبوت۔ ایزدی کوئی
کبھی شکست ہوئی ہے؟ دنیا بھر ہی ہے کہ خبر و استدانت
اسم لینے والے نہیں بسے، ظلم نا ہو کر رہ گیا، لیکن آج تک علیؑ
کا نام باقی ہے، حسن کا نام باقی ہے، حسین کا نام باقی ہے۔ دنیا
چاہتی تھی کہ ان کا ذکر نہ بسے مگر نبوت ایزدی، سلسلہ دعوت
حق کو باقی رکھا چاہتی تھی۔ ہر جان علم کی فیصلت کو دینے کے بعد
چاہا وہ انا ہی ابھرتی رہی۔ نبی امیت، نبی ماس، آل عثمان، آل
سسان، آل نبوت نے کہا کیا کیا؟ سب پر واضح ہے لیکن اسے
باوجود بیاٹے! آپ کا ذکر نہ کرے گا۔ اسے میں اعجاز رسالت کہوں،
رسالت کا معجزہ کہوں تو بے جا نہیں، رسالت چاہتی تھی کہ دعوت حق باقی
رہے۔ خدا کی مرضی تھی کہ یہ سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے۔ اس سلسلہ میں یہ
وحی کو، ہوا یوں۔ سافر کا ایک بات کو بغیر باد رہے، دنیا کی ہر
قوت سے ٹکرائے کی کوشش کرنا، لیکن یاد رکھو، حسینؑ سے کبھی نہ
ٹکرائے۔ یہ وہ منزل ہے جہاں بڑی بڑی طاقتوں کے نام اکٹھے گئے،
بڑی بڑی سلطنتیں ٹوٹ کر رہ گئیں۔ وہ وہ نہیں نہ رہیں، حکومتیں نہ
رہیں، اقتدار نہ رہا جنوں نے حسینؑ سے ٹکرائے کی کوشش کی۔
وجہ یہ ہے کہ حسینؑ سلسلہ دعوت حق ہیں۔ جس تک سلسلہ باقی رہے گا،
تذکرہ باقی رہے گا۔ جس نے حق کو مٹانے کی کوشش کی۔ اسلام ہوا۔
حسینؑ کا سیلاب رہے اور ہیں گئے۔ خدا کو اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ
مظلوم نیکے پر زندہ اور ظلم کرے۔ حسینؑ بڑے مظلوم ہیں۔ اس
نے مظلوم ہیں کہ حسینؑ نے اپنے کچھ نہ چاہا، اسلئے مظلوم ہیں کہ
حفاظت شریعت میں جان دی۔ اللہ اور لطف الہی چاہتا ہے کہ
حسینؑ کا تذکرہ باقی رہے۔ قابل مبارکباد ہیں وہ مہنیاں جو کوشش



AL NIDYA Restaurant

لائٹ آف انڈیا رستورانٹ سرخس دیوی ہاسٹل فرسٹ فلائرز حیدرآباد

جب کبھی علاج کے لئے آپ سرخس دیوی ہاسٹل آئیں تو لائٹ آف انڈیا ضرور تشریف لائیے یہاں آپ کی مہافت کیلئے بہ
کینگ، لپٹری، فوشن ڈانچے، کافی اور ہر شام کے مشروبات مثلاً سوڈا، لیمونڈ، وٹو
دیگر موجود رہتے ہیں۔

ہماری پراویژن اسٹور سے آپ کی ضروریات کی ہر چیز بازار کے دام پر خرید فرمائیے!

اور تذکرہ حسین کو جاری رکھنے کا کوشش کرتا ہی ایسا ہیں ان کی
تفاوت کو پورا کریں گے حسین کا تذکرہ دینا چاہیے یا نہ چاہیے
پورا رہے گا اسی حقیقت کو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں
اچھا تو سنئے! مقام فکر ہے۔ ارشاد باری ہوتا ہے
اٰمِلِ دَوْلَ الْاٰلِیَّہِ عَلَیْکُمْ۔ رسول فرما رہے ہیں، اللہ کا رسول
جو کہ ہماری طرفت آیا ہوں۔ دینائے مکہ بھی پرستہ سے اور کتب سے
دروازہ ہے، مجھ سے، سودا ہے، کہہ دینے دو، دیکھیں گے لے
کہا ہوتا ہے۔ لیکن ایک مرتبہ دینائے دیکھا کہ عبد اللہ کا بیٹا ان
کے خداؤں کو تبرا کہہ رہا ہے۔ پس کیا تھا، آواز میں بند ہوئی،
ہم اچھی جان لے میں گئے۔ مار ڈالیں گے۔ کفر کی طاقتیں ابوطالب کے
پاس آئیں۔ ابوطالب سے کہا، تمہارا بیٹا ہمارے خداؤں کو تبرا
کہہ رہا ہے، اسے پکڑو، منع کرو، ورنہ برا ہوگا۔ چھارے
جہاں سے آتیک خاموش ہیں۔ تم سردار مکہ ہو۔ جہنم سے ٹک
ہیں چاہتے۔ ابوطالب نے جواب دیا کہ کبھی جہاں جو محمد کو آکھٹا تھا کہ
رہے، میری زندگی میں اگر محمد پر کوئی ایچ آئی تو تواری میں نکل
پڑے گی، مکہ کی گلیوں میں خون بہنے لگے گا، کفار قریش نے ہر کہا
کہ تم راستہ سے ہٹ جاؤ، بیٹھے لو والہ کر دو، تم تو بیٹھے گے
پیغام سے منتہق نہیں۔ پھر کیوں جواب نہیں کہتے؟ ابوطالب نے
کہا، اپنے ہوئے فکر کے کوئی سے حوالہ کروں اور تمہارے لڑکے
کی پرورش میں کروں؟ یہ مجھ سے نہ ہو سکے گا، کوئی میرے بیٹے
کو بیڑائی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ ایسے میں اعلان دعوت حق
دعوت ذوالغیرہ ہوئی کیا رد کر کے ایک بیٹے نے آگے بڑھ کر
لوہ کی اجازت چاہی۔ یہاں حافظ ابوطالب، یہاں مددگار ابوطالب کیا


کفار قریش سوچ میں پڑ گئے کہ مائدہ فطرت ہاں یا رہے انکی نظر
کے سامنے لقمہ کھینچ گیا۔ وہ سوچنے لگے، رسوم بدل جائیں گے، رواج
بدل جائیں گے، آرزوؤں پر پانی پھر جائے گا، تمہاری حق ہو جائیگی،
سفیت الحارج کی خدمت بھی تم سے پھین کی جائیگی۔ کفار جان پہنے
تھے کہ جہن ابوطالب کا توار کھینچ لیں، اسدن مکہ کی گلیوں میں خون
کی ندیاں بہنے لگیں گی۔ ابوطالب کی زندگی تک کسی کو میت نہ ہوئی،
جہاں نہ ہوئی، لوگ کہتے تھے کہ ابوطالب کی زندگی تک کب رہو
اللہ کے فرمان سے مکہ سے جس پہنچے۔ ابوطالب زندہ رہے،
رسول اللہ کا بیٹا میرا، رسول، خلق مجھ، کوئی تمہی سر سردا دیں
تو خاموش ہو جائیں۔ اٹھایہ کہ اونٹ کی غولت سر مبارک پر
ڈال دی گئی اور خان اڑا گیا، لیکن رسول خاموش، یہ سب
ابوطالب کی وجہ سے تھا کہ بیٹے کا پیغام آگے بڑھا رہا۔ بڑی
حفاظت کی ابوطالب نے مکہ غیبی کی، اسلام کی، محمد ابن عبد اللہ کی
جہاں تک کہ ابوطالب کی آنکھیں بند ہوئی، ایک سال تک کسی نے
رسول کو نہ دیکھا۔ غور سے سنئے! ابوطالب کے
بعد باطل نے پھر آستیں الٹا کر کو کھینچ لیا۔ آگے آگے ابوطالب
اور ابوجہل میں۔ آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ کون ہے محمد کو کھانا لا؟
قل محمد محمد کو، ہمارا دین، ہمارے خدا محفوظ ہو جائیں گے
باطل اپنی پوری توانائی کے ساتھ آگے بڑھنے لگا، ابوطالب کے
بیٹے نے چادر رسول اڑھائی۔ رسول مکہ سے مینہ چلے گئے،
دینا لے گیا، پھر ابوطالب کے بیٹے نے چالیا، عورت جہن
ابو کفار قریش نے مینہ پر چڑھا دی، ادا وہ کر لیا۔ یہ ارادہ
خونگ بد رکیمورت میں طاہر ہوا۔ (باقی دارد)

حیات

جواب گلشن کشمیر ہے یہ کیف پارک بھون کے باغ کی تصویر یہ کیف پارک

چوراہا میل چادر گھاٹ سڑک انیسم جا ہی فون نمبر (۸۷۸)

لذیظ طاقون، مغزج مترو بات اور ذائقہ، ارچائے کیلئے آئے اور اپنے
... متاجاب کو کھلوا دینا لوہا کی دعوت دیکھو (عبدالوہاب ایچ)



(بسط گزشتہ)

حیات جناب ہاشم علیہ السلام

از جناب سید العلماء مولوی سید اسد علیضا حب

دار و ان حرم پر ہاشم کا کرم ہاشم کے جد تھے کے

اے بیٹا میری خدمت کجالت تھی۔ انہوں نے قریش پر انکی مضافت لازم کر دی تھی۔ انکے حکم سے قریش نے یہ دستور بنایا تھا کہ اسے سال کا ادنیٰ سے ایک رقم اس کام کے لئے ملے دیتے تھے گو یہ سال کے آخر اجات کا جزو لازم تھا۔ اس رقم کو قلعی کے پاس جمع کیا جاتا تھا، ایام حج میں جب تک حاجیوں کا قیام مکہ و منیٰ میں نہ رہتا تھا اسی قسم سے یہ انکی تواضع ہوتی تھی۔ قلعی نے یہ بے بڑے حوص بنوائے تھے اور ان سے حاجیوں کو سیراب کیا جاتا تھا یہ طریقہ بعد وفات کے دوویں جاری رہا اور پھر جناب ہاشم کے دور میں اور زیادہ وسعت اختیار کر گیا

ابن سعد طبعات میں لکھتے ہیں ہاشم بن عبد مناف کو سفارت کا خدمت ملی اور دار و ان حرم کی مضافت انکے سپرد ہوئی۔ یہ تمام قبیلہ قریش میں ایک مرتضیٰ الحال بزرگ تھے۔ جب یہ عہدے انکے سپرد ہوئے اور وہ حج قریش آیا تو ہاشم نے تمام قریش کو جمع کر کے مخاطب فرمایا وہ اے حاجت قریش! تم خدا کی جماعت ہو، اور اس کے حرم کے رہنے والے، اس زمانہ میں مراسم تعظیم بحالانے کا فرض ہے

زاروں کا جلاؤ ہوتا ہے، دیکھو یہ سب خدا کے ہجان ہیں اور خدا کے ہجان سے جو کچھ کون لالین عزت ہو گا؟ خدا کا احسان ہے کہ اس نے یہ موقع ہر شخص تم کو دیا ہے، کئی اور قوم کو یہ موقع دیکر کفر میں نہ آیا۔ لہذا اسے تمہارے زاروں کا اکرام کرو۔ ذرا خیال لو کرو کتنے دلاغر ہو جائے گے بعد انکے اونٹ تم تک پہنچتے ہیں۔ دور دراز کی مسافت طے کر کے تمہارے کتنے دلاغر ہیں وہ آٹ جاتے ہیں، انکے جسم و لباس خراب و شکستہ کا مجموعہ بن جاتے ہیں، لہذا تم کو نہایت سیر سی کیا تواضع مضافت کے فرائض انجام دینا چاہیے۔

اس تبلیغ کا نتیجہ ہوا کہ قریش نے رفادہ کا نام شروع کیا اور ہر امیر و غریب نے اپنا اس نظامت کے طے سے بھرا۔ خود ہاشم بھی اپنے سراب سے اس معرف کے لئے مال کثیر نذر کیا کرتے تھے، قریش کے ارباب ثروت کھانا کھاتے تھے اور ان میں کا ہر شخص تنو متعلق ہر قلیل کعبہ کے لئے نذر نکالا کرتا تھا۔ ہاشم نے حاج کے پانی بلانے کے لئے چڑھے کے بڑے بڑے حوص بنوائے تھے، جو زمزم کے پانی کو رکھ دیئے جاتے تھے اور مکہ کے کنوؤں سے لبریز کر دیئے جاتے تھے (چاہ زمزم کو مدت سے چٹا ہوا بے نام دلشان پڑا تھا) اور حاجیوں، زاروں کو سیراب کیا جاتا تھا حاج کے دو یوم زویر کے ایک دن قبل سے کھانا کھلایا جاتا تھا اور یہ سلسلہ درمنیا عرفات تک جاری رہتا تھا۔ ان تمام دنوں میں ان کے لئے گوشت روٹی، روغن، بستو، خر سے کا نہایت مضافی کے مقررہ نظام کیا جاتا تھا تمام دو بیٹی عیم بھی انکے لئے یاغی کے حوص کا انتظام کیا جاتا تھا جس سے وہ خاطر خواہ سیراب ہوں۔ یہ مضافت

روغن ناریل پر لوناتی ادویات سے تیار شدہ!

ایلیسا براہمی آئیل

• بالوں کو بڑھاتا ہے • بالوں کو چمکاتا ہے • بالوں کو سیاہ رکھتا ہے
• درمسر کو خوری بند کرتا ہے • دماغ کو تروتازہ رکھتا ہے قیمت فی شیشی (دبیر)

اسٹاکسٹن - مدینہ ہول پھر گئی حید آباد



کہ آخری منزل ہوتی تھی جسکے بعد یہ جمیعت منتشر ہوئے گئے تھے۔
 ہاشمی فریقوں کے یہی ہر نئی نقوش تھے جو صرف
 قریش میں بلکہ عالم کے گوشہ گوشہ پر ثبت ہو چکے تھے۔ عرب
 کے باہر بھی اقوام و قبائل انکی ذاتی عظمت و وجہیت سے
 افریقہ پر تھے۔ یورپ سال بھر ماری دنیا میں جہاں جہاں
 بھی لوگ زمین حرم پر آئے تھے ان وسیع و ترخاؤں، کشتہ
 و جنگوں، شک و فہم و یقین کا جو چاہو کرنا تھا اور شہر و باغی
 آفاق عالم کو عبور کرنا تھا۔ شک کے مذاہن میں ان کی کھڑکیوں
 سے آبلے کر فصل لکھوں اور بلند بانگ شہوں کی صورت میں خاصوں
 خفاہیں کو بگاڑتے تھے۔

مکہ میں قحط ساری اور ہاشمی کی فیاضی | فیضیہ میں سے
 سال قحط پڑا، اس لیے ہاشمی کی ماری پوچھا گیا کہ اہل مکہ
 جاں بحق ہوئے ہیں۔ قوم و ملک کی عظیم ترس میں پوچھا کہ ہاشمی
 تھے۔ انہوں نے ہاشمی کے لیے لکھا تھا کہ اس کا سفر کیا وہ اہل جاہ
 قحط فراہم کیا وہ دنیا کی کو اہل اور بڑی بڑی کھانوں میں بھر لائیں
 پر مایہ ناز دنیا کی بارگاہ۔ مکہ کی اس عظیم کھانہ میں سے کھانا
 ہونے کو مونس یا کھانا بیٹھی تھی۔ ان اویسوں کو یہ براہ خود یہ
 میں لوگوں کو شہر بردہ تھا کہ ان کے ان اونوں کو قحط لیا میں پر
 نہ مکہ کی لہذا کھانہ کے لیے کھانا تھا کہ اہل اور بڑے بڑے
 پہاڑوں میں کھانا کھانا تھا۔ ان کے دل میں، اہل مکہ کا جان
 میں جان آئی اور ان کے کھانے سے ہاشمی نے قریش کو بچا لیا۔ اس
 اختیار نے عہد کو ہاشمی بنا دیا۔ ہاشمی کے معنی ہوئے جو درگزر و برد

میں بیگونا بیگونا عہد۔ اہل ان الزبیری نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ
 ”عہد“ وہ ہیں جنہوں نے اہل مکہ کو اس وقت شہر میں روئے ہوئے
 کھانا دیا جبکہ وہ عظیم قحط کا شکار تھے۔ اس شعر میں دو ہاشمی کا لفظ
 استعمال ہوا ہے۔

عبداللہ ابن الزبیری کے مژدہ و مہم بن عبدلہ کی شجاری
 میں ہے کہ یزید و ان کے درج ہے۔ ہاشمی یہ ہے کہ قوم کی ماری
 مصیبت کا بار ہاشمی نے اپنے قوی کا نہ ہوں پر لیا۔ یزید کا نام
 سے ملے والوں کے لئے اذوقہ بھر لائے اور تمام ہاشمی کا نام مکہ کو
 از سر نو عروسی جہاں سے نکال دیا۔ ماری قوم کا لطف کے
 بعد ان کے حساب کرم کے بھی لکھی۔

ہاشمی کے مقابل امیہ کی ناسوا کاوش | اہل کار کا مال
 نے ہاشمی کی مقبولیت کو غیر فانی بنا دیا تھا اور انکی وجہیت
 عظمت اور امارت کے لیے تمام اقوام و قبائل کے تصورات پر
 جام دینے تھے، کسی کی عظمت نہ تھی کہ ان کے سامنے سر اٹھا سکتے
 مگر خدا بھلا کرے خدا کا یہ تو یہی اسی زمین کو خاک کرتا ہے جو انکی
 پرورش کرتی ہے۔ معقول آدمی انکی رہنمائی میں اچھا خاصا
 اہلیا ہو جاتا ہے۔ خدا نقص دہی کے شک سے پیدا ہوتا ہے
 کھل افراد حد نہیں کہتے بلکہ ان سے حد کیا جاتا ہے۔ ہاشمی
 جب ہاشمی کی امارت پر گہر ہوئی تو امیہ کو جو ہاشمی کا بھتیجا تھا
 حد ہوا۔ ابن ابی شامہ کے کمال میں کہتے ہیں کہ یہ خدا امیہ و ہاشمی
 کے درمیان دشمنی کا آغاز تھا۔ ان سعدی طغیان میں کھلے کہ
 امیہ بن عبد شمس صاحبہ اہل خمار کے بل پر اس نے ہاشمی کا مقابلہ

حیدر آباد کیف

پنجیل گورہ حیدر آباد



امام نیازی اور دارالحدیث کے یافات سے راستہ پر آگیا ہوتا ہے ہاشمی کے
 ہاشمی کے تیار کردہ قحط کا معنی یہ ہے کہ

ہاشمی کے پرانے اسٹوٹ سے آگیا فروزا کی ہاشمی یا زور کے نفع یہ خرید فرمیں
 ہاشمی کی طرف آوری کو ہاشمی کا ایک ہاشمی کا

کرنا چاہا اور ان ہی امور کے بجائے کسی کو شش کی جہت میں کرتے تھے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ بات پیدا نہ ہو سکی کہ اسے کو تو دعوت اور اس نے بھی اور کافی اہتمام کیا مگر جو ہاشم بن علی اس سے نہ بنی۔

طبری نقل ہے کہ قریش کے خوش ذائق لوگوں نے اسکا معبود اڑایا، اس پر وہ سخت ناراض ہوا اور ہاشم کی شان میں سناٹا مچا کر یہ مطالب کیا کہ اسے متعلق بنائیت سے فیصلہ دیا جائے۔ ہاشم نے خود واری کے ماتحت اسکو منہ بہ منہ بھی مگر قریش نے اصرار کیا اور جوش دلا کر آمادہ کر دیا۔ ہاشم نے فرمایا میں اس شرط پر اس معاملہ کو پچائیت کے سپرد کرتا ہوں کہ اسکا سیاب ہونے والوں کو سیاہ ہونکوں والے پکاس ناقے بخر کرنا ہوں گے اور کس مال کے لئے کتے سے ترک سکونت کرنا پڑے گی۔ ائمہ نے شرط مان لی، دونوں نے کامن اعتراف کو ترجیح دیا۔ اس نے ہاشم کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ اب بعد کے موافق ہاشم نے ویسے ناطے لیکر مکہ میں فرج کر کے اہل مکہ کی ضیافت کی اور ائمہ شجرہ کے کو تمام چلا گیا۔ اور کس مال وہاں رہا۔ شام اور آئینہ کے ارتباط کی وجہ کی لڑائی سے طرکے لکھائے کہ غایب جد المطلب نے عرب میں ائمہ سے اصلاح تعلقات کے لئے شاہ حبشہ نجاشی سے کہا تھا کہ اس نے دخل دینے سے انکار کر دیا۔ ان دونوں نے فیصلہ بن عبدالمطلب کو ترجیح دیا۔ اس نے عرب سے کہا، اسے ابو عمرو ہاشم اس شخص سے نہ آنا کہتے ہو جو تم سے قدیم تر ہے، اسکا سر تم سے بڑا ہے، تم سے زیادہ وسیع ہے، تم سے کم تر ہے، یہی اولاد تم سے زیادہ ہے، جو تم سے زیادہ سخی ہے، تم سے زیادہ طاقتور ہے۔ اس عہد کے اور اس نے عبدالمطلب کے حق میں

فیصلہ کر دیا۔ عرب یہ منظور کجھکر گئے لگوا۔ "ہماری بڑھتی ہے کہ ہم نے تم کو ترجیح دیا"۔
اسکے بعد اسی قسم کی جہات و غفلت کے بعد اہل مدائن بنی اُمیہ، بنی ہاشم کا مقابلہ کرنا لگا۔ مگر وہاں حالات کے واپس لینے میں بھی کامیاب نہ ہوئی۔ وہاں سے ہوتی ہوئی مدائن و شروٹ کی دسترس سے روحانی امانت بہت جذبہ بنی۔ یہ غلبہ ناقابل سلب و غلبہ تھا۔ جیسا کہ امام رضا علیہ السلام نے ہوں گے اور پیر اسی نکتہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ غلبہ خدا تعالیٰ سے تھا، اسے تو تم بلا اسلحہ و فوجی نے کہی، وہی اس کیسے نقص کر سکتے ہو اور اگر تمہارا پس تو پھر تم کو پس دے دے گا۔


نسب ہاشم کی کرامت
یہ عرض کرنا ہے کہ یہ وہ ہند ہی تھا جسکی نسل کو قدرت نے فرشتہ جندی عطا کی، چنانچہ جاری، علم برتد ہی میں حالت زور و جہاں کے ذریعہ سے یہ ارشاد رسول مذکور ہے: "خدا تعالیٰ نے اسے قریش کا تختہ لیا اور قریش میں بنی ہاشم اسکو پسندائے دو جسے حدیث میں حکوتاً چھوٹا ہونے و شہداء میں رکھا ہے یہ ہے کہ خدا کے دوا براہیم میں، اسعیٰ کو، اسعیٰ میں فرشتہ کو، اور قریش میں بنی ہاشم کو پسند کیا۔ اگلے بعد مغول نے فرمایا کہ بنی ہاشم میں ہم کو خوب قرار دیا۔

تاریخ ابوالنہاد میں ہے کہ ایشہ نے کہا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ مجھ سے اس وحی کے بیان کیا کہ عالم جہان والا کوئی کو خدا کے حبیب سے افضل و بہتر نہ پایا اور زمین کا چرچہ چرچہ دیکھ ڈالا لیکن کسی باپ کی اولاد بنی ہاشم جی نہ پائی۔

شیراز آرمڈ فورسز

لذیذ، صحت بخش، مقوی، تو بخیرین اور نمان و بخیرین کھانوں، چائے، کافی اور مشروبات کا شاندار مرکز

روبرو ایسپلٹمنٹ، کیچیف انس فریت آباد فون نمبر (۳۷۷، ۳۷۷)



”ناد علی“

از جناب ساجد رضوی صاحب

لہرائی فغا میں جو صد ناد علی کی
کیا شان ہے شمشیر زنی صفت شکنی کی
کیا رقت و غفلت ہے حین ابن علی کی
ہر قوم کی دولت ہے یہ ہر قوم کا ورثہ
مشکل میں کبھی دل سے ذرا نام تو لیجیے
یوں آج ہے شبیر کو عباس کی حاجت
مئی کنت کی منزل میں کسے جانے کئی ہے
لکے تھے قدم مہر نبوت پہ علیؑ نے
پردہ سے صد آفتابے پہچانی ہوئی تھی
جزوید کرار نہ وفا کوئی جو انسرد
آئی شب عاشور تو ظاہر ہوا یہ راز
زمین نے بھی عباس علیؑ کے مانند
دربار یزیدی کی فغا زیر و زبر ہے
عابد کے سوا کوئی بیاں کر نہیں سکتا
گہوارہ سے بے شیر بھی میدان میں آیا
خول اُسکا ہانے یہ ہیں تیار مسلمان
ساجد نہ اٹھے سر کبھی شبیر کے در سے

آسان ہوئی منزل دشوار نبیؐ کی
زمین کے دلاروں میں شجاعت ہے علیؑ کی
محسوس نہ ہونے دی کی جس نے نبیؐ کی
خمسبط نبیؐ کا نہیں میراث کسی کی
کام آتے ہیں شبیر مصیبت میں بھی کی
کل جیسے سپر کو ضرورت تھی علیؑ کی
جوبات نبیؐ کی ہے وہی بات علیؑ کی
تفسیر ہے یہ ولولہ بُت شکنی کی
معراج نبیؐ کی ہے کہ معراج علیؑ کی
تاریخ بتاتی ہے یہ فیبر شکنی کی
تقدیر درخشاں ہے بت قرعہ کی
تجھیں ذرا یعنی میں سرِ موند کئی کی
تقریر ہے زمین کے فغا حین علیؑ کی
کیا ہوئی ہے تکلیف غریب لوطی کی
قربانیاں جب ہونے لگیں آل نبیؐ کی
تصویر ہے جو صورت و سیرت میں نبیؐ کی
سجدہ میں دعا آج مرے دل سے نبیؐ کی

• مرغین بالین • دم کا مرغ
• ادو لین کا طوطہ • مرغیہ پرانی
• طرح طرح کی مٹھائیاں • بھنکے کا گوشت
• لذیذ پیاز کا سالن

چھ قسم کی آٹک کریم

فازہ اور اصلی مشروبات کا شاندار مرکز

یوسفیہ ہوٹل اینڈ کولڈرنک باؤس بس اسٹانڈ اننگلچ عید آباد



زرین اقوال

فرازیں رہنے والا کبھی نشیب میں نہیں آسکتا جو نشا و قدرت
کے خلاف ہے (سرمہارقی آگاہ)



ہمدردی

از سیدہ طاہرہ بیگم

بیٹو! ہمدردی کے معنی ہیں، دوسروں کے دکھ درد کا
ایسا خیال کرنا، دوسروں کے دکھ درد کو ایسا محسوس کرنا، جیسا کہ
وہ شخص خاص ہمدردی ذات کو پہنچتی تو ہم محسوس کرتے، ہمدردی
کے اس مفہوم کو دنیا کے عظیم ترین شاعر حضرت سعدی شیرازیؒ نے
پڑے ابچے پیرایہ میں لکھ دیا ہے وہ کہتے ہیں
بخا آدم اعضائے یک دیگر اند
کہ در آفرینش ز یک گوہر اند
جو، عضوی بدرد آورد روزگار
بچہ عضو بار آمد قسار

یعنی حیثیت انسانی ایک جسم سے اور تمام انسان یک دوسرے
کے ہاتھ، پاؤں اور اعضا کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ پیدائش کے
اعتبار سے سب آدمی کی اولاد ہیں، سب کا جوہر حیات ایک ہی ہے
جیسا کہ کسی ایک عضو کو دیکھتے کسی ایک انسان کو منظر کو دیکھتا
ہے، سب کو دیکھتا ہے یا تکلیف پہنچاتا ہے تو دوسرے اعضا
دیکھتے دوسرے انسان بھی اسی تکلیف سے بے چین ہو جاتے ہیں
بیٹو! اگر اقبالؒ نے بھی جو اس صدی کے عظیم شاعر
تھے غالباً حضرت سعدیؒ ہی کے خیال سے متاثر ہو کر اس طرح کہا
ہے

بندہ سے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ

کندہ رحمہ درد مارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

بیٹو! ہمارے جسم کے کسی بھی حصے میں زخم کیوں نہ ہو جائے
یا زخم میں نہ آجائے، پھر ہمارا ہوش بیدار ہو جائے یا نہ ہو
ہمیں چوتھے سے ہمدردی آنکھوں سے ضرور آنسو ٹپکے گا۔ یعنی

ہمدردی آنکھوں کو تھامے جسم کے ہر حصہ سے ہمدردی ہے، اسی
طرح دنیا کے کسی بھی انسان کو کوئی تکلیف پہنچے اور ہم اسی طرح
کا اظہار کریں تو وہ انسانی ہمدردی ہے

بیٹو! ہمدردی کی موٹی موٹی دو قسمیں ہیں

(۱) زبانی ہمدردی (۲) عملی ہمدردی

(۱) زبانی ہمدردی یہ کہ تم اپنے ہم جماعتوں کو یا تہ مدرسہ جیسے ہو
اتفاقاً تمہارا ایک ہم جماعت کہو کہ کھانا کھا کر جاتا ہے، اُس کے پاؤں
میں چوٹ آئی ہے، خون پیسے گنا ہے، تم زبان سے اسکو کہتے ہو:-
اچھا! روؤ موت، قریب کے دواخانہ میں جا کر آبیو لوین لگا لو

تمہارا یہ کہنا زبانی ہمدردی ہے

(۲) عملی ہمدردی یہ کہ تم اپنے ساتھی ہاتھ پیر کر کے دھو دھو، اسکو
سجھا دیکر دوا خانہ لگاتے ہو، اور دوا گھر سے کچھ مرہم لے کر اسکا انتظام
کرتے ہو، تمہارا یہ عمل ”عملی ہمدردی“ ہے

بیٹو! ایک اور شاعر لکھتا ہے

درد دل کے واسطے پیدا گیا انسان کو

ورنہ طاعت کے لئے کچھ نہ تھے کرم و بر

یعنی محبت اور ہمدردی کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے ورنہ
صرف طاعت کے لئے فرشتوں کی گنتی تھی جو ابتداء سے آفرینش
سے خدا کی تسبیح اور عبادت میں مشغول ہیں تعقیب یہ کہ صرف عبادت
بھی انسان کے فرائض میں داخل نہیں ہے بلکہ محبت اور انسانی ہمدردی
بھی انسان کے فرائض ہیں جن کو پورا کرنا، عملی انیائیت ہے، بیٹو! دنیا
کے ہر مذہب میں اور ہر مذہب کے ہمدردی کی تعلیم دہی، ہمدردی
اپنے مدارج میں پہلے اپنے خاندان سے شروع ہوتا ہے، پھر اپنے اہل
وطن، اپنی قوم اور اپنی ملت سے، ان مدارج کے بعد انسان کی
فطرت میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو بلا لحاظ مذہب و ملت، بلا لحاظ قوم
و وطن، دنیا کے ہر شخص سے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان، عیسائی ہو یا
سکھ، ایرانی ہو یا ہندوستانی، افغان ہو یا عرب، ہمدردی کرنے
لگتا ہے، ہمدردی کا یہ درجہ اعلیٰ ترین درجہ ہے۔

بیٹو! دنیا میں بہت سے ایسے بادشاہ اور رے ہیں جو
اپنی رعایا، اپنی قوم اور اپنے اہل ملک سے بہت ہمدردانہ
رفتہ و مکرتہ تھے، لیکن ان کی حکومت حضون نظام نے بے فائدگی انسان کی

جناب میر علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقع پر
ادارہ شیراز ایک خصوصی اشاعت

امیر نمبر

کے نام سے پیش کرنے کا تہیہ کیا ہے

اس نمبر کے سرورق پر سرکار حق آگاہ
کی بالکل نئی تصویر ہوگی اور یہ نمبر سرکار
حق آگاہ کے نام نامی سے معنون ہوگا اس
نمبر میں سرکار حق آگاہ کا کلام بلاغت نظام
ملک کے نامور ادباء اور سربراہان و سربراہان
بلند پایہ مضامین نظم و نثر اور مہمان آل اہلار
عاشقان حیدر کرار کے یادگار تقاریر و جرج رہنمائی
تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے

ادارہ شیراز ہفتہ وار چادر گھاٹ گیٹ حیدر آباد

ہمدردی کے جو اعلیٰ نونے دنیا کے سامنے پیش فرمائے ہیں ان کا
جواب بادشاہوں کی تاریخ میں نہیں ملتا۔ وہ تو تم نے سنا ہی ہوگا
کہ دنیا کے کسی حصہ میں سیلاب آئے، زلزلہ آئے یا قحط ہو، المحضرت
مغفور نظام دہاں کے معیت زدہ عوام کی مدد کے لئے اپنے پاس سے
کثیر رقم روانہ کیا کرتے تھے۔ المحضرت مغفور نظام کا یہ عمل ہی نوع
انسان کی ہمدردی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ چار بارخ مال پہلے
کا واقعہ ہے کہ المحضرت مغفور نظام نے بالوراؤ نامی ایک شخص کا جو
لنگڑا ہو گیا تھا، اپنے ذاتی صوف سے علاج کروایا، بمبئی سے
اُن کے لئے قیمتی معوضی پاؤں لنگوایا، اُسکی گز بسیر کے لئے تنخواہ
مقرر کی۔ مغفور نظام کی ہمدردی بلا لحاظ مذہب و ملت اور
قوم و وطن محض انسانیت کے نام پر تھی۔
بھجواتم بھی مغفور نظام کی روشن زندگی سے سبق حاصل
کر کے ہی نوع انسان سے ہمدردی کرنا سیکھو۔ تمہارا یہ عمل تم کو
دنیا میں اور خدا کے سامنے سربلند کرے گا۔

ترکی سیکل مارٹ



یوسف بازار اندرون پل نو حیدر آباد
سیکون، موٹر سیکلون، اور موٹر سیکل کراؤن
اکم کولنگ اور پیرنگ وغیرہ کا کام نہایت عمدہ، اطمینان بخش طریقہ
پر باجرت و اپنی دودھ کی پابندی کیا خدا انجام پاتا ہے
ایک مرتبہ کام لے کر اطمینان کر لیجئے

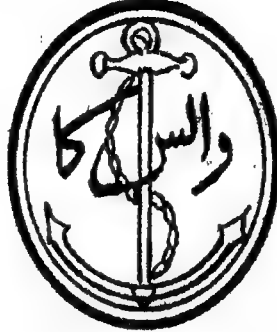
پروپرائیٹ محمد عون امجدی

قطع

کیسا جلوہ یہ آفتاب میں تھا || اور نکلتے بھی تو کتاب میں تھا
کہتی پیر مٹی بہا کے یہ آنسو || و لولہ عشق کا شباب میں تھا

(آئندہ از ندی باغ)

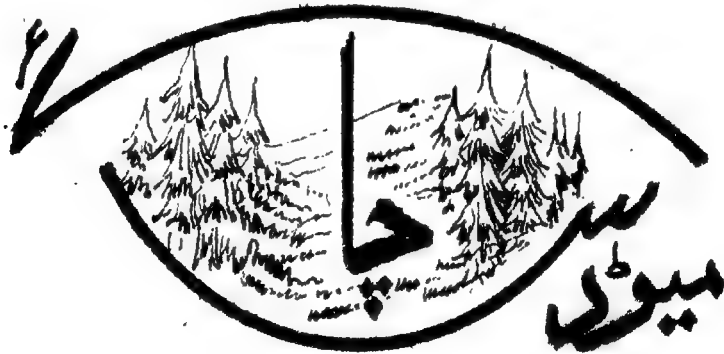
سوی
آٹا



روا
میدہ

ہمیشہ استعمال کیجئے
اتج، گاندی اینڈ پنی

جی۔ پی۔ او۔ این۔ جیدر آباد۔ فون نمبر (۵۹۰۰)
برائے کرم آرڈر کے وقت پتہ لکھنا ضروری ہے



ہمیشہ استعمال کیجئے
جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے مقبول ہے

سول ڈسٹری بیوٹرس
ایورسٹ اینڈ جینینر

جی۔ پی۔ او۔ این۔ جیدر آباد۔ فون نمبر (۵۹۰۰)

امریکہ کی عورتیں اور حق رائدہندگی

امریکہ کی عورتوں کو حق رائدہندگی حاصل کرنے میں ایک طویل جدوجہد میں سے گزرنا پڑا تھا۔ آخر ۱۹۲۰ء میں ان کا یہ حق تسلیم کر لیا گیا اور آج امریکہ میں مرد و عورتوں کی نسبت زمانہ و عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ نومبر میں امریکہ میں جو صدارتی انتخاب ہوئے والا ہے اس میں امریکی عورتیں خاص رول ادا کر رہی ہیں۔

اگست کا مہینہ امریکہ میں عورتوں کے لئے سماجی اور سیاسی اہمیت رکھتا ہے امریکی عورتیں اسی مہینے میں حق رائدہندگی یعنی ووٹ دینے کا حق حاصل کرنے کی جاپیسویں سالگرہ منائیں گی۔ ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء میں امریکی آئین میں ایک ترمیم منظور کی گئی جس کا رد سے امریکی عورتوں کو ووٹ دینے کا حق ملا اور اس طرح انہیں مردوں کے برابر درجہ دیا گیا۔ امریکی عورتوں کے حقوق کی یہ ترمیم ۱۹۱۹ء میں شروع ہوئی جب امریکہ کی دو خواتین یو۔ سٹیفن موٹ اور ایڈیجہ کیڈی سٹیشن لندن میں خلائی کے خلاف ایک کنونشن میں شریک ہوئیں۔ مزے ہوئے ان آٹھ امریکی ڈپٹی سٹیشنوں میں سے تھیں جنہیں کنونشن میں شرکت دینے سے انکار کیا گیا۔ سرسٹیشن ایک نمائندہ کی ہوتی تھیں۔ اس سے ان دونوں خواتین کو آپس میں معاہدہ طے کرنے کی ترغیب ملی جس کے تحت انہوں نے ملکر عورتوں کے حقوق کے لئے جدوجہد شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں امریکہ میں عورتوں کے حقوق کی پہلی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں خواتین کے مختلف گروہوں کو اس

اہم مقصد کے لئے معائنہ کئے اور تقریریں کرنے کا ذمہ داری سونپی گئی۔ اور یہ ہم جوش و خروش سے شروع ہو گئی۔ اس کے تیس برس بعد امریکی عورتوں کی ایک تنظیم نے مطالبہ کیا کہ امریکی آئین میں ترمیم کی جائے جس کے تحت امریکی عورتوں کو ملکی سطح پر ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔ اس کے بعد ہر برس سلاطین تک یہ مطالبہ زیادہ زور و شور اور شدت کے ساتھ دہرایا جاتا رہا۔ اسی سال امریکی کانگریس نے امریکی آئین میں ترمیم کئے جانے کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ ۸ اگست ۱۹۲۰ء کو یہ ترمیم منظور ہوئی اور صرف ۸ دن کے بعد یعنی ۲۶ اگست کو یہ ترمیم قانونی صورت میں ملک بھر میں نافذ کر دی گئی۔ اس طرح طویل جدوجہد کے بعد عورتوں کو سطویہ حق حاصل ہو گیا۔ اب سمجھتے ہیں کہ پچھلے چار دہوں میں امریکی عورتوں کی تعداد امریکی مرد و عورتوں سے تقریباً ۳۰ لاکھ زیادہ گئی ہے۔ اس طرح امریکی عورتیں مقامی، ریاستی اور ملکی سطح پر سیاسی مہموں اور تحریکوں کا ایک لازمی اور اہم حصہ بن گئی ہیں۔ امریکی جمہوریت کا سرس کے انداز سے کے مطابق آج امریکی سیاست میں حصہ لینے والے لوگوں کا نصف سے زیادہ حصہ عورتوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ کی دو فوجی بڑی سیاسی تنظیموں ڈیموکریٹک پارٹی اور ری پبلکن پارٹی میں عورتوں کے انگ بڑھتے ہیں۔ یہ خواتین پارٹی کی پالیسیوں اور امیدواروں کے انتخاب اور متعلقہ امور کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے عورتوں کے ڈویژن کی ڈائریکٹر مسٹر کیٹی پوٹیم کا بیان ہے کہ امیدواروں کے لئے سوانامہ عورتوں نے ہی مرتب کیا ہے۔ اس سے پہلے امیدوار صرف تقریر کرتا اور منہ دکھاتا تھا۔ لیکن اب اسے خاص خاص مسئلوں کے متعلق سوال کے جواب دینے پڑتے ہیں۔ اسی طرح ری پبلکن پارٹی کے

قطع

رنگِ محفل بھی جما غریب سے آج | پھول بھی تازہ ہوئے ابر گہر بار سے آج
خونِ چمکا ہے منسلک پی کہتی ہے عزا || کہتا ماتم ہے سنو سینہ آنگار سے آج

(مطالعہ از نقدی افغان)

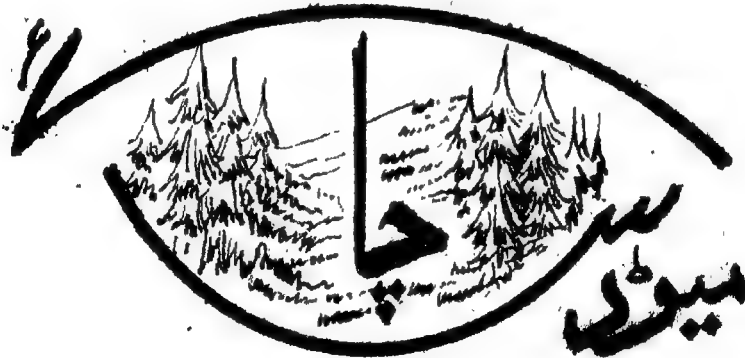
روا
میدہ



سوچی
آٹا

ہمیشہ استعمال کیجئے
اتج، گاندی اینڈ پنی

جی۔ پی۔ ایل۔ جیدر آباد فون نمبر (۵۹۰۰)
براہ کرم آرڈر کے وقت شہزاد کا حوالہ ضرور دیجئے



ہمیشہ استعمال کیجئے
جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کیوجہ سے ہر جگہ مقبول ہے

سولہ ٹی بی بیوٹرس
ایورسٹ ایم جینسٹر
جی۔ پی۔ ایل۔ جیدر آباد فون نمبر (۵۹۰۰)

امریکہ کی عورتیں اور حق رائے دہندگی

امریکہ کی عورتوں کو حق رائے دہندگی حاصل کرنے میں ایک طویل جدوجہد میں سے گزرنا پڑا تھا۔ آخر ۱۹۲۰ء میں ان کا یہ حق تسلیم کر لیا گیا اور آج امریکہ میں مرد و عورتوں کی نسبت زمانہ دوڑوں کی تعداد زیادہ ہے۔ نومبر میں امریکہ میں جو عہدہ انتخاب ہونے والا ہے اس میں امریکی عورتیں خاص رول ادا کر رہی ہیں۔

آگسٹ کا مہینہ امریکہ میں عورتوں کے لئے سماجی اور سیاسی اہمیت رکھتا ہے امریکی عورتیں اسی مہینے میں حق رائے دہندگی یعنی ووٹ دینے کا حق حاصل کرنے کی پالیسیوں سے لگ رہی ہیں۔ ۲۴ آگسٹ سٹیٹس میں امریکی آئین میں ایک ترمیم لگوانے کی کوشش کی گئی جس کی رو سے امریکی عورتوں کو ووٹ دینے کا حق اور اس طرح انہیں مردوں کے برابر درجہ دیا گیا۔ امریکی عورتوں کے حقوق کی یہ سہ ماہی میں شروع ہوئی جب امریکہ دو نوآبادیوں پر مشتمل ماساچوٹس اور ایلی جیو کیڈی شپ میں ان میں غلامی کے خلاف ایک کنونشن میں شریک ہوئی۔ سز نے ان آٹھ امریکی ڈیپارٹمنٹوں میں سے تین جنہیں کنونشن نے شت دینے سے انکار کیا تھا۔ سز سٹین ایک نمائندہ تھیں۔ اس سے ان دو نوآبادیوں کو آپس میں معاہدہ کرنے کی ترغیب ملی جس کے تحت انہوں نے بلکہ عورتوں کے حق کے لئے جدوجہد شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ لائل میں امریکہ میں عورتوں کے حقوق کی پہلی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں خواتین کے مختلف گروہوں کو اس

اہم مقصد کے لئے معائنہ کئے اور تقریریں کرنے کا ذمہ داری سونپی گئی۔ اسی سال ہی ہم جوش و خروش سے شروع ہو گئی۔ اس کے تیس برس بعد امریکی عورتوں کی ایک تنظیم نے مطالبہ کیا کہ امریکی آئین میں ترمیم کی جائے جس کے تحت امریکی عورتوں کو کھلی سطح پر ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔ اس کے بعد ہر برس سٹیٹس میں ایک یہ مطالبہ زیادہ زور و شور اور شدت کے ساتھ دہرایا جاتا رہا۔ ان سال امریکی کانگریس نے امریکی آئین میں ترمیم کئے جانے کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ ۸ اگست ۱۹۲۰ء کو یہ ترمیم منظور ہوئی اور صرف ۸ دن کے بعد یعنی ۱۶ اگست کو یہ ترمیم قانونی صورت میں ملک بھر میں نافذ کر دی گئی۔ اس طرح طویل جدوجہد کے بعد عورتوں کو مطلوبہ حق حاصل ہو گیا۔ اب کیفیت یہ ہے کہ پچھلے چار دہوں میں امریکی عورتوں کی تعداد امریکی مرد و عورتوں سے تقریباً ۳۰ لاکھ بڑھ گئی ہے۔ اس طرح امریکی عورتیں مقامی، ریاستی اور ملکی سطح پر سیاسی مہمیں اور تحریکوں کا ایک لازمی اور اہم حصہ بن گئی ہیں۔ امریکی جمہوریت کا سرس کے اندازے کے مطابق آج امریکی ریاست میں حصہ لینے والے لوگوں کا نصف سے زیادہ حصہ عورتوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ کی دو نوآبادیوں پر سیاسی تعلیموں ڈیپارٹمنٹ پارٹی اور ری پبلکن پارٹی میں عورتوں کے ایک شعبہ ہیں۔ یہ خواتین پارٹی انکی پالیسیوں اور امیدواروں کے انتخاب اور متعلقہ امور کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ پارٹی کے عورتوں کے ڈویژن کی ڈائریکٹر مسز کیمپی ڈیشیم کا بیان ہے کہ امیدواروں کے لئے سوانامہ عورتوں نے ہی مرتب کیا ہے۔ اس سے پہلے امیدوار صرف تقریر کرتا اور سنا دکھاتا تھا۔ لیکن اب اسے خاص خاص مسئلوں کے متعلق سوالوں کے جواب دینے پڑتے ہیں۔ اسی طرح ری پبلکن پارٹی کے

قطع

رنگِ فضل بھی جہاں ساغرِ شربت سے آگے | بھول بھی تازہ ہوئے ابرِ گہرِ شربت سے آگے
خونِ پیکار سے مسلسل یہی کہتی ہے غنا | کہنا نام ہے سنو سینہ آنگار سے آگے

فیروز خان ریڈیو بلڈ صفحہ (۳۱)
میں نے بھی روزہ نہیں رکھا، لیکن میں نے اپنے ہر کے ہر ہر کو
کو بلا کر تو اب کی امید کے کھانا کھلا یا ہے۔ میں نے کبھی نہیں
کی تھیں میں نے ان لوگوں کے دل کا علاج کیا ہے۔ میں نے کبھی
تو اس سے جدا نہیں کیا ہے لیکن میں نے خواہنا تلفانی بخلاف
جدا کیا ہے۔ میں علم و عمل کے نہیں جانتا سوائے اسکے

سادہ ز علم و عمل ہر تو روزیدہ ام
مستی مایا میداد بادہ ماتاشنا
یا اللہ اس محبت کا واسطہ میرے دلیں ہے باران رحمت کو
نزول دے دے

اک بار زلیخا کو جو اٹھ بیسے جی۔ سوکھے ہوئے دریا کو روانی دیکے
میں شرم گناہ سے ہوں پانی پانی۔ دیکو لاج شرم کی پانی دیکے
آجی وہ دعا کو ہی دیا تھا کہ جلی جھکے پڑوا سٹھی اور
بادل جو ہم جہوم کہہ برسنے لگے اور سارا بچہ بچہ بیٹے۔ بیٹے بیٹے
فشر ہو گیا۔

ایک زار قوری بیڑ پر یہ روحانی نثر کا ہے ابھی آپ
مروج سے تقریر کر رہے تھے اب ہمارے نثریات کا وقت ختم ہو چکا
ہے جس آئینہ ہفتہ تک کے لئے اہازت دیکھئے۔ طبع ہند۔

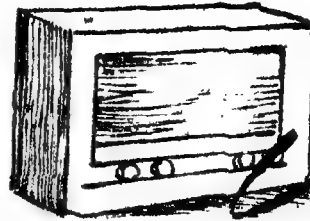


خواتین کے شیعے کی صدر سنر کلیر و لیز کا کہنا ہے کہ
دور عورتی پارٹی کا ایک خاص حصہ ہیں جو عوام کو معلوم
ہم کرتی ہیں۔ انہیں تربیت دی جاتی ہے اور بتایا جاتا ہے
کہ اسید دار کون کون ہیں۔ اور کیا ایسا سائی پیش آگئے
ہیں۔ اور کیا ایسا کام کر کے کی ضرورت ہے نہ وہ یہ سب
کام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتی ہیں۔ سیاسی
پارٹیوں سے تعلق رکھنے والی عورتوں کے علاوہ غیر
مابند اور عورتوں کی بڑی بڑی تنظیمیں ہیں جو بلا امتیاز
دور و شرف کی خدمات بجالاتی ہیں۔ اسی طرح کی غیر مابند
عورتوں کی ایک عظیم تنظیم بنگ آف ویمن دور و شرف ہے
جو دور و شرف کو اطلاعات پر کرتی اور ایک جی مکتوب
کے متعلق تعلیم دیتی ہے۔ انسانی برسوں میں یہ بنگ حقیقی
اور واقعاتی معلومات عوام کو مہیا کرتی ہے۔ دور و شرف
کی دوسری تنظیمیں ہیں جو دور و شرف کو باخبر رکھنے کا کام
سکرتی ہیں۔ ہند ایک قابل ذکر نام حسب ذیل ہیں۔
جنرل فیڈریشن آف ویمنز کنگس۔ بنگ ویمن
کرسسٹن ایسوسی ایشن، نیشنل فیڈریشن آف برنس اینڈ
پروفیشنل ویمن۔ امریکی فیڈریشن آف ویمنز اکیڈمی
ڈور برن وغیرہ وغیرہ۔

امریکہ کی زنانہ دور و شرف کے متعلق مطالعہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے سیاسی خیالات بھی مردوں
کی طرح مختلف ہوتے ہیں۔ امریکی عورتوں نے امید داروں
کی حیثیت سے بلی انتخاب کرے ہیں۔ امریکی کانگریس
میں اس وقت ۷۰ امیر عورتیں ہیں۔ ریاستوں کی مجلیڈ
اسمبلیوں میں ۷۰۰ ہیں۔ اور بہت سے دوسرے
ایسے عہدوں پر بھی سیکرٹریوں عورتیں فائز ہیں جو عوام
انتخاب سے پڑ گئے جاتے ہیں۔ ایک مالیہ انداز سے کہ
امریکان کس ہزار عورتیں انتخابی عہدوں پر تھیں ہیں اور
ان سے کتنی تعداد دیہی سطح سے آ رہی ہیں۔

قطع

باغ میں پھولوں کی گلکاری ہوئی | چرخ کی بھی آج زنگاری ہوئی
کہتی ہے یہ گردش رنگِ طرب || مستی سے سر میں بھی طاری ہوئی
(آئینہ زندہ باغ)



روزنامہ جدید آبادی

ناشر: مجذوب حیدر آبادی

مشر آفاق جھلانگ سرسختی :-
ماستق یا تھیں! آپ کو یاد ہوگا کہ زمین کی ایک حدایت
سے نکل کر ندی کی سیر کرتے وقت ہم پر حملہ میرا کے پرورش
یافتہ پھروں نے حملہ کر دیا تھا۔ جب ہم نے پھروں کے اس حملہ کا
زمین کے ایک شاعر غزل دغا نہیں سے کیا جو ایک ہول میں بیٹھے
تقریر کر جاناں میں اوک رہے تھے تو شاعر غزل صاحب نے
پھروں کے حملہ کا ذکر سننے ہی فی البدیہہ یہ استعارہ ہم پر پلاس
کی دھن میں لگا کر سنائے۔

پھروں کی جو فوج آئی تھی جو کان میں گھس کے جھینٹا تھی
میرے لب پر یہ دھاتی تھی جو کیا وہ سرود کی دھاتی تھی!
تنگی ہیں مرا بھلا نہ ہوا

یہ اشاریں کر اور شاعر صاحب لیدریت میں بطور غراج
عقیدت ایک چائے "وسیلانی" اور ایک ہلدی "قلندر گریٹ" میں
کر کے جب ہم دھکے لگا لے کر میرے آگے بڑھے تو ایک وسیع
میدان میں ہزاروں ہی انسانوں کا مجمع نظر آیا جس میں بچے بھی تھے
اور بوڑھے بھی، جوان بھی تھے اور ادھیڑ بھی، پیرانہ بایں بھی
تھے اور طفلانہ بایں بھی، "چیلنی" والی عمر عزت گذشتہ
مزاج تو ازا حال لینی گذشتہ قسم کے برزگوار بھی لیکن ہیں
یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس بڑے مجمع میں کہیں نام کو بھی کتنی
عورت اور لڑکی کا بہت نہ تھا۔ جب ہم نے خواتین کی غم جو ہو گیا
کی نسبت ایک صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ اگر اس
مجمع میں کوئی قسمت کی ماری عورت یا لڑکی اتفاق سے آ جائے تو

یہ عنوان حضرت مجذوب حیدر آبادی کی ملکیت ہے۔ انکے دو دھاتی
مکاشفات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کرنے کی جرات نہیں
کر سکتے ناظرین جانیں یا وہ خود دو دھاتی نشانات میں نغمہ مقامات
اور واقعات فرضی ہوا کرتے ہیں اگر اتفاقاً مطابقت ہو جائے تو
کسی اسم خاص کا قیاس نہ فرمایا جائے۔ دیلوش

ایک زار نوری میٹر پر ہم رو دھاتی نشتر گاہ سے بول رہے
ہیں ابھی آپ ششاد بیگم جو میرے سرزرا عاید ہیں بیگم کا غزل
سن رہے تھے جبکہ مطلع تھا :-
سو تھی میری طرح بچوں کی نالی ہو جائے
اسکی جو چیز نکال ہے وہ پرائی ہو جائے
اب ہمارے بھلے پیرو کو کام کے بوجھ میں
آفاق جھلانگ سرسختی اپنے تاثرات یا حیرت زمین کا لہجہ جھ
سنائیں گے۔ چیل! ہم آپ کو مزید لے چلے ہیں۔

نیشنل گلیڈیوٹورنٹ میں تشریف لائے

متصل! شاہی ماسٹورنٹ ہائیکورٹ روڈ حیدر آباد سے جب کبھی آپ گزریں تو

نیوگلشن رٹورنٹ میں تشریف لائے

پہاں آپ کو اپر میں نئی سے تیار کی ہوئی چائے اور دھیمی دھیمے دھان دھیمیوں خوشنما الفکار نے ہر وقت تیار ہیں گے

”مشرک چاہے آزادہ اس عورت یا لڑکی کو دیکھتے ہی اپنے اپنے جیسے اٹھائے، کوہ اخلاق“ کو کھو کر جوئے پڑھتی جاری کر دیتے ہیں، اسلئے عورتیں یا لڑکیاں شرک چاہے فریادوں سے بچنے کے لئے ایسے مقامات پر آنے سے کتراتیں، شرک چاہے فریادوں کے بارے میں یہ قہقہے معلومات حاصل کر لے کیلئے جب ہم نے مجمع پر غائر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ اس مجمع میں قسم قسم کے لوگ تھے، اربھانت بھانت کی بولیاں، مجمع میں بعض لوگ اپنی وضع قطع اور لباس کے لحاظ سے پندرہویں صدی مسیح کی نمائندگی کر رہے تھے، بعض سوہویں صدی کی، بعض اٹھارہویں صدی کی اور بعض بیسویں صدی کی۔ ایسا معلوم ہوا تھا کہ مختلف تہذیبوں، مختلف قوموں اور مختلف زمانوں کے لوگ زندہ کیے جا کر میدانِ حشر میں جمع کر دیئے گئے ہیں، ایک صاحب لنگی باندھ کر سن ہیٹ اور دھوپ کا جھنڈہ لٹکائے ہوئے تھے، ایک صاحب واحد علیتہ کے زمانہ کے انگریز کے برسرِ جس بیٹے ہوئے تھے اور ایک صاحب دھوپ باندھ کر ڈبلی پر مشٹ کھٹ اور انونگ کیاپ لٹکائے ہوئے تھے اور ایک صاحب شاربک اسکن کا پتلون اور نیلا لٹکے کش مشٹ پر کھدڑی گاڑھی کیا پیسے ہوئے تھے، ایک صاحب چٹا گردن، بلغم باغور جی اور قید عروج بن علق جی تھا گردن پر چٹائی باندھ کر سر پر بارہ اریج دیواری مہر کی ٹوپی پہنے ہوئے تھے، ایک صاحب چٹا رنگ مبارک سیٹھ توڈل سے بڑا تھا، بیکر ہن کو ”ولی مشٹ“ اور درخور کیاپ پہنے ہوئے تھے، ایک اور صاحب چٹا کی ٹوپی لٹھ پوڈین سعدان جی، رنگ زندہ علیات جی، دانت سنجن فاروقی جیسے اور ناک سری امبال ناس کی ٹوپی

ڈبلی جی تھی۔ مد فریج کٹ لیدر ٹرڈورڈ“ پر راجھائی شیل بانڈھے ہوئے تھے لباس کے علاوہ ان ٹوکوں کی وضع قطع بھی مختلف تھی، کسی کی زلفیں کوٹیں ایڑھ کے زمانہ کی یاد دلانے لگی تھیں، کسی کی دھڑکی کی تراش کوئی جاوہر کے زمانہ کو پیش کر رہی تھی، کسی کی موچیں چکر خان کے ہند کو یاد دلانے لگی تھیں، کسی کی دارچی سید صاحب کے گوکرہ کو یاد دلانے لگی تھیں، کسی کی موچیں بٹھرا میں جھلی یا آجھائی کی روح پر خندہ زن صبر ان بھانت بھانت کے آدمیوں کو دیکھ کر ہم نے ایک صاحب سے پوچھا ”کیوں صاحب! کیا یہ مختلف زمانوں کے لوگ خدا کے حکم سے زندہ ہو کر اپنے اپنے احوال کا حساب کتاب پیش کرنے میدانِ حشر میں جمع ہوئے ہیں؟“ پھر اس سوال پر ان صاحب نے بتایا کہ ”یہ میدانِ حشر نہیں بلکہ دنیا کا ایک میدان ہے اور یہ لوگ نماز، استسقاء پڑھنے (اگر نماز میں) اور سیکھو ریتو تاکا منانے کے لئے (اگر ہندو ہیں) جمع ہوئے ہیں کیونکہ اس سال ہمارے دلش میں باغی نہیں پڑا ہے اور کشتِ قتل کے آثار در اندیش پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ معلوم کر کے ہم نے فیصلہ کیا کہ جنو میں نماز استسقاء میں شریک ہو جائیں اور باران رحمت کے لئے دعا کریں۔ یہ ارادہ کر کے جب ہم آگے بڑھے تو مجمع میں کھمبہ صبر ہو رہی تھی، دریافت پر معلوم ہوا کہ ”پیش امالی“ کے معاملہ میں بحث بدھ ہوئی ہے، سوال یہ ہے کہ نماز کون پڑھا؟ شرط یہ تھی کہ وہی شخص نماز پڑھا ہے جسے اپنے تمام عمر میں عرف اکبر تبرائے ذاتا معاف سے ہیٹ کر خلق اللہ کے معاف کے لئے کوئی کام کیا ہو۔ یہ شرط سنستے ہی سائے مجمع پر متاٹھا گیا ہر شخص بے تعلیق جاکھینے لگا۔ جب ہزاروں کے مجمع میں تو ایک شخص

Manoharlal Balmukand
3-3-613-CHAPPAL BAZAR HYD. A.P.

خالص خوشبودار ترسی بریانی کا چاول، اعلیٰ درجہ کامن پوری چاول
خالص مسکہ کا گھی اور کرٹا کا عیدہ تیل ہم سے خرید فرمائیے
منہج کیا واجبیت اور پوری سبلائی کرنا ہماری خاص خصوصیت ہے

پہل بازار حید آباد-آ۔ پی۔

گنگا

ابھی اپنے کے ریکارڈ سننا ہے۔ غرض یہ کہ کبھی لوگ جلتے گئے، باقی جو لوگ رہ گئے انہوں نے نماز شروع کی، جب نماز ختم کر کے یہ لوگ دو دو کر دعا کرنے لگے تو آسمان پر بجلیاں پھٹنے لگیں، جب انہوں نے اٹھ کر نماز شروع کی تو آسمان پر رعد کا گرجا ہونے لگا، جب انہوں نے سبکدوش ہوئے تو پتھر پھیلنے لگے، جب ان نمازیوں نے آنکھوں میں اشک پھیر لائے تو آسمان پر بدلیاں پھیلنے لگیں، بالآخر کچھ لوگ باول ہٹ کر، پرفا سٹ کر رہ گئے، مگر پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ برسنا۔ یہ دیکھ کر ایک صاحب نے جو فطرت پرست کے شیعہ تھے یہ کہہ کر دم توڑ دیں کہ "وہاں سے کچھ نہ پڑے گا" اور ایک صاحب نے جو گویا برہان کرنا چاہتے تھے اور اتنا دلیرانہ انداز کے متعلق تھے کہ "معلوم ہوتے تھے یہ کہہ کر پتھر پڑے گا" اور ایک صاحب نے کہا "یہ میگھ راج کو دم آجائے۔" ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک برہان شاعر صاحب نے ایک ایک کو نظم پڑھنی شروع کی، ہر چند لوگوں نے کہا کہ یہ نظم سننے کا کوئی موقع ہے، لیکن شاعر صاحب نے کہا کہ مجھے اتنا بڑا مجمع پھر کب ملے گا اور مان نہاں انہوں نے نظم سنا کر ہی دم لیا۔ جب نماز ختم ہوئی ادبیل کا ایک قطرہ بھی نہ برسنا اور لوگ مایوس جانے لگے تو ایک صاحب نے آگے بڑھ کر کہا کہ اب دعا کرتا ہوں شاید میری دعا سے پانی برسے۔ یہ کہہ کر انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا شروع کی :-

وہ خداوند! میں نے کبھی تیری اطاعت نہیں کی، میں نے خلیق خدا کی بے لاگ خدمت کی ہے (لقبہ برہم ۱۷۷۷ء)

ابھی آگے نہ بڑھا تو مجھ پر بھی شرط منور کر کے یہ شرط پیش کی گئی کہ وہ شخص آگے بڑھ کر نماز پڑھائے جسے اپنا تمام عمر میں صرف ایک وقت کی نماز و درخ کے خوف یا جنت کی لالچ کے بغیر صرف اللہ کے لئے پڑھی ہو۔ اس دوسری شرط کو بھی سن کر وہ تمام لوگ جھنجھک کر فٹ پائیاں پر نماز کے گھٹے سے ایک دوسرے کی صورت دیکھ کر خاموش ہو گئے، جب اس دوسری شرط کو بھی پورا کرنے والا کوئی شخص جمع میں سے نہ نکلا تو مجھ پر اس دوسری شرط کو بھی منور کر کے یہ شرط پیش کی گئی کہ وہ شخص آگے بڑھ کر نماز پڑھائے جسے اپنی تمام عمر میں صرف ایک وقت کی نماز اس طرح ادا کی ہے کہ نماز پڑھتے وقت، ذرا زلزلہ اور زمین کا جھلکا لے کے دل میں نہ آیا ہو۔ اس تیسری شرط کو سننے کے بعد بھی کسی شخص کی یہ جرات نہیں ہوئی کہ آگے بڑھے جب کسی شرط کی بھی تعمیل کرنے والا کوئی شخص نہ نکلا تو بعد میں آجادیہ نے کہا کہ خیر رائے یہی ہے کہ ذرا کسی ایک بزرگوار کا انتخاب کیا جائے، بہر حال ایک صاحب کو پیش امام منتخب کر لیا گیا، جب پیش امامی کا جھنگڑا ختم ہوا تو اب مسئلہ درپیش ہوا کہ نماز کی نیت کیا پڑھنی چاہئے؟ بالآخر بہت ہی محنت و مباحثے کے بعد یہ طے پایا کہ پیش امام کی جو نیت، وہی ہماری نیت۔ فرداً فرداً نیت پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس وقت مباحثے میں نماز کے لئے جو دیر ہوئی تو لوگ یہ کہہ کر نماز پڑھنے لگے کہ ہم کو سند آباد مانوں ریس میں جانا ہے، بعض لوگوں نے کہا کہ ہم کو "مغسل اعظم" دیکھنا ہے "فیضیت کا وقت گذر جا رہا ہے اور دیر اگر ہو تو یہ ہلاکت ہے" اس پر جواب دے گا، بعض لوگوں نے کہا کہ ہم کو دیڑھ سیلوں سے

TEL: GHEEGHAR

PHONE: 4347

Dharamchand Agarwal
GENERAL MERCHANT.

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PUSSES, KARDI OIL
VANASPATI, & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR, NYO. A.P.

خالص، گھی، گجھوں، میدہ، روہ، چاول، دالیں، گڑ، کلاسیں اور غذائی تیلوں کے لوکار چکر، بیوپاری

دھرم چند اگروال جنرل مرچنٹ

میدر آباد

چپل بازار

غزل

این قطب اعارین حضرت آملای دگر نوز غش کرانی رنعت اللهی

در مجلس زمان و مکان دم غنیمت است	ساقی بریزر طل گران دم غنیمت است
بما را ز کار و بار جهان دم غنیمت است	فرصت نداد گردش گردون بهیچکس
عمری حکیم شد نگران دم غنیمت است	پر کن قدح زباده که دید کار روزگار
فرمود پیر عشق بیان دم غنیمت است	حسرت فرود طفل خود را که دم نزد
فردا ز ما چو نیت نشان دم غنیمت است	امروز را بعشرت و مستی بسر بریم
دانند در نهان و عیان دم غنیمت است	زندانی بزم ما غم فردا نمی خورند

هر دم ترا که با منی دمعشوق بگذرد

بشنو ز نوز بخش همان دم غنیمت است

ڈاکٹر جان ڈیڈا

نوع انسانی کی بیہودہ کا ایک عظیم اولاد

عام طور پر کسی بھی تنظیم کی رپورٹ اتنی ہی ہے جتنی ہوتی ہے جتنی سو سو آرکی میج۔ شکل رائے فکر فاؤنڈیشن کی رپورٹ کے مطالعہ سے میرے دل میں بیرون کی کہانیوں کی جیسی حیرت پیدا ہوئی۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں کسی مادہ کو قفل میں ایک شاندار اور وسیع ہال میں داخل ہو رہا ہوں۔ ایک طرف تو مستشرقین کی معتقد ہونے والی بن الاقوامی کالفرنس میں امریکی شرکت کے لئے بالاطہ امداد کا دلکش منصوبہ زیر کار ہے۔ دوسری طرف ایک اور کمرے میں یورپ کی بعض یونیورسٹیوں میں کیمیا دان کی امداد کی جارہی ہے تاکہ غلیظ کی مائیت اور جسمانی نشوونما کے راز در بافت کئے جاسکیں۔ یہ تحقیق تو ہماری زندگی اور جسمانی وجود کا مرکزی راز معلوم کئے جانے کے قریب پہنچ رہی ہے۔ اور پھر اس سے لگے آگے بڑھیں۔ یہ فاؤنڈیشن اری زونایو یورسٹی میں امریکی انڈینین (سبز) قوم امریکیوں کے ہم معیارہ فنون لطیفہ کی کارگاہوں کی بنیاد رکھ رہا ہے۔ ہندوستان کی خصوصی دلی چپا کے لئے بھی کچھ منصوبہ فاؤنڈیشن کے امدادی پروگرام میں دیکھیں۔ یہ امداد تو صرف سال کی بلکہ مائیک کی گرائیوٹوں تک محدود نہیں بلکہ ہندوستان میں اس کی سرگرمیاں جیت سے دوسرے شعبوں میں بھی جاری ہیں جو ہندوستانیوں کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ مثلاً سائنس اور صحت عامہ کے سلسلے میں اندھرا پردیش کے ہندو نیک کالجوں اور بیٹا میں

کنسر ویسریج سینٹر دسلمان کی ہماری کے متعلق تحقیق مرکز کا گرانٹ دی گئی۔ ہند کی زرعی تحقیق کونسل کو ہندوستانی آگے ہوا کے موافق بجور کے بارے میں کئے گئے رپورٹ کا کچھ ہے۔ آدھرا میں کینی فورنیا یونیورسٹی کو مشرقی موسیقی کے تعاون سے گئے بھی قابل قدر گرانٹ دی ہے۔ وہاں طالب علم ایشیا کے علم موسیقی اور ایک آرٹ کا مطالعہ اور تحقیق کرتے ہیں انہیں ہندوستان، جاپان، ہندیشا وغیرہ کے آلات موسیقی کا بچا سیکھنا پڑے گا۔ اس بے غل پروگرام میں امریکی اور ایشیائی طالب علم شرکت کریں گے۔ ایک اور امریکی ادارے کو اس مقصد سے فنڈ دینے جارہے ہیں کہ وہ جیدہ جیدہ بیرونی ملکوں کی خارجہ پالیسی میں کمرے کے طریقہ کار کا مطالعہ اور موازنہ کرنے کا کام سہرا عام دے۔ ہندوستان کے سینٹر۔ سویڈن وغیرہ کی خارجہ پالیسیوں کے متعلق مطالعہ پہلے ہی ہے۔ اور دوسرے ملکوں کے متعلق اس کا مطالعہ ہونے والا ہے۔ فاؤنڈیشن نے پانچ لاکھ ڈالر کی رقم کئی ملکوں میں مرکزوں کے لئے فغومیں کی ہے جو تحقیق مطالعے کے تعاون سے مثبت کے متعلق مطالعہ اور تحقیق کریں گے۔ بہت اہم مزید ملکوں کے درمیان براہ راست بہت تھیل تبادلہ معلومات کے باوجود کئی یورپی ملکوں اور امریکی اور جاپان میں اس کی تہذیب و تمدن کے مطالعہ کے مرکز قائم ہوئے ہیں۔ بہت سے ہزاروں شاہ گز بنوں میں کئی لاما اور تیسری یا فہ ایک میں جو اپنے غیر معمولی ملک کی ثقافت کے متعلق مغربی معاہمت میں کئی اہم طریقوں سے اضافہ کر سکتے ہیں۔ جو مرکزوں کو فاؤنڈیشن کی گرانٹ ملی ہوئی ہے وہ ان تہذیبوں کو دعوت دیں گے اور ان سے بہت کے متعلق معلومات بہم کرنے میں کئی برسوں کے تعاون حاصل کریں گے۔ فاؤنڈیشن کی طرف سے امریکی فنون انٹرنیٹ کو گرانٹ دی گئی ہے تاکہ ایشیائی ملکوں کے پرسن کی سرگرمیوں کو وسعت دیا جائے۔ مثلاً اس پروگرام کے تحت

قطعہ

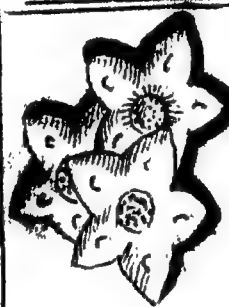
گوں کارنگ بھی نکھر آسمن سے
چلی ہے بونے نسرین بھی جن سے
کامغوب کی کہتا ہے معنی
بڑی ہے شان یہ طرز سخن سے

(تعمد و غفلت)

کامن ویلتھ ملکوں کے زرعی ماہرین کی لندن میں میٹنگ

۲۲ اگست سے لندن میں کامن ویلتھ ملکوں کے زرعی ماہرین کی میٹنگ شروع ہوئی ہے جس میں وہ کامن ویلتھ کی زرعی اہلکاروں کی سرکس کے کام کا جائزہ لے رہے ہیں اور انھیں متعلقہ کے شاہدین بھی اس میٹنگ میں مدد لے رہے ہیں۔ کانفرنس کا افتتاح برطانوی وزارت زراعت کے جوائنٹ ہارٹ ہنٹری سیکرٹری سر جوف گاڈبرن نے کیا تھا۔ پہلے روز کے اجلاس کے بعد ڈیلیکٹ برطانیہ کے اہلکاروں کی دفاتر متعلقہ زراعت اور زراعت کے ریسرچ اداروں کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ وہ سب ۹ اکتوبر کو واپس لندن آئیں گے اور ۱۲ اکتوبر تک اپنی کانفرنس جاری رکھیں گے۔ سر جوف گاڈبرن نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ کامن ویلتھ کے بیشتر ملکوں کے لئے زراعت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ انھوں نے بتایا کہ دنیا میں ریسرچ کا کام بڑی تیز رفتاری سے ہو رہا ہے۔ اور کیمیکل مواد بہت بڑے پیمانے پر شائع ہو رہا ہے۔ کامن ویلتھ کی زرعی اہلکاروں کی سرکس اس لحاظ سے بہت کارآمد ہے کہ اس کے ذریعہ ہم ریسرچ اور کیمیکل معیارات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ایڈیٹر ڈی۔ روبرٹس نے نامہ نگاروں کے سامنے منعقد ہوا کریں گے۔ انٹرنیشنل برین انسٹی ٹیوٹ آف ایس پیس پہلے قائم کیا گیا تھا جس کا صدر دفتر سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ اس کا مقصد صحافتی پیشے کا معیار بلند کرنا۔ خبروں کی آزادانہ پیمائشی اور اشاعت اور ایک آزاد ذمہ دار پریس کو فروغ دینا ہے۔ سالانہ فیڈریشن کی طرف سے جن جن سفیروں کے لئے امداد دی جا رہی ہے ان میں خاص طور پر ایک اہم بات یہ ہے کہ ان میں سب کی نوعیت حقیقی معنوں میں عالمگیر اور بین الاقوامی ہے۔ اگرچہ یہ ایک امریکی تنظیم ہے جس کی امداد کے وسائل بھی امریکی ہیں تاہم اس کی سرگرمیاں تمام بین الاقوامی کی بہتری اور اس کی آزادانہ مادی اور روحانی ترقی کے لئے مقصود ہیں۔



خالص میدہ کے خستہ نان،
شیریں، توری روٹی اور
دیگر اشیاء طہار و پاکیزگی
کے قیام اور آرڈر پر پہلائی
کئے جاتے ہیں۔

حیدرآباد کی یقین دہانی
منشی حب
دوکان نان صنایع

جوبلی قدیم حیدرآباد (۲)

پنیر ایرانی
مقصد اہل حیات کے لئے والہ
شیر ابراہیم سے اپنی جماعتی قوت کو معینہ
م ۳۳ - بازار قباقران
حاجی لطف اللہ ہمدانی جنگلوں - حیدرآباد

قطع

مستی پھیلی ہے یہ شراب سے بھی || بونے گل آج ہے گلآب سے بھی
کہتی جاتی ہے یہ کتابِ خدا || علم ظاہر ہے بونے شراب سے بھی

(آمدہ اللہ تعالیٰ)

مچھلیوں کی ماہر سائنس دانوں - ڈاکٹر ایشوا

ترقی یافتہ ملک ہر شے اور ہر فن میں میدان مارتے چلے جا رہے ہیں۔ امریکہ میں مچھلیوں کی عادات و خصلتوں اور اقسام و انواع کے متعلق بھی بڑے پیمانے پر تحقیق ہو رہی ہے جس کا کچھ اندازہ ذیل کے معنوں سے ہو سکتا ہے۔

برمودا کے مرغ موٹے والے سمندری کنارے پر ایک پرنس کو بھورت کو جوان عورت کے نیگن پانچویں اترنے کی تیاری کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس نے غواہوں کا چھیلے بلا سٹک کا چٹ لباس پہنا ہوا ہے۔ اس کی پیچھے پرائیویٹ کی بھری ہوئی قطاری ہے اور باؤ میں بائی کے پچھے تصویریں بھیجنے کا ایک خاص قسم کا ٹیلی گرام ہے۔ وہ کسی فریک یا ماہر ہندی کی غرض سے سمندر میں طو زنی نہیں کرتی۔ اس کا مقصد سائنسی تحقیق اور معلومات حاصل کرنا ہے۔ اس خاتون کا نام ڈاکٹر ایولن شاو ہے۔ یہ علم حیاتیات کی ماہر ہے اور یو یو آر کے نیچرل ہسٹری کے عجائب خانے (سیوزیم آف نیچرل ہسٹری) سے وابستہ ہے۔ ڈاکٹر شاو کی تحقیق مچھلیوں کی عادات و خصلتوں کے مطالعہ سے تعلق رکھتی ہے اور آج کل کے سائنس دانوں کی روایت کے مطابق وہ غرض سمجھتی ہیں کہ اچھی دیکھائی میں وہ جو کچھ تحقیق اور دریافتیں مل رہی ہیں۔ ان میں اٹھانے کے لئے ماہر سمندری مچھلیوں کے قدرتی ماحول میں ان کا مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ ہر موسم خزاں میں یہاں ان خاتون سینے جارح میں برمودا کے بیا لو جیکل سیشن پر

پانی میں مچھلیوں کی بعض عادات کی تصویریں لیے جاتی ہیں اور ان معین تانہوں میں بحر سے اور تحقیق کرتی ہیں جو ہر فن سیشن میں پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر شاو نے ڈاکٹر ایولن کی ڈگری سائنس میں حاصل کی تھی اور ہر برس یو جیکل نیو بارک کانگ کے بیا لو جیکل شیعہ میں معدہ منقر ہو جی آپ امریکہ کے سیوزیم آف نیچرل ہسٹری سے وابستہ ہیں۔ جب آپ ڈاکٹر ایولن کی ڈگری کے لئے اپنا تحقیق مقالہ تیار کر رہی تھیں۔ شریڈ ہسٹری میں آپ امیر مالدی کا مطالعہ کرتے تھیں۔ آپ موجودہ ریسرچ ایوسی ایٹ کے عہدہ پر تھیں۔ آپ کو مچھلیوں کی "گردہ ہندی" کی عادات کا مطالعہ کرنے سے خاص دل چسپی ہے۔ گردہ ہندی سے مراد ایک ایک ہی جسامت کی مچھلیوں کا اکٹھے ہو کر ایک ہی جگہ کو یکساں رفتار سے آنا جانا۔ اور شاید اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے جھنڈے جھنڈے جھنڈے ہیں یہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں تو ان کی کوئی رہا یا ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ ایک ساتھ ایک ساتھ ہی ایک ساتھ کو روانہ ہو پڑتی ہیں اور حقیقت اس وقت اور بھی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ سارے مچھلیوں میں اگر ایک ہی مچھلی کوئی روش بدلتے تو سب کی سب مچھلیاں بھی بڑی تیزی سے اسی طرح کا چلن اختیار کرتی ہیں۔ مچھلیوں کی اس جماعت ہندی کے مطالعہ کے لئے ڈاکٹر شاو نے یہ جاننے کی ضرورت محسوس کی کہ ان میں یہ حوصلہ پیدا کیسی طور پر پائی جاتی ہے یا پھر یہ ایک دوسرے سے یہ عادات سیکھتی ہیں۔ ان کی طبیعت والے باغ میں گرم خطوں کی مچھلیوں سے ملے ہوئے حوصلہ رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر شاو کو وہیں ایک مطالعہ دی گئی ہے تاکہ مچھلیوں کی ان عادات و رسمیں

قطع

مرض جاننا رہا شفا سے سنو
اور صحت ہوئی جو اسے سنو
شمنی کر کے۔ فائدہ کیا ہے
کام ہنکر رہا وفا سے سنو

بہارِ ہندی

ہے کہ چھیلوں کا اس قسم کا ملن اُن کے اس ملنے سے مشابہ ہے جو ان کے قدرتی ماحول میں پایا جاتا ہے۔ دریاؤں، سمندروں وغیرہ میں اندھیرا شروع ہونے پر چھیلوں کی گروہ بندی ہوتی ہے اور دوسرے دن کی صبح تک دوبارہ گروہ بندی نہیں ہونے پاتی۔ اگر آلودہوں کی نسبت کھلی دھوپ والے دن چھیلوں میں گروہ بندی زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان مشاہدات اور تجزیوں سے ڈاکٹر شامیہ دلیل دیتی ہیں کہ لہروں کی طاقت اور روشنی کی بہروں کی شدت کا چھیلوں کی گروہ بندی پر بہت اثر پڑتا ہے۔ اس حقیقت کا مدعا اول تو چھیلوں کے ملنے عادات و فعلات کے متعلق بنیادی مہارت پیدا کرنا ہے۔ لیکن کئی دوسرے امور کے متعلق بنیادی حقیقت کی طرح اس کی اعلیٰ اہمیت بھی ہے۔ مثلاً اگر ہماری عالمی آبادی کی تعداد بڑھتی جیٹ اور دنیا کی زمین اس کے لئے خوراک کا سامان پیدا کرنے میں ناکافی ثابت ہوتی تو ان کو اپنی خوراک کی دستیابی کے لئے سمندروں کا مؤرخ بھی کرنا پڑے گا۔ اس طرح ڈاکٹر شامیہ جو حقیقی و مطالعہ کر رہی ہیں ہو سکتے ہیں کہ اس مسئلے کو حل کرنے میں اس کا دور رس اثر ہو۔ ڈاکٹر ایوانی شامی پوری گریجویٹ عورت ہیں۔ تین بچوں کی ماں ہیں جن میں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ یہ بچے اپنی ماں کے ساتھ تحقیقی دوروں پر جاتے ہیں اور خوب لطف اٹھاتے ہیں۔ مرثیاء بہت اچھا کھانا پکاتی ہیں۔ خاص کر دوسرے ملکوں کے کھانے تیار کرنے میں بڑی مہارت رکھتی ہیں۔

حقیق کر۔ انہوں نے اپنی تحقیق میں پایا کہ چھیلیاں صرف چند گھنٹوں کے بعد ہی گروہ بندی سیکھ جاتی ہیں اور باقی چھیلوں کے ساتھ ساتھ بخوبی تیرنے لگتی ہیں۔ اس تجربے سے پتہ چلا کہ چھیلیاں اس قسم کی روشنی اور عادات اختیار کرنے میں اپنی مناسب اور صلاحیت رکھتی ہیں۔ لیکن اپنے اس تجربے کے سلسلے میں ڈاکٹر شامیہ نے ایک الگ کتاب میں لکھی ہوئی چھیلیاں دوسری چھیلوں میں ملا دیں مگر ان چھیلوں نے وہ جماعت بندی اور گروہ بندی نہیں کی بلکہ ہر ایک اپنی اپنی راہ پر تیرتی پھرتی رہی اور کسی نے کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ چھیلوں کی جماعت بندی میں ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ بہت سے سائنسدانوں کا یہ نظریہ ہے کہ چھیلوں کی جماعت بندی سے نظریہ بڑا تعلق ہے۔ ڈاکٹر شامیہ کا بیان ہے کہ نظر سے محض بھی سمجھ ہے تین چھیلوں کی گروہ بندی میں صرف ایک واحد بات نہیں پائی جاتی اور بھی وجوہ ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر شامیہ نے ایک چھوٹی سی بیسارٹری میں سینے کا گول ڈھول تیار کیا تاکہ چھیلوں کی گروہ بندی پر روشنی کے اثرات کی جانچ کی جائے۔ اس ڈھول سے اوپر ایک فلورسٹینٹ لمپ رکھا۔ اور جس کمرے میں۔ ڈھول رکھا ہوا ہے اس کی چیمٹ میں ۳ سو واٹ کا ایکٹو لیسٹ لمپ لگا دیا۔ اسے تجربے کرنے کے اوقات میں روشن رکھا جاتا ہے تاکہ کمرے میں کبھی بالکل تاریکی نہ رہے۔ تجربے سے پایا گیا کہ جب فلورسٹینٹ لمپ روشن کیا جاتا تو چھیلیاں فوراً ہی گروہ بندی میں تیرنا شروع کر دیتیں اور جب یہ روشنی بجھا دی جاتی تو یہ گروہ بندی منتشر ہو جاتی حالانکہ ایکٹو لیسٹ لمپ روشن رہتا ہے اور جب تک فلورسٹینٹ لمپ (رنگین روشنی) پھر روشن نہ کیا جائے چھیلیاں ایک ساتھ گروہ میں نہیں تیرتیں۔ اس حقیقت سے معلوم ہوتا

لٹریچر و ادب اخبار سیتا کا گلدستہ ہے
اس کا لعل ہے کہ دوسرے جہان کے لعل سے بے نیاز کو دیکھا

قطع

جلوہ یہ نور و بھی ہر سال دکھاتا ہے
مسجد جو دی یہ کتی ہے کہ پیر فاتحہ
قریر معصوم کے وہ بھول برساتا ہے
ہر کوئی پڑھتا ہوا آتا ہے جاتا ہے

(آئینہ ازندی باغ)

ڈاؤننگ اسٹریٹ کی کہانی

کچھ دن ہوئے یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ برطانوی وزیر اعظم اپنی سرکاری رہائش گاہ منٹ ڈاؤننگ اسٹریٹ سے ایڈمرلٹی ہاؤس میں منتقل ہو گئے ہیں۔ جو کہ وائسٹ ہال کے دوسرے سرے پر واقع ہے۔ اگلے دو سال تک ایڈمرلٹی ہاؤس ان کی سرکاری رہائش گاہ اور دفتر کے طور پر استعمال ہو گا۔ اور اس عرصہ کے دوران میں منٹ ڈاؤننگ اسٹریٹ کی مرمت اور تعمیر نو کا کام جاری رہے گا۔

منٹ ڈاؤننگ اسٹریٹ شہداء سے برطانوی وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اس عمارت کی فہرستی اور مرمت وغیرہ پر ہزاروں پونڈ خرچ ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کی حالت کبھی نہیں سدھ رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرورق ہی سے یہ ایک کمزور عمارت تھی۔ اب فیصلہ ہوا ہے کہ اس کی مرمت اور تعمیر نو کا کام پوری طرح سے کیا جائے۔ ایک اندازہ کے مطابق اس کام پر ۵۰۰۰ پونڈ خرچ ہوں گے۔ اس خرچے میں ملا ہوور منٹ ڈاؤننگ اسٹریٹ کی مرمت اور تعمیر کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ ملا برطانیہ کے وزیر خزانہ کی سرکاری رہائش گاہ ہے۔

ڈاؤننگ اسٹریٹ کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ "املاح دین" (۱۶ویں صدی) سے قبل اس جگہ شراب کا ایک کارخانہ تھا۔ شاہ ہنری ہشتم نے اس پر قبضہ کر کے اسے اپنے ایک منظور نوسنار کو زیرِ دیدیا۔

اس کے بعد ملکہ ایلزبتھ اولہ نے اس کی بنیاد پتھر منڈھ کر کے نگران سرطاس نائی ویش کو عطا کر دی۔ یہ ۱۵۸۱ء کی بات ہے۔

سرطاس کی موت کے بعد اس کی بیوہ وہاں رہتی رہی اور جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی بیوی الیزبتھ ہیڈل نے وہاں رہائش اختیار کر لی۔ یہ قانون مشہور جمہوریت پسند اور پارلیمنٹ کے حق کے مانی جون ہیڈل کی ماں اور آئیو رکر امویل کی بیوی تھی۔ جون ہیڈل پارلیمنٹ کے ان پانچ ممبران میں سے تھا جن کے بارے میں شاہ چارلس اول نے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس کے حوالے کر دیے جائیں۔ لیکن پارلیمنٹ نے انکار کر دیا تھا۔ اس واقعہ کی وجہ سے خانہ جنگی قبل از وقت ہی شروع ہو گئی تھی۔ آئیو رکر امویل نے خانہ جنگی میں بارشاہ کو شکست دے کر حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی تھی۔ الیزبتھ ہیڈل اس مکان میں چالیس سال تک رہی اور اس کا نام ہیڈل ہاؤس پڑ گیا۔

لیکن شہداء میں اس کی تیز جارح ڈاؤننگ نام کے ایک شخص نے حاصل کر لی۔ ۱۷ویں صدی کے روز نامہ نویس سیویل میس نے جو کسی وقت جارح ڈاؤننگ کا ملازم رہ چکا تھا، لکھا تھا کہ ڈاؤننگ "اسان زانوں بدعوا ش" "تک دھام شیطانی" اور کچھ نہیں ہے۔ وہ ایک بیرسٹر کا بیٹا تھا۔ نعل وعلی کر کے وہ امریکہ چلا گیا تھا۔ اور ہارورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنا رہا تھا۔ اس یونیورسٹی کا گریجویٹ بننے کے بعد وہ واپس اپنے وطن آ گیا اور کرا مویل کی خفیہ سروس کو منظم کرنے لگا۔ جو تحریک کرا مویل کو بادشاہ بنانا چاہتی تھی اس کا وہ میڈر تھا۔ بعد میں اسے برطانوی ریڈیڈنٹ بنا کر بھیجا گیا۔ اس زمانہ میں چارلس دوم جلا وطنی کی زندگی

قطع

آج خاتم میں نگین چمکا
ہمہ کرب و بلا۔ بابِ نجف
اور بکندی پہ بھی زمین چمکا
سارے عالم میں مدینہ چمکا

(مکتبہ اہل بیت علیہ السلام)

کی ضرورت اختیار کر جاتی ہے۔ ذہنی امراض کے مایہ ناز مریضوں کی مشعل جوڑہ اسکول کے اٹارے ہوں گے۔ وہ بھی بچوں کا کامیاب علاج کر چکے ہیں۔ ایک لڑکی نے چار سال کے علاقے کے بعد بولنا شروع کیا تھا۔ اب وہ عام بچوں کے ساتھ اسکول میں پڑھتی ہے۔ برطانیہ کی وزارت تعلیم نے جوڑہ اسکول کو مالی امداد دینے کا یقین دلایا ہے شروع میں صرف بیس بچے داخل کئے جائیں گے۔

کوڑھ کے مرض کا قلع و قمع کرنا ہے

برطانوی انجمن کے چیرمین کی رپورٹ

اس وقت دنیا میں ۱۰۰۰۰۰۰۰ لوگ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہیں۔ برٹش میڈیسیل ایسوسی ایشن کا انتظامیہ کمیٹی کے چیرمین سر ایلیں برنر نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ اگر سرمایہ جو اور علاج معالجہ کا کام لیں تو اسے منظم کیا جاسکے تو اس بیماری کا قلع و قمع کیا جاسکتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوئی نیا دہ فرمہ بھی دیکھ نہیں۔ نئی ادویات کے پیش نظر اس مرض سے اب ڈھ کی ضرورت نہیں۔ اس مرض کا نہ صرف علاج ہی ہو سکتا ہے بلکہ اعصاب کی شکل و صورت بھی بگڑنے سے بچائی جاسکتی ہے۔ شہرہ صرف یہ ہے کہ مریض وقت پر اپنا علاج کرائے۔ موصوف نے اپنی رپورٹ میں مزید یہ بتایا ہے کہ کوڑھ کے مریضوں کی بستیاں اب ایسی جگہیں نہیں جہاں مایوسی ہی مایوسی ہو۔ ان بستیوں میں مریض اپنا علاج کرانے کے ساتھ ساتھ نازل میسر گرم اور بحار آمدنگ بھی بسر کر سکتے ہیں۔

اسیوان کا مطالعہ آج کے دوسرے جلد سے پینڈ کر دیں

بہر گورہ ماغود ڈاؤنگٹ جانشین تھا کہ کرا مویل زیادہ سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ جانشین اس نے فیصلہ طور پر اس کو دوسرے کے ساتھ بات بات شروع کر دی اور وہ اس کے لئے کرا مویل کے ختم ہونے کے بارے میں اطلاع دے رہے ہیں۔ کرا مویل کی موت کے بعد اس کو دوسرے کے لئے نائٹ کے خطاب سے نوازا اور اس کے لئے رولڈ ہالڈ شاہ جاس اول کے تین بچوں کو اس کے گھر خوار کرایا۔ اس نے ہیپیڈن ہاؤس کے پاس کئی نئے مکانات بنوائے اور بادشاہ سے اس بات کی منظوری حاصل کر لی کہ اس کو وہاں کا نام ڈاؤنگٹ اسٹریٹ رکھا جائے۔ ڈاؤنگٹ اسٹریٹ ہیپیڈن ہاؤس کی زمین پر تعمیر کیا گیا تھا۔

”بے زبان“ بچوں کیلئے اسکول اپنی قسم کا دنیا میں پہلا ادارہ!

سخت و رنجوں کو امداد دینے والی برطانوی انجمن ایک ایسا اسکول قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں ”بے زبان“ بچوں کو بولنے کی تربیت دی جائے گی۔ ماہرین کا خیال ہے کہ بعض بچے ذہنی اعتبار سے بالکل نارمل ہوتے ہیں، وہ سب بات کہہ سکتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے۔ ان کی ”بے زبان“ کی وجہ عام طور پر یہ ہوتی ہے کہ وہ بے آسرا ہوتے ہیں۔ ان سے پیار کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ کہ وہ دوسروں سے بات چیت کرنے سے احتراز کرتے ہیں اور دوسرے دھیرے آہی یہ عادت ان کی بے زبانی

قطع

گل بھی تازہ ہیں تو بہار سے آج | مشک بھی غنیمت تار سے آج
نہی کسی مجھے نہیں معلوم | آہ بھی قلب بے قرار سے آج

آج کے روزنامہ

ایڈون۔ اپنی شہریت

ہندو کی صنعتی ترقی کے متعلق امریکی کارخانہ دار

ایڈون شہر امریکہ کے ایک تجربہ کار کارخانہ دار ہیں۔ آپ آکٹوبر ۱۹۱۵ء میں ہندوستان میں امریکی ٹیکنیکل کونفرینس میں صیغہ صنعت میں بطور افسر اہل شامل ہوئے۔ ذیل کے مضمون میں آپ نے ہندوستان کی صنعتی ترقی کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔

پنجاب کے عالیہ دورے میں چھوٹی صنعتوں کے بھاری پھیلاؤ اور فروغ سے میں بہت ہی متاثر ہوا۔ چند گھنٹوں کے اندر اندر آدمی وہاں ان چھوٹے چھوٹے کارخانوں میں کہیں ڈیزل انجنوں کے لئے گورنر (ایک پرزہ) سمیت، کینٹین، سائیکلوں کے پرزے، مشینوں پر ہوزری کے سامان کی تیار کاری اور ایسی ہی دوسری بیسیوں شے گر میاں دیکھ سکتا ہے۔ آج سے پانچ برس پہلے ان میں سے بہت سے کارخانے وجود میں نہیں آئے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بعض فیکٹریاں تو صرف پچھلے چند مہینوں سے ہی تیار کرنے لگی ہیں۔ یعنی تو اپنی قسم کی اولین فیکٹریاں ہیں۔ جو مال یہ تیار کرتی ہیں وہ ماضی میں ہندوستان میں کہیں ہی نہیں بنایا جاتا تھا۔ جو لوگ ان فیکٹریوں کو چلاتے ہیں۔ ان میں بیشتر جوان سال ہیں۔ صرف تھیں سی تعداد چالیس برس سے اوپر کی ہے۔ عمر کے امتیاز سے قطع نظر وہ سب کے سب خوش فروشی سے بھرپور ہیں اور نئے ہندوستان کی ترقی کی

اسکا کافی قوت ہے باخبر ہیں جو صنعتی لحاظ سے بھی بڑی تیز رفتاری سے پیش قدمی کر رہا ہے۔ مجھے اس معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے صنعتی کارخانہ داروں کی ابھرتی ہوئی ترقی ہوا اپنے کارخانوں کا انتظام اپنی انتظامی لاٹھوں پر رکھ کر ارادہ رکھتی ہے۔ جن پر امریکہ میں کاروبار چلایا جاتا ہے یہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی انفرادی خوشحالی ملک کی خوشحالی سے وابستہ ہے۔ اور ایک کارکن یا محنت کش کو ایک ایسا شخص نہیں جو کسی قسم کا مال تیار کرتا ہے۔ بلکہ وہ مساجد کا بھی ایک لازمی جزو ہے اور اس کے ساتھ ہی مساجد اور مال کی کفایت کرنے والوں کی وسیع منڈی کا بھی لازمی حصہ ہے۔ ان کے کاروبار اور تجارتی مہموں کی فلاح و بهبود مال کھانے والی منڈیوں اور صارفین کی استعداد اور قوت خرید پر منحصر ہے۔ ان کارخانہ داروں میں بہتر سے بہتر اشیاء تیار کرنے کی صلاحیت ہوتی چاہئے۔ اور مال کے دام بھی ایسے داغی ہونے چاہیں کہ جو منڈیوں کی مانگ کے مطابق ہوں تاکہ اس طرح کام کرنے والے لوگوں کو روزگار برابر ملتا رہے اور مال کی کفایت ہی ہوتی رہے۔ صنعتی کارخانوں کے فروغ کا مطلب ہے لوگوں کو روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہونا۔ اچھی اتریں آدمی تنخواہیں ملنا۔ معیار زندگی کی بہتری اور زیادہ بڑی منڈی کا قیام۔ پچھلے دس برسوں میں ہندوستان نے صنعتی میدان میں بڑی ترقی کی ہے اور مجھے ذرا بھی شبہ نہیں کہ آئندہ دس میں موجودہ ترقی اور پیش قدمی کا ریکارڈ بھی مات بہرہ رکھ سکے گا۔ امریکی ٹیکنیکل کونفرینس میں رقی۔ سی۔ ایم کے صنعتی شعبے کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے مجھے پچھلے ۲۱ مہینوں میں براعظم صغیر کا دورہ کرنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ ان دوروں میں مجھ پر جس بات کا غالب اثر ہوا وہ لوگوں میں غمیری انگیزگی کے لئے ذہنی اور طبی تیاری اور حوصلے کی بلند کی ہے۔

قطعہ

آج راحت ہے دیکھ گوشت میں || اور انگور کو بھی خوشہ میں
کہتی جاتی ہے منسزل مقصود || کیا بھرا ہے یہ دیکھ خوشہ میں

مدرسہ اس میں نو جوانوں کو بجلی کے عظیم ٹاور درست حالت میں دیکھنے دیکھا۔ یہاں کی سرکاری عمارتوں میں دیہات کو بجلی مہیا کرنے میں مدرسہ اس باقی رہا سب سے آگے ہے۔
اب دیہاتوں کے گھر بجلی سے روشن ہیں۔ اور وہ اس کے کئی مفید کام لے رہے ہیں۔ برتن پرانے کے کارخانوں کے لئے بجلی کی دستیابی پہلی ضروری شرط ہے۔ اس لئے ہندو سرکار ملک میں بجلی پیدا کرنے کے کارخانوں کو سب سے زیادہ ترجیح دینے میں غی بجا نہیں ہے۔ دوسرے پانچ سال کے آخر تک ملک میں آزادی حاصل کرنے کے وقت تک چار گنا زیادہ بجلی مہیا ہو سکے گی۔ تیسرے پانچ سال میں اور بھی دس گنا اضافہ ہو گا۔ اور سلاسل تک ہا کروڑ کو واٹ بجلی مہیا ہونے کی توقع ہے۔ چینی سلسلہ کے مقابلے میں ہ گنا زیادہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل صحیح نشانہ ہے اور اتنی بجلی علی طور پر حاصل کی جاسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بجلی کی اتنی اہمیت کے پیش نظر امریکی ٹی ایم۔ سٹیمپٹنٹ صنعتی شعبہ بھی امداد دے رہا ہے۔ پرام ۲ لاکھ کو واٹ بجلی پیدا کرنے والے چند پورے عظیم برقی اسٹیشن کے لئے مشینری کی تمام طاقت امریکہ ترقیاتی وفد کے فرمے کی رقم میں سے ادا کر رہا ہے۔ یہ رقم ۳۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ بنتی ہے۔ اور ٹی۔ ایم۔ سٹیمپٹنٹ طاقت امان کی فروخت سے حاصل کی ہوئی رقم میں سے بھی امداد دی جائے گی۔ اس طرح دامودری میں جو ترقی کارخانے قائم ہوں گے ان کو چند پورے بجلی گھر، بجلی مہیا ہو سکے گی۔ شامالی ہند میں بجلی مہیا کرنے کا ایک اور ذریعہ انٹرپرائس میں رہند دریا کی بندھ کا بجلی گھر ہے۔ انڈیا میں یہ پرام ۲ لاکھ کو واٹ بجلی پیدا کرے گا۔ یہ بجلی مہیا ہونے سے دوسری صنعتی پیداواروں کے علاوہ انڈینیم کی وسیع پیمانے پر تیار ہو گا۔ رہند کی گلو

سے بالآخر ۳ لاکھ کو واٹ بجلی پیدا ہو کرے گی۔ اس منصوبے کے لئے امریکہ تقریباً ۳۰۰ ملین ڈالرز ادا کر رہا ہے۔ ٹی۔ ایم۔ سٹیمپٹنٹ امر احمد آباد میں بجلی کی توسیع کے سلسلے میں امریکی ماہرین کے ٹیکنیکل مشوروں کے علاوہ مالی امداد بھی دے رہا ہے۔ مشرواتی منصوبہ میں بجلی پیدا کرنے کے عظیم شراٹن جزیرہ نصب کرنے اور بیرونی بہار میں بجلی گھر قائم کرنے میں بھی امریکی امداد اور مشوروں کی خدمات مہیا کی گئی ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں اتنی وافر بجلی پیدا ہو کہ اسے کارخانوں کے لئے کوئلے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ ہندوستان میں پچھلے پندرہ برسوں میں صنعتی ترقی میں جو تعمیری انقلاب آیا ہے۔ اس سے بجلی کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے اب بجلی کی تیاری کی طرف زیادہ توجہ دی جائے گی ہے۔ یہاں بجلی (اینڈ من) ڈیریم (دیرو) کے ذخیرے بنائے جاتے ہیں۔ بجلی یعنی امریکہ کے ہندوستان کی ایسی بجلی پیدا کرنے اور اس کی توانائی کو فروغ دینے میں دنیا کے اس حصے کی قیادت کرے گا۔ امریکی ٹیکنیکل کو اپریشن سن کی طرف سے نہ صرف بجلی کی پیداوار بڑھانے میں مدد دی جا رہی ہے بلکہ اسے کارٹن تک سستے داموں پر بیچانے میں بھی ہاتھ بٹا جا رہا ہے۔ انڈسٹریل فائینس مارپورٹن، انڈسٹریل کریڈٹ (اینڈ فائینسٹ) کارپوریشن آف انڈیا۔ دی ریٹائینس مارپورٹن اور انڈین انویسٹمنٹ سیکرٹریسے مالی امداد دے رہا ہے اور اس سے بھی ٹی۔ ایم۔ سٹیمپٹنٹ صنعتی شعبہ وابستگی رکھتا ہے۔ بہر حال ہند میں جس تیزی سے صنعتی ترقی ہو رہی ہے اس کے مقابلے میں جہاں بہت دھچک تجربہ حاصل نہیں ہے۔ اور جہاں ذرا بھی شبہ نہیں کہ اب اس میں زیادہ مدت نہیں لگے گی کہ دنیا کے صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ صنعت دار جن سرکردہ ملکوں کی صف میں ہندوستان بھی استاد ہو گا۔

قطع

جان کر دل کو بھی کویا کس نے
بکرتی بارش ہے آج خوش ہو کر

(آرہ از غریب)

مذہب از جناب تمکین کاظمی صاحب

دنیا کے مشہور فلسفی فریڈریش نیٹش نے مذہبی آدمی کی تعریف کی ہے کہ ”مذہبی شخص وہ ہے جسکا داغ عین ترین اور عین ذہنیت والا ترین ہو، مذہبی وہ شخص ہو جسکے جو اشیاء کے باہمی تعلقات عظیم کو پہچانے، محض وہ شخص جو سب اور نیچے کی لمبی زنجیروں کو دیکھ سکے کم و بیش اس قابل ہے کہ ان کے خاتمے اور نقصان کو جان سکے اور اپنے بڑے کی تمیز کر سکے کو تاہ نظر، تو ہم پرست اور خوش عقیدہ انسان مذہبی نہیں ہو سکتا“ یہ ہماری مطلب ہے جو ہم ہر ایک وراثت پریشانی لیے کرتے اور بڑے علمائے عالم کو، ہر ایک جناب دھاری اور ہمسایہ کو مذہبی آدمی سمجھ لیتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نہ تو ہمارا ہر مذہب اور مولوی مذہبی ہے اور نہ ہر مذہب اور ہر مذہب۔ پس یہ تجھبی ہے کہ یہ لوگ مذہبی بننا چاہتے ہیں یا اپنے آپ کو مذہبی بنا کر پیش کرنا چاہتے ہیں، اور نہ انہیں مذہب سے کوئی واسطہ نہیں پید کرے کہ وہ بنگ ہیں ورنہ مذہبی آدمی خواہ مخواہ اپنی مذہبیت کے ڈھول پیٹا، تیش پھرتا ہے چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان، عیسائی ہو یا

ہمدردی، اپنے ذاتی مذہب کی پابندی کرتا ہے اور دنیا میں اس طرح رہتا ہے جس طرح ایک شریف آدمی کو رہنا چاہیے کیا لوگ انہی ملک، پنڈت مالویہ، پنڈت موہی لال ہنرو، جاتا کا مذہبی آدمی نہ تھے؟ کیا حکیم اجل خاں، مولانا محمدی ڈاکٹر الفاری، امیر علی، عبداللہ یوسف علی، ڈاکٹر قیاسی، محمد علی جناح اور آصف علی خاں آدمی نہ تھے؟ کیا مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر یگلو اور ڈاکٹر یحیٰ محمد ذہبی آدمی نہیں تھے؟ یہ سب بزرگ مذہبی تھے اور مذہبی ہیں، مگر ان لوگوں نے نہ تو لمبی لمبی داغ صاف رکھیں نہ جیت و عمارت بنا دی وہ مذہبی ہی نہ ہی بڑے بڑے قسطنطین کو اپنی وضع قطع بگاڑ دی۔ مگر مذہب کے لیے ان بزرگوں نے تن، من، دین تار کر دیا۔ ان میں سے بیشتر وادی شہادت تھے، من بھانا لیا سہنتے اور ان کا رہن سہن بھی عام لوگوں کا ساتھ تھا، مگر تھے پتے مذہبی۔ بخلاف ان کے بعد الیہا علم یا فقیہ اور عبدالحق لمبی لمبی دار ہوں کے مالک ہے، انہی وضع قطع مولوی بنا رکھی اور اپنے آپ کو ”مولوی“ بلکہ ”مولانا“ کہلوا دیا مگر مذہب سے اتنے دور رہے کہ خدا اور رسول کی توہین اور مذہب کی تذلیل ان کا محبوب مشغلہ رہا۔ البتہ عوام کو یہ خوف بنانے کے لیے صرف اتنی اقیانوس کر کے عام تحریر و تقریر میں اپنے عقائد محمدانہ کے انکار سے گریز کرتے اور مادہ کو جوں کے ساتھ اپنے آپ کو مذہبی آدمی بنا کر پیش کر کے رہے تب تک تو مر گئے اللہ انہیں بخشے مگر عبدالحق ابھی موجود ہیں اور اسی طرح گذار رہے ہیں۔

فرزین کے لیے ایندھن اور شربت اسلٹ

مقتل و روانہ دیر پورہ حیدر آباد

یہ وہ ایدنی طرز کی صاف پاک ہوٹل ہے جسے افتتاح کا ایکو امتیاز تھا

بہاں آسام اور دارمینگ کے باغات کا حد آدھ کوہ جائے استعمال کھاتی ہے خوش ذائقہ چائے، نمکین و شیرین لازمات اور اعلیٰ مشروبات کے لیے آپ اپنے دوست احباب کی ہمت شریف لائیے اور چیلنے کا تلف لکھیے



یہ وہی ہے ایک نفس اپنے خالق کو اپنے روح میں قائم کر لینا ہے
اور اس کا یہ قائم رہنا ہے اس میں کوئی رد و بدل متعلق ہے جو نہ ہوتا
ہے۔ غم جو یہ اور واقعات اس کے سر پر خالق کو متعلق ہے
یہ کہہ سکتے ہیں خدا کا فعل اور مذہب کا بیوی ان میں بھی اپنا روح
لیکن یہ خاطر قائم رکھتا ہے اور یہ خیال اس کا ایمان ہوتا ہے جو
اُسے روحانی مارج پر بننا چاہتا ہے۔ انفلون نے اس حقیقت کو
پالیا تھا۔ وہ کہتا ہے

” مذہب اپنی استطاعت کے موافق خدا کی تعریف و ستائش
 پیدا کرنے کا نام ہے۔ بشرطِ یاد رکھنے کہ اسے دس کوڑکے آف
 قوانین میں ایک اور قدم اٹھنے پر چھایا ہے وہ کہتے ہیں
 ” مذہب خدا کے ان اخلاقی قوانین کی اطاعت کا نام
 ہے جو اس نے ہماری فطرت پر رکھے ہیں اور جو مختلف طریقوں سے
 عقل حیوانی، عقل انسانی، ضمیر اور مذہبی خبر کے واسطے سے
 ظاہر ہوتے ہیں“

ظاہر ہوئے ہیں۔ مذہب میں کسی جبر و اکراہ، فقر و غصب، ظلم و ستم کی گنجائش ہی نہیں۔ ایک دریا ہے جو ہر ایک چیز کو سمیٹتا اور دفن کر دیتا ہے۔ دو سلیم الصبح آدمی لٹیر چلکدوہ واقعی سلیم الصبح ہوں ایک دھرمے کے بائیل قریب ہوتے ہیں یا بے انکار طرز معاشرہ اور مذہب الگ الگ ہی کیوں نہ ہو۔ والٹر ویلر نے اس کیفیت کو بڑی عمدگی سے ظاہر کیا ہے

وہ ایک ولی اللہ اور ایک پیشوا ہیں۔ وہ مختلف سمتوں سے روانہ ہونے میں مختلف راستے اختیار کرتے ہیں۔ ایک بار جان فریب کی طرف ہوتا ہے اور دوسرے کا اگلے صوفی کی طرح جو مکہ و لوہا کی طبعیت جو شہ اور قوت سکناؤ سے بہت غفلت

مذہب ایک واسطے یا فانی و مخلوق کے حیران ،
 ایک روحانی کیفیت ہو جسے ہرکس خلق تعالیٰ ذات سے ہوتا
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ لکھ لکھ کر ہاں سے تھے واپس
 ایک گدڑ یا نظر آیا جو بیٹھا ہوا اپنے آپ یک ہاتھ اللہ تعالیٰ
 کو کہہ رہا تھا یاں آجائے تو میں بے پروا کروں گا تو وہ بول گیا ،
 بھلا کروں گا اور تجھے مانے لگا کر تیری پیشانی کروں گا
 جسے فریسن کر عمارت کے اور کنگے ڈالنے کروں گا اے اللہ میاں
 کوئی انسان کچھ رکھ لے جو تو انکے کبھی چوہا کرنا چاہتا ہے
 وہ مشکل رکھنے اور نہ صورت از جسم رکھتا ہے نہ جان ،
 پس ! پتہ کھلے کہ وہ اللہ ہے ، اس کے متعلق ایسی باتیں ہیں
 کہ چاہیں ۔ سو اس کی ذات سن کر گدڑ یا بچ ہو رہا ،
 سو پھینچے ، اللہ کو جسم سے نہ صورت شکل ، پھر وہ دیکھا کس
 طرح پرچا ؟ سننا کیسے ہوگا ؟ اتنی بڑی دنیا اس نے کیسے
 بنائی ہوگی ؟ اگر اسکو آنکھ ، کان ، ہاتھ ، پاؤں ہیں تو
 پھر وہ کس کام کا ؟ ایک معنی ہوگا جو مجبور و معذور ہوگا
 صوفیہ خانی موجودات کیسے ہو سکتے ؟ گدڑ سے کام لیا
 اور انھیں موسیٰ نے ایک ڈانٹ جلادیا وہ شکستہ و کفر
 کی منزل میں چولے گا ، موسیٰ کو ہار پر پہنچے تو اس پر بڑی کڑی
 کو ہارے دل کروں آدمی ! جانے برائے فعل کروں آدمی
 اب بولنے لے سراپہم کو کہ پھر اس گدڑ سے کو ہوار
 یا یا ہم پھر اسے سمجھا چاہا مگر اسکا ایمان اور انھیں موسیٰ کی
 تعلیم سے جن چاہا وہ خدا جو اسے اسکا احکام اور
 خداں میں نہ سکتا تھا خانی کس طرح بن سکتا ؟

بالکل۔ اچھا حال ہر مذہب کے پیروں کا ہے، ہر مذہب کا



اگر خواہی غذا ہائی مرغین + بیاد مرٹ کیتھ ہر خوردن
خورد و نوش کی بہترین اشیاء اور اعلیٰ ایرانی تغذائی کی یہی ال کے لئے تشریف لائے
روبروئے مرٹ کچھنڈ سیف آباد حیدر آباد
فون نمبر (۳۱۵۷)

اور غیب! تیرے کام کے تقدیرت ایگزے

بچے سے
فانھا لا تقی الا بصار وکن تقی القلوب اللتی فی
الصدور (دع ۴۶)

وہاں (آجکے زمانہ میں) بلکہ ایک مردہ قلم کے دل پر جس

کو نگہ نہیں ملتا۔ وہ لوگ جن میں غائبی عالم کی ایجادات و اختراعات نظر نہیں

آتی ہیں وہ غور و خفا سے کرامات میں لگے ہیں جو مسلمانوں کو گمراہ کر دے

ہو گئے ہیں۔ یہاں بھی اندھے ہیں اور وہاں بھی اندھے

ہو گئے ہیں۔ ان کی نظر کائنات کی یہ صافیوں تک نہیں جاتی بلکہ دسترخوان

کا دست پر رہ جاتے ہیں اور خزانے ارضی و قلموس میں کھتے کھتے

مردوں کے جیبوں پر نظر رکھتے ہیں اور اب کیوں نہ ہو جبکہ مذہلے

انکے دلوں، انکی آنکھوں اور انکے کانوں پر قہر لگا دی ہو۔

پیرانہ طریقت، تہذیب ان بادلہ لوح کو ذکاوت و اشتغال

میں لگے ہوئے ہیں جس کا نذر و نیاز تہذیبوں کی فکریں کے سہتے ہیں

تہذیب کی ایک مادہ لوح رہ گئے ہیں اب انہیں بھی احساس ہو چلا

ہے بقول اقبالؔ

زمانہ بیکے از شرک و کفر است و لیکن از شکم نزدیک تر نیست
شما آپ نے! پیر نے شکر کو اللہ کا رنگ جان سے
قریب ہونا یاد کر لیا اور تہذیب نے یقین ہی کر لیا مگر خدا یقین
سے پیٹ کی انگ نہ لگتی تو اس نے پیر سے پوچھا کہ حضور اللہ صلیا
میرے شرک سے زیادہ مجھ سے قریب ہیں مگر میرے پیٹ سے
دور ہیں! اس کی کیا وجہ ہے! (دع ۴۶)

اطلاع برائے ناسرین عراق و ایران

حضرت ناسرین عراق و ایران کی مسلمات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے
کہ موجودہ کرایہ چارہ بھی تا بصرہ آمد رخصت لیجئے خوراک
قریباً کلاس مبلغ (۳۷۲) روپے اور آمد رخصت
خوراک تقریباً کلاس (۴۵۴) روپے سے

بھی سے بصرہ کے لئے ہر ہفتہ کو چارہ روانہ ہوتا ہے
عراق کی تمام زیادتیوں کے اخراجات کا تحفہ از بھی ناویں

بھی فی کس تقریباً آٹھ سو روپے سے
جس جاز سے تشریف لیجنا ہوا اس کی رہائی گیس

یا پنج یوم قبل بھی ہو چکا ہے تا تشریف آوری کا اطلاع ذیل
خط یا ٹیلیگرام کریں تاکہ کوئی زحمت نہ ہو

دیگر مسلمات کے لئے یہ ذیل یہ خط و کتابت فرمائیں
شیخ محمد رضا

رہبر حجاج ناسرین ۲۰/۲۰۰۔ ڈیوار سڑک سٹیٹ
تار کا پتہ: ۱۰۰۔ قسطنطنیہ

کیفہ سعدی اینڈ پراویژن اسٹور



آسام اور دارجلنگ کے بٹائے سرت منگو کر ماہر فن سے تیار کی ہوئی چائے صرف

کیفہ سعدی اینڈ پراویژن اسٹور

اپنا ایکٹ سمبر آباد میں لکھتا ہے اور ہمارے پراویژن اسٹور سے آپ کی ضروریات
کی ہر شے بازار سے ارزاں خرید فرمائیے۔ (نومبر ۱۹۰۰ء)

یہ سائنس کی دنیا

منہ سے سخت دھاتوں کو دھاکا نیا طریقہ

جسٹ ہوئی جہازوں، راکٹ انجنوں اور ایٹمی مشینوں کے لئے سمٹ اور حرارت سے نہ جھکنے والی دھاتوں کو مطلوبہ شکل دینے کے لئے موڑنے اور لپکنی بنانے میں جو شکل پسین آتی تھی اب امریکہ میں زیر آب دھماکوں کے لئے نئے طریقہ کار کی بدولت اس پر قابو پایا گیا ہے۔ اس نئے طریقہ کار کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے ساخت میں آسانی لگاتار میں کچھ بہتر چیز کی تیاری اور وقت کی بچت ہوتی ہے۔ یہ تجربے سخت قسم کی ۳۵ مختلف دھاتوں پر کیے گئے ہیں جن میں ایلومینیم، بے رنگ فولاد، ٹیٹینم، زرنیم، کونیل، رینے، الوم، ہسٹلے بھی شامل ہیں۔ یہ طریقہ دریافت کرنے والی کمپنی ریاں ایرو نائٹیک کمپنی نے سان ڈیگو کیلی فورنیا میں پورے پیمانے کا زیر آب دھماکہ سیٹشن قائم کر رکھا ہے۔ یہ اسٹیشن ۸ فٹ عمق کے پانی کے حوض اور چیزوں کو اندر ڈالنے اور نکالنے کے لئے ایک کریں اور دھماکوں کی تیاری اور کنٹرول کے لئے مکانوں پر مشتمل ہے جس کا سب سے خاص مشعل میں دھماکا ہو اسے ایک سانچے میں رکھ کر پانی کے حوض میں ڈالا جاتا ہے۔ پھر اس دھماکے کے مرکز میں ایک ہلکا سا دھماکہ پیسہ اکیا جاتا ہے جس کے باعث یہ دھماکے سانچے میں ڈھل جاتی ہے اور جس قسم کا ہتھوڑہ بنانا مقصود ہو تیار ہو جاتا ہے۔ دھماکوں کے لئے ٹی۔ این۔ ٹی۔ ایناٹروڈ جلیکریٹ۔ ایمونیا کال یا سائیکلو نائٹروکس استعمال کیے جاتے ہیں۔

۴۰۔ ایسلی کو پٹر میں اڑان کا تیار کیا

فورٹ ورتھ ٹیکساس (امریکہ) کے قریب ایک
امریکی فوجی سیلی کا پٹر نے سات عالمی ریکارڈ توڑ دیئے ہیں
میں سے تین عالمی ریکارڈ، دو روس نے بھی قائم کئے تھے۔ امریکی
فوج کے تین ہوا باز ایچ یوٹ ایئر کوئٹز سیلی کا پٹر میں
تک اڑان کرتے رہے اور تیز رفتاری اور چڑھتے اور
مقررہ فاصلے کرنے میں سات عالمی ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

۴۰۰ ہزار پونڈ وزنی دُوربینی شیشہ

امریکہ کے شیف سائز کارخانے کورنگ گلاس
ورکس نے دنیا کی سب سے بڑی ڈورین کے لئے ۸ ہزار
پونڈ وزنی شیٹے کالینس تیار کیا ہے۔ یہ ۸ (ایک ٹن کا کم)

کالینس نوکٹ ایک شیشی آئرن ویئر (رمیڈ) کی
ڈورین میں لگایا جائے گا۔ اور حال ہی میں یوٹن اریڈ

بھی لگایا ہے۔ جہاں بخوبی اس کی مدد سے سیارگان کے
معلق تھیں اور ملاحہ کر رہے تھے۔

مہ آدمی کے خلائی سفر کی تماریاں

امریکہ کے ہوائی فکے نے انکشاف کیا ہے کہ آج
کو خلائی سفر کے تجربوں کے سلسلے میں ایک سرسبز فضا
ہفتہ بھر بند رکھا گیا جہاں اس کو ایک خاص کام کیا
کے ذریعہ آکسیجن (تازہ ہوا) ملتی رہی۔ یہ تجربہ کامیاب
رہا۔ آکسیجن کس کیس کیس کیس نے پیدا کیا یہ ابھی ظاہر نہیں
سکا تھا ہے۔

مـ خلاویں ۱۵ مصنوعی امر کی ستار

ڈسکوررے! جو مال ہی میں کا شیا بی سے مدد کرو

قطر

پھیلی عشرت ہے دیکھ رات سے بھی
خندہ رُوئی یہ کہتی ہے مجھ سے

غمرِ دو روزہ بے ثبات سے بھی
کام لکھا ہے التفات سے بھی

پہنچایا گیا ہے اس کے سمیت اس وقت امریکہ کے (۱۵) مصنوعی سیارے خلا میں گھوم رہے ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ ذیل میں درج ہے۔

ایکسپلورر ۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء - ویسٹارڈ
 مارچ ۱۹۵۹ء - ویسٹارڈ
 پابونیز ۳ مارچ ۱۹۵۹ء - ایکسپلورر ۱۴
 اپریل ۱۹۵۹ء - ڈسکور ۱۳ - آگسٹ ۱۹۵۹ء
 ویسٹارڈ ۶ اکتوبر ۱۹۵۹ء - ایکسپلورر ۱۳
 اکتوبر ۱۹۵۹ء - پابونیز ۱۱ مارچ ۱۹۶۰ء - ٹائرس
 ٹیکم اپریل ۱۹۶۰ء - ٹرانزٹ ۱۳ اپریل ۱۹۶۰ء
 سڈا اس ۲۴ مئی ۱۹۶۰ء - ٹرانزٹ ۲۸ جون ۱۹۶۰ء
 ٹرانزٹ ۸ کے ساتھ این آر ایل مصنوعی سیارہ بھی داغا گیا تھا۔ ایک ہی راکٹ کے ذریعہ دو سیارے مدار میں پہنچائے گئے تھے۔ اور اب ڈسکور ویسٹارڈ اپریل ۱۹۶۰ء کو داغا گیا ہے۔

کے ذرات سے ٹکراؤ، درجہ حرارت وغیرہ کے متعلق مصنوعی سیارے کے آلات جو کچھ معلومات فراہم کریں گے وہ سب مشین میں داخل ہو جائیں گی۔ جو شعاعوں کی روشنی کمپوز کوڈ یا زبانی پیغام میں منتقل کریں گی۔ ایک اور آئینہ نشریات کے لئے استعمال ہوگا۔ اس کے ذریعہ زمین پر نقطوں اور ملکوں کی فہرہ زبان میں نشریات کیجیے جائیں گے اور جو کتابچے کہ مستقبل میں یہ اطلاعات مصنوعی سیارے میں بھیجے ہوئے ان کے ذریعہ نشر ہوں۔ نقطوں اور ٹکڑوں کی محبت میں جب یہ اطلاعات زمین اسٹیشنوں پر موصول ہوں گی تو ان میں برقی علامتوں کے ذریعے اس طرح ریکارڈ کیا جائے گا کہ انہیں آسانی سے پڑھا جاسکے۔ راکٹ ایرڈیو فیلڈ ڈیوٹن کے سٹارڈائن نے اس سلسلے میں داغا گیا ہے کہ پیغام رسانی کے اس نئے آلے "ہیلو گراف" کا سب سے بڑا اسکاٹائی فامیو یہ ہوگا کہ یہ بہت سادہ اور قابل اعتبار ہوگا۔ ہماری ہر کم حرارت پسند کرنے والی بشریاں اور دیگر کچھ شہنشاہ ترک کئے جائیں گے۔ اور اس طرح اس نئے آلے میں کسی پرزے کے ٹوٹنے یا بیکار ہونے کا بھی کوئی امکان نہیں ہوگا۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اس نئے ہیلو گراف سے استعمال سے ریڈیو وغیرہ کے معلق میں مصنوعی سیارے کا فائدہ بھی کم ہو جائے گا۔ اور لاکھ بھائی کم آئے گی۔ یہ دنیا آج جو اس وقت تیار ہو رہا ہے اس کا وزن ۳ پونڈ سے قریب ہوگا۔ اور یہ اپنی شہنائی نشریات اور پیغام ایک کڑی سیل سے ہی زیادہ فائدہ تک پہنچا سکے گا۔ ڈاکٹر آوٹن نے یہ بھی داغا کیا کہ جب زمینی اسٹیشن بادلوں کی وجہ سے ڈھکا ہوا ہوگا تو اس نئے طریق کار سے معلومات نہیں پہنچائی جائیں گی۔ لیکن جبے وقت کی پابندی کی خاصی ضرورت نہیں ہوگی تو ہیلو گراف بہت ہی پیش قیمت ثابت ہوگا۔ اس میں ایک اور فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس کے ذریعہ آنے والی اطلاعات پر انٹرویو نہیں دیں گی۔

آفتابی حرارت کے چلنے والے پیغام رسانی کے آلات

مستقبل قریب میں بہت سے امریکی مصنوعی سیارے آفتابی حرارت سے چلنے والے پیغام رسانی کے آلات سے لیس ہو سکیں گے۔ جو موجودہ ریڈیو کی جگہ میں گئے۔ چنانچہ ان نئے آلات کا پہلا نمونہ جیسا ڈونائیگی فورنیا کی ایکسپلورر آپٹیکل سسٹم انکارپوریٹڈ تیار کر رہی ہے۔ یہ آلات اب ذیل طریقے سے کام کریں گے۔ مدار پر گھومنے والے مصنوعی سیارے سے باہر آئینہ اس طریقے سے رکھا جائیگا کہ اس کا رخ ہر وقت سورج کی طرف ہو۔ اس آئینے کے ذریعے آفتابی شعاعیں اکٹھی کی جائیں گی۔ جو ایک خاص قسم کی کوریڈنگ مشین میں منتقل ہوتی رہیں گی۔ تابکاری سیارے

قطع

سر پہ موتی کا تاج ہے دیکھ
 عیش و عشرت کا راج ہے دیکھ
 بہر عیش نہم مچی عثمان
 دھوم کسی - آج ہے دیکھ

(آمدہ شہنشاہی)

کیونکہ اگر کوئی ان پیغام لانے والی مشینوں میں مدخلت کرے گا تو اسے ان کے بالکل متوازی محسوسے کام لینا پڑے گا۔ جو چاہی نہیں رہے گی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ انتہائی خیر فہم لہروں کے ذریعہ بھی پیغام پراپیٹویشن دے سکتے ہیں لیکن اس میں اتنے مسائل پیدا ہوتے ہیں کہ آفتابی حرارت سے کام لینے کا طریق کار ہی بہتر رہے گا۔

ناکارہ لکڑی کا استعمال

امریکہ میں ناکارہ لکڑی اور اس کی ضمنی پیداوار کو بھی کٹھا ہوں میں لایا جائے گا ہے۔ مثلاً درختوں کی چوہل۔ برادے۔ چوبے۔ چھوٹے ٹکڑوں، گورے۔ ملوں کے قصبے۔ چوٹا چوٹا پینوں وغیرہ سے کئی درائیاں اور کیمیاوی اشیاء تیار ہونے لگی ہیں۔ اور اس سے امریکہ کی مددگار صنعت کو ہاروڑ ڈالنے کی آمدنی ہو رہی ہے ایک قسم کی لکڑی پیملا کی چھال سے ایسا بیدار مادہ بنایا گیا ہے جو دوا شریف دجس پرانی کا اثر نہ ہو مگر کام دیتا ہے۔ یہ بازار میں فروخت کے لئے رکھا گیا ہے۔ چھال اور جڑ سے سبانا پینڈنگ (اور پینڈنگ) اور شکست کو رکنے قفسے بنانے کے کاغذوں اور پڑے کو رکنے کا کام لیا جاتا ہے۔ پیملا کی چھال کو کوارٹسین (نام کی ایک قسٹ) استعمال کیا وی چیز تیار کی گئی ہے جو کمین کو محفوظ رکھنے کے کام آتی ہے۔ لکڑی کی بعض کیمیاوی اشیاء رنگ روغن (دھماکا زراعت) استعمال میں آسکتی ہیں۔ اس کے بجائے کچھ کچھ شرکوں پر بھی کیمیا جاتا ہے تاکہ مرد و عمار نہ اٹھے ہلے۔

چارلس کون محفوظ رکھنے کا طریقہ

امریکی کوی فلک کے کچھ سائنسدانوں نے ایک ایسا طریقہ دریافت کیا ہے جس سے تقریباً چار برس تک خون محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ ان سائنسدانوں نے امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے رسالے میں اس تجربے کا اعلان کیا ہے۔ یہ طریقہ کار اختیار کرنے سے اب خون کے بینکوں میں خون کے تحفظ کے طریق کار میں انقلاب آجائے گا۔ اب تک نیو یارک چھوٹے زیادہ بینکوں میں خون محفوظ نہیں رکھا جاسکتا تھا۔ اس طرح خون کو انجمادی درجہ حرارت سے ۲۰ ڈگری نیچے پہنچا کر محفوظ رکھا جاتا ہے۔

چاند میں خلائی جہاز اتارنے کی جگہ

چاند میں خلائی جہاز اتارنے کے لئے کون سی جگہ اور کب کے دہانوں کی گہری چوڑی جگہوں میں ہوگی؟ امریکی فوجی جیولاجیکل سروے کے انجینروں نے چاند کی سطح کے مطالعہ اور گہری تحقیق کے بعد بتا دیا کہ جگہ ہے ان کا بیان ہے کہ پچھلے دہانے خلائی جہازوں کے اتارنے کے لئے مناسب جگہ ہوں گے۔ ہر اس انسان کو جو خلائی جہاز کے ذریعہ چاند پر پہنچے گا فوراً ہی زمین کے نیچے پناہ لیجی پڑے گی ورنہ وہ مگر کی شدت سے غرق ہائے گا۔ دہانے رہے کہ وہاں دن کو درجہ حرارت ۱۲۰° فہرہ رات کو ۲۵۰° انجمادی ڈگری ہوتا ہے۔ ان سائنسدانوں نے چاند کے نئے نئے معلومات اور اعداد و شمار کی روشنی میں یہ رائے دی ہے۔

شہیوان میں اشہار دیگر ابھی کارٹ کو فروغ دینے

قطع

رنگ گل کو یہ بارغ میں دیکھا بادہ کو بھی آبارغ میں دیکھا
بعد مدت کے کہتی ہے تفتیش راز کو بھی سیراغ میں دیکھا

(نور محمد علی)



کہہ گئے وزیر انصاف کو گرفتار کر لیا گیا
معلوم آیا ہوتا ہے کہ اس مہینے میں ماری بلا ہیں
وزیروں کی پڑھائی میں اگر آج انوکھا زمانہ ہوتا تو
کہتا ہے
ہر بلائی کز آسمان پر مد
خانہ فتری کجسا، پڑ مد

کہہ مٹر فلام محمد خاں لودھی بھی کانگریس سے لڑے
کہہ سو تھرا پارٹی سے جاملے ہے
منشی رفت و لودھی رفت
ابن ہم رفت و ابن ہم رفت
رشتن وہ۔ رشتن وہ

کہہ بڑیکو مشیل وکوس کی اٹھارہ جاہلادوں کیلئے
جس میں بھارتی بلیت صرف بٹرک تھا چار ٹھو
کہہ گرا بھویش کی درجو اسٹین و مول ہوں
وہ کیا نار و حد بیمار "تا بعد اسی موقع پر کہا جاتا ہے

کہہ ایک کانگریسی کارکن پارلیمنٹ نے لوگ بھائی یقین دیا
کہ غیر سے پچھالہ منسوب ہیں ہر شہری کے لئے
روزگار و فراہم ہونگا
رکن صاحب کے متحدہ میں شکر لیکن واقعہ یہ ہے کہ
گمان میرکہ برین و عہدات یقین دارم

کہہ سکندر آباد کے ایک فطوط رساں ابیر خاں صاحب نے
اپنی خواہ سے ماہانہ ۵۰ روپے دس مال
کہہ ایک پچھالہ منسوب ہیں دینے کا اعلان کیلئے
ہمارے نکلوا، متحدین احمد ذرا کیلئے ایک لکھ وکر سا

کہہ "محلہ محبوب کی عہدی سے پیشہ ورمورتوں کی خلاف
ایک جوسن کا لایا جی قیادت شری مذہب الدین احمد
رکن یدلیہ نے فرامی اس بدل میں موصوف نے
انکشاف کیا کہ محلہ کے دے مکانات میں تقریباً ایک تلو پیشہ ور
عورتیں رہتی ہیں
لگ تو یہی تجربہ رہے تھے کہ
وہ جو بچتے تھے دوائے دل، وہ دوکان اپنی بڑھائے یقین
اب شری مذہب الدین صاحب کا تحقیق معلوم ہوا کہ وہ دلی کی
دوا بیچنے والے اب بھی موجود ہیں

کہہ آند ہر اپریلش کا چاول در اس، میورا و کیرالا
کو کثیر مقدار میں بر آریا جارہا ہے
کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے آند ہر اپریلش
میں چاول کافی مقدار میں پیدا ہوا ہے

کہہ شری کے ایم منشی نے بنا باک نہ کجی حکومت
کے دباؤ کی وجہ سے کینیا کانگریس کو چنہ
کہہ دینے پر مجبور ہیں
لئے ہے
ہر کہ شمشیر زور، سکہ بنامش خواندہ

قطع

کشتی ہو چنی ہے لب ساحل تک || دور پہونچا ہے شہر محفل تک
کہتا ہے قیس بھی شاداں ہو کر || ناقہ پہونچا ہے ابھی منزل تک

(دکھ اندھ باری)

NEW GRAND HOTEL

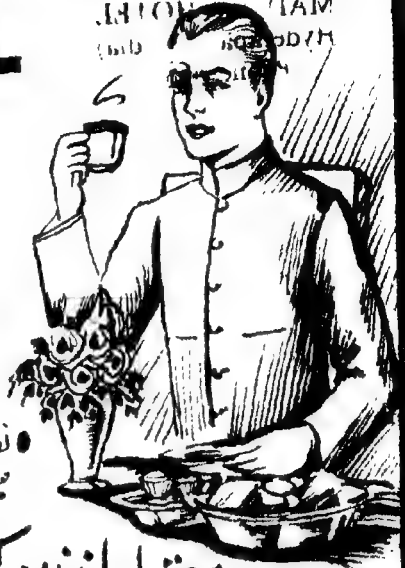
PHONE NO. 4575

RESTAURANT
BAR

مانا کہ حیدر آباد میں سینکڑوں ہوٹلیں ہیں مگر
نیو گرانڈ ہوٹل پرا ویشن سٹورس

فون نمبر ۴۵۷۵۔ افضل گنج حیدر آباد دکن

• نفارت و پاکیزگی • باسیقہ ملازمین • خورد و نوش کے بہترین اشیاء
مُفَرَّج مشروبات خوش ذائقہ چائے اور
معقول انتظام کیلئے۔ اپنی آپ نظر ہے!



PHONE NO. 2372

EMBASSY CAFE
ایمبا سی

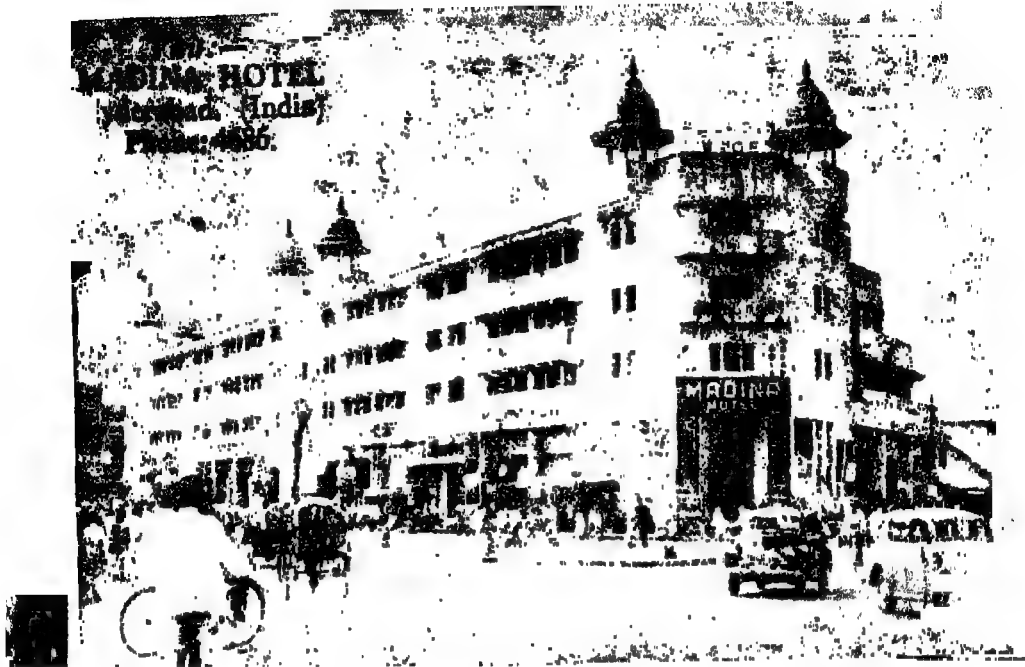
چوراہا بشیر باغ حیدر آباد
انگریزی اور مغربی کھانوں اور بہترین انتظام کیلئے اپنی آپ نظر ہے
غلامکریاں کے کری پھی ہندو گھر شہرت کے حامل ہیں۔



اگر آپ نے

ایمبا سی کیفے کے کری پھی نہیں کھائے ہیں تو گویا آپ نے کری پھی کھائے ہی نہیں!

MAJAZA



شیراز اردو بھندہ و ارجا درگاہ گیت حیدرآباد

Shiraz
RECD H. 507
URDU
WEEKLY
CHADERCHAT GATE HYDERABAD. DN

SAFE GLASS MART

شیراز نمبر (4401) شری گرس سیدکلی

آئیے کبھی خراب نہیں ہوتے
بشرطیکہ ہم سے ایک مرتبہ مشورہ ضرور کریں
ماہر اور تیار کی سلاسل، نگ، کا، اندر کر

سیف گلاس مارٹ

۱۲۔ مدینہ بلڈنگ میرو آؤ اسے۔ بلڈنگ
دکانوں اور رسٹورنٹ کے سجانے ہر قسم کے گلاسز اور پازر
بلورڈ وغیرہ سے حاصل فرما سکتے ہیں۔

مرکز شریل سٹیٹو عرفیق مشین پرس مشین ملان حیدرآباد



Assam Tea Depot

تازہ خوش ذائقہ اعلیٰ درجہ کی چائے

آسام اور نیگلہ کے خاص خاص باغات راستہ نیگلہ اگر شہر حیدر آباد اور شکر آباد کی مشہور راہ دہری ہوٹلوں میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ کھیلو استعمال کیے جانے والے آسام کی چائے مشائے، لی، ای آر بی، پیکو، فلوری، پیکو، بروکن آر بی، پیکو، فنگل اور فیملی ٹیکچر اور ہوٹلوں کیلئے خاص قسم کی چائے مثلاً اسپیشل ہوٹل ٹیکسٹ اور فامیل آسام ہائیگرڈ ڈسٹ، آسام اسپیشل ڈسٹ اور ہیرم کے آسام نیگلہ ڈسٹ، فامیل ڈسٹ اور پیکو ڈسٹ وغیرہ۔

ملنے کا پتہ: **آسام ڈپو** (۳۳۸۵) فون نمبر: ۵۵۵۵

ناپلی مارکٹ حیدر آباد



GRAND HOTEL

PHONE NO. 4364

• اصلی ایرانی زعفران کی بویا کی

گراند ہوٹل
ٹیلیفون نمبر ۴۳۶۴



یوسف بلڈنگ غابدروڈ۔ حیدر آباد دکن
• قیام و طعام کاشاندار مرکز • آرام دہ اور سہ ادار مرکز • لذیذ کھانا پیش کیا
• باسیقہ مسند ملازمین • معمول حفظان صحت کی پوری پوری پالیسی
یہ ہیں وہ خصوصیات جو گراند ہوٹل کو دوسری ہوٹلوں سے ممتاز کرتے ہیں

Garden RESTAURANT LODGE

گارڈن رستورنٹ لاج اینڈ پروٹین سٹور

سرحدی دیوی روڈ سکندر آباد فون نمبر رستورنٹ (۹۹۰۵) لاج (۲۲۲۳)

قیام و طعام کاشاندار مرکز

مانا کہ سکندر آباد میں بہت سے لاج ہیں مگر • پرفضا صحت بخش مقام
• آرام دہ معری فریج • پاک و صاف کٹا دہ مکروں • لذیذ اور صحت بخش کھاؤں
گارڈن لاج آپ اپنی نظر ہے۔!



PHONE NOS.

6905 & 71722

ایکبار گارڈن لاج میں قیام فرما کر آپ اپنا اطمینان فرمائے

ملی کی معذرتی پوری سمجھاؤں سمجھا
دور مشن کی وارنٹی سمجھاؤں سمجھا
شا کر آپ کو عثمانی کتبہ ہے ہر اکٹھے

شہزاد

مسید مقام شہزادی ایڈیٹر، پرنٹر، پبلیشر
مقام اشاعت: چادر گھاٹ ٹیٹ حیدر آباد (۲) انڈیا

غزل

(مطلع)
روئے رنگین چن باید دید
خوبی لب کہ بگفتہ بہ رخس
ہم رخ و سمن باید دید
رنگ این لعل عین باید دید
آبر نسیان چہ ندائے کردہ
مفضل عیش و طرب این گفتہ
مستی خس کہن باید دید
عنبر و مشک فخن باید دید
خوبی شہد و لسن باید دید
اندین جامہ گل گفت صبا
بہر زابد کہ بگفتہ افطار
جاستہ زہی کہ بہن باید دید
بر سر قامت آن سرو سہی

(مقطع)
دور ماضی کہ بگفتہ عثمان
شان ابن ملک دکن باید دید

رقم نمبر ۱۱۹۱۱

(آمدہ از نداری باغ)

جلد
۱۲
روز
جمعہ
۹
ستمبر
۱۹۶۰ء
۲
۱۶
ربیع الاول
۱۳۸۰ھ
شمارہ
(۴۴)

کرایہ پر حاصل کیجئے

• شادی بیاہ کے لئے شامیانے، فرنیچر، کراکری وغیرہ
• سیٹنگ ڈرائنگ روم کے لئے، اسٹیم ڈیموریشن کا قیام
• جھولنے وغیرہ کے لئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
• تاریخی اور سبیل گلوں کے لئے بہترین فرنیچر اور اسٹاچوز وغیرہ
• علی برادر سس پرائیویٹ لمیٹڈ۔ معظّم جامی مارکٹ۔

Ali Bros, PVT. Ltd.
PHONE NO. 5050.



رویتہ بد سعید علی خاں داماد نظام

فرمایا حالیہ موٹو خانہ نذری باغ ساوا تھا جو پیش آیا تھا اس کا حال نظام گڑ میں طبع ہوا تھا (جو کہ شیراز میں ریکارڈ ہوا ہے) مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء لہذا اسکے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ مگر اسی سلسلہ میں اس نے بد تہذیبی کی جو گفتگو از خود آنکر نذری باغ میں کیا تھا تاراپور سے (اسی موٹو سے سلسلہ میں) اور کچھ عرف خاص میں یہ سلسلہ اس کو اس کا خدمت دینے سے۔ وہ بھی جھگڑو معتبر ذریعہ سے معلوم ہو گیا ہے جسکی تفصیل کسی وقت شیراز میں لکھوں گا۔ اس کے علاوہ عارضی طور پر یہ پریڈ ویلا میں جو ٹھہرایا گیا تھا (میری لڑکی سے ساتھ جبکہ اصل مکان برائے قیام زیر تعمیر تھا) و بڑے میدان ہنگ کو بھی وہاں ایک وقت کیا ہوا تھا کہ دن کے (۴) بجے گھر جا کر شب کے (۱۲) بجے واپس ہوا تھا لہذا ان سب واقعات کا ممکن فوٹو دفتر پیشی میں ہے۔

بہر حال وہ اپنے رویتہ کے مد نظر یہاں نذری باغ میں آنے کے قابل نہیں تھا۔ خیر مطلقاً ماضی۔ مگر آئندہ ایسے امور کی وہ اصلاح کرے گا تو اس کا مضرتیہ اس کے حق میں ایک نہ ایک دن پیدا ہو گا اس کا آنکو خیال ہے۔ دیگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بواسطہ ہے کہ ہر غلطی خاں مرحوم صاحبزادہ کا (علاقہ زمرہ صاحبزادگان عرف خاص) جبکہ زمانہ گزشتہ میں دردم سے کیا حرکات تھے۔ اور اس کی کیا نوعیت تھی جو فتنہ و شرسے پڑتھے جس کا ریکارڈ عرف خاص میں موجود ہے۔

بہر حال فوٹو غلطی ہو رہی ہے اور ساتھ ہی اپنی مذموم نوعیت سے مد نظر ناقابل بیان وہم فہم بھی۔ خلاصہ یہ کہ جس طرح سے برکات کے عادات و نسائل ہوتے ہیں اس کا اثر چھوٹیوں میں آنا ضروری ہے۔ لہذا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بقول — ہمان آتش در کاس —

مرقوم ۱۹ ستمبر ۱۹۶۰ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطع

مرغانِ باغِ فصلِ بہار ان چو دیدہ اند || باغوشِ گل کہ مژدہ تازہ شنیدہ اند
نور و زدیدہ آمدہ در صحنِ بوستان || جامہ گل و بسنِ ہمہ لالہ دریدہ اند
آمدہ از نذری باغ

شرمناک قصہ فراری کا دختر سکنہ بیگم کا جبر کا نام جیدی بیگم تھا

فرمایا اس چوکری کی ماں دو لہن بیگم مرحومہ لیکن ہمیشہ یاد اور جنگ مرحوم کی پروردہ تھی جس کو صرف ہی ایک دختر تھی۔ مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ سردار نواز جنگ باقی بہتر تھے کاڑ کا جس مکنام بختیار علی تھا اور جو کشمیر فرشت کی فوج میں ملازم تھا یہ چھٹی ہر دو ماہ کی یہاں آیا ہوا تھا جو کہ اپنی بہن فاطمہ بیگم (یعنی زوجہ اسد علی و برادر جید علی) کے مکان میں آمد و رفت رکھتا تھا اور اتفاق سے سکنہ بیگم اور اس کی بیٹی مٹھرہ جو بیس سالہ اس کے مکان میں کرایہ سے مقیم تھی۔ لہذا اس دوران رخصت دو ماہ میں پوشیدہ طور پر اس کے ناجائز تعلقات اس چوکری کے ساتھ ہو گئے تھے اور موقع دیکھ کر ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء شب میں یہ بد بھاد چوکرا اس بدکردار چوکری کو لیکر گھر سے فرار ہو گیا اور دہلی چو چکر یہ بے جا دختر اپنی ماں کو بتوسط تحریر اطلاع دی ہے کہ اس کی سیول سیاریج دہلی میں ہو گئی ہے اور وہ اپنے اہمال کی ذمہ داری کرے گا بلکہ ہاں ہی وغیرہ۔

فک خیر اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ مذموم طریقہ درست تھا یا نہیں۔ دوم جو سیول سیاریج ہوئی ہے تو از روئے مذہب اسلام جائز ہے یا نہیں۔ گو اس کو قانون کی رو سے درست قرار دیا گیا ہے مگر ساقہ ہی اس کے ہر فرقہ ہر گروہ ہر مذہب کے احکامات جدا گانہ ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں علماء و فقیہین کا متفق فیصلہ ہے کہ ان کے ہاں جنگ مقررہ شروط و قواعد نکاح کی پابندی نہ ہو وہ جائز نہیں سمجھا جاسکتا اس حد تک یہ صیح ہے البتہ کسی کو یہ پابندی اُسے مذکورہ کی منظوری نہیں ہے تو وہ اپنی ذات کی حد تک جو چاہے کرے اس سے ادکانات شرعی پر اثر نہیں پڑ سکتا جو تیرہ سو سال سے قائم ہیں اور تا قیام جہاں قائم رہیں گے۔ ہر حال ذی کردار فرد جوں یا غور میں وہ کوئی کام کرے گی تو سوچ سمجھا اور درست طریقہ پر تاکہ انکی رسوائی یا بدنامی نہ ہو۔ اور ان کا ہر فعل جائز سمجھا جائے۔

خلاصہ یہ کہ مجھے دوسروں سے اتنی مخاطبات سے تعلق نہیں ہے۔ لہذا یہ بھی جو کچھ لکھا ہے وہ حق سکنہ بیگم کی لڑکی ہونے سے لکھا ہے جس کا تعلق زمانہ گذشتہ میں مذہبی باغی سے تھا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ سماج و ازین قطعہ کہ کاؤ آمد و خرافت زیادہ آگاہ قرائن بتاتے ہیں کہ ایسے کام پائیدار نہیں ہوتے بلکہ کمزور جو چند دن کے بعد کمرہم و برہم ہو جاتے ہیں۔

مرقوم ۱۱ ستمبر ۱۹۱۷ء

(آمدہ از نظری باغ)

قطع

چو خوردہ در بہاران خمر تر را بہ مستی کردہ خم ہر رند سدا
حفاظت کی کند از چشم بد ہم چو دار دہم بہ کیسہ سیم و تر را
(آمدہ از نظری باغ)

بچہ کشی خانہ زادوں کی جسیں اولاد عمدہ داران سردست شریک نہیں ہیں

فرمایا شاید ہی کوئی متفلس ایسا ہو گا جس کو صرف ایک دو اولاد ہو برضاف اس کے ہر ایک کو تین سے لیکر چھ تک بچے پرورش آئندہ زمانہ میں فی جوڑہ زن و شوہر کی محدود آمدنی میں ہونا دشوار ہے یعنی ادو قد میں کوئی کس دو اولاد کی پرورش کا انتظام علیحدہ طور پر کر سکتا ہے کیا گیا ہے مگر بحث ہے تو کثرت اولاد سے ہے۔ لہذا اس امر کو مرنے و سرپرست نے اچھی طرح ان کے ذہن نشین کر دیا ہے کہ آئندہ اس بارہ میں وہ مقدار بہت سے پرہیز کریں یا کوئی دوسری بخیر خیر اس سے انسداد کیلئے سوچنا ہو گا تاکہ اس کا سلسلہ مثل برق کی رفتار سے چل رہا ہے اسکی روک تھام ہو۔ دوسرے طرف کثرت اولاد سے ماں و باپ کی صحت متاثر نہ ہو چکے نشو و نما کی جد ختم ہو کر اس کے آج وہ بڑھ چکے ہیں یعنی ۲۵ سال سے ہی نصف ایسے کا عرصہ متجاوز ہیں جو علامت ہے ابتدائے دور انحطاط کی بہتر حال حالات زمانہ دیگر گویا ہونے سے ان امور پر ان کو خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ آئندہ زمانہ میں یہ روٹی کے معاملہ میں پریشانی نہ ہوں یا انکی اولاد کی پرورش معریتِ غلری میں نہ رہے۔

دوئم انسان کی زندگی کا کیا پہرہ ہے کہ آج دنیا میں ہے کل دنیا میں نہ ہو۔ ایسی حالت میں اگر بے احتیاطی سے ماں و باپ کی صحت خراب ہو جائے یا موت کا سامنا ہو تو پھر خدا کو علم ہے کہ ان معصوم بچوں کا کیا حشر ہو گا یعنی یقیناً کسی بیکار و بے سہارا نہ رہ جائیں یا یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں اسبابے ماؤں کی جان جانے تو کثرت اولاد کا جو بے باپ کا قد و رسم نہ ہو سکے اور کہ فی اپنی لڑکی کو دینے رضا مند نہ ہو تو اُس وقت دوسری مصیبت کا سامنا ہو گا کہ باپ کے اندر یہ قدرم جو کما کما ہو گا اور سب کو کوئی دوسرا چارہ نہ ہو گا۔ خدا فضل کرے۔

مرقوم ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء

(آمدہ از ندی باغ)

قطع

دَرْخِزَانِ مَیْنِ بَہ چَمنِ سَبُلِ دِریجَانِ بُنُوذُ || پُر زِ گلہا تو نگرِ نِزِ گلستانِ بُنُوذُ
تَا نَہِ وَ قَیْتُکَہِ بَہ دَارِ دَہِ فَصاحتِ تَحْقِیقِ || ہر کتا بے تو نگرِ شامِ لَیْلِ فَرَقَانِ بُنُوذُ
(آمدہ از ندی باغ)

باوجود اہل معا کا علم رکھتے ہوئے بر و اس کے انکار دیا یعنی لای علی کا (ہاشم علی پسر سابق بر گیدیر سید احمد)

فرمایا حال میں اس کا زوجہ کے معاملہ سے متعلق دیے گندک کی گویوں کا ذکر مذہبی باغ کے معنوں میں دیکھ کر یہ بھی کرا
انجان بن کر بلکہ اس معنوں سے برہم ہو کر یہاں سے چلا گیا تھا۔ بر خلاف اسکے اگر وہ اپنا ظلم ظاہر کرنے کے عوض غامض
ہی رہتا اور اس معاملہ سے خود کو علیحدہ رکھتا تو آج اپنی زندگی اپنے ہاتھوں پر باد نہ کر لیتا۔ کس لئے کہ اس میں اتنی عقل یا جرات
نہیں تھی کہ یہ طریقہ مذکورہ اختیار کر کے اپنے معاملہ کو سمجھاتا۔ دوسرے طرف دنیا کے حالات انقلاب کی وجہ سے
ایسے ہیں کہ ہر ایک شخص نفسی پر عمل پیرا ہے اور اسکے مقابل میں وہ ان کی اس کو مطلق پروا نہیں ہے۔ بقول
کوئی سنگوں کے خاطر اپنی ناک نہیں کٹاتا بلکہ حالات حاضرہ یہ نظر رکھ کر کام کرتا ہے تاکہ ترقی و ترقی کے لئے وہ گھٹا میں نہ رہے مگر دوسرے
طرف یہ لڑکے کا کمر اور نا تجربہ کار تھا۔ اس لئے درست طریقہ پر کام کر کے اپنے معاملہ کی حفاظت نہیں کر سکا بلکہ اپنا
نقصان کر لیا۔ اس کا کیا علاج ؟

برہ حال چونکہ یہ اٹھ سال تک مذہبی باغ میں رہا ہے اس کا زندگی بھر بد دوستی ہے اس کا مذہبی باغ کو انہوں میں رہ گیا
چاہے یہ لڑکے یا تال ہے یا باپ کے گھر میں۔ یا کسی اور جگہ کاشن یہ اگر شخص کر کام کرتا تو آج کہاں تک بیوقوف نہ مگر
یہ چیز اس کا قسمت میں نہیں تھی۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا۔ مقام ۷ ستمبر ۱۹۷۷ء (آجہ از مذہبی باغ)

A. C. CHAR COAL DEPOT.



آپ کو ہر وقت دلیکا۔

کوئلہ و چوہدری

ہم سے واجب قیمت پر طلب فرمائیے !

تول کی گیارہ ہمارے خصوصی سیات ہے۔

خریدی سے پہلے ڈپو کا نمونہ گرام دیکھ کر اطمینان کر لیجئے۔

اے سی چار کول ڈپو

منٹن ہمدرد دو افانہ تہذیب بازار۔ قید آباد

قابل غور امر

فرمایا پچاس برس پہلے امداد عرف خاص سے ہاشم علی پسر سابق بریگیڈیر سید امانی کے نام یکم اگست ۱۹۶۶ء سے منظور رہ کر ماہ ستمبر ۱۹۶۶ء میں جو جاری ہوئے تھے چھ کمیٹی استغفار ایویٹ اسٹیٹس اعلیٰ عدی ہے کہ اس لینے سے انکار کیا ہے۔ حالانکہ اس کی نان کے نام کیوں جاری ہوئے تھے اس کی وجہ شہر آرمین بیان کر دی گئی تھی کہ اس کی اولاد یعنی یہ لڑکا ندری باغ میں قلعہ مگر جب یہاں سے چلا گیا تو یہی اس کے نام جاری کر دیا گیا اور اس کی ضرورت نہ تھی خیر۔ مجھے افسوس ہے کہ تعلیم و تربیت اس کو نہ ہونے سے وجہ کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور یہ بھی نہیں سمجھتا کہ ماں کا لینا اور بیٹے کا لینا بیٹا مطلب میں یکساں ہے کیوں کہ دونوں جدا جدا نہیں ہیں۔ بہر حال صرف خاص میں حکم جاری کیا ہے کہ کارروائی کو داخل دفتر کر دیا جائے۔

دیگر میرا خیال ہے کہ اس کے باپ کے نام (دامہ علیہ السلام) امداد بعد غنہ کی از خدمت نگران کار مکان ذرا جو جاری ہوئی تھی وہ محض رحم و کرم کی بناء پر تھی نہ کہ استحقاق کا عرف خاص میں ان کی مدت سرحد ہی کیا تھی۔ بہت نیکل ناقابل شمار۔

بہر حال آثار و قرائن بتاتے ہیں کہ اس امداد کی عمر کم ہے نہ کہ دراز جو حالات زمانہ کے تابع ہے۔
مرفوع ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء

(آمدہ اندری باغ)

اصلی دلائقی مرغیوں کے انڈے

کھانے اور چھانے کے لئے شوقین دھڑانے انڈے مائیں پاس سے خرید فرماتے ہیں۔ پائش ڈائٹ اینڈ بلیک رسلور ڈارک گیس۔ کمیائ ڈائٹ اینڈ بلیک۔ آر پیٹکس۔ اسپیشل ایک موٹار کاکٹ ہارن، بٹ آر پیٹکس، بٹ لگ ہارن، بٹ راک اور دیگر عمدہ اور بڑھانے کے مرغیوں کے انڈے ہمارے بیان و اجماعیت پر اور عیار نئی سے ساتھ فروخت ہوتے ہیں ہمارے پائش کے مرغیان اکثر مائیں میں اول نمبر کے انعام حاصل کر چکی ہیں آل انڈیا مائیں مرغیائی نے ہماری مرغیوں کو اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے کل نمائش مصنوعات لگانے پر بیٹ ڈان برڈ آف دی شو کا پرنس آف انڈیا تقریب کے علاوہ زیادہ اعطایا حاصل کرے پر امداد اللہ کی شہید بھی خطا کہ ہے۔ خدمت بھداشت اور اچھی کہا دگی خدوہ ہے ہمارے پائش کی مرغیان معوی اور نیاتیں رکبے دانے انڈے دیتی ہیں۔



روبرو ضیا ٹیکز
نسیم پولری فارم وی ایف اے شاہ علی بی۔ دیر آباد

فرمایا گوئیہ خدمت سے اپنی خواہش کے مطابق سبکدوش ہو چکے ہیں اور اس کا تصفیہ ہو کر کچھ عرصہ گزر رہا ہے جو کہ شہساز میں بیان ہوا تھا۔ مگر اسی سلسلہ میں یہ ار خود صاحب مہیوسف کے گھر جا کر جو کچھ گفتگو کی تھی اسی مسئلہ سے متعلق یہ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ جس کو آئندہ کسی وقت تفصیل سے شہساز میں بیان کر دوں گا تاکہ یہ ریکارڈ پر رہے کہ اس وقت اس کا موقع نہیں ہے۔ تاہم دُنیا سے اس مسئلہ کو دُہراتا ہوں۔

”جہاں کارے کند عاقل کہ باز آند پشیمانی“

رفوع 4 ستمبر 1970

(آمدہ از نذیری باغ)

قطر

ہر نمازے کہ با خدا بود از پے ملک ہم یاد بود
گفت کردار و نیز ہم آیین بہر کار خوب داد بود
(آئینہ از لاری باغ)

(آئندہ از بدوی پاغ)

کتابخانه

امر قسری باریک پمول

اعلیٰ درجہ کے امرتسری آرٹسٹ، قیولی قلم سے لکھیں، ان میں محمد ناز
کی خدمات قابلِ فخر ہیں، اسکے علاوہ اہلِ ایران و کشمیر نے نغزل، مثنوی
شاہِ زیرہ، خٹک، مہدیہ، مات، انجم، مشاطی، ادھر کر، کا، اور قدر گزار۔

کشمیر ہاؤس بیگم بازار حیدرآباد ٹون (۵۹۸۰)

برہاد کرم آرڈر کیوں تصانیف و غیرہ کا حوالہ ضرور دے۔



حرکت نازیبا معین علی پسر نذیر الدین عہدہ اصر فخاص کی (مقیم نذری باغ)

فرمایا کل کا واقعہ ہے کہ یہ بہتیدہ چھو کر البغیر اجازت باغ کے گھر چلا گیا تھا رکشائیں۔ حالانکہ اسکی ماں اور دوسرے چھوٹے بھائیوں سب ہی زیر پرورش نذری باغ میں مقیم ہیں۔ اس کے علاوہ ہر جمعہ کو باپ آکر اولاد سے ملا کرتا ہے۔ اس کے باوجود اسکی ایسی حرکت اس قابل ہے کہ نذری باغ سے اسکو خارج کیا جائے کیونکہ یہ بھی محض نیکہ ہے۔ لیکن کسی قسم کی قابلیت نہیں رکھتا ہے۔ جس کی گواہی اس کا چہرہ دیتا ہے۔

دویم نذیر الدین برادر خور دلشیر الدین ملازم ہے صرف خاص میں (بعد پولیس اکشن) مگر اس کے ماتحت صیغہ باغ میں کئی ہزار کی عین دریافت و تحقیقات سے ظاہر ہوئی تھی۔ لہذا وہاں سے اسکو علیحدہ کیا گیا کیونکہ ایسا بددیانت عہدہ دار سرزد میں رہنے کے قابل نہیں تھا۔ خیابانہ جیسے حالات پیش آئیں گے اس کے مطابق تمام کیا جائے گا جس کی سرپرست جلدی نہیں ہے۔

سوم۔ معین علی کے دو چھوٹے بھائی جن کا نام حیدر علی اور اکبر علی ہے بڑے بھائی احمد کی وجہ سے یہ بھی یہاں سے باپ کے گھر جا کر بدنام ہوئے (ان کو غالباً مجبور کر کے لے گیا تھا) جن کی بے بسی حال میں دکھایا تھا ان کو ایک سے جو نذری باغ میں ہیں لہذا اب فوراً انکو دوسرے مکان میں منتقل کر کے علیحدہ انتظام کر دیا گا۔ تاکہ بڑے بھائی کی وجہ سے ان کا آئندہ نقصان نہ ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ چھوٹے بھی اس چکر میں آگئے جو محبت بد کا بیج تھا۔ یہ واقعہ شکرانگی ماں کو قند مہ ہے جو کہ بڑے بیٹے کے گھر میں ایک غصہ سے مقیم ہے (آخر میں مجھے حیرت ہے کہ ایک غریب جسم کا بڑا بھائی اور دو عاقل و بالغ لڑکے یہ تین اسم ایک رکشائیں کیسے چھلے اور بے چارہ جس نے اسکو گھینپی ہو گا وزن سے اس کی کیا حالت ہوئی ہوگی کہ بے جان بن گیا ہو گا کم و بیش ڈیڑھ پلہ کھینچے ہیں۔ اور اس کا بھی احتمال تھا کہ مشہر میں زیادہ آمد و رفت سے سیوا بول کی اگر یہ بھری ہوئی رکشا راستہ میں آئیں اٹل جاتی لیکن گر جاتی تو بیٹھے والوں کا کیا حشر ہوتا ہی کہ قہراً اٹھا کر دو اڈا رختا ہریں جانا پڑتا بعض مرہم ہی۔ اور یہ واقعہ زبان زد خاص و عام بن کر عجیب و غریب حادثہ ایسا پیش آتا جو کہ ناقابل بیان اور ساتھ ہی محکمہ قنصلی بیوتا بہ دین وجہ کہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نذری باغ کیلئے یادگار بنتا۔ بہر حال خدا کا شکر ہے کہ یہ بیٹھے والے صحیح دسکارت جا کر اپنی جانوں کی خیر تناسلے واپس ہوئے جبکہ نتیجہ اس کا ان کے حق میں مفید نہیں بلکہ مضرت بننے لگا اور دوسروں کے لئے عبرت فیروز۔

بقول اگلا گرا۔ پچھلا ہیشیار۔

مرقوم یکم ستمبر ۱۹۶۶ء

(منقول از نظام گزٹ)

تشکیل ضابطہ برائے موٹر خانہ نذری باغ

فرمایا انتظامی کمیٹی پرائیویٹ اسٹیٹ کو حکم دیا ہے کہ آئندہ کس طریقہ سے کام چلنا چاہیے اس کے قواعد مرتب کئے ہفتہ عشرہ میں میرے ہاں پیش ہوں جس میں جدید دامادوں کو روزانہ کس قدر گیلن پٹرول دیا جائیگا۔ اور یہ کہاں کہاں جاتے ہیں اس کی رپورٹ شو فران روزانہ موٹر خانہ میں انسٹرٹعلقہ کو دیں اور اگر اس میں وہ قاعدہ میں تو نوآمد سے برطرف کر کے دوسروں کا تقدر ہو۔ دوسم جو شو فرائے رویتہ میں ناقابل بھروسہ ثابت ہوں ان کو خدمت سے غلطہ کر دیا جا کہ جدید شو فران کا تقدر ہو۔ ہر موٹر پر کتنے میل گئی ہے بتانے کا آلہ لگایا جائے۔ اس کے علاوہ دامادوں کو صاحبزادوں کی موٹر خود چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ موسم این متعینہ دیوڑھی نذری باغ اس امر کی نگرانی رکھنے کہ موٹر کس وقت نذری باغ سے باہر گئی۔ اور کب واپس ہوئی۔ اس کی رپورٹ ایس۔ این ریڈی کو دے۔ چتارم جتنے شو فران موٹر خانہ میں آئندہ ماہ سے ہر ایک کی ماہوار سے فی ماہ (صہ) وضع ہو کر بطور ضمانت موٹر خانہ میں بمدا امانت جمع رکھی جائے کہ اگر کسی سے قصور سرزد ہو تو وہ ضبط کر لیکر اس کو غلطہ کر دیا جائے۔ ورنہ ہر سال (۱۲) ماہ گزرے بعد اس کا ریکارڈ آف سرویس اچھا رہا ہے تو یہ رقم اس کو واپس دیدی جائے۔

ف۔ آخر میں مجھے حیرت ہے کہ سعید الدین خان (۴) یوم میں (۲۰) گیلن پٹرول صرف کیا۔ معلوم نہیں کہ یہ کیوں ہوا۔ اور کس غرض سے ہوا۔ اس کی دریافت کر کے ایس۔ این ریڈی کو رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ بہر حال اس شخص کے اگر یہی اطوار آئندہ بھی رہیں گے تو مجھے سخت فوٹس لینا ہو گا جس کا نتیجہ اس کے حق میں اچھا نہ ہو گا۔ اور ایسا کرنا میرے لئے ضروری ہے تاکہ اس کی وجہ سے اس کا اثر بد دوسرے دامادوں پر نہ پڑے۔ جس کی روک تھام ضروری ہے۔

مرقوم ۳ ستمبر ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

قطع

خوش بود و در زہر فانی شاد و فرحان زین
در مصائب زندہ بودن ہم مسلمان زین
نیست نازان بہر آن بودہ نہ راحت نیز عیش
سخت مشکل بہر آزادے بہ زندان زین

(آمدہ از نذری باغ)

افہار حقیقت حال

متعلق تقریر نسبت صاحبزادیان (۶) برادر مقیم مکان گاف

فرمایا میں بہ حقیقت بزرگ خاندان اس معاملہ کی وقاحت کرنا ضروری خیال کرتا ہوں تاکہ غلط فہمی کسی قسم کی اس معاملہ میں باقی نہ رہے۔ وہ یہ ہے کہ نظام کی جتنی صاحبزادیاں اس وقت ہیں (مقیم مدد دندری بلخ) ان کے گڈارہ وغیرہ کا جو کچھ انتظام چند سال قبل کیا تھا تاؤنی ٹرسٹ کے ذریعہ اسکی نصف مقدار پوتیوں کیلئے دکھا تھا۔ (بہرچیزیں) کسی لئے کہ میری لڑکیوں کا مماثل پوزیشن پوتیوں کو کسی حالت میں نہیں بی سکتا کہ وہ میری اولاد نہیں بلکہ خود خاندان اولاد کی اولاد ہیں۔ یعنی فرق سینیر جو نیئر کا موجود ہے۔ لہذا کہیں ایسا نہ ہو کہ میری پوتیوں کی طلب گاری میں لڑکوں کے والدین غلطی کر جائیں محض اس خیال سے کہ چونکہ پوتیوں کا بھی ٹرسٹ بن گیا ہے۔ لہذا ان کا ہاتھ گرم ہوگا۔ لگایا نہیں ہے کہ ٹرسٹ کے دفعات میں ہر چیز کی فراحت موجود ہے اور یہ تخت گرائی مقررہ ٹرسٹ ہے۔ دیکھو۔ اب رہا کاظم جاہ مرحوم کی اولاد ڈکٹور دانات کا معاملہ یہ بالکلہ دادا کے سپرد ہے کہ ان کا ہاتھ دینا سے جائے وقت اپنی جگہ پر کو دیدیا تھا لہذا اس حد تک کوئی شخص درخواست نسبت میرے ہاں پیش نہیں کر سکتا یعنی پانچ لڑکیوں سے متعلق جن میں سے ۲ بطنی موئی بیگم منکبہ ہیں۔ اور ۳ بطنی بیگم منکبہ ہیں۔ کس لئے کہ ان لڑکیوں کا ٹھکانہ بالکلہ میرے صوابدید پر منحصر ہے اور ساتھ ہی میری ذمہ داری کے ساتھ ہے۔

نظر برآں سب معاملہ کی تشریح کر دی گئی ہے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے اور جو کام ہو وہ اس پر روشنی میں ہو۔ آخر میں یہ کہہ دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ میری پوتیوں کی نسبت کی ذمہ داری ان کے باپوں پر رہے گی نہ کہ مجھ پر۔ کیونکہ سحر یک انکی طرف سے ہو رہی ہے لہذا الشیب و فزاسے وہ ذمہ دار ہیں گے جس صورت میں خدا تعالیٰ ارستہ کوئی بات پیدا ہو۔ لہذا ان کو چاہیے کہ اس پر آشوب مانہ میں دیکھ کچھ کام کریں نہ کہ اندھا دہند تاکہ نتیجہ پیدا نہ ہو۔ ورنہ معلوم نہیں کہ کہا ہو کیا نہ ہو جس کی روک تھام ضروری ہے۔

مرقوم ۱۷ ستمبر ۱۹۶۶ء

(منقول از نظام گارٹ)

قطع

خوبی معنی کے شہزادہ بیان بر خیزد
 این چه تفریق کہ در سود و زیان بر خیزد
 از دلی آنگہ بود سوخته از بادہ کشی
 شمع آتشے بنگر کہ عیان بر خیزد
 (آمدہ از تفریق باغ)

شماره ۱۰۰

ایڈیٹر: سید مجاہد شیرازی
لاہور، پاکستان

جو بی ہلز پر دفاتر تختہ بن گئے مجوزہ عمارت کے
سلسلہ میں ہم نے "شیراز" کی ایک گزشتہ اشاعت میں یہ
بنایا تھا کہ جو بی ہلز کا تمام کسی نقطہ نظر سے بھی دفاتر تختہ بن
کئے گئے موزوں نہیں ہو سکتا۔ "شیراز" میں ادارہ تاریخ جوئے
کے بعد ملک کے مختلف مکاتب خیال نے بھی ہمارے خیالات
کا تائید کیا اور اس خصوص میں جسے ہونے یا نہ ہونے پر واضح
سہما کہ جو بی ہلز پر مجوزہ عمارت کی تعمیر نہ صرف ناؤں بلکہ ملک
نے نقطہ نظر سے بلکہ دیگر فنی لحاظ نظر سے بھی نقصان موزوں نہیں
ہے۔ صحافت اور اہل ملک کا ان تقیدوں سے متاثر ہو کر آتا ہے
حکومت نے مجوزہ مقام جو بی ہلز کے انتخاب کے بارے میں ایسے
فیصلہ میں بندوبست کیا۔ لیکن آسمان سے گرنا گورنر اعلیٰ کا
بمباران اس مرتبہ بھی غلط مقام کا انتخاب کیا گیا چنانچہ ایک
جاری اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے جو بی ہلز کی بجائے
اب بیگم بیٹ کو دفاتر تختہ بنانے کے مقصد کے لئے
یہاں بہ ظاہر کرنا فیصلہ حاصل ہے کہ بیگم بیٹ کا
مجوزہ مقام جید آباد اور سکندر آباد کے نواح شہر کے لئے
درگزی مقام نہیں ہے۔ جید آباد میں بودا ایشیہ
والے ملازمین اور اہل معاملہ کے لئے جو بی ہلز تک آمدورفت
میں جو دشواری پیش آسکتی تھی وہی دشواری بیگم بیٹ تک
آمدورفت میں پیش آئیگی کیونکہ نسبتاً فاصلہ کچھ اور بڑھ جائیگا
اور سکندر آباد کے رہنے والوں کے لئے بھی کوئی قابلِ لحاظ
ترتیب نہ ہوگی

دیتے ہوئے دفاتر معقین کے عمارتوں میں تفریح و تہنیم کبھی نہیں
تو اس محل سے ایک طرف مرکزیت قائم رہے گی اور دوسری
طرف حصول امن اور جدید تعمیر میں جو زیادہ غیر ضروری
اخراجات ہونے ہیں اسکا بار حکومت کے باقاعدہ اخراجات پر
پہنچا دے گا۔ اب جب کہ مرکزی حکومت اخراجات کے
تدبیر کفایت شعاری کو شدت کیا تھو غلط فہمی سے اس
میں ریاستی حکومت کا یہ اسراف و قوی جنت اور کفایت شعاری
کے اصولوں کے مقابلہ ہو گا۔ نہ صرف کفایت شعاری کے اعتبار
سے بلکہ ڈاؤن بلائنگ اور مرکزیت کے اعتبار سے بھی دفاتر معقین
کا موجودہ مقام ایک سوڑوں تہذیبی مقام سے بہتر اور اسمبلی
مجموعہ نے ڈاؤن بلائنگ اور تعمیر پر ایسا وسیع نظر رکھنے
جنھوں نے نیگلوار اور بچے پور کو ہندوستان کے خوبصورت تہذیبی
شہروں میں تبدیل کر دیا۔ جدید ادارے، مقامات کا تعمیراتی
کمشنر کے بعد ہی دفاتر معقین کو موجودہ مقام پر برپا کر رکھنے
کا بار نہ فیصلہ کیا تھا

مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر حکومت کو یہاں پر غور و
 مشورہ ہے کہ وہ جتنی جلد ممکن ہو اس صورۂ حال پر
 تدارک کے لیے اقدام کرے۔ عوام کے رویے کے ساتھ ساتھ
 موجودہ مقام پر دفاتر معتمدین کو برقرار رکھنے، غور و
 ترمیم اور وسعت کے پیش نظر اگر موجودہ احاطہ کافی نہ ہو سکتا ہو
 تو تعمیراتی کاموں سے لیکر بلڈنگ، پٹر پارک، انشورنس بلیک،
 دفاتر ایرویز، حاکم، قیصر، نظام ملک، ٹیگس آفس اور سٹریٹ کے
 بعضی حصے تک احاطہ کر لیا جائے۔ اور اسی احاطہ کے تحت
 مکانات خرید کر دفاتر کے لئے کام میں لائے جاسکتے ہیں۔
 یہی توقع ہے کہ ارباب حکومت و دفاتر معتمدین
 کے لئے سرسبز رام جوٹ کے فیصلہ کو تین نظر رکھ کر اپنے فیصلہ
 پر نظر ثانی کریں گے۔

اس نکتہ پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آئندہ
اموال الناس میں، وہ کون سی قسم مصلحت ہے؟ جس کا
مرد فاجر مفسدین کو موجودہ مقام سے جلا وطن کر دینا چاہیے
نہیں چاہا جائے؟ اس کے برخلاف موجودہ مقام ہی کو ترجیح

تذکرہ
اہل حق کا ترجمان اور عابدانِ فوق کا اخبار ہے
پرفیضہ ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷ اشخاص کی نظر سے گذرنا ہے

دنیا کو ہمیشہ حسین کی صورت ہی رہے گی

جناب حبیب طیبہ صاحب فی کا خط انتہا لیرہ آل مدیا سیرت کا انفرس دوسرا اجلاس منعقدہ اگست میں پڑھا گیا

تجربہ ہے۔ ان لوگوں کی سرکشی کو حق و عدل سے بدل دینے کا ہی

تقدار ہوں۔ ”

فدا کی الجی واقعی یا اماہ۔ آپ سے پڑھ کر امداد کوں

اس کا تقدار ہو سکتا ہے ۹

برادران عزیز! زندگی کی قیمت محض اخلاقی ہوتی ہے کبھی

زندگی ایک ایسی قیمتی شے ہوتی ہے کہ ایک ایک پل اس کی

حفاظت واجب اور لازم ہو جاتی ہے اور کبھی زندگی کو اس کی محبوب

پرنا کر کے بھی دل یکارا جھٹلے ”حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اب آئیے یہ دیکھیں کہ امام علیہ السلام کی سیرت طیبہ ”زندگی“

کی ان اخلاقی قیمتوں پر کس طرح روشنی ڈال رہی ہے۔

حضرت سید الشہداء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر ایک دفعہ

دعوتِ مہر و ہدایت دیتے ہوئے دورانِ خطبہ میں فرمایا۔

”اے فاسق! دیکھتے ہو کہ حق پس پشت ڈال دیا گیا ہے

باطل پر حکم کھلا، حلال پر حرام کیا جا رہا ہے، کوئی ہے جو اس کا

پکڑ لے ۹ وقت آگیا ہے کہ مومن، حق کی راہ میں جہاد کی تمنا

کرے، لیکن میں ”در شہادت کی موت“ چاہتا ہوں، بلا لوں کے

ساتھ زندہ رہنا بجائے خود جہر سے۔“

حسینیؑ مظلوم! ان ارشاداتِ مالیک کی روشنی میں اپنے

جینے اور مرنے کے پروگرام ترتیب کرو، زندہ رہنا جیات ہے،

استحسان کے وقت قربان کا و محبت پر ایسا آخری قطرہ خون بہا دینا

جیاتِ ابدی ہے۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ

اموات بل احياء ولاکن لا تستعرون۔

آنحضرتؐ نے فرمایا لا یومئ احدکم حتی

اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ ولفظہ۔

یعنی تم میں سے کوئی بھی مومن کا بی اس وقت تک نہیں ہو سکتا

جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد سے، ماں باپ سے،

اور خود اس کی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ بجاؤ! تمہارا

کوئی درود یا نماز تک نہیں ہو تا جب تک اہلکم من علی محمد کے

ساتھ و آل محمد کا جوڑ نہ لگا دیا جائے ذرا سوچنے کی بات ہے

محترم مدرّسینِ جلیلہ۔ حاضرینِ کرام

میں ممنون ہوں کہ مجلسِ استقبال نے اس مقدس جلد

میں مجھے شریکِ مولے کی عزت بخشی اور خاندانِ نبوت کے

جنت و چراغ، روشنی و رسالت کے سوار، اور زلفِ نبوت کے

نہایت والے امامِ عالی مقام کی سیرت طیبہ پر اپنی پُر غلوں نذر

عقدت پیش کرنے کی سعادت بھی عطا کی

معزز حاضرینِ اجماع کا چاندِ برسی! حق مغرب پر

طلوع ہوا کہ اس خلعتِ کدہ و بریں رہنے والوں کو ایسے روشن

کناروں سے میدانِ کرب و بلا کی طرف اشارہ کر کے عالمِ انسانیت

کو یاد دلانا ہے۔ ”اس کی زندگی را وقت میں فنا ہو جائے مریقوت

ہے۔“ کہ بلا کے دامن نے حسین علیہ السلام کو چھپا نہیں لیا کلامِ مہر

سے زیادہ درخشاں اور روشن کر دیا ہے۔ دنیا کو ہمیشہ حسین کی صورت

رہے اور رہے گی۔ یہ بڑا شمرِ مہر ہے کہ وہ باطل کے حجابی

تھے مگر حسین کے ایثار اور فدویت کے نقوش دنیا کے گوشہ

گوشہ میں منسلک رہے۔ بنا مے جاتے ہیں ہر جہاں وہ تشریف لے جاتے ہیں

انعام عطا کئے جاتے ہیں، رحمتوں کی بارش ہوتی ہے

اولئک الذین اعلم اللہ علیہم من النبین والصلیین

والشعراء والمصلحین۔

حسینیؑ پریم کے نیچے محبتِ خاطر سے جمع ہونا بھائیو!

ذرا اپنی آنکھوں کے سامنے اس تاریخی خطبے نے نظر کو لا لو

جو وقت امامِ عالی مقام نے فرمایا تھا۔

”اے لوگو! رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ جو لوٹی ایسے

عالم کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے۔ خدا کی قانم کی ہوئی حدیں توڑتا

ہے، خدا کی کشتک کرتا ہے، سنتِ نبویؐ کی مخالفت کرتا

ہے، خدا کے بندوں پر گناہ و سرکشی سے حکومت کرتا ہے اور

اسے دیکھنے پر بھی نہ تو اپنے فعل سے اس کی مخالفت کرتا

ہے نہ اپنے قول سے تو خدا ایسے آدمی کو اچھا نہ دیکھا

دیکھو! یہ لوگ شیطان کے پیروں گئے، زمین سے سرش ہو گئے،

فنا و ظاہر ہے، حدودِ الٰہی متعلیل ہیں، مالِ ضیعت پر بنا جائز

دور امامت

اسلام میں امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ہوئی اب امامت کی ذمہ داریاں حضرت صادق علیہ السلام کی طرف پائی دہویں اس وقت دمشق میں ہشام بن عبدالملک کی سلطنت تھی، اسکے زمانہ سلطنت میں ملک میں سیاسی خلفاء بہت زیادہ ہو چکا تھا، مظالم بنی امیہ کے انتقام کا جذبہ تیز ہو رہا تھا اور بنی فاطمہ میں سے متعدد افراد حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے تھے ان میں نمایاں بنی حضرت زید کی تھی۔ جو امام زین العابدین علیہ السلام کے بزرگ ترین فرزند تھے اپنی عبادت، زید و تقویٰ کا بجا ملک عرب میں شہرہ تھا معتد اور مسلم حافظ قرآن تھے، بنی امیہ کے مظالم سے تنگ آکر انہوں نے بھی میدان جہاد میں قدم رکھا

امام جعفر صادق علیہ السلام کے لئے یہ موقع نہایت نازک تھا، مظالم بنی امیہ سے نفرت میں ظاہر ہے کہ آپ حضرت زید کیساتھ متعلق تھے پھر جاب زید آپ کے چچا بنی تھے حکم احترام آپ لازم سمجھ دیا ہے تھے، مگر آپ کے انجام میں نکاحیں دیکھ سکی نہیں کہ یہ اقدام کسی مفید نتیجہ تک نہیں پہنچ سکا اس لئے علمی طور سے آپ ان کا ساتھ دینا مناسب نہ سمجھتے تھے مگر یہ واقعہ ہوتے ہوئے بھی خود انکی ذات سے آپ کو اٹھانی ہمدردی تھی آپ نے مناسب طریقہ پر انہیں معلیت یعنی کی دعوت دی، مگر اہل عراق کی ایک بڑی جماعت کی اطاعت اور وفاداری نے جناب زید کو کامیابی کے واقعات پیدا کر دیے اور آخر سال ۱۲۰ھ میں ظالم فوج شام سے تین روز تک مجادری کے ساتھ جنگ کرنے کے بعد شہید ہوئے، دشمن کا جذر اتمام اتنے ہی پر ختم نہیں ہوا بلکہ دھن ہو چکے کے بعد انکی لاش کو قبر سے نکال لیا اور

اس وقت میں کہ بلا کا عظیم آفتاب واقعہ اپنے اثرات کے لحاظ سے ابھی کئی بج کی بات معلوم ہوتا تھا۔ امام جعفر صادق نے اس کی کوئی فکر ابھی علم و اندوہ کی فضا میں، شب و روز سخاوت حسین کا تذکرہ اور اس عمر میں فوج و ماتم اور گریہ و بکا کی آوازوں نے ان کے دل و دماغ پر وہ اثر قائم کیا کہ جیسے وہ خود واقعہ کو بلا میں موجود ہوتے پھر جب وہ یہ سنستے تھے کہ ان کے والدین کو امام محمد باقر بھی شہید ہو چکے تھے دور میں بنی اس جہاد میں شریک تھے تو ان کے دل کو یہ احساس بہت بدمعہ ہو چکا تھا کہ خاندان عصمت کے موجودہ افراد میں ایک ہی ہوں جو اس قابلِ قربانیاں دگا کر معرکہ انہوں میں موجود نہ تھا۔ چنانچہ اسکے بعد بہت دور بعد امام جعفر صادق نے جس جس طرح اپنے جدِ مظلوم امام حسین علیہ السلام کی یاد کو قائم رکھنے کا کوشش کی ہے وہ اپنی آپ مثال ہے

بارہ برس کی اپنی عمر تھی جب سقہ میں امام زین العابدین کا سایہ سر سے اٹھا، اسکے بعد انہیں برس آپ نے اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے دامن تربیت میں گزارے یہ وہ وقت تھا جب یاسر بنی امیہ کی بنیادیں ٹوٹ چکی تھیں اور امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف غیور فوجی حاصل کرنے کے لئے خلاق رجوع کر رہی تھی، اس وقت اپنے پیر زید کو ان کی فوجیں دس میں حضرت جعفر صادق بھی ایک وہ طالب علم تھے جو قدرت کی طرف سے علم کے سائے میں فوجی کر پیدا کئے گئے تھے آپ غرور و خضر دونوں میں اپنے والدین کو ان کے ساتھ رہتے تھے یا پھر تمام بنی امیہ کی طلب پر امام محمد باقر علیہ السلام جب دمشق آئے بعد لے گئے ہیں تو اس سفر میں بھی امام جعفر صادق علیہ السلام ساتھ تھے۔ ان کا ذکر پانچویں امام کے حالات میں ہو چکا ہے

نمائش


خوبصورت شہر میدرا آباد کا خوبصورت ترین کیف

متصل ال انڈیا ریڈیو اسٹیشن حیدر آباد

• فوجت بخش مقام • تازہ دم چائے • مغز قب مشروبات اور

پیرا اور شہر آشپز کا شاندار مرکز

• زمانہ اور فیسلی • یسے خصوصی انتظام



نئی فاطمہ کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے انہوں نے چند خطوط و بلاد رسول میں سے چند بزرگوں کے نام لکھے اور انکو قبولِ خلوت کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک خط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام بھی تھا۔ یہاں سے ایسے موارض اپنے اقتدار کے قائم کرنے کے لیے غیبت سمجھے جاتے ہیں مگر وہ ان کی خودداری و استغناء کا شعلہ نہیں تھا جتنے اپنے خرافاتِ منقہ کے لحاظ سے اس موقع کو لکھ کر دیا اور کائناتِ جواب دینے کے عقارت آئینہ طریقے پر اس خط کو لکھنے کی نذر کر دیا

ادھر کوفہ میں ابولسلم خراسانی کے تابعین اور بنی عباس کے مخالفین نے عبداللہ سفاح کے ہاتھ پر ۴۲ ہجری میں اثنی عشریہ کو بیعت کر لیا اور اسکو امت اسلامیہ کا خلیفہ اور فرمانروا تسلیم کر لیا۔ عراق میں اقتدار قائم کرنے کے بعد انہوں نے دمشق پر چڑھائی کر دی، مروان حاد نے بھی بڑے لشکر کے ساتھ مقابلہ کیا مگر بہت جلد اسکی فوج کو شکست ہوئی مروان نے فرار کیا اور آخر آفریقیہ کی سرزمین پر پہنچ کر قتل ہوا۔ اس کے بعد سفاح نے بنی امیہ کا حق قائم کر لیا سلاطین بنی امیہ کی قبریں کھدوائیں اور انکی کھونٹوں کو شہرِ ناک طریقے اختیار کئے، اس طرح قدرت کا انتقام جو ان ظالموں کی طرف لیا جانا ضروری تھا بنی عباس کے ہاتھوں دنیا کی نگاہ کے سامنے آ گیا۔ ابولسلم اللہ سفاح، بنی عباس کے پہلے خلیفہ کا انتقال ہو گیا جس کے بعد اسکا بھائی ابوجعفر منصور تختِ خلافت پر بیٹھا جو معروف و مشہور تھا

ساداتِ پیرِ منظم | یہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ بنی عباس نے ان محد دیوں سے جو عوام کو نئی فاطمہ

نئی بنی امیہ کے خلاف تحریک شروع کی اور ایران میں سلفین بھی اسی طرح پہلے بزرگوں سے بنی ہاشم کی وفاداری کا عہد و پیمان حاصل کر لیا۔ محمد ابن علی کے بعد ان کے بیٹے ابراہیم کا مقام ہوئے جو یہ ناپید اور ان کے صاحبزادے جناب بھی کے درویش و افغان شخصیات سے بنی امیہ کے خلاف ہم و غصہ میں اتحاد ہو گیا اس سے بھی بنی عباس نے فائدہ اٹھایا اور ابولسلم خلیل کے ذریعہ سے عراق میں بھی اپنے اثرات قائم کرنے کا موقع ملا، رفتہ رفتہ اس جماعت کے حلقہ اثر میں اضافہ ہی ہوتا گیا اور ابولسلم خراسانی کھلم سے عراق میں کاپور علاقہ قبضہ میں آ گیا اور بنی امیہ کی طرف سے حاکم کو وہاں سے فرار اختیار کرنا پڑا۔ ۱۲۹ ہجری سے عراق میں اور خراسان و غیرہ میں سلاطین بنی امیہ کے نام خطبہ سے خارج ہو کر ابراہیم ابن محمد کا نام داخل کر دیا گیا

ایک ناکام سلطنت بنی امیہ یہ سمجھتی تھی کہ یہ ایک بھائی تھا۔ حکومت سے ہے جو ایران میں محد سے لکرا گیا جو میں نے اطلاع دی کہ اسکا بھائی ابراہیم ابن محمد عباس تھا جسے جو مقام حاصل تھا میں رہتے ہیں اسکا تجربہ تھا کہ ابراہیم کو قبضہ کر دیا گیا اور قید خانہ ہی میں پھران کو قتل کر دیا گیا اسے یہاں تک کہ دوسرے افراد بنی عباس کے ساتھ بھاگ کر عراق میں ابولسلم کے پاس پہنچ گئے ابولسلم خراسانی کو جو ان حالات کی اطلاع ہوئی تو ایک فوج کو عراق کی طرف روانہ کیا جس نے اموی طاقت کو شکست دے کر عراق کو آزاد کر لیا

ابولسلم خلیل جو تبریز آل محمد کے نام سے مشہور ہیں

بیکری اینڈ پراڈکشن اسٹور

ہم تمام کی لذتِ قدوں، تازہ، مشروب، سوڈا، آئس کیک، کیم کا شاندار مرکز

بیکری اینڈ پراڈکشن اسٹور

اسٹیٹ بینک عاید روڈ حیدر آباد فون نمبر (۸۷۷۷۷۷)



کا بیت اتر ہوتا تھا۔ چنانچہ جب ساداتِ حق و ساداتِ طوق و زنجیر
یہاں تک کہ ہم اہل بیت کے مدینہ سے لیجائے جا رہے تھے تو حضرت ایک
مکان کی آڑ میں کھڑے ہوئے تاکہ حالت کو دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
تھے اور فرما رہے تھے کہ ”افسوس! کہ مدینہ بھی دارالاسلام نہیں رہا
پھر آپ نے اولاد انکار کی حالت پر افسوس کیا تھا لہذا لہذا لہذا
کو اس جگہ و مکان پر دیکھ کر تشریف لانے کی دعوت دی تھی کہ ہم
آج کی اور آج کی اولاد کو خالصتاً معافیت و حمایت میں لے کر
طرح ایسے اہل و عیال و درجان و مال کی کتب ہیں، کتبِ انوار
اولادِ باقی سے اور حریفانِ سادات کی وہ نہیں کرتا یہ فرما کر آپ
بیت الشرف کی طرف واپس ہوئے اور تین دن تک شدت سے
بیمار رہے

ان قیدیوں میں امام حسن علیہ السلام کے حاضر ہونے پر اللہ
محض بھی تھے جنہوں نے کبر سنی کے عالم میں غرضتِ قید کی جتنی
اٹھائیں، ان کے لئے محمد محض نہ کہ لے حکومت کا مقابل کیا اور
شہرہ میں دشمن کے ہاتھ سے مدینہ منورہ کے قریب شہد ہوئے
جو ان بڑے کامبر لوگوں سے باپ کے پاس قید خانہ میں بھیجا گیا اور یہ
جودہ آیا تھا کہ جس سے عبداللہ محض پھر زندہ نہ رہے تھے اور
آج روج تلے جسم سے مفارقت کی۔ اس کے بعد عبداللہ کے
دوسرے صاحبزائے امیر ہیم بھی معصوم کی فوج کے مقابل میں گرفت
کر کے کوفہ میں شہید ہوئے۔ اسی طرح عباس ابنِ عباس، علی ابنِ
شعیب، علی و عبداللہ و فرزندانِ نفسِ زکیہ، موسیٰ و یحییٰ و یونس
نفسِ زکیہ و غیرہ بھی بیدردی اور بے رحمتی قتل کئے گئے بہت
سے ساداتِ عارفوں میں زندہ جیوا دیئے گئے
امام کے ساتھ بدسلوکیاں ان تمام ناگوار حالات کے

کے ساتھ قیام ناچاہنے والا تھا اور انہوں نے دنیا کو یہ دھوکہ
دیا تھا کہ ہم اہل بیت کے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے
ہیں چنانچہ انہوں نے رضائے دل محمدی کے نام پر لوگوں کو اپنی نصرت
و حمایت پر آمادہ کیا تھا اور اسی کو اپنا نعرہ جنگ قرار دیا تھا اسلئے
آپ نے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اور بنی امیہ کو تباہ کرنے کے بعد
سب سے بڑا اندیشہ یہ تھا کہ کہیں ہمارا یہ قریب دنیا پر کھل نہ جائے
اور یہ تحریک نہ پیدا ہو جائے کہ خلافت بنی عباس کی بجائے بنی فاطمہ
کے سپرد ہو جائے یہی جو حقیقت میں آئی رسولؐ ہیں۔ ابوسلمہ عدلی
بنی فاطمہ کے مجددوں میں سے تھا اسلئے یہ خطہ تھا کہ وہ اس
تحریک کی حمایت نہ کرے اسلئے سب سے پہلے ابوسلمہ کو راستے
سے ہٹایا گیا اور وہ باوجود ان احسانات کے جو بنی عباس کیساتھ
کر چکا تھا سناح ہی کے زمانہ میں تشدد کا نشانہ بنا اور عوار کے کھانٹ
اتار گیا۔ ایران میں ابوسلمہ خراسانی کا اثر تھا جسکے لئے اختلافی
مکھاری اور فساد کے ساتھ اسکی زر کی کا بجائے خاتمہ کر دیا


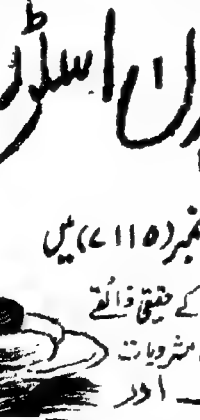
اب اسے اپنی من مانی کاریوں میں کسی یا اثر اور صاحب
اقتدار شخصیت کی مداخلت کا اندیشہ نہ تھا۔ اس کے علاوہ کماؤغ
سادات بنی فاطمہ کی طرف مڑا۔ مولانا شبلی نے یہ بیان کیا ہے کہ بنی
”صرف بدگمانی پر مغفور نے ساداتِ علویوں کو تہذیب کی سرخ کو دیا
جو لوگ ان میں ختم نہ تھے انکے اندر زیادہ بے حیالی تھی۔
محمد ابنِ ابراہیم کہ حسن و جمال میں بیکانہ دور گزار تھے اور اسکا وجہ
سے و بیباک کہلاتے تھے زندہ دیواروں میں جیوا دیئے گئے
ان کے دھجیوں کی ایک داستان ہے جسکے بیان کرنے کو بڑا سخت
دل چاہیے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دل پر ان حالات

پیراڈائیز کیف اینڈ پراڈیز اسٹور

ہماکاندھی روڈ سکندر آباد لے۔ پی فون نمبر (۷۱۵) میں

کبھی کانا نہیں کنا ہے اور چلے ہیں بی سے تو آپ کافین اور چلے کے حقیقی ذائقے
سے واقف ہی نہیں۔ صحت اور قوت میں تھکاوٹ، مغز و قلب و دماغ مشروبات
اور آئس کیم کا لطف پیراڈائیز کیف میں تشریف کر اٹھائیے۔ اور
ایک ضرورت کی ہر چیز ہمارے پراڈیز اسٹور سے واجھی دام پر خرید فرمائیے

بنی فاطمہ کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے انہوں نے چند خطوط و بلاد رسول میں سے چند بزرگوں کے نام رکھے اور انکو قبولِ خلافت کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک خط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام بھی تھا۔ یہاں تک دنیا میں ایسے مواقع اپنے اقتدار کے نام کرنے کے لئے غیبت پہنچے جاتے ہیں مگر وہ انسانی خودداری و استغناء کا شکار تھے جس پر تھاجتے اپنے خرافات منہی کے لحاظ سے اس موقع کو ٹھکرا دیا اور بجائے جواب دینے کے قدرتِ آسمانی پر اس خط کو لٹکے کی نذر کر دیا

ادھر کوفہ میں ابوسلم خراسانی کے تابعین اور بنی عباس کے موافقین نے عبداللہ سفاح کے ہاتھ پر ۴۸ ہجری میں اثنی عشریہ کو بیعت کر دیا اور اس کو اہل اسلام کا خلیفہ اور فرمانروا تسلیم کر لیا۔ عراق میں اقتدار قائم کرنے کے بعد انہوں نے دمشق پر چڑھائی کر دی، مروان حمار نے بھی بڑے لشکر کے ساتھ تھا بلکہ کبھی کبھار بیت عبدالحی فوج و لشکر ہوتی مروان نے فرار کیا اندازاً آخر آخر لقمہ کی سرزین پر پہنچ کر قتل ہوا۔ اسکے بعد سفاح نے بنی امیہ کا قتل عام کر دیا۔ مدینہ میں انہوں نے قبریں کھدوائیں اور انکی لاشوں کی تدفین کرنا شروع کر دی۔ اس طرح قدرت کا انتقام جو ان ظالموں کیساتھ لیا جانا ضروری تھا بنی عباس کے ہاتھوں دنیا کی نگاہ کے سامنے آتا، اس لئے کہ ان میں ابو عبداللہ سفاح بنی عباس کے پہلے خلیفہ کا انتقال ہو گیا جس کے بعد اسکا بھائی ابو جعفر منصور تخت خلافت پر بیٹھا جو منصور و ابوعباس کے سادات پر مطلق نام لے کر انھوں سے جو جو احکام کو بنی فاطمہ

نے بنی امیہ کے خلاف تحریک شروع کی اور ایران میں مصلحین بھی جو صحیح طریقے پر لوگوں سے بنی ہاشم کی وفاداری کا عہد و پیمان حاصل کر رہے تھے۔ محمد بن علی کے بعد انکے بیٹے ابراہیم کو تسلیم ہوئے جناب رید اور انکے صاحبزادے جناب یحییٰ کے دروہ کی وفات شہادت سے بنی امیہ کے خلاف غم و غصہ میں اضافہ ہو گیا اس سے بھی بنی عباس نے فائدہ اٹھایا اور ابوسلمہ خراسانی کے ذریعہ سے عراق میں بھی اپنے اثرات قائم کرنے کا موقع ملا، رفتہ رفتہ اس جماعت کے حلقہ اثر میں اضافہ ہی ہوتا گیا اور ابوسلمہ خراسانی کا مدد سے عراق ختم کا پورا علاقہ قبضہ میں آ گیا اور بنی امیہ کی طرف سے عالم کو بنی عباس سے فرار اختیار کرنا پڑا۔ ۱۲۹ ہجری میں عراق پر اور خراسان وغیرہ میں سلاطین بنی امیہ کے نام خطبہ سے خارج ہو کر ابراہیم بن محمد کا نام داخل کر دیا گیا

انھوں نے سلطنت بنی امیہ پر بھیجتی تھی کہ بنی امیہ کا حق خلع و حکومت سے ہے جو ایران میں محمد بن ابی بکر بن موسیٰ نے امداد دی کہ اسکا حق ابراہیم بن محمد بن علی کا ہے جو تمام جاہل و جاہلین رہتے ہیں اسکا نتیجہ یہ تھا کہ ابراہیم کو قید کر دیا گیا اور قید خانہ ہی میں پھر ان کو قتل کر دیا گیا جسے یہاں تک دوسرے افراد بنی عباس کے ساتھ جہانِ عراق میں ابوسلمہ کے پس چلے گئے ابوسلمہ خراسانی کو ہوان حالات کی اطلاع ہوئی تو ایک فوج کو عراق کی طرف روانہ کیا جس نے اموی طاقت کو شکست دے کر عراق کو آزاد کر لیا

ابوسلمہ خراسانی کو وزیر آں محمد کے نام سے شہر میں

بھٹی بیکری اینڈ پراڈیٹرز اسٹور

ہمسہ تمام کی لذیذ غذاؤں، تازہ مشروب، سوڈا وائٹ، الیکٹریک کاشنڈا مرکز

بھٹی بیکری اینڈ پراڈیٹرز اسٹور

اسٹیٹ بینک عاید روڈ حیدر آباد فون نمبر (۳۷۸۷۷)



کا بہت اثر ہوتا تھا۔ چنانچہ جب سادات کا حسن طوق و زنجیر میں بند کر کے مدینہ سے لے جانے جا رہے تھے تو حضرت ایک منہاں کی آدمی کھڑے ہوئے تاجا حالت کو دیکھو دیکھو کر دوسرے تھے اور فرما رہے تھے کہ "افسوس! کہ مدینہ بھی دارالاسلام نہ رہا" پھر آپ نے اولاد انارکھات پر فوس کیا دالہا رہے راتھاب کو اس جلد و بیاں پر دیر سے تشریف لائے کی دعوت دی تھی کہ ہم آپ کی اور آپ کی اون و خا صیہ عرج حفاظت و حمایت میں کے جس طرح اپنے اہل و عیال اور جان و مال کی کتب میں، سراج انصاری اولو وافی سے اور کوئی ان سادات کی مدد میں کرنا یہ فرما کر آپ بیت الشرف کی طرف واپس ہوئے اور میں دن تک شدت سے بیمار رہے

ان قیدیوں میں امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے عبداللہ حق جگھے جنھوں نے تیسری کے عالم میں عرصہ تک قید کی منتیں اٹھائیں، ان کے بیٹے محمد نعیمی نے کید نے حکومت کا مقابلہ کیا اور شہداء میں دشمن نے ہاتھ سے مدینہ منورہ کے قریب شہید ہوئے جو ان بیٹے کا سر جوڑے پاس قید خانہ میں بھیجا گیا اور یہ جرمہ لیا تھا کہ جس سے عبد اللہ حق پھر زندہ نہ رہے اور اتنا رنج بے جہم سے ساراقت کی۔ اسے ابو عبد اللہ کے دوسرے صاحبزادے ابداہیم بھی سفود کی فوج کے مقابلہ میں شہید کر کے مدینہ میں شہید ہوئے۔ اسی طرح عباس ابن حسن، عمر ابن حسن، شعیب، علی و عبد اللہ و فرزندان نقی زکریا، موسیٰ ابن علی، جواد ابن نعیمی و دیگرہ بھی مدینہ اور بے رحمی سے قتل کئے گئے بہت سے سادات عارفوں میں زندہ بچا دیئے گئے

امام کے ساتھ بد سلوکیاں ان تمام ناگوار حالات کے

کے ساتھ قیدیوں نا جائز فائزہ اٹھایا تھا اور انہوں نے دنیا کو یہ دھوکہ دیا تھا کہ ہم اہل بیت رسول کے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں چنانچہ انہوں نے رضائے دل محمد علی کے نام پر لوگوں کو اپنی نفرت و حمایت پر آمادہ کیا تھا اور اسی کو اپنا لغو جنگ قرار دیا تھا اسلئے انہیں ہر صراقتدار نے کے بعد اور بھی اہمیت کو تباہ کرنے کے بعد سب سے بڑا اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں ہمارا یہ فریب دیا یہ کس نہ پاسے اور یہ تحریک نہ پیدا ہو جائے کہ خلافت بھی خاسکی کی بجائے بنی فاطمہ کے سپرد ہو جاوے یہی جو حقیقت میں آل رسول میں ابوسلمہ خدائی بنی فاطمہ کے ہمدردوں میں سے تھا اسلئے یہ خطرہ تھا کہ وہ اس تحریک کی حمایت نہ کرے اسلئے سب سے پہلے ابوسلمہ کو راستے سے ہٹایا گیا اور وہ باوجود ان امانات کے جو بنی عباس کیساتھ کر چکا تھا سناج بھی کے زمانہ میں تشریف کا نشانہ بنا اور تلوار کے گھاٹ اتارا گیا۔ ایران میں ابوسلمہ خراسانی کا اثر تھا۔ مسموم نے اختلافی حکمرانی اور غداری کے ساتھ اسکی زاری کا بھی فائدہ کر لیا

اب اسے اپنی من و مانی کاربایوں میں کسی با اثر اور صاحب اقتدار شخصیت کی مزاحمت کا اندیشہ نہ تھا۔ اسلئے کہ ہم کا رخ سادات بنی فاطمہ کی طرف تھا۔ مولانا سبکی سیرت نعمان میں لکھتے ہیں "صرف بدگمانی پر مسموم نے سادات بنی فاطمہ کی شہادت کو دیکھا جو لوگ ان میں مختار تھے ان کے لئے خود زیادہ بے رحمیاں کی گئیں۔ محمد ابن ابداہیم کہ حسن و جمال میں شاندار دور کار تھے اور کچھ وجہ سے دیباچہ بکھلاتے تھے زندہ و دیوار میں بیٹا اور بیٹے سے ان بے رحمیوں کی ایک داستان ہے جسکے بیان کرنے کو بڑا سخت دل چاہیے۔"


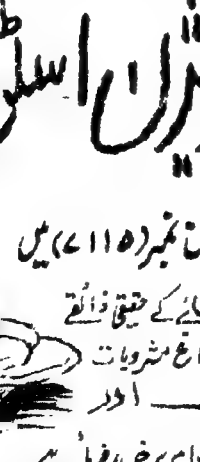
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دل پر ان حالات

اگر آپ نے

پیراڈائیز کیف اینڈ پراویژن اسلڈر

ہما تمگانہ دھمی روڈ سکندر آباد لے پنی فون نمبر (۱۱۵) میں

کبھی کبھی ناہنیں کھایا ہے اور چیلے نہیں لے تو آپ کھانوں اور چیلے کے حقیقی ذائقے سے واقف ہی نہیں۔ سخت اور قوت بخش غذاؤں، منفرد قلب و دماغ مشروبات اور آکسیجیم کا طعم پیراڈائیز کیف میں تشریف لورکھائیے۔ اور اپنی ضروریات کی ہر چیز ہمارے پراویژن اسلڈر سے واجب و ام پر خرید فرمائیے

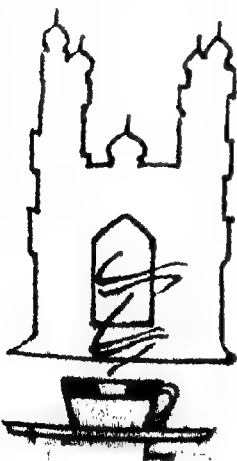
کے باوجود جن کا ذکر انتہائی اختصار کیا تھا اور لکھا گیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام خاموشی کے ساتھ علوم اہلیت کی اشاعت میں معروف ہوئے اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ لوگ بھی جو علمیت اہستہ تھے آہستہ معرفت نہ رہتے تھے یا اسے تسلیم کرنا نہیں چاہتے تھے وہ بھی آہستہ علمیت کو ماننے ہوئے آپ کے حلقہ درس میں داخل ہونے کو فخر سمجھتے تھے

مفتی نے پہلے معرفت کی علمی عظمت کا ان مواء کے دل سے کم کرنے کے لئے ایک تیسری بیانیہ آپ کے متذہب میں ایک اشیاء کو بہ حیثیت فقیہ اور عالم کے نظر کر دیا جو آپ کے شاگردوں کے سامنے بھی زبان بولنے کی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر وہ خود اس کا اقرار کرتے تھے کہ ہمیں جو کہ آیا وہ امام جعفر صادق کا بارگاہ سے حاصل ہوا اگر اقتدار حکومت ان کے قوت کے تحت قرار دیتا تھا اور اس طرح حضرت صادق آل محمد کی مرجعیت کو قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب اس میں ناکامی ہوئی تو معرفت کی ایذا رسانی اور قتل یا گرفتاری کی تدبیر کی جائے گی، اس کے لئے ہر ہوشیار اور ہر برقعہ میں ماسوس مقرر کئے گئے جو شیعوں کے حالات پر نظر رکھیں اور جسے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ امام کی محبت کا دم بھرتا ہے اسے گرفتار کیا جائے

چنانچہ علی ابن حسین ان ہی سلیکوں میں سے تھے جو گرفتار کئے گئے۔ خود امام جعفر صادق علیہ السلام کو تقریباً پانچ مرتبہ مدینہ سے دربار شاہی میں طلب کیا گیا جو آپ کے لئے سخت روحانی تکلیف کا باعث تھا یہ اور بات ہے کہ کسی مرتبہ آپ کے خلاف کوئی بیاناں اسے ایسا نہ مل سکا کہ وہ آپ کے قید یا قتل کئے جانے کا حکم دینا، بلکہ اس سلسلہ میں عراق کے اند ایک مدت کے

قیام سے علوم اہلیت کی اشاعت کا حلقہ وسیع ہوا اور ان کو محسوس کر کے منظور نے پھر آپ کو مدینہ بھجوا دیا۔ اس کے بعد بھی آپ ایذا رسانی سے غفلت نہیں رہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ کے گھر میں آگ لگا دی گئی، قدرت خدا تعالیٰ نہ وہ آگ جلد فرو ہو گئی اور آپ کے متعلقین اور اصحاب کو کوئی ضرر نہیں پہنچا۔

اخلاق و اوصاف آپ اسی سلسلہ عصمت کی ایک لڑی تھے جسے خداوند عالم نے نوع انسانی کے لئے نمونہ کامل بنا کر پیدا کیا تھا ان کے اخلاق و اوصاف زندگی کے ہر شعبہ میں بیحداری حقیقت رکھتے تھے، خاص خاص اوصاف جن کے متعلق مورخین نے مخصوص طور پر واقعات نقل کئے ہیں، بھان نوازی، خیر و خیرات، مخفی طریقے پر عزائی کی خبر گیری، غریبوں کے ساتھ حسن سلوک، عفو جرائم، صبر و تحمل وغیرہ میں ان کی تہذیب ایک عظیم مدنی و دینی وارہ ہوا اور منجید رسول میں سوئیا، آنکھ کھلی تو اسے شبہ ہوا کہ اس کی لہجہ زاری بہت ہی موجود نہیں ہے، اس نے ادھر دیکھا ادھر دیکھا کسی کو نہ پایا، ایک گوشت مسجد میں امام جعفر صادق علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے وہ آپ کو بالکل نہ پہچانے لگا تھا آپ کے پاس آکر کہنے لگا کہ دو میری بیٹی تم نے لی ہے، حضرت نے فرمایا اس میں کیا تھا؟ اس نے کہا کہ دو ایک زار دینار حضرت نے فرمایا دو دیہے ساتھ میرے مکان تک آؤ۔ وہ آپ کے ماتہ ہو گیا۔ بیت الشرف پر تشریف لاکر ایک زار دینار اس کے حوالہ کر دیے وہ مسجد میں واپس گیا اور اسباب اٹھائے لگا تا خود اس کی دیناروں کی تسلی اسباب میں نظر آئی، یہ دیکھ کر وہ بہت شرمندہ ہوا اور فوراً ہوا پھر امام کی خدمت میں آیا اور عذر خواہی کرتے ہوئے وہ ہزار دینار واپس کرنا



حیدر اباد

چیمبل گورہ۔ حیدر آباد

آسام، نیپال اور دارحک کے باغات سے راستہ برآ نکلا ہوئی ماہرین فن کے ہاتھ سے تیار کردہ تازہ دم چائے یہاں ملتی ہے
علاقہ پر ایئر ٹران اسٹوے آپ کی ضرورت کی ہر چیز یا ذائقے کی چیز پر خرید فرمائیے
ایک مرتبہ کی تشریف آوری آپ کو ہمارا استعمال کا ایک بنا ہو گا

کرنا چاہیے۔ حضرت نے فرمایا ہم جو کچھ دے دیتے ہیں وہ پھر واپس نہیں لیتے۔

موجودہ زمانے میں یہ حالات سب ہی کی آنکھوں سے دیکھے ہوئے ہیں کہ جب یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ تاریخ تسلسل سے ملے گا تو جو کچھ تباہ کن ہو، وہ تاریخ خراب کر دے گا۔ آج کل امام جعفر صادق علیہ السلام کے گرد ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے وکیل متنب سے ارشاد فرمایا کہ تیرے روز بروز میں میں گراں ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں کس قدر غصہ ہو گا؟ متنب نے کہا کہ ہمیں اس گراں کی اور خط کی تکلیف کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ ہمارے پاس خدا کا اتنا ذخیرہ ہے جو بہت عرصہ تک کافی ہو گا۔ حضرت نے فرمایا تمام غلہ فروخت کر دو انوکھے بعد حوالہ رکھ کر یہاں رہو۔ جب غلہ فروخت کر دیا تو فرمایا اب خالص شیعوں کی روٹی نہ پکا کرے، بلکہ آدھے شیعوں اور آدھے جو، جہاں تک ممکن ہو میں غریبوں کا ساتھ دینا چاہیے۔

آپ کا قاصد تھا کہ آپ مالداروں سے زیادہ غریبوں کی عزت کرتے تھے، مزدوروں کی بڑی قدر فرماتے تھے۔ خود بھی تجارت فرماتے تھے، اور اپنے ہاتھوں میں بنفس نفیس محنت ہی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ سیوچا تھیں اسے بارے میں کام کر رہے تھے اور بسینہ سے تمام جسم تر ہو گیا تھا۔ کسی نے کہا یہ بیچو گے تو بیعت فرمائیے کہ میں یہ خدمت انجام دوں، حضرت نے فرمایا، طبعاً شام میں دھوپ اور گرمی کی تکلیف سمجھا عیب کی بات نہیں، غلاموں اور کمزوروں پر دھوپ پڑ رہی تھی جو اس گھرانے کی انتہائی مسرت تھی، اس کا ایک چہرہ آنکھ نمونہ یہ ہے کہ جسے فیضان نبوی نے بیان کیا ہے کہ وہیں ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام کبریت

میں حاضر ہوا دیکھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہے، اس نے سبب دریافت کیا تو فرمایا "وہیں نے منع کیا تھا کہ کوئی مسکن کے کھٹے پر نہ چڑھے" اس وقت جو گھر میں گیا تو دیکھا کہ ایک کینز ہوا ایک بچہ کی پرورش پر متعین تھی اسے گود میں لئے زمین سے اڑی جان ہے۔ بچے کو کچا تو ایسا خوف طاری ہوا کہ بدحواسی میں بچہ آنکھ بالہ سے چھوٹ گیا اور اس مقدمہ سے جان بحق ہو گیا۔ بچے کے مرنے کا اٹھا صدمہ نہیں ہوا تھا اس کا رنج ہے کہ اس کینز پر اتنا رعب و ہراس کیوں طاری ہوا؟ پھر حضرت نے اس کینز کو پتہ کر فرمایا "دو روئیں" میں نے تم کو راہ خدا میں آباد کر دیا" اس کے بعد حضرت بچے کی بخیر و بھلائی کی دعا فرماتے ہوئے

اشاعت علوم تمام عالم اسلام میں آپ کی علی جلالت کا شہرہ تھا درود سے لوگ متعین علم کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے یہاں تک کہ ایک تاجر دو تکی نقد اور چار ہزار ناکہ ہریج گئی تھی، ان میں نقد کے علماء بھی تھے، تفسیر کے بھی متعین تھے اور مفسرین بھی۔ آپ کے دربار میں محققین مذہب آپ کو روایات پیش کرتے تھے اور آپ کے اصحاب سے اور ان سے مناظرے ہوتے رہتے تھے جن پر بھی کبھی مناظرے کے ختم ہونے پر اور فریقین کی نفی سے شکست کھا کر ملے جانے کے بعد یہ نقد و بقیہ بھی فروخت کر دیا اور اصحاب کو ان کی بخت لے کر درجہ بالا بھی دیتے تھے تاکہ آئندہ وہ ان باتوں کا خیال نہیں سمجھیں آپ خود بھی محققین مذہب اور باغضوی رہے ہیں۔ سے مناظرہ فرماتے تھے، علوم عدم فقہ و کلام وغیرہ کے علوم پر ہر قسم کی ماضی اور کیا وغیرہ کا بھی بعض شاگردوں کو تعلیم دی تھی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب

کیفے سعدی اینڈ پراپرٹیز اسٹور

آسام اور دارجلنگ کے باغیچے راستہ ٹکوا گراہرمن سے تیار کی ہوئی جائے صرف

کیفے سعدی اینڈ پراپرٹیز اسٹور

ناپلی مارگٹ حیدر آباد میں مل سکتا ہے اور ہمارے پراپرٹیز اسٹور سے آپ کی ضروریات کا ہر شے بازار سے ارزاں خرید فرمائیے فون نمبر (۳۴۰۶۰)



میں سے جا بجا این جہاں طرہ و سبب سائنس اور ریاضی کے مشہور
امام فن میں جنہوں نے جازنہ سالہ امام جعفر صادق علیہ السلام
کے افادات کو حاصل کر کے تصنیف سے آپ کے اصحاب میں سے
ہجرت سے بڑے فقہاء تھے جنہوں نے کتابیں تصنیف کیں جنکی
تعداد وسیکڑوں تک پہنچی ہے

وفات

ابن سید زین العابدینؑ کے مرنے والے اہل ان کو
جاہ و سلطنت کے حاصل کرنے کی کڑوں سے
کما مطلب ہزار آیتیں بھی مریت اور کائنات کی تھوڑی سی
سلطنت وقت کے یہ ایک مستحق خطرہ محسوس ہوتی تھی جبکہ یہ
معلوم تھا کہ انہی ملکات سے مقدار میں جب تک ستر کی
تمام کوتاہیوں کے باوجود کوئی پیمانہ اسے آپسے خلاف کسی سے
چوڑے اقدام اور خون ریز کار کا عمل سکاتو آخر خاموش حربہ
نہ پرکار اختیار کیا گیا۔ ورنہ آج کل انکو رفاہیہ دینے والے ذریعہ
سے آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے کہ کھالے ہمارے کا اثر
جمع ہمارے ہیں۔ یہ سب کو لیا۔ ۵۰ ہزار سال تک میں (۱۵)
سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے فریاد کیا ہو گا انہیں حضرت
موسیٰ کا طوطا لہذا سے چہرہ نکلس کی اور ہمارا ذوق بھائی
اور فیتہ البقیہ میں کوئی اور طوطا نہیں اسنے یہ سب ہم جس
امام میں اعلیٰ بنا اور ہم انکو فریاد کیا اور انکو بوجہ تھے
آپ کو بھی رخصت کیا گیا۔

بقیہ روحانی، بڑیو لیلہ صفحہ (۳۱)
سیر کا اقرار یہ۔ ہر اور حق ایک نئے نئے فواید کے حامل اگر یہ سب کچھ
ہیں ہو سکتا تو پھر کیا یہ شہادی، عایت شہادی کی رشت
لگانا خود بھی فریب میں مبتلا ہونا اور عوام کو بھی فریب میں مبتلا
کرنے کے برابر ہے۔ زرا فی کانگو لیبی صاحب یہاں تک
تقریر کرنے پائے تھے کہ جلد گاہ میں ایک سنگا سر بریا ہوا جب
ماضی میں جلد کا مشق میں کفایت شہادی کی بجائے اسراف
کا مظاہرہ کرنے لگے تو میں نے یہی منہ سب سمجھا کہ جلد گاہ
سے نکل جائے۔ چنانچہ میں ایک بیٹی دو دو گوش واپس ہوا۔
ایک اور نوری قطر پر ہم روحانی شہ گاہ سے بھل
رہے ہیں۔ انہی آپ ستر سے ستر آفاق بھلا نگ مرئی
کی تقریریں رہے ہیں اب ہمارے نشریات کا وقت ختم ہو چکا ہے
ہیں آئندہ ہفتہ تک کے لئے اجازت دیجئے۔ جے ہند۔

خبر شیراز

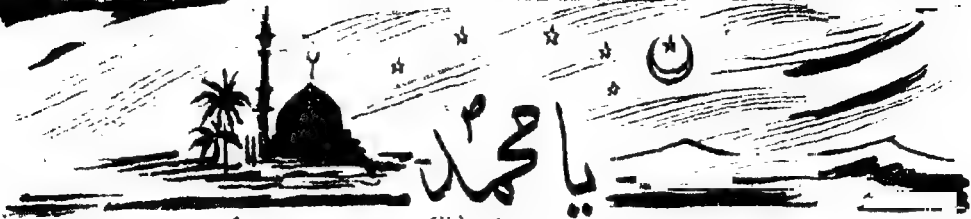
سرو جی دیوی اور ڈو سکندر آباد فون (۶۵۵۰)
دیو جوشی زلفا انبیا اور نور دیش کیلئے تشریف لائے

شیراز میں شہزادہ کبیر نے ہمارے شہزادہ کو روکھا
ہر ہفتہ ۵۵۰ روپے کا انعام دیا اور اسے روکھا



کتاب شیراز اور شیراز

لنڈن میں شہزادہ کبیر نے ہمارے شہزادہ کو روکھا
ہر ہفتہ ۵۵۰ روپے کا انعام دیا اور اسے روکھا
شیراز میں شہزادہ کبیر نے ہمارے شہزادہ کو روکھا
ہر ہفتہ ۵۵۰ روپے کا انعام دیا اور اسے روکھا



از سید مقام شیرازی

حمد و ثنائے حق کم بہ ز تو کس ندیدہ ام
 رحمت کبریا توئی خاتم انبیا توئی
 لوح توئی قلم توئی عرش توئی ارم توئی
 نعمہ و ساز حق توئی محرم راز حق توئی
 خیر بشر توئی فخر ابو البشر توئی
 خواجہ دو جہان توئی مالک ساکنان توئی
 خلق عظیم شان تو صدق علی زبان تو
 راحت جان نام تو آب حیات جام تو
 سر و حقیقہ قدم مالک روضہ ارم
 ماہ جمال حق توئی مہر جمال حق توئی
 رونق آسمان توئی نورہ زینا توئی
 شاہ فلک سریرین ہادی بے نظیر من
 موس و نمکسار من ساقی باوقار من
 لطف خدا کن توئی وجہ بقا من توئی
 چاکر جا کرت منم بندہ بندہ ات منم

لغوہ مرجا زخم بہ ز تو کس ندیدہ ام
 احمد مصطفیٰ توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 خسرو و چشم توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 باعث ناز حق توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 عادل و داد گر توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 خسرو مہربان توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 عرش برین مکان توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 حکم خدا پیام تو بہ ز تو کس ندیدہ ام
 صاحب سینہ و القلم بہ ز تو کس ندیدہ ام
 حسن کمال حق توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 صاحب غزوہ شاکر توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 یاور و ستار من بہ ز تو کس ندیدہ ام
 نازش کردگار من بہ ز تو کس ندیدہ ام
 قبلہ نمائے من توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
 حاضر خدمت منم بہ ز تو کس ندیدہ ام

سید المرسلین توئی شافع مذہب توئی

مالک صادق و شین توئی بہ ز تو کس ندیدہ ام
مقام شیرازی

زیرین اقوال

بدبانت ہمدہ دارسرویس میں رہنے کے قابل ہیں
(سرمایہ آگاہ)

ہوئے تو آپ نقلی مادری سے بھی محروم ہو گئے آپ کے دادا حضرت عبدالملک نے آپ کی پرورش فرمائی، جب آپ آٹھ سال کے ہو گئے تو آپ دادا کے سایہ عاطفت سے بھی محروم ہو گئے، آپ کے عم محترم حضرت ابی طالب، مولا علی کے والد ماجد اور آپ کی عمہ محترمہ خباب فاطمہ بنت اسد، والدہ ماجدہ مولا علی نے آپ کی پرورش فرمائی۔ حضرت ابی طالب اور خباب فاطمہ بنت اسد آپ کو اپنے بچوں سے زیادہ پیار کرتے تھے

آپ نے دنیا کی فکر و مل میں ایک بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا۔ دنیا کو اسلام کا پیام دیا۔ دنیا والوں کو امن و انفاق اور مساوات و خلق و ہمہ روی کا تعلیم دی، غربت سے دختر کشی کی لعنت کو مٹایا اور دنیا کو ایک خدا نے واحد کی عبادت کا درس دیا۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں بھیجی ہوئی خلافت و کھراج کا وعدہ کرنے کے لئے رسول بنا کر بھیجا تھا، ہمارے اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا ہے

مملکت تھی یہی حضرت کے یہاں آئے ہیں
تیرگی تانہ رہے، دہر کے کٹاٹے ہیں



ہمارے نبی

از سیدہ طاہرہ بیگم

کتنا فریاد ہے وہ خدا جسے ہم بندوں کی ہدایت اور سیدہ ہارست دکھانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو بھیجا۔ ہمارے پیغمبر کا نور اگرچہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سال قبل آدم خلق کیا گیا تھا لیکن آپ کو سب کے آخر میں قائم الین بنا کر بھیجا گیا، آپ تمام انبیاء کے سردار ہیں آپ کا نام نامی ”محمد“ ہے۔ آپ خدا کے پیارے رسول ہیں، آپ کی وجہ سے پروردگار عالم نے دنیا و دنیویا کو خلق فرمایا آپ کی کینت ”ابوالقاسم“ ابو ابراہیم، اور آپ کے پاک و منزہ القاب مصطفیٰ، محمود، لبشر اور نذیر ہیں، آپ حق تعالیٰ کے اکھٹے فرزند و بند ہیں، آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب ہیں۔ آپ ۱۲ ربیع الاول روز جمعہ سنہ ایک ہجری قمری کو ”شعب ابی طالب“ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ جلد ہی آپ کے ایک مشہور تاجر گوتھ ہر جرم رفتہ صاحب نے کیا اچھے تاریخ ولادت لکھی ہے

سال میلاد رسول افضل

ہند چم جمعہ ربیع اول

۱۱۵۰ھ

آپ کی ولادت کے وقت ایران کا شہنشاہ نوشیروان عادل تھا۔ آپ کا ارشاد ہمارا کہ وہ خوشحال میرے کہ میں عادل یا دشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا

آپ ابھی شکر مادری میں تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا، آپ پیدا ہوئے ہی دایا مدینہ کو آپ کے دودھ پلانے کے لئے مقرر کیا گیا جب آپ چھ سال کے

غزل

از سیدہ معصام شیرازی

تو عاشق صورت پروا ہستی
قلہ صیت میں تم فدوی
چرخ گلستان ہستی
بہار گلشن گیمناہ ہستی
پیر ہستی و پیر کمانہ ہستی
ز تاج دیندارانہ ہستی
دوبارہ مانگ مینا ہستی

تو لے معصام شیرازی بلوچ

بقیہ شاو کا دیوانہ ہستی

تجدید اخلاق

از جناب تمکین کاظمی صاحب

پنل دنیا کے ایک نیک دل بزرگ ڈاکٹر تمکین

(Buchman Strauch N.D) نے تجدید اخلاق

کے (Moral Re Armament) نام سے ایک

اخلاقی تحریک ۱۹۳۲ء سے کچھ پہلے شروع کی، اور اوروں کو

کراہوں نے آکسفورڈ کا رخ کیا اور وہاں انھیں خاطر خواہ کامیابی

ہوئی اور آکسفورڈ میں ایک بڑی جماعت ان کے ساتھ ہو گئی جس کا

نام انہوں نے آکسفورڈ گروپ رکھا۔ اسکے بعد ڈاکٹر تمکین نے

یورپ اور امریکہ میں اپنی تحریک بڑھائی اور بڑی مددگار سے چلائے

رہے، یہ تحریک بہت پسند کی گئی اور نہایت کامیاب رہی جانچ

یورپ اور امریکہ میں اس ادارے کی کئی ایک شاخیں قائم ہو گئی

ہیں اور بڑی مددگار سے کام چورہا ہے

تمکین کی عمر اب پچھتر سال سے زیادہ ہے اسے ادب

محی نہایت محنت اور سنجیدگی سے اس تحریک کو چلا رہے ہیں حال

ہی میں انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کا دورہ بھی کیا ہے اور اس

پرطالعے میں بھی جو انھوں نے کام لئے جا رہے ہیں۔

ہیں نے اپنی اس کتاب کے متعلق اپنے محترم بزرگ
نواب زمین یار جنگ بہادر سے عرض کیا تو موصوف نے کمال
عزیمت و دلچسپی سے صرف اس کتاب کے اکثر حصے دیکھ کر فرمائے
مکہ نہایت کارآمد خود سے بھی مدد فرمائے اور ڈاکٹر تمکین کی
کتاب (Remaking the world) بھی دیکھی نہایت
فراہمی جس سے تمکین کی تحریک اور انکی جدوجہد کی فعالیت محسوس
ہو جس جو تمکین نے ایک کس، اس مجموعہ میں ڈاکٹر موصوف کی (۴۱)
تقریریں ہیں جو ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۹ء تک یورپ اور امریکہ میں
کی گئیں۔ آخر میں مشاہیر کے افکار و آراء ڈاکٹر موصوف اور
ان کے ادارے کے متعلق ہیں

اس تحریک کی روح وہی ہے جو دیگر تحریکات،
تصوف، بدھ تحریک یا موجودہ جماعت اسلامی کی ہے اخلاق
اور روحانیت دنیا کی ہر ایسی چیز یا تحریک میں موجود ہے
اور شروع شروع میں ان پر عمل ہوتا رہتا ہے مگر بعد میں اصل
پس پشت ڈال دینے جاتے اور تحریک فروعات پر مبنی ہوتی
جیسے دوسری ایسی قسم کی تحریکیں اب چل رہی ہیں، چونکہ تمکین عیسائی
ہیں اور ایک عیسائی کی طرح ان کا ایمان ہے کہ عیسائیت یا عیسوی
عیسویت ہی تجارت اور امن کی ضامن ہے اسلئے انہوں نے مسلمان
عیسائیت پر توڑی ہے اور ایسا چرچا چلے گا اگر ان کے
ساتھ ہی ساتھ یہ بات ضرور ہے کہ تمکین نیکدل اور وسیع القلب ہیں
ان کے دل میں درد ہے، محبت ہے، خلوص ہے، ہمدردی ہے
اور وہ ایک عالمگیر امن اور نئی نوع انسان کو ایک ہی شریعت عیسوی

فرد سے لیفٹ اینڈ پراڈرین اسٹور

متصل دروازہ دبیر پورہ حیدر آباد

یہ وہ ایرانی طرز کی صف و پاک موٹل ہے جس کے افتتاح کا آپ کو انتظار تھا

یہاں آرام اور دارمیک کے باغات کی درآمد کردہ چائے استعمال کیجاتی ہے
• خوش ذائقہ چائے • تمکین و شیریں لوازمات • اور اسکی نشریات کے لئے
آپ اپنے دوست احباب کیا تو تشریف لائے اور چائے کا بھائی لطف اٹھائیے



وہ نہ صرف تعمیر میں جگہ عذرا سے بھی پیش کا گناہ ہیں بلکہ
 لیکن نہایت دیا قدری سے اسکے قائل ہیں کہ انسانی
 جہان میں اس وقت تک دور نہیں ہو سکتی جب تک کہ خوف خدا ہم میں
 مداندہ ہو۔ ہم خدا کے تصور کو دور کر کے اپنے آپ ہی کو سب سے
 شجر کر چاہے کتنی ہی سیاسی معاشرتی اور اخلاقی ترقی کریں مگر
 کامیاب نہیں ہو سکتے، اسلئے ہم خدا سے دور ہو کر عیطان سے
 نزدیک ہو جاتے ہیں، اس واسطے جب تک ہر شخص زندگی میں خدا کو
 بدستور واسطے نہ سمجھا جائے اور انسانی مجرور و بیچارگی کا اظہار خدا کے
 حضور میں نہ کیا جائے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔
 لیکن نے ایک بات بڑے سے کی کہی ہے کہ ہم متوقع
 رہتے ہیں کہ ہر شخص نیکل نہ جائے اور نیک اعمال کہے مگر عیاری یہ
 توقع پوری نہیں ہوتی کیونکہ ہم خود اسیر عمل نہیں کرتے، جب تک
 ہم خود نیک بن کر اپنے نیک اعمال میں پیش کر کے دوسروں کو نیک بننے
 کا موجب نہ دیں، یعنی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ کیونکہ جب ہم دوسروں
 کی بات نہ سنی اور نیک سلوک کریں گے تو دوسرے بھی ہمارے ساتھ نیک
 اور نیک سلوک کرنے پر مجبور ہو جائیں گے، اس طرح نیک خود بخود
 چلی جائیگی کیونکہ خدا کے نیک بندے ہی دنیا کی اصلاح کر سکتے ہیں
 ماہرین معاشیات نہیں کر سکتے اس طرح کا اخلاقی اصلاح سے
 خود بخود معاشی اصلاح ہو جاتی ہے

لیکن نے آکسفورڈ کے وپ یا ادارہ بقید اخلاق کے
 اس اسی اصول یہ بتائے ہیں
 ”خوبصورتی، پاکیزگی، مہمانت اور بے غرضی ان ہی چار
 اصولوں سے دنیا فتح کی جاسکتی ہے اور بلا طاعت مذہب و ملت لوگ
 اسکے گرویدہ ہو سکتے ہیں اور دنیا میں مکمل امن قائم ہو سکتا ہے

اور موت میں نیک دیکھا جاتا ہے۔ اب چونکہ وہ عیانی
 واقعہ ہے اسلئے اسلئے اور معاشیات کی روشنی میں اس نور ایمان
 نظر آیا ہے اسلئے ان کا معاشیات کی طرف بلانا کوئی بددعا ہی نہیں
 ہے اور نہ اس پر انھیں مورد الزام سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ ان کا انداز
 اور معاشیات ان کا نصب العین ہے جو ہر حال قابل احترام ہے
 اس کشف و کرم کو پناہ کر لیکن نے بڑی عذرا سے اس
 شجر کی کو کام کیا اور حقیقت یہ ہے کہ اسی گروپ کی وجہ سے
 یہ شجر زندہ بھی ہے، لیکن نہایت دیا قدری سے یہ عموماً
 کرتے ہیں کہ دنیا کی موجودہ جہانیں صرف معاشی جہانیں ہیں اور
 ان کا علاج معاشیات سے نہیں کیا جاسکتا بلکہ مذہب سے
 ہو سکتا ہے اور مذہب ہی سب کو امن اور اطمینان بخش سکتا ہے
 اسلئے ضروری ہے کہ ہم اسی اصلاح کریں اور یہ اصلاح لفظی
 یا بیرونی نہیں بلکہ اندرونی چاہیے۔ اس طرح ہم اپنی اندرونی
 اصلاح سے دنیا کو تباہی سے بچا سکتے ہیں، ورنہ خارجی ذرائع
 سے کوئی کام نہیں کر سکتے۔

خدا پر بھروسہ اور ایمان، انسان سے دیا کے بڑے
 بڑے کام کر سکتا ہے، ورنہ بغیر اسکے کوئی کام نہیں ہو سکتا،
 انسان کو جو کچھ کرنا ہو خدا پر بھروسہ اور دل میں خلوص رکھ کر
 کرنا چاہیے تب ہی وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ گو لیکن نے
 معاشیات کی تبلیغ کی ہے مگر یہ تبلیغ براہ راست یا دوراز نہ بلکہ لفظی
 ہے نہیں، بلکہ اخلاقی اور دماغی طریقے سے کی گئی تھی کیونکہ لیکن
 کوئی پیشہ ور مبلغ یا پادری نہیں بلکہ ایک علی تعلیم یافتہ اور نامدار
 آدمی ہیں، اسی شجر کی میں معاشیات سے قطع نظر کر لی جائے تو عظیم
 بلکہ اور افادی پہلو پایا جاتا ہے اور جو چیزیں انہوں نے پیش کیا ہیں



اگر خواہی غذا ہائی مرتبہ، بڑا اور منٹ کیفے بہر خوردن
 خورد و نوش کا بہترین، اشیاء اور اصلی ایرانی زعفران کی برائی کے لئے تشریف لایے
 روبرو منٹ کیونٹ سیف آ باد حید آباد فون نمبر (۳۱۵۷)

انہاں اگر بہ رضا و رغبت خود کو شمشیر کرے تو روشنی اندر بھی طور پر پیدا کر سکتا ہے اور پھر وہ اس پر عمل کر کے نجات حاصل کر سکتا ہے۔
دور نہ حضرت یحییٰ کی زندگی اسکی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔

۱۱ اخلاقی انقلاب لانے کے لئے ہم کو اپنے اندر انقلاب پیدا کرنا پڑے گا اور اگر ہم خدا کا خوف اپنے دل میں رکھیں گے تو خود بخود خدا بھی ہماری طرف متوجہ ہوگا اور ہماری رہبری کرے گا دنیا میں آئے دن کے فتنہ فساد، جنگ اور ہنگامے،

جبر و استبداد، یہ سب اچھے گواہ ہیں کہ ہم مباحثت و رافقت میں رہیں۔ انسان، انسان کا دشمن ہے اور نفس خود غرضی کی وجہ سے

یہ سب کچھ جو رہا ہے اخلاقی انقلاب لانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ایک ایک آدمی کو منقلب کر دیں۔ جب ایک آدمی منقلب ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ ایک خاندان میں انقلاب آگیا، اور ایک خاندان میں انقلاب آنا، پوری قوم میں انقلاب آنا ہے اور پوری قوم منقلب ہو کر سامنے جہاں کو بدل سکتا ہے، اسی طرح کل طوائف، سوڈان، اندورے میں یہ تحریک چل رہی ہے۔

اولاً، احاد و کثیر ورت ہے۔ جب انسان نے کسی خیال کا اچھا کیا اور اس پر عمل شروع کر دیا تو خود بخود اس میں انقلاب آگیا اور یہ انقلاب ہی نشاۃ ثانیہ ہے۔ اس طرح اقوام اچانک مذہب و اخلاق کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور ان میں انقلاب پیدا ہوتا ہے اور خود بخود قوم کی کاپا بیلٹ مائل ہے، مگر یہ صورتیں اسی وقت ممکن ہے جب کہ خدا کے احکام کی روشنی میں کام لیا جائے ورنہ کوئی تحریک آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ماسکسی بحران کی وجہ سے جو انقلاب آتے جا رہے ہیں اور دنیا میں بے چینی بڑھتی جا رہی ہے ہر طرف

جنگ کے شعلے بجڑ رہے ہیں اسکا وجہ صرف خود غرضی ہے، اگر ہم سب لوگ نئی نوع انسان کو بھائی سمجھیں گیں۔ انسان، انسان سے جنوس، ہمدردی پیدا کر لے اور مہربانی سمجھے اور ایک ہی خدا کی مخلوق جائے تو ایک عالمگیر اخوت قائم ہو سکتی ہے اور یہ سب جگہوں پر خود بخود دست پاتے ہیں۔ اس لئے ہم اس روحانی اور اخلاقی تحریک سے وہ مالک نفع کر سکتے ہیں جو تیر و تفلک سے نفع نہیں ہو سکتے۔ اور ہم ایک نئی دنیا بنا سکتے ہیں۔

دنیا میں نفرت اور خوف، دو گمراہیاں تھیں ہیں، جو انسانوں اور قوموں کو ایک سے جدا اور سرد سر یکا کر دیتی ہیں اسکو دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے وہ یہ کہ ہم خدا کی طرف رجوع ہوں اور سوائے خدا کے تمام دنیا کا خوف اپنے دل سے نکال دیں اور نہ پرے سے ڈریں نہ چہوٹے کو حقیر سمجھیں، دنیا و دہشت کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ انسان نے خدا کو بھلا دیا ہے اپنے کاموں، اپنی ایجادوں اور اپنی اختراعاتوں پر اسے ناز ہے جسکا نتیجہ ظالمی ہو رہی ہے۔

میں نے زیادہ تر ذہنیوں کی تہذیبوں کے متعلق زور دیا ہے اور وہی جملہ درجہ اتنے ہیں کہ افراد کی ذہنیت بدلنے سے خاندان کی ذہنیت بدلے گی اور خاندان کی ذہنیت ساری قوم کی ذہنیت بدل دیں گی۔

لیا کرتے ہیں کہ یہ تحریک یورپ اور افریقہ میں مقبول ہوتی جا رہی ہے اور لوگ اس میں شریک ہوتے اور شام میں قائم کر کے جا رہے ہیں، چنانچہ آسٹریلیا کو آپ کے علاوہ دو گروپ، ایک یورپ اور ایک افریقہ میں کام کر رہے ہیں، لیکن کوئی نوٹرم سے



فیضانِ قدیم کے روپرو گوشتِ عمل بانی اسکول حیدر آباد میں آپ اپنے دوست انجیل کو تشریف لاکر چائے کا لطف اٹھایے۔
بہاول آباد کو تازہ خوش ترانہ، اعلیٰ درجہ کی چائے جو آسام اور نیلگیری کے خاص ماغات سے منگو کر تیار کرائی جاتی ہے لٹا ہے
اور آج کل ضروریات کی ہر چیز ہمارے پیر اوڑھن اسٹور سے واجی دام پر فروزا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقع پر

ادارہ شیراز ایک خصوصی اشاعت



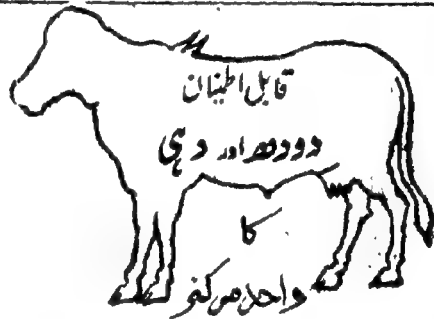
کے نام سے پیش کرنے کا تہیہ کیا ہے اس نمبر کے موقوف
پر سرکار حق آگاہ کی بالکل نئی تصویر ہوگی اور یہ نمبر
سرکار حق آگاہ کے نام نامی سے مفعول ہوگا، اس
نمبر میں سرکار حق آگاہ کے کلام بلاغت نظام، ملک کے
نام و رادیا و اور سربراہان شعراء کے بلند باریہ مضامین
نظم و نثر اور عجائبات الی اطوار داستان حیدر گرام کے
یادگار نظم و نثر پر درج رہے

تفصیلات کے لئے غلط فرمائیے

ادارہ شیراز ہفتہ وار، شیراز بلڈنگ
چادر گھاٹ گیٹ حیدر آباد (انڈیا)

سنت نفرت ہے، اسکی وجہ ایک تو کیونٹوں کا اتحاد اور ہمت
ہے، دوسری وجہ بھی اسکی خون ہے۔

دنیا کے جتنے مذاہب ہیں، سب کے بنیادی اصول اخلاقی
اور روحانی ہیں اور اس قسم کی بیشی تحریکیں دنیا میں اب تک روئیں
آئیں وہ تمام روحانی اور اخلاقی اساس ہی پر شروع کی گئیں مگر آہستہ
آہستہ حقیقی روح فنا ہو گئی، اصول پس پشت ڈال دیئے گئے اور
فروعات پائی رہ گئے، پناہ صوتی ازم ساتھ موجود ہے۔ اسی
روح کچھ کے ہوا ہو گئی مرنے و پھرنے اور دولاہ ہستی رہ گئی ہے
جبریت تو بہت پر افادات تھی۔ جبریتیں تحریک جماعت اسلامی سات
ہے، جسے بنیاد اصول ہدایت عمدہ اور اساس بالکل روحانی ہے
مگر اسکی علاج کہ اس روحانی اور اخلاقی جماعت کا رامن، مالہ
لاہور کے تنگاموں میں خون سے گلن رہو گیا۔

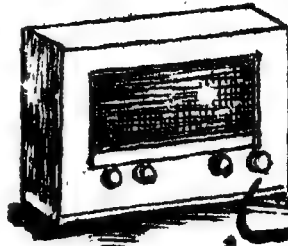


انڈین دامری قلم بھارتی بلڈنگ چیلورہ حیدر آباد



کیفیت

جواب گلشن کشمیر یہ کیفی پارک، بھارت کے باغ کا تصویر ہے یہ کیفی پارک
چوراہا پل چادر گھاٹ بھارتی قومی نمبر (۸۷۸)
لذیذ کھانوں، مفرح مشروبات اور ذائقہ دار پائے کیسے آئیے اور اپنے دوست
اجاب کو کھلوا دلائیں ہوا کا دعوت دیئے (عید الباب انجی)



حالیہ حالات

ناشر: مجذوب جید رانا دی

یہ عنوان حضرت مجذوب جید رانا کی ملکیت ہے ان کے روحانی
مکاشفات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کرنے کی جرأت نہیں
کر سکتے، ناظرین کا یہ خیال ہو کہ وہ روحانی نشریات میں نام
معدات اور واقعات فرضی ہو کر آتے ہیں اگر ان کا مطالعہ
ہو جائے تو کسی اسم خاص کا قیاس نہ فرمایا جائے (ایڈیٹر)

ایک زوردار میٹر پر ہم روحانی نشر گاہ سے بولی ہے
ہیں ابھی آپ ہمارے حقانی قوال سے غزال سن رہے تھے
جس کا ایک شعر تھا ہے

جو لوگ کہتے ہیں ہم ہائے بخت ہینا
انہی کو اسیلے چوٹی میں مریخاں پیدا

اب ہمارے محفل پر وہ گرام کے بموجب اس وقت
نشر گاہ مرتب سے مشہور کائناتی سیاہ مرط آفاق پھلانگ
مرتبی اپنے تاثرات بیاہت زمین نشر فرما میں گے ہو کہ روحانی
نشر گاہ سے ریلے کر نیکا استفاد کیا گیا ہے۔ چلے مرتب

چلیں اب مرط آفاق پھلانگ کی تقریر شروع ہوا ہی چاہتی ہے
مرط آفاق پھلانگ مرتبی ہے۔

مہر زما میں زمین پر پہنچنے کے بعد میری منت تھی
کہ اہل زمین نے کسی ایک جگہ میں شریک ہو کر انکی تقریر سنوں
اب تک تو مجھے ایسا کوئی موقع نہیں ملا تھا، لیکن ایک دن زمین
کے ایک اخبار روز نامہ "خلافت" مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۷۰ء میں
ایک قبر میری نظر سے گذری کہ حکومت کے ایک اعلیٰ عہدہ دار
ملک میں لغایت شہادت کی قسم کا آواز کر رہے تھے اور اس
سلسلہ میں ایک عہدہ تقریر بھی فرما میں گے۔ یہ خبر ذہن اثر
سن کر ہم محفل تاریخ پر مقررہ وقت سے پارخ منٹ پہلے
جگہ گاہ میں پہنچے، جگہ گاہ میں پہنچنے کے بعد معلوم ہوا کہ
رامین یا لیکن تو جمع حاضر تھے لیکن صدر عالی قدس نور واحد
غائب تھے۔ جب مقررہ وقت گزرنے کے بعد (۳۵) منٹ بعد
یہ معلوم ہوا کہ صدر صاحب تشریف لائے ہیں تو میں نے یہ خیال
کیا کہ صدر صاحب نے وقت میں جی لغایت شہادت سے کام
لیا، یعنی اپنا قیمتی وقت بجا کر (۳۵) منٹ تک اپنے کمر
میں آرام کر رہی پروراز ہو کر وہ آرام حرام ہے" کے معنی
اور جگہ یاد کرتے ہیں، اس طرح صدر صاحب کے (۳۵)
منٹ کی کوکناہیت ہو گئی لیکن انکے استقامت میں عوام کے (۳۵)
منٹ کا اسراف ہو گیا

ابھی میں یہ سوچ رہا تھا کہ ایک بڑی ٹی ٹی
نہ نہانی ہوئی جلسہ کا کیا داخل ہوئی، اس موقع پر یہ سمجھا
دور ایہو صدر صاحب کے اسٹاف کے چار افراد تشریف فرما تھے
یہ لوگ جگہ کے پردوں کی طرح ابھی آجی کا دی کا لباس

ط

اسلٹ



نگی اور نفاست کیا اختیار کئے ہوئے

کے لئے خوش ذلت چائے تلخ و شیرین

کا اندازہ یہاں آجی تقریر آوری سے ہو سکتا ہے

ہم نے اس موقع پر ایک امر کی روشنی میں کیا

”کفایت شعاری“ کو منتقل کر دے تھے، انہوں نے اپنی مختصر تقریر میں لفظ کفایت شعاری کو اس کثرت و تواتر کیا کہ دہرایا کہ سننے والوں نے یہ محسوس کیا کہ صدر صاحب لفظ ”کفایت شعاری“ کا اسراف کر رہے ہیں، لیکن جب بھی وہ لفظ کفایت شعاری کو اپنی زبان سے ادا کر رہے تھے معلوم ایسا ہوتا تھا کہ بلا رغبت اور یہ کمر ہمت اور افرار ہے ہیں۔ بقول غالب

وہ لطافت ذوق کا فقدان محسوس ہو رہا تھا

روان فداے تو نام کی برودہ لری ناسخ

نہ ہے لطافت و وقار، در بیان تو نیست

صدر صاحب کی تقریر کا ماحصل یہ تھا کہ انہوں نے یہ کفایت شعاری کرنے کا ارادہ کیا ہے اور وہ کفایت شعاری کرنے کا صاحب نے (جبکہ قومیت کے بارے میں، میرے بارے میں، مجھے ملنے ایک صاحب نے بتایا کہ ”ناراضی کا لنگھ لیسوں“ کی قوم سے ان کا تعلق ہے) رشتہ نشین پر جا کر، خود تقریر کرنے کے لئے، صدر صاحب سے اجازت چاہی۔ اجازت ملنے کے بعد انہوں نے اپنی زبان کی لٹھ کو اس طرح کھمایا۔

بہنو اور بھائیو! ہمارے مدد عالی قدر نے بار بار لفظ کفایت شعاری کو مزے لے لے کر دہرایا ہے، حقیقت میں یہ لفظ بڑا میٹھا ہے، دینے ہوئے کی ابر لٹا کھائی سے زیادہ شیریں، لیکن جس طرح لٹو، لٹو کہنے سے ٹھنڈا میٹھا نہیں ہوتا، اسی طرح کفایت شعاری، کفایت شعاری کہنے سے دیس کے غریبوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ صدر صاحب

بہنو! اسے تھے، اس موٹر میں ابھی اور چار افراد کیلئے نشست موجود تھی، اس موٹر کے پیچھے ہی صدر صاحب کی چکی کار بھی تھی تو ان کی طرح جلد گاہ میں داخل ہوئی، اس موٹر میں صدر صاحب اور ایک سرکاری عہدہ دار لیٹے صرف وہ افراد تشریف فرما تھے، یہ دیکھ کر میں نے دل ہی دل میں کہا، یا اللہ! یہ لوگ کفایت شعاری کی ہم کا آواز کر رہے ہیں لیکن ان کے ہر عمل سے، سر حرکت سے ”بال منت دل بے رحم“ قسم کی فصول خرچی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ مثلاً، ہی کہ اگر صدر صاحب، اس کی موٹر میں لیٹ کر تشریف فرما ہوتے یا اسٹاف کو اپنی کار میں بٹھالیتے تو ایک موٹر سپرول بچ جاتا۔ اس طرح بلا کسی خاص کاوش اور زحمت کے کفایت شعاری ہوتی۔

صدر صاحب کے تشریف فرما ہوتے ہی جلد گاہ کے پرستون پر برقی یو ب روشن ہو گئے، حالانکہ کفایت شعاری کے نقطہ نظر سے اس کے چوڑے سے مقام کو روشن کرنے کے لئے دو یا تین یو ب بہت کافی تھے۔ صدر صاحب نے نہیں پر آتے ہی ایک صاحب نے آگے بڑھ کر ڈرائیور صدر صاحب کو پینا یا اس ڈرائیور کی قیمت، جو اب بکری تھیں نے بعد میں دیا دیا ہے، ”تو روپیوں سے کم نہ ہوگا، لیکن اس بار کی قیمت سے ایک غریب آدمی کے لئے دس بیسوں کی جواری آسکتی تھی، میں نے دل ہی دل میں کہا کہ ڈرائیور کی بجائے، ”تازہ تازہ بیسوں کا بار“ جو زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ روپیوں میں بن سکتا تھا پینا جاتا تو کفایت شعاری کے نقطہ نظر سے ٹھیک تھا، ہاں پینے کے بعد مدد عالی قدر نے تقریر شروع کی، وہ ہر جلد میں لفظ

Manohar Lal Balmukand

3-3-613. CHAPPAL BAZAR HYDERABAD. A.P.

• خالص خوشبودار ام ترسری بریانی کا چاول، اعلیٰ درجہ کا گھن پوری چاول

• خالص مکہ کا گھی اور کڑا ٹھکانہ تیسل ہم سے خرید فرمائیے

• سرخ کی داجیت اور آٹو پر فوری پلائی کرنا ہماری خاص خصوصیت ہے

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر گئے ہوئے تھے، طبعی جی ٹھنک نہ ہو ان کی دیر گزیر کے
جوتے دگر لکھیں رکھے ہوئے تھے ان اسپنل افسر صاحب نے ان جوتوں
میں سے تین جوتے اپنے لئے لے لئے اور یہ فرمایا کہ یہ جوتے لکھے
لکھے خراب ہو جائیں ہیں، اس لئے ان کو میں استعمال کر دینگا
بہنو اور بھائیو! میرے ہاں کہ وہ دونوں واقعات سے
آج کا اندازہ ہوا ہوگا کہ یہ سب کس افسر صاحب کفایت شہارہ
کے لئے چیرا سی کو اپنے ساتھ اپنا موٹر میں لے جایا کرتے تھے، لیکن اس
کفایت شہارہ سے نہ تو حکومت کو کوئی فائدہ تھا اور نہ غریب
چیرا سی کو، بلکہ افسر صاحب اس کا گریہ ٹوڈ کھا جایا کرتے تھے
اس طرح اسپنل افسر صاحب نے بنا جوتا نہ خرید کر دے دے گیری کے جوتوں
کے پرانے جوتوں سے اپنا کام چلا لیا گیا کفایت شہارہ کی ایجنٹ
انہوں نے کفایت شہارہ کے بیک مقصد کے لئے چوری کا ذریعہ
اختیار کیا یعنی مختلفہ دفتر اور عہدہ دار عہدہ دار کی اجازت کے بغیر
کوئی قیمت داخل لئے بغیر مفت میں جوتے حاصل کر لیتے۔ ان
واقعات کی روشنی میں اگر ہماری جہاں حکومت واقعی کفایت
شہارہ سے کام لینا چاہتی ہے تو وہ ایسے تمام عہدہ داروں
کے بھتے اور سفر خرچے موقوف کر دے جو سرکاری رقم کی بجائے
محض سفر خرچے اور بھتے حاصل کرنے کے لئے دوسرے کیا کرتے ہیں
غیر ضروری دوروں کی تعداد کھٹا دی جائے اور حکومت کے ایسے
تمام عہدہ دار جن کو عوام یا سوسائے زیادہ دے رہے ہیں ان کو
ایک سو روپے کی رضا کارانہ کی کر کے یہ رقم عوام کی صلاح و
مہمودی اور قوم کے ترقیاتی فنڈ میں دیا کریں، دوروں کے سفر
ضروری دوروں میں کی کر دی جائے (باقی برصغیر صفحہ ۳۲)

نے اپنی تقریر میں یہ خوشخبری سنائی کہ وہ سیلون کو برصغیر
کو دینے کا ارادہ فرما رہے ہیں، سارک ارادہ ہے،
نیت خیر! لیکن محض ارادے سے اب کام نہیں چلے
گا، اب جنوس عمل کی ضرورت ہے نہ صرف سیلون بلکہ انسانی
قسم کے تمام دوسرے کے مختلف قسم کو دینے جانا چاہیے تاکہ انصاف
کے نام پر جو فضول خرچی ہوئی ہے، جو سربراہی ہوئی ہے جو
پرانے، پھر انے اور عشاءیں ہوتے ہیں اور یہ قوم کے حق میں جو
ٹوٹر کھائے جاتے ہیں اور انتہا لگے لے کر انسانی کافوں پر جو
روپیہ برآمد ہوتا ہے، شہر سے تمام دودھ تک پانی کی ضرورت جو
پٹرول، بجلی، پانی، یہ سب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے، دودھ
کے نہ کر کے پر لے، ایک واقعہ یاد آیا۔ ہاں کیا جاتے تھے کہ ۱۹۵۸ء
اور ۱۹۵۹ء میں کسی ضلع میں ایک سب سے افسر صاحب تھے، جو
دو دن پر جاتے وقت چیرا سی کو اپنی موٹر میں لے جایا کرتے تھے لیکن
سفر خرچے کا برآمد دس یہ بتاتے تھے کہ چیرا سی نے موٹر بس میں
سفر کیلئے اور میں نے ذاتی کار میں۔ اس طرح چیرا سی کا بس کا
کرایہ طلب کر کے خود اپنی جیب میں ڈال لیتے اور صرف بھتہ چیرا سی
کو دیا کرتے تھے اور چیرا سی کو انہوں نے وارننگ دے رکھی تھی کہ
نہر دار اس سے ۱۵ روپے کا راز اگر کسی سے بیان کیا تو ہر طرف
کو دوں گا۔ ہاں کیا جاتے تھے کہ مذکورہ افسر کی طرح صفحہ ۳۱
میں کس کس کے ایک اور اسپنل افسر تھے جن کا کام تھا، عہدہ کو
کام کی ٹرننگ دینا، لیکن وہ اپنی حرکات سے عہدہ کو سرکاری کام
کی ٹرننگ دینے کا بجائے بددیانتی اور چوری کی ٹرننگ دیا
کرتے تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک مرتبہ برصغیر کی کے دورے

TEL:- GHEEGHAR

PHONE:- 4347

Dharamchand Agarwal

GENERAL MERCHANT

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES,
KARDI OIL, VANASPATHI & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR, HYD, A.P.

خالص گھی، گہوں، میدہ، رو، چاول، دالیں، کرڑ، کاتیل اور دلیان تیلوں کے ہوگا اور چتر پواری

حیدر آباد

دھرم چند اگروال جنرل مرچنٹ

چتر پواری

غزل

ان دانشمند محترم آقای رحمت اللہ دانش

امشب از غم داستان تازہ انشائی کنم
تا با بچشم میوہ از بوستان عشق خود
تا کہ داستم پسند یار باشد درد و غم
گر چہ چشم کور دستم کو تہ و پایم شل است
زادہ ام نیز از اسلام دارم بہرہ
قطرہ ہستم جدا گشتم ز دریاء وجود
ذات پاک کردگار از ذاکت نازداشت
گردش مہر و فلک باز چہ ابروی اوست

من یک شب راز دل با آن میجانی کنم
باد و شرکان سرزمین عشق احیائی کنم
درد و غم از بہر خود ڈایم قمتائی کنم
مقصد خود با تولائی تو پیدا می کنم
گاہ گاہ در بہت پرستی شور و غوغائی کنم
گر رسم در بحر نام خویش دریائی کنم
نقل قول از حضرت باری تعالی می کنم
نور بخش کائنات است قلعہ کوتائی کنم

فیض ارشد عام دانش راز دل آغاز کرد
راز دل بالرا است با آن شاہ یکتائی کنم



راول کاؤن

ہائی کلاس کنفکشنرز سوئٹس اور ٹافی
خصوصی قسمیں

لاکو بون بون ٹافی

خوبصورت ڈبوں میں

سول ایجنٹ ایم۔ وی۔ مائیٹنڈھ سینڈ پکسی
کے اکھڑا پردے متعل دیوڑی کالی خان بیگم بازار

نوٹ: آرڈر سے وقت اخبار شیراز لا وال فرو دیکھنا

The NIZAM SUGAR FACTORY HYD. A.P.

دکن نظام شکر فیکٹری آندہ سائبرامیشی

مشرق کا اعلیٰ ترین کارخانہ شکر سازی

بلور کی طرح سفید شکر اور نیفا برانڈ کنٹکشنری

خالص اور لذیذ سوٹس اور ٹافیئر

جدید ترین اور آٹو میک پلانٹ پر تحت بخش طریقہ پر تیار جاتے ہیں

ایک بار کی آزمائش ہمیشہ کی پسند !

کیبلز اور ٹیلیگرامس

فیکٹری

ص ۵۵۰ دفتر

”شوگر“

شکر نگر سنٹرل ریلوے

فتح میدان روڈ

فون نمبرات ۳۱۸۵، ۳۱۸۶، ۳۱۸۷

کنٹکشنری

پوسٹ بکس (۱۱۷)

۳۱۸۵، ۳۱۸۶، ۳۱۸۷

اعظم آباد، حیدر آباد

حیدر آباد دکن

میں منظر

امریکہ اور ڈومنی کن ری پبلک

امریکہ نے لاطینی امریکہ کی ڈومنی کن ری پبلک کے ساتھ رسمی طور پر سفارتی تعلقات توڑ لئے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ امریکہ نے زمانہ امن کے دوران میں ایسا قدم اٹھایا ہے۔ امریکی حکمران خارجہ نے اس سلسلے میں بتایا ہے کہ یہ اقدام سان جوز (کاسٹاریکا) میں بین الاقوامی وزراء خارجہ کی کانفرنس کے فیصلے سے ایک ہفتہ بعد کیا گیا ہے۔ بیس امریکی جمہوریوں نے ڈومنی کن ری پبلک پر دغبنزدی میں جارحانہ اقدامات اور مداخلت کا الزام لگایا اور اس سے خلاف سیاسی اور جزوی اقتصاد کی تعزیرات لگانا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی جمہوریوں کے وزراء خارجہ نے سان جوز میں ٹروجیلو حکومت پر الزام لگایا کہ ہم پر چون کو صدر روہو کو ہلاک کرنے کی جو سازش کی گئی تھی اس نے اس کی بددیہی۔ وزراء خارجہ کی کانفرنس نے جمہوریہ ڈومنی کن کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑنے اور اقتصاد کی تعزیرات لگانے کے متعلق قرار داد منظور کی ہے جس کی ابتداء اسلحہ اور دوسرا سامان جنگ دینے مانے پر پابندی لگانے سے ہوگی، ۱۹۱۹ء کے بعد امریکہ نے لاطینی امریکہ کے کسی بھی ملک سے سیاسی تعلقات قائم کرنے سے انکار نہیں کیا ہے ۱۹۱۸ء میں امریکہ نے کوسٹاریکا میں فریڈریکونی پبلک کی انقلابی حکومت سے تعلقات رکھنے سے انکار کیا تھا۔ یہ سلسلہ ۱۹۱۹ء تک جاری رہا جب اس کی

حکومت کا تختہ الٹ گیا۔ جمہوریہ ڈومنی کن کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ کر امریکہ نے وہاں کی وائس بازو کی ڈکٹیٹر شپ سے خلاف ایک منصوبے کے اندر اندر دوسرا قدم اٹھایا ہے۔ اس سے پہلے ۲۳ مارچ کو صدر آرنون جو ورنے کا ٹھونس سے یہ اعازت لی تھی کہ وہاں سے در آمد ہونے والے چینی کے کوٹ میں کمی کر دی جائے امریکہ نے جس تیزی سے وزراء خارجہ کی کانفرنس کی قرار داد پر سارروائی کی ہے اس سے یہ مطلب پتا چلتا ہے کہ امریکہ دوسری امریکی جمہوریوں پر دغبنزدی کرنا چاہتا ہے کہ ڈکٹیٹر شپ کو بائیں بازو کی بو یا دائیں بازو کی وہ اس کے خلاف ہے۔ ۲۰ مارچ کو جب سے بین الاقوامی وزراء خارجہ کی کانفرنس نے مذکورہ فیصلہ قرار داد منظور کی ہے امریکہ پانچواں ملک ہے جس نے ڈومنی کن سے سفارتی تعلقات توڑ لئے ہیں۔ اس کوہ ارض میں جن دوسرے ملکوں نے اس سے تعلقات توڑ لئے ہیں ان کو ہلا کر یہ ۱۲ اوپا ملک ہے۔ جمہوریہ ڈومنی کن میں ارڈھائی ہزار امریکی رہتے ہیں۔ جن میں سے بہت سے بیوروکریٹ ہیں۔ امریکی شہریوں کا وہاں ۱۶ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کا سرمایہ لگا ہوا ہے ان امریکی شہریوں کے مفاد کی منانیدگی ایک چھوٹا سا قونصلر دفتر اور ایک دوست ملک (غائب برطانیہ) کرتا رہے گا۔ جزل اسموٹرو جیلو جنہوں نے ۱۹۱۹ء میں حکومت برقبضہ کیا تھا۔ ۲۷ لاکھ آسٹریل میں حکومت کرتے ہیں۔ اس ملک کا رقبہ ۱۸ ہزار مربع میل ہے اور یہاں کافی مٹی اور کوک کی بد اور مینات سے ہوتی ہے۔ جب جمہوریہ ڈومنی کن اس کوہ ارض کی سدائی اور امن کے لئے خود کا ذریعہ نہیں رکھتی تو اس کے ساتھ بھر تعلقات قائم کئے جائیں گے۔ لیکن یہ اقدام بین الاقوامی وزراء خارجہ کی کانفرنس کی منظوری کے بعد ہی کیا جاسکے گا۔

قطع

بگفتہ آشیان مرغ چمن نیت
نہ تا وقتیکہ زائید بہ فاش
||
بہ دوش نرگس ہم نترن نیت
برائے ہر کسے ملک دکن نیت
(آدمہ زندی بارغ) (لاریب قید)

جان گیری گن

پیغام رسا۔ مصنوعی سیارے کے ذریعہ

پچھلے کئی دنوں سے جہانم کو آسمان صاف ہوتا ہے تو اکثر اہل کی توگ اپنے اپنے گھروں سے نکل کر آسمان پر نظر کرتا ایک خاص مصنوعی سیارے کو گزرتے ہوئے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آسمان پر اسے دھونڈتے دھونڈتے بعض لوگوں کی گزریں بھی اکڑ جاتی ہیں۔ تاہم اخباروں نے مختلف مقامات پر سے اس کے گزرنے کے اوقات کی تفصیل صاف صاف شائع کی ہے جس کے باعث اس کا مشاہدہ آسان ہو جاتا ہے۔ یہ مصنوعی سیارہ ایلیوٹیم کا طے چڑھا ہوا غبارہ ”ایکس“ ہے۔ اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ پیغام بھیجنے اور وصول کرنے کا تجزیہ کیا جا رہا ہے۔ سائنسدانوں نے اسے خلا میں ایک ہزار میل کی بلندی پر بھیجا یا ہوا ہے۔ اگرچہ اس کا وزن صرف ۱۵۰ پونڈ ہے تاہم اس کی اونچائی دس منزلہ عمارت کے برابر ہے۔ اس وجہ سے اسے آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے اور اس کے مشاہدین کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہے۔ ان مشاہدین کے اکثر تجربے اس کی تعریف میں ہوتے ہیں گو اس کے نظرائے نہ آنے کے متعلق کچھ اختلاف رائے پایا جاتا ہے بعض ایسے لوگوں کو جنہوں نے مصنوعی سیارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس میں وہ چیز نظر نہیں آئی جس کی انہیں توقع تھی۔ اور پھر ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ انہیں خود بھی معلوم نہیں کہ انکا توقع کیا ہے۔ اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ ایک ستارے کی طرح کیوں دکھائی دیتا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو بہت دھیرے دھیرے گزر رہا ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ یہ ٹوٹے

ہوئے ستارے کی طرح تیزی سے حرکت کرتا ہوگا۔ غیر متوقعہ طور سائنسدانوں کے لئے ایسی اس میں غور و فکر کا کچھ سامان پایا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ مدار پر گم ہونے کے متعلق آپس میں بحث کرتے ہیں۔ غرض کہ ہم اس غبارے کو دیکھ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ انسان اپنے ماحول اور حد و حد سے باہر بھی کیا کچھ کون کر رہا ہے اور نئی نئی معلومات حاصل کرنے اور اپنے ماحول پر قابو پانے کے لئے کس طرح متواتر تحقیق میں لگا ہوا ہے جس چیز سے متعلق حیرانی بھی تو علم حاصل کرنے کا ایک مرحلہ ہے۔ خلائی دور کے آغاز کو ابھی تین برس سے بھی کم عرصہ گزر رہا ہے اور اس قلیل سی مدت میں ہی انسان مختلف وسائل و ذرائع کے استعمال سے اس تحقیق اور کھوج میں کامیاب کے بعد کارنامہ سرانجام دے رہا ہے اگرچہ ابھی زمین چاند اور سورج کے ارد گرد کے خلاؤں کو کوئی بھڑکدھڑکدھ مصنوعی سیارہ کی وغیرہ نہیں پائی جاتی لیکن ”ایکو“ غبارے کے کئی پروسیجر بھی ہیں۔ ان میں سے بعض اگرچہ دکھائی نہیں دیتے۔ اس تازہ ترین غبارے کو بلا کر اس وقت خلا میں ۱۷ مصنوعی سیارے گھوم رہے ہیں جن میں سے صرف دو سوویٹ یونین کے اور باقی ۱۵ امریکہ کے ہیں۔ مشعل کے آخر سے اس وقت تک امریکہ کے کل ۲۶ اور سوویٹ روس کے سات مصنوعی سیارے خلا میں بھیجائے جا چکے ہیں۔ جو ۱۷ سیارے ابھی تک خلا میں موجود ہیں ان میں سے کئی تو خاموش ہو چکے ہیں اور باقی سات سیاروں سے معلومات برابری ہو رہی ہیں۔ ان میں سے گئے ہوئے سائنسی آلات سے جو مختلف نوعیت کی معلومات حاصل ہو رہی ہیں وہ بڑی حیرت انگیز ہیں۔ اور ماہرین ان کی درجہ بندی اور تجزیہ کرنے میں مصروف ہیں۔ ان میں تابکاری اور مقناطیسی کڑوں کے متعلق معلومات سے زیادہ اہم ہیں۔ اب ہمیں زمین کی صحیح صحیح شکل و صورت۔ ہمیں سے بادلوں۔ سورج کی روشنی

قطعہ

بہ سمتِ کربلا دستِ خدا بُرد
بہ دوشِ بولے گلِ گفتہ ہزاران
||
ز فضلِ خاصِ آلِ عبا بُرد
مرا عثمانِ نگرِ بادِ صبا بُرد

(آمدہ از ہندی باغ)

چراغ روشن مراد حاصل / چراغ آمل محمد ہریشہ روشن باد

سالانہ مجلس نکل

منجانب گروہ مرثیہ خوانان

حب بدول ذیل ہرست کوہ پر قنادیل چڑھا کر بعد غل غل
اعظمت بندگان عالی مد ظہم العالی اور سونین دلا منات
کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

۲۴ ربیع الاول	میک پانچے شام پونہ شاہ ولایت میں مجلس ہوگی اور بعد مجلس قنادیل برآمد ہوں گے۔
۳۵	۲ بجے دن قندیل الادہ کوہ شریف سے برآمد ہوگی اور کوہ شریف پر چڑھائی جائے گی۔
۳۶	۲ بجے دن قندیل الادہ کوہ شریف سے برآمد ہوگی اور کوہ قدم رسول پر چڑھائی جائیگی۔
۳۷	۱۲ بجے زیر کوہ امام مٹھن سے قندیل برآمد ہوگی اور کوہ امام مٹھن پر چڑھائی جائیگی۔

لباس غزائیں شرکت موجب سرفرازی

سید نقوی ذاکر و زوار
سرگروہ گروہ مرثیہ خوانان۔

نائبین اہل حق کا ترجمان اور صاحب ذوق کا اخبار

کے دباؤ وغیرہ کے متعلق زیادہ معلومات حاصل ہیں۔ ان
مصنوعی سیاروں کے ذریعہ پیغام رسانی جہان بینی اور
عقباتی پرواز کے متعلق معلومات میں بھی پیش قدمی ہو رہی
ہے۔ ہر حال میں آئندہ کی توقعات اور امکان کا جائزہ
لے لیں میں رکھنا چاہیے۔ "ایکو" غبارے کے ذریعے جب صدر
مجلس ہو اور ہر پیغام امریکہ کے ایک سال سے دو سو سے
سال تک پہنچا گیا جس کا کل دور سفر فاصلہ ۸۰۰ میل اور
دور سفر فاصلہ ۲۰۰ میل ہے۔ تو ایک عام شہر کے یہاں کے
مقامی یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں تھا۔ کیونکہ زمینی ٹیلی فون کے
ذریعہ یہ پیغام زیادہ آسانی اور صفائی کے ساتھ پہنچایا
جاسکتا تھا۔ لیکن دانشندان اس رائے کو اہمیت نہیں دیتے
تھے۔ تو تجربوں کا ایک سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں جن
کے حقیقت میں نہ صرف پیغام رسانی بلکہ دوسرے میدانوں
اور شعبوں میں بھی نمایاں اور اہم پیش قدمی ممکن ہوگی اور
یہ سب کچھ نوع انسانی کی فلاح و بہبود کے لئے ہو گا۔ "ایکو"
غبارے کے ذریعہ پیغام رسانی سے کامیاب تجربے سے ایک
دن پہلے امریکہ میں مصنوعی سیاروں کے تجربوں کے پروگرام
کے تحت ایک اور اہم کارنامہ عمل میں آیا۔ مصنوعی سیارہ
دوسرے ممالک میں آلات سے ایسے جو خول رکھا گیا تھا وہ
مدار سے کامیابی کے ساتھ زمین پر واپس لایا گیا۔ اور تجربہ
سے برآمد کیا گیا یہ اپنی قسم کا اولین کارنامہ ہے۔

قبیلہ تھائی رزم آرا

اپنے سامع کی سمت قبلہ اس سے معلوم کیجئے ہر مسلمان
گھر میں اس کا رہنا ضروری ہے۔ لئے کا داعی مرکز

گرانڈ ہوٹل۔ یوسف بلڈنگ عابد روڈ حیدر آباد۔

قطع

خیالِ مذہب و قلب و جان است || بگویش ز اہد ان۔ صوتِ اذان است
حقائق را ابا کردن بہ اغماض || نگرے فائدہ در این و آن است
(آئندہ از تدری باغ)

امریکی بچے اور سائنسی تعلیم

امریکہ میں ایک ایسا پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کا مقصد امریکی بچوں میں ابتدائی سائنسی تعلیم کا شوق پیدا کرنا ہے ذیل کے مضمون میں اس پروگرام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان حقائق کے باہمی ربط اور جوڑ کے متعلق کافی مواد ہم نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ نیویارک اور دوسرے شہروں نے بھی ایسے طریقے اپنی تلاش شروع کر دی جن سے اوسط بچے کو اپنے ارد گرد کی دنیا میں دل چسپی لینے کی تحریک ہو۔ سائنس میں نیویارک کے ماہرین تعلیم کی کمیٹی نے ایک نیا نصاب تیار کیا جو ابتدائی اسکولوں کی سندس کارکن کی جماعتوں سے لیکر چھٹی جماعت تک کے لئے مقبوعہ تھا۔ یہ ایک ایسا خاکہ تھا جس میں جامعہ درجوں اور علاقوں کی بنا پر سائنسی تعلیم کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ (۳) اسکولوں میں تین برس تک آزمائش کے بعد اس نصاب کو سائنسی تعلیم کے نئے پروگرام کی بنیاد بنایا گیا۔ سرٹل گروم سے طریقہ کار اور تجربوں کو دوسرے مضمون بھی سرکاری سائنسی تعلیمی پروگرام کو عملی جامہ دینے میں استعمال کر رہے ہیں۔ بل گروم اپنے علمی تجربوں کے لئے سیدھے سادے ہلکے ہلکے دستکاری آلات اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ اپنی سفری بیسارٹری یعنی ایک سوٹ کیس میں کچھ دعاغے، پلاسٹک کے کچھ ٹیبلے۔ چند کاغذی ڈبے۔ ایک کھلونا بارن اور چند سبب وغیرہ لے جاتا ہے۔ بچوں کے سامنے وہ ایک جادوگر کی طرح اپنے علمی تجربے کرتا ہے۔ جنہیں دیکھ کر بچوں میں شوق اور حیرانی پیدا ہوتی ہے۔ بچوں کو سائنسی حقائق سمجھانے میں بل گروم انٹرایکٹو کے دو فیصلوں (نماہروں) کے ساتھ اپنا تجربہ شروع کرتا ہے ایک ٹیبلے میں وہ سبب بتاتا ہے۔ اردو سہراغالی رکھتا ہے۔ پھر بچوں سے پوچھتا ہے کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ بچے ڈبچتے اور کہتے ہیں ایک پھولا ہوا ہے دوسرا ہموار جیسا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک ٹیبلے جزدی طور پر پانی سے بھر دیتا ہے۔ بچے دیکھتے ہیں کہ یہ بے رنگ اور فوراً ہی اس میں تبدیل آتی ہے اور ٹیبلے جیسا بن جاتا ہے۔

نیویارک میں ابتدائی اسکولوں کے سائنسی نگران بہری بل گروم کے قول کے مطابق سائنسی طریقے سے بچے سمجھنے کی تربیت دینے والے اسکول جانے کی عمر کا کوئی بھی بچہ کم سن نہیں۔ پچھلے سات برسوں سے وہ اپنے اس نکتے کو طلباء کی کلاسوں میں علمی تجربوں سے ثابت کر رہے ہیں اور ان تجربوں سے کنڈرگارٹن جماعت کے بچے بھی سائنسی صداقتوں کے متعلق عقل و دلیل سے کام لینا سیکھ سکتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ پانچویں یا سیکیمہ تو کیا آپ اسے پانچویں کے متعلق کوئی کتاب لاکر دیتے ہیں؟ نہیں۔ بلکہ آپ اسے ہماہ راست پانچویں لے جاتا ہے۔ اسی طرح سائنس بھی ایک ایسا مضمون ہے جسے خود سیکھنا پڑتا ہے۔ اگر آپ بچے کو سوچنا سکھانا چاہتے ہیں۔ تو آپ اسے ذہنی اور دماغی شوق کرائیں۔ بل گروم کا طریقہ کار اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو مقامی تعلیمی بورڈ نے سائنس کی تعلیم کو دور جدید کی سطح تک پہنچانے کے لئے شروع کیا تھا۔ ماہرین تعلیم نے محسوس کیا کہ بچوں کو ایک ساتھ بہت سے حقائق دینے پر ضرورت سے زیادہ زور

قطع

چہ گویم در بہار بوستان این رنگ گھارا || نئی داند کے در زہد و طاقت جام مہبارا
بجز یوسف کہ در زندان مقید بود از قیمت || نئی داند کے تعبیر این خواب زینچارا
(آمدہ از ندیری باغ)

جیسے علی تجربوں سے مل کر وہ بچوں کو ہوا، پانی، آواز، موسم، اور دوسری چیزوں کے متعلق واقفیت، ہم پہنچاتا ہے۔ لیکن اس عمل میں جو سب سے ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح بچوں میں سائنس کے اصولوں کے مطابق ہر بات کو سوچنے سمجھنے کی عادت پڑنے لگتی ہے اور وہ پھر خود بخود مشاہدوں، تجربوں اور تلاش و تحقیق سے دوسری باتیں دریافت کرنے اور ان کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے لگتے ہیں۔ اس طرح سائنس کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور ذہنی ابتدائی اسکولوں کے معلموں کے لئے "چھوٹی بولی" میں سائنس کی "مثلاً" "مثلاً" "مثلاً" اور "جلی" "مثلاً" میں "زمین" "زندہ اشیاء" "پیغام رسانی میں آواز اور روشنی وغیرہ جیسی کتابیں اور پمفلٹ چھاپے گئے ہیں اور اب موسم، ٹرانسپورٹ، آمد و رفت کے وسائل، زمین اور اس کے وسائل، جیسے مومنوعات پر مبنی پمفلٹ سائنس کئے جائیں گے۔ واضح کیا گیا ہے کہ بچوں کو کنڈرگارٹن کے درجے سے ہی سائنسی توجہ کے لئے تحریک دی جانی چاہئے۔ اور بچے دیئے ہوئے ایسی طور پر ہونے چاہئے۔ سوچنے، دیکھنے، سننے، اور کھوج کرنے کے مشتاق ہونے ہیں۔ اور ان کے اس قدرتی شوق کو سائنسی تربیت اور تعلیم کے لئے اجاگر کیا جا سکتا ہے۔

جیسے سے علم معلوم ہوتا ہے۔ اور سببوں والے نتیجے کی طرح سمجھتے ہیں پوتا۔ تیسرے مرحلے پر مل کر وہ بلا سبب کے اس نتیجے میں ہوا بھرتا اور جلدی سے اس کا منہ بند کر دیتا ہے۔ اب بچوں کو نتیجے میں کوئی چیز نہیں دکھائی دیتی۔ پہلے تو سبب کی ریتنی اور پھر پانی کی جے رنگی دکھائی دیتی تھی لیکن اب ہوا دار نتیجے میں کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ لیکن انہوں نے ابھی ابھی پہلے دیکھا تھا کہ قیلا اسی وقت کھولا ہوا اور ابھر ہوا نظر آتا ہے۔ جب اس کے اندر کوئی چیز ہو اور جب کچھ نہ ہو تو یہ ہوا ہوا جاتا ہے۔ چونکہ اب یہ بھلا ہوا ہے اس لئے اس کے اندر ضرور کوئی چیز ہے۔ اس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ ہوا اگرچہ دکھائی نہیں دیتی لیکن اب یہ ایک مادہ ہے۔ اپنا تجربہ جاری رکھتے ہوئے مل کر وہ دکھاتا ہے کہ ہوا سے بھرا ہوا قیلا ایک کتاب کا بوجھ برداشت کر سکتا ہے۔ اس طرح بچے اپنی ذاتی معلومات سے اس تجربے کی روشنی میں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ موٹر گاڑی ہی چار ہوا بھرے فیروں پر کھڑی رہتی اور چلتی ہے۔ جب تیسرے کا منہ کھول دیا جاتا ہے تو ہوا نکل جاتی ہے۔ اور کتاب گر پڑتی ہے۔ بچوں نے موٹروں کی ٹیڑھوں کو بھی اس طرح سکڑتے دیکھا ہے جب ٹائر پمٹ جاتے ہیں۔ بچوں کو قیلا کے منہ کے ساتھ منہ دکھانے کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس سے ہوا خارج ہوتی محسوس کر سکیں۔ مل کر وہ پھر کھولتے پارتے کر اس کے منہ کے ساتھ ہوا سے بھرا ہوا بلا سبب کا قیلا کھول کر دکھاتا ہے۔ جب اس میں سے ہوا گزرتی ہے تو یہ بچہ لگتا ہے اور پھر خود بھی منہ سے آتے جاتا ہے۔ اس طرح وہ بچوں کو عملی طور پر سمجھاتا ہے کہ پھر وہ بھی اسی طرح ہوا بھرنے سے آواز دیتے ہیں۔ فرم کر اس طرح کے تجربے

نہان بہادر احمد علارالدین

کا

لیمنٹ اور برف

کپنی کی مقررہ قیمت پر ہم سے حاصل کیجئے

محمد عبدالقادر بیرونہ دازہ چادر گھاٹ حیدر آباد

قطب

جان دادن بہ امت خود شد لقاے تہ
ہر کس بہ دیدہ گشت مطیع و فداے تہ
نامہ برآ تو ز ازل اوشدہ نگر
ابن علی بہ دان تو کہ عثمان گداے تہ

(آء انڈر تھانہ)

نیا سالیڈ میں تدبیر کی حجت

نئے آئین پر سمجھوتہ!

از قلم: کوئین۔ لیگم!

لیا تھا۔ اور اس اعتماد نے نیا سالیڈ کے نئے آئین سے متعلق بیچہ خیر کا نفس کی بنیاد رکھی تھی۔
کا نفس کا آغاز تو افسردہ کن تھا اور کوئی بھی سمجھنے کو ممکن خیال نہیں کرنا تھا۔ لیکن کا نفس کا میاں رچی ماور مشر میلو ڈسے ڈاکٹر بانڈا اور دیگر وندوں کے لیڈروں کی بے حد تعریف کی۔ ڈاکٹر بانڈا نے بھارت وزیر نوآبادیات کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ کانگریس کی ناکامی نظر آ رہی تھی لیکن مشر میلو ڈ کی بدولت ہمارا جیت میں بدل گیا ہے۔

پرسن کی بوری بات تو نہیں مانی گئی۔ لیکن انہی ضرورتوں کی کمی کر ان سب کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرنا ممکن ہو گیا تھا۔ اس کا نتیجہ ایک ایسے آئین میں نکلا ہے جس کے تحت نیا سالیڈ سے ۲۵ لاکھ افریقی باشندوں کو بحالیہ کونسل میں بلی بار منتخب اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ اور ایگزیکٹو کونسل میں بھی ان کو نمائندگی ملے گی۔ ۳۳ ممبران پر مشتمل بحالیہ کونسل میں ۷ ہزار یوپی اور ۱۰ ہزار ایشیائی باشندوں کے ۸ منتخب ممبران ہونگے۔ آئین کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں نسلی بنیاد پر انتخابات کرانے کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ دوسروں کی دو فہرستیں ہونگی۔ ایک اقلیتی فہرست ہے جس میں ہر فرقہ ایسے لوگوں کے نام درج کئے جائیں گے جو تقسیم اور آمدنی کی شرائط کو پورا کرتے ہیں۔ دوسری فہرست یعنی اکثریتی فہرست کی شرائط مقابلتا زیادہ آسان ہیں۔ اگرچہ عام رائے دہندگی کا اصول تسلیم نہیں کیا گیا ہے لیکن نئے آئین کے تحت دوسروں کی تعداد خاصی بڑھ جائے گی۔ آخری اختیارات ابھی تک گورنر اور ایک ایسی ایگزیکٹو کونسل سے پاس رہیں گے جسے بحالیہ کونسل کی اکثریت کی حمایت حاصل ہوگی۔

نیا سالیڈ روڈیشا و نیا سالیڈ فیڈریشن کا ایک پلٹ ہے۔ یہ فیڈریشن ۱۹۵۳ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس وقت سے اب تک نیا سالیڈ نے انتہائی قومی لیڈروں اور حکام کے باہمی تعلقات کشیدہ رہے ہیں۔ ایک رملہ پر تعلقات اتنے بگڑ گئے تھے کہ ۱۹۵۹ء میں جنگی صورت حال کا اعلان کرنا پڑا تھا۔ متعدد افریقی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا تھا جن میں ڈاکٹر میسنگر کے بانڈا بھی شامل تھے۔ لیکن سیاسی سوجھ بوجھ اور تدبیر نے اس تعلق کو جس کی وجہ سے نیا سالیڈ کی آئینی ترقی رک گئی تھی۔ ختم کر دیا ہے۔ حال ہی میں لندن میں ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس سے تحت نیا سالیڈ کو ایک نیا آئین حاصل ہو جائے گا۔ افریقی کے ایک ایسے حصہ میں جہاں عایدہ برسوں میں نسلی تعلقات کچھ زیادہ خوشگوار نہیں تھے، اس قسم کا سمجھوتہ ایک پراسید واقعہ ہے۔

اس کامیابی کا سہرا زیادہ تر برطانیہ کے وزیر نوآبادیات مشر آئی میلو ڈ اور نیا سالیڈ کی سلاطین کا بیچیں باریک سے لیڈر ڈاکٹر بانڈا کے سر ہے۔ ڈاکٹر بانڈا کی رہائی سے فیصلہ نے ان کا اعتماد جیت

قطع

ہر مرغ بہ آواز شنیدن نہ شناسد || ہم رشتہ شمع کہ بریدن نہ شناسد
در مومیم گل گفت صبا این چه فسانہ || ہر بلبے داسے کہ پریدن نہ شناسد

(آمد از ندی باغ)

سین کا برطانیہ میں ٹوٹا سکیوں کا لمحہ

ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی وزارت تعلیم کے سیکرٹری مشرے جی۔ سیدین وکس روز ایک پوٹہ اسکیموں (ٹوٹا سکیوں) کی تربیت کی اسکیمیں کامیاب کرنے کے بعد برطانیہ سے روانہ ہوتے ہیں۔ موصوف ان دنوں مختلف ملکوں کی قومی سروس اسکیموں کا مطالعہ کرنے کا خاص فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ایک نامہ نگار سے بات چیت کرتے ہوئے مشرے سیدین نے کہا ہے کہ میں نے برطانیہ میں بہت سی نہایت دل چسپ تنظیمیں دیکھی ہیں۔ اور متعدد حکام سے قابل قدر تبادلہ خیالات بھی کیا ہے۔ جبری اور رضا کارانہ اسکیموں کے مختلف پہلوؤں پر بھی ہم نے سوچ بچار کیا ہے۔ میرا برطانوی دورہ دائمی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ مشرے سیدین نے وزیر مملکت برائے تعلقات دولت مشترکہ مشرے جی۔ ایم ایلمورٹ ڈیوک آف ایڈنبرا اور ڈیڑ کمیٹی، اقوام متحدہ ایٹمی ایشن کے شعبہ بین الاقوامی خدمت اور سوک مٹرسٹ کے غامدوں کے ساتھ بات چیت کی۔ سوک مٹرسٹ تعطیلات میں طلباء کو ملازم رکھتا ہے اور وہ شہروں اور دیہی علاقوں کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے لئے مختلف فدا سرائیام دیتے ہیں۔

سنا سناہ میں تو جیہا ہر کسکے نے آئیں کا خبر مقدم کیا ہے۔ افریقی باشندے خوش ہیں کہ یوٹیلیٹی کوئٹن میں وہ اب اکثریت حاصل کر سکتے ہیں۔ لندن کا نفرنس میں اس مسئلہ پر کوئی بحث نہیں کی گئی۔ مستقبل میں نیاس لینڈ کا فیڈریشن کے ساتھ کیا تعلق ہوگا۔ اس کا فیصلہ ایک الگ کانفرنس میں کیا جائے گا جو اگلے سال کے شروع میں لندن میں بلائی جائے گی۔ ڈاکٹر بانڈا اور ان کے حامی یہ نہیں چاہتے کہ نیاس لینڈ فیڈریشن کا پونٹ بنارہے۔ وہ ٹانگہ نیاس کے ساتھ اپنا تعلق جوڑنا چاہتے ہیں۔ وہاں مشرے جیہا نیاس کے لئے اپنی کثیر انسانی حکومت قائم کی ہوئی ہے۔ خود گوارا کی تعلقات کو فروغ دینے میں اس نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔



حاصل شدہ خستہ نان شیرمال توری روٹی اور دیگر اشیاء لہارت اور پاکیزگی کے ساتھ تیار اور آڈر پر پہنچائی گئے جاتے ہیں۔

حیدر آباد کی پختہ سالہ دوکان نان منشی صاحب
حویلی قدیم حیدر آباد (۳)

شیرمال میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ یہ ہر ہفتہ ۱۵، ۱۵، ۵۵ اشخاص کی نظر سے گزرتا ہے۔ ۱۱۱

قطع

دارو پر سرباد صبا بولے چمن را
ہم غنبر آشوب تو نگر مشک حقن را
بود دست وطن از پیے اونیز بزرگان
عثمان نہ دہد از کف خود ملک دکن را

ترجمہ از ندری باغ

بیں منتظر!

ایٹمی ہتھیار پر پابندی کی بات

ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی لگائے جانے کے سلسلے میں جنیوا میں پچھلے دو برس سے امریکہ اور روس میں جو بات چیت جاری تھی اس کی مختصر کیفیت تاریخ وار ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۲۲ اگست ۱۹۵۸ء کی کہ امریکہ برطانیہ اور روس ایٹمی ہتھیاروں پر بین الاقوامی کنٹرول کے تحت پابندی لگانے کے سلسلے میں باہمی معاہدہ طے کریں۔ انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا کہ باہمی گفت و شنید شروع ہوتے ہی امریکہ ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے ایک سال سے لے ملتی کر دے گا۔

ستر طرک روس بھی ایسا کرنے کا فیصلہ کرے۔ صدر آئزن ہاور کی یہ پیش کش جنیوا میں ایٹمی سائنسدانوں کی کانفرنس کی کانٹاک کے ایک دن بعد کی گئی۔ سائنسدانوں نے اس بات پر اتفاق رائے ظاہر کیا تھا کہ ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں پر پابندی لگانا سے پابندی لگانا ممکن ہے۔

۳۱ اگست۔ سوویت روس کے وزیر اعظم کھروشچوف نے صدر آئزن ہاور کی متذکرہ صدر تجویز منظور کر لی اور امریکہ اور برطانیہ دونوں کو اس سلسلے میں مراہیلے دیے۔

۳۱ اکتوبر۔ جنیوا میں گفت و شنید شروع ہوئی جس میں

مغربی اور روسی نکتہ نظریں واضح فرق پایا گیا۔ روسی نمائندے نے ”جھوٹے کہنے“ ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں پر عالمگیر اور فوری پابندی لگانے کے تجربے کی تجویز کی لیکن امریکہ نے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے سالانہ بنیاد پر ملوثی کوئی کی رائے دی۔

۵ نومبر سے ۱۱ نومبر تک۔ فضل جاری رہا جس میں روسی نمائندے نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ تجربوں کے کنٹرول اور نگرانی کے طریق کار پر بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ مغربی طاقتیں (برطانیہ - امریکہ) تجربوں کی حفاظت کے متعلق روسی تجویزوں کی آزمائش کرنا تسلیم کریں۔

۱۸ نومبر۔ تجویز ترک کر دی جس میں ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی اور مونٹر کنٹرول سسٹم دونوں کو شامل کیا جانا تھا۔ اس طرح دو قسم سے مسئلوں کی بنا پر بات چیت شروع ہوئی۔ ایک روس کی طرف سے پیش کیا گیا تھا دوسرا امریکہ کی طرف ہے۔

۳ جنوری ۱۹۵۹ء۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈینس میں ماہر سائنسدانوں کی کانفرنس نے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں کے جس طریق کار کی سفارش کی ہے ہو سکتا ہے کہ ان سے ایٹمی ہتھیاروں کے چھوٹے چھوٹے تجربوں کا پتہ نہ لگ سکے۔ ان کا بیان ہوا دینس ۵۹ء میں ایٹمی ہتھیاروں کے زیر زمین تجربوں کی رپورٹ بر بھی تھا۔ یہ تجربے امریکہ کی طرف سے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے ملوثی کے ماننے کے اعلان سے پہلے کئے گئے تھے۔

۱۹ جنوری۔ امریکہ اور برطانیہ نے اپنی باہمی تائید کے کرتے ہوئے روسی کو رعایت دی۔

قطع

دربہاران تو نگر لال وریحان گرد
انقلاب این چہ عجب آمدہ گفتہ بہ جهان

نیز بلبل بہ گلستان کہ غزل خوان گرد
ہر کسے بین تو ز آفات بہ زندان گرد

(آئندہ انشائیہ)

اس مانگ میں کہا گیا تھا کہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے متعلق جو معاہدہ ہو اس میں یکمشرط رکھی جائے کہ دوسرے ہتھیاروں کی تخفیف میں پیش قدمی کے مطابق ہی پابندی کا عرصہ متعین کیا جائے۔
تینوں طاقتوں نے ایٹمی ہتھیاروں پر بین

۲۰۔ جنوری۔ الاقوامی پابندی کے تفصیلی بیان اور معاہدوں کی خلاف ورزی کی صورت میں بین الاقوامی معائنے اور نگرانی کے طریق کار پر بات چیت شروع کی۔

۲۲۔ جنوری۔ امریکہ نے روس کا یہ الزام مسترد کر دیا کہ مغربی ممالک ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے متعلق بات چیت کو تار بیت و کرنا چاہتے ہیں۔ اور جنگ لیا کر روس و امح کرے کہ کیا وہ ایسے طریق کار پر اتفاق کریں جن کے تحت (۱) معائنے کو دہرایا جاسکے (۲) معائنہ کریں والی ٹیمیں حقیقی معنوں میں بین الاقوامی ہوں۔ (۳) ان ٹیموں کا ان مقامات کا معاہدہ کرنے کی مکمل آزادی ہو جائے بھی تجربہ کر نیکاشبہ پایا جائے فواہ یہ آئینی پردے کے اندر ہوں یا باہر۔

۳۱۔ اپریل۔ امریکہ نے برطانیہ کی ہمت سے یہ ہوا کی کمرے اور پانی کے پیمے تمام ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں پر پابندی لگا لی جائے۔ یہ ایک ایسی پابندی تھی کہ جس سے وہ تمام ایٹمی دھمکے ممنوع ہو جاتے جن سے ایٹمی راکھ اور گرد و غبار گرے گا۔ اور ایسے ہتھیاروں کے تجربے کنٹرول کی ان شرائط کے بغیر بند کئے جاسکتے تھے۔ جو روس کو مستحضر نہیں تھے روسی نمائندے نے اس تجویز کی بھی مذمت کی لیکن پھر کہا کہ وہ اس بیان کا پوری طرح غلط فہم کرے گا۔

۲۰۔ اپریل۔ وٹاسٹ باؤس نے کھوشنوف کے نام ۳۱ اپریل کو روسی وزیر اعظم کو بھیجی تھی۔ جس میں ان سے کہا

گیا تھا کہ ایک محدود معاہدہ طے کیا جائے جس کے تحت زمین اور خلا میں ۵ کلو میٹر (۳ میل) کی بلندی تک ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے بند کئے جائیں۔ کھوشنوف نے یہ تجویز مسترد کر دی اور اس کے بدلے یہ تجویز پیش کی کہ امریکی برطانوی اور روسی علاقوں میں ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے سلسلے میں معائنے کا کوئی مقرر کیا جائے۔

۸۔ ۹۔ مئی۔ صدر آئزن ہاور اور وزیر اعظم برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ نے کھوشنوف کو ذاتی مراسلے بھیجے جن میں استدعا کی گئی کہ وہ معائنوں کے حوالہ کوٹہ کے متعلق مزید معلومات مہیا کریں۔ صدر آئزن ہاور نے اس بات پر زور دیا کہ زیادہ دیر سے یہاں طے کیا معاہدہ طے ہونے تک کرے ہوا ٹی میں ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے بند کرنے کا محض معاہدہ طے کیا جائے۔

۳۰۔ جون۔ روسی نمائندہ سراپین نے امریکی اور برطانوی کے تجربوں کا پتہ دھانے کے سلسلے میں معائنہ کرنے کے سالاہ کوٹہ کے متعلق روسی تجویز پر تفصیل سے بحث نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ ایک سیاسی سوال ہے اور اس کا سائنسی معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۶۔ اگست۔ جنیوا کانفرنس کے چھ ہفتے تک ملحق رہنے کے بعد امریکہ نے اعلان کیا کہ ۱۹۶۰ء کے باقی مہینوں میں ہی وہ ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے ملحق رہیں گی امریکی برطانوی اور روسی ٹیمیں باہرین کی ۲۵۔ نومبر۔ کانفرنس شروع ہوئی جس میں ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے معاہدے کا خلاف ورزی کی صورت میں زمین ذخیہ ایٹمی دھماکوں کا سراغ لگانے کے طریقے تلاش کئے جائے پرنور دونوں شروع ہوا۔

۱۸۔ دسمبر۔ زیر زمینی تجربوں کا پتہ دھانے کے طریقوں پر

قطع

بہر ساغر نگر شراب بود || بہر گشن نگر گلاب بود
گفت خامہ چہ قصہ بہ بداد || بہر ترتیب ہم کتاب بود

(آمد از ندی باغ)

غور کرنے والے سائنسدانوں میں اتفاق رائے نہ ہونے کے باعث کانفرنس کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ روس نے بات چیت میں ایسا رویہ اختیار کیا جس نے سامنی امور کے بدلے سیاسی امور کی رنگت اختیار کر لی۔

۲۰۔ دسمبر۔ امریکی نمائندہ ورڈزورٹھ کانفرنس کی پیشوں سے باعث امریکہ لوٹے اور روس پر کانفرنس کی ناکامی کا الزام لگایا۔

۲۹۔ دسمبر۔ صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا کہ گذشتہ ۱۴ مہینوں میں ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے متعلق کانفرنس میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا اس لئے امریکہ اب ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے ملتوی نہیں رکھے گا۔ تاہم تجربے کرنے سے پہلے عام اطلاع جاری کرے گا۔

۱۱۔ فروری ۱۹۶۰ء امریکہ نے مشرق وسطیٰ کے کچھ پیش کش کی جس کے تحت تمام قابل پابندی اور قابل مصلحت ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں پر پابندی عائد کی جائے اور میں زیر زمین تجربوں کا اس وقت پتہ نہیں لگ سکتا ان کے متعلق تحقیقی پروگرام عمل میں لایا جائے۔ لیکن روسی نمائندے سارا کہنے یہ تجویز مسترد کر دی اور اس کی جگہ روسی پلان پیش کیا جس میں کہا گیا تھا کہ روس کے ان مقامات کا معائنہ کیا جاسکتا ہے جن کے متعلق زلزلہ پیمائوں سے ایٹمی تجربے کئے جانے کا شبہ پایا جاتا ہو۔

۱۰۔ مارچ۔ مذکورہ پلان منظور کیا لیکن شرط یہ لگائی کہ ملین اس باق کا حلف اٹھائیں کہ وہ جاریا پانچ برس کے عرصے کے لئے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے بند کر دیں۔

۲۹۔ مارچ۔ صدر آئزن ہاور اور وزیر اعظم برطانیہ کیمب ڈیوڈ میں باہمی مشورے کے بعد روس کی تجویز اس شرط سے ساقط منظور کی کہ وہ معائنہ کرنے

کے اور پابندی لگانے کے متعلق معاہدہ قبول کرے اور زیر زمین تجربوں کا پتہ لگانے کے سلسلے میں تحقیقی پروگرام میں شریک ہو۔ معاہدہ ہونے پر دونوں نے رضا کارانہ طور پر ایٹمی تجربے بند رکھنے کا وعدہ کیا۔

۱۲۔ اپریل۔ روس نے یہ تجویز منظور کر لی اور اسے حتمی قرار دیا۔

۳۔ مئی۔ روس نے زیر زمینی ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں کا پتہ لگانے کے تحقیقی پروگرام میں شرکت منظور کر لی۔ اس شرط کے ساتھ کہ اس تحقیق کے دوران میں دوسرے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں پر پابندی لگائی جائے۔ روسی نمائندوں نے امریکہ کے دیکار پروگرام کی مخالفت کی اور کہا کہ تحقیقی پروگرام کے دوران میں امریکہ کے زیر زمین تجربے نامناسب ہیں۔

۱۸۔ مئی۔ پیرس میں کانفرنس کی ناکامی کے بعد کئی ممالک نے امریکہ پر اس کا نفوس میں کہا کہ تجربوں کے متعلق بات چیت جاری رہے گی لیکن اگر آئزن ہاور یہ دہائی دیں کہ وہ ایٹمی تجربے جاری رکھیں گے تو ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔

۲۷۔ مئی۔ اتحادی سمجھا کی سلامتی کونسل نے معاہدہ کیا کہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے سلسلے میں بات چیت جاری رکھی جائے۔

۲۔ جون۔ امریکہ نے یقین دلایا ہے کہ وہ بلا منصوبہ کے تحت جو ۱۱۲ ایٹمی تجربے وہ کر رہا ہے وہ ہتھیاروں کے مقاصد کے لئے نہیں بلکہ ٹرائل میں مقاصد کے لئے ہیں۔ لیکن روس نے کہا کہ اس کے مشاہدین کو مشاہدہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

۲۷۔ جون۔ امریکہ نے روس کو پیش کش کی کہ وہ امریکی پرائس ایٹمی تجربوں کے مشاہدے کے لئے اپنے ماہرین بھیجے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ کانفرنس میں

قطع

بہر گلشن کہ گلزار بود || بہر نوروز نو بہار بود
دیدہ سخن چمن صبا گفت || مرغِ نالان کہ دل دھکا رہود

(آئندہ زندگی باغ)

برطانوی ہسپتالوں میں کینسر کا علاج نئی ایٹمی مشین کا استعمال

برطانیہ کی وزارت صحت نے کینسر کے خلاف اپنی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے ایسوسی ایٹڈ ایکس رے انڈسٹریز کو نوڈیو پارک (نزد ماچسٹر) کو نئے ڈیزائن کی تین ایٹمی مشینیں سلائی کرنے کا آرڈر دیا ہے۔ ہر مشین کی قیمت تقریباً ۵۰,۰۰۰ پونڈ ہے ان مشینوں کی ایک ٹولی یہ ہے کہ ان سے نکلنے والی ایٹمی شعاعیں کینسر کے مریضوں کا جلد اور زیادہ قہر ادیں علاج کر سکتی ہیں۔ حفاظت کے خیال سے ان کا ایک حصہ زمین کے اندر نصب کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی چار مشینیں پہلے ہی سے برطانیہ میں استعمال ہو رہی ہیں جن مشینوں کا اب آرڈر دیا گیا ہے وہ لیڈ کا ڈبہ اور ماسک کے ہسٹاڈور میں نصب کی جائیں گی۔ بدھہ آخر ملک کے مختلف حصوں میں ۱۴ ایٹمین استعمال میں لائی جائیں گی۔

ہندوستانی بیلے کمپنی گلاسگو میں اپنے فن کا مظاہر کرے گی

معلوم ہوا ہے کہ ممبئی کالیش بیلے ٹروپ ماہ ستمبر میں گلاسگو (اسکاٹ لینڈ) میں ہندوستان کے ٹوٹے ناپے اور "پریٹنٹر" نام کا ڈرامہ رقص میں پیش کرے گی۔ ان دنوں یہ شعبہ عالمی دومہ پر ہے اور ایڈنبرا فیسٹول میں حصہ لے رہی ہے۔ برطانیہ کے مختلف حصوں میں ہیرال موسیقی اور دیبک فوٹوں کے جو فیسٹول ہوتے ہیں ان میں ایڈنبرا فیسٹول سے شہر ہے دیا جوسے بہترین آرٹسٹ موسیقار اور ڈراما کمپنیاں اس میں حصہ لیتی ہیں۔ یہ فیسٹول ۲۲ اگست سے شروع ہے اور اسٹمبر تک جاری رہے گا۔ اسکے بعد کوہ ہندوستانی کمپنی گلاسگو میں اپنے فن کا مظاہرہ کرے گی۔

گفت و شنید ہر شروع ہوئی۔ اس سے پہلے امریکہ نے تین مریضوں میں کئے گئے جانے والے معاہدے کی تجویز پیش کی۔ امریکہ نے تجویز کی کہ زیر زمین ایٹمی تجربوں ۱۲۔ جولائی کی سرکاری رسائی سے متعلق جو جو معلومات زمینیں کو معلوم ہوں وہ ظاہر کی جائیں۔

۲۶۔ جولائی۔ روس نے یہ بات تسلیم کی کہ روس میں موقعد پر تین معاہدے کئے گئے ہیں جن میں ہر ایک روس کو برطانیہ اور امریکہ میں بھی معاہدہ کرنے کی اجازت ہو مگر ہر ایک نے اس تجویز کو ناممکن العمل ہونے کے باعث مسترد کر دیا۔

۲۔ اگست۔ روس نے امریکہ کا ۱۲ جولائی کا پلان نامنظور کر دیا۔

۴۔ اگست۔ امریکہ اور روس کینسٹ کی شرائط کا زبان پر متفق نہیں ہوئے۔

۹۔ اگست۔ امریکی وزیر خارجہ ہرٹرنے پریس کانفرنس میں کہا کہ میں گلاسگو میں روسیوں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہوں۔ میں جو رکاوٹیں ڈال رہا ہوں ان کے پیچھے نظر ایک ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے کرنے میں آزاد ہے۔

۱۷۔ اگست۔ صدر آئزن ہاور نے پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے متعلق کوئی معاہدہ ہو جائے تو مجھے اس سے بے حد لگائیاں اور مسرت ہوگی لیکن روس معاہدہ کرنے اور غلطی نہ کرے میں رکاوٹیں پیدا کر رہا ہے۔

۲۲۔ اگست۔ کانفرنس ۲۷ ستمبر تک ملتوی ہو گئی۔ امریکہ کا بیان ہے کہ معاہدہ طے ہونے میں روس نے کمزور اور معاہدے کے طریق کار میں اڑھن ڈال دی ہے۔

کتابچہ اصل حق کا ترجمان اور صاحبان ذاتی کا اخبار ہے

قطعہ

کسی بہ قسمت خود در فراز باید بود
برائے شیخ کہ وقت نماز باید بود
بہ شرط آنکہ بود لایق و سزاوارے
ہم نفوس بہ راز و نیاز باید بود

(آئندہ از نثر کا ہا)

برطانوی سرحد کی خبریں

برطانوی سرحد میں جس نے لاکھ لوگوں کی سہولتیں کیں

”علوم ہوا ہے کہ آئندہ کے ممتاز برطانوی سرحدی سربراہ ہائیکس ہزارڈ الر کاٹیک سے سے ایوارڈ لینے کے لئے منیلا (فلپائن) کی راہ میں گئے ہوئے ہیں۔ یہ ایوارڈ انہیں (اور ان کے بیٹے ڈاکٹر وناڈ ہائیکس) کو مشترکہ طور پر دیا گیا ہے۔ ۸۵ سالہ سرحدی سربراہ نے قبلہ کیا ہے کہ وہ یہ قسم کوٹہ (پاکستان) کے اس ہسپتال کو دے دیں گے جو انہوں نے آج سے ساٹھ سال قبل قائم کیا تھا۔ ٹریگ سے سے ایوارڈ ”فلپائن کے سابق صدر رمان مینگ سے سے کے نام پر قائم کیا گیا تھا۔ ادنیٰ ایک ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جس نے ایٹھیا میں نمایاں خدمات سر انجام دی ہوں۔ اس سال اس قسم کے چار ایوارڈ دیئے جا رہے ہیں۔ سربراہ عام طور پر فرنیڈ ڈاکٹر کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے متعدد دیگر برقیوں کے علاوہ دیگر لاکھ بلوچی اور چٹان قبائلیوں کی بینائی کو بچایا۔ اب ان کی اپنی نظر جو اب دے رہی ہے۔ ان کا بیٹا ڈاکٹر وناڈ ہائیکس اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان میں طبی وادانی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔“

کامن ویلتھ کا تاریخی مشن

پچھلے ہفتہ وزیر تعلقات دولت مشترکہ سر

ڈنگن سینڈس نے ایڈنبرا میں کامن ویلتھ مینس کی رسم افتتاح ادا کرتے ہوئے کامن ویلتھ کے تاریخی مشن کا ذکر کیا (انہوں نے کہا کہ اس وقت مختلف فلسفے بے اعتدالی کا شکار ہیں اور اس بے اعتدالی کو دور کرنے کے لئے کثیرالسنی کامن ویلتھ نہایت اہم پارٹ ادا کر سکتا ہے وہ نہ صرف سرحدوں کے درمیان بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کے درمیان باہمی احترام اور ہم آہنگی پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے وزیر موصوف نے مزید کہا کہ کامن ویلتھ ایک خاندان کی طرح ہے تمام خاندانوں میں اندرونی جنگوں کا پیدا ہونا ایک قدرتی بات ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک خاندان کے ممبران باہمی تبادلہ خیالات سے اپنے جنگوں کو بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کامن ویلتھ کے ممبران کے درمیان اتحاد و تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے اور یہی اس کی طاقت کا راز ہے۔

ایڈنبرا فیسٹول میں ہندوستانی فلمیں

معلوم ہوا ہے کہ ایڈنبرا کے بین الاقوامی فلم فیسٹول میں جو فلمیں دکھائی جا رہی ہیں ان میں کامن ویلتھ ملکوں کی فلموں (بشمول ہندوستانی فلموں) کی تعداد اب کی بار بہت زیادہ ہے۔ فلموں کا انتخاب برطانیہ کے ممتاز سرورڈوں اور نقادوں کی ایک کمیٹی نے کیا ہے۔ ان فلموں میں سے ایک سرے بنایا ہے کہ اس سال کامن ویلتھ ملکوں کی ڈاکیومنٹری فلمیں نہایت اعلیٰ معیار کی ہیں۔ پچھلے ہفتہ اس میڈیم ہندوستان، برطانیہ اور کینیڈا کی فلمیں دکھائی گئی تھیں۔ ان فلموں کی کمیٹی نے فکر مت ہند کے فلم ڈویژن کی فلم ”کھٹا کھٹا“ کی بہت تعریف کی ہے۔

اللہ بواہر اعلیٰ حق کا ترجمان اور صاحبانِ حق کا اہلکار ہے

قطع

بہ زحمت بر سرِ کوہ ہے کہ راہے می توان جستین
بگفتہ بیعت پیرِ مغال باز مرہ زندان

(آئندہ ازندری بلغ)

لجواؤ کی عالمی تنظیم کا صدر

راوندرو رما دوبارہ منتخب ہو گئے

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کے سب سے بڑے اور پرماتما ورلڈ اسمبلی آف یوٹھ کے دوبارہ صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ انتخاب اس ادارہ کی کونسل کی ۸ ویں میٹنگ میں جو مالی میں بمقام اکرا (گھانا) میں ہوئی تھی، عمل میں لایا گیا تھا۔ سوڈن کے مشر ڈیوڈ ورمارک اس تنظیم کے دوبارہ سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے ہیں۔ ڈنمارک کے مشر گرہنجا نام ہنسن خراجی چنے گئے ہیں۔ مذکورہ میٹنگ میں ایک مستقبل ذمہ داری قائم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ یہ کمیٹی دنیا کے ہر حصہ میں انسانی حقوق کو فروغ دینے کے فرائض انجام دے گی۔

ہانگ کانگ خوشحالی کی راہ پر

ہانگ کانگ سے متعلق سالانہ رپورٹ ابھی ابھی لندن میں شائع ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ متعدد دشمنان کے باوجود یہ نوآبادی ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہے۔ پناہ گزینوں کی وجہ سے ہانگ کانگ کی آبادی اب تار برآمدی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ لیکن زیر نظر سال کی رپورٹ کا ایک حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ نئی بستیاں کے لوگ اب پہلے سے زیادہ خوشحال نظر آتے ہیں اور وہ اب ہانگ کانگ کو دنیا میں مستقل وطن سمجھنے لگے ہیں۔ ہانگ کانگ یونیورسٹی اور حکومت نے تقسیم کی ذمہ داری

کا ایک سات سالہ پروگرام بنایا ہے جس کے نتیجہ کے طور پر تقسیم اداروں میں طلباء کی تعداد دو گنا ہو جائے گی۔ آبادی کے بے تحاشا بڑھ جانے کے باوجود ہانگ کے بعد ہانگ کانگ میں کوئی تیزی نہ ہو رہی ہے۔ سال کے اختتام پر نوآبادی میں پرائیویٹ ہسپتالوں اور دوا خانوں کے علاوہ ۲۰ سرکاری ہسپتال تھے جن میں ۲۲۱۲ بستری تھیں۔ ہزار ہا لوگوں کو نئے مکانات میں بسایا گیا ہے۔

ہندوستانی طلباء کیلئے وظائف

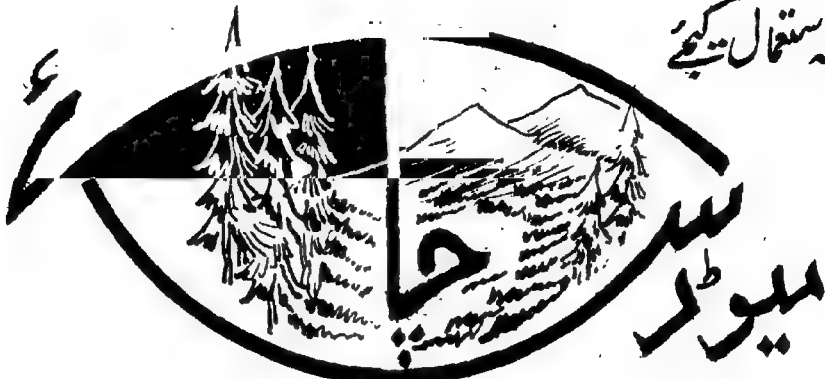
معلوم ہوا ہے کہ نیا مس دیلتھ ملکو کے مزید ۱۱۰ طلباء کو جن میں ۳۶ ہندوستانی طلباء بھی شامل ہیں۔ برطانوی یونیورسٹیوں میں تقسیم حاصل کرنے کے لئے وظیفے دیئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے ۲۰۰۰ طلباء کو مس دیلتھ کے ۶۶ طلباء کو وظیفے عطا کیے گئے تھے۔ یہ وظائف اس اسکیم کے تحت دیئے گئے ہیں جو گذشتہ سال ماہ جولائی میں مس دیلتھ ایجوکیشن کونفرنس منعقدہ آکسفورڈ میں مرتب کی تھی۔ امید ہے کہ برطانوی وظائف کی تعداد اس سال ۲۲۰ تک پہنچ جائے گی۔ برطانیہ میں یہ اسکیم مس دیلتھ اسکالر شپس ٹرسٹیشن چلا رہا ہے جسے اس سال پارلیمنٹ کے ایک قانون کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ بیشتر وظائف وٹسٹر گرجویٹ طلباء کو دو سال کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ ان میں ان کے آنے کے لئے ہانگ کانگ ایڈمیشن فیس اور برطانیہ میں رہنے سمیت کے اخراجات شامل ہیں۔

شیراز عظیم و ادب اخبار و سیا کا گلدستہ

قطع

ہر داغِ معصیت تو نگر آبِ شستہ ایم || ہر پایہ مکان کہ ز سیلاب شستہ ایم
از دستِ پاکِ ما کہ بہ داریم در جہان || ہر وہم و ہم گماں ہمہ در خواب شستہ ایم
(آئندہ از نذری باغ)

ہمیشہ استعمال کیجئے



جو اپنے مخصوص ذائقے اور تازگی کی وجہ سے ہر جگہ مقبول ہے

سول ٹرسٹ کی بیورو میں

ایورسٹ ایجنسینز

جی۔ پی۔ او۔ این۔ جیدر آباد فون (۵۹۰۰)
براہ کرم آرڈر کے وقت شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے

سوی

آٹا



روا

میدہ

ہمیشہ استعمال کیجئے
اتج گاندھی اینڈ پنی

جی۔ پی۔ او۔ این۔ جیدر آباد فون (۵۹۰۰)

براہ کرم آرڈر کے وقت شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے



مرٹ کے۔ برہاندر بڈی وزیر فنانس آفندرا پرکاش
تھے نمائش میدان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ
”اسند ہرا پر دیش میں غلط کے آثار پیدا ہو گئے
ہیں۔ حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں ایسی صورت حال سابق
ہی کبھی پیش نہیں آئی تھی۔“
لیجئے جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے

مرکزی حکومت نے عثمانیہ یونیورسٹی کو مرکز کے
تحت لیجئے اور یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہندی
قراردینے کی تجویز کو واپس لے لیا ہے
آجہ وانا گند، گندادان
لیک بعد از خراجا لسیار

ایک امریکی ڈاکٹر نے مردوں کے لئے مایع تولید
انجکشن ایجاد کیا ہے
بالفاظ دیگر ”محبذ قفق“ کا طریقہ معلوم کیا ہے

مرٹ اے۔ جی۔ کیم خطیب مقتضیہ یو بی نے کہا کہ
دو طلباء میں بدظنی پیدا کرنے کی ذمہ داری نظام
تعلیم پر ہے
عرصہ ہوا کہ اکبر الہ آبادی اسپر روٹھا ڈال چکے ہیں

طفلیں میں خوب چوکنا مانناپ کے اطوار کی
دودھ تو دو پلوں کا ہے تعلیم ہے سرکاری

دش وزیروں کو برطرف کر دیا گیا
لیکن آنرہوا سے اسکا کوئی تعلق نہیں، یہ
کہ جبہ انقرہ ترکی کی ہے

جلسہ بندیہ جیدر آباد کچاناب سے ایک ایور وید کہ
دو خانہ قائم کیا گیا
اجنہ خیر و تکفین اور کرنا کرم کے رسومات
انجام دینے والوں کے لئے خوشخبری! اب دو خانہ سے متصل
قبرستان کے لئے جیدر ایک پلاٹ بھی خریدنے کو تمنا سب سے
تاکہ ”اتمام کرم“ ہو سکے

بولیں نے سوشل کلبوں کے نام سے جوئے کے
اڈوں کو برخواست کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا
اب دیکھنا یہ ہے کہ جیدر آباد کے نام نہاد
کلبوں کی باری کب آتی ہے؟

نیڈلٹ ہنرو نے ایک پُرانے فٹ بال کو پچیس ہزار
پیسے پر راج کیا، تب کمال کے ایک بیٹھنے اس قبائل
کی آخری ٹولی (۲۵) ہزار لگا دی
اب بیٹھ صاحب کو حق پیدا ہو گیا ہے کہ وہ بنگال کے
تمام سرکاری کتہ و چیرہ حال کرتیں

دودھ کی کوآپریٹو سوسائٹیوں نے حکومت سے مطالبہ
کیا ہے کہ قرض کی نصف رقم معاف کر دی جائے
یعنی پانی ملے ہوئے دودھ کی رقم وصول کیجا
اور خالص دودھ کی معاف

قطع

بہر شادی حاجتِ قاضی بود
بہر سیر جادہ نماید منزلی
از پیٹے دوبر جہان مانتھی بود
از پیٹے ہر را ہر و ہادی بود

(آمدہ از نذری باغ)

مجید برقی تعلیم پر سیر میں چھپ کر نثر شیراز اردو ہفت روزہ دار جاوید کمال کینک حیدر آبادی سے ملے

علی کی معنوی پیغمبری سبھی تو ہیں سبھی
سنا کر آپ کو عثمان ہی کہتا ہے ہر اک ہے

شہرِ پیاز

مقام اشاعت: چاند گھاٹ گیٹ جید راجہ داد ۳۲، الدیہ

سید صفہ نام شیرازی ایڈیٹر پر نثر پبلشر

غزل

(مطلع)
عکس صورت کنا یا ہے یہ تصویر سے آج
جل کے پروانے سرے، خاک بھی برباد ہوئی
دائم سے مہلک ناشاد یہ کہتی ہے صبا
کہتا ہے ہو کے تصدق ہی ہر حلقہ بگوش
بعدت یہ سوسا نے آکر آخر
کہتا ہے دار عدالت کہ تدارک سے ضرور
واسطے اُنکے جو تھے ماحب کردار چشم
مرد و عورت کو ذرا دیکھ لے تو وقت کا
(مقطع)
کسی نعمت یہ رہا ہے مجھے تقدیر سے آج
کام بھی بن کے رہا فوجی تدبیر سے آج
کیسی یہ چوک ہوئی ہے کھنگلی سے آج
آخر آزاد ہوئی حلقہ زنجیر سے آج
شان اسلام ہے قائم دمِ شہیر سے آج
کیسی تسکین ہوئی جلوہ کی تدبیر سے آج
بنگیا دیکھ لے قانون بھی تقدیر سے آج
شان باقی ہے سوغرت و توقیر سے آج
کیسا نقشہ ہے کہنیا رقصِ بنگلہ سے آج

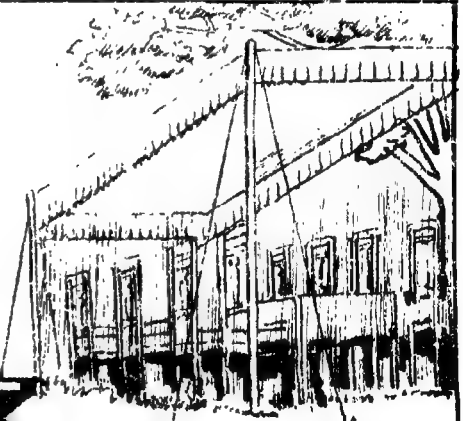
جلد ۱۲
روز جمعہ
۳۰ ستمبر
۱۹۶۰ء
۲
۸
ریح اشانی
۱۳۸۰
شمارہ
(۴۷)

مرقوم ۸ ستمبر ۱۹۶۰ء

(آمدہ از ندی باغ)

گمراہ پر حاصل کیے

- شادی بیاہ کے لئے شامیانے، فرنیچر، کراکری وغیرہ
- ایجنڈا ڈراسوں کے لئے۔ ایجنڈا ڈکوریٹیشن کا قیام
- مہیول وغیرہ کے لئے شامیانے اور فرنیچر وغیرہ
- تاریخی اور سوشل فیلڈ کینے بہترین فرنیچر اور اسٹیمپز وغیرہ
- علی برادر کس پرائیویٹ لمیٹڈ۔ معظمہ حاجی بازار کٹ



ALIBROS PVT. LTD.

PHONE NO. 5050.

گفتگو درندری باغ بہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

فرمایا یہ اکثر زمانہ گزشتہ میں اپنے مریدین سے مذکور حاصل کرنے کی غرض سے یہاں آیا کرتے تھے۔ دہلی مرید گس) تو ایک دفعہ اتفاقاً حضرت محبوب الہی صاحب کے غرض کا ذکر آیا تھا جو ہر سال دُوموم دعام سے دہلی میں ہوتا تھا جس میں یہ بڑی دلچسپی لے کر انتظام کرتے تھے۔ اور اس کا ذکر اپنے روزنامہ میں بھی کرتے تھے۔ تو خود ہی نے کہا کہ علاوہ سیکڑوں معتقدین کے (از قسم ذکر) دُور دُور سے لوگ بھی آتی ہیں اور غالباً درگاہ شریف میں ان کا مجرا بھی ہوتا تھا۔ جیسا کہ سنا ہے اجیر شریف کے غرض میں ہوا کرتا تھا۔ اسی سلسلہ میں میں نے یہ سنکر کہا کہ کیا یہ پٹ و رگڑہ اثاثہ آن کا مرید تھا کہ عام قاعدہ کی رو سے پیری مریدی اُس وقت ہوتی ہے جبکہ انسان ارتکاب منہیات سے خود کو دور رکھنے کا عہد کرتا ہے ورنہ اگر یہ بات پیدا نہیں ہے تو پھر تائب ہو نایہ کار ہے جبکہ ایک طرف یہ بھی چاہیے اور دوسرے طرف مذموم پیشہ بھی جاری ہے۔ یہ سنکر خواجہ صاحب نے کہا کہ سرکار کا ارشاد ضرور قابلِ غور ہے کہ جب تک کسی چیز کی یکسوئی نہ ہو ایسے نمایشی کاموں سے کام نہیں چلتا۔ اس کے بعد کہا کہ جب کہ یہ مستورات ہم کو مجبور کرتی ہیں مرید کرنے کے لئے تو ہم بھی بادل خواستہ ہی کیوں نہ ہو اون کو خوش کرنے کی غرض سے مریدی کے سلسلہ میں ان کو شریک کر لیتے ہیں۔ دران حالیکہ ہم کو اس سے بچنے نہیں کہ مرید ہونے والی مستورات اپنے عہد کی پابند رہیں گی یا نہیں۔ جس میں ہمارا دخل نہیں کہ وہ جانے اور اون کا کام جانے۔ اس سے ہم کو تعلق نہیں۔ یہ سنکر میں نے کہا خواجہ صاحب کی تشریح ایک حد تک درست تھی۔ اور گفتگو ختم ہوئی۔ آخر میں فرمایا کہ خواجہ صاحب کو مجھ سے غلوں تھا اور ان کی میں ایک زمانہ دراز سے جانتا تھا جو میرے خیال میں یہ بداح اہلیت رسول تھے اور دوسرے امور میں وسعت نظر رکھتے تھے۔ زیادہ۔ فدا مرحوم کو جنت نعیم کرے۔

مرقوم ۲۸ ستمبر ۱۹۱۷ء

(آمدہ ازندری باغ)

قطع

این موسم بہار کہ مست شراب کرد || بر رُوئے گل نسیم ہمہ رنگ گلاب کرد
ذاکر نگر بہ ماہِ غزا بہرِ سامعین || بر رُوئے مجلس ہمہ شرح کتاب کرد

(آمدہ ازندری باغ)

خوبی رشتہ داری حبیبؔ بہ غزا و برادر سابق برگیدہ سید حبیب احمدؔ

فرمایا یہ معاملہ وہ تھا کہ حال میں ہاشم علیؑ کے کردار نازیبا سے متعلق جو چند معاین شہداء میں طبع ہوئے تھے تو ان کا کہنا تھا کہ بچپن کے خیال سے ہی کیوں نہ ہو اس لڑکے کے باپ کے نام کے ساتھ انکا نام قبول شریک کیا جاتا ہے حالانکہ یہ اعتراض صحیح نہیں تھا کہ ایسا لکھنے سے میرا مقصد اس لڑکے کی تعلیم و تربیت کا چا کو ذمہ دار نہیں بنانا تھا۔ حتیٰ اگر باپ نصیبت زدہ کو بھی اس سے بڑی رکھا تھا کہ بعض وجوہ سے چاہے وہ درست تھے یا نہیں پوسھ اکشن کے سلسلہ میں ہمالیہ مذہب میں سال مصائب میں گرفتار تھے اور یہ معاملہ عالم آفرین کا راقانہ کہ راز سرستہ۔ مگر باوجود این ہمہ بھائی صاحب نہیں جانتے تھے کہ ان کا نام بیچ میں آئے۔ چاہے کئی شکل میں کیوں نہ ہو۔ دوسرے طرف میں نے معتز ذریعہ سے سنا تھا کہ انکی زوجہ بھائی صاحب کی بہن ہے حتیٰ کہ اوہوں نے اپنے مکان کی کچھ زمین بھائی صاحب کو مکان بنانے کی غرض سے دی تھی۔ جس پر ان کا موجودہ مکان کھڑا ہے (مصل مکان حبیبؔ) اور جہاں تک میرا خیال ہے ان کے تعلقات آپس کے اچھے ہیں (یعنی کیندہ نہیں ہیں) کہ اپنی ساری جائداد کو اولاد نہ ہونے سے اپنی زوجہ کے نام اپنے میں حیات منتقل کر کے اس کی رجسٹری اونہیں کے نام کرادی ہے۔ آخری صلیہ سب التفات یا نوازشات کی موجودگی میں بھائی صاحب کے نام کی شرکت اپنے نام کے ساتھ ان کو ناگوار خاطر تھی۔ اور یہ منطق ایسی عجیب و غریب تھی نہ دیدہ نشینہ۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں وہ نذری باغ سے رشتہ میں پیٹھ اپنے گھر چلے گئے اور ہاتھ وقت اپنے مددگار بھٹن علیؑ سے کہہ گئے کہ وہ سرپس میں رہنا نہیں چاہتے ہیں۔ دوسرے طرف کوئی الزام ان پر رکھ کر خدمت سے انکو غلوہ نہیں کیا گیا بلکہ خود ان کی خواہش کے مطابق عمل کیا گیا۔ چنانچہ یہی انکی آئندہ عاؤصلہ حرکت یا نوازش تھی جس کا احساس کر کے متقاب ان کو پشیمان ہونا پڑا اور اسی معاملہ میں از خود دین یا رجسٹر کے گھر جا کر ان کے سامنے گریہ کئے۔ جس کا حال مجھے صاحبؔ سے معلوم ہوا۔ چنانچہ چند سطر شہداء میں مختصراً لکھا تھا کہ اس کے کیا وجوہ تھے متقاب بیان کروں گا۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں کسی قدر تفصیل سے یہ لکھا تاکہ معاملہ کی وضاحت ہو جائے وہی۔ خلاصہ یہ کہ تیرا کمان جستہ بازئی آید اس وقت ان کے پیش نظر ہے۔

مرفوم ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطعہ

روزہ نماز بہرہیائے مقرر است
خوش قسمتم درد و جہان کز خدائے پاک
از بہر باد صبح خراہے مقرر است
از بہر رہبری کہ امائے مقرر است
(آمدہ از نذری باغ)

تلون مزاجی ہاشم علی پسر سابق ریڈیر سید احمد رضا خاں

زمانا یکم اگست ۱۹۶۷ء کو اس نے جو چار سطرے معروضہ اپنے قلم سے لکھ کر پیش کیا نذری باغ سے اپنے باپ کے گھر باغ کے سید میں جسا ذکر طبع شدہ مضامین میں شریک ہے۔ اسی سلسلہ میں بارہ لکھن جو ان تو کنگ خانہ نذری باغ سے سہا تھا جو کہ اس معاملہ میں بیچ میں کام کر رہا تھا یعنی اس کا علم اسکو اچھی طرح تھا کہ کیا گذر تھا کہ اس پر میرا جو طعن و کرم تھا (۸ سال تک جبکہ وہ نذری باغ میں تھا) اس کو وہ کبھی فراموش نہیں کریگا۔ اور وہ حرف استغفر چاہتا ہے کہ گنجل کاٹا میں اس کو میں شریک کرادوں کیونکہ وہ یہاں بیکار رہتا ہے اور آئندہ کسی بھی لڑکی کو جس اس سے لئے تجویز کروں (مخبر علاقہ میسر) اور ایک عقد دوم کے لئے یہ اسکو منظور ہے وغیرہ۔ مگر اسکے بعد ہی اس خیال سے فوراً پلٹ گیا اور دوسری خواہش ظاہر کیا جو مضمون ۳۔ اگست ۱۹۶۷ء میں مندرج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے قول دفع پر مجبور نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک شکل میں قائم نہیں ہے۔ نظر برآں جب تک اسکے رویہ میں خاطر خواہ اصلاح نہ ہوگی تو پھر اس کی آئندہ کی زندگی کسی نوع کی ہوگی اسکا علم بجز حد اسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا کیونکہ تعلیم و تربیت کیلئے اچھا خاصہ ذمہ داری کا گذر چکا ہے اور بجز ایک حد تک انگریزی جاننے کے۔ اردو نوشت و خواند میں یہ ناقص ہے کہ چار سطرے اپنے قلم سے درست انشاء و املا کے ساتھ نہیں لکھ سکتا۔ اور نہ کسی معاملہ میں درست طریقہ پر گفتگو کر سکتا کہ اگر یہ ہوتی تو بے ربط یا بے سلسلہ ہوگی جو علامت ہے ناقص تعلیم کی۔ اسی قلم اس کے مقدّمین جو کچھ لکھا ہے وہ ہو کر رہے گا چاہے اس کا نتیجہ خوش آئند ہو یا نہیں۔ اس سے یہاں بحث نہیں۔ اور ساتھ ہی جو آرام و راحت کی زندگی کا یہ نذری باغ میں عادی ہو گیا تھا اسکو چھوڑ نہیں سکتا اور آخر میں یہ کہہ بغیر نہیں رہ سکتا کہ اکی فرسے میں نظر حقہ سال کی مثال زندگی چاہے وہ کسی نوعیت کی ہو تنہائی میں گزر کر (دشوارتہ) بجز نظر حقہ سال سے۔ یہ ہے میرا واقعی خیال و ہمت۔

مرقوم ۲۸ ستمبر ۱۹۶۷ء

(آمدہ از نذری باغ)

قطع

ہر گل نگر بہ سخن چمن در شباب بود || در محفل نشاط کہ جام شراب بود
تشریح معنی شمس بگفت بہ خطبہ || ہر نکتہ نیز رمز نگر در کتاب بود

(آمدہ از نذری باغ)

انتباہ برائے اختیار جن کو نذری باغ سے تعلق نہیں مگر شاہی اسکے خازنوں تکمیل ملاپ رکھتے ہیں یا برے کاموں کی انکو ترغیب دیتے ہیں

فرمایا معتبر ذریعہ سے مجھے خبر ملی ہے کہ بعض خاندان (نکہ اولاد عہدہ داران جو اونچے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں) آنکھ بچا کر نذری باغ سے نکل کر اپنے جان بچان اشخاص کے ساتھ بوٹلوں میں چار پیسے کی فرق سے جایا کرتے ہیں یا ان کے گھر پہنچ کر اپنے معاملات میں شوری مشورہ کرتے ہیں (خصوصاً جو ان چہ کریوں پر فریفتہ ہو کر) کہ کس طرح سے ان کو حاصل کیا جائے جس کی وجہ سے یہ خاندان معائب کا شکار ہو کر اپنے مفاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں جیسا کہ سابق خاندان قادر علی و مختار علی کا معاملہ تھا جو کہ آشکارا ہو گیا ہے۔ نظر برآں اگر آئندہ اس کی روک تھام نہ ہوگا اور یہی سلسلہ جاری رہے گا تو نذری باغ مجبوراً ان کو خاندان زادی سے خارج کر دینا تاکہ دوسروں کے لئے عبرت ہو۔

الحاصل ان مذموم امور کا سد باب فروری ہے اور مناسب سبھی کو چند سطور لکھ کر اس مسئلہ پر روشنی دلوں کہ نذری باغ کو اگر تعلق ہے تو صرف یہاں کے رہنے والوں سے ہے (یعنی خاندان زادوں سے) نہ کہ ان بوٹوں سے جو کہ نذری باغ سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ اور ان معاملات پر ایس۔ یں۔ ریڈی کو حکم دیا ہے کہ اپنے ماتحت عہدہ داروں کے توسط ان امور پر نظر رکھی جائے۔ اور غیر معمولی واقعات کی اطلاع مجھے دیتے رہیں۔ کیونکہ میری توجہ بھی اب اس مسئلہ پر زیادہ ہو گئی ہے کہ جتنے افراد اپنا رقبہ اچھا نہ رکھیں وہ نذری باغ سے خارج ہونا فروری ہے تاکہ دیوڑھی کی بدنانی نہ ہو۔

فٹ میرا خیال ہے کہ موجودہ تعدد کے مد نظر اگر نصف ہی ان حرکات مذموم سے بچے رہیں تو بسا غنیمت سمجھا جائے گا۔ مگر شک ہے کہ سب خاندان ان آفات سے محفوظ ہیں۔ سہا آئندہ انکی قسمت میں کیا لکھا ہوا ہے اس کا علم بجز خدا دوسرے کو نہیں ہو سکتا۔ و بس۔

مرقوم ۲۸ ستمبر ۱۹۶۰ء

(آئندہ از نذری باغ)

قطع

نگر این دور صبا صبح و شام است | نگر باد صبا ہم در خرام است
پے بخشیش عصیان بہ محشر || برائے مانگر ذاتِ اقام است
(آئندہ از نذری باغ)

مختصہ من حالات بوجہ بعض واقعات کے

فرمایا دو خانہ زادوں کی زوجگان (یعنی زوجہ ہاشم علی پسر سابق بریگڈیر سید حبیب احمد جس کا نام اشرف بیگم ہے اور زوجہ عارف علی جس کا نام مریم بیگم ہے انکو بعض وجوہ سے طلاق ہو گیا ہے۔ اور یہ صاحب اولاد ہیں مگر عقد دوم پر راضی نہیں ہیں۔ لہذا ان حالات کی وجہ سے ان کے نام مقررہ اذوقہ جاری نہیں ہوا کہ یہ خود گھر نہیں چلا سکتے (بجڑ پاکٹ یعنی) اس شرط کے ساتھ کہ انکی پرورش کی ذمہ داری مع اولاد دفتر ٹرسٹ سے متعلق ہوگی آئندہ زمانہ میں (جیسا کہ اب کام ہو رہا ہے) اور ملازمین جو انکی خدمت میں اس وقت ہے وہ آئندہ برخاست نہ ہوگا اور خورد و نوش یا علاج معالجہ کا انتظام انکے اور انکی اولاد کے مقررہ اذوقوں سے دفتر ٹرسٹ کریگا جو کہ زیر نگرانی ٹرسٹ ہے۔ اس طرح سے یہ ہر دو کو زمانہ آئندہ میں کسی قسم کی فکر یا درد سہری باقی نہیں رہے گی اور جس طرح سے ان کی زندگی اب بسر ہو رہی ہے اطمینان کے ساتھ ویسی ہی آئندہ زمانہ میں قائم رہے گی کہ اس کا انتظام میں نے دفتر ٹرسٹ میں کر دیا ہے۔

۲۔ فرمایا اسی طرح سے عارف دو خانہ زادوں کے معاملات کا انتظام ہوا ہے کہ ان کے نام مقررہ اذوقے جاری نہیں ہوئے ہیں بجڑ پاکٹ میں سے یعنی عزیز علی مع زوجہ سکینہ بیگم اور اسکے کم سن بچے۔ اور جہانگیر علی مع زوجہ حبیبی بیگم مع اسکے کم سن بچے۔ اور معاملہ اول الذکر دو موخر الذکر میں فرق دو سہری نوعیت کا ہے۔ یعنی اول الذکر کا معاملہ طلاق کی وجہ سے ہے۔ اور موخر الذکر کا معاملہ جو ہے وہ جو میرپنس کی رہائی ہیں یعنی موتی بیگم (متنوعہ کالم جاہلی) کا۔ پہائی جہانگیر علی ہے اور زوجہ عزیز علی جہانگیر علی کی ہیں ہے یعنی سکینہ بیگم۔ خلاصہ یہ کہ میں نے ضرورت میں امر کی محسوس کیا کہ اس معاملہ سے متعلق چند سطور بلکہ اس کی وضاحت کر دوں جبکہ دوسرے مماثل خانہ زادوں یا اولاد خندہ داروں کے معاملات کی نقاب کشائی کی تھی تاکہ ہر چیز کی وضاحت ہو جائے اور یہ جملہ مضامین شائع شدہ کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر میری دستخط کے ساتھ دفتر ٹرسٹ میں رکھا دیا گیا ہے تاکہ آئندہ زمانہ میں (یعنی میرے جانشین کے زمانہ میں کام آئے۔ خلاصہ یہ کہ میرے خیال میں یہ چند افراد خوش قسمت تھے کہ ہمہ قسم سے افکارات سے ان کو نجات ملے کہ ان کے اور ان کی اولاد کے معاملات کو میں نے دفتر ٹرسٹ کے سپرد کیا ہے۔

۳۔ یہ انتظام میرے زمانہ میں ہونے سے آئندہ اس میں کم و بیشی نہیں ہو سکتی یہ قطعی ہے۔ اور ان کے سب ذاتی معاملات کی دیکھ بھال دفتر ٹرسٹ سے ہوتی رہے گی۔ اس وجہ سے یہ افراد آئندہ سے منضبطات سے نجات پائے۔ جو اطمینان کی زندگی بسر کریں گے۔ جیسا کہ باخدا۔

مقدم ۹ ستمبر ۱۹۹۷ء

تقرر ندیم احسن ایم۔ اے سابق پروفیسر جاگیر کالج

فرمایا ان کا تقریریکم اکتوبر ۱۹۶۰ء سے امتحان چلے ماہ کے لئے جن نے میری اولاد یعنی (م) (ن) (ک) اور دو چوتھے (یعنی اولاد کاظم جاہ مرحوم) کو انگریزی اور اردو کی تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا ہے۔ عدل باغ میں۔ سنا ہے جو ایک قابل شخص ہیں۔ جس سے علی پاشا۔ محمود پاشا واقف ہیں۔ کس لئے کہ ایک ایک شیولارنس (ایمپلوائڈ) میں پڑھاتا تھا۔ جو اس کام کے لئے موزوں نہیں تھا۔ لہذا یہ دوسرے خانہ زادوں کو پڑھائے گا جن کو کہ اب تعلیم دے رہا ہے۔ روز آنہ وقت پڑھائی میں (۸) بجے سے تا دس ساعت ہے (بکڑ جمعہ)

مرقم ۲۹ سپتمبر ۱۹۶۱ء

(آلہ انڈری باغ)

امیر شہزاد

ماہر جیب المرجب کو نہایت آب و تاب کے ساتھ کثیر تعداد میں شائع ہو رہا ہے اس نمبر میں مذکور ادیب اور سربراہ آورہ شعراء جمعہ لے رہے ہیں۔ معاین نظم و نثر کے و مولیٰ کی آخری تاریخ غرض و محاذی افغانی ۱۳۵۷ ہجری معنیوں نگار معاین اور معجزات شعراء اپنے اپنے معاین نظم و نثر مقررہ تاریخ سے قبل ادارہ شیراز پروانہ فرما کر ممنونیت کا موقع عطا فرمائیں۔

کشمیر ہاؤس

امرتسری باریک چاول

اعلیٰ درجہ کے امرتسری باریک چاول کیلئے کشمیر ہاؤس بیکم بازار کی خدمات حاصل فرمائیے۔ اس سے علاوہ اصلی ایرانی و کشمیری زعفران اصلی شاہ زیرہ، خشک میوہ جات، گرم مصالحہ دکانہ کا واحد مرکز

کشمیر ہاؤس بیکم بازار حیدر آباد فون نمبر ۵۹۸۰

آئندہ برس ہلا کی جائے گی۔

نوٹ: آرڈر کے وقت اخبار شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے۔



صحت سہو کتابت ایک دو جگہ درمضمون شائع شدہ امروزہ (در نظام گزٹ بہ عنوان "مختص حالات بوجہ بعض واقعات کے")

فرمایا میرا خیال ہے لفظ طلاق مذکور ہے نہ کہ موت۔ لہذا طلاق ہوا تو مادرِ مست ہے نہ کہ طلاق ہوئی تھی۔ دوم جہانگیر علی متبادل خانہ اودھو بیگم (رضائی بہن جو نیرپرس) کا بھتیجہ ہے نہ کہ بھالی کیونکہ اس کے باپ کو گزٹ کر ایک بول زمانہ گزرا ہے جس کا نام اشرف علی تھا۔

دیکھو۔ بیاج نمبر ۱ خانہ زادان مقیم نیاز خانہ کنگ کوٹھی میں ایک متبادل خانہ زاد ہے جس کا نام یوسف علی ہے اس کو دارا چہا نہیں ہے کہ دو تین سال قبل ایک واقعہ میر خانہ کنگ کوٹھی سے سلسلہ میں پیش آیا تھا جبکہ اس کے اعمال بد کی وجہ سے اسکو سزا ملی تھی۔ مگر اب پھر وہ حرکات بد شروع کیا ہے لہذا اسکا خیمہ ازہ اسکو بھگتا ہو سکا۔ زود یاد میر کیہ نندری باغ میں رہنے سے قابل نہیں ہے۔ لہذا قریب میں اس واقعہ پر مراحت سے روٹکی ڈاؤن کیا۔ مگر مردست اس پریس میں ریڈی کا ٹکرائی قائم کر دیا ہے۔ بہتر حال چند ایسے بد متعاش یا بد کردار خانہ زادان ہیں جو مذموم حرکات کر کے ایک طرف دیوڑھی کو بہ نام کرتے ہیں تو دوسرے طرف اپنے کردار کے خانہ زادوں کے نام پر نہ لکھتے ہیں کس لئے کہ خرم گندم کو مٹھتے دیکھا جاتا ہے نہ کہ دانہ دانہ سے۔ اسی عمل ان امور کی اصلاح کے طرف میں متوجہ ہوں۔

نوٹ۔ ایک خانہ زاد غیر متبادل جس کا نام دامن علی ہے جو زمرہ بیگم منکھو کاظم جاہ مرحوم کی بیوی کا بیٹا ہے۔ اس نے مال میں جو حرکت بد کیا تھا شکر ہے کہ بروقت اسکی روک تھام ہو گئی ہے ورنہ یہ بھی زمرہ خانہ زادان سے پاداشا خانہ ہو کر ٹوٹ کے حقوق سے محروم ہو جاتا (مثلاً سابق خانہ زادان قادر علی و مختار علی) بہر حال اس قصہ کو قریب میں مراحت سے جان کر دیکھا کہ وہ کیا تھا۔ مگر اسکی نوعیت وہی تھی جو زن حریہ خارج شدہ خانہ زادوں کی تھی۔ مگر مجھے افسوس تو اس کا ہے کہ اس کے بڑے زمانہ گذشتہ میں اپنی کچھ نہ کچھ حیرت رکھتے تھے جو اس کو نڈے کی حرکت سے بدنام ہوئے۔ خیر بروقت دیکھا جائے گا جس کی مردست جلدی ہیں ہے۔

مقام ۳۰ سپتمبر ۱۹۶۰ء

(آئندہ از نندری باغ)



برادر لے گا ڈک

ہائی کلاس کنفیشنرز۔ سوشل اور ٹائی۔ خصوصی شیمیں

لا کو بون بون ٹائی خوبصورت ڈیزائن ہیں۔

سول ایجنٹ ایم۔ وی۔ مانیٹہ اینڈ کمپنی

کے اہل مراہر دیش سے متعلق دیوڑھی کمال خان بیگم بازار حید آباد۔ آؤر کے وقت اٹھائے اٹھائے اٹھائے

مُعاملہ قرضہ اولاد خیمہ داروں کا ہو۔ یا خانہ زادوں کا (علاقہ میسر م و گولکنڈہ مقیم ندری باغ)

فرمایا اگر یہ بلا اجازت سرکار خیمہ طور پر قرضہ کریں تو اسکی ادائیگی اپنے اذوقوں سے خود کرنا ہوگا۔ ہر ماہ ان کے نام دفتر ٹرسٹ سے جاری ہوتے ہیں۔ مگر وہ سری طرف اگر وہ ادائیگی کریں اور قرضہ اس معاملہ کو سرکار کے سامنے لائیں تو قرضہ اہول سے کہا جائیگا کہ اسکی ادائیگی سادہ دفتر سے نہ ہوا ہے بلکہ وہ انہوں نے اپنی خوشی سے یہ قرضہ دیا ہے۔ لہذا اگر چاہیں تو قرضہ دینے والے قرض لینے والوں کے مقابلہ میں رجوع ہوں تو عدالت اسکا جو کچھ تصفیہ کریگی اس کے مطابق دفتر ٹرسٹ کام کرے گا۔

دوم اگر عدالت ادائی قرضہ سے متعلق قرض لینے والوں کو ذمہ دار قرار دے تو دفتر ٹرسٹ ان افراد کی جمعہ رقم سے جو کہ زیر نگرانی ٹرسٹ ہے ادا کر دیکر یہ اقساط مقررہ اسکی پابجائی انکے ماہانہ اذوقوں سے کر دگا (یعنی مہمانی کا اعل کر کے) جبکہ قسط و سٹہ ماہانہ سے کم مقرر نہ ہوگی۔ اور اگر ایسا ہو تو لا محالہ ان کے اذوقوں کی مقدار میں گٹھا آکر انکو تکالیف برداشت کرنا ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ جب تک ان کو غربی و سرپرست معائنہ میں نہ ڈالے گا یہ کبھی اپنی جگہ چننا ہو کر دیکھ سچ کر کام کرنے سے قابل نہ ہیں گے۔ اور ایسا کرنا فردی ہوگا کہ انکے یہ ندری باغ میں راحت آرام کی زندگی بسر کر کے مصائب کس کو کہتے ہیں اس کا ان کو کچھ بہ نہیں پوچھو۔ لہذا جب یہ اگر ایک وقت بھی ہو جائے تو یہ جواب غفلت سے میدار ہو کر حرام و احتیاط کی زندگی بسر کرنا سیکھیں گے ورنہ نہیں!

سوم اگر عدالت کی کارروائی اسی بارہ میں پیش ہوگی تو مجاہب قرضہ گیرندہ دفتر ٹرسٹ جو کام ہوگا اس کے جو کچھ مصارف ہوں گے اس کی پابجائی انکی جمعہ رقم سے کی جائے گی۔ اور اگر یہ وقت ایسا ہی ہو نا رہے گا تو قرضہ رقم صرف ہو کر یہ فدانہ کردہ ایک دن قلاش بن جائیں گے جبکہ انکی موجودہ زندگی کی سراسر توبہ بن ہوگی (وزندہ رن) لہذا اس کا ان کو خیال رہے کہ سب معاملات ان کے ذاتی جو اب تک ردہ میں تھے ان کی غائب کشتائی ہو کر منظر عام پر آ رہے ہیں چاہے نظام گرفت میں ہو یا شیرزمیں کی ایک ہی بات ہے۔

خلاصہ یہ کہ ان کو ہر طرح سے خبردار کیا گیا ہے ہر معاملہ کے نتیجہ و فراز سے۔ لہذا اس کے بعد کبھی اگر بد قسمتی سے وہ گمٹے میں رہیں یا انکے متاثرین تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ نغول ہو کر دنی خوش آمدنی پیش۔ زیادہ خدا ان کو نیک و فقیق دے کہ اپنی زندگیوں کو سنبھالیں جو ان کے حق میں اس پر آشوب زمانہ میں ایک نعمت سے کم نہیں بلکہ انمول ہے۔ جس کی حفاظت کرنا ان کا فرض ادین ہے۔

مقدم ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

ایسٹ سے پردہ اٹھ چکا

فرمایا دنیا میں ہر جگہ نیک و بد اشخاص ہوتے ہیں یا انکا کردار خوب و برشت رہتا ہے۔ لہذا اس کو پیش نظر رکھ کر میں نے مناسب سمجھا کہ سب خانہ زادان ہوں یا اولاد عمدہ داران ہوں (جسکو مقرر الذکر گنتی میں چند ہیں) ان کے اذوقوں کا جو ٹرسٹ بنایا ہے اور اس میں جو دفعات رکھے گئے ہیں اس کا علم ہر دو فریق مذکورہ کو کرادوں۔ تاکہ غفلت میں رہ کر اپنا نقصان نہ کر لیں۔ وہ یہ ہے کہ زمانہ آمیندہ میں (یعنی میرے جانشین کے زمانے میں) انکے اعمال و افعال اگر اچھے نہیں ہوں گے بلکہ مذموم تو اس وقت ٹرسٹیز کو (بہ شمول میرا جانشین) اختیار ہو گا کہ انکی جس نوع کی زندگی ہوگی یا اعمال نامہ لکھتے ہوں گے تو ٹرسٹیز ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان پر حرم مانے عاید کرینگے یا کچھ جزو اذوق کا یا دنا حذف کر دیا جائیگا (ایک وقت مقررہ تک تاکہ یہ اپنے اعمال کی اصلاح نہ کر لیں) یا سنگین جرم پر ان کو ٹرسٹ سے خارج کر کے ان کا لادوقہ جو کچھ ٹرسٹ میں مقرر ہے انکی اولاد بھی پر منتقل کریں گے (کیونکہ یہ معصوم ہونے سے والدین کے افعال کی ذمہ داری ان پر عاید نہیں ہو سکتی) اور دوسری طرف اس کے بانے کے وہی سختی ہیں وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ خطایا جرم کی نوعیت جیسی ہوگی اس کے مطابق ٹرسٹیز کام کریں گے کہ ان اختیارات کو معطی نے ان کو دیا ہے۔ کیونکہ جو رائٹشی کو کام میں لا کر ایسا فائدہ یا فواید سٹ میں مقرر کرنا اس کے لئے ضروری تھا ورنہ اگر ایسا نہ کرتا تو ٹرسٹ کا بنانا یا نہ بنانا دونوں برابر ٹھیک یہ کہیں گے سا کو ریس قائم کر کے ان کو آزاد چھوڑ دینا اس کے لئے نا ممکن تھا اور دوسری طرف ان کو بے لگام چھوڑ دینا کہ جس طرح سے چاہیں اپنی اندھا دھند زندگی بسر کریں یہ نا ممکن تھا۔ بقول۔ مال مفت دل بے رحم۔ یعنی ٹرسٹ سے گویہ افراد فائدہ تو اٹھائیں مگر اپنے اعمال زبوں کی اصلاح نہ کر کے خود کو انکے مٹا دینا میں بنائیں۔ بلکہ جس گھر سے (یعنی نظام کے) یہ وابستہ ہیں اسکی توہین کریں۔ اور جس غرض سے یہ بنایا گیا تھا وہ فوت ہو جائے اس لئے نہ فیود رکھنا ضروری تھا۔ خصوصاً ان کی موجودہ طرز زندگی کو دیکھتے ہوئے جو قابلِ اطمینان نہیں تھی۔ بہر حال جو کچھ درد سری لے کر ان کے حق میں فیاضی سے کام لیا (خصوصاً اس پُر آشوب دنیا میں) انکی داد سب جمال دیدہ اصحاب دے رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان یا بندوں کی سخت ضرورت ٹرسٹ میں تھی ورنہ کمترین قسم پر آباد جا کر یہ اس مقولہ کا مصداق بنتی یعنی۔۔۔

”یکے نقصان ناپہ دیگر شہادت ہمایہ“

آگاہی برائے اولاد عہدہ داران (جو گنتی میں چند ہیں) یا (خانہ زادان علاقہ میسر م و گو لکندھ)

فرمایا یعنی قواعد جو ٹرسٹ میں ہیں انکا جاننا ان کیلئے ضروری ہے کہ حدود دیوڑی نڈری یاغ میں جو مکانات ہیں جن میں یہ مقیم ہیں (یعنی قتل کے نام سے) یہ ملک پرائیویٹ اسٹیٹ نظام میں کہ نظام کے خانگی پیسہ سے یہ بنائے گئے ہیں۔ البتہ قیام کی اجازت انکو اس شرط سے دی گئی ہے کہ جب تک انکا کردار درست رہیگا ان مکانات سے انکو خارج نہیں کیا جائیگا کیونکہ انکی عمریں (مع آل و عیال) یہیں بسر ہونا ہے کہ یہ میرے خاندان سے وابستہ ہیں مگر ساتھ ہی اسکے اس میں رہنے والے ان مکانات کو اپنی خانگی ملک سمجھ کر فروخت نہیں کر سکتے اور نہ رہیں کر سکتے ہیں یا نہ باہر والوں کو (یعنی اغیار کو جنکو دیوڑی سے تعلق نہ ہو) یہاں لا کر رکھ سکتے۔ چنانچہ دوسابقی سے خانہ زادان علاقہ مختار ملحق کیا گیا معاملہ تھا جس کی بنا پر یادداشت ٹرسٹ سے انکو خارج کر کے زمرہ خانہ زادانوں کے حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ اور اب بیرون حدود دیوڑی یعنی کبھی خانہ کی طرف جو مقیم ہیں (سابقی بیکس میں کم و بیشی کر کے) انکی حیثیت مثل ملازموں کے ہے اور ان کے لئے اسوقت جو کچھ کیا گیا ہے وہ محض پرورش کی ذیال سے ہے۔ مگر ہمیشہ وہ یہاں قیام نہیں کر سکتے کہ ایک دن انکو یہاں سے خارج ہونا ضروری ہوگا۔ اور جہاں جائیں یہ جا کر قیام کر سکتے ہیں۔ البتہ پرورش کیلئے کچھ ادوۃ مخائب پرائیویٹ اسٹیٹ نظام انکے لئے زمانہ آئندہ میں دینے میرے جانشین کے زمانہ میں مقرر ہو جائے گا۔ - پس۔

قتل خلاصہ یہ کہ جسے متاثر افراد میں ہر دہ گروہ سے انکو چاہئے کہ حالات دنیا پر نظر رکھ کر ادوۃ مقدرہ کی پابندی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں۔ ورنہ اپنے ہاتھوں یہ نقصان اٹھائیں گے اسوقت کف افسوس کئے سے فائدہ نہ ہوگا کہ میری دس پرست نے ان کو ان امور مذکورہ سے آگاہ کر دیا ہے تاکہ یہ غفلت میں نہ رہیں۔ چونکہ یہ مکانات مذکورہ ملک پرائیویٹ اسٹیٹ نظام سے ہیں۔ لہذا اسکی داغ دوزی یا مرمت وغیرہ کی ذمہ داری کبھی انتظامی کے سپرد رہے گی۔ یعنی ہر الفاظ دیگر اس کا بار سائین مکانات کے ذاتی ادوۃوں پر نہیں پڑے گا۔ اسی طرح سے ان کے عکس کی ادائیغہ کا۔ بشرطیکہ سلامت روی سے یہ رہیں ورنہ وہ خسارہ میں رہیں گے۔ نوٹ۔ البتہ زمانہ آئندہ میں ان کو پانی اور بجلی کا خرچہ اپنی ذاتی ادوۃوں سے ادا کرنا ہوگا۔ اور اسوقت سرکاری ملازم جو اس وقت ان کی خدمت کرتے ہیں وہ ہر خاست ہو جائیں گے اور ان کو بطور خود اس کا انتظام کرنا ہوگا۔ خانگی ملازم رکھ کر اپنی زندگی آپ سمجھانا جو گاؤں اپنے اعمال کے ذمہ دار ہونا ہوگا۔ ورنہ معائب کا سامنا کرنا ہوگا۔ زیادہ خدا فضل کرے۔

مرقم ۲۸ ستمبر ۱۹۶۰ء

(منقول از نظام گزٹ)

The NIZAM SUGAR FACTORY A.P.



دی نظام شوگر فیکری آندھرا پردیش
مشرق کا اعلیٰ ترین کارخانہ شکر سازی

بلور کی طرح سفید شکر اور نیفا براؤن کنکشنری

خالص اور لذیذ سوٹس اور ٹافیز

جدید ترین اور آٹو میٹک پلانٹ پر صنعتی طریقہ پر بنائے جاتے ہیں

ایک بار کی آزمائش ہمیشہ کی پسند

کیبلز اور ٹیلیگرافس

شوگر

فیکری

ریٹائرمنٹ سنٹرل بیلے

کنکشنری

اعظم آباد حیدرآباد

صدر دفتر

فتحیدان روڈ

پورٹ بکس ۱۰۷

حیدرآباد دکن

فون نمبرات ۲۰۵۹۲۰۶۰

۲۱۸۶۱۸۵۰۳۴۵۰

شہید

ایڈیٹر: سید مصطفیٰ شیرازی

لاہور لاہور لاہور

وزیر آبکاری توجہ فرمائیں

سابق میں حیدر آباد کے قریب قریب ہر غلہ میں سندھی فروشی کی چٹنگ اور سبب نہ ہو کر گئے تھے۔ جس کی وجہ سے شہر کی بدنامی کے علاوہ آٹے دن ہر غلہ میں رات گئے تک وہ بیچ پکارا ہوتی اور وہ وہ جھگڑے ہو کر گئے کہ غلہ والوں کی نیند خراب ہو جاتی تھی۔ نیز ہر غلہ میں برسر عام سندھی کی دوکانیں قائم رہنے کی وجہ سے نئی نسل کو سبب کی برقیب ہوا کرتی تھی۔ اس بدنامی کو دور کرنے اور نئی نسل کو سکرات بچانے کے لئے اعظمیت مضور نظام کے سپارک دور میں بہ حکم دیا گیا کہ سندھی کی تمام دوکانیں غلوں سے برخاست کی جا کر آبادی سے باہر قائم کی جائیں۔ اس انتظام کے علاوہ نئی نسل کو اور جاہل عوام کو منشیات کی بری لت سے بچانے کے لئے سرکاری ادارے ایک انجمن ترک مسکرات سرہن قائم کی گئی اس انجمن سے پہلے صدر ثواب مرزا پارکنگ تھے۔ اس انجمن کی جانب سے پہلے منعقد ہو کر تھے اور ایک سالہ ترک مسکرات بھی شاخ ہوا کرتا تھا۔ جس کے ذریعہ عوام کو ترک مسکرات کی طرف مائل کیا جاتا تھا۔ اس انجمن کا جانب سے سستے مکرانہ کے مکانات تعمیر کئے جا کر سندھی شرابیہ پرہیز کرنے والوں کی ایک نوآبادی بھی قائم کی گئی تھی۔ اس نوآبادی میں صرف وہی شخص رہتا تھا جو نشہ سے پرہیز کرتا ہو۔ اس زمانہ میں سندھی اور تازی کے علاوہ نہ تو کوئی شخص گڑبے کا نام جانتا تھا اور نہ گڑبہ سازی کے پوشیدہ کاروبار انجام دیتے جاتے تھے اور سندھی تازی اور دیگر منشیات کا داخلہ مضور نظام کے ایک فرمان کے بموجب مدد و شہر میں منع تھا۔ لیکن جب شہر کے دروازے اور فیصلوں کو منہمک کر دیا گیا تو اندرون دیرون شہر کا

خطیب منبر سلوٹی

کا ارشاد مبارک ہے کہ خدا برصیت اور سختی کا دور کرنے والا ہے۔

کوئی امتیاز باقی نہ رہا اس کے باوجود اس زمانہ میں اندرون شہر سندھی شراب نہیں لائے جاتے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں جس کو آزادی اور جمہوریت کا روشن وعدہ اور ترک سکوت کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ شہر کے اندرونی حصوں سے سندھی کی لڑمان گزرا کرتی ہیں۔ نیز یہ دیکھ کر یہیں سخت میرت ہوتی کہ حمایت سحر کے نفی مارک سے قریب غلہ آبکاری کی جانب سے سندھی فروشی کی چٹنگ کی اجازت دینی ہے اور حمایت ساگر میں مقام پر سندھی فروخت ہو رہی ہے۔ نئی دن ایسا نہیں گزرا کہ حمایت ساگر پر لوگ تفریح کرنے اور کھانک منانے کے لئے نہ آتے ہوں۔ تعطیلات کے زمانہ میں یہاں تعلیمی تفریح کے لئے طلباء کا ہنگشتا رہتا ہے۔ ان کے علاوہ بیرون ملک کے سیاح بھی عواما مضور نظام کے ہدم میں بنائے ہوئے ناب دیکھنے کے لئے آیا کرتے ہیں ایک ایسے مقام پر سندھی فروشی کی چٹنگ نہ صرف بدنامی ملک ہمارے شہر کے دامن تہذیب پر ایک بدنامی داغ ہے۔ اس کے قطع نظر ایک ایسے مقام پر جہاں نوجوان طلباء کی آمدورفت رہتی ہے۔ سندھی فروخت کرنا۔ نوجوان غلبہ کو منشیات کی طرف مائل کرنے کے مترادف ہے۔ سندھی کے اڈے سے علاوہ دوسری بدنامی چیز گڑبے کے کاروبار ہیں جو شہر کے اکثر غلوں میں جاری ہیں گڑبہ کے غلوں سے عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ یہ کاروبار نوآبادی کے غلبہ داروں کی سرپرستی یا چشم پوشی کے سہارے چلانے وار ہے ہیں۔ جب تک آبکاری کے رشی غلبہ داروں کو ممول ملتا رہتا ہے وہ گڑبہ سازی کے کسی مرکز چڑھتا نہیں مارے۔ جب ممول بند ہو جاتا ہے باہر وقت نہیں ملتا تو چھاپہ مارا جاتا ہے۔ ہم اس تعلق سے قطعیت کے ساتھ تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ عوام کا خیال صحیح ہے لیکن زبان خلق کو نفاہ خدا کی گنجائی غلط نہیں۔ ان معانی کی روشنی میں ہم وزیر آبکاری کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہیں کہ وہ نہ صرف حمایت سگر سے بلکہ شہر کے دوسرے محلوں مثلاً ملک پیٹ اور غنیمت روڈ وغیرہ سے نوآبادی سندھی کے کپنڈ برخواست کرنے اور آبادی سے دور

تکمیل کرنے کے احکام دیں۔ عدہ دشہر میں سینیٹھی کا داخلہ حسب سابق مہینہ قرار دیں اور ہر ایسے انکمپلر آبکاری کو جس کی شہرت عامہ تھیک نہیں آبکاری کے فلاننگ اسکواڈ سے ہٹا کر ان کا جگہ دیانت دار اور فرض شناس عہدہ داروں کو مامور کریں تاکہ حیدر آباد گولمہ سازی کی لعنت سے پاک ہو سکے۔

ہیں۔ ایسے اہم دفتر کی حالت اگر ردی فوٹو کی دکان کی طرح ہو جائے تو یہ ایک قوی حزیب سے کم نہیں۔ ہنس تو ہے کہ اس دفتر کے اعلیٰ عہدہ دار موجودہ بدسیلی اور بد نظمی کو دور کر کے اس دفتر کو سابق کی طرح ایک مثال دفتر بنا دیں گے۔

سنٹرل ریکارڈ آفس کا موجودہ عمل وقوع "ارم نزل" بھی نظانی کا محتاج ہے۔ ارم نزل سرکاری گٹ ہاؤس کے لئے ایک موزوں عمارت ہے۔ اس لئے گٹ ہاؤس کو یہاں منتقل کر کے بلا دسٹ کی عمارت میں سنٹرل ریکارڈ آفس کو رکھا جانا مناسب ہے۔

سنٹرل ریکارڈ آفس!

سنٹرل ریکارڈ آفس۔ یہ دفتر دیوانی و ملکی مال کا بدلہ ہوا نام ہے۔ بابا لافا دیگر دفتر دیوانی و ملکی و مالی کی شدتھی کی جاکر اس کا شدتھ نام سنٹرل ریکارڈ آفس رکھا گیا ہے۔ یہ دفتر مولوی نور شید علی صاحب کے دور نظامت میں نظم و نسق، خوش سیلی، کارکردگی، ترتیب و تنظیم کے اعتبار سے حیدر آباد کا ایک مثال دفتر کہلاتا تھا۔ نوٹ جب ایک معیاری دفتر کی مثال دینا چاہتے تو دفتر دیوانی و ملکی مال کا نام لیا کرتے تھے۔ اس دفتر کو ایک مثال اور معیاری دفتر بنانے میں چونکہ مولوی نور شید علی صاحب کے مساعی جلیلہ کا بڑا حصہ تھا اس لئے عام طور پر لوگ اس دفتر کو مولوی نور شید علی کا دفتر کہتے تھے۔ لیکن آج اس دفتر کو قریب سے دیکھنے کے بعد ایک حق پسند ناظر یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ خوش سیلی، تنظیم و ترتیب اور اعلیٰ نظم و نسق جس کو کہتے ہیں وہ یہاں سے "ولیفہ معذوری" پر غور ہو چکے ہیں۔ اہل دفتر کی اصطلاح میں خوش سیلی اور تنظیم و ترتیب کا اطلاق ہو چکا۔ یہ دفتر ایک اہم ترین دفتر ہے جس کی فزیت و افادیت آزادی کے بعد اور بڑھ گئی ہے۔ یہ دفتر سماجی قوم کے ہر شعبہ زندگی کی تاریخ ہے۔ معاشی معاشرتی، تہذیبی، ثقافتی، ملکی مالی اسنادات کا شہراوہ ہے اب اس دفتر میں لکاح کے سیاہہ نامات بھی محفوظ رکھے جارہے ہیں۔ جو اسلامی قانون وراثت اور تصفیہ حقوق کے لحاظ سے اہمیت کے حامل ہوتے

قابل الہینان

دودھ اور دھنی

کا واحد مرکز!

انڈین ڈائری فارم۔ بھارت بلڈنگ کا پیگورہ حیدر آباد



خالص عہدہ کے خستہ نان شہینال تنوری روٹی اور دیگر اشیاء طہارت و پاکیزگی سے ساتھ تیار اور آرڈر پر پہلائی کئے جاتے ہیں۔

حیدر آباد کی یقیناً سالہ

دوکان نان منشی حب

حیولی قدیم حیدر آباد (۲)

قطع

پیشِ محفل جلوۂ شمعِ شبستانی کند || نازِ بر تعمیرِ قصرِ دستِ این بانی کند
گفت معنی ہم مطالبِ ہمو رنگِ یداد || این کتابتِ بروقِ کلکِ دبستانی کند
(آمدہ از ندی باغ)

Manoharlal Balmukand

3-3-613. CHAPPAL BAZAR. HYD, A.P.

• خالص خوشبودار امرتسری بریادہ چاول۔ اعلیٰ درجہ کا گن پوری چاول

• خالص مکہ کا گھی اور کرڑا مہا سیدہ۔ سیل ہم سے خرید فرمائیے!

• نرخ کی وجہ سے اودار ڈرپوری سپلائی کرنا ہمارا خاص منصب ہے

چپل بازار حیدر آباد۔ ای۔ پی



TEL: GHEEGHAR

PHONE: 4947

Dharamchand Agarwal

GENERAL MERCHANT.

WHOLESALE DEALERS IN PURE GHEE, WHEAT, MAIDA, SOJI, PULSES,
KARDI OIL, VANASPASTI & REFINED OIL. CHAPPAL BAZAR. HYD, A.P.

• خالص گھی۔ سیدہ۔ رو۔ چاول۔ دالیں۔ کرڑا مکہ اور ریٹائن تیلوں کے

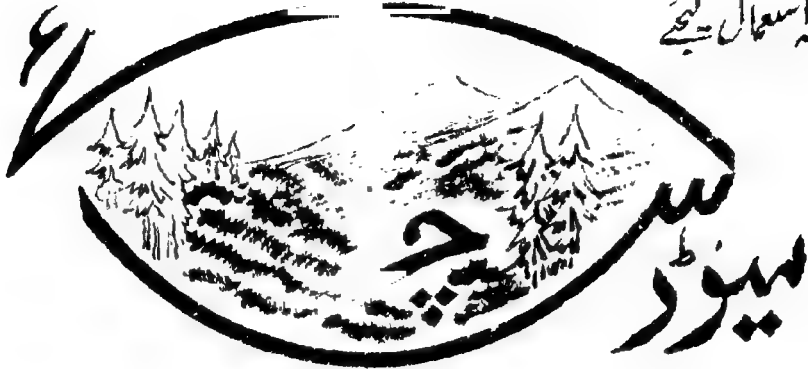
بھوکے اور چلو پیو پاری

دھرم چند اگروال جنرل مرنٹ!

حیدر آباد

چپل بازار

ہمیشہ استعمال کیجئے



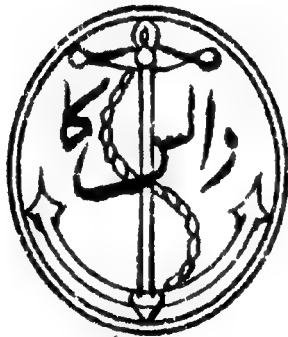
جو اپنے مخصوص نالغہ اور تازگی کی وجہ سے جگہ مقبول ہے
سول سٹی میڈرین

ایورسٹ ایجنسز

جی۔ پی۔ او۔ لین۔ حیدر آباد۔ فون (۵۹۰۰)

براہ کرم آرڈر کے وقت اخبار شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے

روا
میدہ



سوچی
آٹا

ہمیشہ استعمال کیجئے

اتج گاندھی اینڈ کمپنی

جی۔ پی۔ او۔ لین۔ حیدر آباد۔ فون (۵۹۰۰)

براہ کرم آرڈر کے وقت اخبار شیراز کا حوالہ ضرور دیجئے

شخصیات

ادارہ شیراز نے شخصیات کے عنوان سے ملک کے ایسے ممتاز افراد کے خدمات اور فکری و فاداری ذات سرکار حق آگاہ سے ملکہ رہی ہے) کا تعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ کا پہلا مضمون دیانت کا دوسرا نام تاراب علی صاحبی عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ زہر نظر مضمون اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے (ادامہ)

خان بہادر سی بی تاراپوروالا

جن افراد کی اعلیٰ صلاحیت انتظامی بیاقت بے لاگ کارکردگی معاملہ فہمی، عالی شعور اور دیانت پر حیدر آباد کی نثرین فرکر کھنچا ہے ان میں خان بہادر سی بی تاراپوروالا کا بھی شمار ہے۔

یہ بزرگوار سے زیادہ علمی تجربہ کو ترجیح دیتے ہیں تاراپوروالا کے فطرت سے یہ امر سونے پر سہاگہ ہے کہ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ سابق میں متعدد فیڈنٹس جیسے جیل انڈر خدمت پر فائز رہ چکے ہیں اس اعتبار سے آپ کو مائی امور کا جو تجربہ ہے۔ آپ کے کارہائے نمایاں پر نظر کرتے ہوئے جو آپ نے ایک حکومت سرکار عالی میں اور ہمارے سرکار حق آگاہ کے قائم کردہ خوش ہیں انجام دینے میں یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ آپ ایک خاص معاشی و مالی دماغ تیکر اس دنیا میں پیدا ہونے میں خصیہ مائی امور

میں آج ہندوستان اور پاکستان میں آپ کا جواب نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سرکار حق آگاہ نے آپ کو معتدی رئیس جیسی اہم خدمت پر مامور فرما کر آپ کی حقیقی قدر افزائی فرمائی ہے کسی دانشمند نے سچ کہا ہے۔

”قدر گو ہر شاہ داند بابداند جوہری“

آپ کا پورا نام کنویرجی بھیم بی تاراپوروالا ہے۔ آپ تاراپور مشہور و معروف خاندان دیگاجی مہر جی سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ۱۹۱۷ء میں سینٹ زیور کاٹھ بھٹی سے بی۔ اے کا امتحان اعزاز سے کامیاب کیا اور بعد میں یونیورسٹی سے فیلو مقرر ہوئے ۱۹۱۷ء میں بی۔ اے سی۔ کا امتحان آپ نے بدرجہ اعلیٰ کامیاب کیا ۱۹۱۹ء میں بی۔ اے میں سائنس کے کچھ اور ہے ۱۹۲۰ء میں امیرلنگ آف انڈیا میں بحیثیت اسٹنٹ ملازم ہوئے ۱۹۲۱ء میں بی۔ اے ٹی ٹی ٹی آف بکرس لندن سے بی۔ اے۔ آئی۔ بی۔ کی ڈگری حاصل کی ۱۹۲۱ء میں امیرلنگ آف انڈیا کے ایکٹ مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۹ء میں آپ کیلئے سٹاف آفیسر کے گرد میں ترقی ملی لیکن ۱۹۳۰ء میں استعفا دیکر حکومت سرکار عالی میں بحیثیت مددگار معتدی فیڈنٹس مامور ہوئے ۱۹۳۲ء میں جب حکومت سرکار عالی کے قرضہ کی اسکیم جاری ہوئی تو پیشہ حضور پرورد سے آپ کے شائستہ خدمات کے اعتراف میں فرمان مبارک شرف صدر لایا تھا اور دو گریڈ اعزاز دئے گئے تھے۔ آج سے ۲۲ سال پہلے ہم نے آپ کے حالات ہماری مشہور تاریکی میں کون کیا ہیں میں درج کئے تھے میں میں ہم نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ خان بہادر تاراپوروالا ایک شایک دن بڑی خدمت پر فائز ہو کر اپنے ملک و ملک کے اعلیٰ ترین خدمات انجام دیں گے۔ چنانچہ ہماری پیشین گوئی صرف کجی ثابت ہوئی اور خان بہادر کے خدمات آج بھی اس طرح مستحق تکرار سے دیکھے جا رہے ہیں۔ جس طرح آج سے بیس بائیس سال قبل دیکھے جاتے تھے۔

(سید معتمد شیرازی)

قطع

مردہ نیرنگ بہ گو شمش رسید | بار خیم سے کہ بہ دوشم رسید
بہر حفاظت زہم نظم و جور || آگہی بنگر تو بہ دوشم رسید

(آمدہ از غری باغ)

سمندروں کے نیچے کی دنیا

انسان ایک طرف خلائی کھوج اور چاند ستاروں کی دنیا سے واقف ہونے کی کوشش میں ہے اور دوسری طرف سمندروں کے نیچے کی دنیا کے راز معلوم کرنے میں مصروف۔ سمندروں کے نیچے کی دنیا کے متعلق یہ تو پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے کہ اس میں ایسے ایسے اونٹنے پناؤ ہوتے ہیں۔ یہ سمندر زمین کی سطح سے زیادہ سطح پر پھیلے ہوئے ہیں اس مضمون میں اس عجیب و غریب دنیا اور اس کی سائنسی کھوج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

کے متعلق اعداد و شمار ریکارڈ کرنا اور ان کا تجزیہ کرنا اس شعبے کے روایتی ذرائع میں شامل ہے۔ ان ذرائع نے اس سروے کو پوری طرح محدود رکھا ہوا ہے لیکن اس کے عام دستوری کام کے علاوہ سمندری علم کے میدان میں نئی نئی اور ضروری معلومات حاصل کرنا بھی اس کے ذمے ہے۔ اپنے باقاعدہ ذرائع سرانجام دینے کے لئے اس شعبے کے پاس خاص قسم کے بندرہ سروے جہازوں کا بیڑا ہے۔ امریکی ساحلوں کے متعلق اپنے باقاعدہ کام کے دوران میں یہ جہاز بھاری بیش قیمت معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ سروے شعبہ طویل سمندری مہموں پر بھی اپنے جہاز بھیجتا ہے تاکہ بہت سے ملکوں کے سائنسدانوں کو جن سمندر کا معلومات کی ضرورت ہے ان کے حاصل کرنے میں ان کی مدد کر سکے۔ ایک ایسا ہی سمندری سفر اس شعبے کے تحقیقی جہاز ایکسپلورر جہازوں سمندری نیاتاتی پیداوار بانی اور سمندری تہہ کے بیسیوں نمونے جمع کیے اور مقناطیسی اور سمندری لہروں جو اربھاتوں اور موسم کے متعلق مشاہدات سینکڑوں ریکارڈ جمع کئے۔ اعداد و شمار اور معلومات کے اس عظیم ذخیرے کا تجزیہ کرنے میں کئی مہینے درکار ہوتے۔ چنانچہ اس سلسلے میں سروے شعبے کے ڈائریکٹر رابرٹ دل ایچ آرئلڈ کہتے ہیں ایکسپلورر نے تحقیقی کام کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سفر میں جو بھاری اور بیش قیمت سائنسی معلومات اور اعداد و شمار جمع کیے گئے ہیں ان سے سمندری، آبی اور بیسائی علوم اور سائنسی مطالعہ میں بے انتہا مدد ملے گی۔ سمندروں کے متعلق اس قسم کے مطالعہ اور کھوج کی ضرورت کو اس صورت زیادہ اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے جب یہ احساس ہو کہ زمین کا بے فیصد حصہ سمندروں پر مشتمل ہے اور جیسا کہ بہت سے

دن کے سمندروں کے متعلق نئی نئی معلومات حاصل کرنے میں عالمی سائنسدانوں کی بڑھتی ہوئی دل چسپی سے امریکہ کے سمندری تحقیقی شعبے "امریکی کوسٹ اینڈ جیوڈیکل سروے" اور تحقیقی مقاصد کے لئے خاص طور پر بنائے گئے سمندری جہازوں کی سرگرمیاں بہت وسیع ہو گئی ہیں۔ سرور جو امریکہ کا ایک پرانا سرکاری تحقیقی شعبہ ہے صدر تھامس جفرسن نے ۱۷۹۰ء میں قائم کیا تھا، تاکہ امریکہ کے ساحلی علاقوں اور ساحلوں سے دور کے ایسے زمینی کناروں وغیرہ کی تحقیق اور پیمائش مکمل کی جائے جو جہازوں کے لئے خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس وقت سے ہیکر ساحلوں کے نقشے بنانا جو اربھاتوں کی پیمائش اور ان کے متعلق پیش گوئی کرنا جہاز رانوں کے لئے تفصیلی سرکاری نقشے بنانا۔ زلزلوں

قطع

نکتہ مردِ خرد مند چنان این خمیدہ در صدف ہم در شہوار چنان این گنجیدہ
سکہ قلب و گریخا لے گفتہ کہ نسا ما نہ دانیم کہ میزان چنان این بنجیدہ
(تحقیق) (آمدہ از تہذیب باغ)

سائنسدانوں نے واضح کیا ہے جاندار کی سطح کے متعلق ہمیں جتنا علم ہے اس سے کم کہیں تفصیل نہیں سمجھ سکتے متعلق معلوم ہے۔ سمندری علم عموماً پانچ موضوعات کے مطالعہ پر مشتمل سمجھا جاتا ہے۔

(۱) طبیعیاتی علم۔ مثلاً لہروں۔ درجہ حرارت، گہرائی وغیرہ کا مطالعہ کرنا۔

(۲) سمندری حیوانات۔ سمندری جانوروں حیوانوں اور نباتات وغیرہ کا علم۔

(۳) سمندری کیمیاوی اشیاء۔ یعنی سمندری کیمیاوی مادوں اور اجزاء وغیرہ کی جانچ کرنا۔

(۴) سمندری تہ کا جائزہ لینا۔

(۵) سمندری موسمیات۔ یعنی سمندر اور کرہ ہوائی میں جو آپس کا عمل ہوتا ہے اس علم حاصل کرنا۔

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ سمندری لہروں کے متعلق خاص کر زیادہ معلومات کی ضرورت ہے اور امریکی سمندری

سیکشن نے یہ معلومات حاصل کرنے میں ہاتھ بٹا رہا ہے یہ بات علم میں آئی ہے کہ بعض سمندری لہریں جب قطب شمالی

اور قطب جنوبی کے علاقوں میں داخل ہوتی ہیں۔ تو وہ سرد ہو جاتی اور پیچھے لگتی ہیں۔ اس طرح جو لہریں پیچھے جاتی

ہیں وہ تہوں کی صورت میں قطبی علاقوں سے محفوظ استوا کی طرف لپٹی اور پھر واپس جاتی ہیں۔ بعض سائنسدانوں

کا یہ عقیدہ ہے کہ لہروں سے اس عمل میں ایک سو برس اور بعض سائنسدانوں کے خیال کے مطابق دس ہزار برس یا اس سے

لگتا ہے۔ اہمیت کسی کو بھی معلوم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدان سمندری لہروں کے متعلق خاص کر مزید معلومات

حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کئی ایسی یوٹ آف اوشن گرافی سے ڈائریکٹر رابرٹ ریوٹے کے خیال کے مطابق اول

تویہ سمندری لہریں جیسے عرصے کی میسجی پیشین گوئی سے ملے

اہم ہو سکتی ہیں۔ دوئم یہ سمندر ہمارے لئے خوراک کا مہیا کرنے کا بھی ایک بڑا وسیلہ ہے اس لئے ان کے پانی کے اوپر تلے ہونے (لہریں بننے) کے عمل سے جو درخیزی اور پیداواری قوت ان میں پائی جاتی ہے اس کا جاننا بھی

ضروری ہے۔ اس طرح ہمیں سمندروں میں خوراک کی سامان پیدا کرنے کی اسکا فی قوت کا پتہ چلے گا۔ سمندروں

میں لاکھوں طرح کی جو نباتات اور حیوانات اور جاندار پائے جاتے ہیں۔ ابھی تک ان کا پوری طرح سے علم نہیں

ہو سکا۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ سمندروں کو جھیلیں کے علاوہ کسی اور خوراک کی سامان کے لئے استعمال کیا

جاسکتا ہے یا نہیں تاکہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی فوری ضروریات پوری کی جاسکیں۔ جہاں تک سمندری تہ کے

متعلق کونج کا تعلق ہے۔ ہمیں سمندری واقعات پہاڑوں فشر زمین اور چٹانوں کی ساخت وغیرہ کا علم بھی حاصل

کرنا ہے۔ سمندروں کے تاریک پانی کی سطح کے نیچے ہماری اس دنیا سے بھی زیادہ عجیب و غریب دنیا اف

جاتی ہے۔ اس میں بڑے بڑے پہاڑ ہیں۔ ایک تو ہمایہ سے بھی زیادہ اونچا ہے۔ اس میں آگ بھڑکے بڑے وسیع

کینیاں (دو پہاڑوں کے درمیان کئے ہوئے وسیع غار) پائے جاتے ہیں۔ جن میں امریکہ کے گرینڈ کینیاں جیسے آ

سان کینیاں پھیلنے والے جاتے ہیں۔ وسیع میدان ہموار سطح رقع اور ٹیلے، انتہائی تیز دھار والی سیدھی پہاڑیا

اور فوٹاک جاتی دھواں میں پائی جاتی ہیں۔ کہیں کہیں تو سمندر تاسے آؤ میں تک گہرا ہے سمندری تہ کے متعلق ایسے

بھی معلومات حاصل کرنا ضروری ہے کہ ایسی بڑی بڑی زمین معدنیات مثلاً مینگرن، لوہا، کوکالٹ، تانبا وغیرہ پائے جاتے

ہیں۔ اب پٹرول کو نکالنے اور کوئلے کی کانوں کا بھی سراغ ملے گا۔ ایسی دھواں میں کہ اگر انہیں سمندر سے نکالا جاتا تو انکی بیکار ہو سکتی۔

قطر

ازپے بوعلی مسینا کہ خداقت باشد || ازپے ذات علی حق خلافت باشد

(آمدہ ازندری باغ)

پس منظر

چین اور اتحادِ سوشلسٹ کی مسئلہ

اب کے اتحادی سوشلسٹ کی جنرل اسمبلی کا چوتھا اجلاس سالانہ اجلاس شروع ہو رہا ہے اس میں جو بڑے بڑے مسائل پیش ہوں گے ان میں کمیونسٹ چین کو اس عالمی تنظیم کا ممبر بنانے کا مسئلہ بھی غالباً یقینی طور پر پیش ہوگا۔ یہ ایک پرانا مسئلہ ہے جسے پچھلے کئی برسوں سے اتحادی سوشلسٹ کی جنرل اسمبلی علواناً بھاری کثرت رائے سے اجماع میں شامل کرنے سے انکار کرتی آئی ہے۔ مثلاً ۱۹۷۶ء میں جنرل اسمبلی کے ۴۱ ویں اجلاس میں کمیونسٹ چین کو اتحادی سوشلسٹ کارکن بنانے کے سوال کو اجماع میں شامل کرنے کی مہم ملکوں نے مخالفت کی تھی، ۱۹۷۷ء میں اسے دینے سے ہٹ کر کہا اور ۲۹ ملکوں نے اس کے حق میں رائے دی تھی۔ ان باتوں کو دہرانے اس لئے لازمی ہے کہ اس سال بھی کمیونسٹ چین کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور اتحادی سوشلسٹ کے منشور کے تحت بین الاقوامی چلن کا جو معیار قائم کیا گیا ہے یہ اس کے مطابق عمل کرنے میں ناکام رہا ہے بلکہ اس معاملے میں ماضی کی نسبت اس نے اب کے ان اہم لوگوں کی زیادہ توجہ کی ہے۔ کمیونسٹ چین نے بہت سی جو کارروائی کی ہے وہ حکومت کے ریکارڈ کی جدید ترین شہادت ہے۔ جو رسٹوں کی بین الاقوامی کمیٹی نے بہت سی یقینی اقدامات کے متعلق ۵ مہمیں پیش کر رہی ہیں رپورٹ پیش کی ہے۔ جو دستاویزی ثبوتوں اور

شہادتوں سے ہماری ہوئی ہے۔ رپورٹ کی کمیٹی کے ۹ ممبروں نے تیار کی ہے جن میں ایک کے سوا باقی سب ایشیائی باشندے تھے کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ بہت سی سرخ چین کی بائیس کا مقصد وہاں کی دینی، ملکی خصوصیات اور زندگی کو نہایت پرمانہ اور بے دردانہ طریقے سے تباہ کرنا ہے۔ رپورٹ میں دستاویزوں اور شہادتوں کی بنا پر کمیونسٹ چین کے لوگوں کے باقیوں خود مختار چینوں کی عصمت دری، اذیت رسانی، بھانسی، زندہ دفن کرنا، زبردستی اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنانا۔ بچوں اور بستی مذہبی رہنماؤں کو اغوا کرنا جسے سینکڑوں لڑکھنڈوں اور قحطیات کی نقصان بیان کی گئی ہے۔ پچھلے برس اتحادی سوشلسٹ کی جنرل اسمبلی کے ۴۰ ویں اجلاس میں بہت سے لوگوں پر کمیونسٹ چین کے مظالم اور انسانی زندگی اور آزادی کی مطلق پروا نہ کرنے اور غفلت برتنے کے متعلق گہری توجہ کشی کا اظہار کیا گیا تھا۔ اسی طرح تائیوان آبنائے میں گولہ باری اور کوریاکا آزاد انتخابات کے ذریعہ منع کرنے میں متاثر مخالفت بھی اس کے ریکارڈ میں شامل ہے۔ توجہ کی جاتی ہے کہ ان تمام باتوں کا پچھلے برس کی طرح اب کے بھی اتحادی سوشلسٹ پر اثر پڑے گا بلکہ اب کے خاص طور پر برسرِ پیدائش پڑے گا۔ کمیونسٹ ایک اور صورت حال یہ پیدا ہو گئی ہے کہ ماسک (روس) خود کمیونسٹ چین کو اتحادی سوشلسٹ میں شامل کرنے کی تجویز پیش کر رہا ہے ۱۹۷۶ء سے ہندوستان اسے رکن بنانے جانے کی متواتر تجویز پیش کرنا آ رہا تھا۔ لیکن اس دفعہ ہندوستان ماسکی اور غیر جانبدار ملک نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ کمیونسٹ چین کی رکنیت کے متعلق مسئلہ ۱۹۷۶ء کے اجماع میں شامل کرنے کی تجویز پیش کرے۔ بے شک بہت سی کمیونسٹ چین کی کارروائی اور کمیونسٹ چین کی حکومت

قطع

من نمی دایم بگید تو بمقارای این چه ہمت
در ہمہ شب تاسخا ختر شمارای این چه ہمت
پر رسم از کرب بگاہے خبر دادی مرا
جز محرم بہر کہ ہم موگواری این چه ہمت
(آمد از ندری باغ)

کے متعلق ایشیائی افریقی رد عمل سے باعث کھڑے ہوئی کی یہ تجویز قبول کیے جانے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ فوج نہیں کہ امریکہ ہمیشہ ان ملکوں میں سے رہا ہے جو اتحادی کیمونسٹ چین کی شکوہیت کے خلاف ہیں۔ اس سلسلے میں امریکی پالیسی ذیل کے نکات پر مبنی ہے۔

(۱) پی ٹنگ دیکونسٹ چین کی حکومت کی طرف سے بحمدہ اور پاکیزہ برتاؤ میں بین الاقوامی قواعد و ضوابط اور اصولوں کے مطابق عمل کرنے سے انکار۔

(۲) اتحادی کیمونسٹ کے منشور کے مقررہ کئے ہوئے معیاروں پر امریکہ کی سختی سے پابندی۔

(۳) آزاد دنیا اور ملکی سلامتی کا تحفظ رکھنا۔

میرزا لکڑا میر کے متعلق امریکہ کا خیال اور

بختہ ہو گیا ہے کیونکہ سال رواں میں روس کے بدوش بدوش

کیمونسٹ اور لاطینی امریکہ میں چین ہی مذاکرات اور گرفتار

پیدا کرنے میں پیش پیش رہا ہے۔ ان اصولوں کی امریکہ

کی دونوں سیاسی پارٹیاں حاوی ہیں۔ اور دونوں ہی

کیمونسٹ چین کو اتحادی کیمونسٹ میں شامل کرنے کی مخالفت

ہیں۔ چنانچہ اب کے صدر کی انتہا بات کے سلسلے میں

دونوں پارٹیوں کے نامزد صدور نے اپنے پلیٹ فارم

خطبوں میں کیمونسٹ چین کی شکوہیت کی مخالفت جاری

رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اصولوں کی ایسی پابندی کے باوجود

سفارتی سطح پر امریکہ کیمونسٹ چین کے ساتھ یورپ میں

پچھلے پانچ برسوں سے گفت و شنید کرتا آیا ہے۔ لیکن

یہ سب بے سود اور مایوس کن ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ

۱۱ دسمبر ۱۹۷۱ء کا کام رہا۔ بات چیت ٹوٹ گئی اور

امریکی قیدیوں کی رہائی کا سوال بدستور گھٹائی میں پڑ

گیا۔ کیمونسٹ چین کو اتحادی کیمونسٹ کا مہر بنانے میں

اتحادی کیمونسٹ کے چارٹرڈ دفعہ کے بھی ایک دھوکہ

ہوئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس ملک کو اس کا رکن بنایا جائے گا جو براہ راست ہو اور اس کے اصولوں پر کاربند رہے۔ برپوری طرح راضی نہ ہو۔ کیمونسٹ چین نے اپنے رقیب اور چین سے جو طاقت کا استعمال ترک کرنے اور اتحادی کیمونسٹ اصولوں کی پابندی اختیار کرنے کا کوئی ثبوت نہیں دیا بلکہ اس سے برعکس ہی عمل کرتا آیا ہے۔ اس صورت میں

بھاسے رکن نہیں بنایا جاسکے گا۔ کیمونسٹ چین کے ریکارڈ

میں دوسرے ملکوں کی سرحدوں پر ریش اور تورش برپا

کرتا، چار فائدہ اقدامات، متوازی قومی اقتصادیں، سیاسی

اور نفسیاتی دباؤ سے کام لینا اس کا خاصہ ہے۔ چنانچہ

ایشیا کی تمام حکومتوں کا اتحاد، لائے، گوریا پر مہم تبت پر

مظالم، تائیوان کی آٹھائے میں جزیروں پر ہر دو برسے دن

کی بمباری، لائوس میں کیمونسٹ فوجوں کی حمایت۔ جاپان

کے خلاف سیاسی اور اقتصادی دباؤ۔ ہندو سرحدوں

میں مدا غلہ اندازی، دوسری کارروائیاں اسے اتحادی

کیمونسٹ چین کا اہل نہیں رہے دیتے ہیں۔ کیمونسٹ چین

سارے ایشیائی ممالک کے ارادے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ

امریکہ نے ایشیائی ملکوں کو بچانے کے لئے دفاعی معاہدے طے

کئے۔ کیمونسٹ چین کے جارحانہ اقدامات کے بعد ہی یہ

معاہدے طے کیے گئے۔ خلا کو ریا برجنے کے بعد اجتماعی

سلامتی معاہدہ فاروسا کے جزیرہ کیمونسٹ وغیرہ پر بمباری

کے بعد اس کے ساتھ دفاعی معاہدہ شکستہ میں طے ہوا۔

سیٹو کا قیام بھی اس وقت عمل میں آیا جب کیمونسٹ فوجوں نے

ڈین بن ٹیو پر قبضہ کیا اور سارے جنوبی ایشیا کی آزاد

خطے میں پڑ گئی۔ کیمونسٹ چین نے ایشیائے باہر لاٹھیں

امریکہ میں بھی اپنا جال پھانسیا دے کر دیا ہے۔ چنانچہ اس

اطمینان امریکہ میں جارحانہ اس سے زیادہ وفد ان ملکوں میں

سیٹو میں جو اس نے پہلے کے برسوں میں بھیجے تھے۔ ہسپانیائی

قطع

مژدہ صبحے گو ششم یادنی آید مرا || بے خیالی ہم بہ ہوشم یادنی آید مرا
من چنان این را فراموش کنم تاں است || بار احسان ہم بہ دوشم یادنی آید مرا

(مکہ از نذری باغ)

برکاتِ حق چوں پنج نگیں است ہے بطنِ صدف درِ شمین است
 بہ دور سے ہے رندانِ وہمِ شیخ بہارانِ گفتِ جامِ انگیں است

(آئندہ از ندری باغ)



زیرین اقبال
جب تک کسی چیز کی یکسوئی نہ ہو ایسے نمائشی
کاموں سے کام نہیں چلتا۔ (سرکاری آگاہ)

انہی میں حید آبادی

بھوت

دو سو داگر ایک جنگل میں سے جا رہے تھے۔ بچا رکھتے

چلتے بہت ڈھک چکے۔
آہستہ آہستہ اندھیرا
ہو رہا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ بال
کے کسی گاؤں میں داخل
ہوئے اور رات گزارنے
کیلئے ایک سناٹا کنڈر
جیسی غارت میں سو گئے۔
آدھی رات گزرے ان کے
ذہن پر ایک سو داگر کی آنکھ
کھلی۔ کیا دیکھتا ہے کہ ہاں
ماموں سر پر سرکار ہے ہاں
اور ہوا کی ہیاں لگ آؤں
لاہنے لہنے درختوں کے
سایوں کو آگے بچے شاخیں
ہیں۔ اچانک اس کے نظر ایک

غزل

از: سید مصطفیٰ شیرازی

خوشاماشہریار ماقہ مستی
محب صادق مولاً قہ مستی
بدریائے دلا سے شاہ دلا
نگار جہان و بزم رندان
بلطف شاہ مردان شیریں دل
برائے یک جہان واللہ باللہ

ش بلی مثل دلی ہمتا قہ مستی
جمال آہستہ الزم ہوا قہ مستی
تعالی اللہ دُر یکتا قہ مستی
گل گلشن، گل مینا قہ مستی
امیر کشور دلسا قہ مستی
ہر نوع نعمت غفلت قہ مستی

جاک اللہ اسے مصطفیٰ شیراز
شنا خوان حضور سا قہ مستی

سو داگر۔ توڑی کش کش سے بعد ایک سو داگر نے بھوت کو ایک
زوردار گھونہ دے مارا بھوت نے بھی اسکا جواب دیا۔ سو داگر
گر پڑا۔ دوسرا سو داگر بھوت کو ایک گھونہ دے مارا۔ بھوت گر پڑا
بھوت غصے سے ہانتا ہوا اٹھا اور سو داگر کی طرف بڑھا۔ تو مزید لڑائی
ہونے لگی۔ سو داگر بھوت کو بالنگ ہے آپس میں پارہنگ کرنے لگے۔
بھوت نڈھال ہو گیا۔ سو داگر بھی زخمی ہوئے آخر کار ایک سو داگر نے
علی کا نام لیکر پوری قوت سے ایک زوردار گھونہ دے مارا۔ بھوت غارت
کے اوپر سے زمین پر گر پڑا اور ٹپٹا ہوا دم توڑ دیا۔ سو داگر خدا کا نیک
اداکر۔ سورج کی پہلی کون کے ساتھ ہی گاؤں میں دھوم مچ گئی۔ سارا

گاؤں بھوت۔ بھوت کہہ
رہا تھا۔ بھوت کے اطراف
سارے گاؤں والے جڑاں
دیر غلی سے کھڑے تھے
کئی آدمی تو دیکھتے ہی دھڑ
گئے۔ گاؤں کا چودھری
ہمت کر کے آگے بڑھا اور
بھوت کو اسٹ بلٹ کرنے
کا حکم دیا۔ بھوت کا دھاؤنا
نقاب ڈرامک تھا۔ نقد
یہ دیکھتے ہی چودھری اپنے
میں جھکا ہو گیا اور نفاق
ہٹا دیا۔ سب جڑاں دیر غلی
ہو گئے کیونکہ وہ بھوت
بھوت نہیں تھا بلکہ اسی گاؤں

کا آقا تھا۔ چودھری خوشی سے آٹو بھاتا ہوا کہنے لگا۔ گاؤں والو
خوشیاں سناؤ۔ یہ بھوت جس کی وجہ سے چوریاں۔
ڈاکے اور قتل ہوا کرتے تھے اور جس سے گاؤں والے ڈر کرتے
تھے مر جاتے۔ یہ بھوت، بھوت نہیں بلکہ اپنے گاؤں کا آقا ہے۔
چلو چلو ایسا اسکو ایسی ہی سزا ملنی چاہئے ہی۔ اب ہم بھوت
کے آزادی سے خوشی خوشی زندگی بسر کریں گے۔ مگر جب تک
بات تو یہ ہے کہ ہر مرا کہتے
کیونکہ سو داگر پہلے ہی اپنے سر پر بچے تھے۔

بھوت پر پڑی جو ڈراؤنی شکوائے ساتھ لہنے لہنے کالے کالے بال
جسم پر اور ہمارے جیسا جیسا آہستہ آہستہ آرہا ہے۔ سو داگر ڈرنا
ڈرنا اپنے ساتھی کو دگایا۔ دوسرا سو داگر بھی کانپنے لگا۔ بھوت ان کے
قریب آئے لگا۔ سو داگر بھی ہٹے ہوئے کہنے لگے "ارے کون ہے۔
دھت۔ کون۔ ارے دھت۔ ہٹ ہٹ دو۔ ہٹ۔ یا اللہ سو داگر
غارت کے اوپر پہنچے۔ بھوت قریب پہنچا گیا۔ آخر کار بھوت نے
ایک سو داگر کو پکڑ لیا اور گلے دبانے لگا۔ دوسرا سو داگر ہمت
کر کے بھوت سے ہٹ گیا۔ جگمگاتے چلے گئے۔ کبھی بھوت گرتا تو کبھی

امریکہ کا صدر چناؤ اور کسان

امریکی کسان اپنے ووٹ کے ذریعہ امن عالم اور دوسرے ملکوں کے عوام کے حالات زندگی بہتر بنانے کے لئے امریکی اثر و رسوخ کو تقویت دینے کا کوشش کر رہے گا۔ ملک کے کسان کی کمپنوں کے انداز فکر میں اس رجحان نے اس قدر زور پکڑ لیا ہے کہ بڑی بڑی زراعتی تنظیموں کے لیڈروں اور کانگریس اور انتظامیہ شعبے میں زراعتی رہنماؤں نے امریکی کسان کی کمپنوں اور صنعتوں کے معیاری انتخاب سے متعلق اپنے حالیہ بیانات میں اس کی طرف توجہ دی ہے۔ ملکی مسئلوں سے جن کا تعلق حق زرعت سے نہیں ہے۔ اس امر کا یقین ہو چکا کہ ایک عام امریکی کسان امریکہ کے آئندہ صدارتی چناؤ میں کیونکو ووٹ دے گا۔ بہت سے امریکی کسان اپنے فارموں کے مالک ہیں۔ لہذا ان میں ملکیت اور اس ذمہ داری کے متعلق جلی قدامت پسندی پائی جاتی ہے جو وہ ملک اور باقی دنیا سے بیشتر قطع کو فوارک اور کھینچا ہوا کرنے کے سلسلے میں محسوس کرتے ہیں۔ امریکہ میں کسانوں کی تعداد کم ہو رہی ہے لیکن اس خوراک اور کپڑے کی مقدار میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے جو وہ اپنے ساتھی امریکیوں اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے لئے پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ اضافہ زراعتی وسائل کے اصولوں کے اطلاق اور حسن انتظام کا نتیجہ ہے۔

آج ملک کی آبادی کا صرف ۱۲ فیصد حصہ زراعت پر بسر اوقات کرتا ہے تاہم یہ مقابلہ چھوٹا کر دوپٹے پر آٹھ میں سے ایک شخص اپنے اپنے اور ۲۳ دوسرے

اشیاء سے لئے کافی اناج پیدا کرتا ہے۔ بلاشبہ کسان اپنی مشینری کپڑے اور سامان کے لئے شہری باشندے پر انحصار رکھتا ہے جس سے اس کی زندگی آسان تر بنتی ہے۔ کسان اور شہری باشندے کے باہمی انحصار اور ایک دوسرے کے متعلق معلومات رکھنے کے نتیجے سے سیاسی نظریوں میں ان کے مابین فاصلہ بہت حد تک کم ہو گیا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں صنعت کے مقابلے میں زراعت کی اہمیت مختلف ہے۔ شمالی اور وسطی ریاستوں میں جو زراعتی لحاظ سے مالا مال ہیں۔ چنانچہ مشرقی ریاستوں کی نسبت کسانوں کی ضرورتوں اور آسٹوں کو کسی قدر زیادہ اہمیت دے سکتا ہے۔ جہاں صنعتوں کا جال بچھا ہوا ہے لیکن خود زراعتی علاقوں میں بھی یہ اختلافات دو نما ہیں کیونکہ راکا ماؤنٹین علاقے کی سوشل پالیسی والی ریاستوں، روٹی پیدا کرنے والی جنوبی اہم جنوب مغربی ریاستوں اور وسطی مغرب والی ریاستوں کی ضرورتیں اور اینگین قطعہ جداگانہ ہیں۔ جو صورتوں کی برورس اور کسان کی پیداوار کی بہتات کے لئے مشہور ہیں۔ ان عظیم علاقوں میں بھی پیداوار میں اختلاف پایا جاتا ہے جس کے باعث زراعت کی بہبودی کے متعلق مختلف سیاسی اندازوں سے سوچا جاتا ہے۔ جب ایک دوسرا پناہ دہش ڈالنے کے لئے پونٹک اسٹیشن پر پہنچتا ہے تو اسے جن معاملوں میں دل چسپی ہوتی ہے ان میں زراعتی امور بھی شامل ہوتے ہیں۔

مشینی کاشت اور امریکی کاشتکاری میں سامان کے بڑھتے ہوئے استعمال اور بہتر انتظام کی بدولت پیداوار میں جو اضافہ ہوا ہے اس سے متعدد فوائد کے ساتھ ساتھ کئی مسئلے بھی پیدا ہو گئے ہیں حکومت کے لئے اس طرح کے دوران میں کنٹرول تجویز کرنا ضروری ہو گیا ہے جب قوانین اور قواعد میں رد و بدل کیا جاتا ہے۔ ان کنٹرولوں پر

قطع

ہزار سنبل و گلہا کہ در چمن باقیست || ضیا ہنوز کہ در شمع انجم باقیست
 بگفت لیل و نہارے کہ گرچہ بود ہمہ || نگر تو شمع و شمع را کہ در دکن باقیست
 (آئمہ از ندی باغ)

عموماً کان خود ہی دوٹ دیتے ہیں۔ اور ان کنٹریوں کی وسعت بلیٹ بکس سے فیصلے پر شدت سے اثر انداز ہو سکتی ہے۔ کسانوں کی اپنی تنظیموں میں بھی پالیسی کے بارے میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ یہ اختلافات ان بڑی تنظیموں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ امریکن فارم بیورو فیڈریشن، نیشنل گریگ اور فارمرس یونین۔ فارم بیورو امریکہ کی تمام کان تنظیموں سے بڑی ہے۔ اور رویاتی آزادانہ کاروبار اور سرکاری کنٹریوں کی نیکی کی زبردستی خالی ہے۔ فارمرس یونین کان اور فارم سے متعلق سرکاری کارروائیوں کی زبردستی حمایت کرتی ہے لیکن نیشنل گریگ کا یقین ہے کہ کان کو اپنی تنظیم کے ذریعے حکومت خود اختیاری کی ذمہ داری اٹھانی چاہیے۔ اس تنظیم کے لیڈر ہرسن ڈی یوسم نے آئینہ انتخاب میں اپنی تنظیم کی ذمہ داری کے بارے میں کہا۔ حکومت خود اختیاری کا فن نیشنل گریگ کے لئے ہماری دل چسپی کا موجب ہے۔ اول ہماری جمہوریت کا حفظ ہماری اہمیت رکھتا ہے۔ اور دوئم، امریکی کسانوں کو خود اپنے مفاد میں حکومت خود اختیاری کے فن کو کمال درجہ تک فروغ دینا چاہئے۔ کانٹیکٹس کے دور ہناؤں کے بیانوں کے مطابق کسانوں کی آبادی میں کمی کے باوجود کسان اور اس کی قانون سازی کے متعلق ضروریات کانگریس کی نگاہ میں ابھی تک ہماری اہمیت رکھتی ہے۔ کوئی کسی آئینہ کے ڈیو کریش سینیٹر ایلی بے ایلنڈ نے جو زراعت و مصلحت کے متعلق امریکی سینیٹ کمیٹی کے صدر بھی ہیں کہا ہے۔ "ہم آئینہ مفاد کے انتخاب میں زراعت اور زراعتی مسئلے کے بعدی معاملوں میں سے ہوں گے اور بلاشبہ ہر امیدوار ان پروگراموں کی حمایت کرے گا۔ جن سے اس کے خیال میں امریکی کان کو فائدہ پہنچے گا۔ میرا اندازہ ہے کہ

کان شدید سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ دیں گے اور اس امیدوار کی حمایت کریں گے جو ان کے خیال میں امریکی زراعت کی زیادہ تر ضروریات کو پورا کر سکے گا۔ یعنی دنیا کی سبزیوں میں زرعی اجناس پیدا کرنے والے غیر ملکی کسانوں کے ساتھ آزادانہ مقابلے کے مواقع میں اضافہ کرنا۔ زراعت کے متعلق ایوان نمائندگان کی کمیٹی کے سرکردہ ری پبلکن ممبر چارلس ہاپوون (آئیووا) کا بھی خیال ہے کہ کان آئینہ چناؤ میں پارٹی سیاسیات کی بجائے اچھی حکومت کی طرف زیادہ توجہ دیں گے۔ امریکی وزیر زراعت ایڈوارڈ فیلپس نے بھی جو اپنے کام کا بدولت دوسرے کسی بھی شخص کی نسبت کسانوں کے زیادہ قریب رہتے ہیں۔ چناؤ کے متعلق اپنا فیصلہ کرنے میں کسانوں کی آزادی پر زور دیا ہے۔ ان کا بیان ہے "امریکہ کے کسان جو اپنا آئینہ کے لئے مشہور ہیں سب سے زیادہ کے مفاد کی طرف آنکھ لگائے ہوئے ہیں۔ جب وہ اپنے ووٹ دینے کے حق کا استعمال کریں گے۔ جو ان چناؤ نزدیک آئیگا وہ امیدواروں اور ان معاملوں کے متعلق فقہانین پر غور کریں گے۔ جو انہیں ایک آزاد ملک میں متعدد معلوماتی ذرائع سے دستیاب ہوں گے۔ ان کے شعوبی سائل ان کے شعور پر برہہ پوشی نہیں کر سکیں گے اور وہ ایسے مرد اور عورتوں کو منتخب کرنے میں مدد دیں گے۔ جو ان کے مفاد کے قابل ہوں گے۔ اور ملک کے بہترین مفاد میں کام کرنے کی قابلیت رکھیں گے۔ اور دنیا میں امن و سلامتی کو یقینی بنانے میں مدد دیں گے۔

لکھنؤ نائل حق کا ترجمان اور صاحبِ ذوق کا اخبار ہے

قطع

خوردنِ باذہ بہ دورِ گلِ نگرِ معیو نیست
عیشِ بختِ درجہ گشتِ مذہبِ خوب نیست
منہ شکرِ این نماید عشقِ تیرے گفتِ قیس
چون بر صبرِ قلبِ مادلِ الوب نیست
(آئینہ از نذرِ باغ)

ڈاکٹر جانی ریڈا

مشہور امریکی ناول نویس اور ہندوستان

امریکہ کے ایک مشہور ترین اور محبوب ترین مصنف مارک ٹوین نے جس کا اصلی نام سینموئل ایل کلینٹن تھا ۱۸۶۵ء میں ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ اس نے اپنے بھی، شمالی ہندوستان، دارجلنگ اور کلکتہ کے دورے کے تاثرات ایک سفر نامہ میں بیان کئے ہیں جس کا عنوان ہے

یہ کہتا ہے اسکی مشہور کتابوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اس میں اس موضوع سے انحراف کی کمزوری پائی جاتی ہے اور اکثر معمولی باتوں کو بھی مزاح کی جاشنی دینے کی کوشش کی گئی ہے ہندوستان کے متعلق اس کے بعض تاثرات کافی حد تک زور دی اور بے لطف ہیں۔ تاہم ہندو رسم و رواج اور روایات نے مارک ٹوین کا دل جتھوڑا کیا۔ خصوصاً جب وہ بنارس پہنچا اس نے اعتراف کیا ہے کہ ہندو دھرم اتنا عجیب ہے کہ وہ اسے سمجھ نہ سکا۔ لیکن اس نے اپنی گرجا شاہہ انسانی مفاہمت سے ہندو دھرم میں کسا ایسی شے کا سر تو دیکھا جسے وہ فوری طور پر حقیقی اور قابلِ تعریف تسلیم کرتا ہے۔

الہ آباد میں ایک دیوار تک میلہ میں جانے والے اچھوتوں کا ذکر کرتے ہوئے مارک ٹوین نے لکھا ہے۔ ایک ایسے دھرم کی طاقت قابلِ تعریف ہے جو بدیہوں اور کمزوروں کو جو انوں اور ناقابلِ کوہاری تعداد میں ایسے ناقابلِ یقین کھن سفر پر کسی، پچھلی بیٹ یا شکایت کے

بغیر لے جاسکتی ہے۔ اس کی پشت پر خواہ کوئی بھی ٹیکہ ہو، اس کی کل کا جو نتیجہ نکلتا ہے وہ ہمارے جیسے لوگوں کی سمجھ سے بعید اور حیران کن ہے۔ مارک ٹوین نے بنارس میں ایک مہاتما سے ملاقات کے متعلق جو روئداد بیان کی ہے اس سے ہندو دھرم میں اس کی دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ مہاتما اپنے ہونے والے تھے جنہیں دنیا کی باتوں سے کوئی دل چسپی نہیں تھی۔ یہ ملاقات لازماً عجیب و غریب

اور یاد دہانی تھی۔ ٹوین مونا تازہ، زندہ دل اور سفید قام امریکن تھا جو ساٹھ برس سے اوپر تھا۔ عمر ہندوستانی مہاتما دراز قدر تھی اور نازک ہتھکنے کا سر مونڈھا ہوا تھا۔ اوپر جن کے چہرے سے ذہانت چمکتی تھی۔ انہوں نے صرف ایک ٹکڑی میں رکھی تھی۔ یہ ملاقات بہت مختصر تھی اور اس کے دوران میں ابورائے اپنی دستخط شدہ کتاب کا تبادلہ کیا۔ ہندو مہاتما نے ٹوین کو ہندوستان کی مقدس کتابوں کے متعلق اپنی تفسیر دی اور ٹوین نے اس کے بدلے میں انہیں پہل پیری فرما دی۔ ایک جادوی۔ ٹوین نے لکھا ہے مجھے معلوم ہے کہ اگر یہ کتاب مہاتما کے لئے سفید نہیں تو کم از کم نقصان دہ ہونی چاہی۔ امریکی مصنف کے بارے میں اس مہاتما کے تاثرات کتنے امیر سے پاسل اس کے متعلق کوئی ریکارڈ نہیں ہے لیکن جہاں تک امریکی ناول نگاروں کا تعلق ہے وہ مہاتما سے سچے سچ متاثر ہوا تھا۔

اس نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو دھندلوں میں جا کر جو بڑی تڑپتے ہیں اور مقدس کتابوں کا مطالعہ اور شپ ذخیرہ کرتے ہیں۔ مارک ٹوین نے ان لفظوں میں اس ملاقات کا مختصر طور پر ذکر کیا ہے میں اس مہاتما کی عزت کرتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ کسی بھی شخص سے لے اپنی مقدس چیزوں کا احترام قدرتی ہے اور اس پر کوئی طاقت ہی نہیں آتی لیکن وہ احترام جو مشکل اور

قطع

رُخ سوے خانہ دیگر کہ فرازے نہ کنم
گرچہ در دامن خود بین تو کہ عمیا دارم
بہر امداد من این دست درازے نہ کنم
جز سوے کعبہ مقصود نمازے نہ کنم

(آمدہ از قدس باغ)

ذاتی قابلیت پر مبنی ہوتا ہے اصل میں دیباہی احترام ہے جس کا اظہار آپ کسی جہ کے بغیر کسی ایسے شخص کے ساتھ یا مذہبی عمل کے تین کرتے ہیں جس کے عقائد آپ کے عقائد سے مختلف ہوتے تھے۔ اس قسم کی سفیدہ بات جیت ان لوگوں کے لئے باعث فحش ہو سکتی ہے جو مارک ٹوئن کے بارے میں یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف ایک فرماغ امریکی مزاح نگار تھا۔ لیکن ایسی بات نہیں کہ اس نے صرف مزاحیہ کہنا ہی لکھی ہیں۔ اگر آپ اس کا

اور
جمعی کتابوں یا مجموعہ مسائل کی کتابکاری بھی ”وہ شخص
جس نے سب کی سرگرمی کو دیا اور رہنا ما“

کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ ایک ایسا صاحب فکر تھا جو ایک سماج سدھار کا ذہن رکھتا تھا۔ اور ایک ایسا معتمد تھا جس کے نزدیک اخلاقی اور اجمالی قدریں بھاری اہمیت رکھتی تھیں۔ بعد کے نقادوں نے اس کی تحریروں میں قنولیت کی شکایت کی ہے۔ بلاشبہ اس کی تحریروں میں پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ بہت سے سدھاروں کے ساتھ ہوا ہے لیکن کو بھی اپنے نظریوں اور اپنے عہد کی سماجی حقیقتوں کے درمیان وسیع فاصلے کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ فحاشی کے مسئلے پر یوں فرمایا ہے اور سدھاروں میں بھی نیکرو لوگوں کی غلامی کے مسئلے کے متعلق سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ مسیحیوں اہل کلیسائے ہندوستان میں سینے سے ہمیشہ میدانوں سے ہو کر الہ آباد جانے والے شردھارویا تریوں یا اس مہاتما کے تئیں جس سے اس نے بنا کر میں ملاقات کی زبردست دلی کشش محسوس کی۔

﴿اللہ اور اس کے رسول حق کا ترجمان اور صاحبِ باذن کا خزانہ﴾

ہندوستانی ٹینس کھلاڑیوں نے نیپیر

اپنی تربیت مکمل کر لی! ایک خبریں بتایا
کے خارجہ پریس کنفرینس کھلاڑیوں۔ دے دھواں، اجمیت کمار
گوبال پیرنی اور اس۔ بی۔ سر۔ نے برطانیہ میں اپنی تربیت
مکمل کر لی ہے۔ اور وہ یوگوسلاویہ کے راستہ ہندوستان
کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ یوگوسلاویہ میں وہ ایک ٹورنامنٹ
میں حصہ لیں گے۔ برطانیہ میں ان کھلاڑیوں کی دیکھ بھال کے
فرانسیس آل انڈیا مینٹن ایشیائی کونسل کے امپیری
سیکرٹری مسٹر شمشیر سنگھ ادا کرتے رہے تھے۔ برطانیہ سے
روانگی سے قبل موجود نے بتایا کہ ہمارا برطانوی
دورہ نہایت پُر غطف اور مفید ثابت ہوا ہے۔ برطانوی
ٹورنامنٹ میں ہندوستان کھلاڑیوں کو حصہ لینے کا جو
موقع ملا ہے اس سے ان کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ مسٹر
شمشیر سنگھ نے اپنی اس امید کا اظہار کیا کہ ہندوستان
کے پینٹ ٹورنامنٹوں میں برطانیہ کے کئی قہرمان کھلاڑی
شرکت کریں گے اور کہ اس سلسلہ میں امتحانات مکمل
کئے جارہے ہیں۔

منیر ایرانی

منقوی اور کیا میں رہنے والی
بنیںسرا ایرانی سے اپنی جہاں قوت
محبوبہ کے



حاجی لطف اللہ محمدانی
نمبر ۳۵۰ بازار قنجاہ خان
چنگوٹو، حیدرآباد۔

قطر

بالمقابل سبز و خفتہ گلِ آہر کجا ۱۱ بالمقابل مشکِ کهنہ غنبرِ آذر کجا
 این لغتِ بینِ این ہر دو بگفتہ قصہ ۱۱ بالمقابل جائے کمرِ سندِ برتر کجا
 (آئینہ انزلی بارغ)



روحانی زندگی

ناشر:- مجذوب حیدر آبادی

یہ عنوان حضرت مجذوب حیدر آبادی کی ملکیت ہے۔ ان کے روحانی
مشاغات کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے
ناظرین جانیں یا وہ خود روحانی نشریات میں نام مقامات اور
واقعات فراموش ہو کر تھے یا اگر اتفاقاً ملاحظت ہو جائے تو کسی
اہم غامض کا قیاس نہ فرمایا جائے۔ (ایڈیٹر)

ایک روز فوری میسر ہم روحانی نشر گاہ سے ہل رہے ہیں
ابھی آپ ڈھپڑے پر کونک تھمت کھن رہے تھے۔ جس کے

بول تھے
تاکو تاکو آنا دے او جلی مینا
تاکو تاکو پوتا دے او جلی مینا
اب جنگ ملیا گارو مینا لھیا گارو کی تھم تھم میں گے۔
جنگ ملیا گارو۔ سیکھے میں کہ آج سے پیاس ساٹھ سال
پے ایک قیام رہتا تھا جو فوجیوں کی قیامت بنانے کے لئے فوج
میں ملازم تھا۔ اس قیام کا ایک بیٹا تھا۔ مین لھیا بیٹے نالی لھیا
نالی لھیا۔ بچپن ہی سے دون کی لینے شیخی لھیا رہے، ابھی دہائی

کو وزارت کا قلمدان بنانے بال کی ہیمٹ بنانے، امدیال کی کمال
لھانے میں اپنے باپ سے جا رہے آگے تھا۔ بیان جنگ کر لے
آستری سے اپنے باپ کی قیامت بنانے میں نہ جھکتا تھا۔
لھیا کا باپ ایک وزیر ناہک پرشاد کی قیامت بنایا کرتا تھا۔
اسی سلسلہ میں لھیا کا آدو رفت بھی وزیر صاحب کے گھر میں تھی
ایک دن وزیر صاحب نے لھیا کے باپ سے کہا کہ لھیا کو اپنا
آپا بیٹہ اعلیٰ سارا کی سکھانے کی بجائے سکھو مدرسہ میں شریک
کرایا جائے۔ میں اس کے لئے تعلیمی وظیفہ منظور کر رکھا دوں گا۔
جناجی نالی قیما کو بن۔ لھیا نارائن کے نام سے مدرسہ میں شریک
کرایا تھا۔ مدرسہ میں شرکت سے وقت لھیا کی عمر (۱۲) سال تھی
لیکن ڈنڈی مار کر عمر (۲۰) سال لکھا لی گئی۔ وزیر صاحب کی سخاوت
سے تعلیمی وظیفہ منظور ہو گیا۔ اور لھیا امتحانات میں کافی کر کے
اور شینڈول کا سٹ ہونے کی بنا پر روحانی فہرات حاصل کر کے
کا میاب ہوئے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے میا ترک کا امتحان
کا میاب کر لیا۔ میا ترک کا میاب کرنے کے بعد اس کے موٹوٹی
رجمان کے بوجھ موتراشی کا پیشہ سکھانے کا خیال لھیا کے
باپ نے ظاہر کیا۔ لیکن بحث و محیس کے بعد یہ طے پایا کہ ان
کی قیامت بنانے میں نہ تو کوئی خاص فائدہ ہے اور نہ سوراخ
میں قیام کی کوئی غرت ہے۔ اس کے قطع نظر سیغنی ریزرک
ایما دے تو بالکل قیاموں کا دیوالیہ نکال دیا ہے۔ لوشاب
قیام سے داڑھی بنانے کی بجائے فود بنا لیا کرتے ہیں۔ لھیا
لھیا کو انسان کی قیامت بنانے کی تعلیم دینے کی بجائے بیوٹ
کی قیامت بنانے کی تعلیم لینے اور سازی کا فن سکھایا
جانا سنا ہے۔ غرض کہ لھیا کو ان ساز کے ایک



ٹوپ کا ساچہ فون نمبر

پاکیزگی اور نفاست کے ساتھ تیار کئے ہوئے
مکھانوں۔ خوش ذائقہ چائے۔ متازہ مشروبات
کا اندازہ یہاں آپ کی تشریف آوری سے ہو سکتا ہے۔

ہمارے پراڈیٹرن اسٹور میں آپ کی ضروریات کی ہر چیز دستیاب ہو سکتی ہے

الیا اسٹور

اس جو اب پر کھانے یہ کچھ کمزید کچھ پوچھنے سے
کیا کہ شاید ان کے والد کوئی بڑے فوجی افسر ہیں۔
بات آئی تھی ہو گئی۔ لیکن لکھیا نے کھانے اس ہفتہ
کو کچھ اور ہی معنی پہنائے۔ اور ایک دن کھانے کا۔
ایک خط لکھ دیا جس میں اظہار محبت سے علاوہ اس کے
بیاہ کرنے کی تمنا بھی ظاہر کی۔ یہ خط جب کھلا تو ابو
بھی شہرت کی سوچی۔ خط کا جواب خط۔ اس نے لکھیا
ماں کی جانب سے لکھیا کو ایک خط لکھا کہ طاعون سے تم
والد کا اچانک انتقال ہو گیا۔ بلدیہ کے کار ورنے فوراً
لاش کو عیادینہ کے لئے پابند کیا تھا۔ اس لئے تمہارے
انتظار کے بغیر کراکرم کر دیا گیا۔ تم خط دیکھتے ہی فوراً
آؤ۔ یہ خط لکھنے سے بعد حیدر آباد کے جا کر پوسٹ کیا
اور ایک دوسرا خط بدایوں سے لکھیا کے دفتر کی جانب سے
لکھیا سے باب کو لکھا گیا کہ تمہارے بیٹے کا اچانک پلنگ
سے انتقال ہو گیا۔ مرض کو بھٹنے سے بچانے کے لئے فوری
لاش عیادینہ لگائی۔ تمہارے بیٹے کا سالانہ وغیرہ دفتر کے ایک
چراسی کے ذریعہ روانہ کیا جا رہا ہے۔

یہ دونوں خط ایک ہی تاریخ شام کے ٹپ میں حیدر آباد
اور بدایوں میں لکھیا کے باب اور لکھیا کو ملے۔ اور
حیدر آباد میں لکھیا کے علم میں آہ و زاری شروع ہو گئی۔
ادھر سے بیٹے میں خط ملے ہی۔ لکھیا یہی بس سے
حیدر آباد سے لئے روانہ ہوا۔ دات کے کوئی
گزارہ بچہ موٹر بس حیدر آباد پہنچی۔ پس سے اترتے ہی

ٹرینگ سسٹم میں شریک کر دیا گیا۔ ٹرینگ میں شرکت کے
وقت لکھیا کی عمر (۲۴) سال کی تھی۔ لیکن جب بھی کوئی اس سے
عمر پوچھتا تو یہ (۲۳) سال بتایا کرتا۔ چہرے پر دائری موٹھ
بھی نمایاں نہیں تھے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ لکھیا کے باب نے لکھیا
کو یہ علم سینہ بسینہ سکھایا تھا کہ موٹھ اور دائری برقی یا
استرہ طائے کی جگہ ہمیشہ بال اکھاڑ دیا کرنا۔ اس عمل سے
چہرہ پر سخت بال پیدا نہ ہوں گے اور یہ ہمیشہ اصل عمر
تھے کم معلوم ہو سکا۔ چنانچہ باب کی اس نصیحت پر عمل کرتے
ہوئے لکھیا ہمیشہ اپنے چہرہ سے بال کھینچ کر نکال دیا کرتا تھا
دوسرا ٹرینگ فتم کرنے کے بعد وزیر ناٹک پر شاہ کی سفارش
پر لکھیا کو اولین کوآپریشن سوسائٹی بدایوں میں بہ نسبت اسکول
ملازمت ملا تھا۔ ملازمت ملنے کے بعد لکھیا کی طبیعت بگھڑنے
اور دونوں کی پسینے کی عادت میں اور اضافہ ہو گیا۔ بدایوں میں
ایک قدم وضع کے برہمن تحصیلدار تھے جو ذات پات کے
سختی سے پابند تھے۔ لکھیا نے تحصیلدار صاحب پر یہ ظاہر کر
رکھا تھا کہ وہ بھی اعلیٰ ذات کا برہمن ہے۔ اس فیاض تحصیلدار
صاحب کے گھر اس کا آنا جانا تھا۔ تحصیلدار صاحب کی ایک
غیر شاہی شدہ لڑکی تھی لکھیا جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور
روشن خیال ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی شوخ اور شریک
تھی۔ ایک دن کھانے لکھیا سے پوچھا۔ آپ سے بتائی گیا
کرتے ہیں؟ اس پر لکھیا نے اپنی سخی بگھڑنے کی قدیم نظرت
کو بروئے کار لاتے ہوئے کہا کہ میرے بھائی بہت بڑے
آدلی ہیں۔ ان کے آگے فوجی عہدہ داروں سے سر جھکتے ہیں۔

A.C. CHAR COAL DEPOT.

کیلہ و چرا

آپ کو ہر وقت ملیگا



ہم سے : اجبی قیمت پر طلب فرمائیے !

قول کی گیارہ ہمارے خصوصیات سے ہے۔

خریدی سے پہلے ڈپ کا سو ڈی گرام دیکھ کر اطمینان کر لیجئے

کو لائیٹ ہی بیان ملتا ہے

شخص ہمدرد و اخلاص

ترب بازار حیدر آباد

اے سی چار کول ڈپو

دونوں باپ بیٹے ایک ساتھ بیٹھ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ جب پڑوسیوں نے یہ حال دیکھا تو بوڑھے ققام، اوس کی بوی، اور بیٹے کو ہوش میں لانے کی تدبیر کی۔ کچھ عرصے ان تینوں کو ہوش آیا۔ لچھیا کے باپ نے اپنے پاس دو مل شدہ خط لچھیا کو دکھایا۔ لچھیا نے اپنا مومورہ خط جیب سے نکالتے ہوئے جب ملاحظہ کی تو دونوں کی طرختر مٹتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر مانا پر بعد ڈالنے کے بعد لچھیا مڑ پڑانے لگی۔ یہ میرے اس برہم پتر کا جواب ہے جو میں نے کتا کو لکھا تھا۔ ایکڑ ارنوری بٹھر پر ہم رومانی نگر گاہ سے بول رہے ہیں۔ ابھی آپ جنگم ملیا گارو سے ہیں۔ لچھیا گارو کا قہقہہ سن رہے تھے۔ ہمارے نشريات کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب ہیں آئندہ ہفتہ تک سے لئے اجانتہ دیگئے۔ ہفتہ بھر۔

لچھیا گھر کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ ہی میں ایک مرگھٹ تھا۔ جہاں میں کسی کی جنا کو جلانے کے بعد لوگ واپس چلے گئے تھے۔ جنا کی کچھ بچی ہوئی جنگاریاں لاش چلنے کا پتہ دے رہی تھیں۔ جنا پر نظر پڑتے ہی لچھیا کے دل میں یہ خیال گزرا کہ شاید یہی اس کے باپ کی جتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی روتے ہوئے مرگھٹ میں داخل ہوا۔ کچھ دیر اپنے باپ کی راکھ پر آنسو بہاتے جب دل کچھ ہلکا ہوا تو گھر کی طرف روانہ ہوا۔ رات زیادہ جا چکی تھی۔ کافی اندھیرا تھا۔ جب یہ گھر کے دروازہ پر پہنچا تو مکان کے اندرونی حصہ سے ماں کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ماں کے رونے کی آواز سن کر یہ خود بھی روتا ہوا مکان میں داخل ہوا۔ لچھیا کی ماں مکان کے ایک کمرہ میں بیٹھی رو رہی تھی۔ اور باپ چار پائی پر آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ جون ہی لچھیا کی ماں کی نظر لچھیا پر پڑی، منہ آسے خیال گزرا کہ لچھیا کی روح آئی ہے۔ چہنچہ مار کر بے ہوش ہو گئی۔ آندھ جیسے ہی لچھیا کی نظر اپنے باپ پر پڑی وہ بھی ایک چہنچہ مار کر گر پڑا۔ اس چہنچہ بکار سے بوڑھے ققام نے آنکھیں کھولیں اور پڑوسی بقی بقی ہو گئے۔ آنکھیں کھولتے ہی بوڑھے ققام نے لچھیا کو زرخ پر بٹھا ہوا دیکھ کر ماسے خوف سے پھر آنکھیں بند کر لیں اور آنکھیں بند کئے ہوت کو بھگانے کے منتظر پڑے۔ منتظر پڑے مگر جب اس نے پھر آنکھیں کھولیں تو ہوت غائب ہونے کی بجائے زرخ سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر دفعتاً

• سانپ • بچھو • چچندر • چوہا • اور دیوانہ کتا کاٹنے اور لال۔ ڈب کی بیماری۔ درد سر۔ درد شکم۔ نفوذی مہا وغیرہ کا۔

دعا سے علاج

سید ابوالحالیق موسوی

گھر کا پتہ :- ۶۴-۱۲-۲۲ کوچہ داراب جنگ یا قوت پورہ دھڑکا پتہ :- علی برادر س برائینٹ لیسڈ - عظم ماہی مارکت



زمزم شہر

نوبھو شہر حیدر آباد کا خوبصورت ترین کیفے۔

متصل آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن حیدر آباد

مہرمت بخش مقام - تازہ دم جانے۔ مفرح قلب مشروبات اور

پرائیویٹ اسٹور کا شاندار مرکز

زمانہ اور فیملی کے لئے خصوصی انتظام۔